وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا

اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا بیشک وہ صریح گمراہی بہکا (الاحزاب)

صحیح مسلم شریف

(مترجم)

مصنفہ:

امام المحدثین ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ

ترجمہ و تحشیہ:

علامہ غلام رسول سعیدی

فہرست
صحیح مسلم (جلد اوّل)

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

تیسری صدی کے جن محدثین اور علماء راسخین نے علم حدیث کی تنقیح اور توضیح کے لیے متعدد فنون ایجاد کیے اور اس علم کی توسیع اور اشاعت میں گراں قدر خدمات انجام دیں ان میں امام مسلم بن حجاج القشیری کا نام نمایاں طور پر سامنے آتا ہے۔

امام مسلم فن حدیث کے اکابر ائمہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ابوزرعہ رازی اور ابو حاتم رازی نے ان کی امامت حدیث پر شہادت دی۔ امام ترمذی اور ابوبکر خزیمہ جیسے مشاہیر نے ان سے روایت حدیث کو باعث شرف سمجھا اور ابو قریش نے کہا کہ دنیا میں صرف چار حفاظ ہیں اور امام مسلم ان میں سے ایک ہیں۔

ولادت اور سلسلۂ نسب

عساکر الملۃ والدین ابوالحسین امام مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاد القشیری خراسان کے ایک وسیع اور خوبصورت شہر نیشاپور میں بنو قشیر کے خاندان میں پیدا ہوئے۔ امام مسلم کی ولادت کے سال میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔ شاہ عبدالعزیز نے ان کا سال ولادت ۲۰۲ھ لکھا ہے' امام ذہبی نے ۲۰۴ھ بیان کیا ہے اور ابن اثیر نے ۲۰۶ھ کو اختیار کیا ہے۔

تحصیل علم حدیث

ابتدائی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد اٹھارہ سال کی عمر میں امام مسلم نے علم حدیث کی تعلیم شروع کی۔ فن حدیث کو انہوں نے انتہائی لگن اور محنت سے حاصل کیا' اور بہت جلد نیشاپور کے عظیم محدثین میں ان کا شمار ہونے لگا۔

شخصیت

امام مسلم سرخ و سفید رنگ' بلند قامت اور وجیہ شخصیت کے مالک تھے' سر پر عمامہ باندھتے تھے اور شملہ کاندھوں کے درمیان لٹکایا کرتے تھے' انہوں نے علم کو ذریعہ معاش نہیں بنایا' کپڑوں کی تجارت کر کے اپنی نجی ضروریات پوری کیا کرتے تھے۔ (حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' متوفی ۸۵۲ھ' تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۱۲۷ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن ۱۳۲۶ھ) شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں کہ امام مسلم کے عجائبات میں سے یہ ہے کہ انہوں نے عمر بھر نہ کسی کی غیبت کی نہ کسی کو مارا اور نہ کسی کے ساتھ درشت کلامی کی۔

اساتذہ اور مشائخ

علم حدیث کی طلب میں امام مسلم نے متعدد شہروں کا سفر اختیار کیا۔ نیشاپور کے اساتذہ سے اکتساب فیض کے بعد وہ حجاز' شام' عراق اور مصر گئے اور ان گنت بار بغداد کا سفر کیا' انہوں نے ان تمام شہروں کے مشاہیر اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا' حافظ ابن حجر عسقلانی اور دیگر مؤرخین نے ان کے اساتذہ میں یحیٰی بن یحیٰی' محمد بن یحیٰی ذہلی' احمد بن حنبل' اسحاق بن راہویہ' عبداللہ بن مسلمہ القعنبی' احمد بن یونس یربوعی' اسماعیل بن ابی اویس' سعید بن منصور' عون بن سلام' داؤد بن عمرو الضبی' ہیثم بن خارجہ' شیبان ابن فروخ اور امام بخاری کا تذکرہ لکھا ہے۔ (امام عبداللہ شمس الدین ذہبی المتوفی ۷۴۸ھ تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۸۸ مطبوعہ ادارۃ احیاء التراث العربی بیروت)

تلامذہ

امام مسلم سے بے حساب لوگوں نے سماع حدیث کیا ہے ان سے روایت کرنے والے تمام حضرات کے اسماء کا شمار تو مشکل ہے چند اسماء یہ ہیں:

ابو الفضل احمد بن سلمہ ابراہیم بن ابی طالب ابو عمرو خفاف حسین بن محمد قبانی ابو عمرو مستملی حافظ صالح بن محمد علی بن حسن محمد بن عبد الوہاب علی بن حسین بن جنید ابن خزیمہ ابن صاعد سراج محمد بن عبد بن حمید ابو حامد ابن الشرقی علی بن اسماعیل الصفار ابو محمد بن ابی حاتم رازی ابراہیم بن محمد بن سفیان محمد بن مخلد دوری ابراہیم بن محمد بن حمزہ ابو عوانہ اسفرائنی محمد بن اسحاق فاکہی ابو حامد اعمشی ابو حامد بن حسنویہ اور امام ترمذی۔ (حافظ شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۱۲۶ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن ۱۳۲۶ھ) امام ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں امام مسلم سے صرف ایک حدیث روایت ذکر کی ہے اور وہ یہ ہے:۔

عن یحیی بن یحیی عن ابی معاویۃ عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ احصوا ھلال شعبان لرمضان.

کلمات الثناء

امام مسلم کی خدمات اور ان کے کمالات کو ان کے اساتذہ اور معاصرین نے بے حد سراہا ہے۔ ابو عمرو مستملی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمیں اسحاق بن منصور احادیث لکھوا رہے تھے اور امام مسلم ان احادیث میں سے انتخاب کر رہے تھے اچانک اسحاق بن منصور نے نگاہ اوپر اٹھائی اور کہا ہم اس وقت تک کبھی خیر سے محروم نہیں ہوں گے جب تک ہمارے درمیان مسلم بن حجاج موجود ہیں۔ ان کے ایک اور استاد محمد بن عبد الوہاب فراء نے کہا کہ مسلم علم کا خزانہ ہے اور میں نے ان میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں پایا۔ ابن اخرم نے کہا نیشا پور نے تین محدث پیدا کیے محمد بن یحیی ابراہیم بن ابی طالب اور مسلم۔ ابن عقدہ نے کہا امام مسلم بالشافہ سماع کے بغیر روایت نہیں کرتے تھے۔ ابو بکر جارودی نے کہا کہ مسلم علم کے محافظ تھے۔ مسلم بن قاسم نے کہا کہ وہ جلیل القدر امام تھے۔ بندار نے کہا دنیا میں صرف چار حفاظ ہیں ابو زرعہ محمد بن اسماعیل داری اور مسلم بن حجاج۔

(حافظ شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۱۲۸ دکن ۱۳۲۶ھ)

علمی شکوہ

امام مسلم فن حدیث میں عظیم صلاحیتوں کے مالک تھے حدیث صحیح اور سقیم کی پہچان میں وہ اپنے زمانہ کے اکثر محدثین پر فوقیت رکھتے تھے حتیٰ کہ بعض امور میں ان کو امام بخاری پر بھی فضیلت حاصل تھی کیونکہ امام بخاری نے اہل شام کی اکثر روایات ان کی کتابوں سے بطریق مناولہ حاصل کی ہیں۔ خود ان کے مؤلفین سے سماع نہیں کیا اس لیے ان کے راویوں میں امام بخاری سے بسا اوقات غلطی واقع ہو جاتی ہے کیونکہ ایک ہی راوی کا کبھی نام ذکر کیا جاتا ہے اور کبھی کنیت ایسی صورت میں بعض دفعہ امام بخاری ان کو دو راوی خیال کر لیتے ہیں۔ اور امام مسلم نے چونکہ اہل شام سے براہ راست سماع کیا ہے اس لیے وہ اس قسم کا مغالطہ نہیں کھاتے۔

(شاہ عبد العزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ بستان المحدثین ص ۱۸۱ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی)

امام بخاری سے تعلق خاطر

جس طرح امام بخاری ایمان کے مرکب ہونے کے مسئلہ میں متشدد تھے اور اس شخص سے روایت نہیں لیتے تھے جو بساطت ایمان کا قائل ہو اسی طرح امام محمد بن یحیی ذہلی قدم قرآن کے مسئلہ میں متشدد تھے اور اس شخص سے سخت بیزار تھے جو الفاظ قرآن کو مخلوق مانتا

ہو۔ جب امام بخاری اور امام محمد بن یحییٰ کا اس مسئلہ میں اختلاف ہوا تو ان میں اور امام بخاری میں سخت منافرت پیدا ہو گئی حتیٰ کہ ایک دن محمد بن یحییٰ ذہلی نے اپنی مجلس میں اعلان کر دیا کہ جو شخص الفاظ قرآن کے مخلوق ہونے کا قائل ہو وہ ہماری مجلس سے چلا جائے۔ یہ سن کر امام مسلم نے اپنا عمامہ سنبھالا اور امام ذہلی کی مجلس سے اٹھ کر چلے گئے اور امام ذہلی سے انہوں نے جس قدر احادیث ضبط کی تھیں وہ سب انہیں واپس بھجوا دیں۔

تصانیف

امام مسلم کی عمر کا اکثر حصہ روایت و حدیث کے حصول کیلئے مختلف شہروں میں سفر کرتے ہوئے گزرا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ درس و تدریس میں بھی بے حد مشغول رہے۔ اس کے باوجود ان سے مندرجہ ذیل تصانیف یادگار ہیں۔

(۱) الجامع الصحیح (۲) المسند الکبیر (۳) کتاب الاسماء والکنٰی (٤) کتاب الجامع علی الابواب (٥) کتاب العلل (٦) کتاب الوحدان (۷) کتاب الافراد (۸) کتاب سوالات احمد بن حنبل (۹) کتاب حدیث عمرو بن شعیب (۱۰) کتاب الانتفاع باہب السباع (۱۱) کتاب مشائخ مالک (۱۲) کتاب مشائخ ثوری (۱۳) کتاب مشائخ شعبہ (١٤) کتاب من لیس لہ الا راو واحد (١٥) کتاب المخضرمین (١٦) کتاب اولاد الصحابۃ (۱۷) کتاب اوہام المحدثین (۱۸) کتاب الطبقات (۱۹) کتاب افراد الشامیین (امام عبد اللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ تذکرۃ الحفاظ ج۲ص ۵۹۱ مطبوعہ ادارۃ احیاء التراث العربی بیروت) (۲۰) مسند امام مالک (۲۱) مسند الصحابۃ۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ امام مسلم نے مسند الصحابہ بڑی تفصیل سے لکھنی شروع کی تھی مگر وہ مکمل نہ ہو سکی اور امام مسلم وفات پا گئے اور اگر وہ اس کو پورا کر لیتے تو وہ ایک عظیم تصنیف ہوتی۔

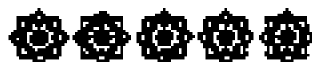
وصال

امام مسلم کے وصال کا سبب بھی نہایت عجیب و غریب بیان کیا گیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ ایک دن مجلس مذاکرہ میں امام مسلم سے ایک حدیث کے بارے میں استفسار کیا گیا اس وقت آپ اس حدیث کے بارے میں کچھ نہ بتا سکے گھر آ کر اپنی کتابوں میں اس حدیث کی تلاش شروع کر دی قریب ہی کھجوروں کا ایک ٹوکرا بھی رکھا ہوا تھا امام مسلم کے استغراق اور انہماک کا یہ عالم تھا کہ کھجوروں کی مقدار کی طرف آپ کی توجہ نہ ہو سکی اور حدیث ملنے تک کھجوروں کا سارا ٹوکرا خالی ہو گیا اور غیر ارادی طور پر کھجوروں کا زیادہ کھا لینا ہی ان کی موت کا سبب بن گیا۔ اور اس طرح ۲۴ رجب ۲۶۱ھ اتوار کے دن شام کے وقت علم حدیث کا یہ درخشندہ آفتاب غروب ہو گیا اور اگلے روز پیر کے دن خراسان کے اس عظیم محدث کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

حسن عاقبت

امام مسلم سادہ دل درویش تھے اور علم و عمل کی بہترین خوبیوں کے جامع تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کی خدمات کا بہترین صلہ عطا فرمایا۔ ابو حاتم رازی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام مسلم کو خواب میں دیکھا اور ان کا حال دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اپنی جنت کو میرے لیے مباح کر دیا ہے اور میں اس میں جہاں چاہتا ہوں رہتا ہوں۔

(شاہ عبد العزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ بستان المحدثین ص ۲۸۱ مطبوعہ سعید اینڈ کمپنی کراچی)



صحیح مسلم

صحیح مسلم کتب صحاح ستہ میں صحیح بخاری کے بعد شمار کی جاتی ہے۔ امام مسلم بن حجاج نے اس کی احادیث کو انتہائی محنت اور کاوش سے ترتیب دیا ہے۔ حسن ترتیب اور تدوین کی عمدگی کے لحاظ سے یہ صحیح بخاری پر بھی فوقیت رکھتی ہے اور زمانہ تصنیف سے لے کر آج تک اس کو قبولیت عامہ کا شرف حاصل رہا ہے۔

متقدمین میں سے بعض مغاربہ اور محققین نے صحیح مسلم کو بے حد پسند کیا ہے اور اس کو صحیح بخاری پر بھی ترجیح دی ہے۔ چنانچہ ابو علی حاکم نیشاپوری اور حافظ ابو بکر اسماعیلی صاحب مدخل کا یہی قول ہے اور امام عبدالرحمان نسائی نے کہا کہ امام مسلم کی صحیح، امام بخاری کی صحیح سے عمدہ ہے (الشیخ محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی المتوفی ۶۷۶ھ مقدمہ شرح مسلم ص ۱۴ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ) اور مسلم بن قاسم قرطبی معاصر دارقطنی نے کہا کہ امام مسلم کی صحیح کی مثل کوئی شخص نہیں پیش کر سکتا۔ ابن حزم بھی صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دیتے تھے۔ (حافظ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ ہدی الساری ج ۱ ص ۱۲ مطبوعہ مصر) اور خود امام مسلم نے اپنی کتاب کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر محدثین دو سو سال بھی احادیث لکھتے رہیں پھر بھی ان کا مدار اسی کتاب پر ہوگا۔ (شیخ محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ مقدمہ شرح مسلم ص ۱۴ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ) اور اب تو دو سو برس چھوڑ کر گیارہ سو برس ہونے کو آئے لیکن اس مرد خدا کے قول کی صداقت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور شاہ عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ ابو علی زعفرانی کو کسی شخص نے وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور ان سے پوچھا کہ تمہاری بخشش کس سبب سے ہوئی؟ تو انہوں نے صحیح مسلم کے چند اجزاء کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ان اجزاء کے سبب اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ (شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ بستان المحدثین ص ۲۸۱ مطبوعہ سعید اینڈ کمپنی کراچی) اس خواب سے معلوم ہوا کہ صحیح مسلم اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرف قبولیت حاصل کر چکی ہے۔

سبب تالیف اور مدت

امام مسلم نے اپنی صحیح کی تالیف کا سبب خود بیان فرمایا ہے وہ لکھتے ہیں کہ مجھ سے میرے بعض تلامذہ نے درخواست کی کہ میں احادیث صحیحہ کا ایک ایسا مجموعہ تیار کروں جس میں بلا تکرار احادیث کو جمع کیا جائے۔ چنانچہ ان کی درخواست پر میں نے اپنی صحیح کی تالیف کی۔ امام مسلم نے تین لاکھ احادیث میں سے اپنی جامع صحیح کا انتخاب فرمایا اور جن مشائخ کی احادیث کو انہوں نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے ان سب سے انہوں نے بالمشافہ اور براہ راست سماع کیا ہے اور اس تصنیف میں انہوں نے صرف اپنی ذاتی تحقیق پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ مزید احتیاط کے پیش نظر اس مجموعہ میں صرف ان احادیث کو لائے ہیں جن کی صحت پر اس وقت کے اکابرین کا اتفاق تھا اور پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ تحقیق مزید کیلئے کتاب کی تکمیل کے بعد اسے حافظ عصر ابو زرعہ کی خدمت میں پیش کیا جو اس زمانہ میں علل حدیث اور جرح و تعدیل کے فن میں امام گردانے جاتے تھے اور جس روایت کے بارے میں انہوں نے کسی علت کی نشاندہی کی امام مسلم نے اس کو کتاب سے خارج کر دیا۔ اس طرح پندرہ سال کی لگاتار جدوجہد اور شدید مشقت کے بعد صحیح مسلم کی صورت میں یہ مجموعہ احادیث تیار ہو گیا۔ (حافظ شمس الدین الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۹۰ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

تسمیہ

حاجی خلیفہ اور دیگر مؤرخین نے صحیح مسلم کا نام الجامع الصحیح بیان کیا ہے مگر اس نام پر بعض حضرات نے یہ اعتراض کیا ہے کہ جامع حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں تفسیر بھی ہو اور صحیح مسلم میں تفسیر سے متعلق احادیث بہت کم ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ جامع کے تحقق کے لیے کتاب میں نفس تفسیر کا لانا شرط ہے' قلت یا کثرت ملحوظ نہیں ہے۔ چنانچہ متقدمین میں سے سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ کی جو تصانیف جامع کے نام سے مشہور ہیں ان میں بھی تفسیر بہت کم ہے۔

صحیح مسلم میں تفسیر اس قدر کم لانے کا سبب یہ ہے کہ تفسیر سے متعلق اکثر روایات امام مسلم کتاب کے شروع میں لے آئے ہیں اور چونکہ اس کتاب میں انہوں نے حتی الامکان تکرار سے گریز کیا ہے اس لیے کتاب التفسیر میں ان روایات کو دوبارہ نہیں لائے۔

اسلوب

امام مسلم نے اپنی صحیح کی تالیف اور ترتیب میں انتہائی حزم واحتیاط اور کامل ورع اور تقویٰ سے کام لیا ہے۔ امام ابن شہاب زہری' امام مالک اور امام بخاری حدثنا اور اخبرنا کے درمیان فرق نہیں کرتے لیکن ابن جریج' اوزاعی' امام شافعی' امام احمد بن حنبل' یحییٰ بن یحییٰ' عبداللہ بن مبارک اور دیگر تمام محدثین حدثنا اور اخبرنا میں فرق کرتے ہیں۔ حدثنا کا استعمال اس وقت کرتے ہیں جب استاذ حدیث کی قرأت کرے اور شاگرد سن رہے ہوں اور اخبرنا کا استعمال اس وقت کرتے ہیں جب شاگرد پڑھے اور استاد سن رہا ہو۔ چونکہ اکثر محدثین اخبرنا اور حدثنا میں ایک کا استعمال دوسرے کی جگہ جائز نہیں رکھتے۔ اس لیے احتیاط کے پیش نظر امام مسلم نے اپنی صحیح میں یہی طریقہ اختیار کیا ہے اور حدثنا اور اخبرنا کے فرق کو قائم رکھا ہے۔

امام مسلم نے سند حدیث میں راویوں کے اسماء کے ضبط کا بھی بڑا خیال رکھا ہے' جس راوی کا اصل سند میں صرف نام ذکر کیا گیا ہو اور نسب کا ذکر نہ ہو جس کے سبب ابہام پیدا ہو تو وہ اس کی وضاحت کرتے ہیں مگر اس احتیاط کے ساتھ کہ استاذ کے بیان کیے ہوئے الفاظ میں خلل نہ آئے۔ مثلاً انہوں نے ایک سند ذکر کی۔ حدثنا سلیمان یعنی ابن بلال عن یحیی و هو ابن سعید' اس مقام پر استاذ نے سلیمان بن بلال کا نام صرف سلیمان اور یحییٰ بن سعید کا نام صرف یحییٰ ذکر کیا تھا اور ان کے نسب کو ظاہر نہیں کیا تھا۔ امام مسلم چاہتے تو اس کو سلیمان بن بلال اور یحییٰ بن سعید کے نام سے ذکر کر سکتے تھے' لیکن اس صورت میں یہ وہم ہوتا کہ شاید استاذ نے اپنی سند میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اس لیے احتیاط کے پیش نظر امام مسلم نے ایک نام کے ساتھ یعنی ابن بلال اور دوسرے نام کے ساتھ وھو ابن سعید لکھا۔

اسی طرح راوی کے اسم' صفت' کنیت یا نسب میں اختلاف ہو تو امام مسلم اس کا بھی بیان کر دیتے ہیں۔ نیز جن اسناد میں کوئی علت خفیہ ہو اس کو بھی ظاہر کر دیتے ہیں۔ سند میں اگر اتصال یا ارسال اور متن میں زیادتی یا کمی کا اختلاف ہو تو اس کو واضح کر دیتے ہیں' الفاظ حدیث کے اختلاف کو واللفظ لفلان کے ساتھ اسی جگہ بیان کر دیتے ہیں۔ صحیح مسلم ان خوبیوں میں منفرد ہے۔ امام بخاری کی صحیح میں یہ خوبیاں نہیں ہیں۔

ایک متن حدیث جب اسانید متعددہ سے مروی ہو تو امام مسلم ان تمام اسانید کو ان کی احادیث کے ساتھ ایک جگہ ذکر کر دیتے ہیں وہ نہ ان احادیث کو متعدد ابواب میں متفرق کرتے ہیں نہ ایک حدیث کی مختلف ابواب میں تقطیع کرتے ہیں۔ حدیث کو اس کے اصل الفاظ کے ساتھ وارد کرتے ہیں نہ روایت بالمعنی کرتے ہیں اور نہ حدیث کا اختصار کرتے ہیں نیز باب کے تحت صرف احادیث لاتے ہیں۔ آثار صحابہ اور اقوال تابعین کے ساتھ احادیث کو مخلوط نہیں کرتے۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں احادیث کو ترتیب وار ابواب کے لحاظ سے وارد کیا ہے لیکن تراجم اور عنوانات مقرر نہیں کیے۔ امام نووی

فرماتے ہیں اس کا سبب یا تو اختصار تھا یا کوئی اور امر جس کو امام مسلم ہی بہتر طور پر جانتے تھے۔ بہر حال بعد کے لوگوں نے ان ابواب کے تراجم مقرر کر دیے ہیں جن کو صحیح مسلم کے حواشی میں ذکر کر دیا گیا ہے۔ ان تراجم میں بعض بہت عمدہ ہیں اور بعض میں رکاکت اور تقصیر ہے۔

شرائط

امام مسلم نے اپنی جامع صحیح میں احادیث وارد کرنے کی یہ شرط مقرر کی ہے کہ حدیث کو نقل کرنے والے تمام راوی مسلم، عادل، ثقہ متصل، غیر شاذ اور غیر معلل ہوں۔ ثقہ کا معیار امام مسلم کے نزدیک یہ ہے کہ وہ راوی طبقہ اولیٰ اور ثانیہ سے ہوں۔ یعنی کامل الضبط و الاتقان اور کثیر الملازمت مع الشیخ ہوں یہ طبقہ اولیٰ ہے یا کامل الضبط اور قلیل الملازمت ہوں۔ یہ طبقہ ثانیہ ہے رہا طبقہ ثالثہ یعنی ناقص الضبط اور کثیر الملازمت تو ان کی روایات سے امام مسلم انتخاب کرتے ہیں اور استیعاب فقط پہلے دو طبقوں سے کرتے ہیں اور اتصال کا معیار ان کے نزدیک یہ ہے کہ راوی اور مروی عنہ کے درمیان معاصرت کا ثبوت ہو۔

(طاہر بن صالح الجزائری الدمشقی توجیہ النظر ص ۹۲ مطبوعہ مصر)

امام مسلم نے رواۃ حدیث کے تین طبقات مقرر کیے ہیں اوّل وہ ضبط اور اتقان میں اعلیٰ درجہ پر ہیں، ثانی متوسطین اور ثالث متروکین جو متہم بالکذب ہوں اور امام مسلم نے اس کتاب میں حدیث لانے کی شرط یہ قائم کی ہے کہ وہ راوی پہلے دو طبقوں میں سے ہوں اور ان دونوں میں پہلے طبقہ کی روایات مقدم ہوں گی اور تیسرے طبقہ کے بارے میں انہوں نے تصریح کر دی ہے کہ وہ اس طبقہ کی احادیث کی تخریج نہیں کریں گے۔ (امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ مقدمہ صحیح مسلم ص ۳ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ)

اس کے باوجود صحیح مسلم میں تیسرے طبقہ کی روایات بھی موجود ہیں۔ اس کی توجیہ میں یہ کہا گیا ہے کہ امام مسلم نے اس طبقہ کی روایات اصالۃً وارد نہیں کیں بلکہ ان کو بالتبع تائید کے مرتبہ میں لائے ہیں یا اس طبقہ کی روایات کو اس وقت لائے ہیں جب وہ کسی زائد خوبی مثلاً علو اسناد پر مشتمل تھیں۔ نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس ضعف کی وجہ سے ان راویوں کو طبقہ ثالثہ میں شمار کیا گیا ہے۔ ان میں وہ ضعف مثلاً نسیان یا اختلال وغیرہ صحیح مسلم میں ان کی احادیث کے اندراج کے بعد لاحق ہوا ہے۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں احادیث وارد کرنے کے لیے ایک شرط یہ بھی عائد کی ہے کہ اس حدیث کی صحت پر اجماع ہو چکا ہو کیونکہ جب ان سے حدیث ابوہریرہ "فاذا قرأ فانصتوا" کے بارے میں سوال کیا گیا کہ آپ نے اس کو اپنی صحیح میں درج کیوں نہیں کیا؟ تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے ہر اس حدیث کو کتاب میں درج نہیں کیا جو صرف میرے نزدیک صحیح تھی بلکہ اس حدیث کو درج کیا ہے جس کی صحت پر اتفاق ہو چکا ہو۔ (امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۷۴ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ)

امام مسلم کی اس شرط پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ صحیح مسلم میں بہت سی ایسی احادیث ہیں جن کی صحت پر سب کا اتفاق نہیں ہے۔ امام نووی نے شرح مسلم میں اس کا یہ جواب دیا ہے کہ جن احادیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں درج کیا ہے ان کے خیال میں ان کی صحت پر اس کا اتفاق ہو چکا تھا خواہ فی الواقع ایسا نہ ہوا ہو۔ اور حافظ ابن صلاح نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ جو احادیث مجمع علیہ نہیں ہیں ممکن ہے ان کو وارد کرتے وقت امام مسلم کو یہ شرط یاد نہ رہی ہو اور علامہ سیوطی نے اس کے جواب میں فرمایا ہے کہ اس اجماع سے اجماع اضافی مراد ہے۔ یعنی امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، عثمان بن ابی شیبہ اور سعید بن منصور کا اجماع۔ اور امام مسلم کی لائی ہوئی احادیث اس قسم کے اجماع سے بہر حال خالی نہیں ہیں۔

امام بخاری اور علی بن مدینی اتصال کیلئے صرف راوی اور مروی عنہ کی معاصرت کو کافی نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان میں باہم ملاقات کی بھی شرط لگاتے تھے اس لیے امام مسلم نے مقدمہ صحیح میں ان لوگوں پر انتہائی شدید اور تند و تیز رد کیا ہے۔ جس کا ذکر امام مسلم کے ذکر

کردہ مقدمہ میں آ رہا ہے۔

تعلیقات

امام بخاری کی طرح امام مسلم نے اپنی صحیح میں تعلیقات کی کثرت نہیں کی' حافظ ابن صلاح نے صحیح مسلم کے صرف چودہ مقامات گنوائے ہیں جہاں مسلم نے سند معلق کے ساتھ احادیث وارد کی ہیں' تفصیل یہ ہے:

(۱) حدیث ابی جہم باب تیمم (۲) حدیث ابی العلاء باب صلوٰۃ النبی (۳) حدیث یحییٰ بن حسان باب سکوت بین التکبیر والقرأۃ (٤) حدیث عائشہ کتاب الجنائز (٥) حدیث عائشہ باب الجوائح (٦) حدیث جعفر بن ربیعہ باب الجوائح (٧) حدیث کعب بن مالک فی تقاضی ابن حدرد (٨) حدیث معمر باب احتکار الطعام (٩) حدیث ابی اسامہ باب نقد النبی ﷺ (١٠) حدیث ابن عمر آخر باب الفضائل (١١) حدیث ابی سعید خدری آخر کتاب القدر (١٢) حدیث براء بن عازب فی الصلوٰۃ الوسطیٰ (١٣) حدیث ابو ہریرہ باب الرجم (١٤) حدیث عوف بن مالک کتاب الامارۃ۔

حافظ ابن صلاح لکھتے ہیں کہ یہ چودہ احادیث اگرچہ سند منقطع سے وارد ہیں لیکن یہ احادیث دوسرے طرق سے جہات صحیحہ سے سند موصول کے ساتھ بھی مروی ہیں اس لیے یہ روایات بھی حکماً صحیح ہیں۔

(شیخ محی الدین یحییٰ بن شرف نووی متوفی ٦٧٦ھ مقدمہ شرح مسلم ج ا ص ١٢ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ١٣٧٦ھ)

عدد مرویات

صحیح مسلم کی کل احادیث کی تعداد میں بھی اختلاف ہے۔ابو الفضل احمد بن سلمہ نے بیان کیا ہے کہ صحیح مسلم کی کل احادیث بارہ ہزار ہیں اور ابو حفص نے بیان کیا ہے کہ آٹھ ہزار ہیں۔الجزائری نے اسی کی توثیق کی ہے اور حذف مکررات کے بعد صحیح مسلم میں بالاتفاق چار ہزار احادیث ہیں۔(شیخ طاہر بن صالح الجزائری توجیہ النظر ص ٩٣ مطبوعہ مصر)

حافظ ابن صلاح لکھتے ہیں کہ حافظ ابو قریش بیان کرتے ہیں کہ ہم شیخ ابو زرعہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ امام مسلم آئے اور سلام کر کے مجلس میں بیٹھ گئے پھر اپنی صحیح کو پیش کر کے کہا یہ چار ہزار احادیث صحیحہ کا مجموعہ ہے۔شیخ ابو زرعہ نے سن کر کہا باقی احادیث کس کے لیے چھوڑ دیں؟ حافظ ابن صلاح لکھتے ہیں کہ چار ہزار احادیث سے امام مسلم کی مراد وہ احادیث تھیں جو غیر مکرر ہیں۔

مستخرجات

اصطلاح حدیث میں مستخرج' حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں کسی کتاب کی احادیث کو دیگر اسانید کے ساتھ اس کے مصنف کی شرائط پر جمع کیا جائے۔صحیح مسلم کی احادیث کی تخریج میں بہت سی کتب تصنیف کی گئی ہیں چند از اں یہ ہیں:

(۱) المسند الصحیح علی مسلم: یہ حافظ ابو بکر محمد بن محمد النیشاپوری الاسفرائنی المتوفی ٢٨٦ھ کی تصنیف ہے۔حافظ اسفرائنی اکثر شیوخ میں امام مسلم کے شریک ہیں۔

(۲) التخریج علی صحیح مسلم: یہ ابو جعفر احمد بن حمدان علی النیشاپوری المتوفی ٣١١ھ کی تالیف ہے۔

(۳) مختصر المسند الصحیح علی مسلم: یہ حافظ ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائنی المتوفی ٣١٦ھ کی تصنیف ہے' انہوں نے یونس بن عبد الاعلیٰ اور دوسرے شیوخ مسلم سے روایت کی ہے۔

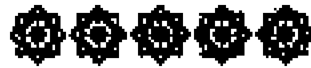
(٤) التخریج علی مسلم: یہ ابو نصر محمد بن محمد الطوسی الشافعی المتوفی ٣٤٣ھ کی تالیف ہے۔

(۵) التخريج على مسلم: یہ ابو حامد احمد بن محمد الشاذلی الشافعی الہروی المتوفی ۳۵۵ھ کی تالیف ہے۔

(٦) المسند الصحيح على مسلم: یہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ الجوزقی النیشاپوری المتوفی ۳۸۸ھ کی تالیف ہے۔

(۷) المسند المستخرج على مسلم: یہ حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی المتوفی ۴۳۰ھ کی تالیف ہے۔

(۸) المخرج على صحيح مسلم: یہ ابو الولید حسان بن محمد القرشی المتوفی ۳۴۹ھ کی تصنیف ہے۔



شروحاتِ صحیح مسلم

صحیح مسلم پر متعدد حواشی لکھے گئے اور بہت سی شروحات تصنیف کی گئی ہیں اور تقریباً ہر زمانہ میں علماء راسخین اور جلیل القدر محدثین صحیح مسلم کی احادیث کے اسرار و رموز اور حقائق و دقائق بیان کرتے رہے ہیں۔ سطور ذیل میں چند شروح کے اسماء ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱) المفهم في شرح غريب مسلم: یہ امام عبدالغافر بن اسماعیل الفارسی المتوفی ۵۲۹ھ کی تالیف ہے۔

(۲) شرح مسلم: یہ امام ابوالقاسم اسماعیل بن محمد اصفہانی متوفی ۵۳۵ھ کی تالیف ہے۔

(۳) المعلم بفوائد كتاب مسلم: یہ ابو عبداللہ محمد بن علی المازری المتوفی ۵۳۶ھ کی تالیف ہے۔

(٤) الاكمال في شرح مسلم: یہ قاضی عیاض بن موسیٰ المالکی المتوفی ۵۴۴ھ کی تالیف ہے۔

(٥) شرح مسلم: یہ عماد الدین عبدالرحمان بن عبدالعلی المصری المتوفی ۶۲۴ھ کی تالیف ہے۔

(٦) المفهم لما اشكل من تلخيص كتاب مسلم: یہ شرح ابوالعباس احمد بن عمر بن ابراہیم القرطبی المتوفی ۶۵۶ھ کی تالیف ہے۔ اس شرح میں الفاظِ غریبہ کے معانی، احادیث اور احادیث سے مستنبط دیگر نکات کو بیان کیا گیا ہے۔

(٧) المنهاج في شرح مسلم بن الحجاج: یہ شرح حافظ ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی الشافعی المتوفی ۶۷۶ھ کی تالیف ہے۔ امام نووی نے فرمایا کہ اگر مجھے لوگوں کی پست ہمتی اور قلتِ رغبت کا خیال نہ ہوتا تو میں سو جلدوں میں اس کی شرح کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شرح کو بے حد مقبولیت عطا فرمائی۔ عام طور پر برصغیر کے علماء کے پاس یہی شرح ہے جسے صحیح مسلم کے ساتھ چھاپ دیا گیا ہے۔ حافظ شمس الدین القونوی المتوفی ۷۸۸ھ نے اس شرح کا اختصار بھی کیا ہے۔

(٨) شرح مسلم: یہ شرح ابوالفرج عیسیٰ بن مسعود الزواوی المتوفی ۷۴۴ھ کی تالیف ہے۔ پانچ جلدوں پر مشتمل یہ ایک ضخیم شرح ہے۔

(٩) شرح زوائد مسلم على البخاري: یہ شرح سراج الدین عمر بن علی المتوفی ۸۰۴ھ کی تالیف ہے۔ چار جلدوں پر مشتمل ہے۔

(١٠) اكمال اكمال المعلم: یہ شرح امام عبداللہ محمد بن خلیفہ المالکی المتوفی ۸۲۷ھ کی تالیف ہے۔ چار جلدوں پر مشتمل ایک ضخیم شرح ہے۔

(١١) شرح مسلم: یہ شرح شیخ تقی الدین ابوبکر بن محمد الدمشقی المتوفی ۸۲۹ھ کی تالیف ہے۔

(١٢) الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج: یہ حافظ جلال الدین عبدالرحمان بن ابی بکر السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ کی تالیف ہے۔

(١٣) شرح مسلم: یہ شرح قاضی زین الدین زکریا بن محمد الانصاری المتوفی ۹۲۶ھ کی تالیف ہے۔

(۱۴) منهاج الابتهاج بشرح مسلم بن الحجاج: یہ شرح شیخ شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ کی تالیف ہے آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے یہ تقریباً نصف کتاب کی شرح ہے۔

(۱۵) شرح مسلم: یہ شرح ملا علی قاری المتوفی ۱۰۱۴ھ کی تالیف ہے۔ چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

(ان تمام شروح کا ذکر حاجی خلیفہ المتوفی ۱۰۶۷ھ نے کشف الظنون ج ۱ ص ۵۵۷۔ ۵۵۸ میں کیا ہے۔)

(۱۶) فتح الملہم: شیخ شبیر احمد عثمانی متوفی ۱۳۶۹ھ کی تالیف ہے تین جلدوں میں اخیر کتاب النکاح تک لکھی ہے۔ جسٹس محمد تقی عثمانی نے کتاب الرضاع سے اخیر کتاب تک چار جلدوں میں اس کا تکملہ لکھا ہے۔

(۱۷) شرح صحیح مسلم: از علامہ غلام رسول سعیدی اس شرح میں پہلے احادیث کا اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے پھر ان احادیث کی اردو میں شرح کی ہے۔ ۱۴۰۰ھ میں اس شرح کو شروع کیا گیا اور ۱۴۱۳ھ میں اس کا اختتام ہوا درمیان میں چھ سال بیماری کی وجہ سے سلسلہ تصنیف منقطع رہا۔

مختصرات صحیح مسلم اور ان کی شروح

صحیح مسلم کا خلاصہ کر کے مختصرات کی بھی تالیف کی گئی ہے اور بعض لوگوں نے ان کی شروح بھی لکھی ہیں۔

(۱) مختصر صحیح مسلم: یہ شرح ابوالفضل محمد بن عبداللہ المرسی المتوفی ۶۵۵ھ کی تالیف ہے۔

(۲) مختصر صحیح مسلم: حافظ زکی الدین عبدالعظیم المتوفی ۶۵۶ھ کی تالیف ہے۔

(۳) شرح مختصر صحیح مسلم: یہ عثمان بن عبدالملک الکردی المصری المتوفی ۷۳۸ھ کی تالیف ہے۔

(۴) شرح مختصر صحیح مسلم: یہ محمد بن احمد الاسنوی المتوفی ۷۶۳ھ کی تالیف ہے۔

شروح مختصرات اور مستخرجات کے علاوہ مسلم کے اسماء رجال پر بھی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں ابوبکر احمد بن علی الاصفہانی المتوفی ۴۷۹ھ کی تالیف مشہور ہے۔ (ان تمام شروح کی تفصیل حاجی خلیفہ المتوفی ۱۰۶۷ھ کشف الظنون ج ۱ ص ۵۵۷۔ ۵۵۸ سے لی گئی ہے)۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

مقدمہ صحیح مسلم

از امام ابوالحسین مسلم بن حجاج القشیری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ.

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی رحمتیں سیدنا محمد ﷺ پر نازل فرمائے جو خاتم النبیین ہیں اور تمام انبیاء پر بھی رحمتیں نازل فرمائے۔

امام مسلم اپنے شاگرد ابو اسحاق کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ بِتَوْفِيْقِ خَالِقِكَ ذَكَرْتَ اَنَّكَ هَمَمْتَ بِالْفَحْصِ عَنْ تَعَرُّفِ جُمْلَةِ الْاَخْبَارِ الْمَاْثُوْرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سُنَنِ الدِّيْنِ وَاَحْكَامِهٖ وَمَا كَانَ مِنْهَا فِي الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ وَالتَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ صُنُوْفِ الْاَشْيَاءِ بِالْاَسَانِيْدِ الَّتِيْ بِهَا نُقِلَتْ وَتَدَاوَلَهَا اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ فَاَرَدْتَ اَرْشَدَكَ اللّٰهُ اَنْ تُوَقَّفَ عَلٰى جُمْلَتِهَا مُؤَلَّفَةً مُحْصَاةً وَسَاَلْتَنِيْ اَنْ اُلَخِّصَهَا لَكَ فِي التَّاْلِيْفِ بِلَا تَكْرَارٍ يَكْثُرُ فَاِنَّ ذٰلِكَ زَعَمْتَ مِمَّا يَشْغَلُكَ عَمَّا لَهٗ قَصَدْتَ مِنَ التَّفَهُّمِ فِيْهَا وَالْاِسْتِنْبَاطِ مِنْهَا وَلِلَّذِيْ سَاَلْتَ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ حِيْنَ رَجَعْتُ اِلٰى تَدَبُّرِهٖ وَمَا تَؤُوْلُ بِهِ الْحَالُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَاقِبَةٌ مَحْمُوْدَةٌ وَمَنْفَعَةٌ مَوْجُوْدَةٌ.

حمد و صلوٰۃ کے بعد اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے کہ تم نے اپنے رب کی توفیق سے یہ ذکر کیا کہ اصول دین اور احکام شریعت سے متعلق جو احادیث حضور ﷺ سے مروی ہیں ان کو تلاش کر کے جمع کرنا چاہیے اسی طرح ثواب اور عذاب اور رغبت اور خوف اور ان جیسے موضوعات سے متعلق احادیث کو ایسی اسانید کے ساتھ جمع کرنا چاہیے جو اہل علم کے نزدیک مقبول ہوں۔ اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت دے کہ تم نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اس قسم کی تمام احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا جائے"۔ تمہاری خواہش یہ بھی تھی کہ میں بغیر کثرت تکرار کے احادیث جمع کروں کیونکہ کثرت تکرار کی وجہ سے احادیث میں تدبر اور ان سے مسائل کے استخراج میں دشواری ہوگی اللہ تعالیٰ تمہیں سرخرو فرمائے میں نے جس وقت تمہاری ان معروضات اور ان کے نتائج پر غور کیا تو میں نے یہ سمجھا کہ اس کام کو کرنے سے ان شاء اللہ مجھے حسن عاقبت اور اجر عظیم حاصل ہوگا۔

وَظَنَنْتُ حِيْنَ سَاَلْتَنِيْ تَجَشُّمَ ذٰلِكَ اَنْ لَوْ عُزِمَ لِيْ

اے عزیز! جس وقت تم نے مجھ سے اس تالیف کے بار

عليه ولخص لي تمامه كان أول من يصيبه نفع ذلك إياي خاصة قبل غيري من الناس لأسباب كثيرة يطول بذكرها الوصف.

إلا أن جملة ذلك أن ضبط القليل من هذا الشأن وإتقانه أيسر على المرء من معالجة الكثير منه ولا سيما عند من لا تمييز عنده من العوام إلا بأن يوقفه على التمييز غيره فإذا كان الأمر في هذا كما وصفنا فالقصد منه إلى الصحيح القليل أولى بهم من ازدياد السقيم.

گراں کو اٹھانے کا سوال کیا تو میں نے سوچا کہ اگر میری قسمت سے یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچ گیا تو اور لوگوں کی نسبت اس کا فائدہ سب سے پہلے مجھ ہی کو پہنچے گا۔

اس تالیف کے جملہ مقاصد اور مصالح کو تو طوالت کی وجہ سے بیان نہیں کیا جا سکتا البتہ بعض اجمالاً یہ ہیں: کہ بکثرت احادیث کو جمع کرنے سے بہتر ہے کہ کم تعداد میں احادیث جمع کی جائیں کیونکہ عوام کے لیے کم تعداد میں احادیث کا محفوظ کرنا آسان ہوتا ہے خاص طور پر وہ لوگ جو حدیث صحیح اور غیر صحیح کے فرق کو نہیں سمجھتے۔ اس لیے ضعیف روایات کی بھرمار کرنے سے احادیث صحیحہ پر اختصار کرنا بہتر ہے خواہ وہ تعداد میں کم ہی کیوں نہ ہوں۔

وإنما يرجى بعض المنفعة في الاستكثار من هذا الشأن وجمع المكررات منه لخاصة من الناس ممن رزق فيه بعض التيقظ والمعرفة بأسبابه وعلله فذلك إن شاء الله يهجم بما أوتي من ذلك على الفائدة في الاستكثار من جمعه فأما عوام الناس الذين هم بخلاف معاني الخاص من أهل التيقظ والمعرفة فلا معنى لهم في طلب الحديث الكثير وقد عجزوا عن معرفة القليل.

البتہ جو لوگ فن حدیث کے ماہر ہیں اور اسانید کے اسباب و علل کی معرفت رکھتے ہیں ان کے لیے کثرت روایات اور احادیث مکررہ کو جمع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن عوام الناس جو احادیث کی اسانید میں خاص کی طرح گہری نظر نہیں رکھتے ان کے لیے کثیر احادیث کا انبار لگانا بے سود ہے خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ یہ لوگ چند احادیث میں بھی پوری چھان پھٹک نہیں کر سکتے۔

ثم إنا إن شاء الله مبتدئون في تخريج ما سألت وتأليفه على شريطة سوف أذكرها لك وهو إنا نعمد إلى جملة ما أسند من الأخبار عن رسول الله ﷺ فنقسمها على ثلاثة أقسام وثلاث طبقات من الناس على غير تكرار إلا أن يأتي موضع لا يستغنى فيه عن ترداد حديث فيه زيادة معنى أو إسناد يقع إلى جنب إسناد لعلة تكون هناك.

اب ہم تمہاری خواہش کے مطابق مکمل سند کے ساتھ احادیث بیان کریں گے ان احادیث کو جمع کرنے کے لیے ہم نے چند شرائط مقرر کی ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں کہ جو احادیث رسول اللہ ﷺ سے متصلاً مروی ہیں ان کو ہم راویوں کے تین طبقوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ان احادیث کو ہم نے حتی الامکان بلا تکرار ذکر کیا ہے سوا ان صورتوں کے جہاں تکرار ناگزیر تھا۔ مثلاً ایک حدیث دوسری سند کے ساتھ کسی لفظ کی زیادتی، کمی یا لفظی تغیر پر مشتمل ہے یا وہی حدیث کسی اور سند کے ساتھ مروی ہے جس سند میں کوئی زائد خوبی ہے۔

لأن المعنى الزائد في الحديث المحتاج إليه يقوم مقام حديث تام فلا بد من إعادة الحديث الذي فيه

جب ایک متن حدیث مثلاً دو سندوں کے ساتھ مروی ہو اور دوسری سند کے ساتھ متن حدیث میں کوئی زائد معنی ہو تو یہ

وَمَعْنًى فِي الزِّيَادَةِ أَوْ أَنْ يُفَصَّلَ ذَلِكَ الْمَعْنَى مِنْ جُمْلَةِ الْحَدِيثِ عَلَى اخْتِصَارِهِ إِذَا أَمْكَنَ وَلَكِنْ تَفْصِيلُهُ رُبَّمَا عَسُرَ مِنْ جُمْلَتِهِ فَإِعَادَتُهُ بِهَيْئَتِهِ إِذَا ضَاقَ ذَلِكَ أَسْلَمُ فَأَمَّا مَا وَجَدْنَا بُدًّا مِنْ إِعَادَتِهِ بِجُمْلَتِهِ عَنْ غَيْرِ حَاجَةٍ مِنَّا إِلَيْهِ فَلاَ نَتَوَلَّى فِعْلَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

ہو تو یہ حدیث ایک مستقل حدیث کے قائم مقام ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم اس حدیث کو اس کی دوسری سند کے ساتھ دوبارہ ذکر کرنے پر مجبور ہیں۔ ایسی صورت میں ہم بسا اوقات اختصار سے کام لیتے ہیں اور بتلا دیتے ہیں کہ اس سند کے ساتھ اس حدیث میں کمی زیادتی یا تغیر ہے لیکن جب کوئی مقام یا مصلحت اس قسم کے اختصاف کا متحمل نہ ہو تو ہمارے لیے پوری حدیث کا اعادہ کیے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں رہتا تاہم اگر تکرار سے بچنے کی کوئی صورت نکل سکے تو ہم ہرگز تکرار نہیں کرتے۔

فَأَمَّا الْقِسْمُ الأَوَّلُ فَإِنَّا نَتَوَخَّى أَنْ نُقَدِّمَ الأَخْبَارَ الَّتِي هِيَ أَسْلَمُ مِنَ الْعُيُوبِ مِنْ غَيْرِهَا وَأَنْقَى مِنْ أَنْ يَكُونَ نَاقِلُوهَا أَهْلَ اسْتِقَامَةٍ فِي الْحَدِيثِ وَإِتْقَانٍ لِمَا نَقَلُوا لَمْ يُوجَدْ فِي رِوَايَتِهِمُ اخْتِلاَفٌ شَدِيدٌ وَلاَ تَخْلِيطٌ فَاحِشٌ كَمَا قَدْ عُثِرَ فِيهِ عَلَى كَثِيرٍ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَبَانَ ذَلِكَ فِي حَدِيثِهِمْ. فَإِذَا نَحْنُ تَقَصَّيْنَا أَخْبَارَ هَذَا الصِّنْفِ مِنَ النَّاسِ أَتْبَعْنَاهَا أَخْبَارًا يَقَعُ فِي أَسَانِيدِهَا بَعْضُ مَنْ لَيْسَ بِالْمَوْصُوفِ بِالْحِفْظِ وَالإِتْقَانِ كَالصِّنْفِ الْمُقَدَّمِ قَبْلَهُمْ عَلَى أَنَّهُمْ وَإِنْ كَانُوا فِيمَا وَصَفْنَا دُونَهُمْ فَإِنَّ اسْمَ السَّتْرِ وَالصِّدْقِ وَتَعَاطِي الْعِلْمِ يَشْمَلُهُمْ كَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَلَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ وَأَضْرَابِهِمْ مِنْ حُمَّالِ الآثَارِ وَنُقَّالِ الأَخْبَارِ فَهُمْ وَإِنْ كَانُوا بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْعِلْمِ وَالسَّتْرِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْرُوفِينَ فَغَيْرُهُمْ مِنْ أَقْرَانِهِمْ مِمَّنْ عِنْدَهُمْ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الإِتْقَانِ وَالاِسْتِقَامَةِ فِي الرِّوَايَةِ يَفْضُلُونَهُمْ فِي الْحَالِ وَالْمَرْتَبَةِ لأَنَّ هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ دَرَجَةٌ رَفِيعَةٌ وَخَصْلَةٌ سَنِيَّةٌ أَلاَ تَرَى أَنَّكَ إِذَا وَازَنْتَ هَؤُلاَءِ الثَّلاَثَةَ الَّذِينَ سَمَّيْنَاهُمْ عَطَاءً وَيَزِيدَ وَلَيْثًا بِمَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ وَسُلَيْمَانَ الأَعْمَشِ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ فِي إِتْقَانِ الْحَدِيثِ وَالاِسْتِقَامَةِ فِيهِ وَجَدْتَهُمْ مُبَايِنِينَ لَهُمْ لاَ يُدَانُونَهُمْ لاَ شَكَّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ فِي ذَلِكَ الَّذِي اسْتَفَاضَ عِنْدَهُمْ مِنْ صِحَّةِ

قسم اوّل میں ہم پہلے ان احادیث کو بیان کریں گے جن کو اسانید بہ نسبت دوسری اسانید کے عیوب اور نقائص سے محفوظ ہیں اور ان کی روایات میں شدید اختلاف اور کثیر اختلاط نہیں ہیں اور ان کی روایات میں شدید اختلاف اور کثیر اختلاط نہیں ہوتا اور یہ بات ان کی روایت کردہ احادیث سے پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے اس قسم کے لوگوں کی روایات بیان کرنے کے بعد ہم ان روایات کا ذکر کریں گے جن کی سند میں بعض ایسے راوی بھی ہوں گے جو ثقاہت اور قوت حفظ میں قسم اوّل کے پایہ کے نہیں ہوں گے اگرچہ تقویٰ اور پرہیزگاری اور صداقت اور امانت میں ان کا مرتبہ کم نہیں ہوگا۔ مثلاً عطاء بن سائب، یزید بن ابی زیاد، لیث بن ابی سلیم وغیرہ یہ لوگ اگرچہ علم و فضل اور تقویٰ و پرہیزگاری میں تو اہل علم کے نزدیک معروف اور مشہور ہیں لیکن ان کے ہمعصر دوسرے راوی حافظہ اور ثقاہت میں ان پر فوقیت رکھتے ہیں۔ اور جب تم ان مذکورہ حضرات یعنی عطاء، یزید اور لیث کا مقابلہ منصور بن معتمر، سلیمان اعمش اور اسمٰعیل بن ابی خالد سے کرو گے تو تم پر صاف ظاہر ہو جائے گا کہ قوت حافظہ اور ثقاہت میں ان کے درمیان نمایاں فرق ہے اور علماء حدیث کے نزدیک اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ صحت اور ثقاہت میں عطاء، یزید اور لیث کی روایات کسی حال میں بھی منصور، اعمش اور اسماعیل کے ہم پایہ نہیں ہیں۔ اسی طرح اگر ایک عصر کے راویوں میں مقابلہ کیا جائے تو

حِفْظِ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِتْقَانِهِمْ لِحَدِيْثِهِمْ وَاَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَطَاءٍ وَّيَزِيْدَ وَلَيْثٍ وَّفِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ مَجْرٰى هٰؤُلَاءِ اِذَا وَازَنْتَ بَيْنَ الْاَقْرَانِ كَابْنِ عَوْنٍ وَّاَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ مَعَ عَوْفِ بْنِ اَبِيْ جَمِيْلَةَ وَاَشْعَثَ الْحُمْرَانِيِّ وَهُمَا صَاحِبَا الْحَسَنِ وَابْنِ سِيْرِيْنَ كَمَا اَنَّ ابْنَ عَوْنٍ وَّاَيُّوْبَ صَاحِبَاهُمَا اِلَّا اَنَّ الْبَوْنَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ هٰذَيْنِ بَعِيْدٌ فِيْ كَمَالِ الْفَضْلِ وَصِحَّةِ النَّقْلِ وَاِنْ كَانَ عَوْفٌ وَّاَشْعَثُ غَيْرَ مَدْفُوْعَيْنِ عَنْ صِدْقٍ وَّاَمَانَةٍ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَلٰكِنَّ الْحَالَ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَاِنَّمَا مَثَّلْنَا هٰؤُلَاءِ فِي التَّسْمِيَةِ لِيَكُوْنَ تَمْثِيْلُهُمْ سِمَةً يَصْدُرُ عَنْ فَهْمِهَا مَنْ غَبِيَ عَلَيْهِ طَرِيْقُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ تَرْتِيْبِ اَهْلِهِ فِيْهِ فَلَا يُقَصَّرُ بِالرَّجُلِ الْعَالِي الْقَدْرِ عَنْ دَرَجَتِهِ وَلَا يُرْفَعُ مُتَّضِعُ الْقَدْرِ فِي الْعِلْمِ فَوْقَ مَنْزِلَتِهِ وَيُعْطٰى كُلُّ ذِيْ حَقٍّ فِيْهِ حَقَّهُ وَيُنَزَّلُ فِيْهِ مَنْزِلَتَهُ وَقَدْ ذُكِرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُنَزِّلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ مَعَ مَا نَطَقَ بِهِ الْقُرْاٰنُ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ.

باوجود معاصر اور ہم زماں ہونے کے ان میں نمایاں فرق ہوگا۔ مثلاً اگر ابن عون اور ایوب سختیانی کا مقابلہ عوف اور اشعث حمرانی سے کیا جائے حالانکہ یہ چاروں حسن بصری اور ابن سیرین کے شاگرد ہیں تو ان میں واضح فرق نظر آئے گا کیونکہ نقل حدیث میں جو مہارت اور فضیلت ابن عون اور ایوب کو حاصل ہے وہ عوف اور اشعث کو حاصل نہیں ہوئی اگرچہ تقویٰ اور پرہیزگاری میں عوف اور اشعث اہل علم کے نزدیک ان سے کم نہیں ہیں۔ اس کے باوجود روایت حدیث میں اہل علم نے ان کو ابن عون اور ایوب کا مقام نہیں دیا۔ ہم نے نام لے کر ان راویوں کی صراحتہً مثالیں اس لیے دی ہیں کہ جو لوگ محدثین کے اصول اور تنقید کے طریق کار کو نہیں جانتے وہ آسانی کے ساتھ راویوں کے مرتبہ کو پہچان سکیں تاکہ بلند مرتبہ شخص کو اس کی حیثیت سے کم اور کم مرتبہ شخص کو اس کی حیثیت سے زیادہ مقام نہ دیا جائے ہر شخص کی روایت کو اس کی حیثیت کے مطابق مقام دیا جائے۔ کوئی حق دار اپنے حق سے محروم نہ ہو اور ہر شخص کو اس کے منصب کے مطابق مقام ملے کیونکہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں سے ان کے مرتبہ اور منصب کے مطابق سلوک کیا جائے اور قرآن کریم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ فوق کل ذی علم علیم (ہر عالم سے بڑھ کر کوئی عالم ہوتا ہے)۔

فَعَلٰى نَحْوِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْوُجُوْهِ نُؤَلِّفُ مَا سَاَلْتَ مِنَ الْاَخْبَارِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَّا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ قَوْمٍ هُمْ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مُتَّهَمُوْنَ اَوْ عِنْدَ الْاَكْثَرِ مِنْهُمْ فَلَسْنَا نَتَشَاغَلُ بِتَخْرِيْجِ حَدِيْثِهِمْ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِسْوَرٍ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيِّ وَعَمْرِو بْنِ خَالِدٍ وَعَبْدِ الْقُدُّوْسِ الشَّامِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَصْلُوْبِ وَغِيَاثِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو اَبِيْ دَاوُدَ النَّخَعِيِّ وَاَشْبَاهِهِمْ مِمَّنِ اتُّهِمَ بِوَضْعِ الْحَدِيْثِ وَتَوْلِيْدِ الْاَخْبَارِ وَكَذٰلِكَ مَنِ الْغَالِبُ عَلٰى حَدِيْثِهِ الْمُنْكَرُ اَوِ الْغَلَطُ اَمْسَكْنَا اَيْضًا عَنْ حَدِيْثِهِمْ.

اس قاعدہ مذکورہ کے مطابق (اے شاگرد عزیز!) ہم تمہاری خواہش کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی احادیث جمع کریں گے۔ رہے وہ لوگ جو تمام علماء حدیث یا اکثر کے نزدیک مطعون ہیں جیسے عبداللہ بن مسور ابو جعفر مدائنی عمرو بن خالد عبدالقدوس شامی محمد بن سعید مصلوب غیاث بن ابراہیم سلیمان بن عمرو اور ابی داؤد نخعی اور ان جیسے دوسرے لوگ جن پر موضوع (من گھڑت) حدیث بیان کرنے کی تہمت ہے اور وہ از خود احادیث وضع کرنے اور بنانے میں بدنام ہیں اسی طرح وہ لوگ بھی جن کی غالب روایات منکر ہوتی ہیں یا جن کی

وَعَلَامَةُ الْمُنْكَرِ فِي حَدِيثِ الْمُحَدِّثِ إِذَا مَا عُرِضَتْ رِوَايَتُهُ لِلْحَدِيثِ عَلَى رِوَايَةِ غَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْحِفْظِ وَالرِّضَى خَالَفَتْ رِوَايَتُهُ رِوَايَتَهُمْ أَوْ لَمْ تَكَدْ تُوَافِقُهَا فَإِذَا كَانَ الْأَغْلَبُ مِنْ حَدِيثِهِ كَذَلِكَ كَانَ مَهْجُورَ الْحَدِيثِ غَيْرَ مَقْبُولِهِ وَلَا مُسْتَعْمَلِهِ فَمِنْ هَذَا الضَّرْبِ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَرَّرٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ وَالْجَرَّاحُ بْنُ الْمِنْهَالِ أَبُو الْعَطُوفِ وَعَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ وَحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ صُهْبَانَ وَمَنْ نَحَا نَحْوَهُمْ فِي رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْحَدِيثِ فَلَسْنَا نُعَرِّجُ عَلَى حَدِيثِهِمْ وَلَا نَتَشَاغَلُ بِهِ لِأَنَّ حُكْمَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالَّذِي نَعْرِفُ مِنْ مَذْهَبِهِمْ فِي قَبُولِ مَا يَتَفَرَّدُ بِهِ الْمُحَدِّثُ مِنَ الْحَدِيثِ أَنْ يَكُونَ قَدْ شَارَكَ الثِّقَاتِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْحِفْظِ فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا وَأَمْعَنَ فِي ذَلِكَ عَلَى الْمُوَافَقَةِ لَهُمْ فَإِذَا وُجِدَ ذَلِكَ ثُمَّ زَادَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئًا لَيْسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ قُبِلَتْ زِيَادَتُهُ فَأَمَّا مَنْ تَرَاهُ يَعْمِدُ لِمِثْلِ الزُّهْرِيِّ فِي جَلَالَتِهِ وَكَثْرَةِ أَصْحَابِهِ الْحُفَّاظِ الْمُتْقِنِينَ لِحَدِيثِهِ وَحَدِيثِ غَيْرِهِ أَوْ لِمِثْلِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَحَدِيثُهُمَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَبْسُوطٌ مُشْتَرَكٌ قَدْ نَقَلَ أَصْحَابُهُمَا عَنْهُمَا حَدِيثَهُمَا عَلَى الِاتِّفَاقِ مِنْهُمْ فِي أَكْثَرِهِ فَيَرْوِي عَنْهُمَا أَوْ عَنْ أَحَدِهِمَا الْعَدَدَ مِنَ الْحَدِيثِ مِمَّا لَا يَعْرِفُهُ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِمَا وَلَيْسَ مِمَّنْ قَدْ شَارَكَهُمْ فِي الصَّحِيحِ مِمَّا عِنْدَهُمْ فَغَيْرُ جَائِزٍ قَبُولُ حَدِيثِ هَذَا الضَّرْبِ مِنَ النَّاسِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

روایات میں بہ کثرت اغلاط ہیں تو ایسے تمام لوگوں کی روایات کو ہم اپنی کتاب میں جمع نہیں کریں گے۔

محدثین کی اصطلاح میں منکر اس شخص کی حدیث کو کہتے ہیں جو ثقہ اور معتبر راویوں کی حدیث کے مخالف ہو اور ان مختلف حدیثوں میں کسی طرح موافقت اور مطابقت نہ ہو سکے۔ پس جس شخص کی اکثر روایات اس قسم کی ہوں تو اس کی روایت کردہ احادیث کو ترک کر دیا جاتا ہے اور محدثین کے نزدیک وہ قابل قبول نہیں ہوتیں اور نہ وہ قابل عمل ہوتی ہیں' محدثین کے نزدیک ان لوگوں میں عبداللہ بن محرر' یحییٰ بن ابی انیسہ' جراح بن منہال ابو العطوف' عباد بن کثیر' حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ اور عمر بن صہبان کا شمار ہوتا ہے۔ اسی طرح جو راوی ان کے اسلوب کے مطابق روایت کرتے ہیں۔ ان کی روایات کو بھی اپنی کتاب میں جمع نہیں کریں گے۔ احادیث جمع کرنے میں ہم نے اس مسلک کو اس لیے اختیار کیا ہے کہ جو راوی اپنی روایت میں متفرد ہو اس کے بارے میں علماء حدیث کا موقف یہ ہے کہ اس شخص کی بعض احادیث کو دوسرے ثقہ اور حفاظ راویوں نے بھی روایت کیا ہو انہوں نے کسی حدیث میں اس کی موافقت کی ہو' اس شرط کے پائے جانے کے بعد اگر وہ متفرد راوی اپنی حدیث میں بعض الفاظ کو زیادہ روایت کرتا ہے جن کو اس کے دوسرے معاصرین روایت نہیں کرتے تو اس کی اس زیادتی کو قبول کیا جائے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً امام زہری سے روایت کرنے والے کثیر التعداد حفاظ ہیں اسی طرح ہشام بن عروہ سے روایت کرنے والوں کی بھی ایک بہت بڑی تعداد ہے' ان دونوں اماموں کی احادیث بہت مشہور ہیں اور ان کے شاگردوں نے ان کی اکثر روایات کو بالاتفاق روایت کیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص ابن شہاب زہری اور ہشام بن عروہ دونوں یا ان میں سے کسی ایک سے کوئی ایسی حدیث روایت کرے جس کو ان کے شاگردوں میں سے کوئی اور شخص بیان نہیں کرتا اور یہ شخص ان راویوں میں سے بھی نہیں ہے جو صحیح روایات میں ان کے شاگردوں کا شریک رہا ہو تو ایسی

صورت میں اس شخص کی روایت کو قبول کرنا جائز نہیں ہے۔

وَقَدْ شَرَحْنَا مِنْ مَذْهَبِ الْحَدِيثِ وَأَهْلِهِ بَعْضَ مَا يَتَوَجَّهُ بِهِ مَنْ أَرَادَ سَبِيلَ الْقَوْمِ وَوُفِّقَ لَهَا وَسَنَزِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ شَرْحًا وَإِيضَاحًا فِي مَوَاضِعَ مِنَ الْكِتَابِ عِنْدَ ذِكْرِ الأَخْبَارِ الْمُعَلَّلَةِ إِذَا أَتَيْنَا عَلَيْهَا فِي الأَمَاكِنِ الَّتِي يَلِيقُ بِهَا الشَّرْحُ وَالإِيضَاحُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

یہاں تک کہ ہم نے روایت حدیث کے سلسلہ میں محدثین کے مسلک اور موقف کو بیان کر دیا ہے تاکہ جو لوگ اصولِ روایت سے ناواقف ہیں ان کو آگہی نصیب ہو اور انشاء اللہ ہم اس کی مزید وضاحت ان مقامات پر کریں گے جہاں احادیث معللہ کا تذکرہ ہوگا۔

وَبَعْدُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَلَوْلاَ الَّذِي رَأَيْنَا مِنْ سُوءِ صَنِيعِ كَثِيرٍ مِمَّنْ نَصَبَ نَفْسَهُ مُحَدِّثًا فِيمَا يَلْزَمُهُمْ مِنْ طَرْحِ الأَحَادِيثِ الضَّعِيفَةِ وَالرِّوَايَاتِ الْمُنْكَرَةِ وَتَرْكِهِمُ الاِقْتِصَارَ عَلَى الأَخْبَارِ الصَّحِيحَةِ الْمَشْهُورَةِ مِمَّا نَقَلَهُ الثِّقَاتُ الْمَعْرُوفُونَ بِالصِّدْقِ وَالأَمَانَةِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِمْ وَإِقْرَارِهِمْ بِأَلْسِنَتِهِمْ أَنَّ كَثِيرًا مِمَّا يَقْذِفُونَ بِهِ إِلَى الأَغْبِيَاءِ مِنَ النَّاسِ هُوَ مُسْتَنْكَرٌ وَمَنْقُولٌ عَنْ قَوْمٍ غَيْرِ مَرْضِيِّينَ مِمَّنْ ذَمَّ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ أَئِمَّةُ الْحَدِيثِ مِثْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الأَئِمَّةِ لَمَا سَهُلَ عَلَيْنَا الاِنْتِصَابُ لِمَا سَأَلْتَ مِنَ التَّمْيِيزِ وَالتَّحْصِيلِ وَلَكِنْ مِنْ أَجْلِ مَا أَعْلَمْنَاكَ مِنْ نَشْرِ الْقَوْمِ الأَخْبَارَ الْمُنْكَرَةَ بِالأَسَانِيدِ الضِّعَافِ الْمَجْهُولَةِ وَقَذْفِهِمْ بِهَا إِلَى الْعَوَامِّ الَّذِينَ لاَ يَعْرِفُونَ عُيُوبَهَا خَفَّ عَلَى قُلُوبِنَا إِجَابَتُكَ إِلَى مَا سَأَلْتَ.

اے شاگرد عزیز! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے تمہاری اس فرمائش کو پورا کرنے کا سبب یہ بھی تھا کہ ہم نے بعض ایسے محدثین کو دیکھا جو احادیثِ صحیحہ مشہورہ پر اکتفاء نہیں کرتے جنہیں ان لوگوں نے روایت کیا ہے جو اپنی ثقاہت' صدق اور دیانت میں مشہور ہیں خصوصاً اس صورت میں جبکہ یہ محدثین خود اپنی زبان سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ان کی بیان کردہ اکثر روایات جو نامعلوم افراد کی طرف منسوب ہیں' منکر اور غیر مقبول ہیں اور ایسے افراد سے حدیث روایت کرنے کی فنِ حدیث کے جلیل القدر ائمہ مثلاً امام مالک بن انس' شعبہ بن حجاج' سفیان بن عیینہ' یحییٰ بن سعید القطان اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہم نے سخت مذمت کی ہے۔ لہٰذا جب ہم نے یہ دیکھا کہ بعض محدثین احادیثِ منکرہ کو ضعیف اور مجہول سندوں کے ساتھ بیان کر رہے ہیں اور عام لوگوں میں یہ اہلیت نہیں ہے کہ وہ صحیح اور ضعیف احادیث کو الگ الگ کر کے چھانٹ سکیں تو ہم نے سوچا کہ تمہاری فرمائش پوری کر کے احادیثِ صحیحہ کا ایک مجموعہ پیش کر دیں۔

١ - بَابُ وُجُوبِ الرِّوَايَةِ عَنِ الثِّقَاتِ وَتَرْكِ الْكَذَّابِينَ وَالتَّحْذِيرِ مِنَ الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ثقہ راویوں کی روایت کو قبول کرنا' جھوٹوں کی ترک کرنا اور جھوٹی حدیث گھڑنے پر وعید

وَاعْلَمْ وَفَّقَكَ اللَّهُ أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ عَرَفَ التَّمْيِيزَ بَيْنَ صَحِيحِ الرِّوَايَاتِ وَسَقِيمِهَا وَثِقَاتِ النَّاقِلِينَ لَهَا مِنَ الْمُتَّهَمِينَ أَنْ لاَ يَرْوِيَ مِنْهَا إِلاَّ مَا عَرَفَ صِحَّةَ مَخَارِجِهِ وَالسِّتَارَةَ فِي نَاقِلِيهِ وَأَنْ يَتَّقِيَ مِنْهَا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ أَهْلِ التُّهَمِ وَالْمُعَانِدِينَ مِنْ أَهْلِ الْبِدَعِ وَ

یاد رکھو جو محدث احادیثِ صحیحہ اور غیر صحیحہ میں امتیاز کر سکتا ہو اور ثقہ اور غیر ثقہ راویوں کی پہچان رکھتا ہو اس کو صرف ایسی احادیث ذکر کرنی چاہئیں جو اسنادِ صحیحہ سے مروی ہوں اور ان کے راویوں میں سے کوئی شخص بھی جھوٹ کے ساتھ متہم' بدعتی اور مخالف حق نہ ہو اور جس سند کا کوئی راوی اس قسم کا ہو

الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الَّذِي قُلْنَا مِنْ هٰذَا هُوَ اللَّازِمُ دُونَ مَا خَالَفَهُ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ذِكْرُهُ.
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ.

اس کی کوئی حدیث ہرگز قبول نہ کرے۔ ہمارے اس قول کی تائید قرآن کریم کی ان آیات سے ہوتی ہے۔
(ترجمہ) "اے مومنو! جب فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو پہلے اس خبر کی تحقیق کر لیا کرو کہ کہیں لاعلمی میں تم کسی شخص کے بارے میں کوئی ایسی بات کہہ دو جس پر بعد میں پچھتانا پڑے"۔

وَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ وَقَالَ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ فَدَلَّ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآيِ أَنَّ خَبَرَ الْفَاسِقِ سَاقِطٌ غَيْرُ مَقْبُولٍ وَأَنَّ شَهَادَةَ غَيْرِ الْعَدْلِ مَرْدُودَةٌ وَالْخَبَرُ وَإِنْ فَارَقَ مَعْنَاهُ مَعْنَى الشَّهَادَةِ فِي بَعْضِ الْوُجُوهِ فَقَدْ يَجْتَمِعَانِ فِي أَعْظَمِ مَعَانِيهِمَا إِذْ كَانَ خَبَرُ الْفَاسِقِ غَيْرَ مَقْبُولٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَمَا أَنَّ شَهَادَتَهُ مَرْدُودَةٌ عِنْدَ جَمِيعِهِمْ وَدَلَّتِ السُّنَّةُ عَلَى نَفْيِ رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْأَخْبَارِ.

نیز ارشاد باری ہے "جو تمہارے پسندیدہ گواہ ہوں"۔ نیز ارشاد ہے "ان لوگوں کو گواہ بناؤ جو تم میں زیادہ متقی اور پرہیز گار ہوں"۔ قرآن کریم کی یہ آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ فاسق شخص کی خبر غیر مقبول اور بدچلن شخص کی گواہی مردود ہوتی ہے۔ ہر چند کہ روایات اور شہادت میں کافی فرق ہے تاہم بعض صفات میں وہ مشترک ہیں کیونکہ فاسق کی روایات اہل علم کے نزدیک اسی طرح مردود ہے جیسے عام لوگوں کے نزدیک اس کی شہادت مردود ہے اور احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ منکر احادیث غیر مقبول ہیں۔

كَنَحْوِ دَلَالَةِ الْقُرْآنِ عَلَى نَفْيِ خَبَرِ الْفَاسِقِ وَهُوَ الْأَثَرُ الْمَشْهُورُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ.

جس طرح قرآن کریم سے فاسق کی خبر کا غیر معتبر ہونا ثابت ہوتا ہے اس طرح حدیث شریف سے بھی فاسق کی خبر کا مردود ہونا ثابت ہے اور اس بارہ میں حضور ﷺ کی یہ حدیث مشہور ہے کہ جس شخص نے علم کے باوجود جھوٹی حدیث کو میری طرف منسوب کیا وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ (ح) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَيْضًا قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ. الترمذی (٢٦٦٢) ابن ماجہ (٤١) تحفۃ الاشراف (١١٥٣١)

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی دو سندوں کے ساتھ حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کیا ہے۔

٢- بَابُ تَغْلِيظِ الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

حدیث گھڑنے کی ممانعت

٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ

ربعی بن حراش کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوران خطبہ کہا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف جھوٹ منسوب نہ کرو کیونکہ جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب

حِرَاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ.

البخاری (۱۰٦) الترمذی (۳۷۱۵) ابن ماجہ (۳۱) تحفۃ الاشراف (۱۰۰۸۷)

کرے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

٣- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۰۰۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے تم سے بہ کثرت احادیث بیان کرنے سے صرف یہ چیز روکتی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص قصداً میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے اس کو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینا چاہیے۔

٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

البخاری (۱۱۰ — ٦١٩٧) تحفۃ الاشراف (١٢٨٥٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص عمداً میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔

٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيُّ قَالَ أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمُغِيرَةُ أَمِيرُ الْكُوفَةِ قَالَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

البخاری (١٢٩١) مسلم (٢١٥، ٢١٥٥، ٢١٥٦) الترمذی (١٠٠٠) تحفۃ الاشراف (١١٥٢٠)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے جو شخص مجھ پر قصداً افتراء کرتا ہے اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینا چاہیے۔

٦- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ.

سابقہ (٥)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت ہے اس میں یہ مذکور نہیں ہے کہ مجھ پر جھوٹ باندھنا کسی اور پر جھوٹ باندھنے کی مثل نہیں ہے (سو جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے)۔

٣- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَدِيثِ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

بلا تحقیق حدیث بیان کرنے سے ممانعت

٧- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. ابوداؤد (٤٩٩٢) تحفۃ الاشراف (١٢٢٦٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے جھوٹے ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ سنی ہوئی بات کو بیان کر دے۔

۸- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

سابقہ (۷)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ سے اسی روایت کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے۔

۹- حَدَّثَنِیْ یَحْیَى بْنُ یَحْیٰى قَالَ اَنَا هُشَیْمٌ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ اَنْ یُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۰۵۹۸)

حضرت عمر بن الخطاب بیان فرماتے ہیں کہ کسی شخص کے جھوٹے ہونے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے۔

۱۰- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ اَنْ یُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۹۲٤۷)

حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے۔

۱۱- وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِیْ مَالِكٌ اِعْلَمْ اَنَّهٗ لَیْسَ یَسْلَمُ رَجُلٌ حَدَّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَلَا یَكُوْنُ اِمَامًا اَبَدًا وَهُوَ یُحَدِّثُ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۵۰۸)

حضرت امام مالک نے فرمایا: ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دینے والا غلطی سے محفوظ نہیں رہ سکتا اور نہ ہی ایسا شخص کبھی فن حدیث میں امام ہو سکتا ہے۔

۱۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِیٍّ یَقُوْلُ لَا یَكُوْنُ الرَّجُلُ اِمَامًا یُقْتَدٰى بِهٖ حَتّٰى یُمْسِكَ عَنْ بَعْضِ مَا سَمِعَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۹۲۶)

حضرت عبد الرحمان بن مہدی نے بیان فرمایا کہ جب تک انسان سنی سنائی باتوں سے اپنی زبان کو نہیں روکے گا وہ لائق اقتدار امام نہیں ہوگا۔

۱۳- وَحَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ یَحْیٰى قَالَ اَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ مُقَدَّمٍ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ حُسَیْنٍ قَالَ سَاَلَنِیْ اِیَاسُ بْنُ مُعَاوِیَةَ فَقَالَ اِنِّیْ اَرَاكَ قَدْ كَلِفْتَ بِعِلْمِ الْقُرْاٰنِ فَاقْرَاْ عَلَیَّ سُوْرَةً وَّفَسِّرْ حَتّٰى اَنْظُرَ فِیْمَا عَلِمْتَ قَالَ فَفَعَلْتُ فَقَالَ لِیْ اِحْفَظْ عَلَیَّ مَا اَقُوْلُ لَكَ اِیَّاكَ وَالشَّنَاعَةَ فِی الْحَدِیْثِ فَاِنَّهٗ قَلَّ مَا حَمَلَهَا اَحَدٌ اِلَّا ذَلَّ فِیْ نَفْسِهٖ وَكُذِّبَ فِیْ حَدِیْثِهٖ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸٤٤۳)

سفیان بن حسین بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ایاس بن معاویہ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ تم علم قرآن کے ماہر ہو میرے سامنے قرآن کریم کی کسی سورت کی تفسیر بیان کرو تا کہ مجھے تمہارے علم کا اندازہ ہو سفیان نے کہا میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی ایاس بن معاویہ نے کہا کہ میری اس نصیحت کو یاد رکھو کہ نا قابل اعتبار احادیث بیان نہ کرنا کیونکہ ایسا کرنے والا شخص خود بھی اپنی نظروں میں حقیر ہوتا ہے اور دوسرے لوگ بھی اس کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔

۱٤- وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰى قَالَا اَنَا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم

ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مَا أَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِيثًا لَا تَبْلُغُهُ عُقُولُهُمْ إِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً. مسلم تحفۃ الاشراف (٩٤٠١)

لوگوں کے سامنے ایسی احادیث بیان کرو گے جس کا مطلب وہ نہ سمجھ سکیں تو یہ چیز ان میں سے بعض لوگوں کے لیے فتنہ کا سبب بن جائے گی۔

٤- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الرِّوَايَةِ عَنِ الضُّعَفَاءِ وَالِاحْتِيَاطِ فِي تَحَمُّلِهَا

ضعیف راویوں سے روایت کرنے کی ممانعت

١٥- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أُنَاسٌ يُحَدِّثُونَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٦١٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے اخیر زمانہ میں لوگ ایسی احادیث بیان کریں گے جن کو پہلے نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپ دادا نے لہٰذا ان سے جس قدر ممکن ہو دور رہنا۔

١٦- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ شَرَاحِيلَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ.
مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٦١٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اخیر زمانہ میں جھوٹے دجال لوگوں کا ظہور ہوگا اور وہ تم کو ایسی احادیث سنائیں گے جن کو نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے، جس قدر ممکن ہو تم ان سے دور رہنا کہیں وہ تمہیں گمراہی اور فتنہ میں نہ مبتلا کر دیں۔

١٧- وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبَدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُونَ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ. مسلم تحفۃ الاشراف (٩٣٢٦)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ شیطان انسانی شکل میں آ کر لوگوں کے سامنے کوئی جھوٹی بات کہہ دیتا ہے پھر لوگ منتشر ہو جاتے ہیں اور کوئی شخص کہتا ہے میں ایک شخص کی شکل پہچانتا ہوں لیکن اس کا نام نہیں جانتا وہ یہ بات بیان کر رہا تھا۔

١٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ إِنَّ فِي الْبَحْرِ شَيَاطِينَ مَسْجُونَةً أَوْثَقَهَا سُلَيْمَانُ يُوشِكُ أَنْ تَخْرُجَ فَتَقْرَأَ عَلَى النَّاسِ قُرْآنًا.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سمندر میں بہت شیطان مقید ہیں جن کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے مقید کیا ہے قریب ہے کہ ان میں سے کوئی شیطان نکل کر لوگوں کے سامنے قرآن پڑھنا شروع کر

مسلم تحفۃ الاشراف (۸۸۳۱)

اسے۔

۱۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَسَعِيدُ ابْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَعِيدٌ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ جَاءَ هٰذَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَعْنِي بُشَيْرَ بْنَ كَعْبٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عُدْ لِحَدِيثِ كَذَا وَكَذَا فَعَادَ لَهُ ثُمَّ حَدَّثَهُ فَقَالَ لَهُ عُدْ لِحَدِيثِ كَذَا وَكَذَا فَعَادَ لَهُ فَقَالَ لَهُ مَا أَدْرِي أَعَرَفْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ وَأَنْكَرْتَ هٰذَا أَمْ أَنْكَرْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ وَعَرَفْتَ هٰذَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا كُنَّا نُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ لَمْ يَكُنْ يُكْذَبُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ تَرَكْنَا الْحَدِيثَ عَنْهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۵۷۵۹)

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ بشیر بن کعب' حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس گئے اور جا کر کچھ حدیثیں بیان کیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا: فلاں فلاں حدیث کو پھر دہراؤ' بشیر نے وہ حدیثیں دہرا کر پھر کچھ اور حدیثیں بیان کیں' حضرت ابن عباس نے فرمایا: فلاں فلاں حدیث کو پھر بیان کرو' بشیر نے وہ حدیثیں پھر دوبارہ بیان کیں اس کے بعد بشیر نے عرض کیا میں نہیں سمجھ سکا کہ آپ نے میری بیان کردہ تمام احادیث کی تصدیق کی ہے یا سب کی تکذیب کی ہے یا ان میں سے صرف ان کی تکذیب کی ہے جن کو آپ نے دہروایا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا: ہم اس زمانہ میں حضور ﷺ کی احادیث بیان کیا کرتے تھے جب آپ کی طرف جھوٹی بات کی نسبت نہیں کی جاتی تھی لیکن جب سے لوگوں نے سچی اور جھوٹی ہر قسم کی احادیث روایت کرنا شروع کیں تو ہم نے حضور ﷺ کی احادیث کو بیان کرنا چھوڑ دیا۔

۲۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَالْحَدِيثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَّا إِذَا رَكِبْتُمْ كُلَّ صَعْبٍ وَذَلُولٍ فَهَيْهَاتَ.

تحفۃ الاشراف (۵۷۲۱) ابن ماجہ (۲۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم خود احادیث یاد رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث یاد کی جاتی تھیں لیکن جب سے لوگوں نے ہر قسم کی روایات بیان کرنا شروع کر دیں تو ہم نے اس فن کو چھوڑ دیا۔

۲۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْغَيْلَانِيُّ قَالَ نَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ قَالَ نَا رَبَاحٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ جَاءَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَجَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَأْذَنُ لِحَدِيثِهِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَالِي لَا أَرَاكَ تَسْمَعُ لِحَدِيثِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَسْمَعُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا كُنَّا مَرَّةً إِذَا سَمِعْنَا رَجُلًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ابْتَدَرَتْهُ أَبْصَارُنَا وَأَصْغَيْنَا إِلَيْهِ بِآذَانِنَا فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ لَمْ نَأْخُذْ مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَا نَعْرِفُ.

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ بشیر بن کعب عدوی' حضرت ابن عباس کے پاس آ کر حدیث بیان کرنے لگے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔۔۔ لیکن حضرت ابن عباس نے نہ تو ان کی بیان کردہ حدیث غور سے سنی اور نہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا بشیر کہنے لگے اے ابن عباس! میں آپ کے سامنے حضور ﷺ کی احادیث بیان کر رہا ہوں اور آپ توجہ بھی نہیں کرتے حضرت ابن عباس نے فرمایا: ایک وقت وہ تھا کہ جب کوئی شخص یہ کہتا کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔۔۔۔۔۔ تو بے ساختہ ہماری نگاہیں اس کی طرف اٹھتیں اور ہم غور سے اس کی حدیث سنتے لیکن جب سے لوگوں نے ضعیف اور مجروح ہر

مسلم تحفة الاشراف (٦٤١٩)

قسم کی روایات بیان کرنی شروع کر دیں تو ہم صرف ان احادیث کو سنتے ہیں جن کا ہمیں پہلے سے علم ہے۔

٢٢- وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ قَالَ نَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابًا وَيُخْفِي عَنِّي فَقَالَ وَلَدٌ نَاصِحٌ أَنَا أَخْتَارُ لَهُ الْأُمُورَ اخْتِيَارًا وَأُخْفِي عَنْهُ قَالَ فَدَعَا بِقَضَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلَ يَكْتُبُ مِنْهُ أَشْيَاءَ وَيَمُرُّ بِهِ الشَّيْءُ فَيَقُولُ وَاللّٰهِ مَا قَضَى بِهَذَا عَلِيٌّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ ضَلَّ. مسلم تحفة الاشراف (٥٨٠٦)

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس کی طرف لکھا کہ میرے پاس کچھ احادیث لکھوا کر پوشیدہ طریقہ سے بھجوا دیجیے۔ حضرت ابن عباس نے سوچا کہ یہ شخص نیک فطرت ہے میں احادیث کے لکھے ہوئے ذخیرہ میں سے صحیح احادیث منتخب کر کے اس کو روانہ کر دوں گا اس کے بعد حضرت ابن عباس نے حضرت علی کے لکھے ہوئے فیصلے منگوائے اور ان میں سے بعض آثار لکھنے شروع کیے اور ان آثار کا مطالعہ کرتے ہوئے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: قسم بخدا اگر حضرت علی نے یہ فیصلہ کیا ہوتا تو وہ گمراہ ہو جاتے (یعنی لوگوں نے آثار علی میں بھی اپنی طرف سے باتیں ملا دی تھیں۔ سعیدی)

٢٣- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ أُتِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِكِتَابٍ فِيهِ قَضَاءُ عَلِيٍّ فَمَحَاهُ إِلَّا قَدْرَ وَأَشَارَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِذِرَاعِهِ. مسلم تحفة الاشراف (٥٧٦٠)

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس کے پاس ایک کتاب لائی گئی جس میں حضرت علی کے فتاویٰ تھے۔ حضرت ابن عباس نے چند سطروں کے سوا سب کو مٹا دیا۔ راوی نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے اشارہ کر کے بتایا۔

٢٤- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ لَمَّا أَحْدَثُوا تِلْكَ الْأَشْيَاءَ بَعْدَ عَلِيٍّ قَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَيَّ عِلْمٍ أَفْسَدُوا. مسلم تحفة الاشراف (١٩٦١٧)

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی کے وصال کے بعد جب بعض لوگوں نے آپ کے اقوال میں اپنی طرف سے نئی نئی باتیں ملا دیں تو حضرت علی کے ایک ساتھی نے کہا خدا ان لوگوں کو غارت کرے۔ انہوں نے کس قدر عظیم علم کو ضائع کر دیا۔

٢٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ يَصْدُقُ عَلَى عَلِيٍّ فِي الْحَدِيثِ عَنْهُ إِلَّا مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ. مسلم تحفة الاشراف (١٩٤٥٠)

حضرت مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی کے اقوال کو حضرت عبد اللہ بن مسعود کے ساتھیوں کے علاوہ اور کسی شخص نے صحیح طور پر بیان نہیں کیا۔

٥- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْإِسْنَادَ مِنَ الدِّينِ وَأَنَّ الرِّوَايَةَ لَا تَكُونُ إِلَّا عَنِ الثِّقَاتِ وَأَنَّ جَرْحَ الرُّوَاةِ بِمَا هُوَ فِيهِمْ جَائِزٌ بَلْ وَاجِبٌ وَأَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْغِيبَةِ الْمُحَرَّمَةِ

اسناد حدیث اور راویوں پر تنقید کی اہمیت

٢٦- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ هِشَامٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٩٢٩٢)

محمد بن سیرین نے کہا کہ علم حدیث دین کا ایک حصہ ہے لہذا تم کو دیکھنا چاہیے کہ تم کس شخص سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔

٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ لَمْ يَكُونُوا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوا سَمُّوا لَنَا رِجَالَكُمْ فَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ وَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ الْبِدَعِ فَلَا يُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٩٢٩٤)

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ پہلے لوگ سند حدیث کی تحقیق نہیں کرتے تھے لیکن جب دین میں بدعات اور فتنہ داخل ہو گئے تو لوگ سند حدیث کی تحقیق کرنے لگے اور جس حدیث کی سند میں اہل سنت راوی ہوتے اس کو قبول کرتے اور جس کی سند میں اہل بدعت ہوتے اس کو چھوڑ دیتے۔

٢٨- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى قَالَ لَقِيتُ طَاوُسًا فَقُلْتُ حَدَّثَنِي فُلَانٌ كَيْتَ وَ كَيْتَ قَالَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٨٢٦)

سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے ایک ملاقات میں کہا کہ فلاں شخص نے مجھ سے اس طرح حدیث بیان کی ہے انہوں نے کہا: اگر وہ شخص ثقہ اور دین دار ہے تو اس کی حدیث قبول کر لو۔

٢٩- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ إِنَّ فُلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَ كَذَا قَالَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٨٢٦)

سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ فلاں شخص نے مجھ سے اس طرح حدیث بیان کی ہے انہوں نے کہا: اگر وہ شخص ثقہ ہے تو اس کی حدیث قبول کر لو۔

٣٠- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ نَا الْأَصْمَعِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَدْرَكْتُ بِالْمَدِينَةِ مِائَةً كُلُّهُمْ مَأْمُونٌ مَا يُؤْخَذُ عَنْهُمُ الْحَدِيثُ يُقَالُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٨٩٩)

ابن ابی الزناد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں سو آدمی ایسے دیکھے جو نیک سیرت تھے مگر انہیں روایت حدیث کا اہل نہیں سمجھا جاتا تھا۔

٣١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا الثِّقَاتُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٦٧٢)

مسعر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابراہیم سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث ثقہ حضرات کے علاوہ اور کسی سے روایت نہ کرو۔

۳۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ مِنْ أَهْلِ مَرْوَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ الْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۹۲۵_۱۸۹۲۴_۱۸۹۲۳_۱۸۴۸۷)

عبدان بن عثمان کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے تھے کہ حدیث کی سند امور دین سے ہے اور اگر حدیث کے ثبوت کے لیے سند ضروری نہ ہوتی تو ہر شخص اپنی مرضی سے دین میں اپنی من مانی باتیں کہنے لگتا۔

۳۲م۔ وَحَدَّثَنَا قَالَ وَقَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ رِزْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمُ يَعْنِي الْإِسْنَادَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عِيسَى الطَّالْقَانِيَّ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَدِيثُ الَّذِي جَاءَ إِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ أَنْ تُصَلِّيَ لِأَبَوَيْكَ مَعَ صَلَاتِكَ وَتَصُومَ لَهُمَا مَعَ صَوْمِكَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَا أَبَا إِسْحَقَ عَمَّنْ هَذَا قَالَ قُلْتُ لَهُ هَذَا مِنْ حَدِيثِ شِهَابِ بْنِ خِرَاشٍ فَقَالَ ثِقَةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ ثِقَةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا أَبَا إِسْحَقَ إِنَّ بَيْنَ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ مَفَاوِزَ تَنْقَطِعُ فِيهَا أَعْنَاقُ الْمَطِيِّ وَلَكِنْ لَيْسَ فِي الصَّدَقَةِ اخْتِلَافٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ شَقِيقٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ دَعُوا حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ لِأَنَّهُ كَانَ يَسُبُّ السَّلَفَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۹۲۵_۱۸۹۲۴_۱۸۹۲۳_۱۸۴۸۷)

اور عباس بن رزمہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک نے کہا ہمارے اور لوگوں کے درمیان سند حدیث کے ستون حائل ہیں۔ اور ابو اسحاق ابراہیم بن عیسیٰ الطالقانی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا اے ابو عبداللہ! اس حدیث کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ "اپنی نماز کے ساتھ اپنے ماں باپ کے لیے نماز پڑھنا اور اپنے روزوں کے ساتھ اپنے ماں باپ کے لیے روزے رکھنا نیکی ہے"۔ یہ سن کر ابن مبارک نے مجھ سے پوچھا اے ابو اسحاق! اس حدیث کو کس نے روایت کیا ہے؟ میں نے کہا شہاب بن خراش نے' ابن مبارک نے کہا کہ وہ ثقہ راوی ہے اچھا' اس نے کس شخص سے روایت کیا ہے' میں نے کہا حجاج بن دینار سے' فرمایا حجاج بھی ثقہ ہے لیکن اس نے کس سے روایت کیا ہے؟ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ سے' حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: اے ابو اسحاق! حجاج بن دینار اور حضور ﷺ کے درمیان تو بہت طویل زمانہ ہے۔ (یعنی یہ حدیث منقطع ہے کیونکہ حجاج بن دینار تبع تابعین میں سے ہیں۔ سعیدی) تاہم یہ مسئلہ صحیح ہے کہ (نفلی) نماز اور روزوں کا ثواب والدین کو پہنچایا جا سکتا ہے اور علی بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے برسر عام سنا' وہ فرما رہے تھے کہ عمرو بن ثابت کی روایات کو ترک کر دو کیونکہ یہ شخص سلف صالحین کو گالیاں دیتا ہے۔

۰۰۰۔ بَابُ الْكَشْفِ عَنْ مَعَايِبِ رُوَاةِ الْحَدِيثِ وَنَقَلَةِ الْأَخْبَارِ

راویوں کے عیبوں کو ظاہر کرنا اور احادیث کو نقل کرنا

۳۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ نَا أَبُو عَقِيلٍ صَاحِبُ بُهَيَّةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَيَحْيَى

ابو عقیل بیان کرتے ہیں کہ میں قاسم بن عبداللہ اور یحییٰ بن سعید کے پاس بیٹھا تھا تو یحییٰ نے قاسم سے کہا: اے ابو محمد! آپ جیسے عظیم الشان عالم دین کے لیے یہ بات باعث عار

بْنِ سَعِيْدٍ فَقَالَ يَحْيٰى لِلْقَاسِمِ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّهُ قَبِيْحٌ عَلٰى مِثْلِكَ عَظِيْمٌ اَنْ تُسْاَلَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ هٰذَا الدِّيْنِ فَلَا يُوْجَدُ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ وَّلَا فَرَجٌ اَوْ عِلْمٌ وَّلَا مَخْرَجٌ فَقَالَ لَهُ الْقَاسِمُ وَعَمَّ ذَاكَ قَالَ لِاَنَّكَ ابْنُ اِمَامَيْ هُدًى ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ قَالَ يَقُوْلُ لَهُ الْقَاسِمُ اَقْبَحُ مِنْ ذَاكَ عِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ اَنْ اَقُوْلَ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَوْ اٰخُذَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ قَالَ فَسَكَتَ فَمَا اَجَابَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۲۰۱_۱۹۵۳۳)

ہے کہ آپ سے دین کے متعلق کوئی سوال کیا جائے اور آپ کے پاس اس مسئلہ کے حل اور اس کے بارے میں کوئی دلیل معلومات نہ ہوں' قاسم نے پوچھا کیوں باعث عار ہے۔ یحییٰ نے کہا اس لیے کہ آپ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر اماموں کی اولاد میں سے ہیں۔ اس کے جواب میں قاسم نے کہا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہو اس کے نزدیک سب سے زیادہ غلط اور باعث ننگ و عار بات یہ ہے کہ وہ بغیر علم کے کوئی بات کہے یا کسی سوال کے جواب میں کسی غیر معتبر شخص کی روایت بیان کر دے پھر یحییٰ خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہ دیا۔

۳۴- وَحَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ اَخْبَرُوْنِيْ عَنْ اَبِيْ عَقِيْلٍ صَاحِبِ بُهَيَّةَ اَنَّ اَبْنَاءً لِّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَاَلُوْهُ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيْهِ عِلْمٌ فَقَالَ لَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُعْظِمُ اَنْ يَّكُوْنَ مِثْلُكَ وَاَنْتَ ابْنُ اِمَامَيِ الْهُدٰى يَعْنِيْ عُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ تُسْاَلُ عَنْ اَمْرٍ لَّيْسَ عِنْدَكَ فِيْهِ عِلْمٌ فَقَالَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَاللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ اَنْ اَقُوْلَ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَوْ اُخْبِرَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ قَالَ وَشَهِدَهُمَا اَبُوْ عَقِيْلٍ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حِيْنَ قَالَ ذٰلِكَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۲۰۱_۱۹۵۳۳)

حضرت ابو عقیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے سے لوگوں نے کسی چیز کے متعلق دریافت کیا جس کا انہیں علم نہیں تھا' یہ دیکھ کر یحییٰ بن سعید ان سے کہنے لگے قسم بخدا یہ بات مجھے باعث عار معلوم ہوتی ہے کہ آپ جیسے شخص سے جو جلیل القدر اماموں حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عمر کا صاحبزادہ ہو کوئی بات پوچھی جائے اور وہ نہ بتا سکے وہ فرمانے لگے: خدا کی قسم جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہو اس کے نزدیک اس سے زیادہ باعث ننگ و عار یہ ہے کہ وہ بغیر علم کے کوئی بات بتلائے یا کسی سوال کے جواب میں غیر معتبر شخص کی روایت بیان کر دے۔

۳۵- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ اَبُوْ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ وَمَالِكًا وَّابْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ لَا يَكُوْنُ ثَبْتًا فِي الْحَدِيْثِ فَيَاْتِيْنِي الرَّجُلُ فَيَسْاَلُنِيْ عَنْهُ قَالُوْا اَخْبِرْ عَنْهُ اَنَّهُ لَيْسَ بِثَبْتٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۷۶۲_۱۸۷۷۵_۱۸۸۰۳_۱۹۲۴۸)

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری' شعبہ' مالک اور ابن عیینہ سے پوچھا کہ بعض لوگ مجھ سے ایسے راوی کے بارے میں پوچھتے ہیں جو ناقابل اعتبار ہوتا ہے میں ان سے کیا کہوں ان سب نے کہا ان لوگوں سے کہہ دو کہ وہ راوی ناقابل اعتبار ہے۔

۳۶- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ يَقُوْلُ سُئِلَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَدِيْثٍ لِّشَهْرٍ وَّهُوَ قَائِمٌ عَلٰى اُسْكُفَّةِ الْبَابِ فَقَالَ اِنَّ شَهْرًا نَزَكُوْهُ اِنَّ شَهْرًا نَزَكُوْهُ قَالَ اَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ يَقُوْلُ اَخَذَتْهُ اَلْسِنَةُ النَّاسِ تَكَلَّمُوْا فِيْهِ. الترمذی (۲۶۹۷) تحفۃ الاشراف (۱۸۹۲۱)

نضر کہتے ہیں کہ ابن عون اپنے دروازہ کی چوکھٹ پر کھڑے ہوئے تھے' ان سے کسی شخص نے شہر بن حوشب کی احادیث کے بارے میں پوچھا' انہوں نے جواب دیا: اس کو نیزوں سے زخمی کیا گیا ہے' اس کو نیزوں سے زخمی کیا گیا ہے۔ امام مسلم فرماتے ہیں یعنی لوگوں نے اس کی تضعیف کر کے اس

کو جرح اور طعن و تشنیع کے تیروں سے گھائل کیا ہے۔

۳۷- وحدثني حجاج بن الشاعر قال نا شبابة قال قال شعبة وقد لقيت شهرا فلم أعتد به.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۸۰٤)

شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میری شہر سے ملاقات ہوئی لیکن میں نے اس کی احادیث کو قابلِ روایت نہیں سمجھا۔

۳۸- وحدثني محمد بن عبد الله بن قهزاذ من أهل مرو قال أخبرني علي بن حسين بن واقد قال قال عبد الله بن المبارك قلت لسفيان الثوري إن عباد بن كثير من تعرف حاله وإذا حدث جاء بأمر عظيم فترى أن أقول للناس لا تأخذوا عنه قال سفيان بلى قال عبد الله فكنت إذا كنت في مجلس ذكر فيه عباد أثنيت عليه في دينه وأقول لا تأخذوا عنه.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۷٦۳ـ۱۸۸۰٥ـ۱۸۹۳٦)

علی بن حسین بن واقد بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک نے سفیان ثوری سے کہا کہ عباد بن کثیر کی عادات اور خصائل سے آپ واقف ہیں وہ باوجود عابد و زاہد ہونے کے بڑی عجیب و غریب احادیث بیان کرتے ہیں آپ کی کیا رائے ہے میں لوگوں کو ان کی احادیث بیان کرنے سے روک دوں؟ سفیان ثوری نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں: جب کسی محفل میں عباد کا ذکر ہوتا تو میں اس کی عبادت و ریاضت کا ذکر کرتا لیکن اس کی احادیث قبول کرنے سے لوگوں کو روک دیتا۔

۳۸م- حدثنا محمد حدثنا عبد الله بن عثمان قال قال أبي قال عبد الله بن المبارك انتهيت إلى شعبة فقال هذا عباد بن كثير فاحذروه.

عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں شعبہ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا یہ شخص عباد بن کثیر ہے ان کی بیان کردہ احادیث سے احتراز کیا کرو۔

۳۹- وحدثني الفضل بن سهل قال سألت معلى الرازي عن محمد بن سعيد الذي روى عنه عباد بن كثير فأخبرني عن عيسى بن يونس قال كنت على بابه وسفيان عنده فلما خرج سألته عنه فأخبرني أنه كذاب.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۷٦٤)

فضل بن سہل بیان کرتے ہیں کہ میں نے معلی رازی سے محمد بن سعید کے متعلق سوال کیا جس سے عباد بن کثیر نے روایت کی ہے تو انہوں نے کہا کہ مجھے عیسیٰ بن یونس نے بتایا کہ میں ایک دن اس کے دروازہ پر کھڑا تھا اور اس کے پاس سفیان تھے جب سفیان باہر نکلے تو میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ یہ بہت جھوٹا شخص ہے۔

٤۰- وحدثني محمد بن أبي عتاب قال أخبرني عفان عن محمد بن يحيى بن سعيد القطان عن أبيه قال لم تر الصالحين في شيء أكذب منهم في الحديث قال ابن أبي عتاب فلقيت أنا محمد بن يحيى بن سعيد القطان فسألته عنه فقال عن أبيه لم تر أهل الخير في شيء أكذب منهم في الحديث قال مسلم يقول يجري الكذب على لسانهم ولا يتعمدون الكذب.

سعید قطان بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بہت سے نیک لوگوں کو حدیث میں جھوٹ بولتے ہوئے دیکھا: ابن ابی عتاب کہتے ہیں کہ میری ملاقات سعید قطان کے صاحبزادے سے ہوئی انہوں نے بیان کیا کہ میرے والد کہتے ہیں کہ انہوں نے صالحین کو حدیث کے سوا اور کسی بات میں جھوٹ بولتے ہوئے نہیں دیکھا۔ امام مسلم اس کی توجیہ میں فرماتے ہیں کہ یہ لوگ حدیث شریف میں جھوٹی باتوں کا اضافہ نہیں کرتے تھے البتہ

۔ مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۵۳۲)

اتنا تا حدیث کے معاملہ میں ان کی زبان سے جھوٹ نکل جاتا تھا۔

۴۱۔ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنِي خَلِيفَةُ بْنُ مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى غَالِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَجَعَلَ يُمْلِي عَلَيَّ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ فَأَخَذَهُ الْبَوْلُ فَقَامَ فَنَظَرْتُ فِي الْكُرَّاسَةِ فَإِذَا فِيهَا حَدَّثَنِي أَبَانٌ عَنْ أَنَسٍ وَأَبَانٌ عَنْ فُلَانٍ فَتَرَكْتُهُ وَقُمْتُ وَسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ فِي كِتَابِ عَفَّانَ حَدِيثَ هِشَامٍ أَبِي الْمِقْدَامِ حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ يَحْيَى بْنُ فُلَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قُلْتُ لِعَفَّانَ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ هِشَامٌ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ...... فَقَالَ إِنَّمَا ابْتُلِيَ مِنْ قِبَلِ هَذَا الْحَدِيثِ كَانَ يَقُولُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ادَّعَى بَعْدُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۶۱۶۔۱۹۰۹۸)

خلیفہ بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں غالب بن عبداللہ کے پاس گیا تو وہ مجھے مکحول کی روایت کردہ حدیث سنانے لگا اسی دوران ان کو پیشاب آ گیا میں نے اس وقفہ میں ان کی اصل کتاب کو دیکھا تو اس میں وہ روایت اس طرح تھی کہ ابان نے انس سے روایت کی اور ابان نے فلاں شخص سے" میں اسی وقت وہاں سے چلا گیا' اور میں نے حسن بن علی الحلوانی سے یہ سنا کہ میں نے عفان کی "اصل کتاب" میں عمرو بن عبدالعزیز کی حدیث ہشام ابی مقدام کی سند سے دیکھی' ہشام نے کہا مجھ سے ایک شخص نے یہ حدیث بیان کی جس کو یحییٰ بن فلاں کہا جاتا ہے اور وہ محمد بن کعب سے روایت کرتا ہے' حلوانی کہتے ہیں کہ میں نے عفان سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہشام نے اس حدیث کو محمد بن کعب سے سنا ہے' عفان نے کہا اسی وجہ سے تو ہشام کو ضعیف کہا جاتا ہے' پہلے ہشام کہتا تھا کہ میں یحییٰ سے روایت کرتا ہوں اور اب وہ محمد بن کعب سے روایت کرتے ہیں بعد میں وہ اس واسطہ کو حذف کر کے کہنے لگا میں براہ راست محمد بن کعب سے روایت کرتا ہوں۔

۴۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ يَقُولُ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي رَوَيْتَ عَنْهُ حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَوْمُ الْفِطْرِ يَوْمُ الْجَوَائِزِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَجَّاجِ انْظُرْ مَا وَضَعْتُ فِي يَدِكَ مِنْهُ قَالَ ابْنُ قُهْزَاذَ وَسَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ زَمْعَةَ يَذْكُرُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ رَأَيْتُ رَوْحَ بْنَ غُطَيْفٍ صَاحِبَ الدَّمِ قَدْرَ الدِّرْهَمِ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ مَجْلِسًا فَجَعَلْتُ أَسْتَحْيِي مِنْ أَصْحَابِي أَنْ يَرَوْنِي جَالِسًا مَعَهُ كُرْهَ حَدِيثِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۹۲۷۔۱۸۹۲۸)

عبداللہ بن عثمان بن جبلہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا وہ کون شخص ہے جس سے آپ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ "عید الفطر تحفہ تحائف کا دن ہے"۔ ابن مبارک نے جواب دیا سلیمان بن حجاج سے اور فرمایا میں نے جو تم کو سلیمان بن حجاج کی احادیث بیان کی ہیں تم ان میں غور و فکر کر لینا اور عبداللہ بن مبارک نے کہا میں نے حدیث "درہم سے کم خون کی نجاست معاف ہے" کے راوی روح بن غطیف کو لوگوں میں بیٹھے دیکھا لیکن چونکہ اس کی حدیث نا قابل قبول سمجھی جاتی تھی لہذا اس کی روایت کے مکروہ ہونے کی وجہ سے مجھے شرم آتی تھی کہ کہیں میرے اصحاب مجھے اس کے ساتھ دیکھ نہ لیں۔

۴۳۔ وَحَدَّثَنِي ابْنُ قُهْزَاذَ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبًا يَقُولُ عَنْ

حضرت عبداللہ بن مبارک بیان فرماتے ہیں کہ بقیہ سچا

سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ قَالَ بَقِیَّۃُ صَدُوْقُ اللِّسَانِ وَلٰکِنَّہٗ یَاْخُذُ عَمَّنْ اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ۔
مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۹۲۹)

آدمی ہے لیکن وہ ہر آنے' جانے والے شخص سے حدیث روایت کر لیتا ہے۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا جَرِیْرٌ عَنْ مُغِیْرَۃَ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی الْحَارِثُ الْاَعْوَرُ الْھَمْدَانِیُّ وَکَانَ کَذَّابًا۔ مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۸۷۰)

شعبی بیان کرتے ہیں کہ حارث اعور ہمدانی نے مجھے ایک حدیث بیان کی اور وہ جھوٹا شخص تھا۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِیُّ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ مُفَضَّلٍ عَنْ مُغِیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ یَقُوْلُ حَدَّثَنِی الْحَارِثُ الْاَعْوَرُ وَھُوَ یَشْھَدُ اَنَّہٗ اَحَدُ الْکَاذِبِیْنَ۔ مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۸۷۰)

شعبی بیان کرتے ہیں کہ حارث اعور ہمدانی نے مجھے ایک حدیث بیان کی اور شعبی اس بات کی گواہی دیتے تھے کہ وہ جھوٹا شخص ہے۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا جَرِیْرٌ عَنْ مُغِیْرَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ قَالَ عَلْقَمَۃُ قَرَاْتُ الْقُرْاٰنَ فِیْ سَنَتَیْنِ فَقَالَ الْحَارِثُ الْقُرْاٰنُ ھَیِّنٌ وَالْوَحْیُ اَشَدُّ۔ (مسلم تحفۃ الاشراف)

علقمہ نے کہا میں نے قرآن کریم دو سال میں یاد کر لیا' حارث نے جواب میں کہا کہ قرآن کریم کو حاصل کرنا آسان ہے اور احادیث کو حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔

۴۷۔ وَحَدَّثَنِیْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا اَحْمَدُ یَعْنِی ابْنَ یُوْنُسَ قَالَ نَا زَائِدَۃُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ الْحَارِثَ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْقُرْاٰنَ فِیْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ وَالْوَحْیَ فِیْ سَنَتَیْنِ اَوْ قَالَ الْوَحْیَ فِیْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ وَالْقُرْاٰنَ فِیْ سَنَتَیْنِ۔
مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۳۹۹)

حارث نے کہا کہ میں نے قرآن کریم کو تین سال میں اور حدیث شریف کو دو یا تین سال میں حاصل کیا ہے۔

۴۸۔ وَحَدَّثَنِیْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ وَھُوَ ابْنُ یُوْنُسَ قَالَ نَا زَائِدَۃُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَمُغِیْرَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ الْحَارِثَ اتُّھِمَ۔ مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۳۹۷)

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ حارث (کذب یا رفض کے ساتھ) متہم تھا۔

۴۹۔ وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا جَرِیْرٌ عَنْ حَمْزَۃَ الزَّیَّاتِ قَالَ سَمِعَ مُرَّۃُ الْھَمْدَانِیُّ مِنَ الْحَارِثِ شَیْئًا فَقَالَ لَہُ اقْعُدْ بِالْبَابِ قَالَ فَدَخَلَ مُرَّۃُ وَاَخَذَ سَیْفَہٗ قَالَ وَاَحَسَّ الْحَارِثُ بِالشَّرِّ فَذَھَبَ۔
مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۵۹۷_۱۹۴۲۹)

حمزہ زیات بیان کرتے ہیں کہ مرہ ہمدانی نے حارث سے کوئی (جھوٹی) حدیث سنی' انہوں نے حارث سے کہا دروازہ پر بیٹھ جاؤ اور وہ اپنی تلوار اٹھا لائے' حارث کو بھی خطرہ کا احساس ہو گیا اور وہ فوراً بھاگ گیا۔

۵۰۔ وَحَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ یَعْنِی ابْنَ مَھْدِیٍّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا اِبْرَاھِیْمُ اِیَّاکُمْ وَالْمُغِیْرَۃَ بْنَ سَعِیْدٍ وَاَبَا عَبْدِ الرَّحِیْمِ فَاِنَّھُمَا کَذَّابَانِ۔ مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۳۹۸)

ابن عون بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ابراہیم نے کہا: مغیرہ بن سعید اور ابو عبد الرحیم سے روایت کرنے میں احتراز کرنا کیونکہ یہ دونوں جھوٹے شخص ہیں۔

٥١- وَحَدَّثَنِي اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا عَاصِمٌ قَالَ كُنَّا نَأْتِي اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيَّ وَنَحْنُ غِلْمَةٌ اَيْفَاعٌ فَكَانَ يَقُولُ لَنَا لَا تُجَالِسُوا الْقُصَّاصَ غَيْرَ اَبِي الْاَحْوَصِ وَاِيَّاكُمْ وَشَقِيقًا قَالَ وَكَانَ شَقِيقٌ هٰذَا يَرٰى رَأْيَ الْخَوَارِجِ وَلَيْسَ بِاَبِي وَائِلٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٨٩٧)

عاصم بیان کرتے ہیں کہ ہم نوجوانی میں ابو عبد الرحمان سلمی کے پاس جایا کرتے تھے انہوں نے ہمیں نصیحت کی کہ ابو الاحوص کے سوا اور کسی شخص سے حدیث نہ سننا اور خاص طور پر شقیق سے احتراز کرنا یہ شخص خارجی تھا۔ (برخلاف شقیق ابو وائل کے کیونکہ وہ ثقہ راوی ہیں' سعیدی)۔

٥٢- حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ لَقِيتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيدَ الْجُعْفِيَّ فَلَمْ اَكْتُبْ عَنْهُ كَانَ يُؤْمِنُ بِالرَّجْعَةِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٤٧٦)

جریر بیان کرتے ہیں کہ میری جابر بن یزید جعفی سے ملاقات ہوئی لیکن میں نے اس کی کسی روایت کو نہیں لکھا کیونکہ وہ رجعت کا عقیدہ باطلہ رکھتا تھا۔

٥٣- حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا مِسْعَرٌ قَالَ نَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ قَبْلَ اَنْ يُحْدِثَ مَا اَحْدَثَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٩٤٣٧)

مسعر بیان کرتے ہیں کہ ہم جابر بن یزید سے اس کی بدعقیدگیوں کے ظہور سے پہلے اس کی بیان کردہ احادیث روایت کرتے تھے۔

٥٤- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ نَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَحْمِلُونَ عَنْ جَابِرٍ قَبْلَ اَنْ يُظْهِرَ مَا اَظْهَرَ فَلَمَّا اَظْهَرَ مَا اَظْهَرَ اتَّهَمَهُ النَّاسُ فِي حَدِيثِهِ وَتَرَكَهُ بَعْضُ النَّاسِ فَقِيلَ لَهُ وَمَا اَظْهَرَ قَالَ الْاِيمَانُ بِالرَّجْعَةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٧٧٤)

سفیان بیان کرتے ہیں کہ جب تک جابر نے اپنے باطل عقائد کا اظہار نہیں کیا تھا لوگ اس سے روایت کرتے تھے لیکن جب اس کی بدعقیدگی ظاہر ہوگئی تو وہ متہم فی الحدیث ہو گیا اور بعض حضرات نے اس سے روایت ترک کر دی۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ جابر نے کس بدعقیدگی کا اظہار کیا تھا؟ سفیان نے جواب دیا "رجعت" کا۔

نوٹ: روافض کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی ابر میں ہیں' ان کی اولاد میں سے ایک امام برحق پیدا ہوگا۔ اور جب حضرت علی امام وقت کے خلاف خروج میں اس کی مدد کے لیے اولاد علی کو پکاریں گے تو سب لوگ اس کی مدد کو پہنچیں گے۔

٥٥- وَحَدَّثَنِي حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا اَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ نَا قَبِيصَةُ وَاَخُوهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا الْجَرَّاحَ بْنَ مَلِيحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ عِنْدِي سَبْعُونَ اَلْفَ حَدِيثٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٤٧٥)

جراح بن ملیح کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن یزید سے یہ سنا کہ "میرے پاس حضور ﷺ کی ستر ہزار احادیث ہیں جو ابو جعفر سے مروی ہیں۔

٥٦- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ اَوْ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ اِنَّ عِنْدِي لَخَمْسِينَ اَلْفَ حَدِيثٍ مَا حَدَّثْتُ مِنْهَا بِشَيْءٍ قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ يَوْمًا بِحَدِيثٍ فَقَالَ هٰذَا مِنَ الْخَمْسِينَ اَلْفًا. (مسلم تحفۃ الاشراف)

زہیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر سے سنا کہ میرے پاس پچاس ہزار ایسی احادیث ہیں جن سے میں نے ابھی تک کوئی بیان نہیں کی' پھر ایک دن اس نے ایک حدیث بیان کی اور کہا کہ یہ ان پچاس ہزار احادیث میں سے ہے۔

۵۷- وَحَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْوَلِيْدِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَلَّامَ بْنَ أَبِيْ مُطِيْعٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ الْجُعْفِيَّ يَقُوْلُ عِنْدِيْ خَمْسُوْنَ أَلْفَ حَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۲۹۷)

سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں کہ میں نے جابر جعفی سے سنا کہ میرے پاس پچاس ہزار احادیث ہیں جو سب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں۔

۵۸- وَحَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ نَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ جَابِرًا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتّٰى يَأْذَنَ لِيْ أَبِيْ أَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ. قَالَ فَقَالَ جَابِرٌ لَمْ يَجِئْ تَأْوِيْلُ هٰذِهِ قَالَ سُفْيَانُ وَكَذَبَ فَقُلْنَا وَمَا أَرَادَ بِهٰذَا فَقَالَ إِنَّ الرَّافِضَةَ تَقُوْلُ إِنَّ عَلِيًّا فِي السَّحَابِ فَلَا نَخْرُجُ مَعَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْ وَلَدِهِ حَتّٰى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ يُرِيْدُ عَلِيًّا أَنَّهُ يُنَادِي اخْرُجُوْا مَعَ فُلَانٍ يَقُوْلُ جَابِرٌ فَذَا تَأْوِيْلُ هٰذِهِ الْآيَةِ وَكَذَبَ كَانَتْ فِيْ إِخْوَةِ يُوْسُفَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۲۷٤)

سفیان بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جابر سے قرآن کریم کی اس آیت کریمہ کی تفسیر پوچھی "فلن ابرح الارض حتی یاذن لی ابی او یحکم اللہ لی وھو خیر الحاکمین"۔ (ترجمہ: یوسف علیہ السلام کے بھائیوں میں سے سب سے بڑے بھائی نے (مصر میں بنیامین پر چوری کا الزام لگنے کے بعد کہا) "میں یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا یہاں تک کہ میرے والد اجازت دیں یا اللہ تعالیٰ حکم فرمائے اور وہ سب سے بہتر حاکم ہے۔)" (۱۲: ۸۰)۔ جابر نے کہا اس آیت کی تفسیر ابھی ظاہر نہیں ہوئی۔ سفیان نے کہا اس نے جھوٹ بولا۔ لوگوں نے سفیان سے پوچھا جابر کی کیا مراد تھی؟ سفیان نے کہا: شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بادلوں میں ہیں اور ان کی اولاد میں سے امام برحق اس وقت کسی امام وقت کے خلاف جنگ کے لیے نہیں نکلے گا جب تک حضرت علی بادلوں سے نہیں پکاریں گے کہ جاؤ اس کی حمایت میں جنگ کرو۔ سفیان نے کہا جابر جھوٹا ہے یہ آیت حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں سے متعلق ہے۔

۵۹- وَحَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ قَالَ نَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يُحَدِّثُ بِنَحْوٍ مِنْ ثَلَاثِيْنَ أَلْفَ حَدِيْثٍ مَا أَسْتَحِلُّ أَنْ أَذْكُرَ مِنْهَا شَيْئًا وَأَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا وَسَمِعْتُ أَبَا غَسَّانَ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو الرَّازِيَّ قَالَ سَأَلْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ الْحَمِيْدِ فَقُلْتُ الْحَارِثُ بْنُ حَصِيْرَةَ لَقِيْتَهُ قَالَ نَعَمْ شَيْخٌ طَوِيْلُ السُّكُوْتِ يُصِرُّ عَلٰى أَمْرٍ عَظِيْمٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۲۷٤_۱۸٤۷۷)

سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر سے تیس ہزار ایسی احادیث سنی ہیں جن میں سے میں کسی کا ذکر جائز نہیں سمجھتا خواہ اس کے عوض مجھے کتنا ہی مال دیا جائے۔ ابوغسان محمد بن عمرو رازی بیان کرتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبدالحمید سے پوچھا کیا آپ حارث بن حصیرہ سے ملے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں وہ ایک بوڑھا شخص ہے زیادہ تر خاموش رہتا ہے لیکن بڑی سے بڑی فاحش بات پر ڈٹ جاتا ہے۔

۶۰- حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ وَذَكَرَ أَيُّوْبُ رَجُلًا يَوْمًا فَقَالَ لَمْ يَكُنْ بِمُسْتَقِيْمِ اللِّسَانِ وَذَكَرَ

حماد بن زید بیان کرتے ہیں کہ ایوب نے ایک شخص کے بارے میں کہا کہ وہ سچا شخص ہے اور دوسرے کے بارے میں کہا کہ وہ گفتگو میں زیادتی کرتا ہے۔

آخَرَ فَقَالَ هُوَ يَزِيدُ فِي الرَّقْمِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۴۴۳)

٦١- حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ أَيُّوبُ إِنَّ لِي جَارًا ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ فَضْلِهِ وَلَوْ شَهِدَ عَلَى تَمْرَتَيْنِ مَا رَأَيْتُ شَهَادَتَهُ جَائِزَةً. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۴۴۴)

ایوب نے ذکر کیا کہ میرا ایک ہمسایہ ہے اور وہ بڑی خوبیوں والا ہے تاہم اگر وہ دو کھجوروں کے بارے میں بھی شہادت دے تو میں اس کی شہادت کو جائز نہیں سمجھوں گا۔

٦٢- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ مَا رَأَيْتُ أَيُّوبَ اغْتَابَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا عَبْدَ الْكَرِيمِ يَعْنِي أَبَا أُمَيَّةَ فَإِنَّهُ ذَكَرَهُ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ غَيْرَ ثِقَةٍ لَقَدْ سَأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ لِعِكْرِمَةَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۴۴۵)

معمر کہتے ہیں کہ میں نے عبدالکریم کے علاوہ ایوب کو اور کسی شخص کا عیب بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا اس کے بارے میں انہوں نے کہا وہ غیر ثقہ ہے اس نے مجھ سے حضرت عکرمہ کی ایک حدیث سنی اور یہ کہتا پھرتا ہے کہ میں نے براہ راست یہ حدیث عکرمہ سے سنی ہے۔

٦٣- حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمَى فَجَعَلَ يَقُولُ نَا الْبَرَاءُ وَنَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِقَتَادَةَ فَقَالَ كَذَبَ مَا سَمِعَ مِنْهُمْ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ سَائِلًا يَتَكَفَّفُ النَّاسَ زَمَنَ طَاعُونِ الْجَارِفِ. (مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۲۱۳)

ہمام بیان کرتے ہیں کہ ابوداؤد نام کا ایک نابینا شخص ہم سے کہنے لگا کہ اس نے براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے احادیث سنی ہیں' ہم نے حضرت قتادہ سے اس کی تحقیق کی' قتادہ نے کہا کہ یہ جھوٹا ہے یہ شخص طاعون جارف کے زمانہ میں لوگوں سے بھیک مانگتا پھرتا تھا اور اس نے ان سے سماع حدیث نہیں کیا۔

نوٹ: امام نووی فرماتے ہیں طاعون جارف ۶۷ھ یا ۸۷ھ میں واقع ہوا تھا۔

٦٤- وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا هَمَّامٌ قَالَ دَخَلَ أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمَى عَلَى قَتَادَةَ فَلَمَّا قَامَ قَالُوا إِنَّ هٰذَا يَزْعُمُ أَنَّهُ لَقِيَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ بَدْرِيًّا فَقَالَ قَتَادَةُ هٰذَا كَانَ سَائِلًا قَبْلَ الْجَارِفِ لَا يَعْرِضُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيهِ فَوَاللّٰهِ مَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ بَدْرِيٍّ مُشَافَهَةً وَلَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَدْرِيٍّ مُشَافَهَةً إِلَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۷۲۰-۱۹۲۱۲)

ہمام بیان کرتے ہیں کہ نابینا داؤد حضرت قتادہ کے پاس گیا جب وہ چلا گیا تو لوگوں نے حضرت قتادہ سے کہا اس شخص کا دعویٰ ہے کہ وہ اٹھارہ بدری صحابہ سے ملا ہے' قتادہ نے کہا یہ شخص طاعون جارف سے پہلے بھیک مانگتا تھا نہ اس کو فن حدیث سے کوئی لگاؤ تھا اور نہ یہ اس میں گفتگو کرتا تھا' خدا کی قسم سعد بن مالک کے علاوہ حسن بصری اور سعید بن مسیب جیسے لوگوں نے بھی کسی بدری صحابی سے براہ راست روایت نہیں کی۔

٦٥- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ رَقَبَةَ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ الْهَاشِمِيَّ الْمَدَنِيَّ كَانَ يَضَعُ أَحَادِيثَ كَلَامَ حَقٍّ وَلَيْسَتْ مِنْ أَحَادِيثِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ يَرْوِيهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۶۵۰)

رقبہ بیان کرتے ہیں کہ ابوجعفر ہاشمی حق اور حکمت آمیز کلام کو حدیث بنا ڈالتے تھے اور کہہ دیتے تھے کہ یہ حضور کی احادیث ہیں حالانکہ فی الواقع وہ باتیں حضور کی احادیث نہ ہوتی تھیں۔

٦٦- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ

یونس بن عبید بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن عبید حدیث میں

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيثِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۵۵۹)

جھوٹ بولتا تھا۔

٦٧- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُو حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُ قُلْتُ لِعَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ إِنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا قَالَ كَذَبَ وَاللّٰهِ عَمْرٌو وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَحُوزَهَا إِلٰى قَوْلِهِ الْخَبِيثِ.

مسلم تحفۃ الاشراف: (۱۹۱۸۲)

معاذ بن معاذ کہتے ہیں کہ میں نے عوف بن ابی جمیلہ سے پوچھا کہ عمرو بن عبید حسن سے یہ حدیث روایت کرتا ہے "جس شخص نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے" عوف نے کہا قسم بخدا عمرو جھوٹا ہے' وہ اس حدیث سے اپنے باطل عقائد کی ترویج چاہتا ہے۔

نوٹ: عوف کا مطلب یہ تھا کہ عمرو اس حدیث کی حضرت حسن بصری کی طرف نسبت کرنے میں جھوٹا ہے کیونکہ حضرت حسن بصری نے یہ حدیث بیان نہیں کی ورنہ فی نفسہ یہ حدیث صحیح ہے اور دیگر اسانید سے مروی ہے۔

٦٨- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ قَدْ لَزِمَ أَيُّوبَ وَسَمِعَ مِنْهُ فَفَقَدَهُ أَيُّوبُ فَقَالُوا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّهُ قَدْ لَزِمَ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ قَالَ حَمَّادٌ فَبَيْنَا أَنَا يَوْمًا مَعَ أَيُّوبَ وَقَدْ بَكَّرْنَا إِلَى السُّوقِ فَاسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ أَيُّوبُ وَسَأَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَيُّوبُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَزِمْتَ ذَاكَ الرَّجُلَ قَالَ حَمَّادٌ سَمَّاهُ يَعْنِي عَمْرًا قَالَ نَعَمْ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّهُ يَجِيئُنَا بِأَشْيَاءَ غَرَائِبَ قَالَ يَقُولُ لَهُ أَيُّوبُ إِنَّمَا نَفِرُّ أَوْ نَفْرَقُ مِنْ تِلْكَ الْغَرَائِبِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸٤٤٦)

حماد بن زید بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ایوب کی مجلس میں رہا کرتا تھا اور ان سے احادیث کا سماع کرتا تھا ایک دن وہ ایوب کی مجلس میں حاضر نہ ہوا تو لوگوں نے ایوب کو بتلایا: اے ابوبکر! (یہ ایوب کی کنیت تھی) اب اس نے عمرو بن عبید کی مجلس میں جانا شروع کر دیا ہے' راوی کہتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت ہم ایوب کے ساتھ بازار جا رہے تھے' راستہ میں ایوب سے وہ شخص ملا' سلام کرنے کے بعد ایوب نے اس سے پوچھا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے اب عمرو بن عبید کی مجلس میں جانا شروع کر دیا ہے اس شخص نے جواب دیا ہاں اے ابوبکر! وہ ہم سے عجیب و غریب احادیث بیان کرتا ہے' ایوب نے جواب دیا ہم تو ایسے عجائبات سے دور بھاگتے ہیں۔

٦٩- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا ابْنُ زَيْدٍ يَعْنِي حَمَّادًا قَالَ قِيلَ لِأَيُّوبَ إِنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ رَوٰى عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا يُجْلَدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِيذِ فَقَالَ كَذَبَ أَنَا سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ يُجْلَدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِيذِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸٤٤۷_۱۸۵۰۱)

حماد بیان کرتے ہیں کہ ایوب سے کسی نے کہا کہ عمرو بن عبید' حسن بصری سے یہ حدیث روایت کرتا ہے کہ "جو شخص نبیذ پی کر مدہوش ہو جائے اسے کوڑے نہیں لگائے جائیں گے" ایوب نے کہا جھوٹ کہتا ہے' میں نے خود حسن بصری سے سنا ہے کہ جو شخص نبیذ پی کر مدہوش ہو جائے اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

٧٠- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجٌ قَالَ نَا سُلَيْمَنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَّامَ بْنَ أَبِي مُطِيعٍ يَقُولُ بَلَغَ أَيُّوبَ أَنِّي آتِي عَمْرًا فَأَقْبَلَ عَلَيَّ يَوْمًا فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا لَا تَأْمَنُهُ عَلَى دِينِهِ كَيْفَ تَأْمَنُهُ عَلَى الْحَدِيثِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٤٤٨)

سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں کہ ایوب کو یہ خبر پہنچی کہ میں عمرو کے پاس روایت حدیث کے لیے جاتا ہوں ایک دن وہ مجھ سے ملے اور کہنے لگے کہ یہ بتلاؤ تمہیں جس شخص کے دین کا اعتبار نہیں ہے اس کی روایت پر اعتماد کیسے کر سکتے ہو؟

٧١- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ نَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سُفْيَنُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ نَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ قَبْلَ أَنْ يُحْدِثَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٩٦٠٠)

ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عمرو بن عبید سے اس وقت احادیث کا سماع کیا تھا جب اس نے حدیثیں وضع (گھڑنی) شروع نہیں کی تھیں۔

٧٢- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ كَتَبْتُ إِلَى شُعْبَةَ أَسْأَلُهُ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَاضِي وَاسِطٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ لَا تَكْتُبْ عَنْهُ شَيْئًا وَمَزِّقْ كِتَابِي.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٨٠٦)

معاذ عنبری بیان کرتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو لکھا کہ ابوشیبہ قاضی واسط کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ شعبہ نے مجھے جواب میں لکھا کہ ابوشیبہ کی کوئی روایت نہ لکھنا اور میرے اس خط کو پھاڑ دینا۔

٧٣- وَحَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ حَدَّثْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ بِحَدِيثٍ عَنْ ثَابِتٍ فَقَالَ كَذَبَ وَحَدَّثْتُ هَمَّامًا عَنْ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ بِحَدِيثٍ فَقَالَ كَذَبَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٥٩٠_١٩٥١٤)

عفان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حماد بن سلمہ کے سامنے وہ حدیث سنائی جس کو صالح مری نے ثابت سے روایت کیا ہے، حماد نے کہا صالح مری جھوٹا ہے اور میں نے ہمام کے سامنے صالح مری کی حدیث بیان کی تو ہمام نے بھی کہا کہ صالح مری جھوٹا ہے۔

٧٤- وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ قَالَ لِي شُعْبَةُ ائْتِ جَرِيرَ بْنَ حَازِمٍ فَقُلْ لَهُ لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَرْوِيَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ فَإِنَّهُ يَكْذِبُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قُلْتُ لِشُعْبَةَ وَكَيْفَ ذَاكَ فَقَالَ نَا عَنِ الْحَكَمِ بِأَشْيَاءَ لَمْ أَجِدْ لَهَا أَصْلًا قَالَ قُلْتُ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ قَالَ قُلْتُ لِلْحَكَمِ أَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ فَقَالَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَيْهِمْ وَدَفَنَهُمْ قُلْتُ لِلْحَكَمِ مَا تَقُولُ فِي أَوْلَادِ الزِّنَا قَالَ يُصَلَّى عَلَيْهِمْ قُلْتُ مِنْ حَدِيثِ مَنْ يُرْوَى قَالَ يُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ نَا الْحَكَمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٦٤٦٩_١٠٣١٦_١٨٧٨٢_١٨٨٠٢)

ابوداؤد کہتے ہیں کہ مجھ سے شعبہ نے کہا جریر بن حازم سے جا کر کہو کہ حسن بن عمارہ کی کوئی روایت بیان کرنا جائز نہیں ہے اس لیے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے، ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ سے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ شعبہ نے کہا حسن نے حکم کی روایت سے ہمیں ایسی احادیث بیان کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے، میں نے شعبہ سے پوچھا ایسی کون سی روایت ہے؟ انہوں نے کہا میں نے حکم سے پوچھا تھا کیا شہداء احد پر حضور ﷺ نے نماز پڑھی تھی؟ اس نے جواب دیا نہیں پڑھی تھی لیکن حسن بن عمارہ نے حکم سے روایت کیا اور مقسم از ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے شہداء احد کی نماز پڑھی اور پھر ان کو دفن کر دیا، اس کے علاوہ میں نے حکم سے ولد الزنا کی نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا، حکم نے کہا ہاں! ایسے لوگوں کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، میں نے پوچھا آپ یہ حدیث کس سے روایت کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا

حسن بصری سے لیکن حسن بن عمارہ نے یہ حدیث حکم سے یحییٰ بن جزار از حضرت علی روایت کی (یعنی پہلی حدیث کی اصل عبارت میں اور دوسری کی سند میں غلطی کی ہے)۔

۷۵- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ وَذَكَرَ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ فَقَالَ حَلَفْتُ أَنْ لَا أَرْوِيَ عَنْهُ شَيْئًا وَلَا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَحْدُوجٍ وَقَالَ لَقِيتُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَدِيثٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ مُوَرِّقٍ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنِ الْحَسَنِ وَكَانَ يَنْسُبُهُمَا إِلَى الْكَذِبِ قَالَ الْحُلْوَانِيُّ سَمِعْتُ عَبْدَ الصَّمَدِ وَذَكَرْتُ عِنْدَهُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ فَنَسَبَهُ إِلَى الْكَذِبِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٩٨٠_١٩٥٥٣)

یزید بن ہارون نے زیاد بن میمون کے بارے میں کہا کہ میں قسم کھا چکا ہوں کہ نہ اس سے کوئی حدیث روایت کروں گا اور نہ خالد بن محدوج سے کیونکہ ایک بار میں نے زیاد بن میمون سے ایک حدیث پوچھی تو زیاد نے بکر مزنی کی روایت سے وہ حدیث بیان کی' دوبارہ ملاقات پر اس سے وہی بات پوچھی تو اس نے مورق کی روایت سے بیان کی' سہ بارہ ملاقات پر اس سے وہی حدیث پوچھی تو وہی حدیث حسن کی روایت سے بیان کی' ابن ہارون' زیاد اور خالد دونوں کو جھوٹا کہتے تھے۔ حلوانی کہتے ہیں کہ عبدالصمد کے سامنے زیاد بن میمون کا ذکر ہوا تو انہوں نے بھی اسے جھوٹا قرار دیا۔

۷۶- وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي دَاوُدَ الطَّيَالِسِيِّ قَدْ أَكْثَرْتَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ فَمَا لَكَ لَمْ تَسْمَعْ مِنْهُ حَدِيثَ الْعَطَّارَةِ الَّذِي رَوَى لَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ فَقَالَ لِيَ اسْكُتْ فَأَنَا لَقِيتُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ فَسَأَلْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَرْوِيهَا عَنْ أَنَسٍ فَقَالَ أَرَأَيْتُمَا رَجُلًا يُذْنِبُ فَيَتُوبُ أَلَيْسَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَنَسٍ مِنْ ذَا قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا إِنْ كَانَ لَا يَعْلَمُ النَّاسُ فَأَنْتُمَا لَا تَعْلَمَانِ أَنِّي لَمْ أَلْقَ أَنَسًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ فَبَلَغَنَا بَعْدُ أَنَّهُ يَرْوِي فَأَتَيْنَاهُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ أَتُوبُ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ يُحَدِّثُ فَتَرَكْنَاهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٧٨٢_١٨٨٠٢)

محمود بن غیلان روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوداؤد طیالسی سے پوچھا کہ آپ عباد بن منصور کی روایات بکثرت بیان کیا کرتے تھے کیا آپ نے ان سے عطر فروش عورت کی وہ حدیث نہیں سنی جو نضر بن شمیل نے ہم سے بیان کی تھی' ابوداؤد نے جواب دیا خاموش رہو' ایک دفعہ میں اور عبدالرحمان بن مہدی' زیاد بن میمون سے ملے تھے اور ان سے پوچھا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جو تم احادیث روایت کرتے ہو وہ کہاں تک صحیح ہیں؟ زیاد نے جواب دیا اگر کوئی شخص گناہ کرے اور پھر اس پر توبہ کر لے تو کیا تم دونوں کے خیال میں اللہ تعالیٰ اس کی توبہ نہیں قبول کرے گا؟ ہم نے کہا کیوں نہیں' زیاد نے کہا میں نے حضرت انس سے کسی قسم کی کوئی حدیث روایت نہیں کی' ہر چند کہ عام لوگوں کو اس بات کا پتا نہیں تاہم تم دونوں تو جانتے ہو کہ میں نے نہ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے اور نہ ان کا زمانہ پایا ہے' ابوداؤد نے کہا کچھ عرصے کے بعد ہمیں پھر معلوم ہوا کہ زیاد نے پھر حضرت انس کی روایات بیان کرنی شروع کر دی ہیں' میں اور عبدالرحمٰن دوبارہ اس کے پاس گئے' اس نے پھر توبہ کر لی لیکن پھر توبہ توڑ دی اور

حضرت انس کی روایات بیان کرنے لگے بالآخر ہم نے اسے چھوڑ دیا۔

۷۷- حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ شَبَابَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ يُحَدِّثُنَا فَيَقُولُ سُوَيْدُ بْنُ عَقَلَةَ قَالَ شَبَابَةُ وَسَمِعْتُ عَبْدَ الْقُدُّوسِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَّخَذَ الرَّوْحُ عَرْضًا قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَيُّ شَيْءٍ هَذَا قَالَ يَعْنِي تُتَّخَذُ كُوَّةٌ فِي حَائِطٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ الرَّوْحُ وَسَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِرَجُلٍ بَعْدَ مَا جَلَسَ مَهْدِيُّ بْنُ هِلَالٍ بِأَيَّامٍ مَا هَذِهِ الْعَيْنُ الْمَالِحَةُ الَّتِي نَبَعَتْ قِبَلَكُمْ قَالَ نَعَمْ يَا أَبَا إِسْمَعِيلَ۔ مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۵۸۹-۱۸۷۹۸)

عبد القدوس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے روح کو "عرض" بنانے سے منع فرمایا ہے ان سے اس حدیث کا مطلب پوچھا گیا تو انہوں نے کہا ہوا داخل ہونے کے لیے دیوار میں کوئی روشن دان نہ بنایا جائے (راوی نے یہ حدیث صحیح بیان نہیں کی اصل لفظ "غرض" ہے جس کا معنی ہے نشانہ اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نشانہ کی مشق کرنے کے لیے کسی جاندار کو تختہ مشق نہ بنایا جائے۔ سعیدی) امام مسلم فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن عمر قواریری کہتے تھے کہ حماد بن زید نے مہدی بن ہلال کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ نمکین چشمہ تمہاری طرف سے نکلا ہے؟ انہوں نے اثبات میں کہا ہاں اے ابو اسماعیل!

۷۸- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَوَانَةَ قَالَ مَا بَلَغَنِي عَنِ الْحَسَنِ حَدِيثٌ إِلَّا أَتَيْتُ بِهِ أَبَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَرَأَهُ عَلَيَّ۔ مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۵۱۸)

ابو عوانہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جس سے بھی حسن کی روایت سنی میں اس کو لے کر فوراً ابان بن ابی عیاش کے پاس گیا اور ابان نے اسی وقت وہ حدیث پڑھ کر مجھے سنا دی۔

۷۹- وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ مِنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ نَحْوًا مِنْ أَلْفِ حَدِيثٍ قَالَ عَلِيٌّ فَلَقِيتُ حَمْزَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَا سَمِعَ مِنْ أَبَانَ فَمَا عَرَفَ مِنْهَا إِلَّا شَيْئًا يَسِيرًا خَمْسَةً أَوْ سِتَّةً۔ مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۵۹۶)

علی بن مسہر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور حمزہ زیات نے ابان بن ابی عیاش سے تقریباً ایک ہزار احادیث کا سماع کیا پھر جب میری حمزہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی میں نے حضور ﷺ کو ابان سے سنی ہوئی احادیث سنائیں جن میں سے حضور ﷺ نے صرف پانچ چھ حدیثوں کی تصدیق کی۔

۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ اكْتُبْ عَنْ بَقِيَّةَ مَا رَوَى عَنْ غَيْرِ الْمَعْرُوفِينَ وَلَا تَكْتُبْ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَا رَوَى عَنِ الْمَعْرُوفِينَ وَلَا عَنْ غَيْرِهِمْ۔ الترمذی (۲۸۵۹)

زکریا بن عدی بیان کرتے ہیں کہ ابو اسحاق فزاری نے مجھ سے کہا "بقیہ" اگر غیر معروف حضرات کی روایت بھی بیان کریں تو وہ بھی لکھ لینا اور اسماعیل بن عیاش کی بیان کردہ کسی روایت کو نہ لکھنا خواہ معروف حضرات سے بیان کرے یا غیر معروف حضرات سے۔

۸۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ بَعْضَ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ نِعْمَ

ابن مبارک نے کہا "بقیہ" سچا شخص ہے کاش وہ راویوں کے ناموں کو ان کی کنیتوں کے ساتھ اور ان کی کنیتوں

الرَّجُلُ بَقِيَّةُ لَوْلَا أَنَّهُ يُكَنِّي الْأَسَامِيَ وَيُسَمِّي الْكُنَى كَانَ دَهْرًا يُحَدِّثُنَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْوُحَاظِيِّ فَنَظَرْنَا فَإِذَا هُوَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۹۳۰)

کہ ان کے ناموں سے نہ تبدیل کر دیتا ایک عرصہ تک وہ ہم کو ابو سعید وحاظی کی روایت بیان کرتا رہا بعد میں چھان بین سے معلوم ہوا کہ وہ عبد القدوس ہے۔

۸۲- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يُفْصِحُ بِقَوْلِهِ كَذَّابٌ إِلَّا لِعَبْدِ الْقُدُّوسِ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهُ كَذَّابٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۹۳۱)

عبد الرزاق کہتے ہیں کہ میں نے ابن مبارک کو عبد القدوس کے سوا کسی شخص کو جھوٹا کہتے ہوئے نہیں سنا۔

۸۳- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نُعَيْمٍ وَذَكَرَ الْمُعَلَّى بْنَ عُرْفَانَ فَقَالَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا ابْنُ مَسْعُودٍ بِصِفِّينَ فَقَالَ أَبُو نُعَيْمٍ أَتُرَاهُ بُعِثَ بَعْدَ الْمَوْتِ. (مسلم تحفۃ الاشراف)

عبد اللہ بن عبد الرحمان دارمی بیان کرتے ہیں کہ ابو نعیم نے کہا کہ ان کے سامنے معلی بن عرفان نے کہا کہ ابو وائل نے بیان کیا کہ ہمارے سامنے عبد اللہ بن مسعود جنگ صفین کے میدان سے آئے تھے۔ ابو نعیم نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تمہارے خیال میں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو گئے تھے۔

۸۴- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عَفَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ إِسْمَعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ فَحَدَّثَ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا لَيْسَ بِثَبْتٍ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ اغْتَبْتَهُ قَالَ إِسْمَعِيلُ مَا اغْتَابَهُ وَلَكِنَّهُ حَكَمَ أَنَّهُ لَيْسَ بِثَبْتٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۴۳۷)

عفان بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ ہم اسماعیل بن علیہ کی مجلس میں تھے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے روایت بیان کی میں نے کہا وہ غیر معتبر ہے وہ شخص کہنے لگا کہ تم نے اس کی غیبت کی ہے یہ سن کر اسماعیل نے میری تائید میں کہا انہوں نے غیبت نہیں کی بلکہ فن روایت میں اس کا مقام متعین کیا ہے۔

۸۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الَّذِي يَرْوِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ شُعْبَةَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُ مَالِكًا عَنْ هَؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ فَقَالَ لَيْسُوا بِثِقَةٍ فِي حَدِيثِهِمْ وَسَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ آخَرَ نَسِيتُ اسْمَهُ فَقَالَ هَلْ رَأَيْتَهُ فِي كُتُبِي قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ كَانَ ثِقَةً لَرَأَيْتَهُ فِي كُتُبِي. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۲۴۹)

بشر بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام مالک بن انس سے محمد بن عبد الرحمان کے بارے میں پوچھا جو کہ سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں فرمایا وہ غیر ثقہ ہے پھر میں نے ان سے ابو الحویرث کے بارے میں پوچھا فرمایا وہ غیر ثقہ ہے پھر شعبہ کے بارے میں پوچھا جس سے ابن ابی ذئب روایت کرتا ہے فرمایا وہ بھی غیر ثقہ ہے پھر میں نے توامہ کے آزاد کردہ غلام صالح کے متعلق پوچھا فرمایا وہ بھی غیر ثقہ ہے۔ پھر میں نے حرام بن عثمان کے بارے میں پوچھا فرمایا غیر ثقہ ہے ان پانچوں کے بارے میں امام مالک نے عدم ثقاہت کی تصریح کر دی پھر میں نے ایک اور شخص کے بارے میں پوچھا جس کا نام مجھے بھول گیا آپ نے فرمایا کیا تم نے اس کا نام میری کتابوں میں دیکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں فرمایا اگر وہ ثقہ

راوی ہوتا تو تم اس کا نام میری کتابوں میں ضرور دیکھتے۔

۸٦- وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ نَا حَجَّاجٌ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَ مُتَّهَمًا. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۳۱٦)

حجاج روایت کرتے ہیں کہ ابن ابی ذئب نے ہم سے شرحبیل بن سعد کی روایت بیان کی مگر شرحبیل متہم فی الحدیث تھے۔

۸۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ لَوْ خُيِّرْتُ بَيْنَ أَنْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَبَيْنَ أَنْ أَلْقَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَرَّرٍ لَاخْتَرْتُ أَنْ أَلْقَاهُ ثُمَّ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ كَانَتْ بَعْرَةٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۹۳۲)

ابو اسحاق طالقانی نے کہا کہ عبداللہ بن مبارک فرماتے تھے اگر مجھے اختیار دیا جاتا کہ پہلے میں جنت میں داخل ہوں یا پہلے عبداللہ بن محرر سے ملاقات کر لوں تو میں اس ملاقات کرنے کو پسند کرتا اور جنت میں اس کے بعد جاتا لیکن جب میں نے اس کی تحقیق کی تو وہ مجھے اونٹ کی مینگنی سے بھی بدتر معلوم ہوا۔

۸۸- وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ نَا وَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أُنَيْسَةَ لَا تَأْخُذُوا عَنْ أَخِي. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸٦٦۷)

زید بن ابی انیسہ کہا کرتے تھے کہ میرے بھائی سے احادیث روایت نہ کیا کرو (یعنی یحییٰ بن انیسہ)۔

۸۹- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ الْوَابِصِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ كَذَّابًا. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۹۹٤)

عبیداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن ابی انیسہ کذاب تھا۔

۹۰- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ فَرْقَدٌ عِنْدَ أَيُّوبَ فَقَالَ إِنَّ فَرْقَدًا لَيْسَ صَاحِبَ حَدِيثٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸٤٤۹)

حماد بن زید کہتے ہیں کہ ایوب کے سامنے فرقد کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ فرقد روایت حدیث کا اہل نہیں ہے۔

۹۱- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ فَضَعَّفَهُ جِدًّا فَقِيلَ لِيَحْيَى أَضْعَفُ مِنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَرْوِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۵۳۹)

یحییٰ بن سعید القطان کے سامنے محمد بن عبداللہ بن عمر لیثی کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے محمد بن عبداللہ کو ضعیف قرار دیا۔ یحییٰ سے کسی نے پوچھا کیا محمد بن عبداللہ، یعقوب بن عطاء سے بھی زیادہ ضعیف ہے۔ انہوں نے کہا ہاں، پھر کہا میرے خیال میں تو کوئی شخص بھی محمد بن عبداللہ کی روایات بیان نہیں کرے گا۔

۹۲- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ ضَعَّفَ حَكِيمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَعَبْدَ الْأَعْلَى وَضَعَّفَ يَحْيَى بْنَ مُوسَى بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدِيثُهُ رِيحٌ وَ

بشر بن حکم کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید قطان نے حکیم بن جبیر اور عبدالاعلیٰ کو ضعیف قرار دیا اور یحییٰ بن موسیٰ کو بھی ضعیف قرار دیا بلکہ اس کے بارے میں تو یہ بھی فرمایا کہ اس کی

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دِهْقَانَ وَ عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى الْمَدَنِيُّ وَسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عِيسَى يَقُولُ قَالَ لِي ابْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا قَدِمْتَ عَلَى جَرِيرٍ فَاكْتُبْ عِلْمَهُ كُلَّهُ إِلَّا حَدِيثَ ثَلَاثَةٍ لَا تَكْتُبْ عَنْهُ حَدِيثَ عُبَيْدَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ وَالسَّرِيِّ بْنِ إِسْمٰعِيلَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۵۳۹۔۱۸۹۲۳)

روایات ہوا کی حسن ہیں اور موسیٰ بن دہقان اور عیسیٰ بن ابی عیسیٰ مدنی کو ضعیف کہا۔ حسن بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن مبارک نے فرمایا تھا کہ جس وقت تم جریر کے پاس جاؤ تو ان کا تمام علم لکھ لینا مگر تین شخصوں کی بیان کردہ روایات نہ لکھنا عبیدہ بن معتب، سری بن اسماعیل اور محمد بن سالم"۔

۰۰۰۔ بَابُ مَا تَصِحُّ بِهِ رِوَايَةُ الرُّوَاةِ بَعْضِهِمْ عَنْ بَعْضٍ

بعض کا بعض سے روایت کرنے کا بیان

قَالَ مُسْلِمٌ وَ أَشْبَاهُ مَا ذَكَرْنَا مِنْ كَلَامِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مُتَّهَمِي رُوَاةِ الْحَدِيثِ وَ إِخْبَارِهِمْ عَنْ مَعَايِبِهِمْ كَثِيرٌ يَطُولُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهِ عَلَى اسْتِقْصَائِهِ وَ فِيمَا ذَكَرْنَا كِفَايَةٌ لِمَنْ تَفَهَّمَ وَ عَقَلَ مَذْهَبَ الْقَوْمِ فِيمَا قَالُوا مِنْ ذٰلِكَ وَ بَيَّنُوا وَ إِنَّمَا أَلْزَمُوا أَنْفُسَهُمُ الْكَشْفَ عَنْ مَعَايِبِ رُوَاةِ الْحَدِيثِ وَ نَاقِلِي الْأَخْبَارِ وَ أَفْتَوْا بِذٰلِكَ حِينَ سُئِلُوا لِمَا فِيهِ مِنْ عَظِيمِ الْخَطَرِ إِذِ الْأَخْبَارُ فِي أَمْرِ الدِّينِ إِنَّمَا تَأْتِي بِتَحْلِيلٍ أَوْ تَحْرِيمٍ أَوْ أَمْرٍ أَوْ نَهْيٍ أَوْ تَرْغِيبٍ أَوْ تَرْهِيبٍ فَإِذَا كَانَ الرَّاوِي لَهَا لَيْسَ بِمَعْدِنٍ لِلصِّدْقِ وَالْأَمَانَةِ ثُمَّ أَقْدَمَ عَلَى الرِّوَايَةِ عَنْهُ مَنْ قَدْ عَرَفَهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ مَا فِيهِ لِغَيْرِهِ مِمَّنْ جَهِلَ مَعْرِفَتَهُ كَانَ آثِمًا بِفِعْلِهِ ذٰلِكَ غَاشًّا لِعَوَامِّ الْمُسْلِمِينَ إِذْ لَا يُؤْمَنُ عَلَى بَعْضِ مَنْ سَمِعَ تِلْكَ الْأَخْبَارَ أَنْ يَسْتَعْمِلَهَا أَوْ يَسْتَعْمِلَ بَعْضَهَا وَ لَعَلَّهَا أَوْ أَكْثَرَهَا أَكَاذِيبُ لَا أَصْلَ لَهَا مَعَ أَنَّ الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ مِنْ رِوَايَةِ الثِّقَاتِ وَ أَهْلِ الْقَنَاعَةِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى نَقْلِ مَنْ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَلَا مَقْنَعٍ وَلَا أَحْسِبُ كَثِيرًا مِمَّنْ يُعَرِّجُ مِنَ النَّاسِ عَلَى مَا وَصَفْنَا مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ الضِّعَافِ وَالْأَسَانِيدِ الْمَجْهُولَةِ وَ يَعْتَدُّ بِرِوَايَتِهَا بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ بِمَا فِيهَا مِنَ التَّوَهُّنِ وَ الضَّعْفِ إِلَّا أَنَّ الَّذِي يَحْمِلُهُ عَلَى رِوَايَتِهَا وَ الْاِعْتِدَادِ بِهَا إِرَادَةُ التَّكَثُّرِ بِذٰلِكَ عِنْدَ الْعَوَامِّ وَ لِأَنْ يُقَالَ مَا أَكْثَرَ مَا جَمَعَ فُلَانٌ مِنَ الْحَدِيثِ وَ أَلَّفَ مِنَ الْعَدَدِ وَ مَنْ ذَهَبَ فِي الْعِلْمِ هٰذَا الْمَذْهَبَ وَ سَلَكَ هٰذَا

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ہم نے گذشتہ صفحات میں ضعیف راویوں کی جو تفصیل ذکر کی ہے اور ان کی بیان کردہ احادیث کے جو عیوب اور نقائص ذکر کیے ہیں وہ صاحب فراست شخص کے لیے کافی ہیں اگر ہم اس سلسلہ میں تمام تفصیل ذکر کرتے اور ماہرین اسماء رجال اور ناقدین فن حدیث نے جو ضعیف، مجروح، مطعون اور غیر ثقہ راویوں کے احوال بیان کیے ہیں ان تمام کا ذکر کر دیتے تو گفتگو بہت طویل ہو جاتی۔ باقی رہا یہ امر کہ راویوں کے عیوب بیان کرنا کیا غیبت اور مسلمان کی پردہ دری ہے؟ جب اس سلسلہ میں علماء حدیث سے فتویٰ طلب کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ راویوں کے احوال بیان کرنا ضروری ہیں کیونکہ دین کے اکثر مسائل جو حلال و حرام امر و نہی اور رغبت و خوف سے متعلق ہیں وہ سب احادیث پر موقوف ہیں۔ اب اگر کسی حدیث کا کوئی راوی خود صادق اور امانت دار نہ ہو اور وہ حدیث کو روایت کرے اور بعد والے اس راوی کی عدم ثقاہت کے باوجود اس کی روایت کو بیان کردیں اور اصل راوی کے احوال پر کوئی تنقید اور تبصرہ نہ کریں تو یہ عوام مسلمین کے ساتھ خیانت ہے کیونکہ ان احادیث میں سے بہت سی احادیث موضوع اور من گھڑت ہوں گی اور عوام کی اکثریت راویوں کے احوال سے ناواقفیت کی بناء پر ان احادیث کے مطابق عمل کرے گی اور اس کا گناہ اس شخص پر ہوگا جس نے حدیث بیان کردی اور اس کے راوی کے احوال پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ جب کہ احادیث صحیحہ جن کو

الطَّرِيقِ فَلَا نَصِيبَ لَهُ فِيهِ وَكَانَ بِأَنْ يُسَمَّى جَاهِلًا أَوْلَى مِنْ أَنْ يُنْسَبَ إِلَى الْعِلْمِ.

معتبر اور ثقہ راویوں نے بیان کیا ہے اس قدر کثرت سے موجود ہیں کہ ان باطل روایات کی مطلقاً ضرورت نہیں ہے اس تحقیق کے بعد ہمارا خیال یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی کتاب میں مجہول غیر ثقہ اور غیر معتبر راویوں کی احادیث بیان نہیں کرے گا خصوصاً جب کہ وہ سند حدیث کی کیفیت پر مطلع ہوا۔ سوا اس شخص کے جو لوگوں کے دماغوں میں یہ بات بٹھانا چاہتا ہو کہ وہ احادیث کا ایک بہت بڑا ذخیرہ پیش کر سکتا ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے وہ باطل اور موضوع اسانید کے ساتھ بھی احادیث پیش کر دے گا تاکہ جب لوگوں کے سامنے احادیث کا ایک ضخیم مجموعہ پیش ہو تو لوگ اس کی وسعت علمی اور ژرف نگاہی پر داد دیں لیکن جو شخص ایسے طریقہ کو اختیار کرے گا اہل علم کے نزدیک اس کی کوئی وقعت نہیں ہوگی اور وہ شخص عالم کہلانے کے بجائے جاہل کہلانے کا زیادہ مستحق ہوگا۔

صِحَّةُ الْإِحْتِجَاجِ بِالْحَدِيثِ الْمُعَنْعَنِ إِذَا أَمْكَنَ لِقَاءُ الْمُعَنْعِنِينَ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ مُدَلِّسٌ

حدیث معنعن کی حجیت پر دلائل

نوٹ: حدیث معنعن اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند میں عن کا لفظ آئے جیسے عن علقمہ عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ ﷺ حدیث معنعن کے بارے میں علی بن مدینی اور امام بخاری کا کہنا یہ ہے کہ یہ حدیث اس وقت مقبول ہوگی جب راوی کی مروی عنہ سے ملاقات ثابت ہو جیسے علقمہ کی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت ہے اس کے برخلاف امام مسلم اور دوسرے محدثین یہ کہتے ہیں کہ اگر راوی مروی عنہ کا ہمعصر ہو پھر بھی اس کی روایت مقبول ہوگی خواہ ان کی آپس میں ملاقات ثابت ہو یا نہ ہو۔ مذکورہ ذیل باب میں امام مسلم نے اپنے اس مسلک کی حجیت پر دلائل قائم کیے ہیں۔

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ مُنْتَحِلِي الْحَدِيثِ مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا فِي تَصْحِيحِ الْأَسَانِيدِ وَتَسْقِيمِهَا بِقَوْلٍ لَوْ ضَرَبْنَا عَنْ حِكَايَتِهِ وَذِكْرِ فَسَادِهِ صَفْحًا لَكَانَ رَأْيًا مَتِينًا وَمَذْهَبًا صَحِيحًا إِذِ الْإِعْرَاضُ عَنِ الْقَوْلِ الْمُطَّرَحِ أَحْرَى لِإِمَاتَتِهِ وَإِخْمَالِ ذِكْرِ قَائِلِهِ وَأَجْدَرُ أَنْ لَا يَكُونَ ذَلِكَ تَنْبِيهًا لِلْجُهَّالِ عَلَيْهِ غَيْرَ أَنَّا لَمَّا تَخَوَّفْنَا مِنْ شُرُورِ الْعَوَاقِبِ وَاغْتِرَارِ الْجَهَلَةِ بِمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ وَإِسْرَاعِهِمْ إِلَى اعْتِقَادِ خَطَإِ الْمُخْطِئِينَ وَالْأَقْوَالِ السَّاقِطَةِ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ رَأَيْنَا الْكَشْفَ عَنْ فَسَادِ قَوْلِهِ وَرَدَّ مَقَالَتِهِ بِقَدْرِ مَا يَلِيقُ بِهَا

ہمارے بعض معاصر محدثین نے سند حدیث کی صحت اور فساد کے بارے میں ایک ایسی غلط شرط عائد کی ہے جس کا اگر ہم ذکر نہ کرتے تو یہی زیادہ مناسب تھا کیونکہ جو قول باطل اور مردود ہو اس کا ذکر نہ کرنا ہی زیادہ بہتر ہے تاہم ہم نے خیال کیا کہ اگر اس فاسد قول کو ذکر کر کے اس کا رد نہ کیا جائے تو ممکن ہے کہ کوئی ناواقف شخص اس باطل قول کو صحیح سمجھ لے کیونکہ ناواقف لوگ نئی نئی باتوں کے زیادہ دلدادہ اور عجیب و غریب شرائط کے زیادہ شیدا ہوتے ہیں لہٰذا اب ہم ان معاصرین کی اس باطل شرط کو ذکر کر کے اس کا فساد و بطلان اور

مِنَ الرَّدِّ أَجْدَى عَلَى الْأَنَامِ وَأَحْمَدُ لِلْعَاقِبَةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَزَعَمَ الْقَائِلُ الَّذِي افْتَتَحْنَا الْكَلَامَ عَلَى الْحِكَايَةِ عَنْ قَوْلِهِ وَالْإِخْبَارِ عَنْ سُوءِ رَوِيَّتِهِ أَنَّ كُلَّ إِسْنَادٍ لِحَدِيثٍ فِيهِ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ وَقَدْ أَحَاطَ الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدْ كَانَا فِي عَصْرٍ وَاحِدٍ وَجَائِزٌ أَنْ يَكُونَ الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَى الرَّاوِي عَمَّنْ رَوَى عَنْهُ قَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ وَشَافَهَهُ بِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَعْلَمُ لَهُ مِنْهُ سَمَاعًا وَلَمْ نَجِدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّهُمَا الْتَقَيَا قَطُّ أَوْ تَشَافَهَا بِحَدِيثٍ أَنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ عِنْدَهُ بِكُلِّ خَبَرٍ جَاءَ هَذَا الْمَجِيءَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَهُ الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدِ اجْتَمَعَا مِنْ دَهْرِهِمَا مَرَّةً فَصَاعِدًا أَوْ تَشَافَهَا بِالْحَدِيثِ بَيْنَهُمَا أَوْ يَرِدَ خَبَرٌ فِيهِ بَيَانُ اجْتِمَاعِهِمَا أَوْ تَلَاقِيهِمَا مَرَّةً مِنْ دَهْرِهِمَا فَمَا فَوْقَهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ عِلْمُ ذَلِكَ وَلَمْ تَأْتِ رِوَايَةٌ تُخْبِرُ أَنَّ هَذَا الرَّاوِيَ عَنْ صَاحِبِهِ قَدْ لَقِيَهُ مَرَّةً وَسَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ فِي نَقْلِهِ الْخَبَرَ عَمَّنْ رَوَى عَنْهُ عِلْمُ ذَلِكَ وَالْأَمْرُ كَمَا وَصَفْنَا حُجَّةٌ وَكَانَ الْخَبَرُ عِنْدَهُ مَوْقُوفًا حَتَّى يَرِدَ عَلَيْهِ سَمَاعُهُ مِنْهُ لِشَيْءٍ مِنَ الْحَدِيثِ قَلَّ أَوْ كَثُرَ فِي رِوَايَةٍ مِثْلِ مَا وَرَدَ.

خرابیاں ذکر کریں گے تا کہ عام لوگ غلط فہمی سے محفوظ رہیں۔

ان بعض معاصرین کا خیال ہے کہ جس حدیث کی سند فلاں عن فلاں (فلاں فلاں سے روایت کرتا ہے) ہو اور ہم کو یہ بھی معلوم ہو کہ چونکہ یہ دونوں ہم عصر ہیں اس لیے ممکن ہے کہ راوی نے مروی عنہ سے ملاقات کی ہو اور اس سے اس حدیث کا سماع کیا ہو البتہ ہمارے پاس کوئی دلیل یا روایت نہ ہو جس سے قطعی طور پر یہ ثابت ہو کہ ان دونوں نے ایک دوسرے سے ملاقات کی ہے اور ایک نے دوسرے سے بالمشافہ حدیث سنی ہے تو ایسی حدیث ان لوگوں کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔ ان کے نزدیک اس قسم کی جو بھی حدیث ہو گی وہ اس وقت تک قابل قبول نہیں ہو گی جب تک انہیں اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ وہ زندگی میں کم از کم ایک بار آپس میں ملے ہیں یا ان میں سے ایک شخص نے دوسرے سے بالمشافہ حدان کی باہمی ملاقات اور حدیث سنی ہے یا کوئی ایسی روایت ہو جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ دونوں زندگی میں کم از کم ایک بار ملے ہیں اور اگر ان کو نہ تو کسی دلیل سے ان کی ملاقات کا یقین ہو نہ کسی روایت سے ان کی ملاقات اور سماع ثابت ہو تو ان کے نزدیک اس روایت کا قبول کرنا اس وقت تک موقوف رہے گا جب تک کہ کسی روایت سے ان کی ملاقات ملاقات اور سماع ثابت نہ ہو جائے خواہ ایسی روایات قلیل ہوں یا کثیر۔

٦- بَابُ صِحَّةِ الْاِحْتِجَاجِ بِالْحَدِيثِ الْمُعَنْعَنِ

حدیث معنعن سے دلیل پکڑنا درست ہے

وَهَذَا الْقَوْلُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فِي الطَّعْنِ فِي الْأَسَانِيدِ قَوْلٌ مُخْتَرَعٌ مُسْتَحْدَثٌ غَيْرُ مَسْبُوقٍ صَاحِبُهُ إِلَيْهِ وَلَا مُسَاعِدَ لَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَيْهِ وَذَلِكَ أَنَّ الْقَوْلَ الشَّائِعَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا أَنَّ كُلَّ رَجُلٍ ثِقَةٍ رَوَى عَنْ مِثْلِهِ حَدِيثًا وَجَائِزٌ مُمْكِنٌ لَهُ لِقَاؤُهُ وَالسَّمَاعُ مِنْهُ لِكَوْنِهِمَا جَمِيعًا كَانَا فِي عَصْرٍ وَاحِدٍ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فِي خَبَرٍ قَطُّ أَنَّهُمَا اجْتَمَعَا وَلَا تَشَافَهَا بِكَلَامٍ فَالرِّوَايَةُ ثَابِتَةٌ وَالْحُجَّةُ بِهَا لَازِمَةٌ إِلَّا أَنْ

ان معاصرین کی یہ شرط بالکل نئی اور اختراعی ہے پیشتر علماء حدیث میں سے کسی شخص نے یہ شرط عائد نہیں کی اور نہ موجودہ اہل علم میں سے کسی شخص نے اس شرط کی موافقت کی ہے۔ کیونکہ موجودہ اور سابقین تمام علماء حدیث' ارباب فن اور اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب ایک ثقہ اور عادل شخص اپنے ایسے معاصر ثقہ اور عادل شخص سے کوئی حدیث روایت کرے جس سے اس کی ملاقات اور سماع ممکن ہو تو اس کی یہ روایت قابل قبول اور حجت ہے خواہ ہمارے پاس ان کی باہمی

تَكُونَ هُنَاكَ دَلَالَةٌ بَيِّنَةٌ أَنَّ هٰذَا الرَّاوِيَ لَمْ يَلْقَ مَنْ رَوَى
عَنْهُ أَوْ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا فَأَمَّا وَالْأَمْرُ مُبْهَمٌ عَلَى الْإِمْكَانِ
الَّذِي فَسَّرْنَا فَالرِّوَايَةُ عَلَى السَّمَاعِ أَبَدًا حَتَّى تَكُونَ
الدَّلَالَةُ الَّتِي بَيَّنَّا فَيُقَالُ لِمُخْتَرِعِ هٰذَا الْقَوْلِ الَّذِي وَصَفْنَا
مَقَالَتَهُ أَوْ لِلذَّابِّ عَنْهُ قَدْ أَعْطَيْتَ فِي جُمْلَةِ قَوْلِكَ أَنَّ خَبَرَ
الْوَاحِدِ الثِّقَةِ عَنِ الْوَاحِدِ الثِّقَةِ حُجَّةٌ يَلْزَمُ بِهِ الْعَمَلُ ثُمَّ
أَدْخَلْتَ فِيهِ الشَّرْطَ بَعْدُ فَقُلْتَ حَتَّى يُعْلَمَ أَنَّهُمَا قَدْ كَانَا
الْتَقَيَا مَرَّةً فَصَاعِدًا أَوْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا فَهَلْ تَجِدُ هٰذَا
الشَّرْطَ الَّذِي اشْتَرَطْتَهُ عَنْ أَحَدٍ يَلْزَمُ قَوْلُهُ وَإِلَّا فَهَلُمَّ
دَلِيلًا عَلَى مَا زَعَمْتَ فَإِنِ ادَّعَى قَوْلَ أَحَدٍ مِنْ عُلَمَاءِ
السَّلَفِ بِمَا زَعَمَ مِنْ إِدْخَالِ الشَّرِيطَةِ فِي تَثْبِيتِ الْخَبَرِ
طُولِبَ بِهِ وَلَنْ يَجِدَ هُوَ وَلَا غَيْرُهُ إِلَى إِيجَادِهِ سَبِيلًا وَإِنْ
هُوَ ادَّعَى فِيمَا زَعَمَ دَلِيلًا يَحْتَجُّ بِهِ قِيلَ لَهُ وَمَا ذٰلِكَ
الدَّلِيلُ فَإِنْ قَالَ قُلْتُهُ لِأَنِّي وَجَدْتُ رُوَاةَ الْأَخْبَارِ قَدِيمًا وَ
حَدِيثًا يَرْوِي أَحَدُهُمْ عَنِ الْآخَرِ الْحَدِيثَ وَلَمَّا يُعَايِنْهُ وَلَا
سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا قَطُّ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمُ اسْتَجَازُوا رِوَايَةَ الْحَدِيثِ
بَيْنَهُمْ هٰكَذَا عَلَى الْإِرْسَالِ مِنْ غَيْرِ سَمَاعٍ وَالْمُرْسَلُ مِنَ
الرِّوَايَاتِ فِي أَصْلِ قَوْلِنَا وَقَوْلِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ لَيْسَ
بِحُجَّةٍ احْتَجْتُ لِمَا وَصَفْتُ مِنَ الْعِلَّةِ إِلَى الْبَحْثِ عَنْ
سَمَاعِ رَاوِي كُلِّ خَبَرٍ عَنْ رَاوِيهِ فَإِذَا أَنَا هَجَمْتُ عَلَى
سَمَاعِهِ مِنْهُ لِأَدْنَى شَيْءٍ ثَبَتَ عِنْدِي بِذٰلِكَ جَمِيعُ مَا
يُرْوَى عَنْهُ بَعْدُ فَإِنْ عَزَبَ عَنِّي مَعْرِفَةُ ذٰلِكَ أَوْقَفْتُ
الْخَبَرَ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي مَوْضِعَ حُجَّةٍ لِإِمْكَانِ الْإِرْسَالِ فِيهِ
فَيُقَالُ لَهُ فَإِنْ كَانَتِ الْعِلَّةُ فِي تَضْعِيفِكَ الْخَبَرَ وَتَرْكِكَ
الْاِحْتِجَاجَ بِهِ إِمْكَانَ الْإِرْسَالِ فِيهِ لَزِمَكَ أَنْ لَا تُثْبِتَ
إِسْنَادًا مُعَنْعَنًا حَتَّى تَرَى فِيهِ السَّمَاعَ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى آخِرِهِ وَ
ذٰلِكَ أَنَّ الْحَدِيثَ الْوَارِدَ عَلَيْنَا بِإِسْنَادِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فَبِيَقِينٍ نَعْلَمُ أَنَّ هِشَامًا قَدْ سَمِعَ مِنْ
أَبِيهِ وَأَنَّ أَبَاهُ قَدْ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ كَمَا نَعْلَمُ أَنَّ عَائِشَةَ قَدْ
سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ يَجُوزُ إِذَا لَمْ يَقُلْ هِشَامٌ فِي

ملاقات اور بالمشافہ حدیث سننے پر نہ کوئی دلیل ہو اور نہ کسی اور
روایت سے یہ چیز ثابت ہو البتہ اگر کسی دلیل یا روایت سے یہ
بات یقینی طور ثابت ہو جائے کہ ان دونوں کی آپس میں
ملاقات نہیں ہوئی ہے یا ملاقات تو ہوئی ہے لیکن انہوں نے
ایک دوسرے سے گفتگو نہیں کی تھی ایسی شکل میں یقیناً یہ روایت
غیر معتبر ہوگی اور جب تک یہ ثابت نہ ہو اور صرف ابہام ہو تو یہ
روایت یقیناً مقبول ہوگی۔ ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ یہ تو
تم بھی تسلیم کرتے ہو کہ ایک ثقہ راوی کی دوسرے ثقہ راوی
سے روایت حجت ہوتی ہے اور اس کے مقتضی پر عمل لازم ہوتا
ہے اب تم نے اس میں ایک مزید شرط کا اضافہ کر دیا کہ ان
دونوں کی ملاقات بھی ضروری ہے اب یہ بتاؤ کہ یہ نئی شرط فن
حدیث کے علماء سابقین اور اسلاف نے بھی عائد کی تھی یا
صرف تم نے کسی دلیل کی بناء پر یہ نئی اختراعی اور من گھڑت
شرط عائد کی ہے؟ پہلی صورت تو یقیناً باطل ہے کیونکہ اسلاف
سے ایسی کوئی شرط منقول نہیں ہے اور دوسری صورت بھی باطل
ہے کیونکہ اس شرط کے اضافہ پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ اگر یہ
لوگ اپنی اختراعی شرط کے ثبوت میں یہ کہیں کہ ہم نے زمانہ
حال اور ماضی میں بہت سے ایسے راویان حدیث دیکھے ہیں جو
ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں حالانکہ ان راویوں نے
نہ ایک دوسرے کو دیکھا ہوتا ہے اور نہ کوئی حدیث سنی ہوتی ہے
اس قسم کی حدیث مرسل کہلاتی ہے اور جمہور اہل علم کے نزدیک
حدیث مرسل مقبول نہیں ہوتی۔ اس لیے ہم نے سند حدیث
میں راوی کے سماع کی شرط عائد کر دی ہے اب اگر ہمیں کسی
قرینہ یا دلیل یا کسی خبر اور روایت سے یہ معلوم ہو جائے کہ
راوی نے مروی عنہ سے حدیث سنی ہے تو اس کی کل روایات
مقبول ہوں گی اور اگر ہم کو کسی قرینہ یا روایت سے سماع کا
ثبوت نہ مل سکا تو ہمارے نزدیک یہ حدیث موقوف ہوگی کیونکہ
اس حدیث کے مرسل ہونے کا احتمال موجود ہے۔ ان لوگوں کی
یہ دلیل اس لیے غلط ہے کہ ان کے بتائے ہوئے قاعدہ کی بناء
پر یہ لازم آتا ہے کہ حدیث معنعن (یعنی جس حدیث کی

يَرْوِيهَا عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ وَأَخْبَرَنِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِيهِ فِي تِلْكَ الرِّوَايَةِ إِنْسَانٌ آخَرُ أَخْبَرَهُ بِهَا عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَسْمَعْهَا هُوَ مِنْ أَبِيهِ لَمَّا أَحَبَّ أَنْ يَرْوِيَهَا مُرْسَلًا وَلَا يُسْنِدَهَا إِلَى مَنْ سَمِعَهَا مِنْهُ وَكَمَا يُمْكِنُ ذَلِكَ فِي هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ أَيْضًا مُمْكِنٌ فِي أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَكَذَلِكَ كُلُّ إِسْنَادٍ لِحَدِيثٍ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ سَمَاعِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ وَإِنْ كَانَ قَدْ عُرِفَ فِي الْجُمْلَةِ أَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ قَدْ سَمِعَ مِنْ صَاحِبِهِ سَمَاعًا كَثِيرًا فَجَائِزٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَنْ يَنْزِلَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ فَيَسْمَعَ مِنْ غَيْرِهِ عَنْهُ بَعْضَ أَحَادِيثِهِ ثُمَّ يُرْسِلَهُ عَنْهُ أَحْيَانًا وَلَا يُسَمِّيَ مَنْ سَمِعَ مِنْهُ وَيَنْشَطَ أَحْيَانًا فَيُسَمِّيَ الرَّجُلَ الَّذِي حَمَلَ عَنْهُ الْحَدِيثَ وَيَتْرُكَ الْإِرْسَالَ وَمَا قُلْنَا مِنْ هَذَا مَوْجُودٌ فِي الْحَدِيثِ مُسْتَفِيضٌ مِنْ فِعْلِ ثِقَاتِ الْمُحَدِّثِينَ وَأَئِمَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَسَنَذْكُرُ مِنْ رِوَايَاتِهِمْ عَلَى الْجِهَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا عَدَدًا يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلَى أَكْثَرَ مِنْهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَمِنْ ذَلِكَ أَنَّ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ وَابْنَ الْمُبَارَكِ وَوَكِيعًا وَابْنَ نُمَيْرٍ وَجَمَاعَةً غَيْرَهُمْ رَوَوْا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِحِلِّهِ وَلِحُرْمِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ فَرَوَى هَذِهِ الرِّوَايَةَ بِعَيْنِهَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَدَاوُدُ الْعَطَّارُ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

سند یوں ہو کہ فلاں شخص نے فلاں سے روایت کیا) اس وقت تک مقبول نہ ہو جب تک کہ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ سند میں مذکور ہر راوی نے اپنے مروی عنہ سے سماع بھی کیا ہے۔ فرض کرو ایک حدیث اس سند سے مروی ہوتی ہے از ہشام بن عروۃ از والد خود (یعنی عروہ) از عائشہ اور ہم کو یقینا معلوم ہے کہ ہشام نے اپنے والد سے اور ان کے والد یعنی عروہ نے حضرت عائشہ سے سماع کیا ہے جیسا کہ ہم کو یہ بھی قطعی طور پر معلوم ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت محمد ﷺ سے سماع کیا ہے اور یہ سند بالاتفاق مقبول ہے لیکن تمہارے قاعدہ کی بناء پر لازم آئے گا کہ یہ غیر مقبول ہو کیونکہ یہ ممکن ہے کہ ہشام جس شخص کو یہ حدیث بیان کریں اس شخص سے یہ نہ کہیں کہ یہ حدیث میں نے اپنے والد عروہ سے سنی ہے (یعنی سمعت یا اخبرنی کا صیغہ استعمال نہ کریں) اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ حدیث ہشام نے براہ راست اپنے والد سے نہ سنی ہو بلکہ ان دونوں کے درمیان کوئی تیسرا شخص واسطہ ہو جس کا ذکر ہشام نے نہ کیا ہو اور براہ راست اپنے والد سے حدیث روایت کر دی ہو اس طرح یہ بھی ممکن ہے کہ ہشام کے والد عروہ نے براہ راست حضرت عائشہ سے حدیث روایت نہ کی ہو اور ان دونوں کے درمیان کوئی تیسرا شخص ہو جس کا ذکر عروہ نے نہ کیا ہو اور براہ راست حضرت عائشہ سے روایت کر دی ہو خلاصہ یہ ہے کہ ہر وہ حدیث جس کا راوی مروی عنہ سے حدیث سننے کی تصریح نہ کرے اس میں یہ ممکن ہے کہ راوی نے مروی عنہ سے براہ راست حدیث نہ سنی ہو اور درمیانی شخص کا ذکر نہ کر کے براہ راست مروی عنہ سے روایت کر دی ہو۔ ہر چند کہ ہمیں یہ معلوم ہو کہ فلاں راوی کا فلاں مروی عنہ سے حدیث میں سماع ثابت ہے لیکن جب تک اس خاص حدیث میں جس کو وہ بیان کر رہا ہے اپنے مروی عنہ سے سماع کی تصریح نہ کرے اس حدیث میں مرسل ہونے کا احتمال موجود ہے۔ لہٰذا تمہارے قاعدہ کے مطابق یہ تمام احادیث غیر مقبول ہونی چاہئیں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص نے اپنے شیخ سے متعدد احادیث سنی

ہوتی ہیں لیکن کبھی تو وہ سند میں اپنے شیخ سے روایت کا ذکر کرتا ہے اور کبھی شیخ الشیخ سے روایت کا ذکر کرتا ہے اور شیخ کا درمیان میں ذکر نہیں کرتا' ہم نے جو سند بیان کرنے کا یہ طریقہ ذکر کیا ہے یہ ثقہ اہل علم اور ائمہ محدثین کے نزدیک مشہور و معروف ہے۔ مثلاً ایوب سختیانی' ابن مبارک' وکیع' ابن نمیر اور ان کے علاوہ محدثین کی ایک کثیر جماعت نے سند مذکورذیل کے ساتھ ایک حدیث روایت کی ہے: از ہشام بن عروہ از والد خود (یعنی عروہ) از عائشہ: فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے احرام باندھنے اور کھولنے دونوں مواقع پر حضور کو وہ خوشبو لگایا کرتی تھی جو میرے پاس بہتر سے بہتر موجود ہوتی۔ لیکن اسی حدیث کو لیث بن سعد' داؤد' عطار' حمید بن اسود' وہیب بن خالد اور ابو اسامہ نے ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ ہشام بیان کرتے ہیں کہ مجھے عثمان بن عروہ نے حدیث بیان کی ہے از عروہ از عائشہ از نبی ﷺ۔

نوٹ: امام مسلم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ دراصل ہشام نے یہ حدیث اپنے بھائی عثمان سے سنی تھی لیکن پہلی بیان کردہ سند میں اس کا ذکر نہیں اور دوسری میں اس کا ذکر کر دیا ہے۔

وَرَوَى هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ فَرَوَاهَا بِعَيْنِهَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

دوسری مثال یہ ہے کہ از ہشام از والد خود از عائشہ: وہ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ حالت اعتکاف میں اپنا سر میرے قریب کر دیتے اور میں آپ کے سر اقدس میں کنگھی کرتی حالانکہ میں اس وقت حالت حیض (ایام ماہواری) میں ہوتی تھی۔ اور بعینہ اسی روایت کو مالک بن انس نے اس سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ از زہری' از عروہ' از عمرہ' از عائشہ از نبی ﷺ۔

نوٹ: امام مسلم کا مقصد یہ ہے کہ یہ حدیث عروہ نے براہ راست حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنی بلکہ عمرہ کے واسطے سے سنی تھی لیکن پہلی سند میں عمرہ کے واسطے کا ذکر نہیں کیا اور دوسری میں اس کا ذکر کر دیا ہے۔

وَرَوَى الزُّهْرِيُّ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْخَبَرِ فِي الْقُبْلَةِ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

تیسری مثال یہ ہے کہ زہری اور صالح بن ابی حسان از ابو سلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں انہیں بوسہ دیتے تھے اور یحیٰی بن ابی کثیر نے اس حدیث کو اس سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ابو سلمہ نے ان کو یہ حدیث بیان کر کے کہا کہ مجھے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز نے بیان کی ان کو عروہ نے بیان کی اور ان سے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ انہیں روزے کی حالت میں بوسہ دیا کرتے تھے۔

نوٹ: امام مسلم کا مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث دراصل ابو سلمہ نے عمر بن عبدالعزیز اور عروہ کے واسطہ سے سنی تھی لیکن جب زہری اور صالح بن ابی حسان کو یہ حدیث بیان کی تو ان واسطوں کا ذکر نہیں کیا۔

وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

چوتھی مثال یہ ہے کہ عمرو بن دینار حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا اور اسی حدیث کو حماد بن زید نے عمرو سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور ﷺ سے روایت کیا ہے۔

نوٹ: امام مسلم کا مقصد یہ ہے کہ عمرو بن دینار کی سند میں محمد بن علی بھی ہیں لیکن پہلی سند میں انہوں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

وَهَذَا النَّحْوُ فِي الرِّوَايَاتِ كَثِيرٌ يَكْثُرُ تَعْدَادُهُ وَفِيمَا ذَكَرْنَا مِنْهَا كِفَايَةٌ لِذَوِي الْفَهْمِ فَإِذَا كَانَتِ الْعِلَّةُ عِنْدَ مَنْ وَصَفْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ فِي فَسَادِ الْحَدِيثِ وَتَوْهِينِهِ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ أَنَّ الرَّاوِيَ قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُ شَيْئًا لِمَكَانِ الْإِرْسَالِ فِيهِ لَزِمَهُ تَرْكُ الِاحْتِجَاجِ فِي قِيَادِ قَوْلِهِ بِرِوَايَةِ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُ إِلَّا فِي نَفْسِ الْخَبَرِ الَّذِي فِيهِ ذِكْرُ السَّمَاعِ لِمَا بَيَّنَّا مِنْ قَبْلُ عَنِ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ نَقَلُوا الْأَخْبَارَ أَنَّهُمْ كَانَتْ لَهُمْ تَارَاتٌ يُرْسِلُونَ فِيهَا الْحَدِيثَ إِرْسَالًا وَلَا يَذْكُرُونَ مَنْ سَمِعُوهُ مِنْهُ وَتَارَاتٌ يَنْشَطُونَ فِيهَا فَيُسْنِدُونَ الْخَبَرَ عَلَى هَيْئَةِ مَا سَمِعُوا فَيُخْبِرُونَ بِالنُّزُولِ فِيهِ إِنْ نَزَلُوا وَبِالصُّعُودِ إِنْ صَعِدُوا كَمَا شَرَحْنَا ذَلِكَ عَنْهُمْ.

اس قسم کی روایات کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن عقل مند شخص کے لیے اس مسئلہ کو سمجھنے کے لیے یہ چند مثالیں بھی کافی ہیں کہ جن لوگوں کے نزدیک حدیث کے غیر معتبر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کسی حدیث کی سند میں مذکور راویوں میں سے کسی ایک کا دوسرے سے سماع معلوم نہ ہو کیونکہ ممکن ہے کہ وہ حدیث مرسل ہو ان لوگوں پر لازم آئے گا کہ وہ ایسی تمام روایات کو رد کر دیں جن میں راوی کی مروی عنہ سے سماع کی تصریح نہ ہو۔ حالانکہ جیسا کہ ہم ابھی ان مثالوں سے واضح کر چکے ہیں کہ کبھی تو ائمہ حدیث کی سند میں سے بعض راویوں کے ذکر کو چھوڑ دیتے ہیں اور حدیث کو بہ طور مرسل بیان کرتے ہیں اور کبھی ان کا دل چاہتا ہے تو حدیث کی مکمل سند اسی طرح بیان کر دیتے ہیں جس طرح انہوں نے شیخ سے سنی ہوتی ہے۔ اور اگر کسی سند سے انہوں نے کم واسطوں سے یعنی شیخ کی موجودگی میں شیخ الشیخ سے روایت حدیث کی ہو یا زیادہ واسطوں سے روایت کی ہو بایں طور کہ شیخ الشیخ سے روایت کی ہو تو اس تمام تفصیل کا ذکر کر دیتے ہیں۔ (پہلی صورت اصطلاح حدیث میں صعود اور دوسری نزول کہلاتی ہے۔ سعیدی) جیسا کہ ہم ابھی مثالوں سے واضح کر چکے ہیں۔

وَمَا عَلِمْنَا أَحَدًا مِنْ أَئِمَّةِ السَّلَفِ مِمَّنْ يَسْتَعْمِلُ الْأَخْبَارَ وَيَتَفَقَّدُ صِحَّةَ الْأَسَانِيدِ وَسُقْمَهَا مِثْلَ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَابْنِ عَوْنٍ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ فَتَّشُوا عَنْ مَوْضِعِ السَّمَاعِ فِي الْأَسَانِيدِ كَمَا ادَّعَاهُ الَّذِي وَصَفْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّمَا كَانَ تَفَقُّدُ مَنْ تَفَقَّدَ مِنْهُمْ سَمَاعَ رُوَاةِ الْحَدِيثِ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُمْ إِذَا كَانَ الرَّاوِي مِمَّنْ عُرِفَ بِالتَّدْلِيسِ فِي الْحَدِيثِ وَشُهِرَ بِهِ فَحِينَئِذٍ يَبْحَثُونَ عَنْ سَمَاعِهِ فِي رِوَايَتِهِ وَيَتَفَقَّدُونَ ذٰلِكَ مِنْهُ كَيْ تَنْزَاحَ عَنْهُمْ عِلَّةُ التَّدْلِيسِ فَمَا ابْتَغَى ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ مُدَلِّسٍ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي زَعَمَ مَنْ حَكَيْنَا قَوْلَهُ فَمَا سَمِعْنَا ذٰلِكَ عَنْ أَحَدٍ مِمَّنْ سَمَّيْنَا وَلَمْ نُسَمِّ مِنَ الْأَئِمَّةِ.

متقدمین میں سے ائمہ حدیث مثلاً ایوب سختیانی، ابن عون، مالک بن انس، شعبہ بن حجاج، یحییٰ بن سعید قطان، عبد الرحمن بن مہدی اور بعد کے تمام محدثین کا طریقہ یہ تھا کہ وہ جو حدیث بیان کرتے اس کی سند کی خوب چھان بین کرتے لیکن ہمارے علم میں ان میں سے کسی محدث نے بھی حدیث کے قبول کرنے کے لیے راوی کے مروی عنہ سے سماع کی قید نہیں لگائی جس طرح ان لوگوں نے یہ باطل شرط عائد کی ہے۔ البتہ جو راوی تدلیس کرنے میں مشہور ہو اس کے بارے میں محدثین یہ تحقیق ضرور کرتے ہیں کہ وہ جس شیخ کی طرف روایت کی نسبت کر رہا ہے فی الواقع اس شخص سے اس نے حدیث سنی ہے یا اس کی طرف تدلیساً نسبت کر دی ہے اور اصل میں کسی اور شخص سے حدیث سنی ہے تاکہ حدیث کی مکمل تحقیق ہو جائے اور اگر فی الواقع راوی نے سند میں تدلیس کی ہو تو اس سند کا عیب ظاہر ہو جائے لیکن جس شخص پر تدلیس کی تہمت نہ ہو اس کی سند اور روایت کے بارے میں اس قسم کی تحقیق نہیں کیا کرتے کہ راوی نے مروی عنہ سے سماع کیا ہے یا نہیں۔ حدیث کو قبول کرنے کے لیے ان لوگوں نے جو یہ باطل شرط عائد کی ہے اس کا ذکر ہم نے فن حدیث کے کسی امام سے نہیں سنا خواہ وہ ائمہ حدیث ہوں جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں یا ان کے علاوہ۔

نوٹ: تدلیس کا معنی ہے شبہ پیدا کرنا، فنِ حدیث کی اصطلاح میں تدلیس اس فعل کو کہتے ہیں کہ راوی نے اپنے جس شیخ سے حدیث سنی ہو وہ اچھی شہرت نہ رکھتا ہو مثلاً متہم بالکذب ہو اس لیے وہ اپنی روایت کو مقبول بنانے کے لیے اپنے شیخ کے شیخ کی طرف حدیث کی نسبت کر دیتا ہے جس کی اچھی شہرت ہوتی ہے تاکہ لوگوں کو اس سے یہ شبہ ہو کہ راوی نے اس شیخ سے براہ راست حدیث سنی ہے۔ حالانکہ اس نے اس سے وہ حدیث نہیں سنی ہوتی ایسے راوی کو مدلس اور اس کی حدیث کو مدلس کہتے ہیں۔ سعیدی

فَمِنْ ذٰلِكَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَوَى عَنْ حُذَيْفَةَ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ وَعَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثًا يُسْنِدُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْهُمَا ذِكْرُ السَّمَاعِ مِنْهُمَا وَلَا حَفِظْنَا فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ شَافَهَ حُذَيْفَةَ وَأَبَا مَسْعُودٍ بِحَدِيثٍ قَطُّ وَلَا وَجَدْنَا ذِكْرَ رُؤْيَتِهِ

اس کی ایک مثال یہ ہے کہ عبد اللہ بن یزید انصاری کمسن صحابی ہیں وہ حضرت حذیفہ اور ابو مسعود انصاری دونوں سے حدیث روایت کرتے ہیں، اس کے باوجود وہ اپنی کسی روایت میں ان سے سماع کا ذکر نہیں کرتے اور نہ ہی کسی روایت سے یہ ثابت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن یزید نے ان دونوں صحابیوں سے ملاقات کی ہو اور اہل علم میں سے کسی شخص نے بھی عبد اللہ

إِيَّاهُمَا فِي رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا وَلَمْ نَسْمَعْ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ مَضَى وَلَا مِمَّنْ أَدْرَكْنَا أَنَّهُ طَعَنَ فِي هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ رَوَاهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مَسْعُوْدٍ بِضَعْفٍ فِيْهِمَا بَلْ هُمَا وَمَا أَشْبَهَهُمَا عِنْدَ مَنْ لَاقَيْنَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيْثِ مِنْ صِحَاحِ الْأَسَانِيْدِ وَقَوِيِّهَا يَرَوْنَ اسْتِعْمَالَ مَا نُقِلَ بِهَا وَالْاِحْتِجَاجَ بِمَا أَتَتْ مِنْ سُنَنٍ وَآثَارٍ وَهِيَ فِي زَعْمِ مَنْ حَكَيْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ وَاهِيَةٌ مُهْمَلَةٌ حَتّٰى يُصِيْبَ سَمَاعَ الرَّاوِي عَمَّنْ رَوٰى وَلَوْ ذَهَبْنَا نُعَدِّدُ الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ يَهِنُ بِزَعْمِ هٰذَا الْقَائِلِ وَنُحْصِيْهَا لَأَعْجَزَنَا عَنْ تَقَصِّي ذِكْرِهَا وَإِحْصَائِهَا كُلِّهَا وَلٰكِنَّا أَحْبَبْنَا أَنْ نَنْصِبَ مِنْهَا عَدَدًا يَكُوْنُ سِمَةً لِمَا سَكَتْنَا عَنْهُ مِنْهَا.

بن یزید کی روایت پر اس وجہ سے اعتراض نہیں کیا کہ ان کی حذیفہ اور ابو مسعود سے ملاقات اور سماع ثابت نہیں ہے اس وجہ سے ان کی روایات ضعیف اور غیر معتبر ہیں اس کے برخلاف ہمارے علم میں جس قدر اہل علم ہیں وہ سب ان کی سند کو قوی ترین اسانید میں سے شمار کرتے ہیں ان کی روایات سے استدلال کرتے ہیں اور ان کے مقتضیٰ پر عمل کرتے ہیں۔ حالانکہ ان لوگوں (امام بخاری اور علی بن مدینی) کے مخترعہ قاعدہ کے مطابق یہ تمام روایات ضعیف اور غیر معتبر ہیں۔ اگر ہم ان تمام احادیث کا شمار کرنا شروع کر دیں جن کو تمام اہل علم نے صحیح قرار دیا ہے اور وہ ان لوگوں کی مزعوم شرط پر پوری نہیں اترتیں تو اس کے لیے ایک ضخیم کتاب درکار ہو گی جس کا یہ مقدمہ متحمل نہیں ہے اس کے باوجود ہم یہ چاہتے ہیں کہ بطور نمونہ کے ایسی متفق علیہ احادیث کی چند مثالیں پیش کریں جو تمام اہل علم کے نزدیک صحیح ہیں لیکن ان لوگوں کی شرط کے مطابق وہ ضعیف اور غیر معتبر قرار پاتی ہیں۔

وَهٰذَا أَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ وَأَبُوْ رَافِعٍ الصَّائِغُ وَهُمَا مِمَّنْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَصَحِبَا أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْبَدْرِيِّيْنَ هَلُمَّ جَرًّا وَنَقَلَا عَنْهُمُ الْأَخْبَارَ حَتّٰى نَزَلَا إِلٰى مِثْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَذَوِيْهِمَا قَدْ أَسْنَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثًا وَلَمْ نَسْمَعْ فِي رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا أَنَّهُمَا عَايَنَا أُبَيًّا أَوْ سَمِعَا مِنْهُ شَيْئًا.

ابو عثمان نہدی اور ابو رافع صائغ کہتے ہیں انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا اور صحابہ کرام میں سے بہت سے بدری صحابہ کی مجلس میں رہے اور ان سے احادیث روایت کیں حتیٰ کہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر سے بھی احادیث روایت کیں اور انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی وساطت سے حضور ﷺ سے بھی احادیث روایت کی ہیں۔ حالانکہ کسی روایت سے ہمیں اس بات کا ثبوت نہیں مل سکا کہ انہوں نے ابی بن کعب سے سماع کیا ہو یا ان سے ملاقات کی ہو۔

وَأَسْنَدَ أَبُوْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ وَهُوَ مِمَّنْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَكَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلًا وَأَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَبَرَيْنِ.

دوسری مثال ابو عمرو شیبانی کی ہے۔ انہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے پائے اور ابو معمر عبداللہ بن سخبرہ ان دونوں میں سے ہر شخص نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور ﷺ سے دو حدیثیں روایت کی ہیں۔

وَأَسْنَدَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثًا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وُلِدَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تیسری مثال یہ ہے کہ عبید بن عمیر نے جو زمانہ رسالت میں پیدا ہوئے تھے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ

سے حضور ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

وَ اَسْنَدَ قَيْسُ بْنُ اَبِي حَازِمٍ وَقَدْ اَدْرَكَ زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةَ اَخْبَارٍ.

چوتھی مثال یہ ہے کہ قیس بن ابی حازم نے جنہوں نے زمانہ رسالت پایا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور ﷺ سے تین حدیثیں روایت کی ہیں۔

وَ اَسْنَدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي لَيْلٰى وَقَدْ حَفِظَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ صَحِبَ عَلِيًّا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثًا.

پانچویں مثال یہ ہے کہ عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ جنہوں نے عمر بن الخطاب اور حضرت علی کا زمانہ پایا حضرت انس بن مالک کے واسطہ سے حضور ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

وَ اَسْنَدَ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثَيْنِ وَ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثًا وَقَدْ سَمِعَ رِبْعِيٌّ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَرَوٰى عَنْهُ.

چھٹی مثال یہ ہے کہ ربعی بن حراش نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے دو حدیثیں روایت کی ہیں اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی حضور ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے اور ربعی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع بھی کیا ہے اور ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

نوٹ: امام نووی فرماتے ہیں کہ ربعی بن حراش متوفی ۱۰۱ھ اور ان کے بھائی دونوں عظیم تابعی تھے انہوں نے ساری عمر جھوٹ نہیں بولا اور قسم کھائی کہ ہم اس وقت تک نہیں ہنسیں گے کہ جب تک ہمیں اپنی عاقبت کا علم نہ ہو جائے' موت کے بعد جیسے ہی ان کو غسل دینے کے لیے لایا گیا انہوں نے مسکرانا شروع کر دیا اور ان کے بھائی مسعود نے موت کے بعد لوگوں سے گفتگو کی۔

(شرح مسلم للنووی ج ا ص ۷)

وَاَسْنَدَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثًا.

ساتویں مثال یہ ہے کہ نافع بن جبیر بن مطعم نے ابو شریح خزاعی کے واسطہ سے حضور ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

وَاَسْنَدَ النُّعْمَانُ بْنُ اَبِي عَيَّاشٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ثَلَاثَةَ اَحَادِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

آٹھویں مثال یہ ہے کہ نعمان بن ابی عیاش نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور ﷺ سے تین احادیث روایت کی ہیں۔

وَاَسْنَدَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثًا.

نویں مثال یہ ہے کہ عطاء بن یزید لیثی نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

وَاَسْنَدَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثًا.

دسویں مثال یہ ہے کہ سلیمان بن یسار نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

وَاَسْنَدَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ اَبِي

گیارھویں مثال یہ ہے کہ حمید بن عبد الرحمان حمیری

هريرة عن النبي ﷺ أحاديث.

وكل هؤلاء التابعين الذين نصبنا روايتهم عن الصحابة الذين سميناهم لم يحفظ عنهم سماع علمناه منهم في رواية بعينها ولا أنهم لقوهم في نفس خبر بعينه وهي أسانيد عند ذوي المعرفة بالأخبار والروايات من صحاح الأسانيد لا نعلمهم وهنوا منها شيئا قط ولا التمسوا فيها سماع بعضهم من بعض إذ السماع لكل واحد منهم ممكن من صاحبه غير مستنكر لكونهم جميعا كانوا في العصر الذي اتفقوا فيه وكان هذا القول الذي أحدثه القائل الذي حكيناه في توهين الحديث بالعلة التي وصف أقل من أن يعرج عليه ويثار ذكره إذ كان قولا محدثا وكلاما خلفا لم يقله أحد من أهل العلم سلف ويستنكره من بعدهم خلف فلا حاجة بنا في رده بأكثر مما شرحنا إذ كان قدر المقالة وقائلها القدر الذي وصفنا والله المستعان على دفع ما خالف مذهب العلماء وعليه التكلان.

والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد

نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

مذکورۃ الصدر سطور میں ہم نے جس قدر تابعین کی صحابہ کرام سے روایات کا ذکر کیا اور ان کے نام بھی بتلائے ہیں ان میں سے کسی تابعی کے بارے میں ہمیں یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ انہوں نے ان صحابہ کرام سے سماع کیا ہے جن کی روایات بیان کی ہیں اور نہ ہی کسی روایت سے یہ ثابت ہو سکا کہ ان تابعین کی ان صحابہ کرام سے ملاقات ہوئی ہے۔ اور یہ اسانید جن کا ہم نے سطور بالا میں ذکر کیا ہے وہ اسانید ہیں جن کو صحیح اسانید قرار دیا گیا ہے اور ہمارے علم میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے جس نے ان اسانید کو ضعیف قرار دیا ہو اور نہ ہی ہمارے علم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے اسانید میں اس بات کی چھان پھٹک کرنے کی کوشش کی ہو کہ آیا جو تابعین جن صحابہ کرام سے روایت کر رہے ہیں انہوں نے ان صحابہ سے احادیث سنی بھی تھیں یا نہیں کیونکہ تابعین میں سے ہر تابعی کا صحابہ کرام سے حدیث سننا ممکن تھا یہ لوگ ایک دوسرے کے معاصرین اور ہم زمانہ تھے اور جن لوگوں نے اپنی اختراعی اور باطل شرط کے پیش نظر احادیث صحیحہ کو ضعیف قرار دیا ہے ان کی شرط اس قابل نہیں ہے کہ اس کی طرف زیادہ التفات کیا جائے کیونکہ یہ بعد کے لوگوں کا نیا قول اور باطل شرط ہے۔ متقدمین اہل علم اور اسلاف میں سے کسی محدث نے یہ بات نہیں کی اور بعد والے لوگوں نے بھی اس شرط کو رد کر دیا ہے اور جب اہل علم میں سے اسلاف اور معاصرین نے اس شرط کو رد کر دیا تو اس سے بڑھ کر اس باطل شرط کو رد کرنے کے لیے اور کیا دلیل پیش کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اب اس شرط اور شرط عائد کرنے والے دونوں کی قدر و منزلت سب پر واضح ہو گئی۔ جو لوگ اہل علم کے خلاف کسی مسلک کو اختراع کرتے ہیں ان کا رد کرنے کے لیے ہم اللہ تعالیٰ سے ہی مدد کے طالب ہیں اور اس کی مدد پر بھروسہ کرتے ہیں۔

تمام حمد و ثناء کا اللہ تعالیٰ ہی مستحق ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظیم

وآله وصحبه وسلم.

رحمتیں سیدنا محمد ﷺ ہی کے شایانِ شان ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

١- كتاب الإيمان

ایمان کا بیان

١- باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان ووجوب الإيمان بإثبات قدر الله سبحانه وتعالى وبيان الدليل على التبري ممن لا يؤمن بالقدر وإغلاظ القول في حقه

ایمان واسلام کا بیان

قال أبو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري رضي الله عنه بعون الله نبتدئ وإياه نستكفي وما توفيقنا إلا بالله جل جلاله!

٩٣- حدثنا أبو خيثمة زهير بن حرب حدثنا وكيع عن كهمس عن عبد الله بن بريدة عن يحيى بن يعمر ح وحدثنا عبيد الله بن معاذ العنبري وهذا حديثه حدثنا أبي حدثنا كهمس عن ابن بريدة عن يحيى بن يعمر قال كان أول من قال في القدر بالبصرة معبد الجهني فانطلقت أنا وحميد بن عبد الرحمن الحميري حاجين أو معتمرين فقلنا لو لقينا أحدا من أصحاب رسول الله ﷺ فسألناه عما يقول هؤلاء في القدر فوفق لنا عبد الله بن عمر بن الخطاب داخلا المسجد فاكتنفته أنا وصاحبي أحدنا عن يمينه والآخر عن شماله فظننت أن صاحبي سيكل الكلام إلي فقلت يا أبا عبد الرحمن إنه قد ظهر قبلنا ناس يقرءون القرآن ويتقفرون العلم وذكر من شأنهم وأنهم يزعمون أن لا قدر وأن الأمر أنف قال فإذا لقيت أولئك فأخبرهم أني بريء منهم وأنهم برآء مني والذي يحلف به عبد الله بن عمر لو أن لأحدهم مثل أحد ذهبا فأنفقه ما قبل الله منه حتى يؤمن بالقدر ثم قال حدثني أبي عمر بن الخطاب قال بينما

امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی مدد سے ابتداء کرتے ہیں اور اسی کو کافی سمجھتے ہیں اور ہماری توفیق صرف اللہ عزوجل کی مدد سے ہے۔

امام مسلم اپنی مکمل سند کے ساتھ یحییٰ بن یعمر سے روایت کرتے ہیں کہ یحییٰ نے بیان کیا کہ جس شخص نے سب سے پہلے تقدیر کا انکار کیا وہ معبد جہنی نام کا ایک شخص تھا جو بصرہ میں رہتا تھا۔ یحییٰ بن یعمر کہتے ہیں کہ میں اور حمید بن عبدالرحمان حمیری حج یا عمرہ کی غرض سے گئے اور ہم نے آپس میں کہا کاش ہماری ملاقات حضور ﷺ کے صحابہ میں سے کسی صحابی سے ہو جائے اور ہم ان سے تقدیر کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ اتفاقاً ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس وقت ہوئی جس وقت وہ مسجد کے اندر موجود تھے میں اور میرے ساتھی ہم دونوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنے حلقہ میں لے لیا' ایک نے دائیں جانب سے اور دوسرے نے بائیں جانب سے 'میرا خیال تھا کہ میرا ساتھی مجھے بات کرنے کا موقع دے گا' لہٰذا میں نے کہا اے ابوعبدالرحمان! ہمارے ہاں کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوئے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور علمی بحثیں کرتے ہیں (راوی نے ان کی علمی فضیلت بیان کی) اور ان کا اعتقاد یہ ہے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے اور جو کچھ بھی دنیا میں رونما ہوتا ہے وہ اللہ

نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ.

ابوداؤد (٤٦٩٥) الترمذی (٢٦١٠) النسائی (٥٠٠٥) ابن ماجہ (٦٣)
تحفۃ الاشراف (١٠٥٧٢)

تعالیٰ کے علم سابق کے بغیر ابتداءً ظہور میں آتا ہے' حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا جب تم ان لوگوں سے ملو تو ان سے کہنا کہ میں ان سے لاتعلق ہوں اور وہ مجھ سے اور عبداللہ بن عمر حلفیہ کہتا ہے کہ اگر ان لوگوں میں سے کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا بھی خیرات کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس عمل کو اس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک کہ وہ تقدیر پر ایمان نہ لے آئے' پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا میرے والد حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا: ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے' اچانک ایک شخص آیا' جس کا لباس انتہائی سفید اور بال گہرے سیاہ تھے۔ اس شخص کی حالت سے آثارِ سفر ظاہر نہیں ہوتے تھے اور ہم میں سے ہر شخص کے لیے وہ اجنبی تھا' وہ آ کر حضور ﷺ کے سامنے دو زانو بیٹھ گیا' اس نے اپنے گھٹنوں کو حضور ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا یا اور اپنی ہتھیلیاں اپنی رانوں پر رکھ لیں (یعنی حضور کے سامنے اس طرح بیٹھا جیسے شاگرد اپنے استاد کے سامنے با ادب بیٹھتا ہے) اور کہنے لگا یا محمد (اے محمد!) مجھ کو اسلام کے بارے میں بتلایئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی توحید اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے کی گواہی دو' نماز پڑھو' زکوٰۃ ادا کرو' رمضان شریف کے روزے رکھو اور اگر توفیق ہو تو حج کرو' اس اجنبی نے کہا آپ نے سچ فرمایا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہمیں تعجب ہوا کہ یہ شخص پوچھتا بھی ہے اور بعد میں اس کی تصدیق بھی کرتا ہے' اس شخص نے حضور سے کہا مجھے ایمان کے بارے میں بتلایئے' حضور نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اس کے صحیفوں' اس کے رسولوں' قیامت اور ہر خیر و شر کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے وابستہ مانو' اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا ہے' اب مجھے (مرتبہ) احسان کے بارے میں بتلایئے۔ حضور نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس حال میں کرو گویا کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم اس حال کو نہ پا سکو تو اللہ تعالیٰ تو تم کو یقیناً دیکھ رہا ہے' اس نے کہا مجھے قیامت کے بارے میں بتلایئے' آپ نے فرمایا اس کے بارے میں

جواب دینے والا سوال کرنے والے سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے۔ اس شخص نے کہا پھر مجھے قیامت کی علامتیں بتلایئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب باندیوں سے ان کے آقا پیدا ہوں' اور جب تم دیکھو کہ برہنہ تن' برہنہ پا' تنگ دست چرواہے بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں۔ حضرت عمر نے کہا پھر وہ شخص چلا گیا' حضرت عمر کہتے ہیں میں تھوڑی دیر تک بیٹھا رہا' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عمر! کیا تم جانتے ہو یہ شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ جبرائیل تھا جو تمہیں دین سکھانے کے لیے تمہارے پاس آیا تھا۔

٩٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ لَمَّا تَكَلَّمَ مَعْبَدٌ بِمَا تَكَلَّمَ بِهِ فِي شَأْنِ الْقَدَرِ أَنْكَرْنَا ذَلِكَ قَالَ فَحَجَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيُّ حَجَّةً وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ كَهْمَسٍ وَإِسْنَادِهِ وَفِيهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَنُقْصَانُ أَحْرُفٍ. سابقہ(٩٣)

یحییٰ بن یعمر کہتے ہیں کہ جب معبد نے تقدیر کا انکار کیا تو ہم کو اس مسئلہ میں تردد ہوا۔ اتفاق سے میں اور حمید بن عبد الرحمان حمیری حج کے لیے گئے' امام مسلم فرماتے ہیں اس کے بعد یحییٰ بن یعمر نے بعض لفظی فرق کے ساتھ وہی حدیث بیان کی ہے جو گزر چکی ہے اور اس میں کچھ زیادتی اور کمی ہے۔

٩٥- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْقَطَّانِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا لَقِينَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَذَكَرْنَا الْقَدَرَ وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ فَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ كَنَحْوِ حَدِيثِهِمْ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِيهِ شَيْءٌ مِنْ زِيَادَةٍ وَقَدْ نَقَصَ مِنْهُ شَيْئًا. ابوداؤد(٤٦٩٦)

یحییٰ بن یعمر اور حمید بن عبد الرحمان بیان کرتے ہیں کہ ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی' ہم نے ان سے منکرین تقدیر کا سارا ماجرا ذکر کیا' اس کے بعد انہوں نے وہی تمام قصہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی مگر اس روایت کے بعض الفاظ میں کمی بیشی ہے۔

٩٦- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

سابقہ(٩٣)

یحییٰ بن یعمر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کو بیان کرتے ہیں جو تفصیل سے گزر چکی ہے۔

٠٠٠- بَابُ الْإِيمَانِ مَا هُوَ؟ وَبَيَانُ خِصَالِهِ

ایمان کیا ہے اور اس کی خصلتوں کا بیان

٩٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

امام مسلم اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مجلس صحابہ

جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا كَانَتِ الْعُرَاةُ الْحُفَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ قَالَ ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُدُّوا عَلَيَّ الرَّجُلَ فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ.

البخاری (۵۰، ۴۷۷۷) ابن ماجہ (۶۴، ۴۰۴۴)

میں بیٹھے ہوئے تھے ناگاہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ایمان کی کیا تعریف ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اس کے تمام فرشتوں، اس کی تمام کتابوں، اس سے ملاقات کرنے، اس کے تمام رسولوں اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کو مان لو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! اسلام کی کیا تعریف ہے؟ آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، فرض نماز ادا کرو، فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! احسان کی تعریف کیجیے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس حال میں عبادت کرو کہ گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر اس کیفیت کو نہ پا سکو تو وہ تو تم کو بہر حال دیکھ رہا ہے، اس نے کہا یا رسول اللہ! قیامت کب واقع ہوگی؟ آپ نے فرمایا: اس بارے میں جواب دینے والا سوال کرنے والے سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے لیکن میں تم کو قیامت کی نشانیاں بتاتا ہوں جب برہنہ تن، برہنہ پا، لوگوں کے سردار بن جائیں تو یہ قیامت کی علامت ہے اور جب چرواہے بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں تو یہ قیامت کی علامت ہے اور یہ علم ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا (بذات خود) کوئی نہیں جانتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا: (ترجمہ) ''قیامت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کہاں فوت ہوگا؟ بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا، خبر دینے والا ہے''۔ پھر وہ شخص واپس چلا گیا، حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو واپس بلاؤ، صحابہ بلانے گئے تو انہیں کچھ نظر نہ آیا، تب رسول اللہ ﷺ نے بتلایا یہ جبرائیل تھے جو لوگوں کو ان کے دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔

۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَتِهِ إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ بَعْلَهَا يَعْنِي السَّرَارِيَّ.

سابقہ (۹۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک فرق کے ساتھ بھی روایت منقول ہے فرق یہ ہے کہ اس میں باندی سے اس کا مالک پیدا ہوگا، کی جگہ یہ ہے کہ جب باندی سے اس کا شوہر پیدا ہوگا۔

٠٠٠- بَابُ الْإِسْلَامِ مَا هُوَ؟ وَبَيَانِ خِصَالِهِ

٩٩- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلُونِي فَهَابُوهُ أَنْ يَسْأَلُوهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ عِنْدَ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَوٰةَ وَتُؤْتِي الزَّكَوٰةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَخْشَى اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا رَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَلِدُ رَبَّهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا رَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ الْأَرْضِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا رَأَيْتَ رِعَاءَ الْبَهْمِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ مِنَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَرَأَ ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ﴾ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ قَالَ ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُدُّوهُ عَلَيَّ فَالْتُمِسَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرَادَ أَنْ تَعَلَّمُوا إِذْ لَمْ تَسْأَلُوا.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٩١٥)

اسلام کیا ہے اور اس کے خصائل کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: مجھ سے سوالات کیا کرو لیکن صحابہ سوال کرنے سے جھجکتے تھے' حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں' پھر ایک دن ایک شخص آیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دو زانو ہو کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا' یا رسول اللہ! اسلام کی تعریف کیجیے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو نماز پڑھو زکوٰۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا' پھر کہا یا رسول اللہ! ایمان کی تعریف کیجیے۔ آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ اس کے تمام فرشتوں' اس کی تمام کتابوں' اس سے ملاقات' اس کے تمام رسولوں' مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے اور تمام امور کے تقدیر سے وابستہ ہونے پر ایمان لاؤ' اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر کہا یا رسول اللہ! احسان کی تعریف کیجیے' فرمایا تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو جیسے اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ کر سکو تو وہ ہر حال میں تم کو دیکھ رہا ہے اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر کہا یا رسول اللہ! قیامت کب واقع ہو گی؟ آپ نے فرمایا: اس بارے میں جواب دینے والا سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا لیکن میں تم کو قیامت کی علامات بتاتا ہوں' جب تم دیکھو کہ باندیوں سے ان کے آقا پیدا ہوں تو یہ قیامت کی علامت ہے' جب تم دیکھو کہ برہنہ تن' برہنہ پا' بہرے گونگے' علاقوں کے سردار بن جائیں تو یہ قیامت کی علامت ہے اور جب تم دیکھو کہ چرواہے عظیم الشان عمارات بنانے لگے ہیں تو یہ قیامت کی علامت ہے اور وقوع قیامت کا علم اس غیب سے متعلق ہے' جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا (بذات خود) کوئی نہیں جانتا' پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: (ترجمہ) قیامت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے' وہی بارش برساتا ہے' وہی جانتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے' اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور نہ کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ کہاں فوت ہو گا (سورت کے آخر تک)' پھر وہ شخص چلا گیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو

بلاؤ' اس کو ڈھونڈا گیا' صحابہ کرام نے نہ پایا' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل تھے انہوں نے چاہا کہ تم یہ باتیں جان لو کیونکہ تم نے ان کے بارے میں سوال نہیں کیا تھا۔

۲- بَابُ بَيَانِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي هِيَ أَحَدُ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ

۱۰۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الزَّكَاةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ.

البخاری (۴۶-۲۶۷۸-۱۸۹۱-۶۹۵۶) ابوداؤد (۳۹۱-۳۹۲-۳۲۵۲) النسائی (۴۵۷-۲۰۸۹-۵۰۴۳) تحفۃ الاشراف (۵۰۰۹)

نمازوں کا بیان جو ارکانِ اسلام میں سے ایک رکن ہیں

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اہل نجد سے ایک شخص حاضر ہوا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ سن رہے تھے اور ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے حتیٰ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچا تب معلوم ہوا کہ وہ پوچھ رہا ہے کہ اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھنا' اس شخص نے پوچھا کیا ان کے علاوہ اور کوئی نماز فرض ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں' البتہ تم نفلی نمازیں پڑھ سکتے ہو' اور ماہ رمضان کے روزے' اس شخص نے پوچھا کیا ان کے علاوہ اور روزے بھی فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں البتہ تم نفلی روزے رکھ سکتے ہو' پھر رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا' اس نے پوچھا کیا اس کے علاوہ اور کوئی صدقہ بھی فرض ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں' البتہ تم نفلی صدقہ کر سکتے ہو' حضرت طلحہ بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص چلا گیا اور جاتے ہوئے کہہ رہا تھا بخدا میں ان احکام میں زیادتی کروں گا اور نہ کمی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ سچا ہے تو کامیاب ہو گیا۔

۱۰۱- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ. سابقہ (۱۰۰)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ اسی حدیث کو حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کیا اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ آخر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے باپ کی قسم اگر یہ شخص سچا ہے تو کامیاب ہو گیا یا فرمایا: اس کے باپ کی قسم اگر یہ شخص سچا ہے تو جنت میں داخل ہو گیا۔

۳- بَابُ السُّؤَالِ عَنْ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ

۱۰۲- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا

ارکانِ اسلام سے متعلق سوال

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِينَا أَنْ نَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَجِيءَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلَهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتَانَا رَسُولُكَ فَزَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ فَمَنْ نَصَبَ هَذِهِ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيهَا مَا جَعَلَ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الْأَرْضَ وَنَصَبَ هَذِهِ الْجِبَالَ آللَّهُ أَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِنَا وَلَيْلَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا زَكَاةً فِي أَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى قَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ.

البخاری(٦٣)الترمذی(٦١٩)النسائی(٢٠٩٠)

ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنے سے روک دیا گیا اس لیے ہماری خواہش ہوتی کہ کوئی سمجھدار دیہاتی آئے اور حضور سے سوالات کرے اور ہم حضور کے جوابات سنیں ایک دن ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا کہ اے محمد (ﷺ)! آپ کا قاصد ہمارے پاس آیا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے' آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے' اس نے پوچھا آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اس نے پوچھا زمین کو کس نے پیدا کیا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے' اس نے پوچھا زمین پر پہاڑوں کو کس نے نصب کیا؟ اور باقی چیزیں زمین میں کس نے پیدا کیں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے' اس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمانوں کو پیدا کیا' جس نے زمین کو پیدا کیا اور پہاڑوں کو اس میں نصب کیا' کیا اللہ تعالیٰ نے ہی آپ کو رسول بنایا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں' اس نے کہا آپ کا قاصد کہتا ہے کہ ہم پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے اس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنایا ہے' کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان نمازوں کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں' اس نے کہا آپ کا قاصد کہتا ہے کہ ہم پر ہمارے اموال میں زکوٰۃ بھی فرض ہے آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا اس نے پوچھا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنایا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں' اس نے کہا آپ کا قاصد کہتا ہے ہم پر سال میں ایک بار ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا اس نے کہا میں آپ کو اس ذات کی قسم دیتا ہوں۔ جس نے آپ کو رسول بنایا ہے کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس بات کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا آپ کا قاصد کہتا ہے کہ ہم میں سے جو شخص حج کرنے کی طاقت رکھتا ہو اس پر حج فرض ہے' آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا' حضرت انس کہتے ہیں کہ وہ دیہاتی چلا گیا اور جاتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے نہ

میں ان احکام میں اپنی طرف سے کچھ زیادتی کروں گا اور نہ کمی
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ سچا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

١٠٣- حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُهِيْنَا فِي الْقُرْاٰنِ أَنْ نَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ. سابقه(١٠٢)

امام مسلم ایک اور سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کریم میں ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سوالات کرنے سے روک دیا گیا تھا اور باقی حدیث حسب سابق بیان کی۔

٤- بَابُ بَيَانِ الْإِيْمَانِ الَّذِيْ يُدْخَلُ بِهِ الْجَنَّةُ وَأَنَّ مَنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

ایمان کے جس درجہ کی وجہ سے جنت کے دخول کا استحقاق ہے اور جس نے احکام پر عمل کیا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا

١٠٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ أَيُّوْبَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَأَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهِ أَوْ بِزِمَامِهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوْ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ بِمَا يُقَرِّبُنِيْ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَا يُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ فَكَفَّ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ نَظَرَ فِيْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ وُفِّقَ أَوْ لَقَدْ هُدِيَ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَأَعَادَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ.

البخاري(١٣٩٦-٥٩٨٣) النسائي(٤٦٧)
تحفة الاشراف(٣٤٩١)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تشریف لے جا رہے تھے اچانک ایک دیہاتی آیا اور آپ کی اونٹنی کی نکیل پکڑ کر کہنے لگا یا رسول اللہ! وہ چیز بتلایئے جو مجھ کو جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کر دے، رسول اللہ ﷺ یہ بات سن کر رک گئے اور اپنے اصحاب کی طرف دیکھ کر فرمایا: اس شخص کو اس سوال کی من جانب اللہ توفیق ملی ہے، اس کے بعد آپ نے اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم نے کیا کہا تھا؟ اس شخص نے اپنا سوال دہرایا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔ (اب) اونٹنی کی نکیل چھوڑ دو۔

١٠٥- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَبُوْهُ عُثْمَانُ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ. سابقه(١٠٤)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوایوب انصاری کی بعینہٖ یہی روایت ذکر فرمائی ہے۔

١٠٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھ کو جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت

عمل أعمله يدنيني من الجنة ويباعدني من النار قال تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وتصل ذا رحمك فلما أدبر قال رسول الله ﷺ إن تمسك بما أمر به دخل الجنة وفي رواية ابن أبي شيبة إن تمسك به. سابقہ (١٠٤)

کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ' نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو' اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرو جب وہ شخص چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس شخص نے ان باتوں پر عمل کیا تو جنت میں جائے گا۔

١٠٧- حدثني أبو بكر بن إسحق حدثنا عفان حدثنا وهيب حدثنا يحيى بن سعيد عن أبي زرعة عن أبي هريرة أن أعرابيا جاء إلى رسول الله ﷺ فقال يا رسول الله دلني على عمل إذا عملته دخلت الجنة قال تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلاة المكتوبة وتؤدي الزكاة المفروضة وتصوم رمضان قال والذي نفسي بيده لا أزيد على هذا شيئا أبدا ولا أنقص منه فلما ولى قال النبي ﷺ من سره أن ينظر إلى رجل من أهل الجنة فلينظر إلى هذا. البخاري (١٣٩٧) تحفة الاشراف (١٤٩٣٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیے جس کو اختیار کرنے سے میں جنت میں چلا جاؤں' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ' فرض نماز ادا کرو' فرض زکوٰۃ دو' رمضان کے روزے رکھو' دیہاتی نے کہا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں ان احکام میں نہ کچھ زیادتی کروں گا اور نہ کمی' جب وہ شخص چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی جنتی کے دیکھنے سے خوش ہوتا ہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

١٠٨- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو كريب واللفظ لأبي كريب قالا حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر قال أتى النبي ﷺ النعمان بن قوقل فقال يا رسول الله أرأيت إذا صليت المكتوبة وحرمت الحرام وأحللت الحلال أأدخل الجنة فقال النبي ﷺ نعم. مسلم تحفة الاشراف (٢٣١٣)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نعمان بن قوقل آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! مجھے یہ بتلائیے کہ اگر میں فرض نمازیں پڑھتا رہوں' حرام سے بچتا رہوں اور حلال کام کرتا رہوں تو کیا میں جنت میں چلا جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

١٠٩- وحدثني حجاج بن الشاعر والقاسم بن زكرياء قالا حدثنا عبيد الله بن موسى عن شيبان عن الأعمش عن أبي صالح وأبي سفيان عن جابر رضي الله عنه قال قال النعمان بن قوقل يا رسول الله بمثله وزادوا فيه ولم أزد على ذلك شيئا.

مسلم تحفة الاشراف (٢٣١٢-٢٣٢٦)

امام مسلم ایک اور سند کے ساتھ حضرت جابر کی یہی روایت ذکر کرتے ہیں' اس میں یہ اضافہ ہے کہ نعمان بن قوقل نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں ان احکام پر کچھ زیادتی نہ کروں گا۔

١١٠- وحدثني سلمة بن شبيب حدثنا الحسن بن أعين حدثنا معقل وهو ابن عبيد الله عن أبي الزبير عن جابر أن رجلا سأل رسول الله ﷺ فقال أرأيت إذا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا مجھے یہ بتلائیے کہ اگر میں فرض نماز پڑھتا رہوں' رمضان کے روزے رکھوں' حلال کام

صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَأَحْلَلْتُ الْحَلَالَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَلَمْ أَزِدْ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۹۵۰)

کروں، حرام سے بچوں اور ان کاموں پر کوئی اضافہ نہ کروں تو کیا میں جنت میں چلا جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا ہاں! اس شخص نے کہا: بخدا! میں ان احکام میں کوئی اضافہ نہ کروں گا۔

٥-بَابُ بَيَانِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَدَعَائِمِهِ الْعِظَامِ

اسلام کے ارکان اور عظیم ستونوں کا بیان

١١١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْأَحْمَرَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةٍ عَلَى أَنْ يُوَحَّدَ اللَّهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ الْحَجُّ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ لَا صِيَامُ رَمَضَانَ وَالْحَجُّ هَكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۷۰٤۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے "اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا، نماز پڑھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا" ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر سے کہا: حج اور رمضان کے روزے، فرمایا نہیں رمضان کے روزے اور حج، میں نے رسول اللہ ﷺ سے یونہی سنا ہے۔

١١٢- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ السُّلَمِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ عَلَى أَنْ يُعْبَدَ اللَّهُ وَيُكْفَرَ بِمَا دُونَهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ. سابقہ (۱۱۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس کے سوا سب کی عبادت کا انکار کرنا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

١١٣- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۷٤۲۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے اور محمد (ﷺ) کے اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہونے کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

١١٤- وَحَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ يُحَدِّثُ طَاوُسًا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَلَا تَغْزُو فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے سوال کیا آپ جہاد کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اللہ تعالیٰ کی توحید کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا

وَحَجِّ الْبَيْتِ. البخاري(٨) الترمذي(٢٦٠٩)

حج کرنا۔

٦ - بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ تَعَالَى وَرَسُولِهِ ﷺ وَشَرَائِعِ الدِّينِ وَالدُّعَاءِ إِلَيْهِ وَالسُّؤَالِ عَنْهُ وَحِفْظِهِ وَتَبْلِيغِهِ مَنْ لَمْ يَبْلُغْهُ

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے‘ احکام شریعت پر عمل کرنے‘ ان کو یاد رکھنے اور ان کی دعوت دینے اور تبلیغ کرنے کا حکم

١١٥ - حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَعْمَلُ بِهِ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ فَقَالَ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ زَادَ خَلَفٌ فِي رِوَايَتِهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقَدَ وَاحِدَةً. البخاري(٥٣-٥٢٣-١٣٩٨-٣٠٩٥-٣٥١٠-٤٣٦٨ - ٤٣٦٩-٦١٧٦-٧٢٦٦-٧٥٥٦)ابوداؤد(٣٦٩٢-٤٦٧٧)الترمذي(١٥٩٩-٢٦١١)النسائي(٥٠٤٦-٥٠٨-٥٧٠)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عبدالقیس کا وفد حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں اور ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوسکتے ہیں لہذا آپ ہمیں کسی ایسی چیز کا حکم دیجیے جس پر ہم خود بھی عمل کریں اور اپنے قبیلہ کے لوگوں کو بھی اس پر عمل کرنے کی دعوت دیں‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم کو چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں‘ اور چار چیزوں سے روکتا ہوں‘ اللہ پر ایمان لانا‘ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی تفسیر کی اور فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا‘ زکوٰۃ ادا کرنا‘ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا‘ اور میں تم کو خشک کدو کے برتن‘ سبز گھڑے‘ لکڑی کے برتن اور اس برتن کے استعمال سے منع کرتا ہوں جس پر روغن قار (رال) ملا ہوا ہو‘ خلف بن ہشام نے اپنی روایت میں یہ اضافہ بھی کیا کہ جب آپ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ذکر فرمایا تو اپنی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

١١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ تَسْأَلُهُ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ الْوَفْدُ أَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا النَّدَامَى قَالَ فَقَالُوا

ابو جمرہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دوسرے لوگوں کے درمیان ترجمانی کیا کرتا تھا‘ ایک دفعہ ایک عورت آئی اور اس نے حضرت ابن عباس سے گھڑے میں بنائے ہوئے نبیذ کے بارے میں سوال کیا‘ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عبدالقیس کا وفد حاضر ہوا‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون لوگ ہیں؟ ان لوگوں نے کہا ربیعہ آپ نے فرمایا ان لوگوں کو خوش آمدید ہو یہ لوگ یہاں شرمندہ اور نادم نہیں ہوں گے‘ ان لوگوں نے

يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَإِنَّ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ
نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ
وَرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ قَالَ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ
عَنْ أَرْبَعٍ قَالَ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ قَالَ هَلْ
تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامُ
الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسًا
مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ
شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ النَّقِيرِ قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ قَالَ
احْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوا بِهِ مَنْ وَرَاءَكُمْ وَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ مَنْ وَرَاءَكُمْ وَلَيْسَ فِي رِوَايَتِهِ الْمُقَيَّرِ

سابقہ (۱۱۵)

عرض کیا کہ ہم لوگ آپ کی خدمت میں بہت دور سے آتے
ہیں حضور ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل
ہیں اس لیے ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ اور کسی مہینہ میں
آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے آپ ہم کو کوئی
فیصلہ کن بات بتلا دیجئے جس کی ہم اپنے پیچھے والوں کو خبر کریں اور عمل
بھی کریں اور ہم جنت میں داخل ہو جائیں حضرت ابن عباسؓ
نے کہا رسول اللہ ﷺ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار
سے روکا رسول اللہ ﷺ نے ان کو خدائے واحد پر ایمان
لانے کا حکم دیا اور فرمایا: کیا تمہیں خدائے واحد پر ایمان لانے
کا مطلب معلوم ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول
ہی زیادہ جاننے والے ہیں آپ نے فرمایا اس بات کی گواہی
دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ محمد
اللہ کے رسول ہیں نماز قائم کرنا زکوٰۃ ادا کرنا رمضان کے
روزے رکھنا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور ان کو
خشک کدو سے بنائے ہوئے برتن سبز گھڑے اور روغن قار ملے
ہوئے برتن کے استعمال سے روکا شعبہ نے لکڑی کے برتن کا
بھی ذکر کیا حضور نے فرمایا ان باتوں کو خود بھی یاد رکھو اور اپنے
قبیلے کے لوگوں تک پہنچاؤ ابوبکر ابن شیبہ نے اپنی روایت میں
لکڑی کے برتن کا ذکر نہیں کیا۔

۱۱۷- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ
حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ أَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا
حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَقَالَ أَنْهَاكُمْ
عَمَّا يُنْبَذُ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَزَادَ ابْنُ
مُعَاذٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ
لِلْأَشَجِّ أَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا
اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ. سابقہ (۱۱۵)

امام مسلم اسی حدیث کو ایک اور سند کے ساتھ بیان کر
کے یہ اضافہ ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم
کو اس نبیذ سے منع کرتا ہوں جو کدو اور لکڑی کے برتن میں اور
سبز گھڑے اور روغن قار ملے ہوئے برتن میں بنایا جاتا ہے اور
معاذ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے وفد عبد القیس کے سردار سے کہا کہ تم میں دو خصلتیں
ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے سمجھ اور بردباری۔

۱۱۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ لَقِيَ
الْوَفْدَ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ

قتادہ کہتے ہیں میں نے اس شخص سے حدیث سنی ہے
جس نے اس وفد سے ملاقات کی تھی جو رسول اللہ ﷺ کی
خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ سعید بن ابی عروبہ کہتے ہیں کہ قتادہ۔

قَالَ سَعِيدٌ وَذَكَرَ قَتَادَةُ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي حَدِيثِهِ هَذَا أَنَّ أُنَاسًا مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا حَيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَا نَقْدِرُ عَلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْمُرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ إِذَا نَحْنُ أَخَذْنَا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ اعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَصُومُوا رَمَضَانَ وَأَعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا عِلْمُكَ بِالنَّقِيرِ قَالَ بَلَى جِذْعٌ تَنْقُرُونَهُ فَتَقْذِفُونَ فِيهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ قَالَ سَعِيدٌ أَوْ قَالَ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ تَصُبُّونَ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى إِذَا سَكَنَ غَلَيَانُهُ شَرِبْتُمُوهُ حَتَّى إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوْ إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَضْرِبُ ابْنَ عَمِّهِ بِالسَّيْفِ قَالَ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ كَذَلِكَ قَالَ وَكُنْتُ أَخْبَؤُهَا حَيَاءً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ فَفِيمَ نَشْرَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فِي أَسْقِيَةِ الْأَدَمِ الَّتِي يُلَاثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَرْضَنَا كَثِيرَةُ الْجِرْذَانِ وَلَا تَبْقَى بِهَا أَسْقِيَةُ الْأَدَمِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ قَالَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (٤٣٧٥)

نے بیان کیا کہ انہوں نے ابونضرہ کے واسطہ سے حضرت ابوسعید خدری سے روایت بیان کی کہ عبدالقیس کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ رسول اللہ! ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں اس لیے حرمت والے مہینوں کے علاوہ اور کسی مہینہ میں حاضری ہمارے لیے ممکن نہیں ہے لہٰذا آپ ہم کو ایسا حکم دیجیے جو ہم اپنے قبیلہ تک پہنچائیں اور ہم خود بھی اس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک مت بناؤ' نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو' مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرو اور چار چیزوں سے تم کو روکتا ہوں' ان کا استعمال مت کرو' خشک کدوں کے بنائے ہوئے برتن' سبز گھڑے' لکڑی کے برتن اور روغن قار ملے ہوئے برتن' ان لوگوں نے عرض کیا حضور آپ کو معلوم ہے لکڑی کا برتن کیسا ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں' تم لکڑی کو کھوکھلا کر کے اس میں کھجور بھگو دیتے ہو' (راوی کو شک ہے کھجوریں فرمایا یا چھوہارے) اور جب اس کا کچا پانی جوش کھا کر ٹھہر جاتا ہے تو پھر تم اس کو پیتے ہو (جس کے نشہ کا یہ اثر ہوتا ہے) یہاں تک کہ تم میں سے ایک شخص اپنے چچازاد کو تلوار سے قتل کر ڈالتا ہے۔ وفد میں سے ایک شخص تھا جس کو اسی وجہ سے زخم لگا تھا اور اس نے رسول اللہ ﷺ سے شرم کی وجہ سے اپنا زخم چھپایا ہوا تھا اس نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ہم کس قسم کے برتنوں میں پیا کریں؟ آپ نے فرمایا چمڑے کی ان مشکوں میں پیو جن کے منہ بندھے ہوئے ہوں' اہل وفد نے عرض کیا یا نبی اللہ! ہمارے علاقہ میں چوہے بکثرت ہیں' وہاں چمڑے کے مشکیزہ وغیرہ نہیں رہ سکتے' یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان ہی برتنوں میں پیو اگر چہ چوہے کاٹ ڈالیں اگر چہ چوہے کاٹ ڈالیں' اگر چوہے کاٹ ڈالیں' پھر رسول اللہ ﷺ نے

عبدالقیس کے سردار سے فرمایا تمہارے اندر دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے سمجھ اور بُردباری۔

١١٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ لَقِيَ ذَلِكَ الْوَفْدَ وَذَكَرَ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ وَتَذِيفُونَ فِيهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ أَوِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ وَلَمْ يَقُلْ قَالَ سَعِيدٌ أَوْ قَالَ مِنَ التَّمْرِ. سابقہ(۱۱۸)

امام مسلم نے قتادہ کی اسی حدیث کو ایک اور سند کے ساتھ بیان کیا جس میں کچھ لفظی تغیر ہے کھجوروں کو پانی میں ڈالنے کے لیے تقذفون کی جگہ تذیفون کا لفظ ہے اور اس میں راوی سعید کا یہ قول بھی نہیں کہ "اس کو شک ہے کہ حضور نے کھجوروں کا ذکر کیا تھا یا چھواروں کا"۔

١٢٠- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قَزَعَةَ أَنَّ أَبَا نَضْرَةَ أَخْبَرَهُ وَحَسَنًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنَا اللَّهُ فِدَاءَكَ مَاذَا يَصْلُحُ لَنَا مِنَ الْأَشْرِبَةِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي النَّقِيرِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنَا اللَّهُ فِدَاءَكَ أَوَتَدْرِي مَا النَّقِيرُ قَالَ نَعَمِ الْجِذْعُ يُنْقَرُ وَسَطُهُ وَلَا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْحَنْتَمَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْمُوكَى.

مسلم تحفۃ الاشراف (٤٣٥٥)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب وفد عبدالقیس، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ ہمیں آپ پر فدا کرے کس قسم کے برتنوں میں پینا ہمارے لیے جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: لکڑی کے برتنوں میں مت پیا کرو۔ اہل وفد نے عرض کیا یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ ہمیں آپ پر فدا کرے آپ کو معلوم ہے لکڑی کا برتن کیسا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں لکڑی کو اندر سے کھود لیتے ہیں پھر فرمایا کدو کے برتن کو استعمال کردہ سبز گھڑے کو ان کی بجائے چمڑے کی ان مشکوں سے پیا کرو جن کا منہ بندھا ہوا ہو۔

ف: حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ وفد عبدالقیس نبی ﷺ کے پاس رجب ۹ ھ میں حاضر ہوا تھا۔

۷- بَابُ الدُّعَاءِ إِلَى الشَّهَادَتَيْنِ وَشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ

توحید و رسالت کی گواہی اور احکام شرعیہ کی دعوت دینا

١٢١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّاءَ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رُبَّمَا قَالَ وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے (یمن کا حاکم بنا کر) بھیجا اور فرمایا تم بعض اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو تو پہلے ان کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دینے کی دعوت دینا جب وہ اس کو مان لیں تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جب وہ ان کو تسلیم کر لیں تو ان کو بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ بھی فرض کی ہے جو ان کے دولت مند لوگوں سے لے کر ان کے فقراء میں تقسیم

عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ. البخاری (۱۳۹۵-۱۴۹۶-۱۴۵۸-۲۴۴۸-۴۳۴۷-۷۳۷۱) ابوداؤد (۱۵۸۴) الترمذی (۶۲۵-۲۰۱۴) النسائی (۲۴۳۴-۲۵۲۱) ابن ماجہ (۱۷۸۳)

کی جائے گی جب وہ اس کو قبول کر لیں تو تم زکوٰۃ میں ان کا بہترین مال ہرگز نہ لینا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا' کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

۱۲۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ. سابقہ (۱۲۱)

امام مسلم ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور وہی ہدایات بیان کیں جو پہلی حدیث میں گزر چکی ہیں۔

۱۲۳- حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللَّهِ فَإِذَا عَرَفُوا اللَّهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ. سابقہ (۱۲۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو فرمایا: تم اہل کتاب کے پاس جاؤ گے' سب سے پہلے انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دینا' جب وہ اس کو قبول کر لیں تو ان کو بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جب وہ اس حکم کی تعمیل کر لیں تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے اموال سے لے کر انہی کے فقراء میں تقسیم کر دی جائے گی' جب وہ اس کو مان لیں تو ان سے زکوٰۃ لینا لیکن ان کے بہترین مال سے تعرض نہ کرنا۔

۸- بَابُ الْأَمْرِ بِقِتَالِ النَّاسِ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

جب تک لوگ لا الہ الا اللہ نہ کہیں ان سے قتال کرنے کا حکم

۱۲۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے بعض قبائل مرتد ہو گئے اور حضرت ابوبکر نے انہیں زکوٰۃ کے خلاف جنگ کا ارادہ کیا تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر

النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

البخاری(١٣٩٩-١٤٥٧-٢٩٤٦-٦٩٢٤-٧٢٨٤-٧٢٨٥) ابوداؤد(١٥٥٦-١٥٥٧) الترمذی(٢٦٠٧) النسائی(٢٤٤٣-٣٠٩١-٣٠٩٢-٣٠٩٣-٣٩٨٠-٣٩٨١-٣٩٨٣-٣٩٨٥) تحفۃ الاشراف (١٠٦٦٩)

سے عرض کیا آپ ان لوگوں سے کس طرح جنگ کر سکتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد یہ ہے کہ مجھے اس وقت تک لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ لیں اور لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد میری طرف سے ان کی جان و مال محفوظ ہے البتہ جس شخص نے احکام اسلامیہ کی خلاف ورزی کی اس سے مؤاخذہ ہوگا اور اس کے باطن کا حال اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے' حضرت ابوبکر نے اس کے جواب میں فرمایا بخدا میں اس شخص سے ضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں فرق کرے گا' کیونکہ مال زکوٰۃ میں اللہ کا حق ہے۔ بخدا اگر یہ لوگ رسی کے اس ٹکڑے کو دینے سے بھی انکار کریں جس کو وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دیا کرتے تھے تو میں ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ بخدا میں نے سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ میں حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا ہے اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہی بات ٹھیک ہے۔

١٢٥- حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ النسائی(٣٠٩٠) تحفۃ الاشراف (١٣٢٢٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے اس وقت تک لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ پڑھ لیں' اور لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد میری طرف سے ان کی جان اور مال محفوظ ہے اور ان کے باطن کا حال اللہ کے سپرد ہے' البتہ اگر کسی شخص نے اسلامی احکام کی خلاف ورزی کی تو اس سے مؤاخذہ ہوگا۔

١٢٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ ح وَحَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيُؤْمِنُوا بِي وَبِمَا جِئْتُ بِهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٠١٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس وقت تک لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی نہ دیں اور میری رسالت کا اقرار نہ کر لیں اس کے بعد میری طرف سے ان کی جان اور مال محفوظ ہے اور ان کے باطن کا حال اللہ کے سپرد ہے' البتہ اسلامی احکام کی خلاف ورزی پر ان سے مؤاخذہ ہوگا۔

١٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ

امام مسلم نے ایک اور سند سے حضرت ابو ہریرہ کی یہی

يمان عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر وعن أبي صالح عن أبي هريرة قالا قال رسول الله ﷺ أمرت أن أقاتل الناس بمثل حديث ابن المسيب عن أبي هريرة.
النسائی (٣٩٨٧) ابن ماجہ (٣٩٢٧)

روایت بیان کی ہے۔

١٢٧م- حدثني أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا وكيع ح وحدثني محمد بن المثنى حدثنا عبد الرحمن يعني ابن مهدي قالا جميعا حدثنا سفيان عن أبي الزبير عن جابر قال قال رسول الله ﷺ أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله فإذا قالوا لا إله إلا الله عصموا مني دماءهم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على الله ثم قرأ إنما أنت مذكر لست عليهم بمصيطر. تحفۃ الاشراف (٢٧٤٩)
الترمذی (٣٣٤١)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس وقت تک لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ لیں اور لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد میری طرف سے ان کی جان اور مال محفوظ ہے البتہ اسلامی احکام کی خلاف ورزی پر ان سے مواخذہ ہوگا اور ان کے باطن کا حال اللہ کے سپرد ہے پھر آپ نے ایک آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے) آپ محض لوگوں کو نصیحت کرنے والے ہیں ان پر جبر کرنے والے نہیں ہیں۔

١٢٨- حدثنا أبو غسان المسمعي مالك بن عبد الواحد حدثنا عبد الملك بن الصباح عن شعبة عن واقد بن محمد بن زيد بن عبد الله بن عمر عن أبيه عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله ﷺ أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله ويقيموا الصلاة ويؤتوا الزكاة فإذا فعلوا عصموا مني دماءهم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على الله. البخاری (٢٥) تحفۃ الاشراف (٧٤٢٢)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس وقت تک لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی نہ دیں اور نماز اور زکوٰۃ ادا نہ کریں اس کے بعد میری طرف سے ان کی جانیں اور اموال محفوظ ہیں البتہ اسلامی احکام کی خلاف ورزی پر ان سے مواخذہ ہوگا اور ان کے باطن کا حال اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

١٢٩- حدثني سويد بن سعيد وابن أبي عمر قالا حدثنا مروان يعنيان الفزاري عن أبي مالك عن أبيه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول من قال لا إله إلا الله وكفر بما يعبد من دون الله حرم ماله ودمه وحسابه على الله. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٩٧٨)

ابو مالک کے والد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کلمہ پڑھا اور تمام باطل خداؤں کا انکار کیا اس کی جان اور مال محترم اور محفوظ ہے اور اس کے باطن کا حال اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

١٣٠- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا أبو خالد الأحمر ح وحدثنيه زهير بن حرب حدثنا يزيد بن هارون كلاهما عن أبي مالك عن أبيه أنه سمع النبي ﷺ يقول من وحد الله ثم ذكر بمثله. سابقہ (١٢٩)

ابو مالک کے والد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو ایک مانا ــــ اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

٩- باب الدليل على صحة إسلام من

موت کے وقت غرغرہ موت سے پہلے ایمان

حَضَرَةُ الْمَوْتُ مَالَمْ يَشْرَعْ فِي النَّزْعِ وَ هُوَ الْغَرْغَرَةُ وَ نَسْخِ جَوَازِ الْإِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ مَنْ مَّاتَ عَلَى الشِّرْكِ فَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ الْجَحِيْمِ وَلَا يُنْقِذُهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مِّنَ الْوَسَائِلِ

لانے کی صحت مشرکین کے لیے استغفار کا منسوخ ہونا اور اس پر دلیل کہ شرک پر مرنے والا جہنمی ہے

١٣١- حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ اَبَا جَهْلٍ وَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَ يُعِيْدُ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ حَتّٰى قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ اَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَ وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَالَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ. البخاری(١٣٦٠-٣٨٨٤-٤٦٧٥-٤٧٧٢-٦٦٨١) النسائی(٢٠٣٤) تحفۃ الاشراف(١١٢٨١)

سعید بن مسیب کے والد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آ پہنچا تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے' اس وقت ابو طالب کے پاس ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بھی موجود تھے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے چچا! ایک بار لا الہ الا اللہ کہو تو میں تمہارے حق میں اسلام کی گواہی دوں گا' ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ کہنے لگے: اے ابو طالب! کیا تم اپنے باپ عبد المطلب کی ملت کو چھوڑ رہے ہو۔ رسول اللہ ﷺ مسلسل ابو طالب کو کلمہ پڑھنے کی تلقین کرتے رہے' بہر حال ابو طالب نے جو آخری الفاظ کہے وہ یہ تھے میں اپنے باپ عبد المطلب کی ملت پر ہوں اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہ خدا میں اس وقت تک تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرتا رہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ اس سے روک نہ دے' اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) نبی اور مسلمانوں کے لیے مشرکین کی مغفرت کی دعا کرنا جائز نہیں خواہ وہ ان کے رشتہ دار کیوں نہ ہوں جب کہ ان کا جہنمی ہونا معلوم ہو چکا ہے۔ اور ابو طالب کے بارے میں یہ آیت بھی نازل فرمائی: (ترجمہ) ہر وہ شخص جس کو آپ چاہیں آپ اس میں ہدایت جاری نہیں کر سکتے۔ البتہ اللہ تعالیٰ جس کے حق میں چاہتا ہے ہدایت پیدا فرما دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں سے خوبی واقف ہے۔

١٣٢- وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ وَ هُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنِ

امام مسلم نے ایک اور سند سے یہی حدیث روایت کی مگر اس میں ان دو آیتوں کا ذکر نہیں کیا۔

الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ صَالِحٍ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْآيَتَيْنِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ وَيَعُودَانِ فِي تِلْكَ الْمَقَالَةِ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ مَكَانَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ فَلَمْ يَزَالَا بِهِ. سابقه(١٣١)

١٣٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَمِّهِ عِنْدَ الْمَوْتِ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَبَى قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ الْآيَةَ.

الترمذي(٣١٨٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا (ابو طالب) کی موت کے وقت فرمایا: آپ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں میں قیامت کے دن آپ کے اسلام کی گواہی دوں گا لیکن ابو طالب نے انکار کر دیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: انک لا تهدی من احببت۔

١٣٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَمِّهِ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ يَقُولُونَ إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ الْجَزَعُ لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ. سابقه(١٣٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا (ابو طالب) سے فرمایا آپ کلمہ پڑھ لیجیے میں قیامت کے دن آپ کے اسلام کی گواہی دوں گا ابو طالب نے کہا اگر مجھے قریش کی ان باتوں سے عار نہ ہوتا کہ "ابو طالب موت سے ڈر کر مسلمان ہو گیا" تو میں کلمہ پڑھ کر تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا" اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی: إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ۔

١٠- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى التَّوْحِيدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَطْعًا

جس شخص کا توحید پر خاتمہ ہوا وہ جنت میں قطعی طور پر داخل ہوگا

١٣٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ. مسلم تحفة الاشراف(٩٧٩٨)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس ایمان پر مرا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

١٣٦- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً. مسلم تحفة الاشراف(٩٧٩٨)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت عثمان کی یہی روایت بیان کی ہے۔

١٣٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم

حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيرٍ قَالَ فَنَفِدَتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ قَالَ حَتَّى هَمَّ بِنَحْرِ بَعْضِ حَمَائِلِهِمْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ جَمَعْتَ مَا بَقِيَ مِنْ أَزْوَادِ الْقَوْمِ فَدَعَوْتَ اللَّهَ عَلَيْهَا قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَجَاءَ ذُو الْبُرِّ بِبُرِّهِ وَذُو التَّمْرِ بِتَمْرِهِ قَالَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَذُو النَّوَاةِ بِنَوَاهُ قُلْتُ وَمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ بِالنَّوَى قَالَ كَانُوا يَمُصُّونَهُ وَيَشْرَبُونَ عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهَا قَالَ حَتَّى مَلَأَ الْقَوْمُ أَزْوِدَتَهُمْ قَالَ فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فِيهِمَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۸۰٦)

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر (غزوۂ تبوک) میں جا رہے تھے کہ زادِ راہ ختم ہو گیا رسول اللہ ﷺ کا خیال تھا کہ بعض اونٹ ذبح کر دیے جائیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کاش آپ لوگوں کے بچے کھچے کھانے کو جمع کر کے اس پر دعا کریں آپ نے ایسا ہی کیا' اس کے بعد جس شخص کے پاس گندم تھا وہ گندم لے آیا اور جس کے پاس کھجوریں تھیں وہ کھجوریں لے آیا۔ مجاہد نے کہا اور جس کے پاس گٹھلیاں تھیں وہ گٹھلیاں لے آیا۔ راوی نے کہا میں نے مجاہد سے پوچھا کہ گٹھلیوں کا وہ لوگ کیا کرتے تھے؟ مجاہد نے کہا ان کو چوس کر پانی پی لیتے تھے' حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان تمام چیزوں کو اکٹھا کر کے دعا فرمائی جس کی برکت سے وہ کھانا اس قدر زیادہ ہو گیا کہ تمام لوگوں نے اپنے برتنوں کو بھر لیا' یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں' جو شخص توحید و رسالت پر ایمان کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا وہ جنتی ہوگا۔

۱۳۸- وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ شَكَّ الْأَعْمَشُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ افْعَلُوا قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلَكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللَّهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَهُ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ قَالَ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ قَالَ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ يَسِيرٌ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ

حضرت ابوہریرہ یا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ غزوۂ تبوک کے سفر میں لوگوں کو سخت بھوک لگی ہوئی تھی' صحابۂ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم پانی لانے والے اونٹوں کو ذبح کر کے کھا لیں اور چربی کا تیل بنا لیں' رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی' اتنے میں حضرت عمر آ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ نے ایسا کیا تو سواریاں کم ہو جائیں گی البتہ آپ لوگوں کا بچا ہوا کھانا منگوا لیجیے اور اس پر برکت کی دعا کیجیے' اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ برکت عطا فرمائے گا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے اور ایک چمڑے کا دسترخوان بچھا دیا پھر لوگوں کا بچا ہوا کھانا منگوا لیا' کوئی شخص اپنی ہتھیلی میں جوار اور کوئی کھجوریں اور کوئی روٹی کے ٹکڑے لیے چلا آ رہا تھا' یہ سب چیزیں مل کر بہت تھوڑی مقدار میں جمع ہو گئیں' رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا فرمائی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

قَالَ فَاجْعَلُوا فِيهَا أَوْ عَلَيْهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَئُوهُ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يَلْقَى اللَّهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٥٣٥-٤٠١٠)

سب اپنے اپنے برتنوں میں کھانا بھر لیں۔ چنانچہ تمام لوگوں نے اپنے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ لشکر کے تمام برتن بھر گئے اور سب نے مل کر کھانا کھایا اور سیر ہو گئے اور کھانا پھر بھی بچ گیا' رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور جو شخص بھی اس کلمہ پر یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا وہ شخص جنتی ہوگا۔

١٣٩- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَابْنُ أَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ. البخاری (٣٤٣٥)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کلمۂ شہادت پڑھے اور اس بات کی گواہی دے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے' اس کی بندی مریم کے بیٹے ہیں اور اس کا وہ کلمہ ہیں جس کو اس نے حضرت مریم کی طرف القا کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ روح ہیں' اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ چاہے گا اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔

١٤٠- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ. سابقہ (١٣٩)

امام مسلم نے یہی حدیث ایک اور سند سے بھی ذکر کی ہے جس کے آخر میں یہ ہے کہ اس کے عمل جیسے بھی ہوں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا' اور اس روایت میں "آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے" کا ذکر نہیں ہے۔

١٤١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لِي مَهْلًا لِمَ تَبْكِي فَوَاللَّهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَوْفَ أُحَدِّثُكُمُوهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ

صنابحی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبادہ بن صامت کی عیادت کے لیے گیا' حضرت عبادہ نزع کی حالت میں تھے میں انہیں دیکھ کر رونے لگا انہوں نے فرمایا روتے کیوں ہو بخدا اگر مجھے گواہ بنایا گیا تو میں تمہارے حق میں گواہی دوں گا اور اگر مجھے شفیع بنایا گیا تو میں تمہارے حق میں شفاعت کروں گا اور اگر مجھے قدرت ہوئی تو تم کو ضرور نفع پہنچاؤں گا' اس کے بعد فرمایا میں نے ایک حدیث کے علاوہ رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی تمام احادیث تم کو سنا دیں اور وہ حدیث بھی آج تم کو سنا رہا ہوں' کیونکہ یہ میرا آخری وقت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی

عملوا الناس. الترمذی (۲٦۳۸)

۱٤۲- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ. البخاری (۵۹٦۷-٦۲٦۷-٦۵۰۰)

تحفۃ الاشراف (۳۰۸)

وہ اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک سفر میں میں رسول اللہ ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا' میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان کجاوے کی درمیانی لکڑی حائل تھی اچانک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! کچھ دور چلنے کے بعد پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! پھر کچھ دور چلنے کے بعد رسول اللہ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کیا: میں آپ کی فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں' آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی خوب جاننے والا ہے' آپ نے فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں' اس کے بعد حضور کچھ دیر تک سفر کرتے رہے پھر فرمایا اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کیا لبیک میں آپ کے احکام کی اطاعت کے لیے حاضر ہوں' یا رسول اللہ! فرمایا تمہیں معلوم ہے جب بندے یہ احکام بجا لائیں تو ان کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے' فرمایا بندوں کا اللہ تعالیٰ پر حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے۔

۱٤۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ قَالَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا. تحفۃ الاشراف (۱۱۳۵۱)

البخاری (۲۸۵٦) [illegible] (۲۸۵٦) الترمذی (۲٦٤۳)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں عفیر نامی دراز گوش پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار تھا' حضور نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جاننے والا ہے' فرمایا اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ وہ ان کو عذاب نہ دے' جنہوں نے کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرایا' حضرت معاذ کہتے ہیں میں نے عرض کیا حضور میں لوگوں کو یہ خوش خبری نہ سناؤں! فرمایا: نہیں ورنہ وہ اسی پر توکل کر کے بیٹھ جائیں

گے۔

١٤٤ - حدثنا محمد بن المثنى و ابن بشار قال ابن المثنى حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن ابي حصين والاشعث بن سليم انهما سمعا الاسود بن هلال يحدث عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله ﷺ يا معاذ اتدري ما حق الله على العباد قال الله ورسوله اعلم قال ان يعبد الله ولا يشرك به شيئا قال اتدري ما حقهم عليه اذا فعلوا ذلك فقلت الله ورسوله اعلم قال ان لا يعذبهم. البخاری (٧٣٧٣) تحفۃ الاشراف (١١٣٠٦)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے' آپ نے فرمایا یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ قرار دیں' پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ جب بندے یہ احکام بجالائیں تو ان کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جاننے والا ہے' فرمایا یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہ دے۔

١٤٥ - حدثني القاسم بن زكريا حدثنا حسين عن زائدة عن ابي حصين عن الاسود بن هلال قال سمعت معاذا يقول دعاني رسول الله ﷺ فاجبته فقال هل تدري ما حق الله على الناس نحو حديثهم. سابقہ (١٤٤)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے اس میں یہ تغیر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل کو بلایا اور پھر یہ مکالمہ ہوا۔

١٤٦ - حدثني زهير بن حرب حدثنا عمر بن يونس الحنفي حدثنا عكرمة بن عمار قال حدثني ابو كثير قال حدثني ابو هريرة قال كنا قعودا حول رسول الله ﷺ معنا ابو بكر و عمر في نفر فقام رسول الله ﷺ من بين اظهرنا فابطا علينا وخشينا ان يقتطع دوننا وفزعنا فقمنا فكنت اول من فزع فخرجت ابتغي رسول الله ﷺ حتى اتيت حائطا للانصار لبني النجار فدرت به هل اجد له بابا فلم اجد فاذا ربيع يدخل في جوف حائط من بئر خارجة والربيع الجدول فاحتفزت كما يحتفز الثعلب فدخلت على رسول الله ﷺ فقال ابو هريرة فقلت نعم يا رسول الله قال ما شانك قلت كنت بين اظهرنا فقمت فابطات علينا فخشينا ان تقتطع دوننا ففزعنا فكنت اول من فزع فاتيت هذا الحائط فاحتفزت كما يحتفز الثعلب وهؤلاء الناس ورائي فقال يا ابا هريرة واعطاني نعليه فقال اذهب بنعلي هاتين فمن لقيت من وراء هذا الحائط يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة فكان اول من لقيت عمر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ دیگر صحابہ کے علاوہ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی بیٹھے ہوئے تھے' اچانک رسول اللہ ﷺ اٹھ کر چلے گئے اور کافی دیر تک تشریف نہ لائے تو ہمیں خوف ہوا کہ کہیں خدانخواستہ آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو' اس خیال سے ہم سب کھڑے ہو گئے سب سے پہلے میں گھبرا کر آپ کی تلاش میں نکلا اور انصار بنی نجار کے باغ تک پہنچ گیا' میں باغ کے چاروں طرف گھومتا رہا لیکن مجھے اندر جانے کے لیے کوئی دروازہ نہ ملا' اتفاقاً ایک نالہ دکھائی دیا جو باہر کے کنوئیں سے باغ کے اندر کی طرف جا رہا تھا' میں لومڑی کی طرح گھس کر اس نالہ کے راستہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے پھر آپ اچانک اٹھ کر تشریف لے گئے آپ کی واپسی میں دیر ہو گئی' اس وجہ سے ہمیں خوف دامن گیر ہوا کہ کہیں دشمن آپ کو تنہا دیکھ کر پریشان نہ کریں' ہم

بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيتُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عُمَرُ بِيَدِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَخَرَرْتُ لِاسْتِي فَقَالَ ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَجْهَشْتُ بُكَاءً وَرَكِبَنِي عُمَرُ فَإِذَا هُوَ عَلَى أَثَرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَقِيتُ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي بَعَثْتَنِي بِهِ فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاسْتِي قَالَ ارْجِعْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُونَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَلِّهِمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٨٤٣)

سب گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور سب سے پہلے میں آپ کی تلاش میں نکلا۔ پس میں اس باغ تک پہنچا اور لومڑی کی طرح گھس کر باغ کے اندر آ گیا' باقی صحابہ میرے پیچھے آ رہے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے اپنی نعلین مبارک مجھے عطا فرمائیں اور فرمایا اے ابو ہریرہ! میری یہ دونوں جوتیاں لے کر چلے جاؤ اور باغ کے باہر جو شخص تم کو کلمہ طیبہ کی دلی یقین سے شہادت دیتا ہوا ملے اس کو جنت کی بشارت دے دو۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ باغ کے باہر سب سے پہلے میری ملاقات حضرت عمر سے ہوئی۔ انہوں نے پوچھا اے ابو ہریرہ! یہ جوتیاں کیسی ہیں؟ میں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ کی جوتیاں ہیں جو حضور نے مجھے اس لیے دی ہیں کہ جو شخص بھی مجھے یقین کے ساتھ کلمہ طیبہ کی گواہی دیتا ہوا ملے اس کو میں جنت کی بشارت دے دوں' یہ سن کر حضرت عمر نے میرے سینہ پر ایک تھپڑ مارا جس کی وجہ سے میں پیٹھ کے بل گر پڑا' پھر حضرت عمر نے مجھ سے کہا' رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس جاؤ' پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر رونے لگا ساتھ ہی حضرت عمر بھی پہنچ گئے' رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اے ابو ہریرہ کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا سب سے پہلے میری ملاقات حضرت عمر سے ہوئی میں نے ان کو آپ کا پیغام پہنچایا' انہوں نے میرے سینہ پر تھپڑ مار کر مجھے پیٹھ کے بل گرا دیا اور کہا واپس چلے جاؤ' رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر سے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا؟ حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا واقعی آپ نے ابو ہریرہ کو اپنی جوتیاں دے کر بھیجا تھا کہ جو شخص اسے یقین قلب کے ساتھ کلمہ طیبہ کی گواہی دیتا ہوا ملے اس کو یہ جنت کی بشارت دے دے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ہاں! حضرت عمر نے عرض کیا حضور ایسا نہ کریں کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ پھر کلمہ پر ہی بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے' ان کو عمل کرنے دیجئے' آپ نے فرمایا اچھا پھر انہیں عمل کرنے دو۔

١٤٧- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سواری پر سوار تھے اور حضرت معاذ بن

النبي ﷺ ومعاذ بن جبل رديفه على الرحل فقال يا معاذ قال لبيك يا رسول الله وسعديك قال يا معاذ قال لبيك يا رسول الله وسعديك قال يا معاذ قال لبيك يا رسول الله وسعديك قال ما من عبد يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله الا حرمه الله على النار قال يا رسول الله افلا اخبر بها فيستبشروا قال اذا يتكلوا فاخبر بها معاذ عند موته تأثما. البخاري (١٢٨)

تحفة الاشراف (١٣٦٣)

جبل آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے' حضور نے فرمایا یا معاذ! حضرت معاذ نے کہا لبیک یا رسول اللہ! آپ نے پھر فرمایا یا معاذ! حضرت معاذ نے کہا لبیک یا رسول اللہ! آپ نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ بن جبل نے کہا لبیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں' اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوزخ پر حرام کر دے گا۔ حضرت معاذ نے عرض کیا کہ حضور! میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ نے فرمایا پھر لوگ اس پر اعتماد کر کے بیٹھ جائیں گے' پھر حضرت معاذ نے موت کے وقت گناہ سے بچنے کے لیے یہ حدیث بیان کر دی۔

١٤٨- حدثنا شيبان بن فروخ حدثنا سليمان يعني ابن المغيرة قال حدثنا ثابت عن انس بن مالك قال حدثني محمود بن الربيع عن عتبان بن مالك قال قدمت المدينة فلقيت عتبان فقلت حديث بلغني عنك قال اصابني في بصري بعض الشيء فبعثت الى رسول الله ﷺ اني احب ان تأتيني فتصلي في منزلي فاتخذه مصلى قال فاتى النبي ﷺ ومن شاء الله من اصحابه فدخل وهو يصلي في منزلي واصحابه يتحدثون بينهم ثم اسندوا عظم ذلك وكبره الى مالك ابن دخشم قال ودوا انه دعا عليه فهلك وودوا انه اصابه شر فقضى رسول الله ﷺ الصلوة وقال اليس يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله قالوا انه يقول ذلك وما هو في قلبه قال لا يشهد احد ان لا اله الا الله واني رسول الله فيدخل النار او تطعمه قال انس فاعجبني هذا الحديث فقلت لابني اكتبه فكتبه. البخاري (٤٢٤-٤٢٥-٦٦٧-٦٨٦-٨٣٨-٨٤٠-١١٨٦-٤٠٠٩-٥٤٠١-٦٤٢٣-٦٩٣٨) مسلم (١٤٩٤-١٤٩٥-١٤٩٦) النسائي (٧٨٧-١٣٢٦) ابن ماجه (٧٥٤)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے محمود بن ربیع نے کہا کہ مدینہ میں میری ملاقات عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے کہا میں نے آپ کی روایت کردہ ایک حدیث سنی ہے وہ مجھے براہ راست سنائیے' حضرت عتبان نے کہا میری آنکھوں میں کچھ تکلیف واقع ہو گئی تھی' اس لیے میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ حضور میری تمنا ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لا کر کسی جگہ نماز پڑھ لیں تاکہ میں اس جگہ کو نماز پڑھنے کے لیے متعین کر لوں' حضرت عتبان نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ چند صحابہ کے ساتھ میرے گھر تشریف لائے' رسول اللہ ﷺ نماز میں مشغول ہو گئے اور صحابہ آپس میں باتیں کرنے لگے' دوران گفتگو مالک بن دخشم کا بھی ذکر کیا گیا' لوگوں نے اسے مغرور اور متکبر کہا اور یہ خواہش ظاہر کی کہ حضور اس کے حق میں ہلاکت کی دعا فرمائیں' رسول اللہ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر ان سے پوچھا کہ کیا مالک بن دخشم اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ صحابہ نے کہا وہ زبانی تو کہتا ہے لیکن دل سے نہیں کہتا' آپ نے فرمایا جو شخص بھی اس بات کی گواہی دے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور میں اللہ کا رسول

ہوں' وہ دوزخ میں داخل ہو گا نہ دوزخ اسے کھائے گی' حضرت انس کہتے ہیں کہ یہ حدیث مجھے بہت اچھی معلوم ہوئی' میں نے اپنے بیٹے سے کہا اس کو لکھ لو تو انہوں نے اس حدیث کو لکھ لیا۔

١٤٩- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنِي عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ عَمِيَ فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ تَعَالَ فَخُطَّ لِي مَسْجِدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَاءَ قَوْمُهُ وَنُعِتَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُمِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ. سابقہ(١٤٨)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ نابینا ہو گئے تھے اس وجہ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ میرے مکان پر تشریف لا کر نماز پڑھنے کے لیے ایک جگہ متعین کر دیجئے' جب حضور تشریف لائے تو حضرت عتبان بن مالک کے خاندان کے لوگ آئے' لیکن مالک بن دخشم نہیں آئے باقی حدیث حسب سابق ہے۔

١١- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَإِنِ ارْتَكَبَ الْمَعَاصِيَ الْكَبَائِرَ

جو شخص اللہ تعالیٰ کو رب' اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو نبی مان کر راضی ہو' وہ مومن ہے خواہ وہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرے

١٥٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَبِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا. الترمذی(٢٦٢٣) تحفۃ الاشراف(٥١٢٧)

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کو رب' اسلام کو دین' اور محمد ﷺ کو رسول مان کر راضی ہو گیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔

ف: اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ جس شخص نے اللہ کے سوا اور کسی چیز کو اپنا مطلوب نہیں بنایا' اسلام کے سوا اور کسی طریقہ کو نہیں اپنایا اور محمد ﷺ کے سوا اور کسی کی شریعت کو نہیں اپنایا' اس کے ظاہر اور باطن میں اسلام سرایت کر جائے گا۔

١٢- بَابُ بَيَانِ عَدَدِ شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَفْضَلِهَا وَأَدْنَاهَا وَفَضِيلَةِ الْحَيَاءِ وَكَوْنِهِ مِنَ الْإِيمَانِ

ایمان کی شاخوں کی تعداد' ایمان کے اعلیٰ اور ادنیٰ درجہ کا بیان اور حیاء بھی ایمان کا ایک حصہ ہے

١٥١- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایمان کی ستر (٧٠) سے زیادہ شاخیں ہیں اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

الإيمان. البخاري(٩) ابوداود(٤٦٧٦) الترمذي(٢٦١٤) النسائي (٥٠١٩-٥٠٢٠-٥٠٢١) ابن ماجه(٥٧) تحفة الاشراف(١٢٨١٦)

١٥٢- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ. سابقہ(١٥١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کی ستر یا ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں جن میں سب سے افضل شاخ کلمہ طیبہ کا اقرار ہے اور سب سے ادنیٰ شاخ راستہ میں سے کسی تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا ہے اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

١٥٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ.

الترمذي(٢٦١٥) ابن ماجه(٥٨)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص اپنے بھائی کو حیاء کرنے سے منع کر رہا ہے یہ سن کر آپ نے فرمایا: حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔

١٥٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مَرَّ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَعِظُ أَخَاهُ. مسلم تحفة الاشراف(٦٩٥٤)

امام مسلم نے ایک اور سند سے اسی حدیث کو روایت کیا جس میں یہ بیان ہے کہ حیاء سے روکنے والا شخص ایک انصاری صحابی تھا۔

١٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا السَّوَّارِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ أَنَّ مِنْهُ وَقَارًا وَمِنْهُ سَكِينَةً فَقَالَ عِمْرَانُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صُحُفِكَ.

البخاري(٦١١٧)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیاء سے بھلائی ہی حاصل ہوتی ہے یہ سن کر بشیر بن کعب نے کہا کہ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ حیاء سے وقار اور اطمینان حاصل ہوتا ہے حضرت عمران نے اس کے جواب میں کہا میں تم کو حدیث رسول سنا رہا ہوں اور تم اس کے مقابلہ میں اپنی کتابوں کی باتیں پیش کر رہے ہو۔

١٥٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ إِسْحَاقَ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ حَدَّثَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي رَهْطٍ مِنَّا وَفِينَا بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ يَوْمَئِذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ قَالَ أَوْ قَالَ الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّا لَنَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَوِ الْحِكْمَةِ أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةً وَوَقَارًا لِلَّهِ تَعَالَى وَمِنْهُ ضَعْفٌ قَالَ فَغَضِبَ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم اپنے ساتھیوں کے ساتھ حضرت عمران بن حصین کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ہم میں بشیر بن کعب بھی موجود تھے حضرت عمران نے ایک حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیاء پوری کی پوری خیر ہے یا آپ نے فرمایا حیاء مکمل خیر ہے بشیر بن کعب نے کہا ہم نے بعض کتابوں میں یہ پڑھا ہے کہ بعض دفعہ حیاء سے وقار اور اطمینان حاصل ہوتا ہے اور بعض

عِمْرَانُ حَتَّى احْمَرَّتَا عَيْنَاهُ وَقَالَ أَلَا أُرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتُعَارِضُ فِيهِ قَالَ فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ قَالَ فَمَا زِلْنَا نَقُولُ إِنَّهُ مِنَّا يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

ابوداود (٤٧٩٦)
تحفۃ الاشراف (١٠٨٧٠)

دفعہ اس سے کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ یہ سن کر حضرت عمران کی آنکھیں غصہ سے سرخ ہو گئیں اور فرمانے لگے میں تم کو حدیث رسول اللہ ﷺ سناتا ہوں اور تم اس کے خلاف باتیں کہتے ہو۔ یہ کہہ کر حضرت عمران نے دوبارہ یہی حدیث بیان کی اور ہم ان کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے کہنے لگے اے ابو نجید! بشیر ہم ہی میں سے ہیں اور انہوں نے یہ بات کسی بری نیت سے نہیں کی۔

١٥٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حُجَيْرَ بْنَ الرَّبِيعِ الْعَدَوِيَّ يَقُولُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٠٧٩٢)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ بھی روایت جسے اسی طرح ذکر کی ہے۔

١٣ - بَابُ جَامِعِ أَوْصَافِ الْإِسْلَامِ

اسلام کے جامع اوصاف

١٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرَكَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ.

تحفۃ الاشراف (٤٤٧٨) الترمذی (٢٤١٠) ابن ماجہ (٣٩٧٢)

حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کے متعلق مجھے کوئی ایسا ارشاد فرمائیے کہ پھر میں آپ کے بعد کسی اور سے سوال نہ کروں' ابو اسامہ کی روایت میں ہے' میں آپ کے غیر سے سوال نہ کروں' آپ نے فرمایا: کہو میں اللہ پر ایمان لایا پھر اسی پر مستقیم رہو۔

١٤ - بَابُ بَيَانِ تَفَاضُلِ الْإِسْلَامِ وَأَيِّ أُمُورِهِ أَفْضَلُ

احکام اسلام میں سے بعض کی بعض پر فضیلت

١٥٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.

البخاری (١٢-٢٨-٥٨٨٢) ابوداود (٥١٩٤) النسائی (٥٠١٥)
ابن ماجہ (٣٢٥٣) تحفۃ الاشراف (٨٩٢٧)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اسلام کا کون سا حکم بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: لوگوں کو کھانا کھلانا اور ہر مسلمان کو سلام کرنا خواہ وہ شخص تمہارا جانا پہچانا ہو یا اجنبی۔

١٦٠ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان

الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۸۹۲۹)

کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کون سا مسلمان بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

۱۶۱- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ عَبْدٌ أَنْبَأَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸۳۷)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (کامل) مسلمان وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

۱۶۲- وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کا کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: مسلمان کے جس عمل کے سبب سے اس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

وَحَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ سے بھی روایت ذکر کی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں کون سا مسلمان افضل ہے۔

البخاری (۱۱) الترمذی (۲۵۰٤) النسائی (۵۰۱٤) تحفۃ الاشراف (۹۰۱۱)

۱۵- بَابُ خِصَالٍ مَنِ اتَّصَفَ بِهِنَّ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ

ان خصائل کا بیان جن کے ساتھ متصف ہونے سے ایمان کی حلاوت حاصل ہوتی ہے

۱۶۳- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ. البخاری (۱٦-٦٥٤٢) الترمذی (۲٦۲٤)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس کو پالے گا۔ (۱) اللہ اور اس کا رسول اس کو باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں (۲) جس شخص سے بھی اس کو محبت ہو وہ محض اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہو (۳) کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ کفر میں لوٹنے کو اس طرح ناپسند کرتا ہو جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہو۔

۱٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں وہ ایمان کا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ. البخاري (٢١-٦٠٤١) النسائي (٥٠٠٣) ابن ماجه (٤٠٣٣)

مزہ پالے گا۔ (۱) جس شخص سے محبت کرے محض اللہ کے لیے کرے (۲) اللہ اور اس کا رسول اس کو سب سے زیادہ محبوب ہوں (۳) کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ کفر میں لوٹنا اس کو آگ میں ڈالے جانے سے زیادہ ناپسند ہو۔

١٦٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَنْبَأَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا. مسلم تحفة الاشراف (٣٤٢)

امام مسلم نے ایک اور سند سے بھی یہ روایت ذکر کی ہے جس میں یہ تغیر ہے: دوبارہ یہودی یا نصرانی ہو جانے سے آگ میں ڈالے جانے کو زیادہ بہتر سمجھے۔

١٦ - بَابُ وُجُوبِ مَحَبَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ مِنَ الْأَهْلِ وَالْوَلَدِ وَالْوَالِدِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَإِطْلَاقِ عَدَمِ الْإِيمَانِ عَلَى مَنْ لَمْ يُحِبَّهُ هَذِهِ الْمَحَبَّةَ

اپنے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے محبت کا وجوب

١٦٦ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ الرَّجُلُ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.

البخاري (١٥) النسائي (٥٠٢٩)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے اہل، اس کے مال اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

١٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. البخاري (١٥) النسائي (٥٠٢٨) ابن ماجه (٦٧)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی اولاد، اس کے والد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

١٧ - بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مِنْ خِصَالِ الْإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ

ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ جو اچھی چیز اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی پسند کرے

١٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس

عن أنس بن مالك عن النبي ﷺ قال لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه أو قال لجاره ما يحب لنفسه. البخاري (١٣) الترمذي (٢٥١٥) النسائي (٥٠٣١-٥٠٥٤) ابن ماجه (٦٦)

وقت تک مومن نہیں ہوگا جب تک کہ اپنے بھائی یا پڑوسی کے لیے ایسی چیز پسند نہ کرے جس کو خود اپنے لیے پسند کرتا ہو۔

١٦٩- وحدثني زهير بن حرب حدثنا يحيى بن سعيد عن حسين المعلم عن قتادة عن أنس بن مالك عن النبي ﷺ قال والذي نفسي بيده لا يؤمن عبد حتى يحب لجاره أو قال لأخيه ما يحب لنفسه.

البخاري (١٣) النسائي (٥٠٣٢)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوگا جب تک اپنے پڑوسی یا بھائی کے لیے اس چیز کو پسند نہ کرے جسے وہ خود اپنے لیے پسند کرتا ہو۔

١٨- باب تحريم إيذاء الجار

پڑوسی کو تکلیف پہنچانے کی ممانعت

١٧٠- حدثنا يحيى بن أيوب وقتيبة بن سعيد وعلي بن حجر جميعا عن إسماعيل بن جعفر قال ابن أيوب حدثنا إسماعيل قال أخبرني العلاء عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال لا يدخل الجنة من لا يأمن جاره بوائقه. مسلم تحفة الاشراف (١٣٩٨٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی ایذا رسانی سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

١٩- باب الحث على إكرام الجار والضيف ولزوم الصمت إلا عن الخير وكون ذلك كله من الإيمان

پڑوسی اور مہمان کی تکریم کرنا اور نیکی کی بات کے سوا خاموش رہنا علامات ایمان سے ہے

١٧١- حدثني حرملة بن يحيى أنبأنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا أو ليصمت ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه.

مسلم تحفة الاشراف (١٥٣٣٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

١٧٢- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا أبو الأحوص عن أبي حصين عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا أو ليسكت. البخاري (٦٠١٨) ابن ماجه (٣٩٧١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ یا تو اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

١٧٣- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي حَصِينٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٤٥٠)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی جس میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

١٧٤- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ. البخاری (٦٠١٩-٦١٣٥-٦١٣٦-٦٤٧٦) مسلم (٤٤٨٨-٤٤٨٩-٤٤٩٠) ابوداؤد (٣٧٤٨) الترمذی (١٩٦٧-١٩٦٨) ابن ماجہ (٣٦٧٢-٣٦٧٥)

حضرت ابو شریح خزاعی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ یا تو اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

٢٠- بَابُ بَيَانِ كَوْنِ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْإِيمَانِ وَأَنَّ الْإِيمَانَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

برائی سے روکنا ایمان کی علامت ہے اور ایمان میں زیادتی اور کمی ہوتی ہے

١٧٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ الصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَقَالَ قَدْ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ. ابوداؤد (١١٤٠-٤٣٤٠) الترمذی (٢١٧٢) النسائی (٥٠٢٣-٥٠٢٤) ابن ماجہ (١٢٧٥-٤٠١٣)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عید کے دن نماز سے پہلے جس شخص نے سب سے پہلے خطبہ دینا شروع کیا وہ مروان تھا ایک شخص نے مروان کو ٹوکا اور کہا کہ نماز خطبہ سے پہلے ہوتی ہے مروان نے جواب دیا کہ وہ دستور اب متروک ہو چکا ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا اس شخص پر شریعت کا جو حق تھا وہ اس نے ادا کر دیا میں نے خود رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے کہ تم میں سے جو شخص خلاف شریعت کام دیکھے تو اپنے ہاتھوں سے اس کی اصلاح کرے اور اگر طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے اس کا رد کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو دل سے اس کو برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

١٧٦- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي قِصَّةِ مَرْوَانَ وَ

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ. سابقہ (۱۷۵)

۱۷۷- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَأَنْكَرَهُ عَلَيَّ فَقَدِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَنَزَلَ بِقَنَاةَ فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَعُودُهُ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثْتُهُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ صَالِحٌ فَقَدْ تُحُدِّثَ بِنَحْوِ ذَلِكَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۶۰۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے جس امت میں بھی جو نبی بھیجا اس نبی کے لیے اس کی امت میں سے کچھ مددگار اور اصحاب ہوتے تھے جو اپنے نبی کے طریقہ کار پر کاربند رہتے' پھر ان صحابہ کے بعد کچھ نالائق لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے فعل کے خلاف قول اور قول کے خلاف فعل کیا لہٰذا جس شخص نے ہاتھوں سے ان کے خلاف جہاد کیا وہ بھی مومن ہے اور جس نے دل سے ان کے خلاف جہاد کیا وہ بھی مومن ہے اور اس کے بعد رائی کے دانہ برابر بھی ایمان کا کوئی درجہ نہیں ہے' ابو رافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کے سامنے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے اس کو نہیں مانا' اتفاق سے اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود بھی آ چکے تھے اور مدینہ کی ایک وادی قنات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر ان کی عیادت کے لیے گئے اور مجھے بھی ساتھ لے گئے' جب ہم سب وہاں جمع ہوئے تو میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا انہوں نے وہ حدیث پھر اسی طرح سنائی جس طرح میں حضرت عبداللہ بن عمر کو سنا چکا تھا۔

۱۷۸- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ الْفُضَيْلِ الْخَطْمِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَكَانَ لَهُ حَوَارِيُّونَ يَهْتَدُونَ بِهَدْيِهِ وَيَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ صَالِحٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قُدُومَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَاجْتِمَاعَ ابْنِ عُمَرَ مَعَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۹۶۰۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے کچھ حواری (مددگار) ہوتے تھے جو اس نبی کے طریقہ پر کاربند رہتے تھے' باقی روایت اس سے پہلی حدیث کی طرح ہے مگر اس میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر کی ملاقات کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱- بَابُ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِيهِ وَرُجْحَانِ أَهْلِ الْيَمَنِ فِيهِ

اہل ایمان کی ایمان میں ایک دوسرے پر فضیلت اور اہل یمن کی ایمان میں ترجیح

۱۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يَرْوِي عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ الْإِيمَانَ هٰهُنَا وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَ الشَّيْطٰنِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ. البخاری (۳۳۰۲-۳٤۹۸-٤۳۸۷-۵۳۰۳)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: سنو ایمان اس طرف ہے اور شقاوت اور سنگدلی (مدینہ کی شرقی جانب) ربیعہ اور مضر میں ہے جو بکثرت اونٹ پالتے ہیں اور اونٹوں کی دموں کے پیچھے ہانکتے ہوئے جاتے ہیں، اس جگہ سے شیطان کے دو سینگ نکلیں گے۔

۱۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ أَنْبَأَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱٤٤۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل یمن آئے ہیں ان کے دل سب سے زیادہ نرم ہیں اور فقہ اور حکمت دونوں یمنی ہیں۔

۱۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱٤٤۷۳)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا کہ اس سے بھی اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۸۲- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳٦۵۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں ان کے دل سب سے زیادہ نرم ہیں اور فقہ اور حکمت یمنی ہیں۔

۱۸۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ. البخاری (۳۳۰۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کفر کا گڑھ (مدینہ کے) مشرق میں ہے اور فخر اور غرور گھوڑے اور اونٹ رکھنے والوں میں ہے اور تواضع اور عاجزی بکریاں چرانے والوں میں ہے۔

۱۸٤- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے اور کفر (مدینہ کے) مشرق میں ہے اور عاجزی بکریاں چرانے والوں میں اور فخر و غرور گھوڑے

ﷺ قَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْكُفْرُ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْوَبَرِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۹۱)

اور اونٹ رکھنے والوں میں ہے۔

۱۸۵- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۲۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غرور اور تکبر اونٹ اور گھوڑے رکھنے والوں میں اور عاجزی بکریاں چرانے والوں میں ہے۔

۱۸۶- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ. البخاری (۳۴۹۹)

امام مسلم نے زہری سے ایسی ہی ایک سند بیان کر کے فرمایا کہ اس سند کے ساتھ روایت میں یہ اضافہ بھی ہے ایمان اور حکمت یمنی ہیں۔

۱۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَضْعَفُ قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ قِبَلَ مَطْلِعِ الشَّمْسِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۱۶۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل یمن آئے ہیں ان کے دل سب سے زیادہ نرم ہیں ایمان اور حکمت یمنی ہیں، عاجزی بکریاں چرانے والوں میں ہے اور غرور اونٹ رکھنے والوں میں ہے جو کہ مشرق کی جانب رہتے ہیں۔

۱۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَلْيَنُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ رَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۵۳۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں ان کے دل سب سے زیادہ نرم ہیں، ایمان اور حکمت یمنی ہیں اور کفر کا گڑھ (مدینہ کے) مشرق میں ہے۔

۱۸۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ رَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۳۴۳)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اس میں آخری جملہ نہیں ہے۔

۱۹۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور بتلایا کہ اس سند کے ساتھ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں، غرور اور تکبر اونٹ رکھنے والوں میں اور عاجزی اور وقار بکریاں رکھنے والوں میں ہے۔

جِبْرِيلَ وَرَأْسُ الْكُفْرِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَصْحَابِ الشَّاءِ. البخاری(٤٣٨٨)

١٩١- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غِلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ. مسلم تحفۃ الاشراف(۲۸۳۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ شقاوت اور سنگ دلی (مدینہ کے) مشرق میں ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔

٢٢- بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ وَأَنَّ مَحَبَّةَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْإِيمَانِ وَأَنَّ إِفْشَاءَ السَّلَامِ سَبَبٌ لِحُصُولِهَا

جنت میں صرف مومنین داخل ہوں گے مومنین سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور زیادہ سلام کرنا محبت کا سبب ہے

١٩٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ. ابن ماجہ(۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک ایمان نہیں لاؤ جنت میں داخل نہیں ہوگے اور تم اس وقت تک مومن (کامل) نہیں ہوگے جب تک آپس میں محبت نہیں کرو گے کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ جس پر عمل کر کے تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ ایک دوسرے کو بہ کثرت سلام کیا کرو۔

١٩٣- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٍ. مسلم تحفۃ الاشراف(۱۲۳۴۹)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان فرمائی اور کہا یہ حدیث اس سند کے ساتھ کچھ تغیر کے ساتھ منقول ہے اس میں یوں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب تک ایمان نہیں لاؤ گے جنت میں داخل نہیں ہوگے باقی حدیث اسی طرح ہے۔

٢٣- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ

دین خیر خواہی ہے

١٩٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ إِنَّ عَمْرًا حَدَّثَنَا عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِيكَ قَالَ وَرَجَوْتُ أَنْ يُسْقِطَ عَنِّي رَجُلًا قَالَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ أَبِي كَانَ صَدِيقًا لَهُ بِالشَّامِ ثُمَّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ.

ابوداؤد(٤٩٤٤)نسائی(٤٢٠٨-٤٢٠٩)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین خیر خواہی (کا نام) ہے ہم نے عرض کیا حضور کس کی خیر خواہی کریں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کی، کتاب اللہ کی، رسول اللہ کی، ائمہ مسلمین کی اور عام مسلمانوں کی۔

۱۹۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.
سابقہ (۱۹٤)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۹٦- وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ (۱۹٤)

امام مسلم نے تیسری سند بیان کی اور فرمایا اس سند کے ساتھ بھی حضرت تمیم داری سے یہ حدیث مروی ہے۔

۱۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.
البخاری (۵۷-۵۰۱-۱۳۳٦-۲۰٤۹-۲۷۱۵) الترمذی (۱۹۲۵)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز پڑھنے زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی ہے۔

۱۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ سَمِعَ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. البخاری (۵۸-۲۷۱٤) النسائی (٤١٦٧)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

۱۹۹- حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. البخاری (۷۲۰٤) النسائی (٤٢٠٠)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کاموں کے کرنے کی بیعت کی۔ رسول اللہ ﷺ کا ہر حکم دل سے سننا' ہر حکم پر عمل کرنا' ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنا' پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے ان تمام چیزوں پر بقدر استطاعت عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

۲٤- بَابُ بَيَانِ نُقْصَانِ الْإِيمَانِ بِالْمَعَاصِي وَنَفْيِهِ عَنِ الْمُتَلَبِّسِ بِالْمَعْصِيَةِ عَلَى إِرَادَةِ نَفْيِ كَمَالِهِ

گناہوں سے ایمان کامل میں کمی اور گناہ کے ارتکاب کے وقت ایمان کامل کا منتفی ہونا

۲۰۰- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا' نہ کوئی شخص ایمان کی حالت میں چوری کرتا ہے اور نہ کوئی شخص ایمان کی حالت میں شراب پیتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس میں یہ اضافہ بھی کرتے تھے کہ نہ کوئی شخص

يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُمْ هَؤُلَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَقُولُ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

البخاری (٥٥٧٨-٢٤٧٥-٦٧٧٢) ابن ماجہ (٣٩٣٦)

حالت ایمان میں کسی عمدہ چیز کو برسر عام لوگوں کے سامنے لوٹتا ہے۔

٢٠١- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ يَذْكُرُ مَعَ ذِكْرِ النُّهْبَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَاتَ شَرَفٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ هَذَا إِلَّا ذِكْرَ النُّهْبَةِ ماجہ (٢٠٠)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے کہا اس سند کے ساتھ روایت میں لوٹی ہوئی چیز کی عمدگی کا ذکر نہیں ہے اور ایک اور سند بیان کر کے فرمایا اس روایت میں سرے سے لوٹ کا تذکرہ ہی نہیں ہے۔

٢٠٢- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَذَكَرَ النُّهْبَةَ وَلَمْ يَقُلْ ذَاتَ شَرَفٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٣١٩١-١٥٢٠٢)

امام مسلم ایک اور سند بیان کر کے فرماتے ہیں: اس روایت میں لوٹ کا ذکر ہے مگر لوٹی ہوئی چیز کے عمدہ ہونے کا بیان نہیں ہے۔

٢٠٣- وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٧٤٠)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی ہے یہ روایت بھی حضرت ابوہریرہ پر ختم ہوئی۔

٢٠٤- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی ہے یہ روایت بھی

يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّ هٰؤُلَاءِ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّ الْعَلَاءَ وَصَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ يَرْفَعُ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ أَعْيُنَهُمْ فِيهَا وَهُوَ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَزَادَ وَلَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ حِينَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاكُمْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٠٥٦)

حضرت ابو ہریرہ پر ختم ہوتی ہے (بظاہر مقصد یہ ہے کہ یہ روایت ان دو سندوں سے بھی ثابت ہے) امام مسلم ایک سند بیان کر کے فرماتے ہیں صفوان کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ وہ شخص لوگوں کے سامنے لوٹے اور ہمام کی روایت میں ہے کہ لوگوں کے سامنے لوٹے اور یہ اضافہ بھی ہے کہ کوئی شخص حالت ایمان میں کسی کے مال میں خیانت نہیں کرتا لہٰذا تم ان تمام کاموں سے احتراز کرو۔

٢٠٥- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ.

البخاري (٦٨١٥) النسائي (٤٨٨٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص حالت ایمان میں زنا نہیں کرتا اور نہ کوئی شخص حالت ایمان میں چوری کرتا ہے اور نہ کوئی شخص حالت ایمان میں شراب پیتا ہے لیکن ان افعال کے باوجود توبہ کی گنجائش رہتی ہے۔

٢٠٦- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٣٨٣)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے۔

٢٥- بَابُ بَيَانِ خِصَالِ الْمُنَافِقِ

منافق کی صفات کا بیان

٢٠٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا الْأَعْمَشُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص میں چار عادتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان چار عادتوں میں سے کوئی ایک عادت ہوگی اس میں نفاق کی ایک عادت ہوگی جب تک کہ وہ اس عادت کو نہ چھوڑ دے۔ ایک یہ کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے دوسری یہ کہ جب کوئی عہد کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے تیسری یہ کہ جب وعدہ کرے تو اس کو پورا نہ کرے اور چوتھی یہ کہ جب کسی سے جھگڑا ہو تو بدکلامی کرے۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ سفیان کی سند کے ساتھ جو روایت ہے اس میں یوں ہے کہ جس شخص میں ان میں سے کوئی

البخاري(٣٤-٢٤٥٩-٣١٧٨)ابوداؤد(٤٦٨٨)الترمذي(٢٦٣٢)

عادت ہوگی اس میں نفاق کی عادت ہوگی۔

٢٠٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالاَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاَثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ. البخاري(٣٣-٢٦٨٢-٢٥٩٨-٥٧٤٤)الترمذي(٢٦٣١)النسائي(٥٠٣٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

٢٠٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلاَءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَلاَمَاتِ الْمُنَافِقِ ثَلاَثَةٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ.

مسلم تحفة الاشراف(١٤٠٩١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین علامات ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

٢١٠- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ أَبُو زُكَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلاَءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَقَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاَثٌ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ. الترمذي(٢٦٣١)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا کہ اس سند کے ساتھ روایت میں یہ اضافہ ہے کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزہ رکھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہو۔

٢١١- وَحَدَّثَنِي أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ وَعَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالاَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلاَءِ وَذَكَرَ فِيهِ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ.

مسلم تحفة الاشراف(١٣٠٩٢)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی جو ابو ہریرہ پر ختم ہوتی ہے اس میں بھی یہ اضافہ ہے اگرچہ وہ نماز پڑھے روزہ رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھے۔

٢٦- بَابُ بَيَانِ حَالِ إِيمَانِ مَنْ قَالَ لأَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَا كَافِرُ

مسلمان کو کافر کہنے والے کا حکم

٢١٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا كَفَّرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا. مسلم تحفة الاشراف(٨٠٠٤-٨٠٩٥)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے (دینی) بھائی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے کسی ایک شخص کی طرف کفر ضرور لوٹتا ہے۔

٢١٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول

أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ

مسلم تحفۃ الاشراف(۷۱۲۵)

اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے کسی (دینی) بھائی سے کہا اے کافر! تو کفر دونوں میں سے ایک کی طرف ضرور لوٹے گا اگر وہ شخص واقعی کافر ہو گیا تھا تو ٹھیک ہے ورنہ کفر کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔

۲۷-بَابُ بَيَانِ حَالِ إِيمَانِ مَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ

علم کے باوجود اپنے باپ کے نسب سے انکار کرنے والے کے ایمان کا حال

۲۱۴-وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللَّهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا عَادَ عَلَيْهِ البخاری(۳۵۰۸-۶۰۴۵)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے علم کے باوجود اپنے نسب کے خلاف کسی اور سے نسب قائم کیا اس نے کفر کیا اور جس شخص نے دوسرے کی چیز پر دعویٰ کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے اور جس نے کسی شخص کو کافر یا دشمن خدا کہہ کر پکارا حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کفر اس کی طرف لوٹ آئے گا۔

۲۱۵-حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَقَدْ كَفَرَ. البخاری(۶۷۶۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے آباء کے نسب کا انکار نہ کرو جس شخص نے اپنے باپ کے نسب سے انکار کیا وہ کافر ہو گیا۔

۲۱۶-حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمَّا ادُّعِيَ زِيَادٌ لَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ إِنِّي سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعَ أُذُنَايَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى أَبًا فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ أَبِيهِ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

البخاری(۴۳۲۶-۶۷۶۶)ابوداؤد(۵۱۱۳)ابن ماجہ(۲۶۱۰)

حضرت ابوعثمان بیان کرتے ہیں کہ جب زیاد کے بھائی ہونے کا دعویٰ کیا گیا تو میں نے ابوبکرہ سے ملاقات کی (زیاد ان کا ماں جایا بھائی تھا) اور ان سے کہا یہ تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان نے اپنا نسب اپنے باپ کے علاوہ کسی اور شخص سے منسوب کیا اس پر جنت حرام ہے' حضرت ابوبکرہ نے کہا میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی سنا ہے۔

۲۱۷-حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود اپنے کانوں سے سنا اور میں نے دل میں یاد رکھا کہ محمد

عَنْ سَعْدٍ وَأَبِي بَكْرَةَ كِلَاهُمَا يَقُولُ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ. ابن ماجه(٢١٦)

ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنا باپ کسی اور شخص کو بنایا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ یہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔

٢٨- بَابُ بَيَانِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

اس کا بیان کہ مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور اس سے قتال کرنا کفر ہے

٢١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ وَعَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ قَالَ زُبَيْدٌ فَقُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَرْوِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَوْلُ زُبَيْدٍ لِأَبِي وَائِلٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا کیا تم نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے خود سنا ہے کہ وہ اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں؟ ابو وائل نے کہا ہاں!

البخاري(٤٨)الترمذي(١٩٨٣-٢٦٣٥)النسائي(٤١٢٠-٤١٢١)البخاري(٦٠٤٤-٧٠٧٦)

٢١٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے یہ فرمایا اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

البخاري(٦٠٤٤-٧٠٧٦)النسائي(٤١٢٠-٤١٢٢-٤١٢٣-٤١٢٤)ابن ماجه(٦٩)

٢٩- بَابُ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

اس حدیث کا بیان کہ میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ ہو جانا

٢٢٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ سَمِعَ أَبَا زُرْعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: لوگوں کو خاموش کرو پھر فرمایا میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. البخاري (١٢١-٤٤٠٥-٦٨٦٩-٧٠٨٠) النسائي (٤١٤٢) ابن ماجه (٣٩٤٢)

٢٢١- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

البخاري (٤٤٠٢-٤٤٠٣-٦٠٤٣-٦١٦٦-٦٧٨٥-٦٨٦٨-٧٠٧٧) ابو داؤد (٤٦٨٦) النسائي (٤١٣٦) ابن ماجه (٣٩٤٣)

٢٢٢- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَيْحَكُمْ أَوْ قَالَ وَيْلَكُمْ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا: سنو! میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

سابقہ (٢٢١)

٢٢٣- وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدٍ.

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

سابقہ (٢٢١)

٣٠- بَابُ إِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلَى الطَّعْنِ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةِ

نسب میں طعن کرنے اور نوحہ کرنے پر کفر کا اطلاق

٢٢٤- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا أَبِيْ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٤٥٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں دو خصلتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے کفر میں مبتلا ہیں، کسی کے نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔

٣١- بَابُ تَسْمِيَةِ الْعَبْدِ الْآبِقِ كَافِرًا

بھاگے ہوئے غلام پر کافر کا اطلاق

٢٢٥- حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا إِسْمَاعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَنْصُوْرٌ قَدْ وَاللّٰهِ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو غلام اپنے آقا کے پاس سے بھاگے گا وہ کافر ہو جائے گا جب تک کہ وہ اپنے آقا کے پاس واپس نہ آ جائے، راوی منصور نے کہا بہ خدا! یہ حدیث رسول اللہ ﷺ

رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُرْوٰى عَنِّي هٰهُنَا بِالْبَصْرَةِ. ابوداؤد(٤٣٦٠) النسائی(٤٠٦٣-٤٠٦٤-٤٠٦٥-٤٠٦٦-٤٠٦٧-٤٠٦٠-٤٠٦١-٤٠٦٢)

سے مروی ہے لیکن میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ یہ حدیث مجھ سے بصرہ میں روایت کی جائے۔

٢٢٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ. ابن ماجہ(٢٢٥)

حضرت جریر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو غلام اپنے آقا سے بھاگ جائے وہ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی ضمانت سے نکل گیا۔

٢٢٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ. ابن ماجہ(٢٢٥)

حضرت جریر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب غلام اپنے آقا سے بھاگ کر چلا جاتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

٣٢- بَابُ بَيَانِ كُفْرِ مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِالنَّوْءِ

جو شخص یہ کہے کہ ستاروں کے سبب سے بارش ہوتی ہے اس کے کفر کا بیان

٢٢٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ.
البخاری(٨٤٦-١٠٣٨-٤١٤٧-٧٥٠٣) ابوداؤد(٣٩٠٦) النسائی(١٥٢٤)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی' اس وقت رات کی بارش کا اثر باقی تھا' نماز سے فارغ ہو کر آپ حاضرین کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے' آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندوں میں سے بعض کی صبح ایمان پر اور بعض کی صبح کفر پر ہوئی ہے' جس شخص نے کہا ہم پر خدا کے فضل و کرم سے بارش ہوئی اس نے مجھ پر ایمان رکھا اور ستاروں کا کفر کیا اور جس نے کہا فلاں ستاروں کی تاثیر سے بارش ہوئی اس نے میرا کفر کیا اور ستاروں پر ایمان رکھا۔

٢٢٩- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَلَمْ تَرَوْا إِلٰى مَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ مَا أَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ الْكَوْكَبُ وَبِالْكَوْكَبِ. النسائی(١٥٢٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ اس نے فرمایا: میں اپنے بندوں کو جب کوئی نعمت دیتا ہوں تو ان میں سے ایک گروہ اس کی ناشکری کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ نعمت مجھ کو فلاں ستارے یا ستاروں سے ملی ہے۔

۲۳۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُولُونَ الْكَوْكَبُ كَذَا وَكَذَا وَفِي حَدِيثِ الْمُرَادِيِّ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۴۷۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آسمان سے جو برکت بھی نازل کرتا ہے انسانوں میں سے ایک گروہ اس کی ناشکری کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بارش نازل فرماتا ہے اور وہ گروہ کہتا ہے کہ فلاں ستارہ نے بارش برسائی۔

۲۳۱- وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مُطِرَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْبَحَ مِنَ النَّاسِ شَاكِرٌ وَمِنْهُمْ كَافِرٌ قَالُوا هٰذِهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَقَدْ صَدَقَ نَوْءُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ حَتّٰى بَلَغَ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۵۶۷۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بارش ہوئی' نبی ﷺ نے فرمایا: صبح کو بعض لوگوں نے شکر کیا اور بعض نے ناشکری' شکر گزاروں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور ناشکروں نے کہا یہ فلاں فلاں ستاروں کا اثر ہے۔ حضرت ابن عباس نے کہا اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ. (میں ستاروں کے گرنے کی جگہ کی قسم کھاتا ہوں) پھر اس آیت کو پڑھتے رہے یہاں تک کہ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ. تک پڑھا (تم جھوٹ اور باطل کو اپنا رزق بناتے ہو)۔

۳۳- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ حُبَّ الْأَنْصَارِ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنَ الْإِيمَانِ وَعَلَامَاتِهِ وَبُغْضَهُمْ مِنْ عَلَامَاتِ النِّفَاقِ

انصار اور حضرت علی سے محبت رکھنا ایمان کی اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے

۲۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ آيَةُ الْمُنَافِقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ الْمُؤْمِنِ حُبُّ الْأَنْصَارِ.

البخاری (۱۷-۳۷۸۴) النسائی (۵۰۳۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نفاق کی علامت انصار سے بغض رکھنا اور ایمان کی علامت انصار سے محبت رکھنا ہے۔

۲۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ حُبُّ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْإِيمَانِ وَبُغْضُهُمْ آيَةُ النِّفَاقِ. ماجہ (۲۳۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کی محبت ایمان کی نشانی اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔

٢٣٤- وحدثني زهير بن حرب قال حدثني معاذ بن معاذ ح وحدثنا عبيد الله بن معاذ واللفظ له حدثنا أبي حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت قال سمعت البراء يحدث عن النبي ﷺ أنه قال في الأنصار لا يحبهم إلا مؤمن ولا يبغضهم إلا منافق من أحبهم أحبه الله ومن أبغضهم أبغضه الله قال شعبة قلت لعدي سمعته من البراء قال إياي حدث.

البخاري (٣٧٨٣) الترمذي (٣٩٠٠) ابن ماجه (١٦٣)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے بارے میں فرمایا کہ ان سے صرف مومن محبت کرتا ہے اور ان سے صرف منافق ہی بغض رکھتا ہے جو ان سے محبت کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اس سے اللہ بغض رکھے گا۔

٢٣٥- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا يعقوب يعني ابن عبد الرحمن القاري عن سهيل عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال لا يبغض الأنصار رجل يؤمن بالله واليوم الآخر. مسلم تحفة الاشراف (١٢٧٧٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہوگا وہ انصار سے بغض نہیں رکھے گا۔

٢٣٦- وحدثنا عثمان بن محمد بن أبي شيبة حدثنا جرير ح وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا أبو أسامة كلاهما عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد قال قال رسول الله ﷺ لا يبغض الأنصار رجل يؤمن بالله واليوم الآخر. مسلم تحفة الاشراف (٤٠٠٧)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہوگا وہ انصار سے بغض نہیں رکھے گا۔

٢٣٧- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا وكيع وأبو معاوية عن الأعمش ح وحدثنا يحيى بن يحيى واللفظ له أخبرنا أبو معاوية عن الأعمش عن عدي بن ثابت عن زر قال قال علي والذي فلق الحبة وبرأ النسمة إنه لعهد النبي الأمي ﷺ إلي أن لا يحبني إلا مؤمن ولا يبغضني إلا منافق.

الترمذي (٣٧٣٦) النسائي (٥٠٢٢-٥٠٣٧) ابن ماجه (١١٤)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ چیرا اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ مجھ سے صرف مومن محبت کرے گا اور صرف منافق مجھ سے بغض رکھے گا۔

٣٤- باب بيان نقصان الإيمان بنقص الطاعات وبيان إطلاق لفظ الكفر على غير الكفر بالله تعالى ككفر النعمة والحقوق

عبادات کی کمی سے ایمان کا کم ہونا، اور کفر کا کفرانِ نعمت پر اطلاق

٢٣٨- حدثنا محمد بن رمح بن المهاجر المصري أخبرنا الليث عن ابن الهاد عن عبد الله بن دينار عن

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خواتین! تم صدقہ کیا کرو اور

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ الِاسْتِغْفَارَ فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ جَزْلَةٌ وَمَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ قَالَ أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ فَهَذَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَتَمْكُثُ اللَّيَالِيَ مَا تُصَلِّي وَتُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ فَهَذَا نُقْصَانُ الدِّينِ وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ. ابوداود(٤٦٧٩) ابن ماجہ(٤٠٠٣)

بکثرت استغفار کیا کرو، کیونکہ میں نے تم لوگوں کو جہنم میں بکثرت دیکھا۔ ان میں سے ایک صاحب عقل خاتون نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! جہنم میں ہماری اکثریت کس سبب سے ہو گی؟ آپ نے فرمایا: کیونکہ تم بکثرت لعنت کرتی ہو اور شوہر کی نافرمانی کرتی ہو، ناقص العقل اور ناقص الدین ہونے کے باوجود دانا اور زیرک شخص کی عقل کو زائل کرنے والا میں نے صرف تمہیں کو دیکھا ہے۔ اس عورت نے پوچھا یا رسول اللہ! ہماری عقل اور ہمارے دین میں کیا کمی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ عقل کی کمی تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر ہے اور دین میں کمی یہ ہے کہ ماہواری کے ایام تم نماز پڑھ سکتی ہو نہ روزہ رکھ سکتی ہو۔

٢٣٩- وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. البخاری(٣٠٤-٩٥٦-١٤٦٢-١٩٥١-٢٦٥٨-٢٠٥٠) النسائی(١٥٧٥-١٥٧٨) ابن ماجہ(١٢٨٨)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کیا۔ حضرت ابو ہریرہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کیا جیسے حضرت ابن عمر نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

٣٥- بَابُ بَيَانِ إِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلَى مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ

نماز ترک کرنے پر کفر کا اطلاق

٢٤٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ يَا وَيْلَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ يَا وَيْلِي أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ. ابن ماجہ(١٠٥٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ابن آدم سجدہ کی آیت تلاوت کر کے سجدہ کر لیتا ہے تو شیطان روتا ہوا بھاگ جاتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اور وہ سجدہ کر کے جنت کا مستحق ہو گیا اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا اور میں انکار کر کے جہنم کا مستحق ہو گیا۔

٢٤١- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور بتلایا کہ اس سند

الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَعَصَيْتُ فَلِيَ النَّارُ. مسلم تحفة الاشراف (۱۲۴۷۳)

کے ساتھ یہ روایت اس تغیر کے ساتھ منقول ہے کہ میں نے نافرمانی کی تو میں جہنم کا مستحق ہو گیا۔

۰۰۰- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ

نماز ترک کرنے کا بیان

۲۴۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ. الترمذی (۲۶۱۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے کفر اور شرک میں نماز نہ پڑھنے کا فرق ہے۔

۲۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ. النسائی (۴۶۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: انسان اور اس کے کفر و شرک کے درمیان نماز نہ پڑھنے کا فرق ہے۔

۳۶- بَابُ بَيَانِ كَوْنِ الْإِيمَانِ بِاللّٰهِ تَعَالٰى أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ

اللہ پر ایمان لانا سب سے افضل عمل ہے

۲۴۴- وَحَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ. البخاری (۲۶-۱۴۴۷) النسائی (۵۰۰۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانا، پھر پوچھا گیا: اس کے بعد کون سا عمل؟ آپ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، عرض کیا گیا اس کے بعد؟ فرمایا: حج مقبول۔

۲۴۵- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. النسائی (۲۶۲۴-۳۱۳۰)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۲۴۶- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِي

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، میں نے عرض کیا کون سا غلام آزاد کرنا سب سے افضل ہے؟ فرمایا: جو اس کے مالک کے نزدیک سب سے عمدہ اور قیمتی ہو، میں نے

سبیلہ قال قلت ای الرقاب افضل قال انفسها عند اھلها واکثرها ثمنا قال قلت فان لم افعل قال تعین صانعا او تصنع لاخرق قال قلت یا رسول اللہ ارایت ان ضعفت عن بعض العمل قال تکف شرک عن الناس فانها صدقۃ منک علی نفسک.

البخاری(۲۵۱۸)النسائی(۳۱۲۹)ابن ماجہ(۲۵۲۳)

عرض کیا اگر میں اس کی طاقت نہ رکھ سکوں؟ فرمایا کسی شخص کے کام میں اس کی مدد کرو یا کسی بے ہنر شخص کے لیے کام کر دو میں نے عرض کیا اگر میں ان میں سے کوئی عمل نہ کر سکوں؟ فرمایا لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو یہ بھی تمہاری طرف سے صدقہ ہوگا۔

۲۴۷- حدثنی محمد بن رافع و عبد بن حمید قال عبد اخبرنا و قال محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهری عن حبیب مولی عروۃ بن الزبیر عن عروۃ بن الزبیر عن ابی مراوح عن ابی ذر عن النبی ﷺ بنحوہ غیر انہ قال فتعین الصانع او تصنع لاخرق. سابقہ(۲۴۶)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۲۴۸- حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا علی بن مسهر عن الشیبانی عن الولید بن العیزار عن سعد بن ایاس ابی عمرو الشیبانی عن عبد اللہ بن مسعود قال سالت رسول اللہ ﷺ ای العمل افضل قال الصلوۃ لوقتها قال قلت ثم ای قال بر الوالدین قال قلت ثم ای قال الجهاد فی سبیل اللہ فما ترکت استزیدہ الا ارعاء علیہ. البخاری(۵۰۴-۲۶۳۰-۵۶۲۵-۷۰۹۶)الترمذی(۱۷۳) النسائی(۶۰۹-۶۱۰)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت میں پڑھنا' میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی کرنا' میں نے عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں: میں ابھی کچھ اور بھی پوچھنا چاہتا تھا لیکن اس خیال سے مزید سوال نہیں کیے کہ کہیں کثرت سوالات آپ کی طبیعت پر بار نہ ہو۔

۲۴۹- وحدثنا محمد بن ابی عمر المکی حدثنا مروان بن معاویۃ الفزاری حدثنا ابو یعفور عن الولید بن العیزار عن ابی عمرو الشیبانی عن عبد اللہ بن مسعود قال قلت یا نبی اللہ ای الاعمال اقرب الی الجنۃ قال الصلوۃ علی مواقیتها قلت وماذا یا نبی اللہ قال الجهاد فی سبیل اللہ سابقہ(۲۴۸)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور سے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس عمل سے جنت کا حصول زیادہ قریب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: نمازوں کو ان کے وقت میں پڑھنا' میں نے عرض کیا: اس کے بعد؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

۲۵۰- وحدثنا عبید اللہ بن معاذ العنبری حدثنا ابی حدثنا شعبۃ عن الولید بن العیزار انہ سمع ابا عمرو الشیبانی قال حدثنی صاحب هذه الدار واشار الی دار عبد اللہ قال سالت رسول اللہ ﷺ ای الاعمال احب

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: نماز کو اس کے وقت میں پڑھنا' میں نے عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا: والدین کے

الى الله قال الصلاة على وقتها قلت ثم اى قال ثم بر الوالدين قلت ثم اى قال ثم الجهاد في سبيل الله قال حدثني بهن ولو استزدته لزادني. سابقہ(۲٤۸)

ساتھ نیکی کرنا' میں نے عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان ہی سوالات پر اکتفا کی اگر میں اور پوچھتا تو حضور اور بتلا دیتے۔

۲۵۱- وحدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة بهذا الاسناد مثله وزاد واشار الى دار عبد الله وما سماه لنا. سابقہ(۲٤۸)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۲۵۲- حدثنا عثمان بن ابي شيبة حدثنا جرير عن الحسن بن عبيد الله عن ابي عمرو الشيباني عن عبد الله عن النبي ﷺ قال افضل الاعمال او العمل الصلاة لوقتها وبر الوالدين. سابقہ(۲٤۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل عمل' وقت پر نماز پڑھنا اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔

۳۷- باب بيان كون الشرك اقبح الذنوب وبيان اعظمها بعده

سب سے بڑا گناہ شرک ہے اور اس کے بعد بڑے گناہوں کا بیان

۲۵۳- حدثنا عثمان بن ابي شيبة واسحق بن ابراهيم قال اسحق اخبرنا جرير وقال عثمن نا جرير عن منصور عن ابي وائل عن عمرو بن شرحبيل عن عبد الله قال سالت رسول الله ﷺ اي الذنب اعظم عند الله قال ان تجعل لله ندا وهو خلقك قال قلت له ان ذلك لعظيم قال قلت ثم اي قال ثم ان تقتل ولدك مخافة ان يطعم معك قال قلت ثم اي قال ثم ان تزاني حليلة جارك.

البخاری (٤٤٧٧-٤٧٦١-٦٠٠١-٦٨١١-٦٨٦١-٧٥٢٠-٧٥٣٢) ابوداؤد(٢٣١٠) الترمذی(٣١٨٢) النسائی(٤٠٢٤)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک بناؤ حالانکہ اس نے تم کو پیدا کیا ہے' میں نے عرض کیا واقعی یہ بہت بڑا گناہ ہے اس کے بعد کون سی چیز بڑا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا تم اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا کھائے گی' میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ بدکاری کرو۔

۲۵٤- حدثنا عثمان بن ابي شيبة واسحق بن ابراهيم جميعا عن جرير قال عثمان نا جرير عن الاعمش عن ابي وائل عن عمرو بن شرحبيل قال قال عبد الله قال رجل يا رسول الله اي الذنب اكبر عند الله قال ان تدعو لله ندا وهو خلقك قال ثم اي قال ان تقتل ولدك مخافة ان يطعم معك قال ثم اي قال ان تزاني حليلة جارك فانزل الله تصديقها والذين لا يدعون مع

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک بناؤ' حالانکہ اللہ نے تم کو پیدا فرمایا ہے' اس شخص نے عرض کیا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا' تم اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا کھائے گی' اس نے پوچھا اس کے بعد' آپ نے فرمایا یہ کہ تم

اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا. سابقہ(۲۵۳)

اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرو پھر حضور کے اس ارشاد کی تصدیق میں قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں: (ترجمہ) جو لوگ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتے اور نہ ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ بدکاری کرتے ہیں اور جو لوگ ایسے کام کریں گے وہ اپنی سزا کو پالیں گے۔

ف: اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے اور یہ بالکل ظاہر ہے' اس کے بعد قتل ناحق کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور ان کے بعد زنا' لواطت' ماں باپ کی نافرمانی' سحر (جادو)' مسلمان پاک دامن عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا' سود کھانا اور اس جیسے امر گناہ کبیرہ ہیں اور ان میں سے ہر گناہ کو اکبر الکبائر کہا جاتا ہے۔

۳۸- بَابُ الْكَبَائِرِ وَاَكْبَرِهَا

معصیت کبیرہ اور اکبر الکبائر کا بیان

۲۵۵- حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِیْدِ الْجُرَیْرِیِّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلٰثًا اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ. البخاری(۲۶۵٤-۵۶۳۱-۵۹۱۸-۶۵۲۱) الترمذی(۱۹۰۱-۲۲۹۹-۳۰۱۹)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے' اچانک آپ نے تین بار فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ پھر ان کے بارے میں فرمایا' کسی کو اللہ کا شریک بنانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا' جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹ بولنا' رسول اللہ ﷺ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے' دفعۃً آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور بار بار یہی کلمات دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے دل میں کہا کاش آپ کا جوش ٹھنڈا ہو جائے۔

۲۵۶- وَحَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ حَبِیْبٍ الْحَارِثِیُّ قَالَ نَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ. البخاری(۲۶۵۳- ۵۶۳۲- ۶٤۷۷) الترمذی(۱۲۰۷- ۳۰۱۸) النسائی(٤۰۲۱-٤۸۸۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گناہ کبیرہ کے متعلق فرمایا: کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا' والدین کی نافرمانی کرنا' ناحق قتل کرنا اور جھوٹ بولنا۔

۲۵۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِیْدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِیْدِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكَبَائِرَ اَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّوْرِ اَوْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْبَرُ ظَنِّیْ اَنَّهُ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ. سابقہ(۲۵۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گناہ کبیرہ کے متعلق فرمایا: کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا' ناحق قتل کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' پھر فرمایا کیا میں تم کو سب سے بڑا گناہ نہ بتلاؤں؟ فرمایا: جھوٹ بولنا یا جھوٹی گواہی دینا' حضرت انس کہتے ہیں کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آپ نے جھوٹی گواہی فرمایا۔

٢٥٨- حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَأَكْلُ الرِّبَا وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ.

البخاري (٢٧٦٦-٥٧٦٤-٦٨٥٧) ابوداؤد (٢٨٧٤) النسائي (٣٦٧٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو' عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون سے سات گناہ ہیں؟ فرمایا: کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا' جادو کرنا' ناحق قتل کرنا' یتیم کا مال کھانا' سود کھانا' جہاد سے بھاگنا' اور پاک دامن عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا۔

٢٥٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ.

البخاري (٥٩٧٣) ابوداؤد (٥١٤١) الترمذي (١٩٠٢)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماں باپ کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے' صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا ہاں ایک شخص کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور ایک شخص کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ جواب میں اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

٢٦٠- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيْعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ (٢٥٩)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا' اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٣٩- بَابُ تَحْرِيْمِ الْكِبْرِ وَبَيَانِهِ

تکبر کے حرام ہونے کا بیان

٢٦١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ دِيْنَارٍ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً قَالَ إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ.

الترمذي (١٩٩٩)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں رتی برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا' ایک شخص نے عرض کیا آدمی چاہتا ہے اس کے کپڑے اچھے ہوں' اس کا جوتا عمدہ ہو' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال سے محبت کرتا ہے۔ تکبر اپنی انانیت کی وجہ سے حق بات کو جھٹلانا اور دوسرے کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔

٢٦٢- حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ قَالَ مِنْجَابٌ أَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ.

ابوداود (٤٠٩١) الترمذی (١٩٩٨) ابن ماجہ (٥٩)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان ہے وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

٢٦٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ. سابقہ (٢٦١)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے دل میں رتی برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

٤٠- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَنَّ مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا دَخَلَ النَّارَ

جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کیے بغیر مر گیا اس کے جنتی ہونے پر اور جو شرک پر مرا اس کے دوزخی ہونے پر دلیل

٢٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَكِيعٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

البخاری (١٢٣٧-١٢٣٨-٤٤٩٧-٦٦٨٣)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا خاتمہ شرک پر ہو وہ جہنم میں جائے گا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں کہتا ہوں کہ جس شخص کا خاتمہ ایمان پر ہو وہ جنت میں جائے گا۔

٢٦٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُوجِبَتَانِ فَقَالَ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٢٣٢٠)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! وہ کون سی دو چیزیں ہیں جو جنت یا دوزخ کو واجب کرتی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا خاتمہ ایمان پر ہو وہ جنت میں جائے گا اور جس شخص کا خاتمہ شرک پر ہو وہ جہنم میں جائے گا۔

٢٦٦- وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ نَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس نے کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بنایا ہو وہ جنت میں جائے گا اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی ہو کہ وہ

شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.
مسلم تحفۃ الاشراف (٢٩٠٠)

کسی کو اللہ کا شریک بناتا ہو تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

٢٦٧- وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٢٩٨٠)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور بتلایا کہ اس سند سے بھی روایت اسی طرح منقول ہے۔

٢٦٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ مُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ. البخاری (١٢٣٧-٧٤٨٧)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور مجھے بشارت دی کہ جو شخص آپ کی امت میں سے اس حال میں فوت ہوا کہ اس نے شرک نہ کیا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا میں نے کہا اگرچہ وہ زنا یا چوری کرتا ہو؟ کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرتا ہو۔

٢٦٩- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ نَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ عَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ فَخَرَجَ أَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ. البخاری (٥٨٢٧)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا حضور ایک سفید کپڑا اوڑھے سو رہے تھے میں دوبارہ حاضر ہوا اس وقت بھی آپ سو رہے تھے میں تیسری بار حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے اور اسی اعتقاد پر اس کا خاتمہ ہو جائے تو وہ جنت میں جائے گا میں نے عرض کیا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرتا ہو میں نے تین بار یہی سوال کیا اور آپ نے یہی جواب دیا' چوتھی بار سوال کے جواب میں یوں فرمایا اگرچہ وہ شخص زنا اور چوری کرتا ہو وہ ابوذر کی ناک پر ناک ڈالا ہوا جنت میں چلا جائے گا ابوذر مجلس سے اٹھ گئے۔ اور (ذوق وشوق سے) بار بار یہ کلمہ دہرا رہے تھے ابوذر کی ناک پر خاک ڈالا ہوا۔

٤١- بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْكَافِرِ بَعْدَ قَوْلِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

کلمہ پڑھ لینے کے بعد کافر کو قتل کرنا حرام ہے

٢٧٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ مُتَقَارِبٌ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْتُلْهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ قَطَعَ يَدِي ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا أَفَأَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ.

البخاری(٣٧٩٤-٦٤٧٢) ابوداؤد(٢٦٤٤)

میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتلایئے کہ اگر کسی کافر سے میرا مقابلہ ہو اور وہ میرا ہاتھ کاٹ ڈالے اور پھر جب وہ میرے حملہ کی زد میں آئے تو ایک درخت کی پناہ میں آ کر کہے میں اللہ کے لیے مسلمان ہو گیا تو میں اس شخص کو اس کے کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو قتل نہیں کر سکتے' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے میرا ہاتھ کاٹنے کے بعد کلمہ پڑھا ہے تو کیا اب میں اس کو قتل نہیں کر سکتا؟ آپ نے فرمایا تم اس کو قتل نہیں کر سکتے' اگر تم نے اس کو قتل کر دیا تو وہ اس درجہ پر ہوگا جس پر تم اس کو قتل کرنے سے پہلے تھے اور تم اس درجہ پر ہو گے جس درجہ پر وہ کلمہ پڑھنے سے پہلے تھا۔

٢٧١- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا الْأَوْزَاعِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ وَأَمَّا مَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِ فَلَمَّا أَهْوَيْتُ لِأَقْتُلَهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. سابقہ(٢٧٠)

امام مسلم نے اس حدیث کی مختلف اسانید بیان کیں اور بتلایا کہ ان اسانید کے ساتھ بھی یہ روایت معمولی تغیر سے منقول ہے۔ مثلاً ایک روایت میں یہ ہے کہ جب میں نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا لا الہ الا اللہ۔

٢٧٢- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرِو ابْنِ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيَّ وَكَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ. سابقہ(٢٧٠)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ بیان کیا اور کہا اس سند کے ساتھ یہ روایت اسی طرح منقول ہے کہ حضرت مقداد بن اسود نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میرا کسی کافر سے مقابلہ ہو.......باقی حدیث حسب سابق ہے۔

٢٧٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظِبْيَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَهَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر کے ساتھ روانہ کیا' ہم علی الصبح قبیلہ جہینہ کی بستیوں میں پہنچ گئے' میں نے ایک آدمی پر حملہ کیا اس نے کہا لا الہ الا اللہ لیکن میں نے اس کو قتل کر دیا پھر

بعثنا رسول الله ﷺ في سرية فصبحنا الحرقات من
جهينة فأدركت رجلا فقال لا إله إلا الله فطعنته فوقع
في نفسي من ذلك فذكرته للنبي ﷺ فقال رسول الله
ﷺ أقال لا إله إلا الله وقتلته قال قلت يا رسول الله
إنما قالها خوفا من السلاح قال أفلا شققت عن قلبه
حتى تعلم أقالها أم لا فما زال يكررها علي حتى تمنيت
أني أسلمت يومئذ قال فقال سعد وأنا والله لا أقتل
مسلما حتى يقتله ذو البطين يعني أسامة قال قال رجل ألم
يقل الله وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين كله
لله فقال سعد قد قاتلنا حتى لا تكون فتنة وأنت و
أصحابك تريدون أن تقاتلوا حتى تكون فتنة.

البخاري (٤٢٦٩-٦٨٧٢) ابوداؤد (٢٦٤٣)

مجھے اس قتل کے بارے میں تردد ہوا' میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا اس شخص کے کلمہ پڑھنے کے باوجود تم نے اس کو قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے اپنی جان کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھا' جس سے تم کو پتا چل جاتا کہ اس نے دل سے کلمہ پڑھا تھا یا نہیں' رسول اللہ ﷺ بار بار یہی کلمات دہراتے رہے حتیٰ کہ میں نے تمنا کی کاش میں اسی وقت اسلام لایا ہوتا (تاکہ اس شخص کے قتل کا گناہ میرے نامۂ اعمال میں نہ لکھا جاتا) یہ حدیث سن کر سعد نے کہا خدا کی قسم میں کسی مسلمان سے جنگ نہیں کروں گا حتیٰ کہ حضرت اسامہ اس سے جنگ نہ کریں' یہ سن کر ایک شخص نے کہا' کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نہیں فرمایا' کافروں سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک کہ فتنہ مٹ نہ جائے اور اللہ کا دین پھیل جائے؟ سعد نے جواب دیا ہم فتنہ مٹانے کے لیے جنگ کر چکے ہیں اور تم اور تمہارے ساتھی فتنہ پھیلانے کے لیے جنگ کر رہے ہو۔

٢٧٤- وحدثني يعقوب بن إبراهيم الدورقي حدثنا
هشيم أخبرنا حصين حدثنا أبو ظبيان قال سمعت أسامة
بن زيد بن حارثة يحدث قال بعثنا رسول الله ﷺ إلى
الحرقة من جهينة فصبحنا القوم فهزمناهم قال ولحقت
أنا ورجل من الأنصار رجلا منهم فلما غشيناه قال لا إله
إلا الله قال فكف عنه الأنصاري وطعنته برمحي حتى
قتلته قال فلما قدمنا بلغ ذلك النبي ﷺ فقال لي يا
أسامة أقتلته بعد ما قال لا إله إلا الله قال قلت يا رسول
الله إنما كان متعوذا قال فقال أقتلته بعد ما قال لا إله إلا
الله قال فما زال يكررها علي حتى تمنيت أني
لم أكن أسلمت قبل ذلك اليوم. سابقہ (٢٧٣)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جہاد کے لیے حرقہ کی طرف روانہ کیا جو قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ ہے ہم صبح وہاں پہنچ گئے اور ان کو شکست دے دی میں نے اور ایک انصاری نے مل کر اس قبیلہ کے ایک شخص کو گھیر لیا' جب وہ ہمارے حملہ کی زد میں آ گیا تو اس نے کہا لا الہ الا اللہ' انصاری تو کلمہ سن کر الگ ہو گیا لیکن میں نے نیزہ مار مار کر اس کو ہلاک کر ڈالا جب ہم واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ کو بھی اس واقعہ کی خبر ہو چکی تھی' رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم نے کلمہ پڑھنے کے باوجود اس کو قتل کر ڈالا' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے جان بچانے کے لیے کلمہ پڑھا تھا' رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا تم نے کلمہ پڑھنے کے باوجود اس کو قتل کر ڈالا' حضور بار بار یہ کلمات دہرا رہے تھے اور میں سوچ رہا تھا کاش میں آج سے پہلے اسلام نہ لایا ہوتا۔

٢٧٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ خَالِدًا الْأَثْبَجَ ابْنَ أَخِي صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ حَدَّثَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيَّ بَعَثَ إِلَى عَسْعَسِ بْنِ سَلَامَةَ زَمَنَ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ اجْمَعْ لِي نَفَرًا مِنْ إِخْوَانِكَ حَتَّى أُحَدِّثَهُمْ فَبَعَثَ رَسُولًا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَ جُنْدَبٌ وَعَلَيْهِ بُرْنُسٌ أَصْفَرُ فَقَالَ تَحَدَّثُوا بِمَا كُنْتُمْ تَحَدَّثُونَ بِهِ حَتَّى دَارَ الْحَدِيثُ فَلَمَّا دَارَ الْحَدِيثُ إِلَيْهِ حَسَرَ الْبُرْنُسَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ إِنِّي أَتَيْتُكُمْ وَلَا أُرِيدُ إِلَّا أَنْ أُخْبِرَكُمْ عَنْ نَبِيِّكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَأَنَّهُمُ الْتَقَوْا فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَقْصِدَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ لَهُ فَقَتَلَهُ وَإِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ غَفْلَتَهُ قَالَ وَكُنَّا نُحَدَّثُ أَنَّهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا رَفَعَ عَلَيْهِ السَّيْفَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَتَلَهُ فَجَاءَ الْبَشِيرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ حَتَّى أَخْبَرَهُ خَبَرَ الرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لِمَ قَتَلْتَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِينَ وَقَتَلَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَسَمَّى لَهُ نَفَرًا وَإِنِّي حَمَلْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى السَّيْفَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقَتَلْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَجَعَلَ لَا يَزِيدُهُ عَلَى أَنْ يَقُولَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مسلم تحفۃ الاشراف (٣٢٥٨)

صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں کہ حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے فتنہ کے زمانہ میں عسعس بن سلامہ کے پاس پیغام بھیجا کہ تم اپنے ساتھیوں کو جمع کرو میں ان کے سامنے ایک حدیث بیان کروں گا' عسعس نے قاصد بھیج کر سب کو جمع کر لیا' جب یہ سب لوگ جمع ہو گئے تو حضرت جندب زرد ٹوپی پہنے ہوئے تشریف لائے اور لوگوں سے فرمایا تم لوگ اپنی اپنی باتوں میں مشغول رہو' جب لوگ اپنی باتیں ختم کر کے حضرت جندب کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت جندب نے سر سے ٹوپی اتار کر فرمایا' میں تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث بیان کرنے آیا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کی ایک فوج مشرکین سے جہاد کے لیے روانہ فرمائی' مسلمانوں اور مشرکوں کا مقابلہ ہوا' ایک شخص مشرکین میں سے اتنا دلیر تھا کہ جس مسلمان کو مارنا چاہتا تھا مار ڈالتا تھا' حضرت اسامہ بن زید اس کی گھات میں تھے جس وقت وہ ان کی تلوار کی زد میں آ گیا تو اس نے کلمہ پڑھتے ہو کہا لا الٰہ الا اللہ لیکن اس کے باوجود حضرت اسامہ بن زید نے اس شخص کو قتل کر دیا' جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں فتح کی خوش خبری پہنچا تو بتانے والے نے اس شخص کے قتل کیے جانے کا واقعہ بھی بیان کر دیا' رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسامہ کو بلا کر دریافت کیا کہ تم نے اس کو کیوں قتل کیا؟ حضرت اسامہ نے کہا یا رسول اللہ! اس نے مسلمانوں کا قتل کیا تھا اور چند صحابہ کا نام لے کر بتلایا کہ فلاں فلاں کو اس نے شہید کیا ہے' میں نے اس پر حملہ کیا جب اس نے تلوار دیکھی تو فوراً کہا لا الٰہ الا اللہ' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کیا تم نے اس کو قتل کر دیا؟ حضرت اسامہ نے کہا ہاں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب قیامت کے دن لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ آئے گا تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟ اسامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لیے استغفار کیجیے' آپ نے پھر فرمایا جب قیامت کے دن لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ آئے گا تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟ رسول اللہ ﷺ بار بار یہی کلمات دہراتے

رہے کہ جب قیامت کے دن لا الہ الا اللہ کا کلمہ آئے گا تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟

٤٢- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

نبی ﷺ کا ارشاد: "جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے"

٢٧٦- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

ابن ماجہ (٢٥٧٦) البخاری (٧٠٧٠) النسائی (٤١١١)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو شخص ہمارے خلاف تلوار اٹھائے گا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

٢٧٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٥٣١)

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہم پر تلوار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

٢٧٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

البخاری (٧٠٧١) الترمذی (١٤٥٩) ابن ماجہ (٢٥٧٧)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

٤٣- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

نبی ﷺ کا یہ ارشاد: "جس نے ہم کو دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے"

٢٧٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا.

ابن ماجہ (٢٥٧٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور نہ وہ جس نے ہم کو دھوکا دیا۔

٢٨٠- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غلہ فروخت کرنے والے کے پاس سے گزرے

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ فَقَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي. الترمذی (۱۳۱۵)

آپ نے اپنا ہاتھ غلہ کے اندر ڈالا تو ہاتھ میں کچھ تری محسوس ہوئی رسول اللہ ﷺ نے پوچھا یہ تری کیسی ہے؟ غلہ کے مالک نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس پر بارش ہوگئی تھی آپ نے فرمایا تم نے اس بھیگے ہوئے غلہ کو اوپر کیوں نہ رکھا تاکہ لوگ اس کو دیکھ لیتے؟ جس شخص نے دھوکا دیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

٤٤- بَابُ تَحْرِيمِ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ وَالدُّعَاءِ بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

منہ پر تھپڑ مارنے، گریبان چاک کرنے اور زمانۂ جاہلیت کی چیخ وپکار کا بیان

۲۸۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ أَوْ شَقَّ الْجُيُوبَ أَوْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى وَأَمَّا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ فَقَالَا وَشَقَّ وَدَعَا بِغَيْرِ أَلِفٍ.

البخاری (۱۲۹۷-۱۲۹۸-۳۵۱۹) النسائی (۱۸۵۹) ابن ماجہ (۱۵۸٤)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص منہ پیٹے اور گریبان چاک کرے یا ایام جاہلیت کی طرح چیخ وپکار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۲۸۲- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا وَشَقَّ وَدَعَا. سابقہ (۲۸۱)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور بتایا کہ اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۲۸۳- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ ابْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ وَجِعَ وَجَعًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَصَاحَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّا بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ. البخاری (۱۲۹٦)

حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری سخت بیمار ہوگئے جس کی وجہ سے آپ پر غشی طاری ہوگئی اس وقت آپ کا سر گھر والوں میں سے کسی عورت کی گود میں تھا انہی میں سے کوئی عورت چیخ چیخ کر رونے لگی غشی کی وجہ سے حضرت ابو موسیٰ اشعری اس کو کچھ نہ کہہ سکے جب ہوش میں آئے تو فرمایا جن کاموں سے رسول اللہ ﷺ بیزار تھے ان سے میں بیزار ہوں رسول اللہ ﷺ نوحہ کرنے والی، سر منڈانے والی اور گریبان پھاڑنے والی عورتوں سے

بیزار تھے۔

٢٨٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَخْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي بُرْدَةَ ابْنِ أَبِي مُوسٰى قَالَا أُغْمِيَ عَلٰى أَبِي مُوسٰى فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِيحُ بِرَنَّةٍ قَالَا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمِي وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ. النسائی (١٨٦٢) ابن ماجہ (١٥٨٦)

عبدالرحمٰن بن یزید اور ابو بردہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ پر غشی طاری ہو گئی ان کی بیوی چلا چلا کر رونے لگیں، جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو انہوں نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ہر اس عورت سے بیزار ہوں جو سر منڈائے، نوحہ کرے اور کپڑے پھاڑے۔

٢٨٥- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عِيَاضٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ امْرَأَةِ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيَاضٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ لَيْسَ مِنَّا وَلَمْ يَقُلْ بَرِيءٌ.
النسائی (١٨٦٥-١٨٦٦)

امام مسلم نے دو مختلف سندیں بیان کیں اور فرمایا ان سندوں کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔ مگر اس میں بیزار کی جگہ یہ الفاظ ہیں کہ ایسا شخص ہم میں سے نہیں ہے۔

ف: نوحہ کی حرمت کے ضمن میں ماتم اور تعزیہ داری کی تحقیق باب نمبر ۳۰ میں ملاحظہ فرمائیں۔

٤٥- بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ

چغل خوری کی سخت ممانعت

٢٨٦- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا يَنُمُّ الْحَدِيثَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (٣٣٤٧)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہیں معلوم ہوا کہ کوئی شخص لوگوں کی باتیں حاکم سے جا کر بیان کرتا ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

٢٨٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَنْقُلُ الْحَدِيثَ إِلَى الْأَمِيرِ قَالَ وَكُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ هٰذَا مِمَّنْ

ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص لوگوں کی باتیں حاکم تک پہنچا دیتا تھا ایک دن ہم مسجد میں اس شخص کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ وہ چغل خور ہے اچانک وہ بھی آ گیا اور ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھ گیا، حضرت حذیفہ نے کہا

يَنْقُلُ الْحَدِيثَ إِلَى الْأَمِيرِ قَالَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْنَا فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ.

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

البخاری (٦٠٥٦) ابوداؤد (٤٨٧١) الترمذی (٢٠٢٦)

٢٨٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ حُذَيْفَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْنَا فَقِيلَ لِحُذَيْفَةَ إِنَّ هَذَا يَرْفَعُ إِلَى السُّلْطَانِ أَشْيَاءَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ إِرَادَةَ أَنْ يُسْمِعَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ. سابقہ (٢٨٧)

ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں حضرت حذیفہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص آ کر ہمارے پاس بیٹھ گیا لوگوں نے حضرت حذیفہ سے کہا یہ شخص لوگوں کی باتیں حاکم تک پہنچاتا ہے حضرت حذیفہ نے اس کو سنانے کے لیے لوگوں سے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

٤٦- بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيمِ إِسْبَالِ الْإِزَارِ وَالْمَنِّ بِالْعَطِيَّةِ وَتَنْفِيقِ السِّلْعَةِ بِالْحَلِفِ وَبَيَانِ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

لباس ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والوں، احسان جتلانے والوں اور جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے والوں سے اللہ تعالیٰ کے ناراض ہونے کا بیان

٢٨٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ.

ابوداؤد (٤٠٨٧-٤٠٨٨) الترمذی (١٢١١) النسائی (٢٥٦٢-٢٥٦٣-٤٤٧٠-٤٤٧١-٥٣٤٨) ابن ماجہ (٢٢٠٨)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام فرمائے گا نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا، نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا، حضرت ابوذر نے عرض کیا حضور یہ لوگ تو سخت نقصان اور خسارے میں رہے، یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا (ٹخنوں سے) نیچے کپڑا لٹکانے والا، احسان جتلانے والا اور اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھا کر مال فروخت کرنے والا۔

٢٩٠- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخصوں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بات نہیں کرے گا ایک وہ شخص جو ہر نیکی کا احسان جتلاتا ہے

يَحْيَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَنَّانُ الَّذِي لَا يُعْطِي شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْفَاجِرِ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ. ماجه (۲۸۹)

دوسرا وہ جو جھوٹی قسم کھا کر سامان فروخت کرتا ہے اور تیسرا وہ شخص جو اپنے کپڑوں کو ٹخنوں کے نیچے لٹکاتا ہے۔

۲۹۱- وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ. ماجه (۲۸۹)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے' لیکن اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ بات کرے گا' نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۲۹۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۴۰۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تین شخصوں سے بات کرے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا' ایک اور روایت میں اس طرح ہے نہ اس کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ایک بوڑھا زانی' دوسرا جھوٹا حاکم' تیسرا مغرور فقیر۔

۲۹۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ.

ابن ماجه (۲۲۰۷-۲۸۷۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کو دردناک عذاب دے گا' ایک وہ شخص جس کے پاس جنگل میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو' پھر اس کے باوجود کسی مسافر کو پانی نہ دے' دوسرا وہ شخص جس نے عصر کے بعد کوئی چیز فروخت کی اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ اس نے یہ مال اتنے میں خریدا ہے اور واقعہ میں ایسا نہ تھا' تیسرا وہ شخص جو دنیاوی مال کی خاطر کسی حاکم سے بیعت کرے اگر مال مل جائے تو اس کی اطاعت کرے اور نہ ملے تو نہ کرے۔

۲۹۴- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۴۱۳)

امام مسلم نے ایک اور سند ذکر کی اور بتلایا کہ اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے مگر اس میں قیمت بتانے کا ذکر ہے۔

۲۹۵- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرَاهُ مَرْفُوعًا قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى مَالِ مُسْلِمٍ فَاقْتَطَعَهُ وَبَاقِي حَدِيثِهِ نَحْوُ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

البخاری (۲۳۵۸-۲۳۶۹-۲۶۷۲-۷۲۱۲-۷۴۴۶)

اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بات کرے گا اور نہ ان کی جانب نظر رحمت کرے گا اور ان کو دردناک عذاب ہوگا' ایک وہ شخص ہے جس نے عصر کے بعد قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال مارلیا' بقیہ حدیث سابق حدیث کی طرح ہے۔

٤٧- بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي النَّارِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ

خودکشی کرنے کی شدید ممانعت اور اس کا عذاب

۲۹٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ شَرِبَ سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا. الترمذی (۲۰٤٤) ابن ماجہ (۳٤٦۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ہتھیار سے خودکشی کرے تو جہنم میں وہ ہتھیار اس شخص کے ہاتھ میں ہوگا اور اس ہتھیار سے جہنم میں وہ شخص خود کو ہمیشہ زخمی کرتا رہے گا اور جو شخص زہر سے خودکشی کرے گا' وہ جہنم میں ہمیشہ زہر کھاتا رہے گا اور جو شخص پہاڑ سے گر کر خودکشی کرے گا وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ گرتا رہے گا۔

۲۹۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ.

البخاری (۵۷۷۸) الترمذی (۲۰٤٤) النسائی (۱۹٦٤)

امام مسلم نے تین اور اسناد بیان کیں اور بتلایا کہ ان سندوں سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۲۹۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ أَبِي سَلَّامٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا قِلَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِي شَيْءٍ لَا يَمْلِكُهُ.

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب سے جڑ جانے کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہو جائے گا اور جس شخص نے کسی چیز سے خودکشی کی تو قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا اور اگر کسی نے غیر مملوکہ چیز کی نذر مانی تو اس کا پورا

کرنا لازم نہیں ہے۔

البخاری (١٣٦٣-٤١٧١-٤٥٦٢-٦٠٤٧-٦١٠٥-٦٦٥٢) ابوداؤد (٣٢٥٧) الترمذی (١٥٢٧-١٥٤٣) النسائی (٣٧٧٩-٣٧٨٠-٣٨٢٢) ابن ماجہ (٢٠٩٨)

٢٩٩- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ ادَّعَى دَعْوَى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا قِلَّةً وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ فَاجِرَةٍ۔ سابقہ (٢٩٨)

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کا کوئی شخص مالک نہ ہو اس کی نذر پوری کرنا لازم نہیں اور مسلمان پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کے برابر ہے' جو شخص جس چیز سے خودکشی کرے گا قیامت کے دن اسے اس چیز سے عذاب دیا جائے گا اور جو شخص مال بڑھانے کے لیے جھوٹا دعویٰ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے مال میں اور کمی کر دے گا یہی حال اس شخص کا ہوگا جو حاکم کے سامنے جھوٹی قسم کھائے گا۔

٣٠٠- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللَّهُ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَهَذَا حَدِيثُ سُفْيَانَ وَأَمَّا شُعْبَةُ فَحَدِيثُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ ذَبَحَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ ذُبِحَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ سابقہ (٢٩٨)

حضرت ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اسلام کو چھوڑ کر کسی اور مذہب کی جھوٹی قسم کھائی اس کا اس دین میں شمار ہوگا' اور جو شخص جس چیز سے خودکشی کرے گا اللہ تعالیٰ جہنم میں اس کو اسی چیز سے عذاب دے گا اور بعض روایات میں یوں ہے کہ جس شخص نے اسلام کو چھوڑ کر کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھائی تو اس کا اسی دین سے شمار ہوگا اور جس شخص نے خود کو کسی چیز سے ذبح کیا تو قیامت کے دن اسے اسی چیز سے ذبح کیا جائے گا۔

٠٠٠- بَابُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ

جنت میں صرف مسلمان داخل ہوں گے

٣٠١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُنَيْنًا فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يُدْعَى بِالْإِسْلَامِ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرْنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ حنین میں تھے' ہم لوگوں میں ایک شخص تھا جس کا مسلمانوں میں شمار ہوتا تھا' رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا: یہ جہنمی ہے' جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص بڑی بہادری سے لڑا اور زخمی ہو گیا' رسول اللہ

الْقِتَالَ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ الَّذِي قُلْتَ لَهُ آنِفًا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ قِيلَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلَكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ.

البخاری (۳۰۶۲-۶۶۰۶)

ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جس شخص کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے وہ آج بہت بہادری سے لڑا اور اب وہ مر چکا ہے' آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں گیا' بعض صحابہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی تہ تک نہ پہنچ سکے' اتنے میں کسی شخص نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! وہ شخص ابھی مرا نہیں تھا لیکن بہت زخمی تھا' رات کے آخری حصہ میں وہ زخم کی تکلیف برداشت نہ کر سکا اور اس نے خودکشی کر لی' رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں' پھر آپ نے حضرت بلال کو بلوا کر لوگوں میں اعلان کروایا کہ جنت میں صرف مسلمان جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس دین کو فاسقوں کے ذریعہ بھی تقویت دیتا رہتا ہے۔

۲۰۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ حَيٌّ مِنَ الْعَرَبِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقَالُوا مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ أَبَدًا قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ حَتَّى جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور کفار میں مقابلہ ہوا اور نوبت زبردست کشت و خون تک پہنچی یہاں تک کہ حضور اور کفار اپنے اپنے لشکروں کی طرف لوٹ گئے' رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص تھا وہ جس پر بھی حملہ کرتا اسے مارے بغیر نہ چھوڑتا' صحابہ کرام نے اس شخص کے بارے میں کہا آج اس جیسا جہاد کسی نے نہیں کیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیکن وہ شخص جہنمی ہے' صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا میں اس شخص کی نگرانی کروں گا' (تاکہ معلوم ہو کہ وہ شخص کس فعل کے سبب جہنمی ہوتا ہے) پس وہ صحابی اس شخص کے ساتھ لگے رہے' حتیٰ کہ وہ کہیں ٹھہر جاتا تو وہ بھی ٹھہرتا اور اگر وہ دوڑتا تو وہ بھی دوڑتے' بالآخر وہ شخص سخت زخمی ہو گیا' اور اس نے زخم کی تکلیف کی تاب نہ لا کر تلوار کی نوک اپنے سینہ پر رکھی اور تلوار پر زور دے کر خودکشی کر لی' وہ صحابی اسی وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں' رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا جس شخص کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے اور لوگ اس خبر سے حیران ہوئے تھے اسی

اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

البخاري (۴۲۰۲-۲۸۹۸-۴۲۰۷)

وقت میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ میں ان لوگوں کی حیرانی دور کر دوں گا' چنانچہ میں اس کا پیچھا کرتا رہا' جب وہ شخص بہت زخمی ہو گیا تو اس نے تلوار کا دستہ زمین پر رکھ کر اس کی نوک اپنے سینہ پر رکھی اور اس طرح تلوار اپنے سینہ میں گھونپ کر اس نے خودکشی کر لی' آپ نے فرمایا: بعض شخص ایسے کام کرتے ہیں جن کی وجہ سے لوگ ان کو جنتی سمجھتے ہیں اور وہ جہنمی ہوتے ہیں اور بعض شخص ایسے کام کرتے ہیں جن کی وجہ سے لوگ ان کو جہنمی سمجھتے ہیں اور وہ جنتی ہوتے ہیں۔

۲۰۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خَرَجَتْ بِهِ قَرْحَةٌ فَلَمَّا آذَتْهُ انْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ فَنَكَأَهَا فَلَمْ يَرْقَإِ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَبُّكُمْ قَدْ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِي وَاللَّهِ لَقَدْ حَدَّثَنِي بِهٰذَا جُنْدَبٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ۔

البخاري (۱۲۹۸-۳۲۷۶)

حضرت حسن بیان کرتے ہیں کہ پچھلی امتوں میں سے کسی شخص کے ایک پھوڑا نکلا' جب اس میں زیادہ تکلیف محسوس ہونے لگی تو اس نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکال کر اس سے پھوڑے کو چیر ڈالا جس سے خون بہنے لگا اور رک نہ سکا جس کی وجہ سے وہ مر گیا' تمہارے رب نے فرمایا: میں نے اس پر جنت حرام کر دی' حضرت حسن نے اپنے ہاتھ سے مسجد کی طرف اشارہ کر کے کہا خدا کی قسم مجھ سے اس مسجد میں حضرت جندب نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۲۰۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِينَا وَمَا نَخْشٰى أَنْ يَكُونَ كَذَبَ عَلٰى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ بِرَجُلٍ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خُرَاجٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. سابقہ (۲۰۳)

حسن کہتے ہیں کہ حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی نے اس مسجد میں ہم سے حدیث بیان کی' جس سے ہم کوئی لفظ نہیں بھولے اور نہ ہمیں خدشہ ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھا تھا' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امت میں ایک شخص تھا جس کے پھوڑا نکلا ..... بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۴۸- بَابُ غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ وَأَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ

مال غنیمت میں خیانت کرنے کی ممانعت اور اس کا بیان کہ جنت میں صرف مومن داخل ہوں گے

۲۰۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ حَتّٰى مَرُّوا عَلٰى

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح خیبر کے دن صحابہ کرام آپس میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ فلاں شخص شہید ہوا اور فلاں شخص شہید ہوا' دوران گفتگو ایک شخص کا ذکر ہوا صحابہ کرام نے اس کے بارے میں بھی کہا کہ وہ شخص شہید ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں' میں

رَجُلٍ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ قَالَ فَخَرَجْتُ أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ. الترمذی (١٥٧٤)

نے اسے جہنم میں دیکھا ہے' کیونکہ اس نے مال غنیمت میں سے ایک چادر چرائی تھی' پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا جا کر لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے' چنانچہ میں نے حسب ارشاد لوگوں میں اعلان کر دیا کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے۔

٠٠٠- بَابُ كَرَاهِيَةِ الْغَاوِلِ

مال غنیمت میں خیانت کی ممانعت

٣٠٦- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهٰذَا حَدِيثُهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا وَرِقًا غَنِمْنَا الْمَتَاعَ وَالطَّعَامَ وَالثِّيَابَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الْوَادِي وَمَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَبْدٌ لَهُ وَهَبَهُ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُذَامٍ يُدْعَى رِفَاعَةَ بْنَ زَيْدٍ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْوَادِيَ قَامَ عَبْدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَحُلُّ رَحْلَهُ فَرُمِيَ بِسَهْمٍ فَكَانَ فِيهِ حَتْفُهُ فَقُلْنَا هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ لَتَلْتَهِبُ عَلَيْهِ نَارًا أَخَذَهَا مِنَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ قَالَ فَفَزِعَ النَّاسُ فَجَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ هٰذَا يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ.

البخاری (٤٢٣٤-٦٧٠٧) ابوداؤد (٢٧١١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر فتح کرنے گئے' اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی' وہاں سے مال غنیمت میں ہمیں سونا' چاندی نہیں ملا' بلکہ مختلف قسم کا سامان' غلہ اور کپڑے وغیرہ ملے' ہم ایک وادی کی طرف چل پڑے' رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رفاعہ بن زید نامی بنی ضبیب کا ایک غلام تھا جو آپ کو قبیلہ جذام کے ایک شخص نے نذر کیا تھا جب ہم اس وادی میں اترے تو اس غلام نے رسول اللہ ﷺ کا سامان کھولنا شروع کر دیا' اسی دوران اچانک کہیں سے ایک تیر آ کر اسے لگا جس سے اس کا انتقال ہو گیا' ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے شہادت مبارک ہو' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں' قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے' جو چادر اس نے خیبر کے مال غنیمت سے لی تھی' وہ اس کے حصہ کی نہ تھی' وہی چادر بصورت شعلہ اس کے اوپر جل رہی ہے' یہ سن کر سب خوفزدہ ہو گئے' ایک شخص چمڑے کے ایک دو تسمے لے کر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے جنگ خیبر کے دن پایا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تسمے بھی آگ کے ہیں۔

٤٩- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ قَاتِلَ نَفْسِهِ لَا يَكْفُرُ

خودکشی کے کفر نہ ہونے کی دلیل

٣٠٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِي حِصْنٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ کو کسی مضبوط قلعہ اور حفاظت کے مقام کی ضرورت ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت طفیل کے پاس زمانہ

حَصِيْنٍ وَّ مَنَعَةٍ قَالَ حِصْنٌ كَانَ لِدَوْسٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَبَى ذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ لِلَّذِي ذَخَرَ اللّٰهُ لِلْأَنْصَارِ فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَّ هَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَأَخَذَ مَشَاقِصَ لَهُ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَآهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي مَنَامِهِ فَرَآهُ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ وَّرَآهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَ لِي بِهِجْرَتِي إِلَى نَبِيِّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا لِي أَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيْلَ لِي لَنْ نُّصْلِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۶۸۲)

جاہلیت میں قبیلہ دوس کا ایک قلعہ تھا' رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا کیونکہ یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے انصار کے لیے مقدر کر دی تھی' بہر حال جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے تو حضرت طفیلؓ بن عمرو دوسی بھی اپنی قوم کے ایک شخص کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ آ گئے' حضرت طفیلؓ کا ساتھی بیمار ہو گیا اور جب بیماری اس کی قوت برداشت سے باہر ہو گئی تو اس نے ایک لمبے تیر کے پھل سے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے جس کی وجہ سے اس کے دونوں ہاتھوں سے خون بہنے لگا' اور اسی سبب سے اس کا انتقال ہو گیا۔ حضرت طفیلؓ نے اسے خواب میں اچھی حالت میں دیکھا لیکن اس نے اپنے دونوں ہاتھ لپیٹے ہوئے تھے' حضرت طفیلؓ نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کے سبب سے بخش دیا' حضرت طفیلؓ نے پوچھا ہاتھوں کو کیوں لپیٹے ہوئے ہو؟ اس نے کہا مجھ سے یہ کہا گیا ہے کہ جس چیز کو تم نے خود بگاڑا ہے ہم اسے درست نہیں کریں گے' حضرت طفیلؓ نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا' خواب سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے۔

٥٠- بَابٌ فِي الرِّيْحِ الَّتِي تَكُوْنُ فِي قُرْبِ الْقِيَامَةِ تَقْبِضُ مَنْ فِي قَلْبِهِ شَيْءٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ

قربِ قیامت میں ہوا کا ان لوگوں کو اٹھا لینا جن کے دلوں میں تھوڑا سا بھی ایمان ہو گا

۳۰۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّ أَبُوْ عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ رِيْحًا مِّنَ الْيَمَنِ أَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيْرِ فَلَا تَدَعُ أَحَدًا فِي قَلْبِهِ قَالَ أَبُوْ عَلْقَمَةَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ وَّ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۴۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے ایک ہوا چلائے گا جو ریشم سے زیادہ نرم ہو گی اور جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا اس شخص (کی روح) کو وہ ہوا قبض کر لے گی۔

ف: اس حدیث میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہوا کو یمن سے بھیجے گا' اور امام مسلم نے احادیث دجال کے آخر میں یہ حدیث ذکر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہوا کو شام سے بھیجے گا' اس کا ایک جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ دو ہوائیں ہوں' ایک شام سے چلے اور دوسری یمن سے' اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان ہواؤں کا مبداء ایک اقلیم ہو پھر بعد میں منتشر ہو کر دوسری اقلیم میں پہنچ جائیں۔ واللہ اعلم۔

۵۱- بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْمُبَادَرَةِ بِالْأَعْمَالِ قَبْلَ تَظَاهُرِ الْفِتَنِ

۳۰۹- حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ جَمِيْعًا عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوْبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَ يُمْسِيْ كَافِرًا أَوْ يُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَ يُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا.

فتنوں کے ظہور سے پہلے اعمال صالحہ کی ترغیب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے' ایک شخص صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر اور معمولی سی دنیاوی منفعت کے عوض اپنی متاع ایمان فروخت کر ڈالے گا۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۹۰)

ف: اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس وقت کے آنے سے پہلے نیک اعمال کرلیے جائیں جب نیک اعمال کا کرنا مشکل ہو جائے گا اور مسلسل اور پے در پے فتنے نمودار ہوں گے جیسے اندھیری رات میں پے در پے اندھیرے ہوتے ہیں' ان فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ ہوگا کہ انسان صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور یہ بہت بڑا فتنہ ہے کہ ایک دن میں انسان کے اندر اتنا بڑا انقلاب آ جائے۔

۵۲- بَابُ مَخَافَةِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يَّحْبَطَ عَمَلُهُ

۳۱۰- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِيْ بَيْتِهِ وَ قَالَ أَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَ احْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو وَ مَا شَأْنُ ثَابِتٍ أَشْتَكَى فَقَالَ سَعْدٌ إِنَّهُ لَجَارِيْ وَ مَا عَلِمْتُ لَهُ بِشَكْوَى قَالَ فَأَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ثَابِتٌ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَ لَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّيْ مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۴۳)

مومن کا اعمال ضائع ہو جانے سے ڈرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (ترجمہ) اے ایمان والو! اپنی آوازکو نبی کی آواز پر بلند نہ کرو' کہیں تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو پتا بھی نہ چلے۔ اس آیت کو سننے کے بعد حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ میں جہنمی ہوں' جب چند دن تک وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر نہ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ سے پوچھا اے ابوعمرو' ثابت کا کیا حال ہے؟ کیا بیمار ہو گئے؟ حضرت سعد نے عرض کیا وہ میرے پڑوسی ہیں اگر بیمار ہوتے تو مجھے معلوم ہوتا' اس کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ' حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے متعلق پوچھ رہے تھے' حضرت ثابت نے جواب دیا کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ میری آواز تم سب سے زیادہ بلند ہے لہٰذا میں جہنمی ہوں' حضرت

سعد نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا' آپ نے فرمایا نہیں وہ جنتی لوگوں میں سے ہے۔

٣١١- وَحَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيبَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَمَّادٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (٢٦٩)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ثابت بن قیس انصار کے خطیب تھے اور جب یہ آیت نازل ہوئی ---------- بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

٣١٢- وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فِي الْحَدِيثِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٤١٢)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز پر اونچا مت کرو۔ اس روایت میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

٣١٣- وَحَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ وَزَادَ قَالَ فَكُنَّا نَرَاهُ يَمْشِي بَيْنَ أَظْهُرِنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٠٢)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ---------- نیز فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ثابت بن قیس کو اپنے پاس دیکھ کر یہ کہتے تھے کہ ہمارے درمیان ایک جنتی آدمی رہتا ہے۔

٥٣- بَابُ هَلْ يُؤَاخَذُ بِأَعْمَالِ الْجَاهِلِيَّةِ

کیا اعمال جاہلیت پر مؤاخذہ ہوگا؟

٣١٤- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أُنَاسٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَمَّا مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَلَا يُؤَاخَذُ بِهَا وَمَنْ أَسَاءَ أُخِذَ بِعَمَلِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ. البخاری (٦٩٢١)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بعض صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا ایام جاہلیت کے کیے ہوئے اعمال کا بھی ہم سے مؤاخذہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا تم میں سے جس نے اسلام لانے کے بعد نیک اعمال کیے اس سے ایام جاہلیت کے برے اعمال پر مؤاخذہ نہیں ہوگا' اور جو شخص اسلام قبول کرنے کے بعد بداعمال میں مشغول رہا' اس سے جاہلیت اور اسلام ہر دو زمانے کی بداعمالیوں پر مؤاخذہ ہوگا۔

٣١٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ مَنْ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم سے ایام جاہلیت کے بداعمال کا بھی مؤاخذہ ہوگا؟ فرمایا جس نے اسلام قبول کرنے کے بعد نیک اعمال کیے اس سے زمانہ جاہلیت کے برے

أحسن في الإسلام لم يؤاخذ بما عمل في الجاهلية ومن أساء في الإسلام أخذ بالأول والآخر.

کاموں پر مؤاخذہ نہیں ہوگا اور جس نے زمانہ اسلام میں کوئی برا کام کیا اس سے اگلے اور پچھلے کاموں پر مؤاخذہ ہوگا۔

البخاری (٦٩٢١) ابن ماجہ (٤٢٤٢)

٣١٦- حدثنا منجاب بن الحارث التميمي أخبرنا علي بن مسهر عن الأعمش بهذا الإسناد مثله.

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے بتلایا کہ اعمش سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

سابقہ (٣١٥)

٥٤- باب كون الإسلام يهدم ما قبله وكذا الحج والهجرة

اسلام، حج اور ہجرت پہلے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں

٣١٧- حدثنا محمد بن المثنى العنزي وأبو معن الرقاشي وإسحق بن منصور كلهم عن أبي عاصم واللفظ لابن المثنى حدثنا الضحاك يعني أبا عاصم قال أخبرنا حيوة بن شريح قال حدثني يزيد بن أبي حبيب عن ابن شماسة المهري قال حضرنا عمرو بن العاص وهو في سياقة الموت يبكي طويلا وحول وجهه إلى الجدار فجعل ابنه يقول له ما يبكيك يا أبتاه أما بشرك رسول الله ﷺ بكذا أما بشرك رسول الله ﷺ بكذا قال فأقبل بوجهه فقال إن أفضل ما نعد شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله إني قد كنت على أطباق ثلاث لقد رأيتني وما أحد أشد بغضا لرسول الله ﷺ مني ولا أحب إلي من أن أكون قد استمكنت منه فقتلته فلو مت على تلك الحال لكنت من أهل النار فلما جعل الله عز وجل الإسلام في قلبي أتيت النبي ﷺ فقلت ابسط يمينك فلأبايعك فبسط يمينه قال فقبضت يدي قال ما لك يا عمرو قال قلت أردت أن أشترط قال تشترط ماذا قلت أن يغفر لي قال أما علمت أن الإسلام يهدم ما كان قبله وأن الهجرة تهدم ما كان قبلها وأن الحج يهدم ما كان قبله وما كان أحد أحب إلي من رسول الله ﷺ ولا أجل في عيني منه وما كنت أطيق أن أملأ عيني منه إجلالا له ولو سئلت أن أصفه ما أطقت لأني لم أكن أملأ عيني منه ولو مت على تلك

ابن شماسہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مرض موت میں مبتلا تھے ہم لوگ ان کی عیادت کے لیے گئے حضرت عمرو بن عاص کافی دیر تک روتے رہے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیر لیا ان کے بیٹے نے کہا ابا جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے فلاں فلاں چیز کی بشارت نہیں دی؟ حضرت عمرو بن عاص اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ہمارے نزدیک سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد (ﷺ) کی رسالت کی گواہی دینا ہے اور مجھ پر تین دور گزرے ہیں ایک وقت وہ تھا جب مجھے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی چیز سے عداوت نہیں تھی اور میں ہر وقت اس فکر میں رہتا تھا کہ کس طرح (العیاذ باللہ) رسول اللہ ﷺ کو قتل کر ڈالوں۔ اگر میں اس وقت مر جاتا تو یقیناً جہنمی ہوتا۔ دوسرا دور وہ تھا جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی رغبت پیدا کی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اپنا ہاتھ بڑھائیے میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمرو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا میں کچھ شرائط طے کرنا چاہتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو دل چاہے شرائط لگاؤ میں نے عرض کیا میری شرط یہ ہے کہ میرے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمرو کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام پچھلے تمام گناہوں کو مٹا

الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ وَلِيْنَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَنْظُرَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي.

مسلم تحفة الاشراف (۱۰۷۳۷)

دیتا ہے اور ہجرت تمام پچھلے گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج تمام پچھلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے؟ اس وقت مجھے حضور ﷺ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہیں تھا اور میری آنکھوں میں آپ سے زیادہ کوئی شخصیت محبوب نہ تھی' اگر کوئی شخص مجھ سے کہے کہ رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کرو تو میں آپ کا حلیہ بیان نہیں کر سکتا' کیونکہ میں آپ کو آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکا' اگر میں اس وقت فوت ہو جاتا تو مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوتا' پھر اس کے بعد مجھے کچھ ذمہ داریاں سونپ دی گئیں' میں نہیں جانتا کہ ان کے بارے میں میرا کیا انجام ہوگا؟ اب میرے مرنے کے بعد میرے جنازہ کے ساتھ کوئی ماتم کرنے والی جائے نہ آگ لے جائی جائے اور جب مجھے دفن کر چکو تو میری قبر پر مٹی ڈال کر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ تمہارے قرب سے مجھے انس حاصل ہو اور میں دیکھوں کہ میں اپنے رب کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں؟

۰۰- بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ﴾ وَقَوْلِهِ ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ﴾

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے والے اور اس کی رحمت سے مایوس نہ ہونے والے کا بیان

٢١٨- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَاللَّفْظُ لِإِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ قَتَلُوا فَأَكْثَرُوا وَزَنَوْا فَأَكْثَرُوا ثُمَّ أَتَوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوا إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ وَلَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا﴾ وَنَزَلَ ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ﴾ الْآيَةَ. البخاري (٤٨١٠) ابوداود (٤٢٧٤) النسائي (٤٠١٥)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین میں سے بعض لوگ قتل اور زنا کے گناہوں میں بہ کثرت ملوث تھے' وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے آپ جس دین کی ہم کو دعوت دیتے ہیں وہ بہترین دین ہے' اگر آپ ہمیں یہ بتلائیں کہ اسلام لانے سے ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا (تو ہم اسلام قبول کر لیں) اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ:) جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتے نہ ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے ہیں اور جن لوگوں نے یہ کام کیے ان کو دردناک عذاب ہوگا' دوسری آیت یہ نازل ہوئی (ترجمہ:) اے میرے بندو! جو گناہ کر کے اپنے اوپر ظلم کر چکے ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمت

سے نا امید مت ہو (اللہ تعالیٰ تمہارے تمام گناہوں کو معاف کر دے گا)۔

٥٥- بَابُ بَيَانِ حُكْمِ عَمَلِ الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ بَعْدَهُ

اسلام لانے کے بعد کافر کے اعمالِ سابقہ کا حکم

٣١٩- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ ابْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ وَالتَّحَنُّثُ التَّعَبُّدُ.

البخاري (١٤٣٦-٢٢٢٠-٢٥٣٨-٥٩٩٢)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا مجھے یہ بتلایئے کہ میں نے زمانۂ جاہلیت میں جو نیک کام کیے ہیں آیا مجھے ان نیکیوں پر اجر ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں جن نیکیوں کی تم نے عادت ڈالی تھی وہ عادت اسلام میں بھی باقی رہے گی۔

٣٢٠- حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ الْحُلْوَانِيُّ نَا وَقَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ أَوْ صِلَةِ رَحِمٍ فِيهَا أَجْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ. سابقه (٣١٩)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتلایئے کہ میں نے زمانۂ کفر میں جو صدقہ اور خیرات کی‘ غلاموں کو آزاد کیا‘ اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کیا‘ آیا مجھے ان نیک کاموں پر آخرت میں اجر ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سابقہ نیکیوں سے ہی تم کو اسلام لانے کی توفیق ہوئی ہے۔

٣٢١- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَفْعَلُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي كُنْتُ أَتَبَرَّرُ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا أَسْلَفْتَ لَكَ مِنَ الْخَيْرِ قُلْتُ فَوَاللَّهِ لَا أَدَعُ شَيْئًا صَنَعْتُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِلَّا فَعَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ مِثْلَهُ.

سابقه (٣١٩)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان نیکیوں کے بارے میں پوچھا جو میں نے زمانۂ جاہلیت میں کی تھیں‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان نیکیوں کی برکت کی وجہ سے ہی تم اسلام لائے ہو‘ میں نے کہا قسم بخدا میں ان نیک کاموں کو اسلام لانے کے بعد بھی کرتا رہوں گا۔

٣٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حکیم بن حزام نے زمانۂ کفر میں سو غلام آزاد کیے اور سو اونٹ

أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ ثُمَّ أَعْتَقَ فِي الْإِسْلَامِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ. سابقہ(۳۱۹)

خیرات کیے پھر اسلام لانے کے بعد دوبارہ سو غلام آزاد کیے اور سو اونٹ فی سبیل اللہ صدقہ کیے --- باقی حدیث حسب سابق ہے۔

٥٦- بَابُ صِدْقِ الْإِيمَانِ وَإِخْلَاصِهِ

ایمان میں صدق اور اخلاص

۲۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالُوا أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ.

البخاري (۳۲-۳۳۶۰-۳۴۲۸-۳۴۲۹-۴۶۲۹-۴۷۷۶-۶۹۱۸-۶۹۳۷) الترمذي (۳۰۶۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) "جن مؤمنین نے اپنے ایمان کے ساتھ بالکل ظلم نہیں کیا (انہی کو نجات ہوگی)" تو صحابہ کرام اس آیت سے بہت پریشان ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ہم میں سے کون شخص (معصیت کرکے) ظلم نہیں کرتا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آیت کا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ اس آیت میں ظلم بمعنی شرک ہے' جس طرح حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اے بیٹے! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرنا کیونکہ شرک کرنا ظلم عظیم ہے۔

۲۲۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنِيهِ أَوَّلًا أَبِي عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنِ الْأَعْمَشِ ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

سابقہ(۲۲۳)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کرکے بتایا کہ اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٥٧- بَابُ بَيَانِ تَجَاوُزِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْ حَدِيثِ النَّفْسِ وَالْخَوَاطِرِ بِالْقَلْبِ إِذَا لَمْ تَسْتَقِرَّ وَبَيَانِ أَنَّهُ سُبْحَانَهُ تَعَالَى لَمْ يُكَلِّفْ إِلَّا مَا يُطَاقُ وَبَيَانِ حُكْمِ الْهَمِّ بِالْحَسَنَةِ وَبِالسَّيِّئَةِ

حدیث نفس اور خواطر سے درگزر کرنے اور نیکی اور بدی کے "ہم" کے حکم کا بیان

۲۲۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ وَأُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ وَاللَّفْظُ لِأُمَيَّةَ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا أُنْزِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِلَّهِ مَا فِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) "آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تم اس کو چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ تعالیٰ اس کا حساب لے گا

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَأَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ بَرَكُوْا عَلَى الرُّكَبِ فَقَالُوْا أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلِّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَتُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ قَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ ذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ إِثْرِهَا آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ نَسَخَهَا اللّٰهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِنْ نَّسِيْنَآ أَوْ أَخْطَأْنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ قَالَ نَعَمْ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَآ أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ قَالَ نَعَمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٠١٤)

اور جسے کو چاہے گا بخش دے گا اور جس کو چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے" تو صحابہ کرام پریشان ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زانو ادب تہ کر کے بیٹھ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں ان کاموں کا مکلف کیا گیا جو ہماری طاقت میں تھے' جیسے نماز' روزہ' جہاد اور صدقہ اور اب آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے جس میں مذکور حکم کی ہم طاقت نہیں رکھتے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم پچھلی امتوں کی طرح یہ کہنا چاہتے ہو ہم نے اللہ تعالیٰ کے احکام سنے اور نافرمانی کی' بلکہ تم کہو: اے اللہ! ہم نے تیرا حکم سنا اور اس کی اطاعت کی اے رب! ہمیں بخش دے ہم نے تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے"۔ یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے ہم نے سنا اور اطاعت کی اے رب! ہمیں بخش دے ہم نے تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے جب صحابہ کرام یہ کہہ چکے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ:) "رسول اللہ ﷺ اور مومنین ان چیزوں پر ایمان لائے جو ان کے رب کی طرف سے نازل ہوئیں اور سب اللہ تعالیٰ' اس کے تمام فرشتوں' اس کی تمام کتابوں اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لائے اور انہوں نے کہا ہم ان میں سے کسی رسول پر (ایمان لانے میں) فرق نہیں کرتے' اور انہوں نے کہا ہم نے سنا اور اطاعت کی' اے ہمارے رب! ہمیں معاف فرما ہم نے تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے' جب صحابہ کرام نے اللہ کے احکام کو مان لیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے پچھلی آیت کے حکم کو منسوخ کر کے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ:) "اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا' ہر شخص کے نیک عمل اس کو نفع دیں گے اور بدعمل اس کے لیے نقصان دہ ہوں گے۔ اے ہمارے رب! ہماری بھول یا خطاء پر ہم سے مؤاخذہ نہ کرنا" (اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا) اے ہمارے رب! ہمیں ایسے سخت احکام کا مکلف نہ کرنا جن احکام کا پچھلی امتوں کو مکلف کیا تھا (اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا)" اے ہمارے رب! ہم کو ہماری طاقت سے زیادہ احکام کا مکلف نہ کرنا (اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اچھا)" ہمیں معاف فرما' بخش دے' ہم پر رحم فرما' تو ہی ہمارا مالک ہے' ہماری کفار کے خلاف مدد فرما" (اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا)۔

٣٢٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ مَوْلَى خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ قَالَ دَخَلَ قُلُوبَهُمْ مِنْهَا شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ قُلُوبَهُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَسَلَّمْنَا قَالَ فَأَلْقَى اللَّهُ تَعَالَى الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ.

الترمذی (٢٩٩٢)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تم اس کو چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ تعالیٰ اس سب کا حساب لے گا' تو صحابہ کے دلوں میں ایسا خوف پیدا ہوا جو اس سے پہلے نہیں پیدا ہوا تھا' رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا یوں کہو" ہم نے سنا' اطاعت کی اور مان لیا' پس اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان کو راسخ کر دیا اور یہ آیت نازل فرمائی: اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا ہر شخص کو اس کے نیک اعمال پر ثواب ملے گا اور بد اعمال پر عذاب ہوگا' اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے خطاء ہو جائے تو اس پر مؤاخذہ نہ فرمانا"۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسا کر دیا) اے ہمارے رب! اور ہم کو ایسے سخت احکام نہ دینا جیسے تو نے پہلی امتوں کو دیے تھے (اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایسا کر دیا) "اے اللہ! ہمارے گناہ معاف فرما' ہمیں بخش دے' ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے" (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایسا کر دیا)۔

٥٨- بَابُ تَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ النَّفْسِ وَالْخَوَاطِرِ بِالْقَلْبِ إِذَا لَمْ تَسْتَقِرَّ

اللہ تعالیٰ نے حدیثِ نفس کو معاف فرمادیا ہے جب تک اس پر عمل نہ کرے

٣٢٧- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ يَتَكَلَّمُوا أَوْ يَعْمَلُوا بِهِ.

البخاری (٢٥٢٨-٥٢٦٩-٦٦٦٤) ابوداود (٢٢٠٩) الترمذی (١١٨٣) النسائی (٣٤٣٤-٣٤٣٥) ابن ماجه (٢٠٤٠-٢٠٤٤)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے حدیث نفس کو معاف کر دیا' جب تک وہ اس کے مطابق کلام یا عمل نہ کریں۔

٣٢٨- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے

قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَالَمْ تَعْمَلْ اَوْ تَكَلَّمْ
سابقہ (۳۲۷)

”حدیث نفس“ کو معاف فرما دیا جب تک کہ وہ اس کا قول یا اس پر عمل نہ کریں۔

۳۲۹- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا مِسْعَرٌ وَّ هِشَامٌ ح وَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَيْبَانَ جَمِيْعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. سابقہ (۳۲۷)

امام مسلم نے ایک اور سند ذکر کر کے فرمایا کہ اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۵۹- بَابُ اِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِحَسَنَةٍ كُتِبَتْ وَاِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ لَمْ تُكْتَبْ

بندے کے نیکی کے ”ھم“ کو لکھنے اور برائی کے ”ھم“ کو نہ لکھنے کا بیان

۳۳۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا سُفْيٰنُ وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا سَيِّئَةً وَاِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا عَشْرًا. الترمذی (۳۰۷۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی گناہ کا ”ہم“ کرتا ہے تو اس کو اس کے نامۂ اعمال میں مت لکھو اگر وہ اس پر عمل کرے تو ایک گناہ لکھ دو اور اگر وہ نیکی کا ”ہم“ کرے اور اس نیکی کو نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھ دو اور اگر اس کے مطابق عمل کرے تو دس نیکیاں لکھ دو۔

۳۳۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِحَسَنَةٍ وَّلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَاِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ وَّلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ اَكْتُبْهَا عَلَيْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا سَيِّئَةً وَّاحِدَةً. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۸۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب میرا بندہ کسی نیکی کا ”ہم“ کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا تو میں اس کی ایک نیکی لکھ دیتا ہوں اور اگر وہ اس کے مطابق عمل کر لیتا ہے تو میں اس کی دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھ دیتا ہوں اور جب وہ گناہ کا ”ہم“ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس کو نہیں لکھتا اور اگر اس پر عمل کرے تو ایک گناہ لکھ دیتا ہوں۔

۳۳۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِيْ بِاَنْ

ہمام بن منبہ کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے روایات کا تذکرہ کر رہے تھے ان میں سے ایک روایت یہ بھی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب میرا بندہ کسی نیکی کے لیے ”حدیث نفس“ کرتا ہو تو جب تک وہ

يَعْمَلْ حَسَنَةً فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ مَا لَمْ يَعْمَلْ فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا حَسَنَةً بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَهُ مَا لَمْ يَعْمَلْهَا فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٧٣٨)

اس نیکی کو نہیں کرتا میں اس کی ایک نیکی لکھتا ہوں اور جب وہ اس نیکی کو کر لیتا ہے تو میں اس کی دس نیکیاں لکھ دیتا ہوں اور جب وہ کسی گناہ کے لیے حدیث نفس کرتا ہے تو جب تک وہ اس پر عمل نہ کرے میں بخش دیتا ہوں اور جب وہ گناہ کر لیتا ہے تو میں اس کا ایک گناہ لکھ لیتا ہوں۔

٢٣٣- وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ رَبِّ ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيدُ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً وَهُوَ أَبْصَرُ بِهِ فَقَالَ ارْقُبُوهُ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّايَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٧٣٩)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے کہتے ہیں کہ اے رب! تیرا فلاں بندہ گناہ کا ارادہ رکھتا ہے (حالانکہ اللہ تعالیٰ کو اس بات کا خوب علم ہوتا ہے) اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے انتظار کرو اگر وہ گناہ کرے تو ایک گناہ لکھ دو اور اگر گناہ نہ کرے تو اس کے بدلہ میں ایک نیکی لکھ دو کیونکہ اس نے گناہ کو صرف میرے خوف کی وجہ سے چھوڑا ہے۔

٢٣٤- وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. بخاری (٤٢)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص صدق دل سے اسلام قبول کرتا ہے تو اس کی ایک نیکی کو دس سے لے کر سات سو تک لکھا جاتا ہے اور اس کا گناہ صرف ایک ہی لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے واصل ہو جاتا ہے۔

٢٣٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَعَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ وَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ.
مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٥٦٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے نیکی کا "ہم" کیا اور نیکی نہیں کی تو اس کی ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جس نے نیکی کا "ہم" کیا اور نیکی کر لی تو اس کے لیے سات سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جس نے گناہ کا "ہم" کیا اور اس پر عمل نہیں کیا اس کا گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر وہ گناہ کر لے تو ایک گناہ لکھ دیا جاتا ہے۔

٢٣٦- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ نَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَهُ حَسَنَةً

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نیکیوں اور گناہوں کو لکھ لیتا ہے پھر ان کی تفصیل بیان فرمائی کہ جو شخص نیکی کا "ہم" کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک کامل نیکی لکھ لیتا ہے اور اگر وہ اس نیکی کو کرے تو وہ اس کی ایک نیکی دس سے لے کر سات سو تک بلکہ اس سے بھی کئی گنا زائد لکھ دیتا ہے اور اگر وہ گناہ کا "ہم" کرے اور گناہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر گناہ کرے تو اللہ تعالیٰ

كُتِبَتْ لَهُ وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً. البخاری (٦٤٩١)

صرف ایک گناہ لکھتا ہے۔

۳۳۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا جَعْفَرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَزَادَ أَوْ مَحَاهَا اللّٰهُ وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللّٰهِ إِلَّا هَالِكٌ. ساجد (٦٣٣٤)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت ذکر کی ہے جس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گناہ کو بھی مٹا دے گا اور عذاب میں وہی شخص مبتلا ہوگا جو دیدہ دلیری سے گناہ کرتا ہو۔

٦٠- بَابُ بَيَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الْإِيمَانِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ وَّجَدَهَا

ایمان میں وسوسہ کا بیان اور وسوسہ کے وقت کیا کہنا چاہیے؟

۳۳۸- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلُوهُ إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ أَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٦٠٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بعض صحابہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ ہمارے دلوں میں بعض ایسے خیالات آتے ہیں جن کا بیان کرنا بھی ہم گناہ سمجھتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واقعی ایسے خیالات آتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا یہ تو عین ایمان ہے۔

۳۳۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٤٤٦)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی اور فرمایا کہ اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے

۳۴۰- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ قَالَ ثَنِي عَلِيُّ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوَسْوَسَةِ فَقَالَ تِلْكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٩٤٤٦)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے وسوسہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ محض ایمان ہے۔

۰۰- بَابٌ فِي الْأَمْرِ بِالْإِيمَانِ وَالْإِسْتِعَاذَةِ عِنْدَ وَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ

ایمان لانے اور شیطانی وسوسے کے وقت اس سے پناہ مانگنے کا حکم

۳۴۱- حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لِهٰرُونَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ ایک دوسرے سے سوالات کرتے رہیں گے حتیٰ کہ یہ کہا جائے گا کہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا

حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ.

البخاری(۳۲۷٦) ابوداؤد(٤۷۲۱)

ہے تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جس شخص کو اس بارے میں کوئی تردد ہو وہ یوں کہے کہ میں اللہ پر ایمان لایا ہوں۔

۳٤۲- وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَاْتِي الشَّيْطٰنُ اَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ مَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَرُسُلِهِ. سابقہ(۳٤۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کے پاس آ کر شیطان کہتا ہے آسمان کو کس نے پیدا کیا' زمین کو کس نے پیدا کیا؟ وہ شخص کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے' بقیہ حدیث حسب سابق ہے لیکن اس میں "اور اس کے رسولوں پر" کا اضافہ ہے۔

۳٤۳- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِي الشَّيْطٰنُ اَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى يَقُولَ لَهُ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ.

سابقہ(۳٤۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کے پاس شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا' حتیٰ کہ کہتا ہے تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب کسی شخص کو ایسا تردد لاحق ہو تو وہ شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور اپنی توجہ اس وسوسے سے ہٹا لے۔

۳٤٤- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِي الْعَبْدَ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ.

سابقہ(۳٤۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے پاس شیطان آتا ہے اور کہتا ہے فلاں فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ ۔۔۔۔۔۔ بقیہ حدیث مثل سابق ہے۔

۳٤٥- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَسْاَلُونَكَ عَنِ الْعِلْمِ حَتّٰى يَقُولُوا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَنَا فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ قَالَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَدْ سَاَلَنِي اثْنَانِ وَهٰذَا الثَّالِثُ اَوْ قَالَ سَاَلَنِي وَاحِدٌ وَهٰذَا الثَّانِي. مسلم تحفۃ الاشراف(۱٤٤٤۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ تم سے علمی بحثیں کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہیں گے ہم کو اللہ نے پیدا کیا ہے تو پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ اس وقت حضرت ابوہریرہ کسی شخص کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے' پھر کہنے لگے اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا' مجھ سے دو شخص یہی سوال کر چکے ہیں' اور یہ تیسرا ہے یا کہا مجھ سے ایک شخص یہ سوال کر چکا ہے اور یہ دوسرا ہے۔

۳٤٦- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت موقوفاً ذکر کی ہے۔

قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْإِسْنَادِ وَلٰكِنْ قَدْ قَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٤١٠)

٣٤٧- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّومِيِّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُونَ يَسْأَلُونَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ حَتَّى يَقُولُوا هٰذَا اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَنِي نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ قَالَ فَأَخَذَ حَصًى بِكَفِّهِ فَرَمَاهُمْ بِهِ ثُمَّ قَالَ قُومُوا قُومُوا صَدَقَ خَلِيلِي ﷺ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٤٠٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ تم سے سوالات کرتے رہیں گے کہ اللہ تو ہے لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران کچھ دیہاتی آئے اور کہنے لگے اے ابو ہریرہ! اللہ تو ہے لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ یہ سن کر حضرت ابو ہریرہ نے مٹھی بھر کر ان کی طرف کنکریاں پھینکیں اور کہا چلو یہاں سے اٹھو میرے آقا نے سچ فرمایا تھا۔

٣٤٨- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيَسْأَلَنَّكُمُ النَّاسُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَقُولُوا اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَهُ

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٨٢٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ تم سے ہر چیز کے بارے میں سوالات کریں گے یہاں تک کہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

٣٤٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَزَالُونَ يَقُولُونَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتَّى يَقُولُوا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ تَعَالَى.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٨٠)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: تمہاری امت ہر چیز کے بارے میں پوچھتی رہے گی کہ یہ کیا ہے؟ یہ کیا ہے؟ حتیٰ کہ کہے گی کہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

٣٥٠- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُخْتَارِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ إِسْحَاقَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أُمَّتَكَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٨٠)

امام مسلم نے ایک اور سند سے یہ روایت ذکر کی ہے مگر اس میں تمہاری امت کے الفاظ نہیں ہیں۔

٦١- بَابُ وَعِيدِ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ فَاجِرَةٍ بِالنَّارِ

جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارنے پر دوزخ کی وعید

۳۵۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَنَا الْعَلَاءُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ السَّلَمِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ قَضِيبٌ مِنْ أَرَاكٍ.

نسائی (۵۴۳۴) ابن ماجہ (۲۳۲۴)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کے حق پر قبضہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم واجب اور جنت حرام کر دیتا ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگرچہ وہ معمولی چیز ہی کیوں نہ ہو؟ آپ نے فرمایا اگرچہ وہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

۳۵۲- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَخَاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۳۵۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا وَكِيعٌ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِيَّ نَزَلَتْ كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ أَرْضٌ بِالْيَمَنِ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَيَمِينُهُ قُلْتُ إِذَنْ يَحْلِفُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

البخاری (۲۳۵۶-۲۵۱۵-۲۶۶۶-۲۶۷۶-۲۶۷۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کا حق مارنے کے لیے جھوٹی قسم کھائی' قیامت کے دن جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو گا' اسی دوران حضرت اشعث بن قیس آئے اور پوچھا کہ ابوعبد الرحمن (عبداللہ بن مسعود) نے کیا بیان کیا ہے؟ لوگوں نے وہ حدیث سنائی' حضرت اشعث بن قیس نے کہا ابوعبد الرحمن نے سچ کہا یہ حکم میرے ہی بارے نازل ہوا تھا۔ ایک شخص کی شرکت میں یمن میں میری زمین تھی' رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس شخص کے ساتھ میرا اس زمین کے بارے میں اختلاف ہو گیا' رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی گواہ ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں' آپ نے فرمایا پھر اس شخص کی قسم پر فیصلہ ہو گا' میں نے عرض کیا حضور وہ تو جھوٹی قسم کھالے گا' آپ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال کھانے کی خاطر جھوٹی قسم کھائے گا قیامت کے دن جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو گا اس موقع

۲۴۱۶-۴۵۴۹-۶۶۵۹-۶۶۷۶-۷۱۸۳-۷۱۸۴) ابوداؤد (۳۲۴۳) الترمذی (۱۲۶۹-۲۹۹۶) ابن ماجه (۲۳۲۲-۲۳۲۳)

یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) جو لوگ اللہ کے عہد اور اس کی قسموں کے بدلہ میں متاعِ قلیل لیتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں (آخر آیت تک پڑھیں)۔

۳۵۴- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ. سابقه (۳۵۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کا ناحق مال حاصل کرنے کے لیے جھوٹی قسم کھائے گا وہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا۔ باقی حدیث حسب سابق ہے لیکن اس میں زمین کی جگہ کنوئیں کے جھگڑے کا ذکر ہے۔

۳۵۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَعْيَنَ سَمِعَا شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ. البخاري (۷۴۴۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کا ناحق مال لینے کے لیے جھوٹی قسم کھائے گا جب قیامت کے دن وہ شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے مطابق قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی: (ترجمہ) ''جو لوگ اللہ کے عہد اور اس کی قسموں کے بدلہ میں متاعِ قلیل لیتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں'' (آخر آیت تک پڑھیں)۔

۳۵۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو عَاصِمٍ الْحَنَفِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا قَدْ غَلَبَنِي عَلٰى أَرْضٍ لِي كَانَتْ لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا أَدْبَرَ أَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ. ابوداؤد (۳۲۴۵-۳۶۲۳) الترمذی (۱۳۴۰)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دو شخص حاضر ہوئے' ایک مقام حضرموت سے اور دوسرا کندہ سے' حضرمی نے کہا یا رسول اللہ! اس شخص نے میرے باپ کی طرف سے ملی ہوئی زمین کو مجھ سے چھین لیا' کندی نے کہا وہ میری زمین ہے اور میرے تصرف میں ہے میں اس میں زراعت کرتا ہوں اس شخص کا اس میں کوئی حق نہیں ہے' رسول اللہ ﷺ نے حضرمی سے پوچھا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا پھر اس شخص کی قسم پر فیصلہ ہوگا' حضرمی نے کہا یا رسول اللہ! یہ جھوٹا ہے' جھوٹ پر قسم اٹھا لے گا' یہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتا' آپ نے فرمایا: تمہارے لیے اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے' جب کندی قسم کھانے کے لیے مڑا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اس شخص نے اس کا مال کھانے کے لیے قسم کھائی تو

اللہ سے جب ملاقات کرے گا وہ اس سے ناراض ہوگا۔

۲۵۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ زُهَيْرٌ نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي أَرْضٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنَّ هٰذَا انْتَزٰى عَلٰى أَرْضِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ امْرُؤُ الْقَيْسِ بْنُ عَابِسٍ الْكِنْدِيُّ وَخَصْمُهُ رَبِيعَةُ بْنُ عِبْدَانَ قَالَ بَيِّنَتُكَ قَالَ لَيْسَ لِي بَيِّنَةٌ قَالَ يَمِينُهُ قَالَ إِذًا يَذْهَبُ بِهَا قَالَ لَيْسَ لَكَ إِلَّا ذَاكَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ لِيَحْلِفَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَطَعَ أَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ إِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ رَبِيعَةُ بْنُ عَيْدَانَ. سابقہ(۳۵۶)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھا اتنے میں دو شخص ایک زمین کے بارے میں لڑتے ہوئے آئے' ایک شخص نے کہا جس کا نام امراء القیس بن عابس کندی تھا کہ یا رسول اللہ! زمانہ جاہلیت میں اس شخص نے میری زمین چھین لی تھی' اس کا حریف ربیعہ بن عبدان تھا' آپ نے فرمایا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ اس نے کہا میرے گواہ نہیں ہیں آپ نے فرمایا پھر یہ قسم کھائے گا' اس نے کہا پھر یہ میری زمین لے جائے گا' آپ نے فرمایا تمہارا قسم کے سوا اور کوئی حق نہیں' جب اس کا حریف قسم کھانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ظلم سے کسی کی زمین چھین لے وہ جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا' امام مسلم نے کہا اسحاق کی روایت میں اس کا نام ربیعہ بن عیدان ہے۔

٦٢- بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ مَنْ قَصَدَ أَخْذَ مَالِ غَيْرِهِ بِغَيْرِ حَقٍّ كَانَ الْقَاصِدُ مُهْدَرَ الدَّمِ فِي حَقِّهِ وَإِنْ قُتِلَ كَانَ فِي النَّارِ وَأَنَّ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

غیر کا مال ناحق چھیننے والے کا خون مباح ہے اور اگر وہ اس لڑائی کے دوران قتل ہو جائے تو دوزخی ہے اور اگر صاحب حق قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے

۲۵۸- حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَخْذَ مَالِي قَالَ فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي قَالَ فَأَنْتَ شَهِيدٌ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ.

مسلم تحفۃ الاشراف(۱۴۰۸۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھا یا رسول اللہ (ﷺ) یہ فرمایئے کہ اگر کوئی شخص آ کر مال چھیننا چاہے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اس کو مت دو' اس نے کہا اگر وہ لڑنا شروع کر دے' آپ نے فرمایا تم اپنے دفاع میں لڑو' اس نے پوچھا' اگر وہ مجھے قتل کر دے' آپ نے فرمایا تم شہید ہو گے' اس نے پوچھا اگر میں اس کو قتل کر دوں؟ فرمایا وہ جہنمی ہوگا۔

۲۵۹- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ

عمرو بن عبدالرحمان کے غلام ثابت بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عمرو اور عنبسہ بن سفیان میں اختلاف ہوا اور وہ دونوں لڑنے کے لیے تیار ہو گئے تو خالد بن ابی العاص اسی وقت سوار ہو کر حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ لَمَّا كَانَ بَيْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَبَيْنَ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ مَا كَانَ تَيَسَّرُوْا لِلْقِتَالِ فَرَكِبَ خَالِدُ بْنُ الْعَاصِ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَوَعَظَهٗ خَالِدٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (۸۶۱۱)

گئے اور انہیں لڑائی سے روکا' حضرت عبداللہ بن عمرو نے فرمایا تمہیں نہیں معلوم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنا مال بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے۔

۳۶۰- وَحَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَ حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۸۶۱۱)

امام مسلم نے ایک اور سند ذکر کر کے بیان کیا کہ اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۶۳- بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْوَالِي الْغَاشِّ لِرَعِيَّتِهِ النَّارَ

رعایا کے ساتھ خیانت کرنے والے حاکم کے لیے دوزخ کی وعید

۳۶۱- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا اَبُو الْاَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ اِنِّيْ مُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ لِيْ حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

البخاری (۷۱۵۰-۷۱۵۱)

عبیداللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے مرض الموت میں ان کی عیادت کے لیے آیا تو حضرت معقل نے فرمایا میں تم کو ایک ایسی حدیث سنا رہا ہوں جس کو میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور اگر مجھے یہ خیال ہوتا کہ میں ابھی کچھ عرصہ اور زندہ رہوں گا تو میں تم کو یہ حدیث نہ سناتا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا حاکم بنایا ہو اور وہ ان کے حقوق میں خیانت کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔

۳۶۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَهُوَ وَجِعٌ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ مُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا لَمْ اَكُنْ حَدَّثْتُكَهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَسْتَرْعِي اللّٰهُ عَبْدًا رَعِيَّةً يَمُوْتُ حِيْنَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهَا اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ قَالَ اَلَا كُنْتَ حَدَّثْتَنِيْ بِهٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ اَوْ لَمْ اَكُنْ لِاُحَدِّثَكَ.

سابقہ (۳۶۱)

عبیداللہ بن زیاد مرض الموت میں حضرت معقل بن یسار کی عیادت کے لیے آیا اور ان کا حال پوچھا' حضرت معقل نے کہا میں تم کو ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے تم سے پہلے بیان نہیں کی تھی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ لوگوں کا حاکم بنائے اور وہ ان کے حقوق میں خیانت کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا' عبیداللہ بن زیاد نے کہا تم نے آج سے پہلے یہ حدیث کیوں نہ بیان کی؟ حضرت معقل نے کہا' میں اس وقت سے پہلے اس حدیث کو بیان کرنا نہیں چاہتا تھا۔

۳۶۳- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ نَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ كُنَّا

عبیداللہ بن زیاد' حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے آیا' حضرت معقل نے کہا میں تم کو ایک

عند معقل بن يسار نعوده فجاءه عبيد الله بن زياد فقال له معقل إني سأحدثك حديثا سمعته من رسول الله ﷺ ثم ذكر بمعنى حديثهما. سابقہ (۳٦۱)

حدیث سناتا ہوں جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا ہے' بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

٣٦٤- وحدثنا أبو غسان المسمعي ومحمد بن المثنى وإسحاق بن إبراهيم قال إسحاق أخبرنا وقال الآخران حدثنا معاذ بن هشام قال حدثني أبي عن قتادة عن أبي المليح أن عبيد الله بن زياد عاد معقل بن يسار في مرضه فقال له معقل إني محدثك بحديث لولا أني في الموت لم أحدثك به سمعت رسول الله ﷺ يقول ما من أمير يلي أمر المسلمين ثم لا يجهد لهم وينصح إلا لم يدخل معهم الجنة. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۱٤۸۰)

عبیداللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے آیا تو حضرت معقل نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے جس کو میں نے اب تک بیان نہیں کیا اور اگر موت کا خیال نہ ہوتا تو اب بھی بیان نہ کرتا' وہ حدیث یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کا حاکم بنایا جائے اور وہ ان کی بہتری اور خیر خواہی کے لیے کوشش نہ کرے وہ ان کے ساتھ جنت میں نہیں جائے گا۔

٦٤- باب رفع الأمانة والإيمان من بعض القلوب وعرض الفتن على القلوب

بعض دلوں سے ایمان اور امانت کا اٹھ جانا' اور دلوں پر فتنہ کا طاری ہونا

٣٦٥- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا أبو معاوية ووكيع ح وحدثنا أبو كريب قال نا أبو معاوية عن الأعمش عن زيد بن وهب عن حذيفة قال حدثنا رسول الله ﷺ حديثين قد رأيت أحدهما وأنا أنتظر الآخر حدثنا أن الأمانة نزلت في جذر قلوب الرجال ثم نزل القرآن فعلموا من القرآن وعلموا من السنة ثم حدثنا عن رفع الأمانة قال ينام الرجل النومة فتقبض الأمانة من قلبه فيظل أثرها مثل الوكت ثم ينام النومة فتقبض الأمانة من قلبه فيظل أثرها مثل المجل كجمر دحرجته على رجلك فنفط فتراه منتبرا وليس فيه شيء ثم أخذ حصى فدحرجه على رجله فيصبح الناس يتبايعون لا يكاد أحد يؤدي الأمانة حتى يقال إن في بني فلان رجلا أمينا حتى يقال للرجل ما أجلده ما أظرفه ما أعقله وما في قلبه مثقال حبة من خردل من إيمان ولقد أتى علي زمان وما أبالي أيكم بايعت لئن كان مسلما ليردنه علي دينه ولئن كان نصرانيا أو يهوديا ليردنه علي ساعيه وأما اليوم فما كنت لأبايع منكم إلا فلانا وفلانا. بخاری (٦٤٩٧)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دو حدیثیں بیان کی تھیں' ایک تو پوری ہو چکی ہے اور دوسری کا میں انتظار کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری پھر قرآن نازل ہوا اور لوگوں نے قرآن اور حدیث کا علم حاصل کیا' پھر رسول اللہ ﷺ نے امانت اٹھ جانے کی پیشین گوئی بیان کی اور فرمایا: ایک شخص تھوڑی دیر سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکل جائے گی' اور پھیکے رنگ کی طرح اس کا نشان رہ جائے گا' پھر وہ شخص تھوڑی دیر سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکل جائے گی اور چھالے کی طرح اس کا اثر رہ جائے گا جس طرح پیر کے نیچے انگارہ آنے سے آبلہ پڑ جاتا ہے' اور اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا پھر آپ نے ایک کنکری لے کر اس کو اپنے پیر پر لڑھکا دیا اور فرمایا پھر لوگ خرید و فروخت کریں گے اور ان میں سے کوئی امانت اور دیانت داری سے کام نہیں لے گا حتیٰ کہ لوگ کہیں گے کہ فلاں قبیلہ میں ایک دیانت دار شخص ہوا کرتا تھا اور یہ کہ فلاں شخص کس قدر بیدار مغز' خوش مزاج اور زیرک ہے' لیکن اس کے دل میں ایمان کا ایک ذرہ بھی نہیں

٧٠٨٦، ٧٢٧٦) الترمذی (٢١٧٩) ابن ماجہ (٤٠٥٣)

ہے اس کے بعد حضرت حذیفہ نے فرمایا ایک وہ وقت تھا جب میں ہر شخص سے بغیر کسی کھٹکے اور خدشہ کے خرید و فروخت کر لیتا تھا اور سوچتا تھا کہ یہ شخص اگر مسلمان ہے تو اس کا دین اس کو خیانت سے روکے گا اور اگر وہ یہودی یا نصرانی ہے تو حاکم کے خوف سے خیانت نہیں کرے گا' لیکن اس زمانے میں میں فلاں فلاں شخص کے علاوہ خرید و فروخت میں اور کسی پر اعتماد نہیں کرتا۔

٣٦٦- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مِثْلَهُ. ساجد(٣٦٥)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

٦٥- بَابُ بَيَانِ الْإِسْلَامِ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا وَأَنَّهُ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ

اسلام ابتداء میں اجنبی تھا اور انتہا میں بھی اجنبی ہو جائے گا اور دو مسجدوں میں سمٹ جائے گا

٣٦٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ الْفِتَنَ فَقَالَ قَوْمٌ نَحْنُ سَمِعْنَاهُ فَقَالَ لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ قَالُوا أَجَلْ قَالَ تِلْكَ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَلٰكِنْ أَيُّكُمْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ الَّتِي تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ قَالَ حُذَيْفَةُ فَأَسْكَتَ الْقَوْمُ فَقُلْتُ أَنَا قَالَ أَنْتَ لِلّٰهِ أَبُوكَ قَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ عَلٰى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ قَالَ حُذَيْفَةُ وَحَدَّثْتُهُ أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا يُوشِكُ أَنْ يُكْسَرَ قَالَ عُمَرُ أَكَسْرًا لَا أَبَا لَكَ فَلَوْ أَنَّهُ فُتِحَ لَعَلَّهُ كَانَ يُعَادُ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ وَحَدَّثْتُهُ أَنَّ ذٰلِكَ الْبَابَ رَجُلٌ يُقْتَلُ أَوْ يَمُوتُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے حضرت عمر نے ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا تم میں سے کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ سے فتنوں کا ذکر سنا ہے؟ بعض لوگوں نے کہا ہم نے سنا ہے' حضرت عمر نے فرمایا تم نے شاید فتنوں سے وہ فتنے مراد لیے ہوں جو کسی شخص کو اس کے اہل و عیال' مال اور پڑوس میں درپیش ہوتے ہیں' انھوں نے اثبات میں جواب دیا' حضرت عمر نے فرمایا ان فتنوں کا کفارہ تو نماز' روزہ اور زکوٰۃ سے ادا ہوتا ہے لیکن تم میں سے کسی نے ان فتنوں کے بارے میں سنا ہے جو دریا کی طرح امڈ کر آئیں گے' حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ جب سب لوگ خاموش ہو گئے تو میں نے کہا کہ میں نے ان فتنوں کا ذکر سنا ہے' حضرت عمر نے فرمایا اللہ تمہارے باپ پر رحمت کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے تم جیسا بیٹا عطا کیا تم نے ضرور سنا ہوگا' حضرت حذیفہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے دلوں پر اس طرح پے در پے فتنہ وارد ہوں گے جس طرح چٹائی کے تنکے ایک دوسرے سے پیوستہ ہوتے ہیں اور جو دل ان فتنوں میں سے کسی ایک فتنہ کو قبول کرے گا اس میں ایک سیاہ نقطہ پڑ جائے گا اور جو دل اس کو قبول نہیں کرے گا اس

حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ قَالَ أَبُو خَالِدٍ فَقُلْتُ لِسَعْدٍ يَا أَبَا مَالِكٍ مَا أَسْوَدُ مُرْبَادًّا قَالَ شِدَّةُ الْبَيَاضِ فِي سَوَادٍ قَالَ قُلْتُ فَمَا الْكُوزُ مُجَخِّيًا قَالَ مَنْكُوسًا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۳۱۹)

میں ایک سفید نشان پڑ جائے گا' بہر حال اس دور میں دو قسم کے دل ہوں گے ایک سفید جس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی جب تک زمین و آسمان قائم رہیں گے اور ایک سیاہ جو اوندھے لوٹے کی طرح ہوگا نیکی پر عمل کرے گا نہ برائی کا انکار کرے گا' صرف اپنی خواہشات پر عمل کرے گا' حضرت حذیفہ نے حضرت عمر سے کہا لیکن آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان ایک مقفل دروازہ ہے جو عنقریب توڑ دیا جائے گا' حضرت عمر نے کہا توڑ دیا جائے گا' تمہارا باپ نہ رہے اگر وہ دروازہ کھول دیا جاتا تو پھر بند ہو سکتا تھا' حضرت حذیفہ نے کہا نہیں وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا اور اس دروازہ سے مراد ایک شخص ہے جس کو قتل کر دیا جائے گا اور یہ سیدھی اور صاف بات ہے' کوئی بجھارت نہیں ہے' ابو خالد نے کہا میں نے سعد سے کہا اے ابو مالک! "اسود مرباد" کا کیا معنی ہے؟ انہوں نے کہا سیاہ چیز میں سخت سفیدی' میں نے کہا "کوز مجخی" کا کیا معنی ہے؟ انہوں نے کہا الٹا ہوا۔

٣٦٨- وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ حُذَيْفَةُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ جَلَسَ فَحَدَّثَنَا فَقَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمْسِ لَمَّا جَلَسْتُ إِلَيْهِ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتَنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي خَالِدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْسِيرَ أَبِي مَالِكٍ لِقَوْلِهِ مُرْبَادًّا مُجَخِّيًا. سابقہ (٣٦٧)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس سے اٹھ کر آئے تو کہنے لگے کہ کل میں جب امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا تم میں سے کس شخص نے رسول اللہ ﷺ سے فتنوں کے بارے میں کوئی حدیث سنی ہے۔ بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

٣٦٩- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ مَنْ يُحَدِّثُنَا أَوْ قَالَ أَيُّكُمْ يُحَدِّثُنَا وَفِيهِمْ حُذَيْفَةُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ كَنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ وَقَالَ يَعْنِي أَنَّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر نے ہم سے پوچھا کہ تم میں سے کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ سے فتنوں کے بارے میں کوئی حدیث سنی ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا میں نے سنی ہے' بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

سابقہ(٣٦٧)

٠٠٠- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ غَرِيبًا وَ أَنَّهُ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ

اسلام ابتداء میں اجنبی تھا اور انتہا میں بھی اجنبی ہو جائے گا اور دو مسجدوں میں سمٹ جائے گا

٢٧٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ نَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ. ابن ماجہ(٣٩٨٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام ابتداء میں بھی اجنبی تھا اور آخر میں بھی پہلے کی طرح اجنبی ہو گا' سو اجنبیوں کو یہ نوید مبارک ہو۔

٢٧١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ نَا عَاصِمٌ وَ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ وَ هُوَ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا. مسلم تحفۃ الاشراف(٧٤٣٠)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام ابتدا میں اجنبی تھا اور آخر میں بھی پہلے کی طرح اجنبی ہو گا اور آخری دور میں اسلام مسجد نبوی اور کعبۃ اللہ میں چلا جائے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔

٠٠٠- بَابُ أَنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ

ایمان سمٹ کر مدینہ میں چلا جائے گا

٢٧٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا. البخاری(١٨٧٦) ابن ماجہ(٣١١١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان اس طرح سمٹ کر مدینہ میں چلا جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں چلا جاتا ہے۔

٦٦- بَابُ ذَهَابِ الْإِيمَانِ آخِرَ الزَّمَانِ

آخر زمانہ میں ایمان کا رخصت ہو جانا

٢٧٣- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللَّهُ اللَّهُ. مسلم تحفۃ الاشراف(٣٤٤)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک زمین پر اللہ اللہ کی آواز آتی رہے گی قیامت قائم نہیں ہوگی۔

٢٧٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ اللَّهُ اللَّهُ. مسلم تحفۃ الاشراف(٤٧٤)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کسی ایسے شخص پر قیامت قائم نہیں ہو گی جو اللہ اللہ کرنے والا ہو۔

٦٧- بَابُ جَوَازِ الْإِسْتِسْرَارِ بِالْإِيْمَانِ لِلْخَائِفِ

خوفزدہ شخص کے لیے ایمان مخفی رکھنے کا جواز

٣٧٥- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِيْ كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَحْصُوْا لِيْ كَمْ يَلْفِظُ الْإِسْلَامَ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَخَافُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّ مِائَةٍ إِلَى السَّبْعِ مِائَةٍ قَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلَوْا قَالَ فَابْتُلِيْنَا حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا لَا يُصَلِّيْ إِلَّا سِرًّا. البخاري (٣٠٦٠) ابن ماجه (٤٠٢٩)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شمار کرو کس قدر مسلمان ہو چکے ہیں، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو دشمن کا خوف ہے، حالانکہ ہماری تعداد چھ سات سو ہے، فرمایا تم نہیں جانتے شاید تم کسی آزمائش میں مبتلاء ہو جاؤ۔ حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ پھر ہم آزمائش میں مبتلاء ہو گئے حتیٰ کہ ہم میں سے بعض لوگ چھپ چھپ کر نماز پڑھتے تھے۔

٦٨- بَابُ تَأَلُّفِ قَلْبِ مَنْ يَخَافُ عَلٰى إِيْمَانِهِ لِضَعْفِهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْقَطْعِ بِالْإِيْمَانِ مِنْ غَيْرِ دَلِيْلٍ قَاطِعٍ

جس شخص کے ایمان کے ضعف کا خطرہ ہو اس کی تالیف قلب اور بغیر دلیل کے کسی کو قطعی مومن کہنے کی ممانعت

٣٧٦- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَسْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ مُسْلِمٌ أَقُوْلُهَا ثَلَاثًا وَيُرَدِّدُهَا عَلَيَّ ثَلَاثًا أَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي النَّارِ.

البخاري (٢٧-١٤٧٨) ابوداؤد (٤٦٨٣-٤٦٨٥) النسائي (٥٠٠٧-٥٠٠٨)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال تقسیم فرمایا، میں نے عرض کیا فلاں شخص کو دے دیجئے وہ بھی مومن ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا مسلمان ہے، میں نے اس شخص کی تین بار سفارش کی اور رسول اللہ ﷺ نے ہر بار یہی فرمایا "یا مسلمان ہے" پھر آپ نے وضاحت بیان فرمائی کہ میں کسی شخص کو کوئی چیز اس خوف سے دے دیتا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو اوندھے منہ دوزخ میں نہ ڈال دے حالانکہ دوسرا شخص مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

٣٧٧- حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطٰى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ فِيْهِمْ قَالَ سَعْدٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيْلًا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال لوگوں میں تقسیم کیا اور ان میں سے ایک ایسے شخص کو چھوڑ دیا جو مجھے ان سب کی نسبت زیادہ محبوب تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ نے فلاں شخص کو نہیں عطا فرمایا قسم بخدا میں اس کو مومن سمجھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا مسلمان، حضرت سعد کہتے ہیں میں کچھ دیر خاموش رہا پھر مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور میں نے

ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا عَلِمْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ مُسْلِمًا إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ.
سابقہ (۳۷٦)

عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے فلاں شخص کو عطا نہیں فرمایا قسم بخدا میرے خیال میں وہ مومن ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا مسلمان ہے حضرت سعد کہتے ہیں میں کچھ دیر خاموش رہا پھر مجھ سے ضبط نہ ہوسکا اور میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ فلاں شخص کو عطا نہیں فرماتے قسم بخدا میں اس کو مومن سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا: یا مسلمان پھر آپ نے وضاحت فرمائی کہ میں ایک شخص کو کوئی چیز اس خوف سے دے دیتا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو اوندھے منہ جہنم میں نہ ڈال دے حالانکہ دوسرا شخص مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

۳۷۸- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ وَزَادَ فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ. سابقہ (۳۷٦)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں میں مال تقسیم فرمایا میں بھی انہیں لوگوں میں شامل تھا بقیہ حدیث حسب سابق ہے البتہ اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہو کر چپکے سے سفارش کی۔

۳۷۹- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا يَعْقُوبُ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ أَقِتَالًا أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ. البخاری (۱٤۷۸)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے اصرار پر میری گردن اور مونڈھے کے درمیان ہاتھ مار کر فرمایا: اے سعد! کیوں بحث کر رہے ہو؟ پھر حسب سابق نہ دینے کا عذر بیان فرمایا۔

٦٩- بَابُ زِيَادَةِ طُمَأْنِينَةِ الْقَلْبِ بِتَظَاهُرِ الْأَدِلَّةِ

دلائل کی زیادتی سے ایمان کا قوی ہونا

۳۸۰- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ لَبْثِ يُوسُفَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جگہ ہوتے تو ہم اس سوال "اے رب! مجھے دکھلا تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا" کرنے کے زیادہ مستحق ہوتے جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم کو اس بات کا یقین نہیں ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کیوں نہیں، لیکن میں چاہتا ہوں کہ مجھے زیادہ اطمینان ہو جائے اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط

لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ. البخاری (۳۳۷۲-۴۶۹۴-۶۹۹۲) ابن ماجہ (۴۰۲۶)

علیہ السلام پر رحم فرمائے' وہ ایک مضبوط ستون (قبیلہ) کی پناہ حاصل کرنا چاہتے تھے اور اگر میں قید خانہ میں اتنا عرصہ رہتا جتنا عرصہ حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو میں بلانے والے کے بلانے پر فوراً چلا جاتا۔

۳۸۱- وَحَدَّثَنِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَ نَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى جَازَهَا. البخاری (۳۳۸۷-۶۹۹۲)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا' اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے' البتہ اس میں لیطمئن قلبی والی آیت کو آگے تک بڑھایا گیا ہے۔

۳۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَرِوَايَةِ مَالِكٍ بِإِسْنَادِهِ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى أَنْجَزَهَا. سابقہ (۳۸۱)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا بعض لفظی تغیر کے ساتھ اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۷۰- بَابُ وُجُوبِ الْإِيمَانِ بِرِسَالَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَى جَمِيعِ النَّاسِ وَنَسْخِ الْمِلَلِ بِمِلَّتِهِ.

ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ کی رسالت کے عموم پر ایمان لانے کا وجوب اور آپ کی ملت سے تمام ملتوں کے منسوخ ہونے کا بیان

۳۸۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. البخاری (۴۹۸۱-۷۲۷۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو اس قدر معجزات دیے گئے ہیں جن کو دیکھ کر انسان ایمان لائیں' اور یہ صرف میری خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا کلام بطور معجزہ عطا فرمایا اور مجھے توقع ہے کہ قیامت کے دن میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے۔

۳۸۴- حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۴۷۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اس امت میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہے جو میری نبوت (کی خبر) سنے خواہ وہ یہودی ہو یا عیسائی پھر وہ شخص مر جائے درآں حالیکہ وہ میرے لائے ہوئے دین پر ایمان نہ لایا ہو تو وہ شخص جہنم کے سوا اور کسی شے کا صاحب نہیں ہوگا۔

۳۸۵- حدثنا يحيى بن يحيى أخبرنا هشيم عن صالح بن صالح الهمداني عن الشعبي قال رأيت رجلا من أهل خراسان سأل الشعبي فقال يا أبا عمرو إن من قبلنا من أهل خراسان يقولون في الرجل إذا أعتق أمته ثم تزوجها فهو كالراكب بدنته فقال الشعبي حدثني أبو بردة بن أبي موسى عن أبيه أن رسول الله ﷺ قال ثلاثة يؤتون أجرهم مرتين رجل من أهل الكتاب آمن بنبيه وأدرك النبي ﷺ فآمن به واتبعه وصدقه فله أجران وعبد مملوك أدى حق الله عليه وحق سيده فله أجران ورجل كانت له أمة فغذاها فأحسن غذاءها ثم أدبها فأحسن أدبها ثم أعتقها وتزوجها فله أجران ثم قال الشعبي للخراساني خذ هذا الحديث بغير شيء فقد كان الرجل يرحل فيما دون هذا إلى المدينة

البخاري (۹۷-۲۵٤۷-۳۰۱۱-۳٤٤٦-۵۰۸۳) الترمذي (۱۱۱٦) النسائي (۳۳٤٤) ابن ماجه (۱۹۵٦)

شعبی بیان کرتے ہیں کہ ایک خراسانی سے میری ملاقات ہوئی اس نے مجھ سے کہا ہمارے علاقے کے لوگ کہتے ہیں جو شخص باندی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرے یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص قربانی کے جانور پر سواری کرے شعبی نے کہا مجھ کو ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخصوں کو دوہرا اجر ملے گا ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو پہلے اپنے نبی پر ایمان لایا ہو پھر اس نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہو اور آپ کی تصدیق بھی کی ہو اور ایمان لا کر آپ کی اطاعت بھی کی ہو اس کو دگنا اجر ملے گا، دوسرا وہ شخص جو غلام ہو اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرتا ہو اور اپنے مالک کی بھی خدمت کرتا ہو اس کو بھی دوگنا اجر ملے گا۔ تیسرا وہ شخص ہے جس کی کوئی باندی ہو وہ اس کو اچھا کھلائے پلائے اور اس کو اچھی طرح آداب سکھائے پھر اس کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اس کو بھی دوگنا اجر ملے گا، پھر شعبی نے کہا جاؤ اس حدیث کو بغیر عوض کے لے جاؤ، ورنہ پہلے لوگ اس قسم کی حدیث کے حصول کے لیے یہاں سے مدینہ تک کا سفر کیا کرتے تھے۔

۳۸٦- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا عبدة بن سليمان ح وحدثنا ابن أبي عمر حدثنا سفيان ح وحدثنا عبيد الله بن معاذ حدثنا أبي حدثنا شعبة كلهم عن صالح بن صالح بهذا الإسناد نحوه. راجع (۳۸۵)

امام مسلم نے دو اور سندیں بیان کر کے فرمایا کہ ان سندوں کے ساتھ بھی یہ حدیث اسی طرح بیان کی گئی ہے۔

۷۱- باب بيان نزول عيسى بن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد ﷺ

حضرت عیسیٰ بن مریم کے نازل ہونے اور شریعت محمدی کے مطابق احکام جاری کرنے کا بیان

۳۸۷- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث ح وحدثنا محمد بن رمح أخبرنا الليث عن ابن شهاب عن ابن المسيب أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله ﷺ والذي نفسي بيده ليوشكن أن ينزل فيكم ابن مريم عليه الصلوة والسلام حكما مقسطا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول ہوگا جو عدل و انصاف سے حکم جاری کریں گے، صلیب توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کریں گے اور اس قدر مال و دولت بہائیں گے کہ کوئی لینے والا نہیں

يَقْبَلَهُ أَحَدٌ. البخاری (٢٢٢٢) الترمذی (٢٢٣٣)

ملے۔

٣٨٨- وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ ... ح وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ إِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلًا وَفِي رِوَايَةِ يُونُسَ حَكَمًا عَدْلًا وَلَمْ يَذْكُرْ إِمَامًا مُقْسِطًا وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ حَكَمًا مُقْسِطًا كَمَا قَالَ اللَّيْثُ وَفِي حَدِيثِهِ مِنَ الزِّيَادَةِ وَحَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ الْآيَةَ

البخاری (٢٤٤٨-٢٤٧٦) ابن ماجہ (٤٠٧٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے' عدل و انصاف سے حکم جاری کریں گے اس وقت ایک سجدہ کرنا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہوگا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی تائید میں یہ آیت پڑھی (ترجمہ) اہل کتاب میں سے ہر شخص حضرت عیسیٰ کی وفات سے پہلے ان کی تصدیق کرے گا۔

٣٨٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٢٠٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول ہوگا جو عدل اور انصاف سے حکم جاری کریں گے' صلیب توڑ ڈالیں گے خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے' اونٹوں کو کھلا چھوڑ دیا جائے گا اور ان سے کوئی شخص کام نہیں لے گا' لوگوں کے دلوں میں سے کینہ' بغض اور حسد نکل جائے گا انہیں مال لینے کے لیے بلایا جائے گا اور کوئی مال لینے نہیں آئے گا۔

٠٠٠- بَابُ فِي نُزُولِ ابْنِ مَرْيَمَ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

ابن مریم کا نازل ہونا - اور امام بننا

٣٩٠- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ.

البخاری (٣٤٤٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہاری کیا شان ہو گی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا اور امام تم میں سے کوئی شخص ہوگا۔

٣٩١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہاری کیا شان ہوگی جب حضرت

نَافِعٌ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ فَأَمَّكُمْ. سابقہ (۳۹۰)

عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر تمہاری امامت فرمائیں گے۔

۳۹۲- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي ذِئْبٍ إِنَّ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ تَدْرِي مَا أَمَّكُمْ مِنْكُمْ قُلْتُ تُخْبِرُنِي قَالَ فَأَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ ﷺ. سابقہ (۳۹۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہاری کیا شان ہو گی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور تمہارا ایک فرد ہو کر امامت فرمائیں گے۔ ابن ابی ذئب نے اس کی تشریح میں یہ کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے رب کی کتاب اور تمہارے نبی کی سنت کے مطابق امامت فرمائیں گے۔

٠٠٠- بَابُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

میری امت کا ایک گروہ قیامت تک حق کے لیے لڑتا رہے گا

۳۹۳- حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالُوا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸٤٠)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے لڑتا رہے گا اور قیامت تک حق پر قائم رہے گا اور ثابت رہے گا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں گے' مسلمانوں کا امیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہے گا آیئے نماز پڑھایئے' حضرت عیسیٰ فرمائیں گے نہیں تمہیں میں سے بعض' بعض کی امامت کریں گے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول اس امت کی فضیلت ظاہر کرنے کے لیے ہوگا۔

۷۲- بَابُ بَيَانِ الزَّمَنِ الَّذِي لَا يُقْبَلُ فِيهِ الْإِيمَانُ

اس زمانہ کا بیان جس میں ایمان نہیں قبول کیا جائے گا

۳۹٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی اور جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو وہ تمام لوگ ایمان لے آئیں گے جو اس سے پہلے ایمان نہیں لائے تھے لیکن اس دن کسی شخص کے لیے اس کا

أَجْمَعُونَ فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا.

ایمان لانا سود مند نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا' یا جس نے ایمان لا کر کوئی نیکی نہیں کی تھی۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٩٨٨)

٣٩٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا نَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

امام مسلم نے چار اور سندیں بیان کر کے فرمایا ان سندوں میں بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

البخاری (٤٦٣٥_٤٦٣٦) ابوداؤد (٤٣١٢) ابن ماجہ (٤٠٦٨)

٣٩٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ جَمِيعًا عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب تین چیزوں کا ظہور ہو جائے گا تو پھر کسی شخص کے لیے اس کا ایمان لانا فائدہ مند نہیں ہوگا' جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا جس نے ایمان لا کر کوئی نیکی نہیں کی تھی (وہ تین چیزیں یہ ہیں)(۱) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (۲) دجال کا خروج (۳) اور دابۃ الارض کا ظاہر ہونا۔

الترمذی (٣٠٧٢)

٣٩٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّيْمِيِّ سَمِعَهُ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمًا أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ هَذِهِ تَجْرِي حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَخِرُّ سَاجِدَةً فَلَا تَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُقَالَ لَهَا ارْتَفِعِي ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو خوب علم ہے آپ نے فرمایا کہ سورج چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اپنے مستقر پر پہنچ کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے پھر اسی حالت میں اس وقت تک رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے کہا جاتا ہے بلند ہو اور جہاں سے آئے ہو وہیں چلے جاؤ' چنانچہ وہ

حِيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا ثُمَّ تَجْرِيْ حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلٰى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَخِرُّ سَاجِدَةً فَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُقَالَ لَهَا ارْتَفِعِي ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا ثُمَّ تَجْرِيْ لَا يَسْتَنْكِرُ النَّاسُ مِنْهَا شَيْئًا حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلٰى مُسْتَقَرِّهَا ذٰلِكَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ لَهَا ارْتَفِعِي أَصْبِحِي طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِكِ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَتَدْرُوْنَ مَتٰى ذَاكُمْ ذَاكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيْ إِيْمَانِهَا خَيْرًا.

البخاري (۳۱۹۹-۴۸۰۲-۴۸۰۳-۷۴۲۴-۷۴۳۳) ابو داود (۴۰۰۲) الترمذي (۲۱۸۶-۳۲۲۷)

لوٹ کر اپنے نکلنے کی جگہ سے طلوع ہوتا ہے اور پھر چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اپنے مستقر پر پہنچ کے عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے پھر اسی حالت میں اس وقت تک رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے کہا جاتا ہے بلند ہو اور جہاں سے آئے ہو وہیں لوٹ جاؤ چنانچہ وہ لوٹ کر اپنے نکلنے کی جگہ سے طلوع ہوتا ہے یہ معمول یونہی جاری رہے گا اور لوگ اس میں کچھ فرق محسوس نہیں کریں گے یہاں تک کہ ایک دن جب سورج عرش کے نیچے سجدہ کرے گا تو اس سے کہا جائے گا بلند ہو اور اپنے مغرب سے طلوع ہو پھر صبح کو سورج مغرب سے طلوع ہوگا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون سا دن ہوگا جس دن کسی ایسے مسلمان شخص کا ایمان قبول نہیں ہوگا جو اس سے پہلے مسلمان نہ ہو چکا ہو یا جس نے ایمان لا کر کوئی نیکی نہ کی ہو۔

۳۹۸- وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمًا أَتَدْرُوْنَ أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

سابقہ (۳۹۷)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۳۹۹- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِيْ أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ فِيْ قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا. سابقہ (۳۹۷)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ بھی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے جب سورج غروب ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! کیا تمہیں معلوم ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی کو خوب علم ہے آپ نے فرمایا سورج جا کر سجدہ کی اجازت طلب کرتا ہے اس کو سجدہ کی اجازت ملتی ہے ایک بار اس سے کہا جائے گا جہاں سے آئے ہو وہیں لوٹ جاؤ تو سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت کے مطابق یہ آیت پڑھی وذالک مستقر لها۔

۴۰۰- حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی (ترجمہ:

الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ.

آفتاب اپنی قیام گاہ تک پہنچنے کے لیے حرکت کر رہا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آفتاب کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

ماجه (۳۹۷)

٧٣- بَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کی ابتداء کرنے کا بیان

٤٠١- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ أَوَّلَ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةَ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ يَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ أُولَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ ثُمَّ قَالَ لِخَدِيجَةَ أَيْ خَدِيجَةُ مَا لِي وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي قَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ كَلَّا أَبْشِرْ فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا وَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتداء سچے خوابوں سے ہوئی' رسول اللہ ﷺ جو خواب دیکھتے اس کی تعبیر روشن صبح کی طرح ظاہر ہو جاتی پھر رسول اللہ ﷺ کے دل میں تنہائی کی محبت پیدا کی گئی اور رسول اللہ ﷺ غار حرا میں جا کر تنہائی میں عبادت کرنے لگے کئی کئی راتیں غار میں رہتے اور خورد ونوش کا سامان ساتھ لے جاتے (جب کھانے پینے کی چیزیں ختم ہو جاتیں) تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آ کر اور چیزیں لے جاتے۔ اسی دوران غار حرا میں آپ پر اچانک وحی نازل ہوئی' فرشتے نے آ کر آپ سے کہا "پڑھیے" آپ نے فرمایا "میں پڑھنے والا نہیں ہوں" رسول اللہ ﷺ نے بتلایا کہ پھر فرشتے نے زور سے گلے لگا کر مجھے دبایا حتیٰ کہ اس نے دبانے پر پوری قوت صرف کر دی' پھر مجھے چھوڑ کر کہا "پڑھیے" میں نے کہا "میں پڑھنے والا نہیں ہوں" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتہ دوبارہ مجھے پکڑ کر بغل گیر ہوا حتیٰ کہ مجھے پوری قوت سے دبایا' پھر مجھے چھوڑ کر کہا "پڑھیے" میں نے کہا "میں پڑھنے والا نہیں ہوں" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتہ تیسری بار مجھے پکڑ کر بغل گیر ہوا حتیٰ کہ مجھے پوری قوت سے دبایا' پھر مجھے چھوڑ کر کہا: اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ (اپنے رب کے نام سے پڑھیے جو خالق ہے جس نے انسان کو گوشت کے لوتھڑے سے پیدا کیا' پڑھیے آپ کا رب سب سے زیادہ کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھلایا اور انسان کو وہ باتیں سکھلائیں جو وہ نہیں جانتا تھا) پھر رسول اللہ

وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ أَيْ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَآهُ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا.

البخاری(٣٩٥٣)

ﷺ اس وحی کو لے کر حضرت خدیجہ کے پاس اس حال میں پہنچے کہ آپ پر کپکپی طاری تھی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے کپڑا اڑھاؤ' مجھے کپڑا اڑھاؤ" گھر والوں نے آپ کو کپڑے اڑھائے' حتیٰ کہ آپ کا خوف دور ہو گیا' پھر آپ نے حضرت خدیجہ کو تمام واقعہ سنایا اور فرمایا اب میرے ساتھ کیا ہوگا؟ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ حضرت خدیجہ نے عرض کی ہرگز نہیں آپ کو یہ تو مبارک ہو' اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا' خدا گواہ ہے کہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں' سچ بولتے ہیں' کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں' نادار لوگوں کو مال دیتے ہیں' مہمان نوازی کرتے ہیں' اور راہ حق میں مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں' پھر حضرت خدیجہ' رسول اللہ ﷺ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو زمانۂ جاہلیت میں عیسائی مذہب پر تھے' اور انجیل کو عربی زبان میں لکھتے تھے بہت بوڑھے ہو چکے تھے اور بینائی جاتی رہی تھی' حضرت خدیجہ نے ان سے کہا' اے چچا! اپنے بھتیجے کی بات سنیے' ورقہ بن نوفل نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اے بھتیجے! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے انہیں وحی ملنے کا تمام واقعہ سنایا ورقہ نے کہا یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ کے پاس وحی لے کر آیا تھا' کاش میں جوان ہوتا' کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو وطن سے نکال دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا وہ مجھ کو واقعی نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا ہاں جس شخص پر بھی آپ کی طرح وحی نازل ہوئی لوگ اس کے دشمن ہو جاتے تھے' اگر وقت نے مجھ کو مہلت دی تو میں اس وقت آپ کی انتہائی قوی مدد کروں گا۔

٤٠٢- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَوَاللَّهِ لَا يُحْزِنُكَ اللَّهُ أَبَدًا وَقَالَ قَالَتْ خَدِيجَةُ أَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ. البخاری(٦٩٨٢-٤٩٥٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتداء ...... اس کے بعد حدیث حسب سابق ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت خدیجہ نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز شرمندہ نہیں کرے گا اور حضرت خدیجہ نے ورقہ سے کہا اے میرے چچا زاد! اپنے بھتیجے کی بات سن لیجیے۔

٤٠٣- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ فَرَجَعَ إِلَى خَدِيجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِهِ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ وَتَابَعَ يُونُسَ عَلَى قَوْلِهِ فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا وَذَكَرَ قَوْلَ خَدِيجَةَ أَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ. البخاري (٣-٤٩٥٥)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کپکپاتے ہوئے حضرت خدیجہ کے پاس گئے بقیہ حدیث پہلی حدیث کی طرح ہے مگر اس کے شروع میں یہ نہیں ہے کہ وحی کی ابتداء سچے خوابوں سے ہوئی اور نہ یہ ہے کہ خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی شرمندہ نہیں کرے گا اور یہ کہ حضرت خدیجہ نے کہا اے میرے چچا زاد! اپنے بھتیجے کی بات سن لیجئے۔

٤٠٤- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسًا عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَهِيَ الْأَوْثَانُ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ. البخاري (٤-٤٩٢٢-٤٩٢٣-٤٩٢٥-٣٢٣٨-٦٢١٤) الترمذي (٣٣٢٥)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وحی رک جانے کے زمانہ کا تذکرہ فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا میں جا رہا تھا اچانک میں نے ایک آواز سنی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا میں آیا تھا' وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا' میں خوفزدہ ہو گیا اور گھر واپس پہنچا اور میں نے کہا مجھے کپڑا اڑھاؤ' مجھے کپڑا اڑھاؤ' اہل خانہ نے مجھے کپڑے اڑھائے' اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) اے کپڑا اوڑھنے والے! اٹھو اور لوگوں کو ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو' اپنے لباس کو پاک رکھو اور بتوں سے کنارہ کشی پر مستقیم رہو۔ پھر وحی مسلسل اور لگاتار نازل ہونے لگی۔

٤٠٥- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَ الْوَحْيُ عَنِّي فَتْرَةً فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرُّجْزُ الْأَوْثَانُ قَالَ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ بَعْدُ وَتَتَابَعَ. سابقه (٤٠٤)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ حضرت جابر سے ایسی ہی روایت منقول ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضور خوف سے گرنے لگے اور ابو سلمہ نے بتایا کہ پلیدی سے مراد بت ہیں۔

٤٠٦- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَنَحْوَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَقَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ (اِلٰى) وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ وَهِيَ الْاَوْثَانُ قَالَ فَجُئِثْتُ مِنْهُ كَمَا قَالَ عُقَيْلٌ. سابقہ(٤٠٤)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا اس سند سے بھی اسی طرح روایت ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ آیات مبارکہ یاایها المدثر قم فانذر و ربک فکبر. والرجز فاهجر تک فرضیت نماز سے پہلے نازل ہوئیں۔

٤٠٧- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ اَيُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ قَبْلُ قَالَ يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اَوِ اقْرَاْ فَقَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَيُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ قَبْلُ قَالَ يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اَوِ اقْرَاْ قَالَ جَابِرٌ اُحَدِّثُكُمْ مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِيْ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِيْ وَخَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِيْتُ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ يَعْنِيْ جِبْرِيْلَ فَاَخَذَتْنِيْ رَجْفَةٌ شَدِيْدَةٌ فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ. سابقہ(٤٠٤)

ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کون سی آیت پہلے نازل ہوئی؟ انہوں نے کہا یاایها المدثر. میں نے کہا "اقرا" حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں غار حرا میں ایک ماہ تک رہا' جب میں نے یہ مدت پوری کر لی تو میں وادی کے اندر چلا گیا' اچانک مجھے کسی نے آواز دی' میں نے آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھا مجھے کوئی شخص نظر نہ آیا' پھر مجھے دوبارہ آواز دی گئی میں نے دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا' پھر سہ بارہ آواز دی گئی' میں نے اوپر دیکھا تو جبرائیل علیہ السلام ایک تخت پر بیٹھے ہوئے نظر آئے' مجھے سخت ڈر لگا' میں خدیجہ کے پاس آیا اور میں نے کہا مجھے کپڑے اوڑھاؤ' اہل خانہ نے مجھے کپڑے اوڑھائے اور مجھ پر پانی کے چھینٹے ڈالے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یاایها المدثر قم فانذر وربک فکبر و ثیابک فطهر.

٤٠٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ. سابقہ(٤٠٤)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا جبرائیل اس تخت پر تھے جو زمین اور آسمان کے درمیان تھا۔

٧٤- بَابُ الْاِسْرَاءِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى السَّمٰوٰتِ وَفَرْضِ الصَّلَوَاتِ

رسول اللہ ﷺ کی معراج اور نمازوں کی فرضیت کا بیان

٤٠٩- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ اَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَضَعُ حَافِرَهٗ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهٖ قَالَ فَرَكِبْتُهٗ حَتّٰى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس براق لایا گیا' وہ ایک لمبے قد اور سفید رنگ کا چوپایہ تھا' گدھے سے بڑا اور خچر سے کم تھا' اس کا قدم نظر کی انتہا پر پڑتا تھا' میں اس پر سوار ہو کر بیت

حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبِطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ قَالَ ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ ﷺ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِابْنَيِ الْخَالَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا فَرَحَّبَا بِي وَدَعَوَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ ﷺ وَإِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ قَالَ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِهَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

المقدس تک پہنچا اور جس جگہ انبیاء علیہم السلام اپنی سواریوں کو باندھتے تھے وہاں میں نے اس کو باندھ دیا، پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور اس میں دو رکعات پڑھ کر باہر آیا، جبرائیل میرے پاس ایک برتن میں شراب اور دوسرے میں دودھ لے کر آئے میں نے دودھ لے لیا، جبرائیل نے کہا کہ آپ نے فطرت کو اختیار کیا، پھر مجھے آسمان پر لے جایا گیا اور جبرائیل نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا، پوچھا تم کون ہو؟ کہا جبرائیل، پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں انہیں بلایا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا پھر ہمارے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا اور میری حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعا دی، پھر ہمیں دوسرے آسمان پر لے جایا گیا اور جبرائیل نے دروازہ کھٹکھٹایا، آواز آئی تم کون ہو؟ کہا جبرائیل، پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ، پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں انہیں بلایا گیا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا پھر ہمارے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا اور حضرت عیسیٰ بن مریم اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہم السلام دو خالہ زاد بھائیوں سے میری ملاقات ہوئی، ان دونوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعا دی، پھر ہمیں تیسرے آسمان پر لے جایا گیا، جبرائیل نے دروازہ کھٹکھٹایا، آواز آئی تم کون ہو؟ کہا جبرائیل، پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ، پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں انہیں بلایا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا پھر ہمارے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا اور میری حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام حسن کا آدھا حصہ عطا فرمایا ہے انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعا دی، پھر ہم کو چوتھے آسمان پر لے جایا گیا، جبرائیل نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا، پوچھا کون ہے؟ کہا جبرائیل، پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ، پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں بلایا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر ہمارے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا اور میری حضرت ادریس علیہ السلام سے

فرحب بي ودعا لي بخير ثم عرج بنا إلى السماء السابعة فاستفتح جبريل عليه السلام فقيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد ﷺ قيل وقد بعث إليه قال قد بعث إليه ففتح لنا فإذا أنا بإبراهيم عليه السلام مسندا ظهره إلى البيت المعمور وإذا هو يدخله كل يوم سبعون ألف ملك لا يعودون إليه ثم ذهب بي إلى السدرة المنتهى وإذا ورقها كآذان الفيلة وإذا ثمرها كالقلال قال فلما غشيها من أمر الله ما غشي تغيرت فما أحد من خلق الله يستطيع أن ينعتها من حسنها فأوحى إلي ما أوحى ففرض علي خمسين صلاة في كل يوم وليلة فنزلت إلى موسى عليه السلام فقال ما فرض ربك على أمتك قلت خمسين صلاة في كل يوم وليلة قال ارجع إلى ربك فاسأله التخفيف فإن أمتك لا يطيقون ذلك فإني قد بلوت بني إسرائيل وخبرتهم قال فرجعت إلى ربي فقلت يا رب خفف على أمتي فحط عني خمسا فرجعت إلى موسى فقلت حط عني خمسا قال إن أمتك لا يطيقون ذلك فارجع إلى ربك فاسأله التخفيف قال فلم أزل أرجع بين ربي تبارك وتعالى وبين موسى حتى قال يا محمد إنهن خمس صلوات كل يوم وليلة لكل صلاة عشر فذلك خمسون صلاة ومن هم بحسنة فلم يعملها كتبت له حسنة فإن عملها كتبت له عشرا ومن هم بسيئة فلم يعملها لم تكتب شيئا فإن عملها كتبت سيئة واحدة قال فنزلت حتى انتهيت إلى موسى فأخبرته فقال ارجع إلى ربك فاسأله التخفيف فقال رسول الله ﷺ فقلت قد رجعت إلى ربي حتى استحييت منه.

مسلم تحفۃ الاشراف (٣٤٥)

ملاقات ہوئی اور انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعا دی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس کے بارے میں فرمایا ہم نے ان کو بلند مقام عطا فرمایا ہے' پھر ہم کو پانچویں آسمان کی طرف لے جایا گیا جبرائیل نے دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا کون ہے؟ کہا جبرائیل پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ' پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں بلایا گیا ہے' حضور نے فرمایا پھر ہمارے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا اور حضرت ہارون علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعا دی' پھر ہم کو چھٹے آسمان پر لے جایا گیا' جبرائیل سے دروازہ کھلوایا پوچھا کون ہے؟ کہا جبرائیل' پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ' پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں بلایا گیا ہے' حضور نے فرمایا پھر ہمارے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعا دی پھر ہم کو ساتویں آسمان پر لے جایا گیا' جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا' پوچھا کون ہے؟ کہا جبرائیل' پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ' پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں انہیں بلایا گیا ہے پھر ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا' اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی' جو بیت المعمور سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور اس بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے جاتے ہیں اور جو فرشتہ ایک بار ہو آئے اس کو دوبارہ موقع نہیں ملتا' پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے سدرۃ المنتہیٰ (بیری کا درخت) پر لے گئے جس کے پتے ہاتھی کے کان اور پھل مٹکوں کے برابر تھے اور وہ درخت اللہ کے حکم سے اس قدر حسین بن گیا کہ کوئی شخص اس کی خوبصورتی بیان نہیں کر سکتا' پھر اللہ تعالیٰ نے جو چاہا مجھ پر وحی کی اور مجھ پر ایک دن اور رات میں پچاس نمازیں فرض کیں' جب میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا ہر دن رات میں پچاس نمازیں' حضرت موسیٰ نے کہا اپنے رب کے پاس جا کر تخفیف کا سوال کیجیے' کیونکہ آپ کی امت

پچاس نمازیں نہ پڑھ سکے گی میں اس آزمائش میں پڑ کر بنی اسرائیل کا تجربہ کر چکا ہوں میں اپنے رب کے پاس لوٹا اور کہا اے میرے رب! میری امت پر کچھ تخفیف فرما' اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم کر دیں' میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم کر دی ہیں۔ حضرت موسیٰ نے کہا آپ کی امت اتنی نمازیں نہ پڑھ سکے گی جائیے جا کر تخفیف کا سوال کیجئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے پاس جاتا وہ پانچ نمازیں کم کر دیتا اور موسیٰ علیہ السلام پھر تخفیف کے لیے مجھے اللہ تعالیٰ کے پاس بھیج دیتے' یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! دن اور رات کی یہ پانچ نمازیں ہیں اور ہر نماز کا دس گنا اجر ہوگا پس یہ پچاس نمازیں ہو جائیں گی' اور جو شخص نیک کام کا قصد کرے اور پھر وہ نیک کام نہ کرے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اگر وہ اس نیکی کو کرے تو دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو شخص برے کام کا قصد کرے اور وہ برا کام نہ کرے تو اس کے نامۂ اعمال میں کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر برا کام کرے گا تو اس کی ایک برائی لکھی جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور ان کو ان احکام کی خبر دی انہوں نے پھر کہا اپنے رب کے پاس جا کر مزید تخفیف کا سوال کیجئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے کہا میں نے بار بار اپنے رب کے پاس درخواست کی اور اب مجھے حیا آتی ہے۔

۴۱۰- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُتِيتُ فَانْطَلَقُوا بِي إِلَى زَمْزَمَ قَالَ فَشُرِحَ عَنْ صَدْرِي ثُمَّ غُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُنْزِلْتُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۴۱۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: مجھے فرشتے زمزم پر لے گئے میرا سینہ چاک کیا اور زمزم کے پانی سے دھویا' پھر مجھے چھوڑ دیا۔

۴۱۱- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَتَاهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بتلایا کہ آپ (بچپن میں) بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے' اچانک جبرائیل آئے اور آپ کو لٹا

قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَأَمَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ يَعْنِي ظِئْرَهُ فَقَالُوا إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ أَنَسٌ وَقَدْ كُنْتُ أَرَى أَثَرَ ذَلِكَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٣٤٦)

کر آپ کا سینہ چیر کر دل نکال لیا پھر دل میں سے جما ہوا خون نکالا اور کہا یہ شیطان کا حصہ تھا' پھر دل کو سونے کے طشت میں رکھ کر زمزم کے پانی سے دھویا پھر اس کو جوڑ کر اپنی جگہ پر رکھ دیا' یہ منظر دیکھ کر بچے دوڑتے ہوئے حضور کی رضاعی ماں (حلیمہ) کے پاس گئے۔ اور کہا محمد (ﷺ) کو قتل کر دیا گیا۔ یہ سن کر سب دوڑ کر حضور کے پاس آئے اور دیکھا تو حضور ﷺ کا رنگ متغیر تھا۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سینہ پر اس سلائی کے نشانات دیکھے تھے۔

٤١٢- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَقَدَّمَ فِيهِ شَيْئًا وَأَخَّرَ وَزَادَ وَنَقَصَ.

البخاری (٣٥٧٠-٧٥١٧)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ شب معراج کا ذکر کر رہے تھے' انہوں نے کہا کہ وحی آنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ کعبہ میں سو رہے تھے' اس وقت آپ کے پاس تین فرشتے آئے۔ بقیہ حدیث حسب سابق ہے لیکن بعض عبارات میں تقدیم اور تاخیر اور کمی اور زیادتی ہے۔

٤١٣- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا افْتَحْ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ فَأُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَافْتَحْ فَفَتَحَ قَالَ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ قَالَ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى قَالَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ مَنْ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جن دنوں میں مکہ میں تھا' میرے مکان کی چھت کھولی گئی جبرائیل علیہ السلام اترے اور انہوں نے میرا سینہ چاک کیا پھر اس کو زمزم کے پانی سے دھویا' پھر ایک سونے کا طشت ایمان اور حکمت سے بھر کر لائے' پھر ایمان اور حکمت کو میرے سینہ میں رکھ کر سینہ جوڑ دیا' پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمانوں کی طرف لے گئے جب ہم پہلے آسمان پر پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے اس آسمان کے پہرہ دار سے کہا دروازہ کھولو' اس نے پوچھا کون ہے؟ کہا جبرائیل پوچھا گیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ کہا ہاں میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں پوچھا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں بلایا گیا ہے پھر اس نے دروازہ کھول دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ہم آسمان دنیا کے اوپر پہنچے تو دیکھا ایک شخص تھا جس کے دائیں بائیں بکثرت مخلوق تھی' وہ دائیں طرف دیکھ کر ہنستے اور بائیں طرف

هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى قَالَ ثُمَّ عَرَجَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ قَالَ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ خَازِنُ السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَفَتَحَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَاِدْرِيْسَ وَعِيْسٰى وَمُوْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ قَدْ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قَالَ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قَالَ ثُمَّ مَرَّ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

البخاری(۳۴۹-۳۳۴۲-۱۶۳۶) النسائی(۴۴۸) ابن ماجہ(۱۳۹۹)

دیکھ کر روتے انہوں نے مجھے دیکھ کر کہا خوش آمدید اے صالح بیٹے اور صالح نبی! میں نے جبرائیل سے کہا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور ان کے دائیں بائیں جو ہجوم ہے یہ ان کی اولاد ہے' دائیں جانب جنتی ہیں اور بائیں جانب جہنمی ہیں اسی سبب سے وہ دائیں جانب دیکھ کر ہنستے ہیں اور بائیں جانب دیکھ کر روتے ہیں۔ پھر جبرائیل مجھے لے کر دوسرے آسمان پر پہنچے اور دوسرے آسمان کے پہرہ دار سے کہا دروازہ کھولو اور وہ تمام سوال و جواب ہوئے جو پہلے آسمان کے پہرہ دار سے ہوئے تھے اور اس نے دروازہ کھول دیا حضرت انس بن مالک نے کہا رسول اللہ ﷺ کی آسمانوں پر حضرت آدم' حضرت ادریس' حضرت عیسیٰ' حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی اور یہ نہیں بتایا کہ کس آسمان پر کس نبی سے ملاقات ہوئی البتہ یہ بتایا کہ پہلے آسمان پر حضرت آدم سے اور چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیم سے ملاقات ہوئی۔ اور جب حضور کی حضرت ادریس سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا خوش آمدید ہو صالح نبی اور صالح بھائی کو' میں نے کہا یہ کون ہیں؟ تو کہا یہ ادریس ہیں' آپ نے فرمایا پھر میں ۔۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا' انہوں نے کہا صالح نبی اور صالح بھائی کو خوش آمدید ہو آپ نے فرمایا' میں نے کہا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ موسیٰ ہیں' پھر حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوئی' انہوں نے کہا خوش آمدید ہو صالح نبی اور صالح بھائی کو' میں نے کہا یہ کون ہیں؟ کہا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں' پھر حضرت ابراہیم سے ملاقات ہوئی' انہوں نے کہا خوش آمدید ہو صالح نبی اور صالح بیٹے کو' میں نے کہا یہ کون ہیں؟ کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

۴۱۴- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَرَجَعْتُ

حضرت ابن عباس اور ابوحبہ انصاری نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے معراج کرائی گئی' یہاں تک کہ میں مقام استواء پر پہنچا' وہاں میں نے قلموں کی آواز سنی اور انس بن مالک نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں' میں ان نمازوں کو

بِذٰلِكَ حَتّٰى اَمُرَّ بِمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى مَاذَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قَالَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ لِيْ مُوْسٰى فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ فَوَضَعَ شَطْرَهَا قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَّبِّيْ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى نَاْتِيَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَغَشِيَهَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِيْ مَا هِيَ قَالَ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِيْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ. ساجد(٤١٢)

لے کر لوٹا تو راستہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی' انہوں نے پوچھا آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا پچاس نمازیں' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا واپس جایئے کیوں کہ آپ کی امت میں ان کی طاقت نہیں ہے' میں اپنے رب کے پاس گیا' اللہ تعالیٰ نے کچھ نمازیں کم کر دیں۔ پھر جب موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور انہیں بتلایا تو انہوں نے فرمایا اپنے رب کے پاس واپس جایئے کیوں کہ آپ کی امت میں ان کی طاقت بھی نہیں ہے' پھر میں اپنے رب کے پاس گیا' اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کر دیں' اور فرمایا اجر پچاس کا ملے گا' میرے قول میں تبدیلی نہیں ہوتی' پھر جب میں حضرت موسیٰ کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا اپنے رب کے پاس جایئے' میں نے کہا اب مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے پھر جبرائیل مجھے سدرۃ المنتہیٰ پر لے گئے جس پر ایسے ایسے عجیب وغریب رنگ چھائے ہوئے تھے جس کو میں قیاس سے نہیں بتا سکتا پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا جہاں موتیوں کے گنبد تھے اور جس کی مٹی مشک تھی۔

٤١٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَعَلَّهُ قَالَ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ اِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِيْهَا مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ فَشُرِحَ صَدْرِيْ اِلٰى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْتُ لِلَّذِيْ مَعِيَ مَا يَعْنِيْ قَالَ اِلٰى اَسْفَلِ بَطْنِهٖ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِيْ فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ اُعِيْدَ مَكَانَهُ ثُمَّ حُشِيَ اِيْمَانًا وَّحِكْمَةً ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَقَعُ خَطْوُهُ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفَتَحَ لَنَا وَقَالَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ قَالَ

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں خانہ کعبہ میں نیند اور بیداری کی حالت میں تھا' اتنے میں' میں نے سنا ایک شخص نے کہا یہ دو آدمیوں کے درمیان تیسرا شخص ہے پھر وہ مجھے لے گئے' اس کے بعد میرے پاس ایک سونے کا طشت لایا گیا جس میں زمزم کا پانی تھا۔ میرا یہاں سے یہاں تک سینہ چیرا گیا (انہوں نے بتایا کہ پیٹ کے نیچے تک سینہ چیرا گیا) پھر میرا دل نکال کر اس کو زمزم کے پانی سے دھو کر واپس اسی جگہ رکھ دیا گیا پھر اس کو ایمان اور حکمت سے بھر دیا گیا میرے پاس ...... گدھے سے اونچا اور خچر سے چھوٹا سفید رنگ کا ایک جانور لایا گیا جس کا نام براق تھا جہاں تک نظر پڑتی قدم رکھتا تھا' مجھے اس پر سوار کرایا گیا' پھر ہم نے چلنا شروع کیا یہاں تک کہ ہم پہلے آسمان پر پہنچے جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل' پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟

فاتينا على آدم عليه السلام وساق الحديث بقصته وذكر انه لقي في السماء الثانية عيسى ويحيى عليهما السلام وفي الثالثة يوسف وفي الرابعة ادريس وفي الخامسة هارون قال ثم انطلقنا حتى انتهينا الى السماء السادسة فاتيت على موسى فسلمت عليه فقال مرحبا بالاخ الصالح فلما جاوزته بكى فنودي ما يبكيك قال يا رب هذا غلام بعثته بعدي يدخل من امته الجنة اكثر مما يدخل من امتي قال ثم انطلقنا حتى انتهينا الى السماء السابعة فاتيت على ابراهيم وقال في الحديث وحدث نبي الله ﷺ انه راى اربعة انهار يخرج من اصلها نهران ظاهران ونهران باطنان فقلت يا جبريل ما هذه الانهار قال اما النهران الباطنان فنهران في الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور فقلت يا جبريل ما هذا قال هذا البيت المعمور يدخله كل يوم سبعون الف ملك اذا خرجوا منه لم يعودوا فيه آخر ما عليهم ثم اتيت باناءين احدهما خمر والآخر لبن فعرضا علي فاخترت اللبن فقيل لي اصبت اصاب الله بك امتك على الفطرة ثم فرضت علي كل يوم خمسون صلاة ثم ذكر قصتها الى آخر الحديث.

البخاري (۳۲۰۷-۳۸۸۷-۳۳۹۳-۳۴۳۰) الترمذي (۳۳۴۶) النسائي (۴۴۷)

کہا محمد ﷺ۔ پوچھا گیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں' حضور نے فرمایا پھر ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا اور کہا گیا کہ خوش آمدید ہو بہترین آنے والے کو' حضور نے فرمایا پھر ہماری حضرت آدم سے ملاقات ہوئی' اس کے بعد حدیث سابق کی طرح بیان ہے' اور یہ بھی بتایا کہ دوسرے آسمان میں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام سے ملاقات ہوئی۔ اور تیسرے میں حضرت یوسف سے' چوتھے میں حضرت ادریس سے اور پانچویں میں حضرت ہارون سے اس کے بعد ہم آگے پہنچے اور چھٹے آسمان پر گئے اور میری حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا خوش آمدید ہو صالح نبی اور صالح بھائی کو' جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے' آواز آئی تم کیوں روتے ہو؟ انہوں نے کہا اے میرے رب! اس نوجوان کو تو نے میرے بعد مبعوث کیا اور میری امت کی بہ نسبت اس کی امت کے زیادہ افراد جنت میں جائیں گے' حضور نے فرمایا ہم پھر آگے بڑھے حتیٰ کہ ساتویں آسمان پر پہنچے اور حضرت ابراہیم سے ملاقات ہوئی اور حدیث میں یہ بھی مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ آپ نے چار نہریں دیکھیں جن کی اصل سے چار نہریں نکلتی ہیں۔ دو ظاہری اور دو باطنی۔ باطنی نہریں تو جنت میں ہیں اور ظاہری نیل اور فرات ہیں' پھر میرے لیے بیت المعمور کو بلند کیا گیا۔ میں نے جبرائیل سے کہا یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ بیت المعمور ہے' اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ اس سے نکلنے کے بعد وہ اس میں کبھی دوبارہ داخل نہیں ہوتے' پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا' میں نے دودھ کو پسند کر لیا۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ تم نے فطرت کو پا لیا اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے سبب تمہاری امت کو فطرت عطا کی پھر مجھ پر ہر دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ اس کے بعد پورا واقعہ بیان کیا۔

۴۱۶- حدثنا محمد بن المثنى قال نا معاذ بن هشام قال حدثني ابي عن قتادة قال نا انس بن مالك عن

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے حضرت مالک بن صعصعہ کی روایت ذکر کی کہ میرے پاس سونے کا ایک طشت

مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا. سابقه(٤١٥)

لایا گیا جو ایمان اور حکمت سے بھرا ہوا تھا' پھر سینہ کو پیٹ کے نیچے تک چیرا گیا پھر اس کو زمزم کے پانی سے دھویا گیا اور پھر اس کو ایمان اور حکمت سے بھر دیا۔

٤١٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ ﷺ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مُوسَى آدَمُ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَقَالَ عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ.

بخاری(٣٢٣٩-٣٣٩٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج کا ذکر فرمایا اور بتلایا کہ حضرت موسیٰ کا قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح لمبا قد تھا اور گندم گوں تھے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا متوسط قد تھا اور جسم گٹھا ہوا تھا اور آپ نے جہنم کے خازن اور دجال کا ذکر بھی فرمایا۔

٤١٨- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ ﷺ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ رَجُلٌ آدَمُ طُوَالٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ وَأُرِيَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللَّهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ قَالَ كَانَ قَتَادَةُ يُفَسِّرُهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ لَقِيَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ.

سابقه(٤١٧)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں شب معراج حضرت موسیٰ ابن عمران کے پاس سے گزرا ان کا قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح لمبا قد تھا' گندم گوں رنگ گھنگریالے بال تھے اور میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا ان کا قد متوسط رنگ سرخ مائل بسفیدی اور بال سیدھے تھے اور آپ کو جو نشانیاں دکھائی گئیں' ان میں جہنم کا داروغہ مالک اور دجال تھا پس تم اس سے ملاقات میں شک نہ کرنا۔

٠٠٠- بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انبیاء علیہم السلام کا ذکر کرنا

٤١٩- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِوَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هَذَا فَقَالُوا هَذَا وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَابِطًا مِنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللَّهِ بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةِ هَرْشَى فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ قَالُوا ثَنِيَّةُ هَرْشَى قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وادی ازرق سے گزر ہوا' آپ نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے؟ لوگوں نے کہا یہ وادی ازرق ہے۔ آپ نے فرمایا گویا کہ میں حضرت موسیٰ کو بلندی سے اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور وہ بلند آواز سے اللھم لبیک کہہ رہے ہیں' پھر آپ ہرشی کی وادی پر آئے' آپ نے پوچھا یہ کون سی وادی ہے؟ لوگوں نے کہا ہرشی کی وادی ہے' آپ نے فرمایا گویا کہ

جَعْدٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ وَهُوَ يُلَبِّي قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ هُشَيْمٌ يَعْنِي لِيفًا.

ابن ماجہ(۲۸۹۱)

میں یونس بن متی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک طاقت ور سرخ اونٹنی پر سوار ہیں جس کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے انہوں نے ایک اونی جبہ پہنا ہوا ہے اور وہ اللھم لبیک کہہ رہے ہیں۔

٤٢٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هَذَا فَقَالُوا وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ دَاوُدُ وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ لَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللَّهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ قَالُوا هَرْشَى أَوْ لِفْتٌ فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ لِيفٌ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا.

سابقہ(٤١٩)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک وادی کے پاس سے گزرے آپ نے پوچھا یہ کون سی وادی ہے؟ صحابہ نے کہا وادی ازرق ہے' آپ نے فرمایا گویا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے ان کا رنگ اور بالوں کی کیفیت بیان کی جو راوی کو یاد نہیں رہی اور فرمایا حضرت موسیٰ نے اپنی انگلیاں کانوں میں دی ہوئی ہیں اور وہ اللھم لبیک کی صدائیں لگاتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا ہم نے پھر چلنا شروع کیا یہاں تک کہ ہم ایک اور وادی میں پہنچے آپ نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے؟ صحابہ نے کہا ہرشی یا لفت ہے آپ نے فرمایا گویا کہ میں یونس بن متی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار ہیں' جس کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے' انہوں نے ایک اونی جبہ پہنا ہوا ہے اور وہ اللھم لبیک کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔

٤٢١- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي. البخاری(١٥٥٥-٣٣٥٥-٥٩١٣)

مجاہد سے روایت ہے ہم حضرت ابن عباس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو دجال کا ذکر چھڑ گیا' مجاہد نے کہا اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا' حضرت ابن عباس نے فرمایا میں نے یہ حدیث نہیں سنی' انہوں نے کہا اسی طرح ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: حضرت ابراہیم علیہ السلام تمہارے پیغمبر سے مشابہ ہیں اور گویا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں ان کا گندمی رنگ ہے' گھنگریالے بال ہیں' وہ سرخ اونٹ پر سوار ہیں جس کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے جب وہ وادی میں اترتے ہیں تو اللھم لبیک کہتے ہیں۔

٤٢٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى ضَرْبٌ مِنَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر انبیاء پیش کیے گئے میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح تھے اور میں نے

الرجال كأنه من رجال شنوءة ورأيت عيسى ابن مريم فإذا أقرب من رأيت به شبها عروة بن مسعود ورأيت إبراهيم فإذا أقرب من رأيت به شبها صاحبكم يعني نفسه ورأيت جبريل عليه السلام فإذا أقرب من رأيت به شبها دحية وفي رواية ابن رمح دحية بن خليفة.

الترمذی (٣٦٤٩)

حضرت عیسیٰ کو دیکھا جن سے عروہ بن مسعود بہت زیادہ مشابہ ہیں اور میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا ان سے تمہارے پیغمبر بہت مشابہ ہیں اور میں نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا ان سے دحیہ کلبی بہت مشابہ ہیں اور ایک روایت میں دحیہ بن خلیفہ ہے۔

٤٢٣- وحدثني محمد بن رافع وعبد بن حميد وتقاربا في اللفظ قال ابن رافع نا وقال عبد أنا عبد الرزاق أنا معمر عن الزهري قال أخبرني سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال قال النبي ﷺ حين أسري بي لقيت موسى عليه السلام فنعته النبي ﷺ فإذا رجل حسبته قال مضطرب رجل الرأس كأنه من رجال شنوءة قال ولقيت عيسى عليه السلام فنعته النبي ﷺ قال فإذا ربعة أحمر كأنما خرج من ديماس يعني الحمام قال ورأيت إبراهيم عليه السلام وأنا أشبه ولده به قال فأتيت بإناءين في أحدهما لبن وفي الآخر خمر فقيل لي خذ أيهما شئت فأخذت اللبن فشربته فقال هديت الفطرة أو أصبت الفطرة أما إنك لو أخذت الخمر غوت أمتك.

البخاری (٣٣٩٤-٣٤٣٧-٥٥٧٦) الترمذی (٣١٣٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب معراج میری حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضور نے فرمایا کہ وہ قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح تھے۔ دبلا پتلا جسم اور بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی اور فرمایا میری عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی' ان کا متوسط قد اور سرخ رنگ تھا اور ایسے تروتازہ تھے گویا ابھی حمام سے نکلے ہوں اور میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور میں ان کی اولاد میں سب سے زیادہ ان سے مشابہ ہوں' پھر میرے پاس دو پیالے لائے گئے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی' مجھ سے کہا گیا ان میں سے جو چاہے لے لو' میں نے دودھ لے کر پی لیا' فرشتے نے مجھ سے کہا آپ نے فطرت کو پا لیا' اگر آپ شراب لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

٧٥- باب ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال

مسیح ابن مریم اور مسیح دجال کا ذکر

٤٢٤- حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله ﷺ قال أراني ليلة عند الكعبة فرأيت رجلا آدم كأحسن ما أنت راءٍ من الرجال من أدم الرجال له لمة كأحسن ما أنت راءٍ من اللمم قد رجلها فهي تقطر ماء متكئا على رجلين أو على عواتق رجلين يطوف بالبيت فسألت من هذا فقيل هذا المسيح ابن مريم ثم إذا أنا برجل جعد قطط أعور العين اليمنى كأنها عنبة طافية فسألت من

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک رات خواب میں' میں نے اپنے آپ کو کعبہ کے پاس دیکھا' مجھے گندمی رنگ کا ایک انتہائی حسین شخص نظر آیا جس کے بہت خوبصورت بال تھے جن میں کنگھی کی ہوئی تھی اور کانوں کی لو تک آتے تھے' ان بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا اور وہ شخص دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا گیا کہ یہ مسیح ابن مریم ہیں' پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے

هذا قيل هذا المسيح الدجال. البخاري (٥٩٠٢-٦٩٩٩)

سخت گھنگریالے بال تھے اور دائیں آنکھ کانی اور انگور کی طرح ابھری ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا گیا مسیح دجال ہے۔

٤٢٥- حدثنا محمد بن إسحاق المسيبي نا أنس يعني ابن عياض عن موسى وهو ابن عقبة عن نافع قال قال عبد الله بن عمر ذكر رسول الله ﷺ يوما بين ظهراني الناس المسيح الدجال فقال إن الله تبارك وتعالى ليس بأعور ألا إن المسيح الدجال أعور عين اليمنى كأن عينه عنبة طافية قال وقال رسول الله ﷺ أراني الليلة في المنام عند الكعبة فإذا رجل آدم كأحسن ما ترى من أدم الرجال تضرب لمته بين منكبيه رجل الشعر يقطر رأسه ماء واضعا يديه على منكبي رجلين وهو بينهما يطوف بالبيت فقلت من هذا قالوا المسيح ابن مريم ورأيت وراءه رجلا جعدا قططا أعور عين اليمنى كأشبه من رأيت من الناس بابن قطن واضعا يديه على منكبي رجلين يطوف بالبيت فقلت من هذا قالوا هذا المسيح الدجال. البخاري (٣٤٣٩-٣٤٤٠)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا تذکرہ کیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور یاد رکھنا کہ مسیح دجال کی دائیں آنکھ کانی اور ابھری ہوئی ہوگی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک رات خواب میں میں نے اپنے آپ کو کعبہ کے پاس دیکھا مجھے گندمی رنگ کے ایک انتہائی حسین شخص نظر آئے جنہوں نے بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی اور ان کے بال کندھوں سے نیچے لٹکے ہوئے تھے اور ان سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور وہ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ کہا مسیح ابن مریم ہیں اور میں نے ان کے پیچھے ایک شخص دیکھا جس کے سخت گھنگریالے بال تھے اس کی دائیں آنکھ کانی تھی وہ ابن قطن سے بہت مشابہ تھا وہ بھی دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا گیا یہ مسیح دجال ہے۔

٤٢٦- حدثنا ابن نمير نا أبي نا حنظلة عن سالم عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ قال رأيت عند الكعبة رجلا آدم سبط الرأس واضعا يديه على رجلين يسكب رأسه أو يقطر رأسه فسألت من هذا فقالوا عيسى ابن مريم أو المسيح ابن مريم عليه السلام لا ندري أي ذلك قال قال ورأيت وراءه رجلا أحمر جعد الرأس أعور العين اليمنى أشبه من رأيت به ابن قطن فسألت من هذا فقالوا المسيح الدجال. مسلم تحفة الاشراف (٦٧٥٥)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کعبہ کے پاس گندمی رنگ کا ایک شخص دیکھا جس کے بال سیدھے تھے اور ان سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اس نے دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ عیسیٰ بن مریم یا مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں (راوی کو یاد نہیں آپ نے کون سا لفظ کہا تھا) پھر میں نے ان کے بعد سرخ رنگ کا ایک ایسا شخص دیکھا جس کے سخت گھنگریالے بال تھے اس کی دائیں آنکھ کانی تھی اور وہ ابن قطن سے بہت مشابہ تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے۔

٤٢٧- حدثنا قتيبة بن سعيد نا ليث عن عقيل عن الزهري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب قریش نے (میرے دعویٰ

اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

البخاري (٤٧١٠-٣٨٨٦) الترمذي (٣١٣٣)

معراج کی) جھٹلایا اس وقت میں حطیم کعبہ میں کھڑا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس مجھ پر منکشف کر دیا اور میں اسے دیکھ دیکھ کر کفار کو اس کی نشانیاں بتلا رہا تھا۔

٤٢٨- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعْرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ. البخاري (٣٤٤١)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کعبہ کا طواف کر رہا ہوں اور میں نے گندمی رنگ کے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال سیدھے تھے اور ان سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اس نے دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا یہ ابن مریم ہیں پھر میں نے سرخ رنگ کے ایک شخص کو دیکھا جس کا گٹھا ہوا جسم تھا بال سخت گھنگریالے تھے اس کی آنکھ کانی اور انگور کی طرح ابھری ہوئی تھی میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا یہ دجال ہے وہ ابن قطن سے بہت مشابہ ہے۔

••• - بَابُ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

نبی کریم ﷺ اور انبیاء علیہم السلام کی نماز کا بیان

٤٢٩- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ قَالَ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَإِذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ لِي قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حطیم کعبہ میں کھڑا تھا اور قریش مجھ سے واقعہ معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ نشانیاں پوچھیں جن کو میں نے محفوظ نہیں رکھا تھا جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے اتنا کبھی پریشان نہیں ہوا تھا تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا وہ مجھ سے بیت المقدس کی نشانیاں پوچھتے رہے اور میں دیکھ دیکھ کر بیان کرتا رہا اور میں نے اپنے آپ کو گروہ انبیاء میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور وہ قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے اور پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی ان سے بہت مشابہ ہیں اور پھر ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور

قَبْلَنِي بِالسَّلَامِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۹۶۵)

تمہارے پیغمبر ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں' پھر نماز کا وقت آیا اور میں ان سب کا امام ہوا جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا یہ مالک ہیں جو جہنم کے داروغہ ہیں انہیں سلام کیجئے' میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے پہلے مجھے سلام کیا۔

٧٦- بَابٌ فِي ذِكْرِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى

سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر

٤٣٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو أُسَامَةَ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ نَا أَبِي نَا مَالِكُ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ انْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثًا أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ. الترمذی (۳۲۷۶) النسائی (۴۵۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ پر لے جایا گیا اور سدرہ چھٹے آسمان پر ہے' زمین سے اوپر جانے والی چیزیں سدرہ پر جا کر رک جاتی ہیں' پھر انہیں وصول کیا جاتا ہے اور اوپر سے نیچے آنے والی چیزیں اس تک آ کر رک جاتی ہیں' پھر انہیں وصول کیا جاتا ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سدرہ کو ڈھانپ لیا جس چیز نے بھی ڈھانپ لیا یعنی سونے کے پروانوں نے' حضرت عبداللہ نے کہا رسول اللہ ﷺ کو تین چیزیں دی گئیں' پانچ نمازیں' سورۂ بقرہ کا آخری حصہ اور شرک کے سوا آپ کی امت کے لیے تمام گناہوں کی معافی۔

۰۰۰- بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى﴾

اللہ تعالیٰ کا فرمان: اور انہوں نے وہ جلوہ دوبارہ دیکھا

٤٣١- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ نَا عَبَّادٌ وَهُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ.

البخاری (۴۸۵۶-۴۸۵۷-۳۲۳۲) الترمذی (۳۲۷۷)

شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے زر بن حبیش سے قرآن مجید کی آیت فکان قاب قوسین او ادنی. "پس دو کمانوں کے دوسروں کی مقدار قریب ہو گئے یا اس سے بھی زیادہ قریب ہو گئے" کی تفسیر پوچھی زر بن حبیش نے کہا اس آیت کے بارے میں مجھ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ایسی صورت میں دیکھا کہ ان کے چھ سو پر تھے۔

٤٣٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى قَالَ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ. سابقہ (۴۳۱)

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ "ما کذب الفؤاد ما رای. دل نے اس کو نہ جھٹلایا جو آنکھ نے دیکھا" کی تفسیر میں کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے

جبرائیل کو چھ سو پروں کے ساتھ دیکھا۔

٤٣٣- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى قَالَ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُورَتِهِ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ.

سابقہ (٤٣١)

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت "لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى. رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں" کی تفسیر میں کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیل کو ان کی اصل صورت میں چھ سو پروں کے ساتھ دیکھا۔

٧٧- بَابُ مَعْنَى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى وَهَلْ رَأَى النَّبِيُّ ﷺ رَبَّهُ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ

آیا رسول اللہ ﷺ نے شب معراج اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا تھا یا نہیں؟

٤٣٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى قَالَ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤١٨٤)

عطاء کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے "ولقد راہ نزلۃ اخری. اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبارہ دیکھا" کی تفسیر میں کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا۔

٤٣٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَآهُ بِقَلْبِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٥٩١٢)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے قلب سے دیکھا۔

٤٣٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ الْأَشَجُّ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ أَبِي جَهْمَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى قَالَ رَآهُ بِفُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٥٤٢٣)

ابو عالیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے "مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى. دل نے اس کو جھٹلایا جو آنکھ نے دیکھا اور انہوں نے وہ جلوہ دوبارہ دیکھا" کی تفسیر میں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل سے دوبارہ دیکھا۔

٤٣٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ نَا أَبُو جَهْمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٥٤٢٣)

امام مسلم نے بیان فرمایا کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٤٣٨- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ قُلْتُ مَا هُنَّ قَالَتْ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى

مسروق کہتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ٹیک لگائے بیٹھا تھا اس موقع پر حضرت عائشہ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے ابو عائشہ! (یہ حضرت مسروق کی کنیت ہے) تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان تینوں میں کسی کا بھی قول کرے وہ اللہ پر بہت بڑا بہتان باندھے گا، میں نے

اللهِ الْفِرْيَةَ قَالَ وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْظِرِينِي وَلَا تَعْجَلِينِي أَلَمْ يَقُلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى فَقَالَتْ أَنَا أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ أَرَهُ عَلَى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَأَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللهَ يَقُولُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا (إِلَى قَوْلِهِ) إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ قَالَتْ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِنْ كِتَابِ اللهِ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ وَاللهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ قَالَتْ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُخْبِرُ بِمَا يَكُونُ فِي غَدٍ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ وَاللهُ يَقُولُ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ۔ البخاري(٣٢٣٤-٤٨٥٥-٧٣٨٠-٧٥٣١)الترمذي(٣٠٦٨-٣٢٧٨)

پوچھا وہ کون سی باتیں ہیں؟ آپ نے فرمایا پہلی بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا' مسروق کہتے ہیں کہ پہلے میں ٹیک کے سہارے بیٹھا تھا یہ سن کر سنبھل کر بیٹھ گیا اور میں نے عرض کیا ام المؤمنین ذرا ٹھہریے اور مجھے بھی کچھ کہنے کا موقع دیجیے' کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا: "وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ. اور بے شک انہوں نے اسے روشن کنارے پر دیکھا" اور فرمایا: "ولقد راہ نزلۃ اخری. اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبارہ دیکھا" ام المؤمنین نے فرمایا اس امت میں سب سے پہلے میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان آیتوں کے بارے میں پوچھا تو حضور ﷺ نے فرمایا ان آیات سے مراد جبرائیل ہیں' حضور نے ان دو مرتبہ کے علاوہ جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اس اصل صورت میں نہیں دیکھا تھا جس صورت میں وہ پیدا ہوئے تھے (آپ نے فرمایا) میں نے ایک مرتبہ انہیں اس کیفیت میں دیکھا کہ وہ آسمان سے اتر رہے تھے اور ان کی جسامت نے تمام آسمان و زمین کو گھیر لیا ہے' پھر ام المؤمنین نے فرمایا کیا تم نے قرآن میں نہیں پڑھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر. آنکھیں اسے احاطہ نہیں کر سکتیں اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں اور وہ لطیف اور خبیر ہے" اور کیا تم نے قرآن کریم میں یہ نہیں پڑھا: "ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء انہ علی حکیم. اور کسی بشر میں یہ طاقت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بغیر وحی کے کلام کرے یا وہ بشر حجاب کی اوٹ میں ہو یا اللہ تعالیٰ کوئی فرشتہ بھیجے جو اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اس کی مرضی کے مطابق اس بشر پر وحی نازل کرے' بلاشبہ اللہ تعالیٰ بلند اور حکیم ہے" پھر ام المؤمنین نے فرمایا جو شخص یہ کہتا ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن میں سے کچھ چھپا لیا اس نے بھی اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "یا ایھا

الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالته. اے رسول! جو کچھ قرآن میں آپ پر نازل کیا گیا ہے وہ امت تک پہنچا دیجئے' اگر آپ نے (بالفرض) ایسا نہیں کیا تو آپ نے فریضۂ رسالت کو ادا نہیں کیا" اور جو شخص یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ کو (بالذات یعنی اللہ تعالیٰ کے بتلائے بغیر) کل کا علم تھا تو اس نے بھی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا' کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "قل لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الا اللہ. آپ فرما دیجئے کہ آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ غیب ہے اس کو بغیر اللہ تعالیٰ کے (بالذات) کوئی نہیں جانتا"۔

٤٣٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ نَا دَاوُدُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَزَادَ قَالَتْ وَلَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ كَاتِمًا شَيْئًا مِّمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَإِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ. سابقہ(٤٣٨)

امام مسلم نے سند سابق کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کو بیان فرمایا' البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ قرآن کریم کی کسی آیت کو تم سے چھپاتے تو اس آیت کو چھپاتے "وَإِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ. اور اے محبوب یاد کیجئے! جب آپ اس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ نے بھی انعام فرمایا اور آپ نے بھی انعام فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دو اور آپ کے دل میں وہ چیز تھی جس کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنا چاہتا تھا کیونکہ آپ کو لوگوں کے طعنہ دینے کا اندیشہ تھا' حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ آپ اس سے ڈریں"۔

٤٤٠- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِيْ قَالَ نَا إِسْمٰعِيْلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقَدْ قَفَّ شَعْرِيْ لِمَا قُلْتَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهِ وَحَدِيْثُ دَاوُدَ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ. سابقہ(٤٣٨)

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ حضرت عائشہ نے جواب میں فرمایا تمہاری یہ بات سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے' امام مسلم کہتے ہیں کہ اس روایت میں بھی پہلی روایت کی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا لیکن داؤد کی روایت زیادہ مفصل ہے۔

٤٤١- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ نَا زَكَرِيَّا

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

عَنِ ابْنِ الْأَشْوَعِ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَأَيْنَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَتْ إِنَّمَا ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرِّجَالِ وَإِنَّهُ أَتَاهُ فِي هَذِهِ الْمَرَّةِ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ أُفُقَ السَّمَاءِ.

البخاري (٣٢٣٥)

سے پوچھا قرآن کریم کی اس آیت کی کیا تفسیر ہے "ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی۔ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور محبوب کے درمیان کمان کے دو سروں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم پھر وحی فرمائی اس نے اپنے بندے کو جو وحی فرمائی" حضرت عائشہ نے فرمایا اس آیت سے مراد حضرت جبرائیل ہیں پہلے وہ آپ کے پاس انسانی صورت میں آتے تھے۔ اس مرتبہ وہ آپ کے پاس اپنی اصلی صورت میں آئے جو صورت آسمان کے کناروں پر محیط ہوگئی۔

٧٨- بَابٌ فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ وَفِي قَوْلِهِ رَأَيْتُ نُورًا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا (خالق) نور کو دیکھنا

٤٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ قَالَ نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ. الترمذي (٣٢٨٢)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ (خالق) نور ہے اور میں نے اس کو جہاں سے بھی دیکھا وہ نور ہی نور ہے۔

٤٤٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عَنْ أَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تَسْأَلُهُ قَالَ كُنْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ رَأَيْتُ نُورًا. سابقہ (٤٤٢)

عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا اگر مجھے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا موقع ملا ہوتا تو میں حضور سے ایک چیز ضرور پوچھتا' حضرت ابوذر نے فرمایا کیا پوچھتے؟ عبداللہ نے کہا میں یہ پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ حضرت ابوذر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ پوچھا تھا آپ نے فرمایا: میں نے (خالق) نور کو دیکھا ہے۔

٧٩- بَابٌ فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ، وَفِي قَوْلِهِ حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ

خالق کائنات کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال مبارکہ

٤٤٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مجلس میں کھڑے ہو کر ہمیں پانچ باتیں بتائیں فرمایا:

۱۔ اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور نہ ہی سونا اس کی شان کے لائق ہے۔

لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّورُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ النَّارُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَقُلْ حَدَّثَنَا.

ابن ماجہ (۱۹۵-۱۹۶)

۲۔ میزان کے پلڑوں کو جھکاتا اور اٹھاتا ہے۔
۳۔ رات کے اعمال اس کے پاس دن سے پہلے اور دن کے اعمال رات سے پہلے پہنچ جاتے ہیں۔
۴۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو ایک نور کے حجاب میں لیا ہوا ہے (ایک روایت میں نور کی جگہ نار کا لفظ ہے)۔
۵۔ اگر اس حجاب کو اٹھا دیا جائے تو اس کی ذات کی شعاعیں منتہاء بصر تک تمام مخلوق کو جلا دیں گی۔

۴۴۵- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ خَلْقِهِ وَقَالَ حِجَابُهُ النُّورُ. سابقہ (۴۴۴)

امام مسلم بیان فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے مگر اس میں چار باتوں کا ذکر ہے پانچویں بات یعنی مخلوق کو جلانے کا ذکر نہیں ہے اور فرمایا اس کا حجاب نور ہے۔

۴۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِأَرْبَعٍ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَرْفَعُ الْقِسْطَ وَيَخْفِضُهُ وَيُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ النَّهَارِ بِاللَّيْلِ وَعَمَلُ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ. سابقہ (۴۴۴)

حضرت ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مجلس میں کھڑے ہو کر ہمیں چار باتیں بتلائیں' فرمایا: اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے اور نہ سونا اس کو زیبا ہے' اللہ تعالیٰ میزان کے پلڑے اوپر نیچے کرتا رہتا ہے' اللہ تعالیٰ کے حضور میں رات کے اعمال دن میں اور دن کے اعمال رات میں پیش کیے جاتے ہیں۔

۸۰- بَابُ إِثْبَاتِ رُؤْيَةِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْآخِرَةِ لِرَبِّهِمْ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى

آخرت میں مومنین کے لیے اللہ سبحانہ کے دیدار کا اثبات

۴۴۷- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ قَالَ نَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ نَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلٰى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ.

البخاری (۴۸۷۸-۴۸۸۰-۷۴۴۴) الترمذی (۲۵۲۸) ابن ماجہ (۱۸۶)

عبداللہ بن قیس اپنے والد یعنی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو جنتیں ایسی ہیں کہ ان کے تمام برتن اور دیگر ساز و سامان سب چاندی کے ہوں گے اور دو جنتیں ایسی ہیں کہ ان کے تمام برتن اور ساز و سامان سونے کے ہوں گے اور اہل جنت اور ان کے رب کے درمیان جنت عدن میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی کی چادر حائل ہوگی۔

۴۴۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمام جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو

البنانی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن صهیب رضی الله تعالی عنه عن النبی ﷺ قال اذا دخل اهل الجنة الجنة قال یقول الله تبارک وتعالی تریدون شیئا ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوهنا الم تدخلنا الجنة وتنجنا من النار قال فیکشف الحجاب فما اعطوا شیئا احب الیهم من النظر الی ربهم عز وجل.

الترمذی (۲۵۵۲) ابن ماجہ (۱۸۷)

اس وقت اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کیا جنت کے بعد تمہاری کوئی اور خواہش ہے جس کو میں پورا کروں؟ جنتی عرض کریں گے اے بار الٰہ! کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے' کیا تو نے ہم کو جنت عطا نہیں کی' کیا تو نے ہم کو دوزخ سے نجات نہیں دی' رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ ان کے اور اپنی ذات کے درمیان سے حجاب اٹھا دے گا اور جنتی اللہ تعالیٰ کی ذات کا دیدار کر لیں گے تو ان کو اس کے دیدار سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہوگی۔

۴۴۹- وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا یزید بن هارون عن حماد بن سلمة بهذا الاسناد وزاد ثم تلا هذه الآیة للذین احسنوا الحسنی وزیادة. سابقہ (۴۴۸)

امام مسلم نے اسی سند کے ساتھ حضرت صہیب رومی سے یہی روایت ذکر کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے یہ حدیث بیان کر کے اللہ تعالیٰ کے دیدار پر استدلال کرتے ہوئے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) نیک لوگوں کے لیے نیک انجام ہے اور مزید انعام ہے یعنی دیدار الٰہی۔

۸۱- باب معرفة طریق الرؤیة

رؤیت باری تعالیٰ کا بیان

۴۵۰- حدثنی زهیر بن حرب قال نا یعقوب بن ابراهیم قال نا ابی عن ابن شهاب عن عطاء بن یزید اللیثی ان ابا هریرة رضی الله عنه اخبره ان ناسا قالوا لرسول الله ﷺ یا رسول الله هل نری ربنا یوم القیامة فقال رسول الله ﷺ هل تضارون فی القمر لیلة البدر قالوا لا یا رسول الله قال هل تضارون فی الشمس لیس دونها سحاب قالوا لا قال فانکم ترونه کذلک یجمع الله الناس یوم القیامة فیقول من کان یعبد شیئا فلیتبعه فیتبع من کان یعبد الشمس الشمس ویتبع من کان یعبد القمر القمر ویتبع من کان یعبد الطواغیت الطواغیت وتبقی هذه الامة فیها منافقوها فیاتیهم الله تبارک وتعالی فی صورة غیر صورته التی یعرفون فیقول انا ربکم فیقولون نعوذ بالله منک هذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناه فیاتیهم الله فی صورته التی یعرفون فیقول انا ربکم فیقولون انت ربنا فیتبعونه ویضرب الصراط بین ظهری جهنم فاکون انا وامتی اول من

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' آیا ہم آخرت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آسمان پر ماہ تمام جلوہ گر ہو تو کیا اس کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جب آسمان پر مہر تاباں جلوہ افروز ہو تو کیا اس کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت ہوتی ہے' صحابہ کرام نے عرض کیا بالکل نہیں' آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کو بھی اسی طرح دیکھو گے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو جمع فرمائے گا اور فرمائے گا جو شخص دنیا میں جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ آج بھی اسی کی پیروی کرے لہٰذا جو شخص دنیا میں سورج کی پوجا کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے گا جو چاند کی پوجا کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے گا اور جو بتوں کی پوجا کرتا تھا وہ ان کے ساتھ ہو جائے گا۔ آخر میں یہ امت رہ جائے گی جس میں مومن اور منافق دونوں شامل ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے سامنے کسی ایسی صورت میں جلوہ گر ہوگا جو ان کے لیے اجنبی ہوگی اور فرمائے

يُجِيزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُؤْمِنُ بَقِيَ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُجَازَى حَتّٰى يُنَجّٰى حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ يَعْرِفُونَهُمْ بِأَثَرِ السُّجُودِ تَأْكُلُ النَّارُ مِنِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللّٰهَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ قَدِّمْنِي إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ لَا تَسْأَلُنِي غَيْرَ الَّذِي أَعْطَيْتُكَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ وَيَدْعُو اللّٰهَ حَتّٰى يَقُولَ لَهُ فَهَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ فَيُقَدِّمُهُ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ أَلَيْسَ

گا میں تمہارا رب ہوں میری امت کہے گی ہم تم سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں ہم اس جگہ ٹھہریں گے یہاں تک کہ ہمارا رب جلوہ گر ہو اور ہم اس کو پہچان لیں، پھر اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں جلوہ گر ہوگا جو ان کے لیے جانی پہچانی ہوگی اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں، پھر میری امت عرض کرے گی ہاں تو واقعی ہمارا رب ہے، پھر وہ اپنے رب کے جلوہ کی اتباع کریں گے پھر دوزخ کی پشت پر پل صراط بچھایا جائے گا اور میں اور میرے امتی سب سے پہلے اس پل سے گذریں گے اور اس دن رسولوں کے سوا کسی کو اللہ تعالیٰ سے بات کرنے کا حوصلہ نہیں ہوگا اور اس دن رسولوں کی زبان پر یہی دعا ہوگی اللھم سلم (اے مولیٰ! سلامتی سے پار گذار دے) اور جہنم میں سعدان نامی خاردار جھاڑی کی شکل کانٹے ہوں گے، پھر آپ نے پوچھا، کیا تم نے سعدان جھاڑی کو دیکھا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا وہ کانٹے سعدان جھاڑی کے کانٹوں ہی کی طرح ہوں گے لیکن اس کے دندانوں کی لمبائی کی مقدار کو بغیر اللہ تعالیٰ کے (بتلائے) کوئی نہیں جانتا اور وہ کانٹے لوگوں کو ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے جہنم میں گھسیٹ لیں گے اور بعض مومن اپنے نیک اعمال کے سبب ان سے محفوظ رہیں گے اور بعض مومن پل صراط سے گذر کر جہنم سے نجات پا جائیں گے (یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا فیصلہ کر کے فارغ ہو جائے گا پھر وہ ارادہ کرے گا کہ جن لوگوں نے شرک نہیں کیا ہے ان میں سے وہ جن کو چاہے محض اپنی رحمت سے جہنم سے نکال لے اس وقت فرشتوں کو حکم دے گا جو لوگ کلمہ طیبہ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) پڑھتا حیات قائم رہے ان کو جہنم سے نکال لیں، فرشتے ان لوگوں کو سجدوں کے نشانات کی وجہ سے پہچان لیں گے کیونکہ آگ ابن آدم کے اعضاء سجود کے علاوہ تمام جسم کو جلا دے گی، یہ لوگ جلے ہوئے جسم کے ساتھ جہنم سے نکالے جائیں گے پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا جس کی وجہ سے یہ لوگ اسی طرح تر وتازہ ہو کر اٹھ

قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ لَا تَسْأَلُ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لَا أَكُونَنَّ أَشْقَى خَلْقِكَ قَالَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ اللَّهُ مِنْهُ قَالَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللَّهُ لَهُ تَمَنَّهْ فَيَسْأَلُ رَبَّهُ وَيَتَمَنَّى حَتَّى إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُذَكِّرُهُ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ.

(بخاری(۷۴۳۷-۶۵۷۳)انسائی(۱۱۳۹)

. کھڑے ہوں گے جیسے کیچڑ میں پڑا ہوا دانا اُگ پڑتا ہے' پھر جب اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہو جائے گا تو ایک شخص ابھی باقی ہوگا جس کا منہ جہنم کی طرف ہوگا اور یہی شخص آخری جنتی ہوگا تو وہ اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا اے میرے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے اس کی بدبو مجھے ایذاء پہنچاتی ہے اور اس کی تپش مجھے جلا رہی ہے پھر جب تک اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہوگا وہ دعا کرتا رہے گا پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمائے گا" اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو پھر تو اور سوال کرنے لگے گا وہ شخص کہے گا کہ میں اور کوئی سوال نہیں کروں گا' پھر اللہ تعالیٰ اس سے وعدہ کی پختگی پر اپنی مرضی کے مطابق عہد و پیمان لے گا پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے پھیر کر جنت کی طرف کر دے گا جب وہ شخص جنت کو اپنے سامنے دیکھے گا تو اللہ کی مشیت کے مطابق کچھ دیر تو چپ رہے گا پھر کہے گا اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے تک لے جا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے مجھ سے پختہ عہد و پیمان نہیں کیے تھے کہ تو مزید سوال نہیں کرے گا افسوس ہے اے ابن آدم! تو کس قدر عہد شکن ہے وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا" اگر میں نے تیرا یہ سوال بھی پورا کر دیا تو پھر تو اور کچھ نہیں مانگے گا" وہ شخص کہے گا اے میرے رب! تیری عزت و جلال کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا' پھر اللہ تعالیٰ اس شخص سے اس نئے وعدہ کی پختگی پر اپنی مرضی کے مطابق عہد و پیمان لے گا اور اس کو جنت کے دروازے پر کھڑا کر دے گا' جب وہ شخص جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوگا تو جنت اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ اس کو نظر آئے گی اور وہ اس میں سرور انگیز اور خوشگوار مناظر دیکھے گا' پھر اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق کچھ دیر تو وہ چپ رہے گا اس کے بعد کہے گا' اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے' اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کیا تو نے ابھی پختہ عہد نہیں کیے تھے کہ تو اس کے بعد سوال

نہیں کرے گا افسوس اے ابن آدم! تو کس قدر عہد شکن ہے وہ شخص عرض کرے گا' اے میرے رب! میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب ہوں گا (کہ جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوں اور پھر جنت کے اندر نہ جاسکوں) وہ یونہی بار بار دعا کرتا رہے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی شان کے مطابق ہنسی آئے گی پھر جب اللہ تعالیٰ ہنس پڑے گا تو پھر فرمائے گا (جا جنت میں داخل ہو جا اور جب اس شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دے گا تو پھر فرمائے گا) اب اور تمنا کر' وہ شخص اللہ تعالیٰ سے کچھ سوال اور تمنائیں کرے گا' پھر اللہ تعالیٰ خود اس کو جنت کی نعمتوں کی طرف متوجہ کرے گا اور جنت کی نعمتوں کی اجناس اسے یاد دلائے گا تاکہ اس کی آرزوئیں پوری ہو جائیں' اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ سب نعمتیں بھی لے لو اور اتنی ہی مقدار میں اور نعمتیں بھی لے لو' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق بیان کیا۔ صرف اس بات سے اختلاف کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ کہا یہ تمام نعمتیں لے لو اور ان کے برابر اور نعمتیں بھی لے لو تو حضرت ابوسعید خدری نے کہا اے ابو ہریرہ! یہ تمام نعمتیں بھی لو اور اس کی مثل دس نعمتیں اور لے لو' حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا مجھے تو یہ حدیث یونہی یاد ہے کہ یہ نعمتیں اور ان کی ایک مثل لے لو' حضرت ابوسعید نے کہا میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد اسی طرح یاد ہے کہ یہ نعمتیں بھی لو اور ان کی مثل دس نعمتیں اور لے لو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس شخص کی بات کر رہا ہوں جو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا۔

۴۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّاسَ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ. البخاری (۶-۸۰۶-۶۵۷۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۴۵۲- وحدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا به ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر احاديث منها وقال رسول الله ﷺ ان ادنى مقعد احدكم من الجنة ان يقول له تمن فيتمنى ويتمنى فيقول له هل تمنيت فيقول نعم فيقول له فان لك ما تمنيت ومثله معه. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٧٤١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جنت میں سب سے کم درجہ کا شخص وہ ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمنا کر وہ تمنا کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کیا تم نے تمنا کر لی؟ وہ کہے گا ہاں اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ جو تمنا کی تھی وہ بھی لے لو اور اس جتنا اور بھی لے لو۔

۴۵۳- وحدثني سويد بن سعيد قال حدثني حفص بن ميسرة عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه ان ناسا في زمن رسول الله ﷺ قالوا يا رسول الله هل نرى ربنا يوم القيامة قال رسول الله ﷺ نعم قال هل تضارون في رؤية الشمس بالظهيرة صحوا ليس معها سحاب وهل تضارون في رؤية القمر ليلة البدر صحوا ليس فيها سحاب قالوا لا يا رسول الله قال ما تضارون في رؤية الله تبارك وتعالى يوم القيامة الا كما تضارون في رؤية احدهما اذا كان يوم القيامة اذن مؤذن ليتبع كل امة ما كانت تعبد فلا يبقى احد كان يعبد غير الله سبحانه من الاصنام والانصاب الا يتساقطون في النار حتى اذا لم يبق الا من كان يعبد الله من بر وفاجر وغبر اهل الكتاب فيدعى اليهود فيقال لهم ما كنتم تعبدون قالوا كنا نعبد عزير ابن الله فيقال كذبتم ما اتخذ الله من صاحبة ولا ولد فماذا تبغون قالوا عطشنا يا ربنا فاسقنا فيشار اليهم الا تردون فيحشرون الى النار كانها سراب يحطم بعضها بعضا فيتساقطون في النار ثم يدعى النصارى فيقال لهم ما كنتم تعبدون قالوا كنا نعبد المسيح ابن الله فيقال لهم كذبتم ما اتخذ الله من صاحبة ولا ولد فيقال لهم ماذا تبغون فيقولون عطشنا يا ربنا فاسقنا فيشار اليهم الا تردون فيحشرون الى جهنم كانها سراب يحطم بعضها بعضا فيتساقطون في النار حتى اذا لم يبق الا من كان يعبد الله من بر وفاجر اتاهم رب العالمين في ادنى

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں پھر آپ نے فرمایا جب سورج نصف النہار پر ہو اور اس کے بالمقابل کوئی بادل بھی نہ ہو تو کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے اور جب چودھویں شب کو آسمان پر چاند جلوہ آرا ہو اور اس کے بالمقابل کوئی بادل بھی نہ ہو تو کیا چاند کو دیکھنے سے تمہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس جس کیفیت کے ساتھ تم دنیا میں سورج یا چاند کو دیکھتے ہو اسی کیفیت کے ساتھ تم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی ذات کا دیدار کرلو گے' قیامت کے دن ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ ہر گروہ اس کی پیروی کرے جس کی وہ دنیا میں عبادت کیا کرتا تھا' اس اعلان کے بعد جس قدر لوگ بھی اللہ کے سوا بتوں وغیرہ کی عبادت کرتے تھے سب جہنم میں جا کر گریں گے اور صرف وہ لوگ بچ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے خواہ نیک ہوں یا بد اور کچھ لوگ اہل کتاب میں سے بھی باقی رہیں گے پھر یہود کو بلا کر ان سے پوچھا جائے گا تم دنیا میں کس کی عبادت کرتے تھے' وہ کہیں گے ہم دنیا میں اللہ تعالیٰ کے بیٹے عزیر کی عبادت کرتے تھے' ان سے کہا جائے گا تم جھوٹے ہو' اللہ تعالیٰ کی کوئی بیوی ہے نہ کوئی بیٹا ہے' اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے اے رب! ہم پیاسے ہیں ہم کو پانی پلا دے پھر ان سے اشارے سے کہا جائے گا تم پانی کی طرف کیوں نہیں جاتے' پھر انہیں جہنم کی طرف دھکیلا جائے گا وہ جہنم

صُوَرِهِ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا قَالَ فَمَاذَا تَنْتَظِرُونَ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ لَا نُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى إِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَكَادُ أَنْ يَنْقَلِبَ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ فَتَعْرِفُونَهُ بِهَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللَّهُ لَهُ بِالسُّجُودِ وَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلَى قَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ وَقَدْ تَحَوَّلَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْجِسْرُ قَالَ دَحْضٌ مَزِلَّةٌ فِيهِ خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ وَحَسَكٌ تَكُونُ بِنَجْدٍ فِيهَا شُوَيْكَةٌ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِلَّهِ فِي اسْتِقْصَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ رَبَّنَا كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا قَدْ أَخَذَتِ النَّارُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ وَإِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ فَيَقُولُ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا أَحَدًا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ

سراب کی طرح دکھائی دے گی' پھر وہ جہنم میں جا پڑیں گے۔ پھر عیسائیوں کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم دنیا میں کس چیز کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے مسیح کی عبادت کرتے تھے ان سے کہا جائے گا تم جھوٹے ہو' اللہ تعالیٰ کی نہ کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی اس کی اولاد ہے پھر ان سے کہا جائے گا اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم بہت پیاسے ہیں ہمیں پانی پلا دے ان سے اشارے سے کہا جائے گا تم پانی کی طرف کیوں نہیں جاتے پھر انہیں جہنم کی طرف دھکیلا جائے گا وہ جہنم سراب کی طرح دکھائی دے گی' پھر وہ جہنم میں جا پڑیں گے یہاں تک کہ صرف وہ لوگ بچ جائیں گے جو دنیا میں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے' خواہ نیک ہوں یا بدکار' پھر ان کے پاس اللہ تعالیٰ ایک ایسی صورت بھیجے گا جس صورت کو وہ دنیا میں کسی نہ کسی وجہ سے جانتے ہوں گے (کہ یہ ان کا رب نہیں ہے بلکہ مخلوق ہے) پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب تمہیں کس بات کا انتظار ہے ہر گروہ اپنے معبود کے ساتھ جا چکا' مسلمان عرض کریں گے اے بارالٰہا! ہم دنیا میں ان لوگوں سے الگ رہے حالانکہ ہم ان کے سب سے زیادہ محتاج تھے اور ہم نے ان لوگوں کا کبھی ساتھ نہیں دیا' اس صورت سے آواز آئے گی میں تمہارا رب ہوں' مسلمان کہیں گے ہم تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے' مسلمان یہ کلمات دو یا تین بار دہرائیں گے یہ ایسا وقت ہوگا کہ بعض مسلمانوں کے دل ڈگمگانے لگیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمہارے علم میں کوئی ایسی نشانی ہے جس سے تم اللہ تعالیٰ کو پہچان سکتے ہو؟ مسلمان کہیں گے ہاں پھر اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی منکشف فرمائے گا اس منظر کو دیکھ کر جو شخص بھی دنیا میں محض اللہ کے خوف اور اس کی رضا کے لیے سجدہ کرتا ہے اس کو سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور جو شخص کسی دنیاوی خوف یا ریاکاری کے لیے دنیا میں سجدہ کرتا تھا اس کو سجدہ کی اجازت نہیں ملے گی' اس کی پیٹھ ایک تختہ کی طرح ہو جائے گی

فِيهَا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا أَحَدًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا وَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ يَقُولُ إِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي بِهَذَا الْحَدِيثِ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهَرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهَرُ الْحَيَاةِ فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ أَلَا تَرَوْنَهَا تَكُونُ إِلَى الْحَجَرِ أَوْ إِلَى الشَّجَرِ مَا يَكُونُ إِلَى الشَّمْسِ أُصَيْفِرُ وَأُخَيْضِرُ وَمَا يَكُونُ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ يَكُونُ أَبْيَضَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّكَ كُنْتَ تَرْعَى بِالْبَادِيَةِ قَالَ فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ يَعْرِفُهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللَّهِ الَّذِينَ أَدْخَلَهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ ثُمَّ يَقُولُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَا رَأَيْتُمُوهُ فَهُوَ لَكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي أَفْضَلُ مِنْ هَذَا فَيَقُولُونَ يَا رَبَّنَا أَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ هَذَا فَيَقُولُ رِضَايَ فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا. البخاري (٧٤٣٩-٤٥٨١)

اور جب بھی وہ سجدہ کرنا چاہے گا اپنی پیٹھ کے بل گر جائے گا' پھر مسلمان اپنا سر سجدہ سے اٹھائیں گے اور اللہ تعالیٰ اسی صورت میں ہوگا جس صورت میں انہوں نے اسے پہلے دیکھا تھا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں مسلمان کہیں گے کہ "تو ہمارا رب ہے" پھر جہنم کے اوپر پل صراط بچھا دیا جائے گا اور شفاعت کی اجازت دے دی جائے گی' اس وقت سب کہیں گے اللھم سلم سلم۔ "اے اللہ! سلامت رکھ"۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا وہ پل کیسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا ایک پھسلوان چیز ہوگی اور اس میں دندانے دار کانٹے ہوں گے وہ لوہے کے کانٹے سعدان نام جھاڑی کے کانٹوں کی طرح ہوں گے' بعض مسلمان اس پل سے پلک جھپکنے میں گزر جائیں گے' بعض بجلی کی طرح' بعض آندھی کی طرح' بعض پرندوں کی طرح' بعض تیز رفتار اعلیٰ نسل کے گھوڑوں کی طرح اور بعض اونٹوں کی طرح' یہ سب صحیح سلامت پار پہنچ جائیں گے اور بعض مسلمان کانٹوں سے الجھتے ہوئے پار پہنچ جائیں گے اور بعض مسلمان کانٹوں سے زخمی ہو کر جہنم میں گر جائیں گے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو مومن نجات پا کر جنت میں چلے جائیں گے وہ اپنے ان مسلمان بھائیوں کو جو جہنم میں پڑے ہوں گے جہنم سے چھڑانے کے لیے (بطور ناز) اللہ تعالیٰ سے ایسا جھگڑا کریں گے جیسا جھگڑا کوئی شخص اپنا حق مانگنے کے لیے بھی نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کریں گے اے ہمارے رب! یہ لوگ ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے' ہمارے ساتھ حج کرتے تھے ان سے کہا جائے گا جن لوگوں کو تم پہچانتے ہو ان کو دوزخ سے نکال لو' ان لوگوں پر دوزخ کی آگ حرام کر دی جائے گی پھر جنتی مسلمان کثیر تعداد میں ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لائیں گے جن میں سے بعض کی نصف پنڈلیوں کو اور بعض کو گھٹنوں تک دوزخ کی آگ نے جلا ڈالا تھا' پھر جنتی لوگ کہیں گے اے اللہ! اب ان لوگوں میں سے کوئی باقی نہیں بچا جن کو جہنم سے نکال لانے کا تو نے حکم دیا

تھا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی نیکی ہے اس کو جہنم سے نکال لاؤ' پھر جنتی لوگ کثیر تعداد میں لوگوں کو دوزخ سے نکال لائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کریں گے اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے جہنم سے نکالنے کا حکم دیا تھا ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا' اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا جاؤ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی نیکی ہو اس کو جہنم سے نکال لاؤ جنتی لوگ پھر جائیں گے اور کثیر تعداد میں لوگوں کو جہنم سے نکال لائیں گے اور پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے اے ہمارے رب! جن لوگوں کو تو نے دوزخ سے نکالنے کا حکم دیا تھا ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا' اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا جس شخص کے دل میں تم کو ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی ملے اس کو جہنم سے نکال لاؤ' جنتی لوگ پھر جائیں گے اور جہنم سے بڑی تعداد میں خلق خدا کو نکال لائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے اے اللہ! اب دوزخ میں نیکی کا ایک ذرہ بھی نہیں ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اگر تم میری اس بیان کردہ حدیث کی تصدیق نہیں کرتے تو قرآن کریم کی اس آیت کو پڑھو (ترجمہ:) لاریب اللہ تعالیٰ ایک ذرہ کے برابر بھی کسی کے ساتھ زیادتی نہیں فرمائے گا اور جس شخص نے ایک نیکی بھی کی ہو تو اس کو دگنا کر دے گا اور اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا فرشتے' انبیاء اور تمام مسلمان شفاعت کر کے فارغ ہو گئے۔ اب گنہگاروں کے لیے سوائے ارحم الراحمین کے کوئی باقی نہیں رہا' پھر اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر کر دوزخ میں سے ان لوگوں کو نکال لے گا' جنہوں نے اصلاً کوئی نیکی نہیں کی ہوگی اور وہ لوگ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت کے دروازہ پر آب حیات کی نہر میں ڈال دے گا اور وہ اس نہر سے اس طرح تر و تازہ نکل کھڑے ہوں گے جیسے سیلاب کی مٹی میں سے دانہ اگ پڑتا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو دانہ پتھر یا درخت کے پاس آفتاب کے رخ پر ہوتا ہے وہ زرد یا سبز رنگ کا پودا بن جاتا

ہے جو دانہ سائے کی جانب ہوتا ہے اس کا پودا سفید رنگ کا ہوتا ہے' صحابہ کرام نے عرض کی حضور آپ تو زرعی معاملات کو اس طرح بیان فرما رہے ہیں جیسے آپ جنگلوں میں جانور چراتے رہے ہوں' آپ نے (سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے) فرمایا وہ لوگ اس نہر سے موتیوں کی طرح چمکتے ہوئے نکلیں گے اور ان کی گردنوں میں سونے کے پٹے پڑے ہوئے ہوں گے جن کی وجہ سے اہل جنت انہیں پہچان لیں گے اور ان کے بارے میں کہیں گے یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی نیک عمل کے جہنم سے آزاد کر دیا ہے اور جنت میں داخل کر دیا ہے' پھر اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ اور جس چیز کو تم دیکھو گے وہ تمہاری ہو جائے گی' وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! تو نے ہم کو وہ کچھ عطا فرمایا ہے جو جہان والوں میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے پاس تمہارے لیے اس سے افضل چیز ہے وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! وہ کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری رضا اس کے بعد اب میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

٤٥٤- قَالَ مُسْلِمٌ قَرَأْتُ عَلَى عِيسَى بْنِ حَمَّادٍ زُغْبَةَ الْمِصْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي الشَّفَاعَةِ وَقُلْتُ لَهُ أُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْكَ أَنَّكَ سَمِعْتَهُ مِنَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِعِيسَى بْنِ حَمَّادٍ أَخْبَرَكُمُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنَرَى رَبَّنَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ إِذَا كَانَ يَوْمٌ صَحْوٌ قُلْنَا لَا وَسُقْتُ الْحَدِيثَ حَتَّى انْقَضَى آخِرُهُ وَهُوَ نَحْوُ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا قَدَمٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ بَلَغَنِي أَنَّ الْجِسْرَ أَدَقُّ مِنَ الشَّعْرَةِ وَأَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب مطلع صاف ہو تو کیا تمہیں سورج دیکھنے میں کوئی دشواری پیش آتی ہے؟" ہم نے عرض کیا نہیں۔ امام مسلم فرماتے ہیں باقی حدیث حسب سابق ہے' البتہ اس سند کے ساتھ اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ جب اللہ ان مسلمانوں کو بخش دے گا جنہوں نے کوئی نیک عمل نہیں کیا ہوگا تو ان سے کہا جائے گا جنت میں جو کچھ تم نے دیکھا یہ بھی لے لو اور اس جتنا اور لے لو۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ پل صراط بال سے باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اور ایک اور سند کے ساتھ یہ اضافہ نہیں ہے۔

أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ وَمَا بَعْدَهُ فَأَقَرَّ بِهِ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ. سابقه(٤٥٣)

٤٥٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِإِسْنَادِهِمَا نَحْوَ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ إِلَى آخِرِهِ وَقَدْ زَادَ وَنَقَصَ شَيْئًا. سابقه(٤٥٣)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ تغیر و تبدل اور کمی بیشی کے ساتھ ایک سند سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٨٢- بَابُ إِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ وَإِخْرَاجِ الْمُوَحِّدِينَ مِنَ النَّارِ

شفاعت کا اثبات اور موحدین کو دوزخ سے نکالنے کا بیان

٤٥٦- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يُدْخِلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ بِرَحْمَتِهِ وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ انْظُرُوا مَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا حُمَمًا قَدِ امْتَحَشُوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَاةِ أَوِ الْحَيَا فَيَنْبُتُونَ فِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ إِلَى جَانِبِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَوْهَا كَيْفَ تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً. البخاری(٢٢-٦٥٦٠)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت میں سے جسے چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دے گا اور اہل جہنم میں سے جسے چاہے گا جہنم میں داخل کر دے گا' پھر فرمائے گا دیکھو جس کے دل میں رائی کے ایک دانہ کے برابر بھی ایمان ہو' اس کو جہنم سے نکال لو' پس وہ لوگ جہنم میں سے اس حال میں نکالے جائیں گے کہ ان کا جسم جل کر کوئلہ ہو چکا ہوگا' پھر ان کو آب حیات کی نہر میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اس نہر میں سے اس طرح تروتازہ ہو کر نکلنا شروع ہوں گے جیسے دانہ پانی کے بہاؤ والی مٹی میں سے زردی مائل ہو کر اگ پڑتا ہے۔

٤٥٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا وُهَيْبٌ ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا خَالِدٌ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ يُقَالُ لَهُ الْحَيَاةُ وَلَمْ يَشُكَّا وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ كَمَا تَنْبُتُ الْغُثَاءَةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ وَفِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِئَةٍ أَوْ حَمِيلَةِ السَّيْلِ. سابقه(٤٥٦)

امام مسلم ایک اور سند ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے فرق یہ ہے کہ پہلی روایت میں دانہ اگنے کا ذکر تھا اور اس میں کوڑا کرکٹ کے اگنے کا ذکر ہے۔

٤٥٨- وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلَكِنْ نَاسٌ أَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوبِهِمْ أَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَأَمَاتَهُمْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنیوں سے جو لوگ کافر اور مشرک ہیں وہ نہ تو جہنم میں مریں گے اور نہ ہی زندگی کا لطف پائیں گے البتہ کچھ مسلمان ایسے ہوں گے کہ جن کو ان کے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ڈالا جائے گا اور اللہ تعالیٰ ان پر موت طاری

اللّٰهُ إِمَاتَةً حَتّٰى إِذَا كَانُوْا فَحْمًا أُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيْلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ أَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ كَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَ بِالْبَادِيَةِ. ابن ماجہ (٤٣٠٩)

کرے گا یہاں تک کہ وہ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے پھر جب شفاعت کی اجازت ہوگی تو ان کو گروہ در گروہ بلایا جائے گا اور انہیں جنت کی نہروں میں ڈال دیا جائے گا پھر اہل جنت سے کہا جائے گا ان پر پانی ڈالو جس کے سبب وہ اس طرح تر و تازہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے جیسے پانی کے بہاؤ سے آنے والی مٹی میں دانہ سرسبز و شاداب ہو کر نکل آتا ہے یہ سن کر صحابہ میں سے ایک شخص کہنے لگا یوں لگتا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ جنگل میں رہے ہوں۔

٤٥٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلٰى قَوْلِهِ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ. ماجہ (٤٥٨)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری کی یہی روایت منقول ہے مگر اس میں دانہ کے اگ پڑنے تک کا ذکر ہے۔

٨٣- بَابُ آخِرِ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا

آخر میں جہنم سے نکلنے والے کا بیان

٤٦٠- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ عُثْمَانُ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ عَشَرَةَ أَمْثَالِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُوْلُ أَتَسْخَرُ بِيْ أَوْ تَضْحَكُ بِيْ وَأَنْتَ الْمَلِكُ وَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ فَكَانَ يُقَالُ ذَاكَ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً.

البخاری (٦٥٧١-٧٥١١) الترمذی (٢٥٩٥) ابن ماجہ (٤٣٣٩)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یقیناً معلوم ہے کہ سب سے آخر میں جہنم میں سے کون نکلے گا اور سب کے بعد جنت میں کون داخل ہوگا وہ ایک ایسا شخص ہوگا جو گھٹنوں کے بل گھسٹتا ہوا جہنم میں سے نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا جب وہ جنت میں داخل ہوگا تو وہ یہ سمجھے گا کہ جنت بھر چکی ہے وہ واپس لوٹ آئے گا اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا اے میرے رب! جنت تو بھر چکی ہے' اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا' وہ جائے گا اور پھر اس کا خیال یہ ہوگا کہ جنت تو بھر چکی ہے' وہ پھر لوٹ آئے گا اور عرض کرے گا اے میرے رب! میں نے تو جنت کو بھرا ہوا پایا ہے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا' جا جنت میں داخل ہو' تجھے جنت میں دنیا اور اس کی دس گنا جگہ مل جائے گی' وہ شخص عرض کرے گا' "اے اللہ تو مالک ہو کر مجھ سے مذاق کرتا ہے۔ حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں میں نے اس موقع پر حضور کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں' پھر حضور

نے فرمایا یہ ایک جنتی کا سب سے کم درجہ ہے۔

٤٦١- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيُقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِيْ كُنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهُ لَكَ الَّذِيْ تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةُ أَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُوْلُ أَتَسْخَرُ بِيْ وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

راجع (٤٦٠)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص کو یقیناً جانتا ہوں جس کو سب سے آخر میں دوزخ سے نکالا جائے گا وہ شخص کولھوں کے بل گھسٹتا ہوا جہنم سے نکلے گا اس شخص سے کہا جائے گا چلو جنت میں داخل ہو جاؤ' وہ جنت میں جا کر دیکھے گا کہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں رہ رہے ہیں اس شخص سے کہا جائے گا" کیا تمہیں وہ وقت یاد ہے جسے گزار کر آئے ہو؟" وہ اثبات میں جواب دے گا' پھر اس سے کہا جائے گا تمنا کر وہ تمنا کرے گا پھر اس سے کہا جائے گا تم نے جو تمنا کی ہے وہ بھی لے لو اور تمام دنیا کی دس گنا جگہ بھی لے لو' وہ شخص کہے گا" تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو مالک ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ فرما کر ہنس پڑے اور آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں"۔

٤٦٢- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِيْ مَرَّةً وَيَكْبُوْ مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَإِذَا مَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِيْ نَجَّانِيْ مِنْكِ لَقَدْ أَعْطَانِيَ اللّٰهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلِّيْ إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ تَعَالٰى يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُوْلٰى فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ أَنْ لَا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَعَلِّيْ إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِيْ غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سب کے بعد جنت میں داخل ہوگا وہ گرتا پڑتا اور گھسٹتا ہوا جہنم سے اس حال میں نکلے گا کہ جہنم کی آگ اسے جلا رہی ہوگی' جب جہنم سے نکل جائے گا تو پلٹ کر جہنم کی طرف دیکھے گا اور جہنم سے مخاطب ہو کر کہے گا بڑی برکت والی وہ ذات ہے جس نے مجھ کو تجھ سے نجات دی' اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت عطا فرمائی ہے کہ اولین و آخرین میں سے کسی کو بھی ایسی نعمت عطا نہیں فرمائی ہوگی' پھر اس کے لیے ایک درخت بلند کیا جائے گا وہ شخص کہے گا" اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سایہ کو حاصل کروں اور اس کے پھلوں سے پانی پیوں" اللہ تعالیٰ فرمائے گا' اے ابن آدم! اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو پھر تو کوئی اور سوال کرے گا؟ وہ عرض کرے گا ہرگز نہیں اے میرے رب! اور اللہ تعالیٰ اس سے سوال نہ کرنے کا معاہدہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرے گا کیونکہ وہ ایسی ایسی نعمتیں دیکھے گا جن پر صبر کرنا اس کے لیے ممکن نہ ہو

وَرَبُّهُ تَعَالٰی يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرٰی مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيَيْنِ فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ أَنْ لَا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهَا قَالَ بَلٰی يَا رَبِّ هٰذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ تَعَالٰی يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرٰی مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِيْهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ أَيُرْضِيْكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَأَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُوْنِيْ مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَأَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَيَقُوْلُ إِنِّيْ لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰی مَا أَشَاءُ قَادِرٌ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۱۸۸)

گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس درخت کے قریب کر دے گا وہ اس کے سائے میں آرام کرے گا اور اس کے پھلوں کے پانی سے اپنی پیاس بجھائے گا پھر اس کے لیے ایک اور درخت ظاہر کیا جائے گا جو پہلے درخت سے کہیں زیادہ خوبصورت ہوگا وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کا سایہ حاصل کروں اور اس کا پانی پیوں اور اس کے بعد اب میں اور کوئی سوال نہیں کروں گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا' اے ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے کوئی اور سوال نہیں کرے گا اور اب اگر میں نے تجھے اس درخت تک پہنچا دیا تو پھر بھی تو مجھ سے کوئی اور سوال کرے گا' اللہ تعالیٰ پھر اس سے اس بات کا عہد لے گا کہ وہ کوئی اور سوال نہیں کرے گا تاہم اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ معذور ہوگا کیونکہ وہ ایسی نعمتیں دیکھے گا جن کے بغیر صبر نہیں ہو سکتا پھر اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس درخت کے قریب کر دے گا وہ اس کے سایہ میں آرام کرے گا اور اس کا پانی پیئے گا پھر اس کو جنت کے دروازہ پر ایک درخت دکھایا جائے گا جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ حسین ہوگا' پھر وہ شخص کہے گا' اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سایہ میں آرام کروں اور پھر اس کا پانی پیوں اور اس کے بعد میں کوئی اور سوال نہیں کروں گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ تو اس کے بعد کوئی اور سوال نہیں کرے گا وہ عرض کرے گا؟ اے میرے رب! میں اس کے بعد اور کوئی سوال نہیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ اس کو معذور قرار دے گا کیونکہ وہ ایسی ایسی نعمتیں دیکھے گا جن پر انسان کو صبر نہیں آ سکتا پھر اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس درخت کے قریب کر دے گا۔ جب وہ اس درخت کے قریب پہنچے گا تو جنتیوں کی آوازیں سنے گا وہ پھر عرض کرے گا' اے میرے رب! مجھے اس جنت میں داخل کر دے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم تیرے سوالوں کو کیا چیز روک سکتی ہے؟ کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ میں تجھے (جنت میں) دنیا اور اس جتنی اور

جگہ دوں' وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو رب العالمین ہے' یہ حدیث سنا کر حضرت عبداللہ بن مسعود ہنس پڑے پھر آپ نے حدیث سننے والوں سے کہا تم نے مجھ سے پوچھا نہیں میں کیوں ہنسا لوگوں نے کہا بتلایئے آپ کیوں ہنسے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا رسول اللہ ﷺ بھی یہ بات فرما کر ہنسے تھے صحابہ نے پوچھا تھا یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہنسنے کی وجہ سے جب اس شخص نے یہ کہا کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو رب العالمین ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں مذاق نہیں کرتا لیکن میں ہر چیز پر قادر ہوں۔

٨٤- بَابُ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيهَا

اہل جنت میں سے سب سے کم درجہ شخص کا بیان

٤٦٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً رَجُلٌ صَرَفَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ قِبَلَ الْجَنَّةِ وَمَثَّلَ لَهُ شَجَرَةً ذَاتَ ظِلٍّ فَقَالَ أَيْ رَبِّ قَدِّمْنِي إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ أَكُونُ فِي ظِلِّهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ وَيُذَكِّرُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَلْ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ وَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَتَقُولَانِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُولُ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيتُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٤٣٩٢)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتیوں میں سے سب سے کم درجہ کا شخص وہ ہوگا جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ جہنم سے جنت کی طرف پھیر دے گا اور اس کے لیے ایک سایہ دار درخت بنا دے گا وہ شخص کہے گا اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے سایہ میں رہوں۔ امام مسلم فرماتے ہیں اس کے بعد حدیث سابق کی مثل ہے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ اے ابن آدم! تیری آرزوؤں کو کیا چیز ختم کر سکتی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا فلاں فلاں چیز کی تمنا کر اور جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ سے فرمائے گا یہ آرزوئیں بھی پوری کر لو اور ان کی مثل دس گنا اور لے لو پھر اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گھر میں داخل کرے گا اور خوبصورت آنکھوں والی دو حوریں اس کی زوجیت میں داخل ہو کر اس کے پاس آئیں گی اور کہیں گی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے تجھ کو ہمارے لیے زندہ کیا اور ہم کو تیرے لیے زندہ رکھا وہ شخص کہے گا اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ کسی کو بھی اتنی نعمتیں نہ دی ہوں گی۔

٤٦٤- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ برسر

عُيَيْنَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ وَ ابْنِ أَبْجَرَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ رِوَايَةً إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ وَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدٍ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يُخْبِرُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ وَاللَّفْظُ لَهُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا مُطَرِّفٌ وَابْنُ أَبْجَرَ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سُفْيَانُ رَفَعَهُ أَحَدُهُمَا أُرَاهُ ابْنَ أَبْجَرَ قَالَ سَأَلَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّهُ مَا أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً قَالَ هُوَ رَجُلٌ يَجِيءُ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوا أَخَذَاتِهِمْ فَيُقَالُ لَهُ أَتَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ رَضِيتُ رَبِّ فَيَقُولُ لَكَ ذٰلِكَ وَ مِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ فَقَالَ فِي الْخَامِسَةِ رَضِيتُ رَبِّ فَيَقُولُ هٰذَا لَكَ وَ عَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ فَيَقُولُ رَضِيتُ رَبِّ قَالَ رَبِّ فَأَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً قَالَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ أَرَدْتُ غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِي وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ وَمِصْدَاقُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ الْآيَةَ.

الترمذی (۳۱۹۸)

منبر بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک بار اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ جنت میں سب سے کم درجہ کا شخص کون ہوگا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ ایک شخص ہوگا جو تمام جنتیوں کے داخل ہونے کے بعد جنت میں جائے گا اس سے کہا جائے گا' جنت میں چلے جاؤ' وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! میں جنت میں کہاں جاؤں؟ جنت کے تمام محلات اور مراتب و مناصب پر تو لوگوں نے پہلے ہی قبضہ کر لیا ہے' اس سے کہا جائے گا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہیں جنت میں اتنا علاقہ دل جائے جتنا دنیا کے کسی بادشاہ کے ملک کا علاقہ ہوتا تھا' وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! میں راضی ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ یہ علاقہ بھی لو اس کا پانچ گنا اور لے لو' وہ شخص کہے گا میں راضی ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ بھی لو اور اس جیسا دس گنا علاقہ اور لو اور اس کے علاوہ جو چیز تمہارے دل کو اچھی لگے اور جو تمہاری آنکھوں کو بھائے' وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! میں راضی ہوں' پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اور جن لوگوں کا جنت میں سب سے بڑا درجہ ہوگا وہ کون لوگ ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ گروہ ہے جس کو میں نے پسند کر لیا اور ان کی عزت و کرامت پر میں نے اپنے ہاتھ سے مہر لگا دی اور ان کو وہ نعمتیں ملیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا' نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے ذہن میں ان کا تصور آیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان نعمتوں کی تصدیق قرآن کریم کی اس آیت میں ہے: "فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعين. کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لیے کیا کیا نعمتیں چھپائی ہوئی ہیں"۔

۴٦۵- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلَ اللّٰهَ تَعَالَى عَنْ أَخَسِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا حَظًّا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ. راجع (۴٦۴)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بر سر منبر بیان کر رہے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا سب سے کم درجہ کا جنتی کون شخص ہے۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حدیث حسب سابق ہے۔

٤٦٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبِي قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ
دُخُولًا الْجَنَّةَ وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا رَجُلٌ يُؤْتَى بِهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ وَارْفَعُوا عَنْهُ
كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوبِهِ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا
وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا
فَيَقُولُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ
ذُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ
حَسَنَةً فَيَقُولُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هٰهُنَا فَلَقَدْ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

الترمذی (٢٥٩٦)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں یقیناً جانتا ہوں سب کے بعد جنت میں کون شخص داخل ہوگا اور سب سے آخیر میں دوزخ سے کون نکلے گا آپ نے فرمایا ایک ایسا شخص ہوگا جس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا' اس شخص کے صغیرہ گناہ اس پر پیش کرو اور کبیرہ گناہ ابھی اظہار کرو' چنانچہ اس پر اس کے صغیرہ گناہ پیش کیے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا' تو نے فلاں دن فلاں فلاں کام کیا تھا اور فلاں دن فلاں فلاں کام کیا تھا وہ شخص اثبات میں جواب دے گا اور کہے گا'' کہ میں اپنے اندر ان کاموں سے انکار کی سکت نہیں پاتا' اور وہ ابھی اپنے کبیرہ گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ ان کا حساب نہ شروع ہو جائے اس شخص سے کہا جائے گا' جا تجھے ہر گناہ کے بدلے میں ایک نیکی دی جاتی ہے' وہ شخص عرض کرے گا میں نے تو اور بھی بہت سارے گناہ کیے تھے جن کو اس وقت مجھ پر پیش نہیں کیا گیا۔
حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ یہ فرما کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

٤٦٧- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح
وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا
أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا
الْإِسْنَادِ، سابقہ (٤٦٦)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا کہ اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٤٦٨- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ
كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحٍ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ
الْقَيْسِيُّ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُسْأَلُ عَنِ الْوُرُودِ فَقَالَ
نَجِيءُ نَحْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ كَذَا وَكَذَا انْظُرْ أَيْ ذٰلِكَ
فَوْقَ النَّاسِ قَالَ فَتُدْعَى الْأُمَمُ بِأَوْثَانِهَا وَكَانَتْ تَعْبُدُ
الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ ثُمَّ يَأْتِينَا رَبُّنَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ مَنْ تَنْظُرُونَ
فَيَقُولُونَ نَنْظُرُ إِلَيْكَ فَيَتَجَلّٰى لَهُمْ يَضْحَكُ قَالَ فَيَنْطَلِقُ
بِهِمْ فَيَتَّبِعُونَهُ وَيُعْطٰى كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مُنَافِقٍ أَوْ مُؤْمِنٍ

ابوزبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے لوگ پوچھ رہے تھے کہ میدان حشر میں لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ حضرت جابر نے فرمایا کہ ہم عرصۂ محشر میں تمام امتوں سے بلندی پر ہوں گے پھر باقی امتوں کو علی الترتیب ان کے بتوں کے ساتھ بلایا جائے گا' اس کے بعد ہمارا رب جلوہ افروز ہوگا اور فرمائے گا تم کس کو دیکھ رہے ہو؟ لوگ کہیں گے کہ ہم اپنے رب کو دیکھ رہے ہیں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں' لوگ کہیں گے کہ ذرا ہم تجھ کو دیکھ تو لیں' اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ہنستا ہوا جلوہ فرمائے

نُورًا ثُمَّ يَتَّبِعُونَهُ وَعَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ وَحَسَكٌ تَأْخُذُ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُطْفَأُ نُورُ الْمُنَافِقِينَ ثُمَّ يَنْجُو الْمُؤْمِنُونَ فَتَنْجُو أَوَّلُ زُمْرَةٍ وُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ سَبْعُونَ أَلْفًا لَا يُحَاسَبُونَ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ كَأَضْوَإِ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ كَذٰلِكَ ثُمَّ تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَشْفَعُونَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً فَيُجْعَلُونَ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ وَيَجْعَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَرُشُّونَ عَلَيْهِمُ الْمَاءَ حَتّٰى يَنْبُتُوا نَبَاتَ الشَّيْءِ فِي السَّيْلِ وَيَذْهَبُ حُرَاقُهُ ثُمَّ يَسْأَلُ حَتّٰى يُجْعَلَ لَهُ الدُّنْيَا وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهَا مَعَهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸٤۱)

گا حضرت جابر نے کہا اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق چل پڑے گا اور تمام لوگ اس کے پیچھے چل پڑیں گے اور ہر شخص کو ایک نور ملے گا خواہ وہ مومن ہو یا منافق اور لوگ اس نور کے پیچھے چلیں گے پل صراط پر کانٹے اور آنکڑے ہوں گے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ کانٹے پکڑ لیں گے پھر منافقین کا نور بجھ جائے گا اور مومنین نجات پا جائیں گے۔ نجات پانے والے مسلمانوں میں سے جو پہلا گروہ ہوگا ان کے چہرے چودھویں کی رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے یہ گروہ ستر ہزار افراد پر مشتمل ہوگا اور یہی وہ لوگ ہوں گے جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے پھر وہ لوگ جو ان کے بعد جائیں گے ان کے چہرے سب سے روشن ستارے کی طرح ہوں گے اس کے بعد شفاعت شروع ہوگی اور صلحاء شفاعت کریں گے حتی کہ جن لوگوں نے کلمہ طیبہ پڑھا ہوگا اور ایک جو کے برابر بھی کوئی نیکی کی ہوگی ان کو دوزخ سے نکال کر جنت کے سامنے ڈال دیا جائے گا پھر جنت والے ان پر پانی کے چھینٹے ڈالیں گے جس سے وہ اس طرح تروتازہ ہو جائیں گے جیسے سیلاب کے پانی کی مٹی میں سے دانہ ہرا بھرا نکل آتا ہے ان سے جلن کے آثار جاتے رہیں گے پھر ان سے ان کی خواہش پوچھی جائے گی اور ان کو دنیا اور اس سے دس گنا زائد علاقہ جنت میں دے دیا جائے گا۔

٤٦٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو أَنَّ جَابِرًا سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِأُذُنَيْهِ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخْرِجُ نَاسًا مِنَ النَّارِ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۵٤۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کرے گا۔

٤٧٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخْرِجُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ قَالَ نَعَمْ. البخاری (٦٥٥٨)

حماد بن زید کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کیا تم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے یہ روایت سنی ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاعت کے سبب کچھ لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دے گا؟ انہوں نے کہا ہاں۔

٤٧١- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ نَا قَيْسُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کچھ لوگ جہنم سے نکل کر جنت میں ایسی

الْفَقِيرُ قَالَ نَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ قَوْمًا يُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ يَحْتَرِقُونَ فِيهَا إِلَّا دَارَاتِ وُجُوهِهِمْ حَتَّى يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۱٤۰)

حالت میں داخل ہوں گے کہ چہرے کے سوا ان کا سارا جسم جل چکا ہوگا۔

٤۷۲- وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ نَا أَبُو عَاصِمٍ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ كُنْتُ قَدْ شَغَفَنِي رَأْيٌ مِنْ رَأْيِ الْخَوَارِجِ فَخَرَجْنَا فِي عِصَابَةٍ ذَوِي عَدَدٍ نُرِيدُ أَنْ نَحُجَّ ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ قَالَ فَمَرَرْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَإِذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَالِسٌ إِلَى سَارِيَةٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَإِذَا هُوَ قَدْ ذَكَرَ الْجَهَنَّمِيِّينَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ مَا هَذَا الَّذِي تُحَدِّثُونَ وَاللَّهُ يَقُولُ إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ. وَكُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا فَمَا هَذَا الَّذِي تَقُولُونَ قَالَ فَقَالَ أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ ﷺ يَعْنِي الَّذِي يَبْعَثُهُ اللَّهُ فِيهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ مَقَامُ مُحَمَّدٍ ﷺ الْمَحْمُودُ الَّذِي يُخْرِجُ اللَّهُ بِهِ مَنْ يُخْرِجُ قَالَ ثُمَّ نَعَتَ وَضْعَ الصِّرَاطِ وَمَرَّ النَّاسِ عَلَيْهِ قَالَ وَأَخَافُ أَنْ لَا أَكُونَ أَحْفَظُ ذَاكَ قَالَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ زَعَمَ أَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ أَنْ يَكُونُوا فِيهَا قَالَ يَعْنِي أَبَا نُعَيْمٍ فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمْ عِيدَانُ السَّمَاسِمِ قَالَ فَيَدْخُلُونَ نَهَرًا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ الْقَرَاطِيسُ فَرَجَعْنَا وَقُلْنَا وَيْحَكُمْ أَتُرَوْنَ الشَّيْخَ يَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَجَعْنَا فَلَا وَاللَّهِ مَا خَرَجَ مِنَّا غَيْرُ رَجُلٍ وَاحِدٍ كَمَا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۱٤۰)

یزید فقیر کہتے ہیں کہ میرے دل میں خوارج کی اس بات نے گھر کر لیا تھا کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہمیشہ جہنم میں رہے گا پھر میں نے لوگوں کی کثیر جماعت کے ساتھ حج کرنے کا ارادہ کیا اور سوچا کہ حج کے بعد اس مسلک کی تبلیغ کریں گے' یزید کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ میں پہنچے تو دیکھا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما مسجد نبوی کے ایک ستون کا سہارا لیے بیٹھے ہیں اور حدیث بیان کر رہے ہیں اور لوگوں کی ایک کثیر جماعت اس حدیث کو سن رہی تھی' اچانک حضرت جابر بن عبد اللہ نے جہنمیوں کا ذکر کیا میں نے ان سے کہا اے صحابی رسول! یہ آپ کیسی حدیث بیان کر رہے ہیں' اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے: (ترجمہ) "لاریب جس شخص کو تو نے جہنم میں ڈال دیا اس کو رسوا کر دیا" اور فرماتا ہے: (ترجمہ) "وہ جب جہنمی دوزخ سے نکلنے کا ارادہ کریں گے ان کو دوبارہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا"۔ آپ ان آیات کے خلاف کیسے حدیث بیان کر رہے ہیں؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے قرآن کریم پڑھا ہے؟ میں نے کہا ہاں' انہوں نے فرمایا کیا تم نے قرآن کریم میں رسول اللہ ﷺ کا وہ مقام پڑھا ہے جس مقام پر آپ کو مبعوث کیا جائے گا' میں نے کہا ہاں' انہوں نے فرمایا محمد ﷺ کا مقام وہ مقام محمود ہے جس پر فائز ہونے کے سبب سے اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت کی وجہ سے جہنمیوں کو جہنم سے نکال لے گا' یزید فقیر نے کہا پھر انہوں نے پل صراط اور لوگوں کے اس سے گزرنے کی کیفیت کو بیان کیا' یزید نے کہا میرا خیال ہے کہ میں اس تذکرہ کو اچھی طرح یاد نہیں رکھ سکا تاہم انہوں نے یہ فرمایا کہ جہنم میں داخل ہونے کے بعد کچھ لوگ جہنم سے نکل آئیں گے' ابو نعیم نے کہا وہ لوگ جہنم سے اس حالت میں نکلیں گے جیسے آبنوس کی جلی ہوئی لکڑیاں ہوتی ہیں' پھر وہ لوگ جنت کی نہروں میں سے کسی نہر میں داخل ہوں

گے اور اس میں غسل کریں گے اور پھر اس نہر سے کاغذ کی طرح سفید ہو کر نکلیں گے۔ یہ حدیث سن کر ہم وہاں سے گئے اور ہم نے آپس میں کہا افسوس ہے تم لوگوں پر (یعنی خارجی لوگوں پر) کیا تمہارا گمان یہ ہے کہ یہ شیخ رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کر سکتے ہیں؛ چنانچہ بقول ابو نعیم کے سوا ایک شخص کے یہ حدیث سن کر سب لوگ خارجیوں کے عقائد سے تائب ہو گئے۔

۴۷۳- حدثنا هداب بن خالد الأزدي قال نا حماد بن سلمة عن أبي عمران وثابت عن أنس بن مالك أن رسول الله ﷺ قال يخرج من النار أربعة فيعرضون على الله فيلتفت أحدهم فيقول أي رب إذ أخرجتني منها فلا تعدني فيها فينجيه الله منها.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۰۷۲-۳۴۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار آدمی جہنم سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیے جائیں گے ان میں سے ایک شخص جہنم کی طرف دیکھ کر کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے اس دوزخ سے نکال ہی لیا تو اب دوبارہ اس میں نہ ڈالنا' چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے نجات دے دے گا۔

... - باب حديث الشفاعة

حدیث شفاعت کا بیان

۴۷۴- حدثنا أبو كامل فضيل بن حسين الجحدري ومحمد بن عبيد الغبري واللفظ لأبي كامل قالا حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن أنس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ يجمع الله الناس يوم القيامة فيهتمون لذلك وقال ابن عبيد فيلهمون لذلك فيقولون لو استشفعنا إلى ربنا حتى يريحنا من مكاننا هذا قال فيأتون آدم عليه الصلوة والسلام فيقولون أنت آدم أبو الخلق خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وأمر الملائكة فسجدوا لك اشفع لنا عند ربك حتى يريحنا من مكاننا هذا فيقول لست هناكم فيذكر خطيئته التي أصاب فيستحيي ربه عز وجل منها ولكن ائتوا نوحا أول رسول بعثه الله قال فيأتون نوحا عليه الصلوة والسلام فيقول لست هناكم فيذكر خطيئته التي أصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا إبراهيم عليه السلام الذي اتخذه الله خليلا فيأتون إبراهيم عليه السلام فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي أصاب فيستحيي ربه تعالى منها ولكن ائتوا موسى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو جمع فرمائے گا اور وہ قیامت کی پریشانی دور کرنے کی کوشش کریں گے (اور ابن عبید نے یوں بیان کیا ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں یہ بات ڈال دی جائے گی کہ کس طرح قیامت کی پریشانی کو دور کیا جائے) ہم کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت کرنے کے لیے لاتے ہیں تاکہ وہ ہمیں محشر کی پریشانی سے نجات دلائے۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے آپ آدم ہیں جو تمام مخلوق کے والد ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ مبارک سے پیدا کیا اور آپ کے جسم میں اپنی پسندیدہ روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کی تعظیم کے لیے سجدہ ریز ہوں' آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے تاکہ وہ ہم کو محشر کی اس پریشانی سے نجات دے' حضرت آدم علیہ السلام کو اس موقع پر اپنی (اجتہادی) خطا یاد آئے گی وہ ان لوگوں سے معذرت کریں گے اور فرمائیں گے میرا یہ

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الَّذِیْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ
قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ
يَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِیْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِیْ رَبَّهُ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا
عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ فَيَاْتُوْنَ
عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ فَيَقُوْلُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدًا قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَاْتُوْنِیْ
فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّیْ فَيُؤْذَنُ لِیْ فَاِذَا اَنَا رَاَيْتُهُ وَقَعْتُ
سَاجِدًا فَيَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِیْ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ
اِرْفَعْ رَاْسَكَ قُلْ تُسْمَعْ سَلْ تُعْطَهْ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ
رَاْسِیْ فَاَحْمَدُ رَبِّیْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ
اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ
ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَقَعُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِیْ ثُمَّ
يُقَالُ لِیْ اِرْفَعْ يَا مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ سَلْ تُعْطَهْ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ
فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَحْمَدُ رَبِّیْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ رَبِّیْ ثُمَّ اَشْفَعُ
فَيَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ
فَلَا اَدْرِیْ فِی الثَّالِثَةِ اَوْ فِی الرَّابِعَةِ قَالَ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا
بَقِیَ فِی النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَیْ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ
الْخُلُوْدُ وَ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِیْ رِوَايَتِهِ قَالَ قَتَادَةُ وَجَبَ عَلَيْهِ
الْخُلُوْدُ۔ البخاری (٦٥٦٥)

منصب نہیں ہے ان کو اپنے رب سے حیاء آئے گی البتہ تم حضرت نوح کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے وہ پہلے رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف مبعوث کیا تھا' پھر لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے ان کو بھی اس وقت اپنی ایک (اجتہادی) خطاء یاد آئے گی اور وہ شفاعت سے معذرت کریں گے اور فرمائیں گے میرا یہ منصب نہیں ہے ان کو اپنے رب سے حیاء آئے گی البتہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا ہے۔ پھر لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے ان کو بھی اس موقع پر اپنی (اجتہادی) خطاء یاد آئے گی اور وہ بھی معذرت کر کے فرمائیں گے یہ میرا منصب نہیں ہے البتہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے شرف کلام سے نوازا اور ان کو تورات عطا فرمائی' حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے ان کو بھی اپنی اجتہادی خطاء یاد آئے گی اور وہ بھی معذرت کر کے فرمائیں گے میرا یہ منصب نہیں ہے البتہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ جو روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں' پھر لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ روح اور اس کے پسندیدہ کلمہ سے پیدا ہوئے' لیکن وہ بھی یہ فرمائیں گے کہ یہ میرا منصب نہیں ہے' البتہ تم محمد ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جن کے اگلے پچھلے (ظاہری) ذنوب کی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مغفرت منادی کی۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر لوگ میرے پاس آئیں گے میں اپنے رب سے شفاعت کی اجازت حاصل کروں گا پھر میں دیکھوں گا کہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں ہوں' اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اس حال میں رہنے دے گا پھر مجھ سے کہا جائے گا' اے محمد! اپنا سر اٹھایئے' آپ کہیے آپ کی سنی جائے گی' مانگیے آپ کو دیا جائے گا' شفاعت کیجیے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی' پھر میں اللہ تعالیٰ کی ان کلمات سے حمد و ثناء کروں گا جو اللہ تعالیٰ اس

وقت مجھے تعلیم دے گا' پھر میں شفاعت کروں گا' میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں اس حد کے مطابق لوگوں کو جہنم سے نکال لاؤں گا اور ان کو جنت میں داخل کر دوں گا پھر میں دوبارہ سجدہ میں گر جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا پھر کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اقدس اٹھائیں آپ کہیے آپ کی سنی جائے گی' مانگیے آپ کو دیا جائے گا' شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی' پھر میں سجدہ سے اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ان کلمات سے حمد کروں گا جن کی وہ مجھے اس وقت تعلیم دے گا' پھر میں شفاعت کروں گا میرے لیے ایک حد مقرر کی جائے گی اور میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا' حضرت انس کہتے ہیں مجھ کو ٹھیک یاد نہیں رسول اللہ ﷺ اس طرح تین یا چار مرتبہ شفاعت کر کے لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کریں گے' اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے اے میرے رب! اب جہنم میں صرف وہی لوگ رہ گئے ہیں۔ جن کے حق میں قرآن میں دائمی عذاب واجب کر دیا ہے (یعنی کفار)۔

۴۷۵- وحدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قالا نا ابن أبي عدي عن سعيد عن قتادة عن أنس قال قال رسول الله ﷺ يجتمع المؤمنون يوم القيامة فيهتمون بذلك أو يلهمون ذلك بمثل حديث أبي عوانة وقال في الحديث ثم آتيه الرابعة أو أعود الرابعة فأقول يا رب ما بقي إلا من حبسه القرآن.

البخاری (۴۴۷۶) ابن ماجہ (۴۳۱۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حشر کے دن تمام مسلمان جمع کیے جائیں گے اور وہ حشر کی پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کی خود کوشش کریں گے یا ان کے دل میں یہ بات پیدا کی جائے گی۔ امام مسلم فرماتے ہیں اس کے بعد حدیث سابق کی مثل ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں یہ بھی فرمایا پھر میں چوتھی بار ان کی شفاعت کروں گا اور کہوں گا اے میرے رب! اب دوزخ میں صرف وہ لوگ باقی رہ گئے ہیں جن کو قرآن نے روک دیا ہے۔

۴۷۶- حدثنا محمد بن المثنى قال نا معاذ بن هشام قال حدثني أبي عن قتادة عن أنس بن مالك أن النبي ﷺ قال يجمع الله المؤمنين يوم القيامة فيهتمون لذلك بمثل حديثهما وذكر في الرابعة فأقول يا رب ما بقي في النار إلا من حبسه القرآن أي وجب عليه

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مؤمنوں کو جمع فرمائے گا اور ان کے دل میں محشر سے نجات کا خیال پیدا کیا جائے گا' باقی حدیث حسب سابق ہے اور رسول اللہ ﷺ چوتھی بار فرمائیں گے کہ اے میرے رب! اب دوزخ میں

التخریج: البخاری (۷۴۱۰- ۷۵۱۶)

صرف وہ لوگ باقی رہ گئے ہیں جن کے بارے میں قرآن نے دائمی عذاب کو واجب کر دیا ہے۔

۴۷۷- وحدثنا محمد بن منهال الضرير قال نا يزيد بن زريع قال نا سعيد بن أبي عروبة وهشام صاحب الدستوائي عن قتادة عن أنس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ ح وحدثنا أبو غسان المسمعي ومحمد بن المثنى قالا نا معاذ وهو ابن هشام قال حدثني أبي عن قتادة قال نا أنس بن مالك أن النبي ﷺ قال يخرج من النار من قال لا إله إلا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن شعيرة ثم يخرج من النار من قال لا إله إلا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن برة ثم يخرج من النار من قال لا إله إلا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن ذرة زاد ابن منهال في روايته قال يزيد فلقيت شعبة فحدثته بالحديث فقال شعبة حدثنا به قتادة عن أنس بن مالك عن النبي ﷺ بالحديث إلا أن شعبة جعل مكان الذرة ذرة قال يزيد صحف فيها أبو بسطام.

البخاری (۴۴- ۷۴۱۰) الترمذی (۲۵۹۳) ابن ماجہ (۴۳۱۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بھی کلمہ طیبہ پڑھا اور اس نے ایک جو کے برابر بھی نیکی کی ہو اس کو جہنم سے نکال دیا جائے گا اس کے بعد اس شخص کو جہنم سے نکال دیا جائے گا جس نے کلمہ طیبہ پڑھا اور اس کے دل میں گندم کے دانہ کے برابر بھی نیکی ہو پھر اس شخص کو جہنم سے نکال دیا جائے گا جس نے کلمہ طیبہ پڑھا اور اس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی ہو امام مسلم نے فرماتے ہیں کہ بعض روایات میں ذرہ کی جگہ جوار کا ذکر ہے۔

۴۷۸- حدثنا أبو الربيع العتكي قال نا حماد بن زيد قال نا معبد بن هلال العنزي ح وحدثناه سعيد بن منصور واللفظ له قال نا حماد بن زيد عن معبد بن هلال العنزي قال انطلقنا إلى أنس بن مالك وتشفعنا بثابت فانتهينا إليه وهو يصلي الضحى فاستأذن لنا ثابت فدخلنا عليه وأجلس ثابتا معه على سريره فقال له يا أبا حمزة إن إخوانك من أهل البصرة يسألونك أن تحدثهم حديث الشفاعة قال حدثنا محمد ﷺ قال إذا كان يوم القيامة ماج الناس بعضهم إلى بعض فيأتون آدم عليه الصلاة والسلام فيقولون له اشفع لذريتك فيقول لست لها ولكن عليكم بإبراهيم فإنه خليل الله فيأتون إبراهيم عليه السلام فيقول لست لها ولكن عليكم بموسى فإنه كليم الله عز وجل فيؤتى موسى عليه

معبد بن ہلال عنزی کہتے ہیں کہ ہم چند لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جانا چاہتے تھے ان سے ملاقات کے لیے ہم نے حضرت ثابت کی سفارش طلب کی' جب ہم حضرت انس کے پاس پہنچے تو وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے ثابت نے ہمیں بلانے کی اجازت حاصل کی' ہم اندر پہنچے' انہوں نے ثابت کو اپنے پاس تخت پر بٹھا لیا' پھر ثابت نے حضرت انس سے مخاطب ہو کر کہا' اے ابوحمزہ! (یہ حضرت انس کی کنیت ہے) آپ کے یہ بصری بھائی یہ چاہتے ہیں کہ آپ ان کے سامنے حدیث شفاعت بیان کریں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ محمد ﷺ نے فرمایا: جب حشر کا دن برپا ہو گا تو لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کے پاس جائیں گے پہلے وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ان سے عرض کریں گے کہ اپنی اولاد کے

السلام فيقول لست لها ولكن عليكم بعيسى فإنه روح الله وكلمته فيؤتى عيسى عليه السلام فيقول لست لها ولكن عليكم بمحمد ﷺ فأوتى فأقول أنا لها فأنطلق فأستأذن على ربي فيؤذن لي فأقوم بين يديه فأحمده بمحامد لا أقدر عليه الآن إلا أن يلهمنيه الله عز وجل ثم أخر له ساجدا فيقال لي يا محمد ارفع رأسك وقل يسمع لك وسل تعطه واشفع تشفع فأقول رب أمتي أمتي فيقال انطلق فمن كان في قلبه مثقال حبة من برة أو شعيرة من إيمان فأخرجه منها فأنطلق ثم أرجع إلى ربي عز وجل فأحمده بتلك المحامد ثم أخر له ساجدا فيقال لي يا محمد ارفع رأسك وقل يسمع لك وسل تعطه واشفع تشفع فأقول يا رب أمتي أمتي فيقال لي انطلق فمن كان في قلبه مثقال حبة من خردل من إيمان فأخرجه منها فأنطلق فأفعل ثم أعود إلى ربي فأحمده بتلك المحامد ثم أخر له ساجدا فيقال لي يا محمد ارفع رأسك وقل يسمع لك وسل تعطه واشفع تشفع فأقول يا رب أمتي أمتي فيقال لي انطلق فمن كان في قلبه أدنى من مثقال حبة من خردل من إيمان فأخرجه من النار فأنطلق فأفعل هذا حديث أنس الذي أنبأنا به فخرجنا من عنده فلما كنا بظهر الجبان قلنا لو ملنا إلى الحسن فسلمنا عليه وهو مستخف في دار أبي خليفة قال فدخلنا عليه فسلمنا عليه فقلنا يا أبا سعيد جئنا من عند أخيك أبي حمزة فلم نسمع بمثل حديث حدثناه في الشفاعة فقال هيه فحدثناه الحديث فقال هيه قلنا ما زادنا قال قد حدثنا به منذ عشرين سنة وهو يومئذ جميع ولقد ترك شيئا ما أدري أنسي الشيخ أو كره أن يحدثكم فتتكلوا قلنا له حدثنا فضحك وقال خلق الإنسان من عجل ما ذكرت لكم هذا إلا وأنا أريد أن أحدثكموه ثم أرجع إلى ربي عز وجل في الرابعة فأحمده بتلك المحامد ثم أخر له ساجدا فيقال لي يا

لیے شفاعت کیجئے' حضرت آدم فرمائیں گے میرا یہ مقام نہیں ہے' البتہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے' وہ فرمائیں گے میرا منصب یہ نہیں ہے البتہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے کلیم ہیں' پھر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے۔ البتہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ' وہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ روح ہیں اور اس کے پسندیدہ کلمہ سے پیدا ہوئے پھر لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے میرا یہ مقام نہیں ہے البتہ تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ' پھر تمام لوگ میرے پاس آئیں گے میں ان سے کہوں گا کہ اس شفاعت کا کرنا میرا ہی منصب ہے پھر میں ان کے ساتھ چلوں گا اور اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کروں گا' پھر مجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی جائے گی' پھر میں اللہ کی بارگاہ میں کھڑا ہوں گا اور ان کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا جو اس وقت میرے ذہن میں حاضر نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس وقت وہ کلمات میرے دل میں پیدا فرمائے گا' پھر میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر پڑوں گا پھر مجھ سے کہا جائے گا اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات قبول ہوگی' مانگو جو کچھ مانگو گے تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی' میں عرض کروں گا' رب امتی امتی (اے میرے رب! میری امت میری امت) پس کہا جائے گا جاؤ جس شخص کے دل میں ایک گندم یا جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اس کو جہنم سے نکال لاؤ' میں ان کو جہنم سے نکال لاؤں گا پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا اور انہی کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا' پھر سجدہ میں گر جاؤں گا پھر مجھ سے کہا جائے گا' اے محمد (ﷺ) اپنا سر اٹھائیے اور کہیے آپ کی بات سنی جائے گی اور جو مانگنا ہو وہ مانگیے آپ کو دیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی پس میں عرض کروں گا اے

يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ
وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ فَيَقُوْلُ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ اَوْ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ اِلَيْكَ
وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ وَجِبْرِيَائِيْ
لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَاَشْهَدُ عَلَى
الْحَسَنِ اَنَّهُ حَدَّثَنَا بِهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اُرَاهُ قَالَ
قَبْلَ عِشْرِيْنَ سَنَةً وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيْعٌ. البخاری (۷۵۱۰)

میرے رب! امتی امتی' پھر مجھ سے کہا جائے گا جایئے جس شخص کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو جہنم سے نکال لایئے میں ان کو جہنم سے نکال لاؤں گا پھر میں اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا اور انہی کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا اور پھر سجدہ میں گر جاؤں گا' پھر مجھ سے کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھایئے اور کہیے آپ کی بات سنی جائے گی اور جو کچھ مانگنا ہو مانگیے' آپ کو دیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی میں عرض کروں گا اے میرے رب! امتی امتی مجھ سے کہا جائے گا جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے بھی کمتر ایمان ہو اس کو جہنم سے نکال لاؤ' میں ان لوگوں کو جہنم سے نکال لاؤں گا۔ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث تھی۔ حدیث سن کر ہم وہاں سے چلے گئے اور جب ہم صحراء جبان میں پہنچے تو ہم نے کہا چلو حسن بصری رحمہ اللہ سے ملاقات کریں جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ (حجاج بن یوسف کے خوف سے) ابوخلیفہ کے گھر میں چھپے ہوئے تھے۔ ہم نے جا کر انہیں سلام کیا اور عرض کیا اے ابوسعید! ہم آپ کے بھائی حضرت ابوحمزہ (حضرت انس) سے مل کر آ رہے ہیں' انہوں نے شفاعت کے بارے میں ہمیں ایک ایسی حدیث سنائی ہے جو ہم نے اس سے پہلے نہیں سنی تھی۔ حضرت حسن بصری نے کہا ہمیں بھی وہ حدیث سناؤ ہم نے حدیث سنائی' انہوں نے کہا اور سناؤ' ہم نے عرض کیا ہم کو حضرت انس نے اس سے زیادہ حدیث نہیں سنائی' حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا ہم نے بھی بیس سال پہلے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی تھی' اس وقت ان کی جوانی کا عالم تھا اور اب وہ بوڑھے ہو چکے ہیں' ہم کو جب انہوں نے یہ حدیث سنائی تھی تو اس سے زیادہ بیان کیا تھا' اب مجھے معلوم نہیں وہ تم کو پوری حدیث سنانی بھول گئے یا انہوں نے مصلحتاً پوری حدیث نہیں سنائی کہ کہیں تم لوگ نیک عمل کرنا نہ چھوڑ دو ہم نے عرض کیا حدیث کا جو حصہ حضرت انس نے نہیں سنایا وہ کیا ہے؟ یہ سن کر حضرت حسن بصری ہنسنے لگے اور

فرمایا: "خلق الانسان من عجل. انسان بڑا جلد باز ہے"۔ میں نے تم کو یہ پرانا واقعہ اسی لیے سنایا تھا کہ حدیث شریف کا جو حصہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تم کو نہیں سنایا وہ سنا دوں پھر حضرت انس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ چوتھی بار پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور انہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور سجدہ میں گر جائیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد (ﷺ) اپنا سر اٹھایئے اور کہیے آپ کی بات سنی جائے گی' جو کچھ مانگیں گے آپ کو ملے گا اور جس کے بارے میں آپ شفاعت کریں گے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور نے فرمایا میں عرض کروں گا اے اللہ مجھے ان لوگوں کی شفاعت کی اجازت دیجیے جنہوں نے صرف ایک بار کلمہ پڑھا ہے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ آپ کا حصہ نہیں ہے اور نہ یہ شفاعت آپ کی طرف مفوض ہے' لیکن مجھے اپنی عزت' جلال' عظمت' جبروت اور کبریائی کی قسم ہے میں ان لوگوں کو جہنم سے ضرور نکالوں گا جنہوں نے ایک بار بھی کلمہ طیبہ پڑھا ہے۔ حدیث کے راوی معبد بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حسن بصری کے حق میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث انہوں نے حضرت انس بن مالک سے سنی ہے اور میرا گمان یہ ہے کہ یہ انہوں نے بیس سال پہلے ہی سنی ہوگی جس وقت حضرت انس جوان تھے۔

۴۷۹- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّاتَّفَقَا فِيْ سِيَاقِ الْحَدِيْثِ اِلَّا مَا يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا مِنَ الْحَرْفِ بَعْدَ الْحَرْفِ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَ كَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً فَقَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ بِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَ تَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَمَا لَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ بَعْضُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا' رسول اللہ ﷺ کو چونکہ دستی کا گوشت پسند تھا آپ کو دستی پیش کی گئی لہذا آپ نے اس کو دانتوں سے کھانا شروع کر دیا' پھر آپ نے فرمایا: قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا' کیا تم جانتے ہو یہ کیسے ہوگا؟ (پھر آپ نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اولین اور آخرین کو ایک ایسے ہموار میدان میں جمع کرے گا جس میں منادی کی آواز سب سنیں گے اور وہ سب دکھائی دیں گے۔ سورج نزدیک ہو جائے گا اور لوگوں کو ناقابل برداشت گھبراہٹ اور پریشانی کا سامنا ہو

النَّاسِ لِبَعْضٍ أَلَا تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيهِ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ
أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ
النَّاسِ لِبَعْضٍ ائْتُوا آدَمَ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو
الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ
الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا
نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ آدَمُ إِنَّ رَبِّي غَضِبَ
الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ
وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى
غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ
أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا
اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا
قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ
يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي
دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى
إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ
أَهْلِ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا
تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ
الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَ
ذَكَرَ كَذَبَاتِهِ نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى
مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ
رَسُولُ اللَّهِ فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِتَكْلِيمِهِ عَلَى النَّاسِ
اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى مَا قَدْ
بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ مُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ رَبِّي قَدْ
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ
مِثْلَهُ وَإِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي
اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا
عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ
كَلِمَةٌ مِنْهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى
رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ
لَهُمْ عِيسَى إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ

گا اس وقت بعض لوگ دوسرے لوگوں سے کہیں گے کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمہارا کیا حال ہے اور کیا یہ نہیں سوچتے کہ تم کس قسم کی پریشانیوں میں مبتلا ہو چکے ہو آؤ ایسے شخص کو تلاش کریں کہ جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے پس بعض لوگ ایک دوسرے سے مشورہ کر کے کہیں گے چلو حضرت آدم کے پاس چلیں پھر لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور ان سے عرض کریں گے اے آدم علیہ السلام! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے پیدا کیا ہے اور آپ میں اپنی پسندیدہ روح پھونکی ہے اور تمام فرشتوں کو آپ کی تعظیم کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا' آپ اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری شفاعت کیجئے' کیا آپ نہیں ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہم کس پریشانی میں ہیں' اور کیا آپ ہماری تکلیفوں کا مشاہدہ نہیں فرما رہے' حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے آج میرا رب اس قدر جلال اور غضب میں ہے کہ کبھی اس سے پہلے اس قدر جلال اور غضب میں نہیں آیا اور نہ کبھی اس کے بعد اتنے غضب میں آئے گا' بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے درخت کھانے سے روکا تھا اور میں نے (بظاہر) اس کی نافرمانی کی آج مجھے صرف اپنی فکر ہے' تم میرے علاوہ کسی اور شخص کے پاس جاؤ' حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ' پھر لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے آپ زمین پر سب سے پہلے رسول بنا کر بھیجے گئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو شکر گزار بندہ قرار دیا' آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے' آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں اور ہمیں کن تکلیفوں کا سامنا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام ان سے فرمائیں گے آج میرا رب اس قدر سخت غضب کے عالم میں ہے کہ پہلے کبھی ایسے غضب میں آیا تھا اور نہ آئندہ کبھی ایسے غضب میں آئے گا اور بات یہ ہے کہ میں نے اپنی قوم کے لیے ہلاکت کی دعا کی تھی جس کی وجہ سے آج مجھے خود اپنی فکر دامن گیر ہے' جاؤ تم حضرت ابراہیم کے پاس چلے جاؤ' پھر

مثله ولن يغضب بعده مثله ولم يذكر له ذنبا نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى محمد ﷺ فياتوني فيقولون يا محمد انت رسول الله وخاتم الانبياء وغفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر اشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه الا ترى ما قد بلغنا فانطلق فاتي تحت العرش فاقع ساجدا لربي عز وجل ثم يفتح الله علي ويلهمني من محامده وحسن الثناء عليه شيئا لم يفتحه لاحد قبلي ثم يقال يا محمد ارفع راسك سل تعطه اشفع تشفع فارفع راسي فاقول يا رب امتي امتي فيقال يا محمد ادخل الجنة من امتك من لا حساب عليه من الباب الايمن من ابواب الجنة وهم شركاء الناس فيما سوى ذلك من الابواب والذي نفس محمد بيده ان ما بين المصراعين من مصاريع الجنة لكما بين مكة وهجر او كما بين مكة وبصرى. البخاري (٣٣٦١-٣٣٤٠-٤٧١٢) الترمذي (٢٤٣٤-١٨٣٧) ابن ماجه (٣٣٠٧)

لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے آپ اللہ کے نبی ہیں اور تمام روئے زمین میں واحد اس کے خلیل ہیں آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے' کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حال میں ہیں اور کیا تکلیفیں ہم کو پہنچ رہی ہیں' حضرت ابراہیم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے' آج میرا رب اتنے زبردست جلال میں ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسے جلال میں آیا تھا اور نہ بعد میں کبھی ایسے جلال میں آئے گا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی ان (تین) باتوں کا ذکر کریں گے جن کو لوگوں نے بظاہر جھوٹ سمجھا تھا آج مجھے خود اپنی فکر دامن گیر ہے کسی اور کے پاس چلے جاؤ۔ جاؤ' حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ' پھر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے حضرت موسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت اور ہم کلامی دونوں چیزوں کے شرف سے نوازا ہے' آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حال میں ہیں اور ہم کو کیسی تکلیفیں پہنچ رہی ہیں' پھر ان سے حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم خاص کے بغیر ایک شخص کو قتل کر دیا تھا' آج مجھے خود اپنی فکر دامن گیر ہے جاؤ حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ' پھر لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' آپ نے لوگوں سے گہوارے میں کلام کیا ہے' آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ سے پیدا کیا جس کو حضرت مریم کے دل میں پیدا کیا تھا آپ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ روح ہیں' آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے' کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حال میں ہیں اور ہمیں کیسی تکلیفیں پہنچ رہی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سے فرمائیں گے بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آج ایسے جلال میں ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے ایسے جلال میں تھا اور نہ کبھی اس کے بعد ایسے جلال میں ہوگا اور ہر چند کہ حضرت عیسیٰ اپنی کسی (اجتہادی) خطاء کا ذکر نہیں کریں

گے۔ تاہم فرمائیں گے آج مجھے خود اپنی فکر دامن گیر ہے میرے علاوہ کسی اور شخص کے پاس جاؤ' جاؤ محمد ﷺ کے پاس جاؤ' پھر لوگ میرے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے محمد! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں' اللہ تعالیٰ نے دنیا میں آپ کو مغفرت کی نوید سنا دی تھی' آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ نہیں ملاحظہ فرما رہے کہ ہم کس حال میں ہیں کیا آپ مشاہدہ نہیں فرما رہے کہ ہمیں کن تکالیف کا سامنا ہے پھر میں عرش کے نیچے جا کر اپنے رب کے حضور سجدہ کروں گا' پھر اللہ تعالیٰ میرا سینہ کھول دے گا اور میرے دل میں حمد و ثناء کے ایسے کلمات پیدا فرمائے گا جو اس سے پہلے کسی کے دل میں پیدا نہیں کیے تھے پھر کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھائیے مانگیے' آپ کو دیا جائے گا' شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی' میں عرض کروں گا اے میرے رب! میری امت کو بخش دے' میری امت کو بخش دے' کہا جائے گا اے محمد! تمہاری امت میں سے جن لوگوں کا حساب نہیں لیا گیا ان کو جنت کے دائیں دروازے سے داخل کر دو اور یہ لوگ جنت کے باقی دروازوں میں سے بھی داخل ہو سکتے ہیں اور قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے جنت کے دروازوں کے کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ مکہ اور مقام ہجر میں یا مکہ اور مقام بصریٰ میں ہے۔

٤٨٠- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَصْعَةٌ مِنْ ثَرِيدٍ وَلَحْمٍ فَتَنَاوَلَ الذِّرَاعَ وَكَانَتْ أَحَبَّ الشَّاةِ إِلَيْهِ فَنَهَسَ نَهْسَةً فَقَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ نَهَسَ نَهْسَةً أُخْرَى فَقَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَمَّا رَأَى أَصْحَابَهُ لَا يَسْأَلُونَهُ قَالَ أَلَا تَقُولُونَ كَيْفَهْ قَالُوا كَيْفَهْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ وَزَادَ فِي قِصَّةِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ وَذَكَرَ قَوْلَهُ فِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ثرید (گوشت کے سالن میں ڈالے ہوئے روٹی کے ٹکڑے) کا ایک پیالہ رکھا' رسول اللہ ﷺ نے پیالہ میں سے بکری کی ایک دستی اٹھائی کیونکہ دستی ہی بکری کے گوشت میں آپ کو پسند تھی آپ نے اس کو دانتوں سے کھانا شروع کیا اور فرمایا: میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا پھر دوبارہ آپ نے وہ دستی کھائی اور فرمایا میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا جب آپ نے یہ ملاحظہ فرمایا کہ صحابہ آپ سے اس کا سبب نہیں پوچھتے تو آپ نے فرمایا کہ تم نہیں معلوم کرتے کہ اس کا کیا سبب ہوگا؟ صحابہ

الْكَوْكَبِ هَذَا رَبِّي وَقَوْلُهُ لِآلِهَتِهِمْ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَقَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ إِلَى عِضَادَتَيِ الْبَابِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ أَوْ هَجَرٍ وَمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَ. مسلم تحفة الاشراف (١٤٩١٤)

کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کا کیا سبب ہوگا؟ آپ نے فرمایا جس دن تمام لوگ اللہ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حدیث سابق کی مثل بیان فرمایا: البتہ اس سند کے ساتھ حدیث میں حضور نے یہ اضافہ فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جب لوگ جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں نے ستاروں کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ میرا رب ہے' اور میں نے اپنی قوم کے بتوں کے بارے میں کہا تھا بلکہ یہ کام ان کے بڑے بت نے کیا ہے' (یعنی میں نے ان کی پرستش کو باطل ثابت کرنے کے لیے چھوٹے بتوں کو توڑا ہے کہ اس کے سامنے وہ بت ٹوٹتے رہے اور وہ کچھ نہ کرسکا) اور انہوں نے فرمایا میں نے کہا تھا میں بیمار ہوں (یعنی میری قوم بیمار ہے) اور جنت کے دروازوں کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور مقام ہجر میں ہے۔

٤٨١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفِ بْنِ خَلِيفَةَ الْبَجَلِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ نَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبُو مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْمَعُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا أَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ آدَمَ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ اذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ قَالَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ اعْمِدُوا إِلَى مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى كَلِمَةِ اللَّهِ وَرُوحِهِ فَيَقُولُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا ﷺ فَيَقُومُ وَيُؤْذَنُ لَهُ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُومَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ

حضرت ابوہریرہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مسلمانوں کو جمع فرمائے گا اور جنت ان کے قریب کردی جائے گی' پھر تمام مسلمان حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے اے ہمارے والد! ہمارے لیے جنت کا دروازہ کھلوائیے وہ فرمائیں گے تمہارے باپ کی ایک (اجتہادی) خطاء نے ہی تو تم کو جنت سے نکالا تھا' میرا یہ مقام نہیں ہے جاؤ میرے بیٹے حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے' میرے خلیل ہونے کا مقام' مقام شفاعت سے بہت پیچھے ہے' جاؤ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ' جن کو اللہ تعالیٰ نے شرف کلام سے نوازا ہے' پھر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جائیں گے' حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرا یہ منصب نہیں ہے جاؤ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کلمہ سے پیدا ہوئے اور اس کی پسندیدہ روح ہیں'

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتَّى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ وَحَتَّى يَجِيْءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُوْرَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوْسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ خَرِيْفًا.

النسائی (١٣٦٧) ابن ماجہ (١٠٨٢)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرا یہ مقام نہیں ہے' جاؤ محمد ﷺ کے پاس جاؤ' پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوں گے اور آپ کو شفاعت کی اجازت دے دی جائے گی' علاوہ ازیں امانت اور رحم کو چھوڑ دیا جائے گا اور وہ دونوں پل صراط کی دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں گے' تم میں سے پہلا شخص پل صراط سے بجلی کی طرح گزرے گا (راوی کہتا ہے) میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بجلی کی طرح کون سی چیز گزرتی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے بجلی کی طرف نہیں دیکھا کس طرح گزرتی ہے اور پلک جھپکنے سے پہلے لوٹ آتی ہے اس کے بعد وہ لوگ پل صراط سے گزریں گے جو آندھی کی طرح گزر جائیں گے اس کے بعد آدمیوں کے دوڑنے کی رفتار سے' ہر شخص کی رفتار اس کے اعمال کے مطابق ہوگی اور تمہارے نبی ﷺ پل صراط پر کھڑے ہو کر کہہ رہے ہوں گے "اے میرے رب! ان کو سلامتی سے گزار دے' ان کو سلامتی سے گزار دے" پھر ایک وقت وہ آئے گا کہ بندوں کے اعمال انہیں عاجز کر دیں گے اور لوگوں میں چلنے کی طاقت نہیں ہوگی اور وہ اپنے آپ کو گھسیٹتے ہوئے پل صراط سے گزریں گے اور پل صراط کے دونوں جانب لوہے کے کانٹے لٹکے ہوں گے اور جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اس کو یہ پکڑ لیں گے بعض ان کی وجہ سے زخمی حالت میں نجات پا جائیں گے اور بعض ان سے الجھ کر دوزخ میں گر جائیں گے۔ حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے۔

٨٥- بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا

فرمان رسول ﷺ "میں وہ پہلا شخص ہوں جو جنت میں جانے کے لیے شفاعت کروں گا اور تمام انبیاء سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے"

٤٨٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں وہ پہلا شخص ہوں جو جنت میں جانے کے لیے شفاعت کروں گا اور تمام انبیاء سے زیادہ

وَاَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا. مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٧٨)

میرے پیروکار ہوں گے۔

٤٨٣- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخْتَارِ ابْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَبَعًا وَّ اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٧٨)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے اور سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

٤٨٤- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا يُصَدِّقُهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٧٨)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جنت کے لیے شفاعت میں کروں گا تمام انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی پر اتنے اشخاص ایمان نہیں لائے جتنے مجھ پر ایمان لائے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے والا صرف ایک شخص ہو گا۔

٤٨٥- وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٨٤)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آ کر اس کو میں کھلواؤں گا۔ جنت کا محافظ کہے گا آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا محمد (ﷺ) وہ کہے گا مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے جنت کا دروازہ نہ کھولوں۔

٨٦- بَابُ اخْتِبَاءِ النَّبِيِّ ﷺ دَعْوَةَ الشَّفَاعَةِ لِاُمَّتِهٖ

نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کی شفاعت کے لیے دعا کا محفوظ رکھنا

٤٨٦- حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَّدْعُوْ بِهَا فَاُرِيْدُ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٢٥٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو ایک دعا کا حق دیا جاتا ہے (جس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حتمی طور پر قبول فرماتا ہے) میں نے اپنی اس دعا کو خرچ نہیں کیا بلکہ قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھا ہے۔

٤٨٧- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً وَّاَرَدْتُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کی ایک خاص دعا ہوتی ہے اور میرا ارادہ ہے کہ میں ان شاء اللہ اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کرنے کے لیے محفوظ رکھوں گا۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۲۵۳)

۴۸۸- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۲۷۲)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ سے ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۴۸۹- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لِكَعْبِ الْأَحْبَارِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا فَأَنَا أُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ كَعْبٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۲۷۲)

حضرت ابو ہریرہ نے کعب احبار سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لیے ایک خاص دعا ہوتی ہے جس کو وہ مانگ لیتا ہے اور میرا ارادہ ہے کہ میں انشاء اللہ اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھوں گا کعب نے حضرت ابو ہریرہ سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خود یہ حدیث سنی تھی؟ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا "ہاں"۔

۴۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا.

الترمذی (۳۶۰۲) ابن ماجہ (۴۳۰۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے لئے ایک خاص دعا ہوتی ہے (جس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حتمی طور پر قبول فرماتا ہے) اور ہر نبی نے اپنی اس دعا کو مانگ کر خرچ کر لیا اور میں نے قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کرنے کے لیے اس دعا کو محفوظ رکھا ہے اور انشاء اللہ یہ شفاعت میری امت کے ہر اس فرد کو شامل ہوگی جو شرک سے بچا رہے گا۔

۴۹۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُو بِهَا فَيُسْتَجَابُ لَهُ فَيُؤْتَاهَا وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۹۱۷)

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے لیے ایک مقبول دعا ہوتی ہے اور میں نے اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھا ہے۔

۴۹۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کو ایک دعا کا حق ہوتا ہے اور ہر نبی نے وہ دعا اپنی امت کے لیے (دنیا میں) مانگ لی اور میں نے

فَتُسْتَجَابُ لَهُ وَإِنِّي أُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أُؤَخِّرَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. مسلم تحفة الاشراف (١٤٣٩٧)

قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کرنے کے لئے اس دعا کو موخر کر دیا۔

٤٩٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ قَالُوا نَا مُعَاذٌ يَعْنُونَ ابْنَ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَاهَا لِأُمَّتِهِ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

مسلم تحفة الاشراف (١٣٧٦)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کی ایک خاص مقبول دعا ہوتی ہے جو اس نے اپنی امت کے لیے کر دی اور میں نے قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے اس دعا کو محفوظ رکھا ہے۔

٤٩٤- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا نَا رَوْحٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

مسلم تحفة الاشراف (١٢٨٥)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٤٩٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ قَالَ أُعْطِيَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

مسلم تحفة الاشراف (١٣٣٣)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی لفظی تغیر کے ساتھ یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٤٩٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ. البخاری (٦٣٠٥)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٤٩٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَ نَا رَوْحٌ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ وَخَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

مسلم تحفة الاشراف (٢٨٣٨)

حضرت جابر بن عبد اللہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی ہے جس کو اس نے اپنی امت کے لیے مانگ لیا میں نے قیامت کے دن کے لیے اپنی امت کی شفاعت کے لیے اپنی دعا کو محفوظ رکھا ہے۔

٨٧- بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِأُمَّتِهِ وَبُكَائِهِ شَفَقَةً عَلَيْهِمْ

رسول اللہ ﷺ کا اپنی امت کے لیے دعا کرنا، رونا اور شفقت فرمانا

٤٩٨- حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى فِي

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول کی تلاوت فرمائی۔ (ترجمہ) اے رب میرے ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ

إِبْرَاهِيمَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ الْآيَةَ وَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكَى فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيكَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا قَالَ وَهُوَ أَعْلَمُ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٨٨٧٢)

کر دیا ہے جو شخص میرا پیروکار ہوگا وہ میرے راستہ پر ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو اس کو بخشنے والا مہربان ہے اور وہ آیت پڑھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ہے (ترجمہ) اے اللہ! اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے پھر رسول اللہ ﷺ پر گریہ طاری ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرائیل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان سے معلوم کرو (حالانکہ اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے) کہ ان پر اس قدر گریہ کیوں طاری ہے؟ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور حضور سے معلوم کر کے اللہ تعالیٰ کو خبر دی (حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے) اللہ تعالیٰ نے جبرائیل سے کہا اے جبرائیل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ کی امت کی بخشش کے معاملہ میں ہم آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو رنجیدہ نہیں کریں گے۔

٨٨- بَابُ بَيَانِ أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الْكُفْرِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَلَا تَنَالُهُ شَفَاعَةٌ وَلَا تَنْفَعُهُ قَرَابَةُ الْمُقَرَّبِينَ

جو شخص کفر پر مرا وہ دوزخ میں رہے گا' اس کو مقربین کی شفاعت اور قرابت فائدہ نہیں دے گی

٤٩٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ أَبِي قَالَ فِي النَّارِ قَالَ فَلَمَّا قَفَّى الرَّجُلُ دَعَاهُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ. ابوداؤد (٤٧١٨)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا (آخرت میں) میرا باپ کہاں ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جہنم میں جب وہ شخص جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلایا اور فرمایا میرا باپ (چچا) اور تمہارا باپ دونوں جہنم میں ہوں گے۔

٨٩- بَابٌ فِي قَوْلِ تَعَالَى ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾

فرمانِ الٰہی عزوجل: اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے' کا بیان

٥٠٠- وَحَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "وانذر عشیرتک الاقربین اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے" تو رسول اللہ ﷺ نے عوام اور خواص تمام قریش کو جمع کر کے فرمایا: اے کعب بن لوی کے خاندان والو! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ' اے مرہ بن کعب کے خاندان والو! اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ' اے عبد شمس کے

عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا.

الترمذی (٣١٨٥) النسائی (٣٦٤٦-٣٦٤٧)

خاندان والو! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ" "اے عبد مناف کے خاندان والو! اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ" "اے بنو ہاشم! اپنے آپ کو دوزخ سے نجات دلاؤ" "اے بنو عبدالمطلب اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ" "اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! اپنے آپ کو دوزخ سے محفوظ رکھو کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کی چیزوں میں سے تمہارے لیے کسی چیز کا از خود مالک نہیں ہوں، سوا اس بات کے کہ میں تمہارا رشتہ دار ہوں اور میں عنقریب تمہیں اس رشتہ داری کا نفع پہنچاؤں گا۔

٥٠١- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ جَرِيرٍ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ. سابقہ (٥٠٠)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٥٠٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا وَكِيعٌ وَيُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَا نَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الصَّفَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٧٢٣٨)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: "وانذر عشیرتک الاقربین اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے"۔ تو رسول اللہ ﷺ نے کوہ صفا پر چڑھ کر فرمایا اے فاطمہ بنت محمد! اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے عبدالمطلب کی اولاد! میں (از خود) تم کو عذاب خداوندی سے بچانے کا مالک نہیں ہوں البتہ میرے مال سے جو چاہے مانگ لو۔

٥٠٣- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا.

البخاری (٢٧٥٣-٤٧٧١) النسائی (٣٦٤٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: وانذر عشیرتک الاقربین. تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے جماعت قریش! اپنے آپ کو خدا کے ہاتھ بیچ ڈالو میں (از خود) اللہ کی طرف سے آئی ہوئی کسی چیز کو نہیں ٹال سکتا۔ عباس بن عبدالمطلب! میں (از خود) اللہ کی طرف سے آئے ہوئے کسی عذاب کو تم سے نہیں ٹال سکتا" اے صفیہ رسول اللہ کی پھوپھی! میں (از خود) اللہ کی طرف سے آئے ہوئے کسی عذاب کو تم سے نہیں ٹال سکتا۔ اے فاطمہ بنت محمد! جو چیز چاہو مجھ سے مانگ لو لیکن میں (از خود) اللہ کی طرف سے آئے ہوئے کسی عذاب کو تم سے نہیں ٹال سکتا۔

٥٠٤- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا زَائِدَةُ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت ابو ہریرہ سے یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٦٦٠)

٥٠٥- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ الْمُخَارِقِ وَزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَا لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ انْطَلَقَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِلَى رَضْمَةٍ مِنْ جَبَلٍ فَعَلَا أَعْلَاهَا حَجَرًا ثُمَّ نَادَى يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنِّي نَذِيرٌ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهْ. مسلم تحفۃ الاشراف (٣٦٥٢-١١٠٦٦)

قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو بیان کرتے ہیں جب آیت کریمہ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ. نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے پہاڑ کے سب سے اونچے پتھر پر کھڑے ہو کر فرمایا: "اے عبد مناف کی اولاد! میں تم کو (جہنم کے عذاب سے) ڈرانے والا ہوں۔ میں اور تم اس شخص کی طرح ہیں کہ جس شخص نے دشمن کو دیکھا ہو اور وہ اس دشمن سے اپنے خاندان والوں کو بچانے کے لیے دوڑ پڑا ہو کہ کہیں اس سے پہلے دشمن نہ پہنچ جائے اور با آواز بلند صدا دے "سنو دشمن آ رہا ہے"۔

٥٠٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو وَقَبِيصَةَ ابْنِ مُخَارِقٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٣٦٥٢-١١٠٦٦)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٥٠٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَاهْ فَقَالُوا مَنْ هٰذَا الَّذِي يَهْتِفُ قَالُوا مُحَمَّدٌ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا بَنِي فُلَانٍ يَا بَنِي فُلَانٍ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِسَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالَ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهٰذَا ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ السُّورَةُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَقَدْ تَبَّ كَذَا قَرَأَ الْأَعْمَشُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ. البخاری (١٣٩٤-٣٥٢٦-٤٨٠١-٤٩٧١-٤٩٧٢-٤٩٧٣) الترمذی (٣٣٦٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب یہ حکم نازل ہوا کہ آپ اپنے رشتہ داروں اور اپنی قوم کے مخلص لوگوں کو ڈرایئے تو رسول اللہ ﷺ کوہ صفا پر چڑھے اور با آواز بلند فرمایا "سنو ہوشیار ہو جاؤ" لوگوں نے کہا یہ کون پکار رہا ہے؟ تو سب نے کہا محمد (ﷺ) پکار رہے ہیں۔ جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے فلاں کی اولاد! اے فلاں کی اولاد! اے عبد المناف کی اولاد! اے عبد المطلب کی اولاد! پھر یہ سب لوگ آپ کے قریب ہو گئے آپ نے فرمایا" مجھے یہ بتلاؤ کہ اگر میں تم کو یہ اطلاع دوں کہ اس پہاڑ کے دامن سے گھوڑوں پر سوار ایک لشکر نکلے گا تو کیا تم میری اس بات کی تصدیق کرو گے؟ تمام لوگوں نے جواب دیا' ہم نے آپ کو کبھی جھوٹا نہیں پایا' آپ نے فرمایا' میں تم کو (آخرت کے) عذاب شدید سے ڈرا رہا ہوں' حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ اس پر ابولہب نے کہا (العیاذ باللہ) تم ہلاک ہو جاؤ' کیا تم نے ہم سب کو اسی لیے جمع کیا تھا۔ پھر وہ کھڑا ہو

کیا اور سورہ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ. اسی وقت نازل ہوئی "ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو جائیں اور وہ خود بھی ہلاک ہو جائے"۔

٥٠٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الصَّفَا فَقَالَ يَا صَبَاحَاهُ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ نُزُولَ الْآيَةِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ. سابقہ (٥٠٧)

اسی سند سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صفا پہاڑ پر چڑھ کر فرمایا: "سنو ہوشیار ہو جاؤ" جیسا کہ ابواسامہ کی روایت میں ہے اور آیت کریمہ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ. کا ذکر نہیں کیا۔

٩٠- بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِأَبِي طَالِبٍ وَالتَّخْفِيفِ عَنْهُ بِسَبَبِهِ

نبی ﷺ کی ابو طالب کے لیے شفاعت اور آپ کے سبب سے اس کے عذاب کی تخفیف

٥٠٩- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ ﷺ نَعَمْ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ. البخاري (٣٨٨٣-٦٢٠٨-٦٥٧٢)

حضرت عباس بن عبدالمطلب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپ نے ابوطالب کو کوئی نفع پہنچایا وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپ کی وجہ سے لوگوں پر غضب ناک ہوتے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب میں فرمایا ہاں اب وہ جہنم کے صرف بالائی طبقہ میں ہے۔ اور اگر میری شفاعت سے اس کو نفع نہ پہنچتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتا۔

٥١٠- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَنْصُرُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ فَهَلْ نَفَعَهُ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ وَجَدْتُهُ فِي غَمَرَاتٍ مِنَ النَّارِ فَأَخْرَجْتُهُ إِلَى ضَحْضَاحٍ. سابقہ (٥٠٩)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ابو طالب آپ کی حفاظت کرتا تھا، آپ کی خاطر لوگوں سے جھگڑتا تھا کیا ان اعمال نے اس کو کچھ نفع پہنچایا؟ آپ نے فرمایا، ہاں میں نے اس کو آگ کی گہرائی میں پایا تو میں اس کو آگ کے اوپر والے طبقہ میں لے آیا۔

٥١١- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ. سابقہ (٥٠٩)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٥١٢- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ.

البخاري (٣٨٨٥-٣٨٨٦-٦٥٦٤)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ کے چچا ابو طالب کا تذکرہ ہوا آپ نے فرمایا: قیامت کے دن میری شفاعت سے اس کو فائدہ پہنچے گا اس کو دوزخ کے سب سے بالائی طبقہ میں لایا جائے گا جہاں آگ صرف ٹخنوں تک پہنچے گی جس کی شدت سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

٩١- بَابُ أَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا

سب سے کم درجہ عذاب کا بیان

٥١٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ.

مسلم تحفة الاشراف (٤٣٩٣)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنیوں میں سب سے کم عذاب جس شخص کو ہوگا اس کو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جن کی گرمی کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

٥١٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ.

مسلم تحفة الاشراف (٥٨٢١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہنیوں میں سب سے کم عذاب ابو طالب کو ہوگا اس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جن سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

٥١٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ وَيَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ.

البخاري (٦٥٦١-٦٥٦٢) الترمذي (٢٦٠٤)

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے دوران خطبہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ قیامت کے دن سب سے کم عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے تلووں کے نیچے آگ کے دو انگارے رکھ دیے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

٥١٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنیوں میں سب سے کم عذاب اس شخص کو ہوگا جس کو آگ کی دو جوتیاں تسموں سمیت پہنائی جائیں گی جس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا جیسے ہنڈیا میں پانی جوش سے کھولتا ہے۔ وہ سمجھ رہا ہوگا کہ مجھ کو سب سے

مُكَلَّفًا. سابقہ(٥١٥)

زیادہ عذاب دیا گیا ہے حالانکہ فی الواقع اس کو سب سے کم عذاب ہوگا۔

٩٢- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الْكُفْرِ لَا يَنْفَعُهُ عَمَلٌ

کفار کے اعمال ان کو فائدہ نہیں پہنچاتے

٥١٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِينَ فَهَلْ ذَلِكَ نَافِعُهُ قَالَ لَا يَنْفَعُهُ إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ.

مسلم تحفة الاشراف(١٧٦٤٣)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! زمانۂ جاہلیت میں ابن جدعان رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کیا کرتا تھا' مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا کیا یہ اعمال اس کو (آخرت میں) نفع دیں گے؟ آپ نے فرمایا (آخرت میں) یہ اعمال اس کے کام نہیں آئیں گے کیونکہ اس نے ایک دن بھی یہ نہیں کہا کہ اے خداوندا! آخرت میں میری خطاؤں کو بخش دینا۔

٩٣- بَابُ مُوَالَاةِ الْمُؤْمِنِينَ وَمُقَاطَعَةِ غَيْرِهِمْ وَالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ

مسلمانوں سے دوستی رکھنا اور غیر مسلموں سے قطع تعلق کرنا

٥١٨- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ أَلَا إِنَّ آلَ أَبِي يَعْنِي فُلَانًا لَيْسُوا لِي بِأَوْلِيَاءَ إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللَّهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ. البخاري(٥٩٩٠)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے با آواز بلند فرمایا' سنو فلاں خاندان میرا رشتہ دار نہیں میرا دوست تو اللہ ہے اور نیک مسلمان۔

٩٤- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى دُخُولِ طَوَائِفَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ

مسلمانوں کے بعض گروہوں کا بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں دخول

٥١٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ نَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. مسلم تحفة الاشراف(١٤٣٧٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار اشخاص جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے' ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں میں کر دے آپ نے فرمایا اے اللہ! اس شخص کو ان میں سے کر دے پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے آپ نے فرمایا عکاشہ تم پر سبقت لے چکا ہے۔

۵۲۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الرَّبِيعِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱٤۳۹۸)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۵۲۱- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. البخاری (٦٥٤٢-٥٨١١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار کا ایک گروہ جنت میں داخل ہوگا اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ یہ سن کر عکاشہ بن محصن اپنی چادر سمیٹتے ہوئے اٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کر دے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کو بھی ان لوگوں میں سے کر دے پھر انصار میں سے ایک اور شخص اٹھا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کر دے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم پر عکاشہ سبقت کر گیا۔

۵۲۲- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا زُمْرَةً وَاحِدَةً مِنْهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱٥٤٦۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار کا ایک گروہ جنت میں داخل ہوگا اور ان کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

۵۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالُوا وَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنْهُمْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۰۸٤۱)

حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار افراد بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا یہ لوگ وہ ہوں گے جو نہ داغ لگوا کر علاج کرائیں گے نہ دم کرائیں گے صرف اپنے رب پر توکل کریں گے حضرت عکاشہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے اللہ کے نبی! دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے ہو ایک اور شخص نے کہا یا نبی اللہ! میرے لیے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے آپ نے فرمایا تم پر عکاشہ سبقت

۵۲۴- حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ نَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ أَبُوْ خُشَيْنَةَ الثَّقَفِيُّ قَالَ نَا الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ. مسلم تحفة الاشراف (١٠٨١٩)

ہے جا چکا ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار شخص بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ دم کرائیں گے نہ بدشگونی کریں گے اور نہ داغ لگوا کر علاج کرائیں گے اور صرف اپنے رب پر توکل کریں گے۔

۵۲۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْرِيْ أَبُوْ حَازِمٍ أَيَّهُمَا قَالَ مُتَمَاسِكُوْنَ أَخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. البخاری (٣٢٤٧) (٦٥٥٤)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار یا ستر لاکھ افراد جنت میں داخل ہوں گے (راوی کو یاد نہیں کہ سہل نے ستر ہزار فرمایا یا ستر لاکھ) اور وہ سب ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اکٹھے جنت میں داخل ہوں گے اس وقت تک پہلا شخص داخل نہیں ہو گا جب تک کہ ان میں سے آخری شخص جنت میں داخل نہ ہو جائے اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

۵۲۶- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ أَيُّكُمْ رَأَى الْكَوْكَبَ الَّذِي انْقَضَّ الْبَارِحَةَ قُلْتُ أَنَا ثُمَّ قُلْتُ أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَكُنْ فِيْ صَلٰوةٍ وَلٰكِنِّيْ لُدِغْتُ قَالَ فَمَاذَا صَنَعْتَ قُلْتُ اسْتَرْقَيْتُ قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قُلْتُ حَدِيْثٌ حَدَّثَنَاهُ الشَّعْبِيُّ قَالَ وَمَا حَدَّثَكُمُ الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ بُرَيْدَةَ ابْنِ حُصَيْبٍ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ فَقَالَ قَدْ أَحْسَنَ مَنِ انْتَهٰى إِلٰى مَا سَمِعَ وَلٰكِنْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالنَّبِيَّ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ إِذْ رُفِعَ لِيْ سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِيْ فَقِيْلَ لِيْ هٰذَا مُوْسٰى وَقَوْمُهُ وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ لِيَ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ الْآخَرِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ

حصین بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے پوچھا تم میں سے کسی شخص نے اس ستارہ کو دیکھا ہے جو گذشتہ رات ٹوٹا تھا میں نے کہا کہ میں نے دیکھا تھا پھر میں نے دوبارہ کہا کہ میں نماز میں مشغول نہیں تھا لیکن مجھ کو بچھو نے ڈسا ہوا تھا۔ سعید نے پوچھا پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا میں نے دم کرا کے اس کا علاج کرایا' سعید نے پوچھا کہ دم کرانے پر تم کو کس چیز نے ابھارا؟ میں نے کہا شعبی کی ایک حدیث کی وجہ سے جو اس نے ہم کو سنائی تھی۔ سعید بن جبیر نے پوچھا انہوں نے تم کو کون سی حدیث سنائی تھی؟ میں نے کہا انہوں نے حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی سے روایت کیا کہ دم کرانا نظر لگنے اور بچھو کے ڈنک کے علاوہ کسی چیز میں زیادہ مفید نہیں ہے' سعید بن جبیر نے کہا جس شخص نے جو حدیث سنی اور اس پر عمل کیا اس نے ٹھیک کیا' لیکن ہم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث سنی

فَقِيلَ لِي هَذِهِ أُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَخَاضَ النَّاسُ فِي أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحِبُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللَّهِ وَذَكَرُوا أَشْيَاءَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا الَّذِي تَخُوضُونَ فِيهِ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَرْقُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. البخاري (٣٤١٠-٥٧٠٥-٥٧٥٢-٦٤٧٢-٦٥٤١)
الترمذي (٢٤٤٦)

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر تمام امتیں پیش کی گئیں۔ میں نے دیکھا کہ بعض نبیوں کے ساتھ دس سے بھی کم امتیوں کی جماعت تھی اور کسی نبی کے ساتھ ایک یا دو امتی تھے اور کسی نبی کے ساتھ کوئی امتی نہ تھا' پھر میں نے ایک عظیم جماعت دیکھی' میرا گمان تھا کہ شاید یہ میری امت ہے پھر مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہیں' البتہ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھو' میں نے اس طرف دیکھا تو ایک عظیم جماعت تھی پھر مجھ سے کہا کہ آسمان کے دوسرے کنارے کی طرف دیکھو میں نے دیکھا تو وہ (بھی) ایک عظیم جماعت تھی پھر مجھے بتایا گیا کہ یہ تمہاری امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار اشخاص ایسے ہیں جو بلا حساب وعذاب جنت میں داخل ہوں گے پھر آپ اٹھ کر گھر تشریف لے گئے بعض صحابہ نے کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہوں گے اور بعض لوگوں نے کہا شاید یہ وہ لوگ ہوں جو زمانہ اسلام میں پیدا ہوئے اور انہوں نے کسی قسم کا کوئی شرک نہیں کیا اسی طرح صحابہ کرام مختلف قسم کی قیاس آرائیاں کرتے رہے' حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا تم کس بات میں غور کر رہے ہو؟ صحابہ کرام نے بتلایا' آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نہ دم کریں گے اور نہ کسی سے دم کرائیں گے اور نہ بدشگونی کریں گے اور صرف اپنے رب پر توکل کریں گے' پھر حضرت عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور کہنے لگے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم انہی لوگوں میں سے ہو' پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کر دے' آپ نے فرمایا عکاشہ تم پر سبقت لے چکا ہے۔

۵۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ نَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ حَدِيثِهِ.

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر امتیں پیش کی گئیں۔ اس کے بعد حدیث حسب سابق ہے۔

سابقہ (۵۲۶)

۹۵- بَابُ بَيَانِ كَوْنِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ

نصف اہل جنت اس امت کے لوگ ہوں گے

۵۲۸- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ مَا الْمُسْلِمُونَ فِي الْكُفَّارِ إِلَّا كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي ثَوْرٍ أَسْوَدَ أَوْ كَشَعْرَةٍ سَوْدَاءَ فِي ثَوْرٍ أَبْيَضَ.

البخاری (۶۵۲۸-۶۶۴۲) ترمذی (۲۵۴۷) ابن ماجہ (۴۲۸۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جنت میں تمہاری تعداد تمام جنتیوں کی چوتھائی ہو۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں ہم نے خوشی سے نعرۂ تکبیر بلند کیا پھر آپ نے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جنت میں تمہاری تعداد تمام جنتیوں کی تہائی ہو؟ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں ہم نے خوشی سے نعرۂ تکبیر بلند کیا پھر آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ جنت میں تمہاری تعداد تمام جنتیوں سے آدھی ہوگی اور میں تم کو بتاتا ہوں کہ مسلمان اور کافر میں ایسی نسبت ہے جیسے سیاہ بیل میں ایک سفید بال ہو یا سفید بیل میں ایک سیاہ بال ہو۔

۵۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ رَجُلًا فَقَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْنَا نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ. سابقہ (۵۲۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چالیس کے قریب صحابہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک خیمہ میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جنت میں تمہاری تعداد تمام جنتیوں کی ایک چوتھائی ہو؟ ہم نے کہا ضرور، آپ نے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جنت میں تمہاری تعداد تمام جنتیوں کی تہائی ہو؟ ہم نے کہا ضرور، آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے مجھے توقع ہے کہ جنت میں آدھے تم لوگ ہو گے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں صرف مسلمان داخل ہوں گے اور مشرکوں کے مقابلے میں تمہاری تعداد ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کی کھال میں ایک سفید بال ہو یا سرخ بیل کی کھال میں ایک سیاہ بال ہو۔

۵۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَسْنَدَ ظَهْرَهُ إِلٰى قُبَّةِ أَدَمٍ فَقَالَ أَلَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک چمڑے کے خیمہ میں رسول اللہ ﷺ ٹیک لگائے خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا: یاد رکھو جنت میں صرف مسلمان داخل ہوں گے اے اللہ تو گواہ ہو جا کہ میں نے تیرا

إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ اشْهَدْ أَتُحِبُّونَ أَنَّكُمْ رُبُعُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَتُحِبُّونَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَا أَنْتُمْ فِي سِوَاكُمْ مِنَ الْأُمَمِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ سابقہ(۵۲۸)

پیغام پہنچا دیا ہے' کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم جنتیوں کے چوتھائی ہو' ہم نے کہا ضرور' یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم جنتیوں کے تہائی ہو' ہم نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا مجھے توقع ہے کہ تم تمام جنتیوں کے آدھے ہو گے اور پچھلی امتوں کے مقابلہ میں تمہاری تعداد ایسی ہے جیسے سفید بیل میں سیاہ بال یا سیاہ بیل میں سفید بال۔

۹۶- بَابُ قَوْلِهِ يَقُولُ اللَّهُ لِآدَمَ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ

ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنمی ہونے کا بیان

۵۳۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ قَالَ يَقُولُ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَلِكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ قَالَ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَحَمِدْنَا اللَّهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَحَمِدْنَا اللَّهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ. البخاری(۷۴۸۳-۴۷۴۱-۶۵۳۰-۳۳۴۸)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے فرمائے گا "اے آدم!" وہ عرض کریں گے "لبیک میں تیرے حکم کی بجا آوری کے لیے حاضر ہوں" اور کل خیر تیرے ہی قبضہ میں ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا "جہنمیوں کی جماعت نکالو۔ حضرت آدم پوچھیں گے "جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے؟ ارشاد ہوگا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنمی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہی وہ وقت ہوگا جب بچے خوف خدا سے بوڑھے معلوم ہوں گے اور ہر حاملہ عورت کا حمل ساقط ہو جائے گا اور تمام لوگ تمہیں مدہوش معلوم ہوں گے حالانکہ وہ حقیقت میں مدہوش نہیں ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہے۔ حضرت ابو سعید نے کہا صحابہ یہ حدیث سن کر بہت پریشان ہوئے اور عرض کرنے لگے حضور پھر دیکھئے کہ ہم میں سے کون جنتی ہے؟ آپ نے فرمایا تم خوش ہو جاؤ ہزار یاجوج ماجوج کے مقابلہ میں تم سے ایک ہوگا۔ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے میری خواہش ہے کہ تم تمام جنتیوں کا چوتھائی ہو' پھر ہم نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میری خواہش ہے کہ تم تمام جنتیوں کا تہائی ہو ہم نے پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری

جان ہے میری خواہش ہے کہ تم تمام جنتیوں کے نصف ہو اور پچھلی امتوں کے مقابلہ میں تمہاری مثال ایسی ہے جیسے سیاہ بیل میں سفید بال ہو یا گدھے کے پیر میں ایک نشان ہو۔

٥٣٢- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ووكيع ح وحدثنا أبو كريب قال نا أبو معاوية كلاهما عن الأعمش بهذا الإسناد غير أنهما قال ما أنتم يومئذ في الناس إلا كالشعرة البيضاء في الثور الأسود أو كالشعرة السوداء في الثور الأبيض ولم يذكرا أو كالرقمة في ذراع الحمار. ماجه(٥٣١)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت اس طرح منقول ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کے مقابلہ میں تمہاری مثال ایسی ہوگی جیسے سیاہ بیل میں سفید بال یا سفید بیل میں سیاہ بال اور اس روایت میں گدھے کے پیر میں نشان کا ذکر نہیں ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٢-كتاب الطهارة

طہارت کا بیان

١-باب فضل الوضوء

وضو کی فضیلت

٥٣٣- حدثنا إسحاق بن منصور قال نا حبان بن هلال قال نا أبان قال نا يحيى أن زيدا حدثه أن أبا سلام حدثه عن أبي مالك الأشعري قال قال رسول الله ﷺ الطهور شطر الإيمان والحمد لله تملأ الميزان وسبحان الله والحمد لله تملآن أو تملأ ما بين السموات والأرض والصلوة نور والصدقة برهان والصبر ضياء والقرآن حجة لك أو عليك كل الناس يغدو فبائع نفسه فمعتقها أو موبقها. الترمذي(٣٥١٧)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاکیزگی نصف ایمان ہے' الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے' سبحان اللہ اور الحمد للہ زمین اور آسمان یا ان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں' نماز نور ہے' صدقہ دلیل ہے اور صبر ضیاء ہے اور قرآن یا تمہارے موافق دلیل ہوگا یا مخالف' اور ہر شخص جب صبح کو اٹھتا ہے تو وہ اپنے آپ کو فروخت کر دیتا ہے۔ پھر یا اس جسم کو جہنم سے آزاد کرا لیتا ہے یا اس کو عذاب میں ڈال کر ہلاک کر دیتا ہے۔

٢-باب وجوب الطهارة للصلوة

نماز کے لیے طہارت کا وجوب

٥٣٤- حدثنا سعيد بن منصور وقتيبة بن سعيد وأبو كامل الجحدري والفظ لسعيد قالوا نا أبو عوانة عن سماك بن حرب عن مصعب بن سعد قال دخل عبد الله بن عمر على ابن عامر يعوده وهو مريض فقال ألا تدعو الله لي يا ابن عمر قال إني سمعت رسول الله ﷺ يقول لا تقبل صلوة بغير طهور ولا صدقة من غلول وكنت على البصرة. ابن ماجه(٢٧٢)

مصعب بن سعد کہتے ہیں جب ابن عامر بیمار ہوئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کی عیادت کرنے کے لیے گئے' ابن عامر نے کہا اے ابن عمر! کیا آپ میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کریں گے' حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ بغیر طہارت (پاکیزگی) کے کوئی نماز قبول نہیں ہوتی اور مال حرام سے کوئی صدقہ قبول نہیں ہوتا اور تم بصرہ کے حاکم رہ چکے ہو۔

٥٣٥- حدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَوَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. ماجه (٥٢٤)

٥٣٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ نَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ.

البخاری (١٣٥) ابوداؤد (٦٠) الترمذی (٧٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بلا وضو کسی شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی' جب تک کہ وہ وضو نہ کرلے۔

٣- بَابُ صِفَةِ الْوُضُوءِ وَكَمَالِهِ

کامل وضو کرنے کا طریقہ

٥٣٧- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ عُلَمَاؤُنَا يَقُولُونَ هَذَا الْوُضُوءُ أَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ أَحَدٌ لِلصَّلَاةِ.

البخاری (١٥٩-١٦٤-١٩٣٤) ابوداؤد (١٠٦) النسائی (٨٤-٨٥-١١٦)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خادم حمران بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کرنا شروع کیا پہلے اپنی ہتھیلیوں کو تین مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' پھر تین بار اپنے چہرے کو دھویا' پھر دایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا پھر اسی طرح بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا' پھر دایاں پیر ٹخنوں تک تین بار دھویا' پھر اسی طرح بایاں پاؤں تین بار دھویا' پھر انہوں نے کہا جس طرح میں نے وضو کیا اس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ وضو کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرے اس طریقہ کے مطابق وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور دوران نماز سوچ بچار نہ کرے تو اس کے تمام پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ابن شہاب نے کہا ہمارے علماء کہتے ہیں نماز کے لیے جو وضو کیے جاتے ہیں ان سب میں یہ کامل ترین وضو ہے۔

٥٣٨- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِإِنَاءٍ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خادم حمران بیان کرتے ہیں کہ یہ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی کا ایک برتن منگوایا اس کو لوٹا کر کے تین بار اپنے دونوں

فأفرغ على كفيه ثلاث مرات فغسلهما ثم أدخل يمينه في الإناء فمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاث مرات ويديه إلى المرفقين ثلاث مرات ثم مسح برأسه ثم غسل رجليه ثلاث مرات ثم قال قال رسول الله ﷺ من توضأ نحو وضوئي هذا ثم صلى ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه. سابقہ(۵۳۷)

ہاتھ دھوئے پھر دائیں ہاتھ سے برتن سے پانی لیا اور کلی کی اور ناک کو پانی سے صاف کیا پھر تین مرتبہ چہرہ اور کہنیوں تک کلائیاں دھوئیں' پھر سر کا مسح کیا' پھر تین مرتبہ پیر دھوئے' پھر حضرت عثمان نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جس شخص نے میرے اس طریقہ کے مطابق وضو کیا اس کے بعد دو رکعات نماز اس طرح پڑھی کہ اس میں سوچ بچار نہ کیا' اس کے تمام سابقہ (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

٤- باب فضل الوضوء والصلاة عقبه

وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت

٥٣٩- حدثنا قتيبة بن سعيد وعثمان بن محمد بن أبي شيبة وإسحاق بن إبراهيم الحنظلي واللفظ لقتيبة قال إسحاق أنا وقال الآخران نا جرير عن هشام بن عروة عن أبيه عن حمران مولى عثمان قال سمعت عثمان بن عفان وهو بفناء المسجد فجاءه المؤذن عند العصر فدعا بوضوء فتوضأ ثم قال والله لأحدثنكم حديثا لولا آية في كتاب الله عز وجل ما حدثتكم إني سمعت رسول الله ﷺ يقول لا يتوضأ رجل مسلم فيحسن الوضوء فيصلي صلاة إلا غفر الله له ما بينه وبين الصلاة التي تليها. البخاري(١٦٠) النسائي(١٤٦)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان عصر کے وقت مسجد کے صحن میں تھے ان کے پاس مؤذن آیا انہوں نے اس سے وضو کے لیے پانی منگوا کر وضو کیا پھر آپ نے فرمایا اگر قرآن کریم میں (علم چھپانے والے کے لیے وعید عذاب کی) آیت نہ ہوتی تو میں تم کو رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی یہ حدیث نہ بیان کرتا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرے پھر اس کے بعد نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے وہ تمام (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے جو اس نے اس نماز سے پیوستہ دوسری نماز کے درمیان کیے تھے۔

٥٤٠- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا أبو أسامة ح وحدثنا زهير بن حرب وأبو كريب قالا نا وكيع ح وحدثنا ابن أبي عمر قال نا سفيان جميعا عن هشام بهذا الإسناد وفي حديث أبي أسامة فيحسن وضوءه ثم يصلي المكتوبة. سابقہ(٥٣٩)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ بھی ایسی ہی حدیث بیان کی ہے۔

٥٤١- وحدثنا زهير بن حرب قال نا يعقوب بن إبراهيم قال نا أبي عن صالح قال قال ابن شهاب ولكن عروة يحدث عن حمران أنه قال فلما توضأ عثمان قال والله لأحدثنكم حديثا لولا آية في كتاب الله عز وجل ما حدثتكموه إني سمعت رسول الله ﷺ يقول لا يتوضأ رجل فيحسن وضوءه ثم يصلي الصلاة إلا غفر له ما بينه وبين الصلاة التي تليها قال عروة الآية إن

حمران بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کرنے کے بعد کہا کہ اگر قرآن کریم کی ایک آیت نہ ہوتی تو میں تم کو رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی یہ حدیث بیان نہ کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرے پھر اس کے بعد نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے وہ تمام (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے جو اس نے اس نماز سے پیوستہ دوسری نماز کے درمیان کیے تھے۔ عروہ نے

الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى إِلَى قَوْلِهِ اللّٰعِنُونَ. سابقہ(۵۳۹)

بیان کیا کہ حضرت عثمان نے جس آیت کا ذکر کیا وہ یہ ہے (ترجمہ) "ہم نے قرآن کریم میں جن ہدایات اور دلائل کو نازل کیا ہے جو لوگ ان کو چھپائیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔

۵۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ نَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۹۸۳۲)

سعید بن عاص کہتے ہیں کہ میرے سامنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگایا پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان نے بھی فرض نماز کا وقت پایا' اچھی طرح وضو کیا پھر خضوع اور خشوع کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ نماز اس کے پچھلے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی جب تک کہ وہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔

۵۴۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَحَادِيثَ لَا أَدْرِي مَا هِيَ إِلَّا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَمَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ فَتَوَضَّأَ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۹۷۹۱)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا آپ نے اس پانی سے وضو کیا پھر فرمایا لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی احادیث منسوب کرتے ہیں جو میرے علم میں نہیں ہیں البتہ میں نے دیکھا ہے کہ حضور نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا' پھر فرمایا جس شخص نے اس طرح وضو کیا اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کی نماز اور مسجد تک چل کر جانا نفل ہو جاتا ہے۔

۵۴۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ وَأَبِي بَكْرٍ قَالُوا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ أَلَا أُرِيكُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَزَادَ قُتَيْبَةُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي أَنَسٍ قَالَ وَعِنْدَهُ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. مسلم تحفۃ الاشراف (۹۸۳۵)

ابوانس بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان نے زینہ کے قریب وضو کیا پھر فرمایا کیا میں تم کو نہ دکھلاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ پھر حضرت عثمان نے ہر عضو کو تین تین بار دھویا' بعض روایات میں یوں بھی ہے کہ اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اور صحابہ بھی موجود تھے۔

۵۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ

حمران بن ابان بیان کرتے ہیں کہ میں ہر روز حضرت عثمان کے وضو کے لیے پانی رکھا کرتا تھا اور حضرت عثمان ہمیشہ

مِسْعَرٍ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي صَخْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ قَالَ كُنْتُ أَضَعُ لِعُثْمَانَ طَهُورَهُ فَمَا أَتَى عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا وَهُوَ يُفِيضُ عَلَيْهِ نُطْفَةً وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ انْصِرَافِنَا مِنْ صَلَاتِنَا هٰذِهِ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهَا الْعَصْرَ فَقَالَ مَا أَدْرِي أُحَدِّثُكُمْ بِشَيْءٍ أَوْ أَسْكُتُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ كَانَ خَيْرًا فَحَدِّثْنَا وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُورَ الَّذِي كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِمَا بَيْنَهَا.

النسائی (۱٤٥) ابن ماجہ (٤٥۹)

اس پانی سے کسی قدر غسل بھی کیا کرتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اس نماز سے (مسعر کہتے ہیں کہ ان کی مراد نماز عصر تھی) فارغ ہونے کے بعد فرمایا میں فیصلہ نہیں کر پایا کہ تمہیں ایک بات بتلاؤں یا خاموش رہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر وہ بات ہمارے حق میں بہتر ہے تو ضرور بیان کیجئے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور بات ہے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان شخص اس طرح کامل وضو کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے اور پانچوں نمازیں پڑھے تو ان نمازوں کے درمیان جو اس نے گناہ کیے ہیں وہ نمازیں ان گناہوں کے لیے کفارہ بن جائیں گی۔

٥٤٦- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا جَمِيعًا نَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ أَبَا بُرْدَةَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ فِي إِمَارَةِ بِشْرٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ هٰذَا حَدِيثُ ابْنِ مُعَاذٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ فِي إِمَارَةِ بِشْرٍ وَلَا ذِكْرُ الْمَكْتُوبَاتِ.

سابقہ (٥٤٥)

حمران بن ابان بیان کرتے ہیں کہ بشر کے دور حکومت میں حضرت ابوبردہ اس مسجد میں یہ بیان کر رہے تھے کہ حضرت عثمان بن عفان نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق پورا وضو کیا تو جو گناہ ان فرض نمازوں کے اوقات کے درمیان ہوئے ہیں ان کے لیے وہ نمازیں کفارہ ہو جائیں گی اور ایک اور روایت میں بشر کی حکومت اور فرض نمازوں کا ذکر نہیں ہے۔

٥٤٧- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ تَوَضَّأَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمًا وُضُوءًا حَسَنًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ غُفِرَ لَهُ مَا خَلَا مِنْ ذَنْبِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۹۷۸۷)

حمران بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بہت اچھی طرح وضو کیا' پھر فرمایا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اس طرح وضو کیا پھر مسجد میں محض نماز کے قصد سے گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہوں کو معاف کر دے گا۔

٥٤٨- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ الْحُكَيْمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ

حمران بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے نماز پڑھنے کے لیے اچھی طرح کامل وضو کیا' پھر فرض نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں گیا اور

وَقُتَيْبَةُ اللَّيْثِيُّ أَبُو سَمِيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاذٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُمَا عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ. النسائي (٨٥٥) البخاري (٦٤٣٣)

جماعت کے ساتھ نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

٥- بَابُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَالْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ

پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے درمیانی صغیرہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں جب کہ وہ کبیرہ گناہ سے بچتا رہے

٥٤٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ. الترمذي (٢١٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرا جمعہ پڑھنا ان کے درمیان واقع ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتا ہے جب تک گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے۔

٥٥٠- حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ. مسلم تحفة الاشراف (١٤٥٣٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرا جمعہ پڑھنا ان کے درمیان واقع ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتے ہیں۔

٥٥١- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي صَخْرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ إِسْحَاقَ مَوْلَى زَائِدَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. مسلم تحفة الاشراف (١٢١٨٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرا جمعہ پڑھنا اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے روزے رکھنا ان کے درمیان واقع ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتے ہیں جب تک گناہ کبیرہ نہ کرے۔

٦- بَابُ الذِّكْرِ الْمُسْتَحَبِّ عَقِبَ الْوُضُوءِ

وضو کے بعد مستحب ذکر کا بیان

٥٥٢- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ذمہ اونٹوں کو چرانا تھا۔ جب میں اپنی باری پر اونٹوں کو

يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَجَاءَتْ نَوْبَتِي فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ فَأَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا يُحَدِّثُ النَّاسَ فَأَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَقُلْتُ مَا أَجْوَدَ هَذِهِ فَإِذَا قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ يَقُولُ الَّتِي قَبْلَهَا أَجْوَدُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ قَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ جِئْتَ آنِفًا قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

ابوداؤد(١٦٩-٩٠٦)النسائی(١٤٨-١٥١)ابن ماجہ(٤٧٠)

چرا کر شام کے وقت آیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے لوگوں کے سامنے بیان فرما رہے تھے کہ جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر حضورِ قلب کے ساتھ دو رکعات نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ میں نے کہا یہ کس قدر عمدہ حدیث ہے؟ اچانک مجھے ایک آواز آئی کہ پہلی حدیث اس سے بھی عمدہ تھی‘ میں نے متوجہ ہو کر دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ تم ابھی آئے ہو‘ اس سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر یہ کہے: **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ** اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں‘ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

٥٥٣- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرِ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. سابقہ(٥٥٢)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر کی یہی حدیث ایک اور سند سے منقول ہے مگر اس میں یہ الفاظ ہیں جس نے وضو کے بعد کہا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

٧- بَابٌ فِي وُضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے وضو کا بیان

٥٥٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قِيلَ لَهُ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَأَكْفَأَ مِنْهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ ہم کو وضو کر کے دکھلایئے کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا‘ برتن ٹیڑھا کر کے دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا‘ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور ایک چلو میں پانی لے کر اس سے کلی کی اور اسی کے بقیہ پانی سے ناک میں پانی ڈالا اور یہ عمل تین بار کیا‘ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور تین بار چہرہ دھویا‘ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور دونوں کلائیاں کہنیوں سمیت دو دو بار دھوئیں‘ پھر برتن سے ہاتھ بھگو کر سر پر سامنے

ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. البخاری(١٨٥-١٨٦-١٩١-١٩٢-١٩٧-١٩٩) ابوداؤد(١٠٠-١١٨-١١٩) الترمذی(٢٨-٣٢-٤٧) النسائی(٩٧-٩٨-٩٩) ابن ماجہ(٤٠٥-٤٣٤-٤٧١)

سے پیچھے کی جانب اور پیچھے سے سامنے کی جانب ہاتھ پھیرا، پھر ٹخنوں سمیت دونوں پیر دھوئے اس کے بعد کہا رسول اللہ ﷺ کے وضو کرنے کا طریقہ یہی ہے۔

٥٥٥- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ. سابقہ(٥٥٤)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہی روایت منقول ہے مگر اس میں ٹخنوں تک کا ذکر نہیں ہے۔

٥٥٦- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ نَا مَعْنٌ قَالَ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا وَلَمْ يَقُلْ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ. سابقہ(٥٥٤)

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، اس روایت میں راوی نے ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر نہیں کیا اور سر کے مسح میں یہ وضاحت کی کہ سر کی اگلی جانب سے مسح کرتے ہوئے ہاتھ گدی تک لے گئے اور پھر واپس اسی جگہ لائے جہاں سے مسح کرنا شروع کیا تھا اور پیروں کو دھویا۔

٥٥٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بِمِثْلِ إِسْنَادِهِمْ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ غَرَفَاتٍ وَقَالَ أَيْضًا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِ وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ بَهْزٌ أَمْلَى عَلَيَّ وُهَيْبٌ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ وُهَيْبٌ أَمْلَى عَلَيَّ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى هَذَا الْحَدِيثَ مَرَّتَيْنِ. سابقہ(٥٥٤)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زید کی اسی روایت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے تین چلوؤں سے کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور ناک صاف کی اور سر کا مسح ایک بار اس طرح کیا کہ ہاتھوں کو سر کی اگلی جانب سے پچھلی جانب کی طرف اور پچھلی جانب سے اگلی جانب کی طرف لے گئے۔

٥٥٨- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالُوا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَانَ بْنَ وَاسِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثُمَّ اسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَالْأُخْرَى ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا. ابوداؤد(١٢٠) الترمذی(٣٥)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ نے پہلے کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا، پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا، پھر تین بار دایاں ہاتھ پھر تین بار بایاں ہاتھ دھویا اور الگ پانی لے کر جو ہاتھ دھونے سے بچا ہوا نہ تھا سر کا مسح کیا اور پیروں کو دھویا حتیٰ کہ ان کو صاف کر لیا۔

٨- بَابُ الْإِيتَارِ فِي الْاِسْتِنْثَارِ وَالْاِسْتِجْمَارِ

ناک میں طاق مرتبہ پانی ڈالنا اور طاق مرتبہ استنجاء کرنا

٥٥٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ وِتْرًا وَإِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لْيَنْتَثِرْ. النسائی (٨٦)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص استنجاء کرے تو طاق مرتبہ کرے (یعنی ایک تین پانچ مرتبہ ہو اس کے مقابلہ میں جفت ہے یعنی دو چار اور چھ) اور جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو ناک میں پانی ڈال کر اس کو صاف کرے۔

٥٦٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابْنُ هَمَّامٍ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمِنْخَرَيْهِ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ لْيَنْتَثِرْ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٧٤٣)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو نتھنوں میں پانی ڈالے پھر ناک صاف کرے۔

٥٦١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ. البخاری (١٦١) النسائی (٨٨) ابن ماجہ (٤٠٩)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص وضو کرے تو ناک صاف کرے اور جو شخص استنجاء کرے تو طاق مرتبہ کرے۔

٥٦٢- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ (٥٦١)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری دونوں سے ایسی ہی ایک روایت منقول ہے۔

٥٦٣- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيَاشِيمِهِ.

البخاری (٣٢٩٥) النسائی (٩٠)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو تین بار ناک میں پانی ڈالے کیونکہ شیطان اس کے نتھنوں میں رات گزارتا ہے۔

٥٦٤- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص استنجاء کرے تو طاق مرتبہ کرے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (٢٨٤٢)

٩- بَابُ وُجُوبِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ بِكَمَالِهِمَا

وضو میں مکمل پیروں کے دھونے کا وجوب

٥٦٥- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالُوا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى شَدَّادٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَتَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو کہا: اے عبدالرحمن! اچھی طرح مکمل وضو کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: (خشک) ایڑیوں کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٠٩٢)

٥٦٦- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٠٩٢)

٥٦٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالَا نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَوْ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي جَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَمَرَرْنَا عَلَى بَابِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

مہری کے آزاد کردہ غلام سالم بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبدالرحمن بن ابی بکر' سعد بن ابی وقاص کے جنازہ میں جا رہے تھے' ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث سنائی۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٠٩٢)

٥٦٨- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ نَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ كُنْتُ أَنَا مَعَ عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٠٩٢)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٥٦٩- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ جا رہے تھے' ایک

يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّئُوا وَهُمْ عِجَالٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ. ابوداؤد(۹۷) النسائی(۱۱۱-۱۴۲) ابن ماجه(۴۵۰)

جگہ ہم کو پانی نظر آیا اور لوگوں نے عصر کے لیے جلدی جلدی وضو کرنا شروع کر دیا' جب ہم ان کے پاس پہنچے تو ان کی ایڑیاں خشک تھیں اور ان کو پانی نے چھوا تک نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (خشک) ایڑیوں کے لیے عذاب کی ہلاکت ہے' مکمل وضو کیا کرو۔

۵۷۰- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ وَفِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْأَعْرَجِ. سابقہ(۵۶۹)

امام مسلم فرماتے ہیں ایک اور سند کے ساتھ بھی اسی طرح یہ روایت منقول ہے مگر اس میں "وضو مکمل کرو" کا جملہ نہیں ہے۔

۵۷۱- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ أَبُو كَامِلٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ ﷺ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ. البخاری(۹۶-۱۶۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے تھے جس وقت آپ ہمارے پاس پہنچے تو عصر کی نماز کا وقت آ چکا تھا' ہم وضو کرنے لگے اور پاؤں پر مسح کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے باآواز بلند فرمایا: "(خشک) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے"۔

۵۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ نَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا لَمْ يَغْسِلْ عَقِبَهُ فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ. مسلم تحفة الاشراف(۱۴۳۷۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے (وضو میں) ایڑی کو نہیں دھویا تھا' رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھ کر فرمایا: (خشک) ایڑیوں کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔

۵۷۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَقَالَ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ. البخاری(۱۶۵) النسائی(۱۱۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ ایک برتن سے پانی لے کر وضو کر رہے تھے' انہوں نے ان لوگوں سے کہا پورا وضو کیا کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (خشک) ایڑیوں کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔

۵۷۴- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ. مسلم تحفة الاشراف(۱۲۶۰۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (خشک) ایڑیوں پر جہنم کا عذاب ہے۔

۱۰- بَابُ وُجُوبِ اسْتِيعَابِ جَمِيعِ

تمام اعضاء وضو کو مکمل طور پر دھونے

أَجْزَاءِ مَحَلِّ الطَّهَارَةِ

۵۷۵- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلَى قَدَمِهِ فَأَبْصَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ فَرَجَعَ ثُمَّ صَلَّى. ابن ماجہ(٦٦٦)

کا استحباب

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے وضو کیا اور اپنے پیر میں ناخن جتنی جگہ چھوڑ دی' نبی ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: جاؤ اچھی طرح وضو کرو' وہ واپس گیا اور پھر نماز پڑھی۔

۱۱- بَابُ خُرُوجِ الْخَطَايَا مَعَ مَاءِ الْوُضُوءِ

۵۷۶- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ. الترمذی(٢)

۵۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ قَالَ نَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف(٩٧٩٦)

وضو کے پانی کے ساتھ گناہوں کا جھڑنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مومن وضو کرتا ہے تو جس وقت چہرہ دھوتا ہے تو پیچھے ہی چہرے سے پانی گرتا ہے یا پانی کا آخری قطرہ گرتا ہے اس کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے اپنی آنکھوں سے کیے تھے اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو جیسے ہاتھوں سے لگ کر پانی کے قطرے گرتے ہیں تو اس کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے ہاتھوں سے کیے تھے اور جب وہ اپنے پیروں کو دھوتا ہے تو پیچھے ہی اس کے پیروں سے پانی گرتا ہے اس کے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے اپنے پیروں سے کیے تھے' یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مکمل طور پر اچھی طرح وضو کیا اس کے تمام جسم حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔

۱۲- بَابُ اسْتِحْبَابِ إِطَالَةِ الْغُرَّةِ وَالتَّحْجِيلِ فِي الْوُضُوءِ

۵۷۸- حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ

اعضاء وضو کو چمکانے کے لیے مقررہ حد سے زیادہ دھونے کا استحباب

نعیم بن عبداللہ مجمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے اپنا چہرہ دھویا' پھر دایاں ہاتھ بازو تک دھویا' پھر بایاں ہاتھ بازو تک دھویا' پھر سر کا مسح کیا' پھر دایاں پیر پنڈلیوں تک دھویا' پھر بایاں پیر پنڈلیوں تک دھویا' پھر کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ

اليمنى حتى أشرع في العضد ثم غسل يده اليسرى حتى أشرع في العضد ثم مسح رأسه ثم غسل رجله اليمنى حتى أشرع في الساق ثم غسل رجله اليسرى حتى أشرع في الساق ثم قال هكذا رأيت رسول الله ﷺ يتوضأ وقال قال رسول الله ﷺ أنتم الغر المحجلون يوم القيامة من إسباغ الوضوء فمن استطاع منكم فليطل غرته وتحجيله. البخاري (١٣٦)

ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تم اس حال میں اٹھو گے کہ تمہارا چہرہ اور ہاتھ پیر وضو مکمل کرنے کی وجہ سے سفید اور چمک رہے ہوں گے لہٰذا جو شخص تم میں سے طاقت رکھتا ہو وہ اپنے ہاتھوں' پیروں اور چہرہ کی سفیدی اور چمک کو لمبا اور زیادہ کرے۔

٥٧٩- وحدثني هارون بن سعيد الأيلي قال حدثني ابن وهب قال أخبرني عمرو بن الحارث عن سعيد بن أبي هلال عن نعيم بن عبد الله أنه رأى أبا هريرة يتوضأ فغسل وجهه ويديه حتى كاد يبلغ المنكبين ثم غسل رجليه حتى رفع إلى الساقين ثم قال سمعت رسول الله ﷺ يقول إن أمتي يأتون يوم القيامة غرا محجلين من أثر الوضوء فمن استطاع منكم أن يطيل غرته فليفعل.
سابقہ (٥٧٨)

نعیم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' انہوں نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا اور لگتا تھا کہ وہ اپنے کندھوں کو بھی دھو ڈالیں گے پھر انہوں نے اپنے پیروں کو دھویا حتیٰ کہ پنڈلیوں کو بھی دھو ڈالا' پھر کہنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: قیامت کے دن میری اُمت کا چہرہ اور ہاتھ پاؤں آثار وضو کی وجہ سے سفید اور چمک رہے ہوں گے لہٰذا تم میں سے جو شخص اس سفیدی اور چمک کو زیادہ کر سکتا ہو اس کو زیادہ لمبا کرے۔

٥٨٠- حدثنا سويد بن سعيد وابن أبي عمر جميعا عن مروان الفزاري قال ابن أبي عمر حدثنا مروان عن أبي مالك الأشجعي سعد بن طارق عن أبي حازم عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال إن حوضي أبعد من أيلة من عدن لهو أشد بياضا من الثلج وأحلى من العسل باللبن ولآنيته أكثر من عدد النجوم وإني لأصد الناس عنه كما يصد الرجل إبل الناس عن حوضه قالوا يا رسول الله أتعرفنا يومئذ قال نعم لكم سيما ليست لأحد من الأمم تردون علي غرا محجلين من أثر الوضوء. ابن ماجہ (٤٢٨٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا حوض مقامِ عدن سے لے کر ایلہ تک کے فاصلے سے زیادہ بڑا ہے اور اس کا پانی برف سے زیادہ سفید' شہد ملے دودھ سے زیادہ شیریں اور اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں سے زیادہ ہے اور میں دوسرے لوگوں کو اس حوض سے اس طرح روکوں گا جیسے کوئی شخص اپنے حوض سے پرائے اونٹوں کو روکتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ہمیں اس دن پہچان لیں گے؟ فرمایا: ہاں! تم میں ایک ایسی علامت ہے جو دوسری کسی امت میں نہیں ہوگی' تم جس وقت حوض پر میرے پاس آؤ گے تو تمہارا چہرہ اور ہاتھ پیر آثار وضو کی وجہ سے سفید اور چمکدار ہوں گے۔

٥٨١- وحدثنا أبو كريب وواصل بن عبد الأعلى واللفظ لواصل قالا حدثنا ابن فضيل عن أبي مالك الأشجعي عن أبي حازم عن أبي هريرة قال قال رسول

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت حوض پر آئے گی اور میں اس وقت دوسرے لوگوں کو حوض سے روک رہا ہوں گا جیسے کوئی شخص

ﷺ تَرِدُ عَلَيَّ أُمَّتِي الْحَوْضَ وَأَنَا أَذُودُ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ إِبِلَ الرَّجُلِ عَنْ إِبِلِهِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ تَعْرِفُنَا قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيمَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ وَلَيُصَدَّنَّ عَنِّي طَائِفَةٌ مِنْكُمْ فَلَا يَصِلُونَ وَأَقُولُ يَا رَبِّ هَؤُلَاءِ مِنْ أَصْحَابِي فَيُجِيبُنِي مَلَكٌ وَهَلْ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ. ماجه(٥٨٠)

اپنے حوض سے پرائے اونٹوں کو دور کرتا ہے۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا نبی اللہ! آپ ہم کو پہچان لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! کیونکہ تمہاری ایک ایسی نشانی ہوگی جو کسی امت میں نہیں ہوگی تم جس وقت میرے حوض پر آؤ گے تو تمہارا چہرہ اور ہاتھ پیر آثار وضو کی وجہ سے سفید اور چمکدار ہوں گے اور تم (امت دعوت) میں سے ایک گروہ کو میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا پس وہ مجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے میں کہوں گا اے میرے رب! یہ میرے صحابہ ہیں' پھر مجھے ایک فرشتہ جواب دے گا کیا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا باتیں نکالی تھیں؟

٥٨٢- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ حَوْضِي لَأَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَذُودُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْغَرِيبَةَ عَنْ حَوْضِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَتَعْرِفُنَا قَالَ نَعَمْ تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ. ابن ماجه(٤٣٠٢)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا حوض مقام عدن سے لے کر مقام ایلہ تک کے فاصلہ سے زیادہ بڑا ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں اپنے حوض سے دوسرے لوگوں کو اس طرح دور کروں گا جس طرح کوئی شخص پرائے اونٹوں کو اپنے حوض سے دور کرتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہم کو پہچان لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! تم میرے حوض پر جب آؤ گے تو تمہارے چہرے اور ہاتھ پیر آثار وضو سے سفید اور چمک دار ہوں گے اور یہ علامت تمہارے سوا اور کسی میں نہیں ہوگی۔

٥٨٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى الْمَقْبُرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا قَالُوا أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ فَقَالُوا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان تشریف لے گئے اور فرمایا: السلام علیکم! اے مومنو! ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں میری خواہش ہے کہ ہم اپنے (دینی) بھائیوں کو دیکھیں۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے (دینی) بھائی نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا تم میرے صحابہ ہو اور ہمارے (دینی) بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے' صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچان لیں گے جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے؟ آپ نے فرمایا' یہ بتاؤ کہ کسی شخص کے ایسے گھوڑے جو سفید اور سفید چہرے ہاتھوں

بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ أَلاَ لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي كَمَا يُذَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ أُنَادِيهِمْ أَلاَ هَلُمَّ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٠٠٨)

والے (پنج کلیان) ہوں، سیاہ گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو ان میں سے شناخت نہیں کرے گا؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا میری امت جس وقت میرے حوض پر آئے گی تو ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں آثار وضو سے سفید اور چمکدار ہوں گے اور میں ان کے استقبال کے لیے پہلے سے حوض پر موجود ہوں گا اور سنو! بعض لوگ میرے حوض سے اس طرح دور ہوں گے جس طرح بھٹکا ہوا اونٹ دور کر دیا جاتا ہے میں انہیں آواز دوں گا "ادھر آؤ" پھر کہا جائے گا "انہوں نے آپ کے وصال کے بعد اپنا دین بدل لیا تھا" پھر میں کہوں گا "دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ"۔

٥٨٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ نَا مَعْنٌ قَالَ نَا مَالِكٌ جَمِيعًا عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبُرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي.

ابوداؤد (٣٢٣٧) النسائی (١٥٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان میں تشریف لے گئے اور فرمایا: اے مومنو! السلام علیکم ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے ساتھ لاحق ہونے والے ہیں، باقی حدیث حسب سابق ہے۔

١٣- بَابُ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ

جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا وہاں تک زیور پہنایا جائے گا

٥٨٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا خَلَفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ فَكَانَ يَمُدُّ يَدَهُ حَتَّى يَبْلُغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذَا الْوُضُوءُ فَقَالَ يَا بَنِي فَرُّوخَ أَنْتُمْ هٰهُنَا لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هٰهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هٰذَا الْوُضُوءَ سَمِعْتُ خَلِيلِي ﷺ يَقُولُ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ. النسائی (١٤٩)

ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑا ہوا تھا اور وہ نماز پڑھنے کے لیے وضو کر رہے تھے۔ وہ اپنا ہاتھ دھونے کے لیے بڑھاتے یہاں تک کہ ہاتھوں کو بغلوں تک دھو ڈالتے میں نے کہا اے ابو ہریرہ! یہ آپ کس طرح وضو کر رہے ہیں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عجمی کے بچے! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم یہاں کھڑے ہو تو میں اس قسم کا وضو نہ کرتا، میں نے اپنے خلیل ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: مومن کے اعضاء میں وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک اس کے وضو کا پانی پہنچے گا۔

١٤- بَابُ فَضْلِ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ عَلَى

تکلیف کے وقت مکمل وضو کرنے

الْمَكَارِهِ

کی فضیلت

٥٨٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ. الترمذی (٥١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی عبادت نہ بتاؤں جس سے تمہارے گناہ مٹ جائیں اور جس سے تمہارے درجات بلند ہو جائیں صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تکلیف کے وقت مکمل وضو کرنا، زیادہ قدم چل کر مسجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور تمہارے لیے یہی رباط ہے (یعنی اپنے آپ کو عبادت کے لیے پابند کر لینا)۔

٥٨٧- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ نَا مَعْنٌ قَالَ نَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ ذِكْرُ الرِّبَاطِ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ ذِكْرٌ مَرَّتَيْنِ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ. النسائی (١٤٣)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے مگر اس میں رباط کے لفظ کو دو بار ذکر فرمایا ہے۔

١٥- بَابُ السِّوَاكِ

مسواک کا بیان

٥٨٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. ابوداؤد (٤٦) النسائی (٥٣٣) ابن ماجہ (٦٩٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے مسلمانوں پر دشوار معلوم نہ ہوتا، اور ایک روایت میں ہے اگر مجھے اپنی امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

٥٨٩- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ.

ابوداؤد (٥١) النسائی (٨) ابن ماجہ (٢٩٠)

حضرت شریح بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا: "مسواک"۔

٥٩٠- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَدَأَ بِالسِّوَاكِ.

سابقہ (٥٨٩)

حضرت شریح بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔

۵۹۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ وَهُوَ ابْنُ جَرِيرٍ الْمَعْوَلِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ. البخاری(۲٤٤) ابوداؤد(٤۹) النسائی(۳)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسواک کی ایک طرف آپ کی زبان پر تھی۔

۵۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

البخاری (۲٤۵-۸۸۹-۱۱۳٦) ابوداؤد (۵۵) النسائی (۲-۱٦۲۰-۱٦۲۱-۱٦۲۲-۱٦۲۳) ابن ماجہ (۲۸٦)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تہجد پڑھنے کے لیے اٹھتے تو منہ کو مسواک کے ساتھ صاف کیا کرتے تھے۔

۵۹۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُولَا لِيَتَهَجَّدَ. سابقہ(۵۹۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو مسواک کرتے تھے۔

۵۹٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. سابقہ(۵۹۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو مسواک سے منہ صاف کرتے تھے۔

۵۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ فِي آلِ عِمْرَانَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ حَتَّى بَلَغَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ثُمَّ رَجَعَ فَتَسَوَّكَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى. مسلم تحفۃ الاشراف(٦۲۸٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک رات کو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس رہے رات کے آخر حصہ میں نبی اکرم ﷺ اٹھے سورۂ آل عمران کی یہ آیت اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ سے فَقِنَا عَذَابَ النَّار تک پڑھی پھر رسول اللہ ﷺ گھر لوٹ گئے پھر آپ نے مسواک کی اور وضو کیا پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی پھر آپ لیٹ گئے پھر کھڑے ہوئے اور آسمان کی طرف دیکھا پھر یہ آیت دوبارہ پڑھی پھر مسواک کی اور وضو کیا اور پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

۱٦- بَابُ خِصَالِ الْفِطْرَةِ

بعض سنتوں کا بیان

۵۹٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا ابْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں سنت ہیں۔ ختنہ کرنا زیر ناف

عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ. البخاری (۵۸۸۹-۵۸۹۱-۶۲۹۷) ابوداؤد (۴۱۹۸) النسائی (۱۱) ابن ماجہ (۲۹۲)

بال صاف کرنا' ناخن کاٹنا' بغل کے بال نوچنا اور مونچھیں ترشوانا۔

۵۹۷- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الِاخْتِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ. النسائی (۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں سنت ہیں' ختنہ کرنا' زیر ناف بال صاف کرنا' مونچھیں ترشوانا' ناخن کاٹنا اور بغل کے بال نوچنا۔

۵۹۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَنَتْفِ الْإِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً. ابوداؤد (۴۲۰۰) الترمذی (۲۷۵۸-۲۷۵۹) النسائی (۱۴) ابن ماجہ (۲۹۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے مونچھیں ترشوانے' ناخن کاٹنے' بغل کے بال نوچنے' زیر ناف بال صاف کرنے کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن مقرر فرمائی ہے۔

۵۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى. النسائی (۱۵-۵۲۴۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مونچھیں مٹاؤ اور ڈاڑھی بڑھاؤ۔

۶۰۰- وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ أُمِرْنَا بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ. ابوداؤد (۴۱۹۹) الترمذی (۲۷۶۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمیں مونچھیں مٹانے اور ڈاڑھی بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے۔

۶۰۱- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَوْفُوا اللِّحَى. البخاری (۵۸۹۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مونچھیں مٹا کر اور ڈاڑھی بڑھا کر مشرکین کی مخالفت کرو۔

۶۰۲- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آتش پرستوں کی مخالفت کرو' مونچھیں

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَ اَرْخُوا اللِّحٰى خَالِفُوا الْمَجُوْسَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۰۸۹)

ترشواؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔

۶۰۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا نَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَ غَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَ نَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَ نَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ زَادَ قُتَيْبَةُ قَالَ وَكِيْعٌ اِنْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ.

ابوداؤد (۵۳) الترمذی (۲۷۵۷) النسائی (۵۰۵۵-۵۰۵۶-۵۰۵۷) ابن ماجۃ (۲۹۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں سنت ہیں' مونچھیں ترشوانا' داڑھی بڑھانا' مسواک کرنا' ناک میں پانی ڈالنا' ناخن ترشوانا' جوڑوں کا دھونا' بغل کے بال نوچنا' زیر ناف بال صاف کرنا' استنجا کرنا' راوی دسویں سنت بیان کرنا بھول گیا' لیکن اس کا خیال ہے کہ وہ کلی کرنا ہے۔

۶۰۴- وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ قَالَ اَبُوْهُ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ. ساجد (۶۰۳)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ بیان کر کے فرمایا' اس سند کے ساتھ بھی حسب سابق حدیث مروی ہے۔

۱۷- بَابُ الْاِسْتِطَابَةِ

استنجاء

۶۰۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ اَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قِيْلَ لَهُ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ فَقَالَ اَجَلْ لَقَدْ نَهَانَا اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ.

ابوداؤد (۷) الترمذی (۱۶) النسائی (۴۱-۴۹) ابن ماجۃ (۳۱۶)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان سے مشرکین نے کہا کہ تمہارے نبی تم کو ہر چیز کی تعلیم دیتے ہیں حتیٰ کہ قضاء حاجت کا طریقہ بھی بتلاتے ہیں' حضرت سلمان نے کہا ہاں ہم کو رسول اللہ ﷺ نے قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے سے' دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے' تین سے کم پتھر استعمال کرنے سے' اور ہڈی یا گوبر سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۶۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لَنَا بَعْضُ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے بعض مشرکین نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ تمہارے نبی تم کو ہر چیز کی تعلیم دیتے ہیں حتیٰ کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی بتاتے

الْمُشْرِكِينَ إِنِّي أَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى يُعَلِّمَكُمُ الْخِرَاءَةَ فَقَالَ أَجَلْ إِنَّهُ نَهَانَا أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِينِهِ أَوْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَنَهَانَا عَنِ الرَّوْثِ وَالْعِظَامِ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ. ماجه(٦٠٥)

ہیں' حضرت سلمان نے کہا کہ ہاں یہی بات ہے' رسول اللہ ﷺ نے ہم کو دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے' قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے' گوبر یا ہڈی یا تین سے کم پتھروں کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٦٠٧- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَمَسَّحَ بِعَظْمٍ أَوْ بِبَعْرٍ.

ابوداؤد(٣٨)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہڈی یا مینگنی کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٦٠٨- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ سَمِعْتَ الزُّهْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا بِبَوْلٍ وَلَا غَائِطٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ. البخاري(١٤٤-٣٩٤) ابوداؤد(٩) الترمذي(٨) النسائي (٢١-٢٢) ابن ماجه(٣١٨)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ کرو نہ پیٹھ خواہ پیشاب کرنا ہو یا پاخانہ البتہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کیا کرو۔ حضرت ابوایوب کہتے ہیں ہم ملک شام میں گئے تو وہاں قبلہ کی جانب بیت الخلاء بنے ہوئے تھے' ہم وہاں قضاء حاجت کے وقت رخ بدل کر بیٹھتے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتے۔

٦٠٩- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ عَلَى حَاجَتِهِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا.

مسلم تحفة الاشراف(١٢٨٥٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص قضاء حاجت کے لیے بیٹھے تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پیٹھ۔

٦١٠- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلَاتِي انْصَرَفْتُ إِلَيْهِ مِنْ شِقِّي فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ نَاسٌ إِذَا قَعَدْتَ لِلْحَاجَةِ تَكُونُ لَكَ فَلَا تَقْعُدْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَلَا بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ

واسع بن حبان بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کعبہ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب میں ان کی طرف مڑا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ جب تم قضاء حاجت کے لیے بیٹھو تو کعبہ کی طرف منہ کرو اور نہ بیت المقدس کی طرف حالانکہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے گھر کی چھت پر چڑھا تو رسول اللہ

وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاعِدًا عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ.

ﷺ دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے قضاء حاجت فرما رہے تھے اور آپ کا منہ بیت المقدس کی طرف تھا۔

البخاری (۱۴۵-۱۴۸-۱۴۹-۳۱۰۲) ابوداؤد (۱۲) الترمذی (۱۱) النسائی (۲۳) ابن ماجہ (۳۲۲)

۶۱۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَقِيتُ عَلَى بَيْتِ أُخْتِي حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاعِدًا لِحَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی بہن ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر گیا تو دیکھا رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت فرما رہے تھے آپ کا منہ مبارک شام کی طرف تھا اور پیٹھ قبلہ کی طرف تھی۔

سابقہ (۶۱۰)

۱۸- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے کی ممانعت

۶۱۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُمْسِكَنَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ وَلَا يَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرتے وقت اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ پانی پیتے وقت برتن میں سانس لے۔

البخاری (۱۵۳-۱۵۴-۵۶۳۰) ابوداؤد (۳۱) الترمذی (۱۵) النسائی (۲۴-۴۷-۴۸) ابن ماجہ (۳۱۰)

۶۱۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ. سابقہ (۶۱۲)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔

۶۱۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ وَأَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَأَنْ يَسْتَطِيبَ بِيَمِينِهِ. سابقہ (۶۱۲)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے' شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونے اور دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۹- بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُوْرِ وَغَيْرِهٖ

وضو وغیرہ میں دائیں طرف سے ابتداء کرنا

۶۱۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وضو کرنے' مانگ نکالنے اور جوتی پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتداء کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

إذا تطهر وفي ترجله إذا ترجل وفي انتعاله إذا انتعل.

البخاری (١٦٨-٤٢٦-٥٣٨٠-٥٨٥٤-٥٩٢٦) ابوداؤد (٤١٤٠)
الترمذی (٦٠٨) النسائی (١١٢-٤١٩-٥٢٥٥) ابن ماجہ (٤٠١)

٦١٦- وحدثنا عبيد الله بن معاذ قال نا أبي قال نا شعبة عن الأشعث عن أبيه عن مسروق عن عائشة قالت كان رسول الله ﷺ يحب التيمن في شأنه كله في نعليه وترجله وطهوره. سابقه (٦١٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر کام میں دائیں جانب سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے' خواہ جوتی پہننا ہو کنگھی کرنا ہو یا وضو کرنا۔

٢٠- باب النهي عن التخلي في الطرق والظلال

راستے یا سائے میں قضائے حاجت سے ممانعت کا بیان

٦١٧- حدثنا يحيى بن أيوب وقتيبة وابن حجر جميعا عن إسماعيل بن جعفر قال ابن أيوب نا إسماعيل قال أخبرني العلاء عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال اتقوا اللعانين قالوا وما اللعانان يا رسول الله قال الذي يتخلى في طريق الناس أو في ظلهم.

ابوداؤد (٢٥)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لعنت کرنے والوں سے بچو صحابہ نے پوچھا کہ یارسول اللہ! لعنت کرنے والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا جو شخص لوگوں کے راستہ یا ان کے سائے کی جگہ میں قضاء حاجت کرے (یعنی یہ فعل لعنت ملامت کا سبب ہے)۔

٢١- باب الاستنجاء بالماء من التبرز

پانی کے ساتھ استنجاء کرنا

٦١٨- وحدثنا يحيى بن يحيى قال أنا خالد بن عبد الله عن خالد عن عطاء بن أبي ميمونة عن أنس بن مالك أن رسول الله ﷺ دخل حائطا وتبعه غلام معه ميضأة هو أصغرنا فوضعها عند سدرة فقضى رسول الله ﷺ حاجته فخرج علينا وقد استنجى بالماء.

البخاری (١٥٠-١٥١-١٥٢-٢١٧-٥٠٠) ابوداؤد (٤٣)
النسائی (٤٥)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ ایک لڑکا بھی تھا جو سب سے عمر میں کم تھا اس نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے پانی کا برتن لیا ہوا تھا اس نے وہ برتن آپ کے پاس رکھ دیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے قضاء حاجت کی پانی سے استنجاء کیا پھر ہمارے پاس تشریف لائے۔

٦١٩- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا وكيع وغندر عن شعبة ح وحدثنا محمد بن المثنى واللفظ له قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عطاء بن أبي ميمونة أنه سمع أنس بن مالك يقول كان رسول الله ﷺ يدخل الخلاء فأحمل أنا وغلام نحوي إداوة من ماء وعنزة فيستنجي بالماء. سابقه (٦١٨)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو آپ کے ہمراہ میں اور ایک میرا ہم عمر لڑکا ہوتا تھا اور ہم پانی کا برتن اور نیزہ لے کر ساتھ چلتے تھے اور رسول اللہ ﷺ پانی سے استنجاء فرماتے تھے۔

٦٢٠- وحدثني زهير بن حرب وأبو كريب واللفظ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

زُهَيْرٌ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَبَرَّزُ لِحَاجَتِهِ فَآتِيهِ بِالْمَاءِ فَيَغْتَسِلُ.

سابقہ (٦١٨)

رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے اور میں آپ کے ساتھ پانی لے جایا کرتا تھا جس سے آپ استنجا فرماتے۔

٢٢- بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح

٦٢١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ بَالَ جَرِيرٌ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيلَ تَفْعَلُ هَذَا فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانَ يُعْجِبُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ.

البخاری (٣٨٧) الترمذی (٩٣) النسائی (١١٨-٧٧٣) ابن ماجہ (٥٤٣)

ہمام بیان کرتے ہیں کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا' ان سے کسی نے کہا آپ موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ حضرت جریر نے کہا ہاں! میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے' اعمش کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا لوگوں کو یہ حدیث بہت پسند تھی کیونکہ حضرت جریر سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد اسلام لائے تھے (سورۂ مائدہ میں آیت وضو ہے یعنی موزوں پر مسح کا حکم پیر دھونے کے حکم کے بعد نازل ہوا ہے)۔

٦٢٢- وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيسَى وَسُفْيَانَ قَالَ فَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ يُعْجِبُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ.

سابقہ (٦٢١)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا کہ اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٦٢٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَانْتَهَى إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّيْتُ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَوْتُ حَتَّى قُمْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.

البخاری (٢٢٥-٢٢٤-٢٢٦-٢٤٧١) ابو داؤد (٢٣) الترمذی (١٣) النسائی (٢٦-٢٧-٢٨-١٨) ابن ماجہ (٣٠٥-٣٠٦-٥٤٤)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا آپ کوڑا ڈالنے کی جگہ پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا' میں ایک طرف ہٹنے لگا' آپ نے اشارہ سے مجھے قریب بلایا یہاں تک کہ میں آپ کی ایڑیوں کے قریب کھڑا ہو گیا پھر آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

٦٢٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ أَبُو مُوسَى يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ وَيَبُولُ فِي قَارُورَةٍ وَيَقُولُ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ جِلْدَ أَحَدِهِمْ بَوْلٌ قَرَضَهُ بِالْمَقَارِيضِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَوَدِدْتُ أَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يُشَدِّدُ هَذَا التَّشْدِيدَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَتَمَاشَى فَأَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ. سابقہ (٦٢٣)

ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ پیشاب کے معاملہ میں بہت احتیاط کرتے تھے اور ایک بوتل میں پیشاب کیا کرتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ قوم بنی اسرائیل میں سے جب کسی کی کھال پر پیشاب لگ جاتا تو وہ اس کھال کو قینچی سے کاٹ ڈالتے تھے۔ حضرت حذیفہ نے یہ سن کر کہا میری خواہش ہے کہ اگر تمہارے ساتھی اس قدر سختی نہ کرتے تو اچھا تھا کیونکہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے کوڑے کے ایک ڈھیر پر جو ایک دیوار کے پیچھے تھا وہاں جا کر کھڑے ہو کر پیشاب کیا میں دور ہٹنے لگا تو آپ نے مجھے قریب آنے کا اشارہ کیا، میں آ کر آپ کی ایڑیوں کے قریب کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ آپ فارغ ہو گئے۔

٦٢٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ مَكَانَ حِينَ حَتَّى.

البخاری (١٨٢- ٢٠٣- ٢٠٦- ٤٤٢١- ٥٧٩٩) ابوداؤد (١٤٩-١٥١) النسائی (٧٩-٨٢-١٢٤) ابن ماجہ (٥٤٥)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے، جب حضور قضائے حاجت سے فارغ ہو گئے تو حضرت مغیرہ نے پانی ڈال کر آپ کو وضو کرایا اور آپ نے موزوں پر مسح کیا۔

٦٢٦- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

سابقہ (٦٢٥)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا اس سند کے ساتھ یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چہرہ اور ہاتھ دھوئے سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

٦٢٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ نَزَلَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ كَانَتْ مَعِي فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ مسلم تحفۃ الاشراف (١١٤٨٨)

حضرت مغیرہ بن شعبہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات کو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا، اچانک رسول اللہ ﷺ ایک نشیب میں اترے قضاء حاجت کی تو میں جو برتن ساتھ لے کر گیا تھا اس سے آپ کو وضو کرایا اور موزوں پر آپ نے مسح کیا۔

٦٢٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ فَأَخَذْتُهَا ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى.

بخاری (۳۶۳-۳۸۸-۲۹۱۸-۵۷۹۸) نسائی (۱۲۴) ابن ماجہ (۳۸۹)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مغیرہ! پانی کا برتن ساتھ لے لو چنانچہ میں برتن لے کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکل پڑا حضور مجھ سے بہت دور چلے گئے حتیٰ کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت فرما کر تشریف لائے' آپ نے رومی جبہ پہنا ہوا تھا جس کی آستینیں بہت تنگ تھیں' رسول اللہ ﷺ نے آستینوں سے ہاتھ باہر نکالنا چاہا تو ہاتھ نکل نہ سکے پھر آپ نے نیچے سے ہاتھوں کو نکال لیا پھر میں نے آپ کو نماز کے لیے وضو کرایا' آپ نے موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

٦٢٩- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ إِسْحَاقُ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَا. سابقہ (۶۲۸)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے' جب آپ واپس آئے تو میں پانی کا برتن لے کر آیا تاکہ میں آپ کو وضو کراؤں' آپ نے ہاتھ دھوئے' چہرہ دھویا' پھر کلائیاں دھونے کے لیے ہاتھ جبہ سے نکالنے لگے مگر تنگ آستینوں کی وجہ سے آپ نے نیچے سے اپنے ہاتھوں کو نکال لیا' پھر آپ نے کلائیاں دھوئیں' سر کا مسح کیا' موزوں پر مسح کیا' پھر ہم کو نماز پڑھائی۔

٦٣٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي مَسِيرٍ فَقَالَ لِي أَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

سابقہ (۶۲۵)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات سفر میں' میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا آپ نے مجھ سے پوچھا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے کہا "ہاں" پھر رسول اللہ ﷺ سواری سے اترے اور ایک طرف نکل پڑے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں نظروں سے اوجھل ہو گئے' پھر واپس تشریف لائے' میں نے آپ کو وضو کرانا شروع کیا' آپ نے اپنا چہرہ دھویا۔ چونکہ آپ نے تنگ اونی جبہ پہنا ہوا تھا' اس لیے کلائیاں اس میں سے نہ نکل سکیں' پھر آپ نے نیچے سے کلائیاں نکالیں' پھر کلائیاں دھوئیں اور سر کا مسح کیا' پھر میں نے ارادہ کیا کہ آپ کے موزے اتاروں آپ نے فرمایا: "رہنے دو میں نے ان کو باوضو پہنا تھا" پھر

آپ نے موزوں پر مسح کیا۔

۶۳۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ وَضَّأَ النَّبِيَّ ﷺ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ.

سابقہ (۶۲۵)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو وضو کرایا آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور بتلایا کہ آپ نے موزے باوضو پہنے تھے۔

۲۳- بَابُ الْمَسْحِ عَلَى النَّاصِيَةِ وَالْعِمَامَةِ

پیشانی اور پگڑی پر مسح

۶۳۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ قَالَ نَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ قَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ فَأَتَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَأَلْقَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ يُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقُمْتُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَتْنَا.

النسائی (۱۰۸-۱۲۵)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں پیچھے رہ گئے آپ قضاء حاجت کر کے آئے اور پوچھا کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں پانی کا ایک برتن لایا' آپ نے اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھویا پھر جب میں سے کلائیوں کو نکالنا چاہا تو اس کی آستینیں تنگ تھیں پھر آپ نے جبے کے نیچے سے ہاتھوں کو نکال لیا اور جبہ اتار کر کندھوں پر ڈال لیا' پھر کلائیاں دھوئیں اور پیشانی کی مقدار سر پر مسح کیا اور عمامہ اور موزوں پر مسح کیا' اس کے بعد ہم دونوں اپنی اپنی سواریوں پر سوار ہوئے اور قوم سے جا ملے اس وقت صحابہ کرام نماز شروع کر چکے تھے اور عبدالرحمان بن عوف ان کو ایک رکعت نماز پڑھا چکے تھے' جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی آہٹ محسوس کی تو پیچھے ہٹنے لگے رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ نماز پڑھاتے رہیں' پھر انہوں نے پوری نماز پڑھائی جب انہوں نے سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ اور میں نے کھڑے ہو کر وہ ایک رکعت پڑھی جو ہم سے رہ گئی تھی۔

۶۳۳- حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمُقَدَّمِ رَأْسِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ.

ابوداؤد (۱۵۰) الترمذی (۱۰۰) النسائی (۱۰۷)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا' سر کے اگلے حصہ پر اور عمامہ پر۔

۶۳۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ (۶۳۲)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا اس سند کے ساتھ بھی اسی روایت منقول ہے۔

٦٣٥- وحدثنا محمد بن بشار ومحمد بن حاتم جميعا عن يحيى القطان قال ابن حاتم نا يحيى بن سعيد عن التيمي عن بكر بن عبد الله عن الحسن عن ابن المغيرة بن شعبة عن أبيه قال بكر وقد سمعت من ابن المغيرة. سابقه (٦٣٣)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

٦٣٦- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ومحمد بن العلاء قالا نا أبو معاوية ح وحدثنا إسحق قال انا عيسى بن يونس كلاهما عن الأعمش عن الحكم عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرة عن بلال أن رسول الله ﷺ مسح على الخفين والخمار وفي حديث عيسى حدثني الحكم قال حدثني بلال. وحدثنيه سويد بن سعيد قال نا علي يعني ابن مسهر عن الأعمش بهذا الإسناد وقال في الحديث رأيت رسول الله ﷺ.

الترمذي (١٠١) النسائي (١٠٤) ابن ماجه (٥٦١)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٢٤- باب التوقيت في المسح على الخفين

موزوں پر مسح کی مدت

٦٣٧- وحدثنا إسحق بن إبراهيم الحنظلي قال انا عبد الرزاق قال انا الثوري عن عمرو بن قيس الملائي عن الحكم بن عتيبة عن القاسم بن مخيمرة عن شريح بن هانئ قال أتيت عائشة أسألها عن المسح على الخفين فقالت عليك بابن أبي طالب فسله فإنه كان يسافر مع رسول الله ﷺ فسألناه فقال جعل رسول الله ﷺ ثلاثة أيام ولياليهن للمسافر ويوما وليلة للمقيم قال وكان سفيان إذا ذكر عمرا أثنى عليه.

النسائي (١٢٨-١٢٩) ابن ماجه (٥٥٢)

شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر موزوں پر مسح کرنے کی مدت پوچھی' آپ نے فرمایا' حضرت علی بن ابی طالب کے پاس جاؤ اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کرو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اکثر سفر میں رہا کرتے تھے۔ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتوں کی اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات کی مدت مقرر فرمائی ہے۔

٦٣٨- وحدثنا إسحق قال انا زكريا بن عدي عن عبيد الله بن عمرو عن زيد بن أبي أنيسة عن الحكم بهذا الإسناد مثله. سابقه (٦٣٧)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٦٣٩- وحدثني زهير بن حرب قال نا أبو معاوية عن

شریح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی

الأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتِ ائْتِ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. ماجه(٦٣٧)

اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کا مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا حضرت علی کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اس مسئلہ کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں' پھر میں حضرت علی کے پاس گیا اور انہوں نے حسب سابق حکم بیان کیا۔

٢٥- بَابُ جَوَازِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ

ایک وضو سے متعدد نمازوں کا جواز

٦٤٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ.

ابوداؤد(١٧٢) الترمذی(٦١) النسائی(١٣٣) ابن ماجہ(٥١٠)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے ایک وضو سے تمام نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا۔ حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: حضور آج آپ نے وہ کام کیا ہے جو اس سے پہلے نہیں کیا تھا آپ نے فرمایا میں نے یہ کام عمداً کیا ہے۔

٢٦- بَابُ كَرَاهَةِ غَمْسِ الْمُتَوَضِّئِ وَغَيْرِهِ يَدَهُ الْمَشْكُوكَ فِي نَجَاسَتِهَا فِي الإِنَاءِ قَبْلَ غَسْلِهَا ثَلَاثًا

تین بار ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنے کی کراہت

٦٤١- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَحَامِدُ ابْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَا نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.

النسائی(١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اس وقت تک برتن میں ہاتھ نہ ڈالے جب تک اپنے ہاتھ کو تین بار دھو نہ لے' کیونکہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے؟

٦٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ قَالَا نَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ يَرْفَعُهُ بِمِثْلِهِ. ابوداؤد(١٠٣)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت معمولی لفظی تغیر کے ساتھ منقول ہے۔

٦٤٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ سے حسب سابق یہ روایت منقول ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ح وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۷۴۲)

۶۴۴- وَحَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُكُمْ فَلْیُفْرِغْ عَلٰی یَدِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ اَنْ یُّدْخِلَ یَدَهٗ فِیْ اِنَائِهٖ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ فِیْمَ بَاتَتْ یَدُهٗ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۲۳۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی شخص بیدار ہو تو پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھ کو تین بار دھو لے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ نیند میں اس کا ہاتھ کہاں کہاں رہا ہے؟

۶۴۵- وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا الْمُغِیْرَةُ یَعْنِی الْحِزَامِیَّ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ح وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَ نَا خَالِدٌ یَعْنِی ابْنَ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ح وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ح وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِیُّ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِیْعًا اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زِیَادٌ اَنَّ ثَابِتًا مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ فِیْ رِوَایَتِهِمْ جَمِیْعًا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ كُلُّهُمْ یَقُوْلُ حَتّٰی یَغْسِلَهَا وَلَمْ یَقُلْ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ ثَلَاثًا اِلَّا مَا قَدَّمْنَا مِنْ رِوَایَةِ جَابِرٍ وَّابْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ وَّاَبِیْ صَالِحٍ وَّاَبِیْ رَزِیْنٍ فَاِنَّ فِیْ حَدِیْثِهِمْ ذِكْرَ الثَّلَاثِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۵۲۳-۱۴۰۸۹-۱۳۸۹۷-۱۲۲۲۸)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر اسانید کے ساتھ جو احادیث مروی ہیں ان میں صرف دھونے کا تذکرہ ہے تین بار دھونے کا ذکر نہیں ہے۔

۲۷- بَابُ حُكْمِ وُلُوْغِ الْكَلْبِ

کتے کے جھوٹے کا حکم

۶۴۶- وَحَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ وَّاَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْیُرِقْهُ ثُمَّ لْیَغْسِلْهُ سَبْعَ مِرَارٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اس برتن کو الٹ دو اور اس کو سات مرتبہ دھوؤ۔

النسائی (٦٦) ابن ماجه (٣٦٣)

٦٤٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَلْيُرِقْهُ. سابقه (٦٤٦)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے لیکن اس میں برتن کو الٹنے کا ذکر نہیں ہے۔

٦٤٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ. البخاری (١٧٢) النسائی (٦٣) ابن ماجه (٣٦٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک شخص کے برتن میں سے کتا پانی پی لے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔

٦٤٩- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طَهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ. مسلم تحفة الاشراف (١٤٥١٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کتا تمہارے کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو سات مرتبہ دھوؤ اور پہلی بار مٹی سے صاف کرو۔

٦٥٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طَهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيهِ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ. مسلم تحفة الاشراف (١٤٧٤٣)

حضرت ابو ہریرہ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے متعدد احادیث بیان کیں ازاں جملہ ایک یہ حدیث بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کتا تمہارے کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو سات مرتبہ دھوؤ۔

٦٥١- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ. ابوداؤد (٧٤) النسائی (٦٧-٣٣٥-٣٣٦) ابن ماجه (٣٦٥-٣٢٠٠-٣٢٠١)

حضرت عبداللہ بن مغفل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو کتوں کے قتل کرنے کا حکم دیا، پھر فرمایا انہیں کتوں کے قتل کرنے سے کیا ملے گا؟ پھر شکار کے لیے اور مویشیوں کی حفاظت کے لیے کتے رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈالے تو اس کو سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ اس کو مٹی سے دھوؤ۔

٦٥٢- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مِنَ الزِّيَادَةِ وَرَخَّصَ فِي

امام مسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت ذکر کی ہے جس میں آپ نے شکار کرنے، مویشیوں کی حفاظت اور کھیتوں کی حفاظت کے لیے کتوں کے رکھنے کی اجازت دی ہے۔

كَلْبَ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ وَلَيْسَ ذِكْرُ الزَّرْعِ فِي الرِّوَايَةِ غَيْرَ يَحْيَى. ابن ماجہ(٦٥١)

۲۸- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

٦٥٣- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالاَ أَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ. النسائی(٣٥) ابن ماجہ(٣٤٣)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمع شدہ پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٦٥٤- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لاَ يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ. مسلم تحفۃ الاشراف(١٤٥١٣)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ہرگز ٹھہرے ہوئے (ساکن) پانی میں پیشاب نہ کرے پھر اس میں غسل کرنے لگے۔

٦٥٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لاَ تَبُلْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لاَ يَجْرِي ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنْهُ. الترمذی(٦٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو پانی جاری نہ ہو اور ٹھہرا ہوا ہو اس میں کوئی پیشاب نہ کرے اور پھر اس کے بعد اس میں غسل کرنا شروع کر دے۔

۲۹- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الاِغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

جمع شدہ پانی کے اندر غسل کرنے کی ممانعت

٦٥٦- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ هَارُونُ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لاَ يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلاً. النسائی(٢٢٠) ابن ماجہ(٦٠٥)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں (جس پر غسل فرض ہو) جمع شدہ پانی کے اندر غسل نہ کرے۔ کسی شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا پھر وہ شخص کس طرح غسل کرے؟ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ وہ کسی چیز سے پانی لے اور باہر بیٹھ کر غسل کرے۔

۳۰- بَابُ وُجُوبِ غَسْلِ الْبَوْلِ وَغَيْرِهِ مِنَ النَّجَاسَاتِ إِذَا حَصَلَتْ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَّ الأَرْضَ يَطْهُرُ بِالْمَاءِ مِنْ

جب مسجد پیشاب یا دیگر نجاستوں سے ملوث ہو جائے تو اس کے دھونے کا وجوب اور طہارت کے لئے پانی سے

غَيْرِ حَاجَةٍ إِلَى حَفْرِهَا

دھونے کا کافی ہونا

٦٥٧- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعُوهُ وَلَا تُزْرِمُوهُ قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ

البخاري (٦٠٢٥) النسائي (٥٣) ابن ماجه (٥٢٨)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں آ کر پیشاب کر دیا' صحابہ میں سے بعض (اس کو منع کرنے کے لیے) اٹھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اس کو پیشاب کرنے سے مت روکو اور جب وہ دیہاتی پیشاب کر چکا تو آپ نے پانی کا ایک ڈول منگایا اور اس جگہ پر ڈال دیا۔

٦٥٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَبَالَ فِيهَا فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعُوهُ فَلَمَّا فَرَغَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذَنُوبٍ فَصُبَّ عَلَى بَوْلِهِ

ابن ماجه (٥٢٩) البخاري (٢١٩) النسائي (٥٤-٥٥)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی مسجد کے ایک کونہ میں آ کر کھڑا ہوا اور پیشاب کرنے لگا' صحابہ کرام نے اس کو ڈانٹنا شروع کیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو پیشاب کرنے دو' جب وہ پیشاب کر چکا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈول منگا کر وہ جگہ دھلوا دی۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسجد ناپاک ہو جائے تو اس کو فوراً دھو کر صاف کر لینا چاہیے۔ نیز یہ کہ کسی شخص کو برائی سے روکنے کے لیے نرمی سے کام لینا چاہیے' نیز دو خرابیوں کے مقابلہ میں اگر ایک خرابی کم درجہ کی ہو تو اس کو قبول کر لینا چاہیے کیونکہ جس وقت وہ اعرابی پیشاب کر رہا تھا اگر اس کو روکنے کی کوشش کی جاتی تو پیشاب اس کے کپڑوں پر گرتا یا مسجد کے دوسرے حصوں پر بھی گرتا' اور اگر زبردستی روک دیا جاتا تو اس کے بیمار ہونے کا خطرہ تھا جب کہ مسجد کا کچھ حصہ اس کے پیشاب کرنے کی وجہ سے نجس ہو ہی چکا تھا۔

٦٥٩- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ نَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ عَمُّ إِسْحَاقَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَهْ مَهْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک اعرابی آیا اور اس نے کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا' رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے کہا ٹھہر جا' ٹھہر جا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو پیشاب کرنے سے مت روکو' اس کو پیشاب کرنے دو' صحابہ کرام نے اس کو چھوڑ دیا' جب اس نے پیشاب کر لیا تو سرکار دو عالم ﷺ نے اس کو اپنے پاس بلایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ مساجد پیشاب اور دیگر نجاست سے آلودہ کرنے کے لائق نہیں' یہ اللہ پاک

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَأَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٦)

کے ذکر اور نماز اور تلاوت قرآن کے لیے ہیں' پھر صحابہ میں سے ایک آدمی کو پانی کا ڈول لانے کا حکم دیا وہ شخص پانی کے ڈول کو لایا اور اس نے اس پر پانی بہایا۔

٣١-بَابُ حُكْمِ بَوْلِ الطِّفْلِ الرَّضِيعِ وَ كَيْفِيَّةِ غَسْلِهِ

شیرخوار بچے کے پیشاب آلود کپڑے کو دھونے کا حکم

٦٦٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ بَوْلَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ. مسلم (٥٥٨٤) تحفۃ الاشراف (١٦٩٩٧)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ اپنے (نومولود) بچوں کو حصول برکت کی خاطر' رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لاتے' رسول اللہ ﷺ انہیں برکت کی دعا دیتے اور ان کے منہ میں کوئی چیز چبا کر دیتے' ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا جس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا' آپ نے پانی منگا کر کپڑوں پر بہایا اور دھونے میں زیادہ مبالغہ سے کام نہیں لیا۔

٦٦١- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصَبِيٍّ يَرْضَعُ فَبَالَ فِي حِجْرِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٧٧٥)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شیرخوار بچہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا' اس نے آپ کی گود میں پیشاب کر دیا' آپ نے پانی منگا کر اس جگہ بہا دیا۔

٦٦٢- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عِيسَى قَالَ نَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٧١٣٧)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حسب سابق حدیث بیان کی ہے۔

٦٦٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَوَضَعَتْهُ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ قَالَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى أَنْ نَضَحَ بِالْمَاءِ. البخاری (٢٢٣) ابوداؤد (٣٧٤) الترمذی (٧١) النسائی (٣٠١) ابن ماجہ (٥٢٤)

ام قیس بنت محصن بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک ایسا بچہ لے کر آئیں جس نے ابھی کھانا کھانا شروع نہیں کیا تھا' انہوں نے اس بچہ کو آپ کی گود میں بٹھا دیا اور اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا' آپ نے اس جگہ پانی بہا دیا۔

٦٦٤- وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ.

سابقہ (٦٦٣)

امام مسلم نے اسی سند کے ساتھ ایک اور حدیث بیان کی جس میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے پانی منگا کر کپڑے پر بہا دیا۔

٦٦٥- وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ

عتبہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ ام قیس بنت محصن

قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ ابْنِ مِحْصَنٍ أَحَدِ بَنِي أَسَدِ ابْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلَى ثَوْبِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا. سابقہ (٦٦٣)

حضرت عکاشہ بن محصن کی بہن تھیں جو بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھتے تھے اور یہ ان عورتوں میں سے تھیں جو سب سے پہلے ہجرت کر کے مدینہ آ گئیں' اور رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی وہ بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک کم سن بچہ کو لے گئیں جو ابھی کھانے کی عمر کو نہیں پہنچا تھا' اس بچے نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا' رسول اللہ ﷺ نے پانی منگا کر اس کپڑے پر بہا دیا' البتہ اس کو زیادہ کوشش سے نہیں دھویا۔

٣٢- بَابُ حُكْمِ الْمَنِيِّ

منی کا حکم

٦٦٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ بِعَائِشَةَ فَأَصْبَحَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّمَا كَانَ يُجْزِئُكَ إِنْ رَأَيْتَهُ أَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ فَإِنْ لَمْ تَرَ نَضَحْتَ حَوْلَهُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرْكًا فَيُصَلِّي فِيهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٩٤١)

علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک مہمان آیا' صبح کو وہ اپنے کپڑے دھو رہا تھا' حضرت عائشہ نے فرمایا اگر تم نے کپڑے پر کوئی داغ دیکھا تھا تو صرف اس جگہ کو دھو لیتے' اور اگر نہیں دیکھا تھا تو کپڑے کے چاروں طرف پانی چھڑک لیتے' کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے پر اگر منی لگی ہوتی تو میں اس کو (خشک ہونے کی وجہ سے) کھرچ دیا کرتی تھی' اور رسول اللہ ﷺ ان کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

٦٦٧- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ نَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمَنِيِّ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٩٦٣)

اسود اور ہمام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منی کا حکم پوچھا' آپ نے فرمایا میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے کھرچ دیا کرتی تھی۔

٦٦٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَهْدِيِّ ابْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ وَمُغِيرَةَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ فِي حَتِّ الْمَنِيِّ مِنْ

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچنے کے بارے میں حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ.
النسائی (٣٠٠) ابن ماجہ (٥٣٩)

٦٦٩- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.
ابوداؤد (٣٧١) النسائی (٢٩٦-٢٩٧-٢٩٨) ابن ماجہ (٥٣٧)

امام مسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

٠٠٠- بَابُ غَسْلِ الثَّوْبِ مِنَ الْمَنِيِّ

منی کو کپڑے سے دھونا

٦٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ ثَوْبَ الرَّجُلِ أَيَغْسِلُهُ أَمْ يَغْسِلُ الثَّوْبَ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ فِي ذٰلِكَ الثَّوْبِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى أَثَرِ الْغَسْلِ فِيهِ. البخاری (٢٢٩-٢٣٠-٢٣١-٢٣٢) ابوداؤد (٣٧٣) الترمذی (١١٧) النسائی (٢٩٤) ابن ماجہ (٥٣٦)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں پر جس جگہ منی لگی ہوتی آپ اس جگہ کو دھو دیتے اور انہی کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھنے چلے جاتے اور میں آپ کے کپڑوں پر بھیگے ہوئے نشانات کو دیکھتی تھی۔

٦٧١- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ فَحَدِيثُهُ كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ وَأَمَّا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ فَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. سابقہ (٦٧٠)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ خود منی لگے ہوئے کپڑے کو دھوتے تھے اور بعض روایات میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دھوتی تھیں۔

٦٧٢- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ أَبُو عَاصِمٍ قَالَ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ كُنْتُ نَازِلًا عَلَى عَائِشَةَ فَاحْتَلَمْتُ فِي ثَوْبَيَّ فَغَمَسْتُهُمَا فِي الْمَاءِ فَرَأَتْنِي جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَبَعَثَتْ إِلَيَّ عَائِشَةُ فَقَالَتْ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ بِثَوْبَيْكَ قَالَ قُلْتُ رَأَيْتُ مَا يَرَى النَّائِمُ فِي مَنَامِهِ قَالَتْ هَلْ رَأَيْتَ فِيهِمَا شَيْئًا قُلْتُ لَا قَالَتْ فَلَوْ رَأَيْتَ شَيْئًا غَسَلْتَهُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَحُكُّهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَابِسًا بِظُفُرِي. مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٢٢٤)

عبد اللہ بن شہاب خولانی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان گیا اور مجھے احتلام ہو گیا میں نے ان کپڑوں کو پانی میں ڈال دیا' حضرت عائشہ کی ایک کنیز نے یہ ماجرا دیکھا اور جا کر حضرت عائشہ سے بیان کیا۔ حضرت عائشہ نے میری طرف کنیز کو بھیج کر پوچھا کہ تم یہ کپڑا کیوں دھو رہے ہو؟ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا میں نے ایسا خواب دیکھا ہے جو مرد دیکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے کپڑوں میں اس کا کچھ اثر دیکھا؟ میں نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا! اگر تمہیں کوئی اثر دکھائی دیتا تب کپڑے کو دھونے کی ضرورت تھی' اور میں تو رسول اللہ ﷺ

کے کپڑے سے خشک منی کو ناخنوں سے کھرچ دیا کرتی تھی۔

٣٣- بَابُ نَجَاسَةِ الدَّمِ وَ كَيْفِيَّةِ غَسْلِهِ

٦٧٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِحْدَانَا يُصِيبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ الْحَيْضِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهِ قَالَ تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تَنْضَحُهُ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ.

البخاری (۲۲۷-۳۰۷) ابوداود (۳٦۱-۳٦۲) الترمذی (۱۳۸) النسائی (۲۹۲-۳۹۲) ابن ماجہ (٦۲۹)

خون کی نجاست اور اس کو دھونے کا طریقہ

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی ہم عورتوں میں سے کسی کے کپڑے پر حیض (ماہواری) کا خون لگ جاتا ہے اس کپڑے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: پہلے اس (لگے ہوئے) خون کو کھرچ ڈالے پھر پانی سے رگڑے اس کے بعد پانی بہا کر صاف کرلے پھر اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہے۔

٦٧٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ وَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ. سابقہ (٦٧٣)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٣٤- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى نَجَاسَةِ الْبَوْلِ وَ وُجُوبِ الْاِسْتِبْرَاءِ مِنْهُ

٦٧٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَ أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ فَدَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا.

البخاری (۲۱٦-۱۳٦۱-۱۳۷۸-٦۰۵۲) ابوداود (۲۰) الترمذی (۷۰) النسائی (۳۱-٦۷-۲۰٦۸،۲۰٦۷) ابن ماجہ (۳٤۷)

پیشاب کی نجاست پر دلیل اور اس سے احتراز کا وجوب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا دو قبروں سے گزر ہوا آپ نے فرمایا: ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی ایسی وجہ سے نہیں ہو رہا جس سے بچنا دشوار ہو ان میں سے ایک شخص چغلی کھایا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے بچنے میں احتیاط نہیں کرتا تھا پھر آپ نے ایک سبز شاخ منگائی اس کے دو ٹکڑے کیے اور ایک ٹکڑا ایک قبر پر گاڑ دیا اور دوسرا دوسری قبر پر پھر فرمایا جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

٦٧٦- حَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَ نَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ بِهَذَا

امام مسلم فرماتے ہیں ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت معمولی تغیر کے ساتھ منقول ہے۔

بِالْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ الْآخَرُ لَا يَسْتَتِرُ عَنِ الْبَوْلِ أَوْ مِنَ الْبَوْلِ. ابن ماجه (٦٧٥)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٣- كِتَابُ الْحَيْضِ

حیض کا بیان

١- بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ فَوْقَ الْإِزَارِ

ملبوس حائضہ ...

٦٧٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَتَأْتَزِرُ بِإِزَارٍ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا. البخاري (٣٠٠-٣٠١-٢٠٣١) ابوداؤد (٢٦٨) الترمذي (١٣٢) النسائي (٢٨٥-٣٧٢) ابن ماجه (٦٣٦)

حضرت عائشہ صد... ...ت کرتی ہیں کہ جب ہم (ازواج رسول اللہ ... سے کسی کو حیض (ماہواری) آ جاتا تو رسول اللہ ... باندھنے کا حکم دیتے پھر اس کو اپنے پاس لٹا لیتے۔

٦٧٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تَأْتَزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ. البخاري (٣٠٢) ابوداؤد (٢٧٣) ابن ماجه (٦٣٥)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم (ازواج رسول اللہ ﷺ) میں سے کوئی حائضہ ہوتی اور اس کا خون جوش سے نکل رہا ہوتا تو حضور ﷺ اس کو چادر باندھنے کا حکم دیتے، پھر اس کو اپنے ساتھ لٹا لیتے، حضرت عائشہ نے فرمایا اور تم میں سے کون شخص اپنی خواہش کو ضبط کرنے میں رسول اللہ ﷺ کی طرح قادر ہے۔

٦٧٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُ نِسَاءَهُ فَوْقَ الْإِزَارِ وَهُنَّ حُيَّضٌ. البخاري (٣٠٣) ابوداؤد (٢١٦٧)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ کی ازواج حالت حیض میں چادر باندھ لیتیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ لیٹ جاتے۔

٢- بَابُ الْاِضْطِجَاعِ مَعَ الْحَائِضِ فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ

حائضہ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنا

٦٨٠- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ

حضرت میمونہ زوجۂ رسول اللہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ ایام ماہواری میں رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ لیٹ جاتے اور ہمارے درمیان صرف ایک کپڑا ہوتا۔

ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْطَجِعُ مَعِيَ وَاَنَا حَائِضٌ وَبَيْنِيْ وَبَيْنَهُ ثَوْبٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۰۸۱)

۰۰۰۔ بَابُ النَّوْمِ مَعَ الْحَائِضِ فِيْ لِحَافٍ

حائضہ کے ساتھ چادر میں سونا

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ نَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمِيْلَةِ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِيْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيْلَةِ قَالَتْ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ فِي الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَنَابَةِ

البخاری (۲۹۸-۳۲۲-۳۲۳-۱۹۲۹) النسائی (۲۸۳-۳۶۹)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی۔ اچانک مجھے حیض آ گیا میں چپکے سے بستر سے نکلی اور میں نے اپنے حیض کے کپڑے لے لیے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! حضور نے مجھے بلایا اور میں حضور کے ساتھ اسی چادر میں لیٹ گئی نیز حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ وہ اور رسول اللہ ﷺ دونوں ایک برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

ف: اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ حائضہ عورت کے ساتھ ایک بستر میں لیٹنا اور سونا جائز ہے جب کہ ان کے درمیان کپڑا حائل ہو ممنوع صرف یہ ہے کہ حائضہ سے اس کی ناف اور گھٹنوں کے درمیان بلاحجاب جسمانی لذت حاصل کی جائے۔

۳۔ بَابُ جَوَازِ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيْلِهِ وَطَهَارَةِ سُؤْرِهَا وَالْاِتِّكَاءِ فِيْ حِجْرِهَا وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْهِ

حائضہ عورت کے لیے اپنے خاوند کا سر دھونے، بالوں میں کنگھی کرنے کا جواز، اس کے جھوٹے کا پاک ہونا، اس کی گود میں سر رکھنے اور اس کی گود میں قرآن پڑھنے کا جواز

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِيْ اِلَيَّ رَاْسَهُ فَاُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ.

ابوداؤد (۲۴۶۷-۲۴۶۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب اعتکاف میں بیٹھتے تو اپنا سر میرے قریب کر دیتے میں آپ کے سر میں کنگھی کرتی اور رسول اللہ ﷺ سوائے قضاء حاجت کے گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے۔

۶۸۳۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَاَدْخُلُ الْبَيْتَ لِلْحَاجَةِ وَالْمَرِيْضُ فِيْهِ فَمَا اَسْاَلُ عَنْهُ اِلَّا وَاَنَا مَارَّةٌ وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَاْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ اِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ اِذَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ بیان کرتی ہیں کہ جب میں (حالت اعتکاف میں ہوتی تو) قضاء حاجت کے لیے گھر میں داخل ہوتی اور گزرتے ہوئے کسی مریض کی عیادت بھی کر لیتی اور رسول اللہ ﷺ (حالت اعتکاف میں) مسجد سے اپنا سر حجرہ میں داخل کرتے اور میں اس میں کنگھی کر دیتی اور رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں سوائے قضاء حاجت کے گھر میں تشریف نہیں لے جاتے تھے۔

كَانُوا مُعْتَكِفِينَ.

البخاري(٢٠٢٩) ابوداؤد(٢٤٦٨) الترمذي(٨٠٤) ابن ماجه(١٧٧٦)

٦٨٤- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

النسائي(٢٧٥)

حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ رسول اللہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حالت اعتکاف میں مسجد میں سے اپنا سر میرے حجرے میں داخل فرماتے، میں آپ کا سر دھوتی تھی حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

٦٨٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَنَا عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَأَنَا فِي حُجْرَتِي فَأُرَجِّلُ رَأْسَهُ وَأَنَا حَائِضٌ. مسلم تحفة الاشراف(١٦٩٠٠)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنا سر میرے حجرے کے قریب کرتے اور میں آپ کے سر میں کنگھی کرتی، حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

٦٨٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. البخاري(٣٠١-٢٩٩-٢٠٣١) ابوداؤد(٧٧) النسائي (٢٧٤-٢٢٤-٢٣٥-٤١١-٣٨٥)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں حالتِ حیض میں رسول اللہ ﷺ کا سر دھویا کرتی تھی۔

٠٠٠- بَابُ تَنَاوُلِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ وَالثَّوْبَ

حائضہ کا جانماز اور کپڑا پکڑانا

٦٨٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ.

ابوداؤد(٢٦١) الترمذي(١٣٤) النسائي(٢٧١-٣٨٢)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مسجد سے جانماز اٹھا کر مجھے دے دو۔ میں نے عرض کیا کہ میں حائضہ ہوں آپ نے فرمایا تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

٦٨٨- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجٍ وَابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُنَاوِلَهُ الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ. فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ مسجد سے آپ کو جانماز اٹھا دوں، میں نے عرض کیا میں حائضہ ہوں، آپ نے فرمایا تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

لَیْسَتْ فِیْ یَدِکِ. ماجہ(٦٨٧)

٦٨٩- وَحَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ اَبُوْ كَامِلٍ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ نَا يَحْيَى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي الثَّوْبَ فَقَالَتْ إِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ. النسائی(٢٧٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا: اے عائشہ! مجھے ایک کپڑا اٹھا دو' حضرت عائشہ نے عرض کیا میں حائضہ ہوں' آپ نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

٭٭٭- بَابُ الشُّرْبِ مَعَ الْحَائِضِ فِيْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ

ایک ہی برتن میں حائضہ کے ساتھ پانی پینا

٦٩٠- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَّسُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فَيَشْرَبُ.

ابوداؤد(٢٥٩) النسائی(٧٠-٢٧٨-٢٧٩-٢٨٠- ٢٨١- ٣٤٠-٣٧٥-٣٧٦-٣٧٧-٣٧٨) ابن ماجہ(٦٤٣)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں پانی پیتی اور پھر وہی برتن رسول اللہ ﷺ کو دے دیتی' آپ اس جگہ سے پانی پیتے جہاں سے میں نے پانی پیا تھا حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔ اور میں ہڈی سے گوشت کھاتی پھر وہ رسول اللہ ﷺ کو دے دیتی اور رسول اللہ ﷺ اسی جگہ سے ہڈی سے گوشت کھاتے جہاں سے میں نے کھایا تھا حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

٭٭٭- بَابُ الْاِتِّكَاءِ فِيْ حِجْرِ الْحَائِضِ وَالْقِرَاءَةِ

حائضہ کی گود سے ٹیک لگا کر قرآن مجید پڑھنا

٦٩١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَّكِئُ فِيْ حِجْرِيْ وَأَنَا حَائِضٌ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ. البخاری(٢٩٧-٧٥٤٩) ابوداؤد(٢٦٠) النسائی(٢٧٤-٣٧٩) ابن ماجہ(٦٣٤)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں حائضہ ہوتی تھی اور رسول اللہ ﷺ میری گود سے ٹیک لگا کر قرآن کریم پڑھتے تھے۔

٭٭٭- بَابٌ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ﴾

اللہ تعالیٰ کا فرمان: 'یہ آپ سے حیض کے بارے سوال کرتے ہیں' کا بیان

٦٩٢- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيْهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ فَسَأَلَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کوئی عورت حائضہ ہوتی تو وہ اس کو اپنے ساتھ کھانا کھلاتے اور نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے۔ صحابہ کرام نے

أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُودَ فَقَالُوا مَا يُرِيدُ هٰذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا أَنْ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا. ابوداؤد(٢١٦٥-٢٥٨) الترمذی(٢٩٧٧-٢٩٧٨) النسائی(٢٨٧-٣٦٧) ابن ماجہ(٦٤٤)

رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلے کے متعلق پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) "یہ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں' آپ فرمایئے کہ حیض نجاست ہے اس لیے ایام حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو"۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تفسیر میں فرمایا جماع نہ کرو باقی تمام معاملات میں عورتوں کے ساتھ مشغول رہو۔ یہودیوں کو جب یہ خبر پہنچی تو کہنے لگے "یہ شخص ہر بات میں ہماری مخالفت کرنا چاہتا ہے" یہ سن کر اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! جب یہودی ہم کو اس طرح کے طعنے دیتے ہی ہیں تو پھر ہم ایام حیض میں اپنی عورتوں سے جماع ہی کیوں نہ کر لیا کریں؟ یہ سنتے ہی رسول اللہ ﷺ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا اور ہم لوگوں نے سوچا کہ حضور ان دونوں سے ناراض ہو گئے ہیں وہ دونوں (ڈر کر) مجلس سے اٹھ کر چلے گئے۔ اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ہدیہ آیا' رسول اللہ ﷺ نے ان کو بلا کر دودھ پلایا' تب ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ ان سے ناراض نہیں ہوئے۔

٤- بَابُ الْمَذْيِ

مذی کا حکم

٦٩٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَهُشَيْمٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَعْلَى عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ.

البخاری(١٣٢-١٧٨-١٥٧)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے مذی بہت آتی تھی اور رسول اللہ ﷺ سے براہ راست اس کا حکم معلوم کرنے سے مجھے شرم آتی تھی کیونکہ حضور کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں اس لیے میں نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے مذی کا حکم معلوم کرو' جب مقداد نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اپنے آلہ تناسل کو دھو کر وضو کر لو۔

٦٩٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مِنْهُ الْوُضُوءُ. سابقہ(٦٩٣)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (سیدتنا) فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے میں رسول اللہ ﷺ سے مذی کے مسائل پوچھنے میں شرم محسوس کرتا تھا میں نے حضرت مقداد سے پوچھنے کے لیے کہا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

٦٩٥- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے مذی

عِيسَى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَرْسَلْنَا الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَذْيِ يَخْرُجُ مِنَ الْإِنْسَانِ كَيْفَ يَفْعَلُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأْ وَانْضَحْ فَرْجَكَ. النسائی (٤٣٤-٤٣٥-٤٣٧-٤٣٨)

کا حکم معلوم کرنے کے لیے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لو۔

٥- بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ

نیند سے بیدار ہو کر ہاتھ منہ دھونا

٦٩٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ. البخاری (٦٣١٦) ابوداؤد (٥٠٤٣) النسائی (١١٢٠) ابن ماجہ (٥٠٨)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو کسی وقت اٹھے قضاء حاجت فرمائی اور اس کے بعد ہاتھ منہ دھو کر سو گئے۔

ف: اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ رات کو اٹھ کر پھر سونا بھی جائز ہے البتہ جس شخص کو یہ خدشہ ہو کہ اگر وہ سو گیا تو اس کی صبح کی عبادت کے معمولات فوت ہو جائیں گے وہ نہ سوئے۔

٦- بَابُ جَوَازِ نَوْمِ الْجُنُبِ وَاسْتِحْبَابِ الْوُضُوءِ لَهُ وَغَسْلِ الْفَرْجِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَوْ يُجَامِعَ

جنبی کے لیے سونے کا جواز اور اس کے لیے کھانے پینے کے وقت یا جماع سے پہلے استنجاء اور وضو کرنے کا استحباب

٦٩٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ. ابوداؤد (٢٢٢-٢٢٣) النسائی (٢٥٦-٢٥٧-٢٥٨) ابن ماجہ (٥٩٣-٥٨٤)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجامعت (ہم بستری) کے بعد جب سونے کا ارادہ کرتے تو سونے سے پہلے مکمل وضو کرتے۔

٦٩٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَوَكِيعٌ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ. ابوداؤد (٢٢٤) النسائی (٢٥٥) ابن ماجہ (٥٩١-٤٦٧)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنابت (جس حالت میں غسل فرض ہو) کی حالت میں جب کھانے یا سونے کا ارادہ کرتے تو اس سے پہلے مکمل وضو کرتے۔

٦٩٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا جَمِيعًا

امام مسلم فرماتے ہیں کہ بعض دیگر اسانید سے بھی یہ

نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَا نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ. سابقہ (٦٧١)

حدیث اسی طرح مروی ہے۔

٧٠٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ نَا أَبِي وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ.

النسائی (٢٥٩) الترمذی (١٢٠)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! وضو کرنے کے بعد۔

٧٠١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ هَلْ يَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ لِيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَنَمْ حَتّٰى يَغْتَسِلَ إِذَا شَاءَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٧٧٨١)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا ہم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! وضو کر کے سو جائے اور پھر اٹھ کر جب چاہے غسل کرے۔

٧٠٢- وَحَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ تُصِيبُهُ جَنَابَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ.

البخاری (٢٩٠) ابوداود (٢٢١) النسائی (٢٦٠)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا کہ وہ رات کو جنبی (جس پر غسل واجب ہو) ہو جاتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: استنجا کر کے وضو کر لو اور اس کے بعد سو جاؤ۔

٧٠٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَمْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً.

ابوداود (١٤٣٧) الترمذی (٤٤٩-٢٩٢٤)

عبداللہ بن ابی قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے وتر پڑھنے کا طریقہ پوچھا آپ نے وہ طریقہ بتلا دیا، پھر میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں کیا کرتے تھے؟ نیند سے پہلے غسل کرتے تھے یا نیند کے بعد، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آپ دونوں طرح کرتے تھے کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی وضو کر کے سوتے، میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے دین کے ہر معاملہ میں آسانی فرمائی ہے۔

٧٠٤- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ حدیث

بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِيهِ هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ (۷۰۳)

اسی طرح منقول ہے۔

۰۰۰- بَابُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ

اپنی بیوی کے ساتھ دوبارہ ہم بستر ہونے کا بیان

۷۰۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ زَادَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَهُمَا وُضُوءًا وَقَالَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُعَاوِدَ.

ابوداؤد (۲۲۰) الترمذی (۱٤۱) النسائی (۲٦۲) ابن ماجہ (۵۸۷)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستر ہو اور پھر دوبارہ یہ عمل کرنا چاہے تو درمیان میں وضو کر لیا کرے۔

۷۰٦- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ نَا مِسْكِينٌ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ الْحَذَّاءَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱٦٤۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام ازواج مطہرات کے پاس ایک غسل سے ہو کر آئے۔

۷- بَابُ وُجُوبِ الْغُسْلِ عَلَى الْمَرْأَةِ بِخُرُوجِ الْمَنِيِّ مِنْهَا

احتلام کے بعد عورت پر غسل کرنے کا وجوب

۷۰۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَهِيَ جَدَّةُ إِسْحَاقَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ وَعَائِشَةُ عِنْدَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْمَرْأَةُ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي الْمَنَامِ فَتَرَى مِنْ نَفْسِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ مِنْ نَفْسِهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَضَحْتِ النِّسَاءَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ قَوْلُهَا تَرِبَتْ يَمِينُكِ خَيْرٌ فَقَالَ لِعَائِشَةَ بَلْ أَنْتِ فَتَرِبَتْ يَمِينُكِ نَعَمْ فَلْتَغْتَسِلْ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ إِذَا رَأَتْ ذٰلِكَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسحاق کی دادی ام سلیم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی حضور کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! اگر کوئی عورت اس طرح کا خواب دیکھے جیسے مرد خواب دیکھتا ہے تو وہ کیا کرے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (درمیان میں) بولیں "اے ام سلیم! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں" حضرت عائشہ کا یہ کہنا بطور ملامت نہ تھا تم نے تو عورتوں کو شرمندہ کر دیا' رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا بلکہ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں (پھر حضرت ام سلیم سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے ام سلیم! جب عورت ایسا خواب دیکھے تو اس کو غسل کرنا چاہیے۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ حَدَّثَتْ أَنَّهَا سَأَلَتْ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَتْ ذَلِكَ الْمَرْأَةُ فَلْتَغْتَسِلْ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْ ذَلِكَ قَالَتْ وَهَلْ يَكُونُ هَذَا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ إِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ. النسائی (۱۹۵-۲۰۰) ابن ماجہ (۶۰۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ اگر کوئی عورت ایسا خواب دیکھے جیسا مرد خواب دیکھتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت ایسا خواب دیکھے تو غسل کرے حضرت ام سلیم کہتی ہیں کہ مجھے شرم تو آئی تاہم میں نے پوچھا کیا واقعی ایسا ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر ایسا نہ ہو تو بچوں کی مشابہت کیسے ہو؟ مرد کا پانی گاڑھا اور سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا اور زرد ہوتا ہے ان میں سے جس کا پانی غالب ہو یا سابق ہو بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ نَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي مَنَامِهِ فَقَالَ إِذَا كَانَ مِنْهَا مَا يَكُونُ مِنَ الرَّجُلِ فَلْتَغْتَسِلْ. مسلم تحفۃ الاشراف (۸۵۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ عورت خواب میں وہ چیز دیکھے جو مرد خواب میں دیکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر اس سے وہی چیز نکلے جو مرد سے نکلتی ہے تو اس پر غسل فرض ہے۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ تَرِبَتْ يَدَاكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا. البخاری (۱۳۰-۲۸۲-۳۳۲۸-۶۰۹۱-۶۱۲۱) الترمذی (۱۲۲) ابن ماجہ (۶۰۰)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام سلیم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات کو (شرم کی وجہ سے) ترک نہیں کرتا کیا احتلام سے عورت پر بھی غسل فرض ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! جب وہ منی دیکھ لے۔ حضرت ام سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں اگر یہ بات نہ ہوتی تو بچہ اس کے مشابہ کیسے ہوتا؟

۷۱۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَزَادَ قَالَتْ قُلْتُ فَضَحْتِ النِّسَاءَ. سابقہ (۷۱۰)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا اس سند کے ساتھ روایت میں یہ اضافہ ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ام سلیم سے فرمایا تم نے تو عورتوں کو شرمندہ کر دیا۔

۷۱۲۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ

امام مسلم نے ایک اور سند سے یہ حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ ام سلیم کی بات سن کر حضرت عائشہ نے ان

شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمَّ بَنِي أَبِي طَلْحَةَ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ هِشَامٍ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا أُفٍّ لَكِ أَتَرَى الْمَرْأَةُ ذَلِكَ. ابوداؤد (۲۳۷) النسائی (۱۹۶)

سے کہا تم پر افسوس ہے کیا عورت بھی اس قسم کے خواب دیکھتی ہے۔

۷۱۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ سَهْلٌ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ مُسَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ إِذَا احْتَلَمَتْ وَأَبْصَرَتِ الْمَاءَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ تَرِبَتْ يَدَاكِ وَأُلَّتْ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دَعِيهَا وَهَلْ يَكُونُ الشَّبَهُ إِلَّا مِنْ قِبَلِ ذَلِكَ إِذَا عَلَا مَاؤُهَا مَاءَ الرَّجُلِ أَشْبَهَ الْوَلَدُ أَخْوَالَهُ وَإِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَهَا أَشْبَهَ أَعْمَامَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۷۵۶)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ جب عورت کو احتلام ہو اور وہ منی بھی دیکھے تو کیا اس پر غسل واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت سے کہا تمہارے ہاتھ خاک آلود اور زخمی ہوں' حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا اس کو چھوڑ دو اولاد کی مشابہت اسی وجہ سے ہوتی ہے جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب آ جائے تو بچہ اپنے ماموؤں کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر مرد کا پانی عورت پر غالب آ جائے تو بچہ اپنے چچاؤں کے مشابہ ہوتا ہے۔

۸- بَابُ بَيَانِ صِفَةِ مَنِيِّ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ وَأَنَّ الْوَلَدَ مَخْلُوقٌ مِنْ مَائِهِمَا

مرد اور عورت کی منی کی خصوصیات اور یہ کہ بچہ ان کے پانی سے پیدا ہوتا ہے

۷۱۴- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا أَبُو تَوْبَةَ وَهُوَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي أَخَاهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ حِبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَادَ يُصْرَعُ مِنْهَا فَقَالَ لِمَ تَدْفَعُنِي فَقُلْتُ أَلَا تَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ إِنَّمَا نَدْعُوهُ بِاسْمِهِ الَّذِي سَمَّاهُ بِهِ أَهْلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اسْمِي مُحَمَّدٌ الَّذِي سَمَّانِي بِهِ أَهْلِي فَقَالَ الْيَهُودِيُّ جِئْتُ أَسْأَلُكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيَنْفَعُكَ شَيْءٌ إِنْ حَدَّثْتُكَ قَالَ أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ فَنَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِعُودٍ مَعَهُ فَقَالَ سَلْ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ أَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ

رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہوا تھا علماء یہود میں سے ایک عالم حضور کے پاس آیا اور کہنے لگا "السلام علیک یا محمد" میں نے اس کو زور سے دھکا دیا جس سے وہ گرتے گرتے بچا۔ کہنے لگا تم نے مجھے کیوں دھکا دیا ہے؟ میں نے کہا تم نے یا رسول اللہ کیوں نہیں کہا؟ کہنے لگا ہم ان کو اس نام سے پکارتے ہیں جو نام ان کے گھر والوں نے رکھا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر والوں نے جو میرا نام رکھا ہے وہ محمد ہی ہے' یہودی نے کہا میں آپ سے کچھ سوال کرنے آیا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں تم کو کچھ بتلا دوں تو تم کو کچھ فائدہ پہنچے گا؟ اس نے کہا میں غور سے آپ کی بات سنوں گا' رسول اللہ ﷺ ایک تنکے سے زمین کرید رہے تھے آپ نے فرمایا "پوچھو" یہودی کہنے لگا جب

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُوْنَ الْجِسْرِ قَالَ فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَازَةً قَالَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ فَمَا تُحْفَتُهُمْ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَالَ زِيَادَةُ كَبِدِ النُّوْنِ قَالَ فَمَا غِذَاؤُهُمْ عَلٰى إِثْرِهَا قَالَ يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِي كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا قَالَ فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ مِنْ عَيْنٍ فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ وَجِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ رَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ يَنْفَعُكَ إِنْ حَدَّثْتُكَ قَالَ أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ قَالَ جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ قَالَ مَاءُ الرَّجُلِ أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ أَصْفَرُ فَإِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مَنِيُّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْأَةِ أَذْكَرَا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَإِذَا عَلَا مَنِيُّ الْمَرْأَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ آنَثَا بِإِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ لَقَدْ صَدَقْتَ وَإِنَّكَ لَنَبِيٌّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَذَهَبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ سَأَلَنِي هٰذَا عَنِ الَّذِي سَأَلَنِي عَنْهُ وَمَا لِيَ عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى أَتَانِيَ اللّٰهُ بِهِ. مسلم تحفة الاشراف (٢١٠٦)

زمین اور آسمان بدل چکے ہوں گے اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اندھیرے میں پل صراط کے قریب ہوں گے' اس نے پوچھا سب سے پہلے پل صراط سے کون گذرے گا؟ آپ نے فرمایا فقراء مہاجرین' اس نے پوچھا وہ جنت میں داخل ہوں گے تو سب سے پہلے انہیں کیا کھلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا مچھلی کی کلیجی کا ٹکڑا' اس نے پوچھا اس کے بعد کیا کھلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا ان کے لیے جنت کا وہ بیل ذبح کیا جائے گا جو جنت میں چرا کرتا تھا اس نے پوچھا اس کے بعد انہیں کیا پلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا انہیں سلسبیل نامی ایک چشمہ سے پانی پلایا جائے گا' اس یہودی عالم نے کہا آپ نے سچ فرمایا' لیکن میں آپ سے وہ بات پوچھنے آیا ہوں جس کو روئے زمین پر نبی کے سوا صرف ایک یا دو آدمی جانتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں تم کو وہ بات بتلاؤں تو تم کو فائدہ پہنچے گا' اس نے کہا میں غور سے سنوں گا' اس نے کہا میں آپ سے یہ پوچھنے آیا ہوں کہ بچہ کس طرح پیدا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا مرد کا پانی سفید اور عورت کا پانی زرد رنگ کا ہوتا ہے جب یہ دونوں پانی جمع ہو جائیں اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب ہو جائے تو اللہ کے حکم سے بچہ پیدا ہوتا ہے' اور اگر عورت کی منی مرد کی منی پر غالب ہو جائے تو اللہ کے حکم سے بچی پیدا ہوتی ہے' یہودی نے کہا بلاشبہ آپ نے سچ فرمایا اور آپ ضرور اللہ کے نبی ہیں' پھر وہ یہودی چلا گیا' اس کے جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے جن چیزوں کے بارے پوچھا میں ان کی طرف متوجہ نہیں تھا' پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان چیزوں کی طرف متوجہ کر دیا۔

۷۱۵- وَحَدَّثَنِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ انا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ نا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ زَائِدَةُ كَبِدِ النُّوْنِ وَقَالَ أَذْكَرَ وَآنَثَ وَلَمْ يَقُلْ أَذْكَرَا وَآنَثَا. مسلم تحفة الاشراف (٢١٠٦)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۹- بَابُ صِفَةِ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

غسل جنابت کا طریقہ

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ حَتَّى إِذَا رَأَى أَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۹۰۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر استنجاء کرتے' اس کے بعد مکمل وضو کرتے' پھر پانی لے کر سر پر ڈالتے اور انگلیوں کی مدد سے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچاتے' پھر جب دیکھتے کہ سر صاف ہو گیا ہے تو تین مرتبہ سر پر پانی ڈالتے' پھر تمام بدن پر پانی ڈالتے اور پھر پیر دھو لیتے۔

۷۱۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۷۷۳-۱۲-۱۷۰۱۲)

امام مسلم ایک اور سند کے ساتھ بھی روایت بیان کر کے فرماتے ہیں کہ اس روایت میں بعد میں پیروں کے دھونے کا ذکر نہیں ہے۔

۷۱۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَبَدَأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الرِّجْلَيْنِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۲۷٤)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل کی ابتداء دونوں ہاتھ دھونے سے کی ---- اس روایت میں بھی پیروں کے دھونے کا ذکر نہیں ہے۔

۷۱۹۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِهِ لِلصَّلَاةِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱٦٨٩٤)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اس کو تین بار دھو لیتے' پھر اس کے بعد مکمل وضو فرماتے۔

۷۲۰۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ أَدْنَيْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ أَفْرَغَ بِهِ عَلَى فَرْجِهِ وَغَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيدًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے غسل جنابت کے لیے پانی رکھا' پہلے آپ نے دونوں ہاتھوں کو دھویا دو یا تین بار' پھر برتن سے پانی لے کر بائیں ہاتھ سے استنجاء کیا' پھر بائیں ہاتھ کو زمین پر رگڑ کر خوب صاف کیا' پھر مکمل وضو کیا' پھر دونوں ہاتھوں سے چلو بھر کر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالا' پھر تمام بدن کو دھویا' پھر اس جگہ سے ہٹ

رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِلْءَ كَفِّهِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى عَنْ مَقَامِهِ ذَلِكَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيلِ فَرَدَّهُ. البخاری (۲۶۰-۲۴۹-۲۵۷-۲۵۹-۲۶۵-۲۶۶-۲۷۴-۲۷۶-۲۸۱) ابوداؤد (۲۴۵) الترمذی (۱۰۳) النسائی (۲۵۳-۴۱۶-۴۱۷-۴۰۶) ابن ماجہ (۴۶۷)

کر دوسری جگہ جا کر پیروں کو دھویا، پھر میں آپ کے لیے تولیہ لے کر آئی لیکن آپ نے واپس کر دیا۔

۷۲۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَالْأَشَجُّ وَإِسْحَاقُ كُلُّهُمْ عَنْ وَكِيعٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا إِفْرَاغُ ثَلَاثِ حَفَنَاتٍ عَلَى الرَّأْسِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ وَصْفُ الْوُضُوءِ كُلِّهِ يَذْكُرُ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ فِيهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ذِكْرُ الْمِنْدِيلِ. سابقہ (۷۲۰)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ یہ روایت وکیع سے بھی مروی ہے اس میں ناک اور منہ میں پانی ڈالنے کا ذکر ہے اور معاویہ سے بھی مروی ہے اور اس میں تولیہ کا ذکر نہیں ہے۔

۷۲۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَمَسَّهُ وَجَعَلَ يَقُولُ بِالْمَاءِ هَكَذَا يَعْنِي يَنْفُضُهُ. سابقہ (۷۲۰)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تولیہ لایا گیا تو آپ نے نہیں لیا اور ہاتھوں سے پانی کو بدن سے جھاڑنے لگے۔

۷۲۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ.
البخاری (۲۵۸) ابوداؤد (۲۴۰) النسائی (۴۲۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کا ارادہ کرتے تو (دودھ دان کی قسم کا) ایک برتن منگواتے، پھر اس سے پانی لے کر پہلے سر کی دائیں جانب دھوتے، پھر بائیں جانب، پھر دونوں ہاتھوں سے پانی لے کر سر پر بہاتے۔

۱۰- بَابُ الْقَدْرِ الْمُسْتَحَبِّ مِنَ الْمَاءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ وَغُسْلِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِي حَالَةٍ وَاحِدَةٍ وَغُسْلِ أَحَدِهِمَا بِفَضْلِ الْآخَرِ

غسل جنابت کے لیے پانی کی مستحب مقدار، شوہر اور زوجہ کا ایک برتن سے پانی لے کر غسل کرنا

۷۲۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ هُوَ الْفَرَقُ مِنَ الْجَنَابَةِ. ابوداؤد (۲۳۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غسل جنابت کے لیے ایسا برتن استعمال کرتے تھے جس میں تین صاع (ساڑھے تیرہ لیٹر) پانی آتا تھا۔

۷۲۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ سُفْيَانُ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ. ابن ماجہ (۳۷۶)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ تین صاع (ساڑھے تیرہ لیٹر) پانی کی مقدار کے ایک برتن سے میں اور رسول اللہ ﷺ ہم دونوں اکٹھے غسل کرتے۔

۷۲۶- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَا وَأَخُوهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ قَدْرِ الصَّاعِ فَاغْتَسَلَتْ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا سِتْرٌ وَأَفْرَغَتْ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثًا قَالَ وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ يَأْخُذْنَ مِنْ رُءُوسِهِنَّ حَتَّى تَكُونَ كَالْوَفْرَةِ. البخاری (۲۵۱) النسائی (۲۲۷)

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی (دودھ شریک) بھائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عائشہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ غسل جنابت کتنے پانی سے کرتے تھے؟ حضرت عائشہ نے ایک صاع (ساڑھے چار لیٹر) پانی منگایا اور اپنے اور ہمارے درمیان پردہ ڈال کر غسل کرنے لگیں آپ نے سر پر تین بار پانی ڈالا۔ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات سر کے لمبے بال کاٹ دیتی تھیں' یہاں تک کہ وہ صرف کندھوں کے برابر رہ جاتے تھے۔

۷۲۷- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ بَدَأَ بِيَمِينِهِ فَصَبَّ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَغَسَلَهَا ثُمَّ صَبَّ الْمَاءَ عَلَى الْأَذَى الَّذِي بِهِ بِيَمِينِهِ وَغَسَلَ عَنْهُ بِشِمَالِهِ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ ذٰلِكَ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَنَحْنُ جُنُبَانِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۷۰۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو دائیں ہاتھ کو پانی سے دھو کر غسل کی ابتداء کرتے پھر دائیں ہاتھ سے نجاست پر پانی ڈالتے اور بائیں ہاتھ سے اس کو صاف کرتے' اور اس عمل سے فارغ ہو کر سر پر پانی ڈالتے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں اور رسول اللہ ﷺ مل کر ایک برتن سے غسل کرتے اور ہم دونوں جنبی ہوتے تھے۔

۷۲۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا شَبَابَةُ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَتْ تَحْتَ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ يَسَعُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں چار لیٹر کے قریب ایک برتن سے پانی لے کر وہ اور رسول اللہ ﷺ غسل کیا کرتے تھے۔

تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَاكَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٧٨٣٤)

٧٢٩- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ أَيْدِينَا فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ. البخاری (٢٦١)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے باری باری پانی لے کر غسل جنابت کرتے تھے۔

٧٣٠- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَاحِدٍ فَيُبَادِرُنِي حَتَّى أَقُولَ دَعْ لِي دَعْ لِي قَالَتْ وَهُمَا جُنُبَانِ.
النسائی (٢٣٩-٤١٢)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے پانی لے کر جنابت کا غسل کرتے، حضور مجھ سے پہلے پانی لے لیتے اور میں کہتی میرے لیے بھی تو چھوڑیے۔ میرے لیے بھی تو چھوڑیے۔

٧٣١- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ. الترمذی (٦٢) النسائی (٢٣٦) ابن ماجہ (٣٧٧)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے پانی لے کر غسل کرتے تھے۔

٧٣٢- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ إِسْحَقُ أَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَكْبَرُ عِلْمِي وَالَّذِي يَخْطُرُ عَلَى بَالِي أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ.
البخاری (٢٥٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرتے تھے۔

٧٣٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ كَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَنَابَةِ.
البخاری (٣٢٢-١٩٢٩) ابن ماجہ (٣٨٠)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے پانی لے کر غسل جنابت کرتے تھے۔

• • •- بَابُ مَا يُكْفِي مِنَ الْمَاءِ فِي الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ

غسل اور وضو کے لیے کتنا پانی کافی ہے؟

٧٣٤- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيْكَ وَيَتَوَضَّأُ بِمَكُّوْكٍ وَقَالَ ابْنُ مُثَنّٰى بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ وَقَالَ ابْنُ مُعَاذٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ جَبْرٍ.

البخاری (۲۰۱) ابوداؤد (۹۵) الترمذی (۶۰۹) النسائی (۷۳-۲۲۹-۳۴۴)

ﷺ (تقریباً) پونے سات لیٹر پانی سے غسل کرتے تھے اور تقریباً ایک لیٹر پانی سے وضو کرتے تھے۔

۷۳۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ ابْنِ جَبْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلٰى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ. ابن ماجہ (۲۷۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوا لیٹر پانی کی مقدار سے وضو کرتے اور (تقریباً) سات لیٹر پانی سے غسل کرتے۔

۷۳۶- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى كِلَاهُمَا عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ أَبُوْ كَامِلٍ نَا بِشْرٌ قَالَ نَا أَبُوْ رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُغَسِّلُهُ الصَّاعُ مِنَ الْمَاءِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيُوَضِّئُهُ الْمُدُّ.

الترمذی (۵۶) ابن ماجہ (۲۶۷)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تقریباً) ساڑھے چار لیٹر پانی سے غسل کر لیتے اور سوا لیٹر پانی سے وضو کرتے تھے۔

۷۳۷- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ أَبِيْ عُلَيَّةَ ح وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ أَبِيْ رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَطَهَّرُ بِالْمُدِّ. ابن ماجہ (۲۶۷)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابی رسول نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ساڑھے چار لیٹر پانی سے غسل کرتے تھے اور سوا لیٹر پانی سے وضو کرتے تھے۔

۱۱- بَابُ اسْتِحْبَابِ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ وَغَيْرِهِ ثَلَاثًا

غسل میں سر وغیرہ پر تین مرتبہ پانی ڈالنا

۷۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيٰى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَمَّا أَنَا فَإِنِّيْ أَغْسِلُ رَأْسِيْ بِكَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَّا أَنَا فَإِنِّيْ أُفِيْضُ عَلٰى رَأْسِيْ ثَلَاثَ أَكُفٍّ. البخاری (۲۵۴) ابوداؤد (۲۳۹) النسائی (۲۵۰-۴۲۳) ابن ماجہ (۵۷۵)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس غسل کے بارے میں بحث کرنے لگے' ایک شخص نے کہا کہ میں تو اس طرح اپنے سر کو دھوتا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے سن کر فرمایا: میں اپنے سر پر پانی کے تین چلو ڈالتا ہوں۔

٧٣٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأُفْرِغُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ کے سامنے غسل جنابت کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔

ماجہ (٧٢٨)

٧٤٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ بَارِدَةٌ فَكَيْفَ بِالْغُسْلِ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأُفْرِغُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا قَالَ ابْنُ سَالِمٍ فِي رِوَايَتِهِ نَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا أَبُو بِشْرٍ وَقَالَ إِنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' وفد ثقیف رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا ہمارا علاقہ بہت ٹھنڈا ہے ہم غسل کیسے کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: میں تو سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔

مسلم تحفۃ الاشراف (٢٢٨٩)

٧٤١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ نَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ إِنَّ شَعْرِي كَثِيرٌ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ أَخِي كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَأَطْيَبَ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غسل جنابت کرتے تو اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتے' ان سے حسن بن محمد نے کہا میرے بال تو بہت زیادہ ہیں' حضرت جابر کہتے ہیں میں نے کہا اے میرے بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کے بال تمہارے بالوں سے زیادہ لمبے اور پاکیزہ تھے۔

ابن ماجہ (٥٧٧)

ف: اس باب کی احادیث میں علمی مسائل میں بحث اور مناظرہ کا ثبوت ہے' اور امام اور استاذ کے سامنے اس کے شاگردوں کے بحث کرنے کا بیان ہے' نیز ان احادیث میں غسل کے وقت سر پر تین بار پانی ڈالنے کا بیان ہے اور ہمارے فقہاء نے اس پر قیاس کر کے تمام بدن پر تین مرتبہ پانی ڈالنے کو لاحق کیا ہے' نیز جب وضو میں اعضاء کو تین بار دھونا مستحب ہے تو غسل میں تمام بدن کو تین بار دھونا بطریق اولیٰ مستحب ہونا چاہیے۔

١٢- بَابُ حُكْمِ ضَفَائِرِ الْمُغْتَسِلَةِ

غسل میں مینڈھیوں کا حکم

٧٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيكِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے سر پر بہت کس کر مینڈھیاں باندھتی ہوں' کیا میں غسل جنابت کے لیے انہیں کھول لیا کروں؟ آپ نے فرمایا: نہیں' تمہارے لیے سر پر صرف تین چلو پانی بہا لینا کافی ہے پھر اپنے تمام بدن پر پانی بہا لینا تو تم پاک ہو جاؤ گی۔

أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ.

ابوداؤد(۲۵۱) الترمذی(۱۰۵) النسائی(۲۴۱) ابن ماجہ(۶۰۳)

۷۴۳- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ ابْنِ مُوسَى فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَفَأَنْقُضُهُ لِلْحَيْضَةِ وَالْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. سابقہ(۷۴۲)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ اسی طرح کی روایت منقول ہے مگر اس میں حیض اور جنابت کا ذکر ہے۔

۷۴۴- وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ نَا أَيُّوبُ ابْنُ مُوسَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَفَأَحُلُّهُ فَأَغْسِلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَيْضَةَ.

سابقہ(۷۴۲)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ اسی طرح کی روایت منقول ہے اس میں غسل جنابت میں مینڈھیاں کھولنے کا ذکر ہے حیض کا ذکر نہیں ہے۔

۷۴۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ يَحْيَى أَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُءُوسَهُنَّ فَقَالَتْ يَا عَجَبًا لِابْنِ عُمَرَ هَذَا يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُءُوسَهُنَّ أَفَلَا يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ رُءُوسَهُنَّ لَقَدْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَمَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أُفْرِغَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ إِفْرَاغَاتٍ. النسائی(۴۱۴) ابن ماجہ(۶۰۴)

عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر عورتوں کو غسل کے وقت مینڈھیاں کھولنے کا حکم دیتے ہیں' حضرت عائشہ نے فرمایا عبداللہ بن عمر پر تعجب ہے کہ وہ عورتوں کو غسل کے وقت مینڈھیاں کھولنے کا حکم دیتے ہیں وہ عورتوں کو سر منڈوانے کا حکم کیوں نہیں دے دیتے؟ حالانکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک برتن سے پانی لے کر غسل کرتی تھی اور اپنے بالوں پر صرف تین بار پانی ڈالتی تھی۔

ف: جمہور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ جب غسل کرنے والی عورت کے سر کے بالوں میں بالوں کو کھولے بغیر پانی پہنچ جائے تو اس کے لیے سر کے بالوں کا کھولنا ضروری نہیں ہے اور اگر بالوں کو کھولے بغیر اس کے سر میں پانی نہ پہنچے تو پھر بالوں کو کھولنا واجب ہے' اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس پر محمول ہے کہ ان کے سر کے بالوں میں پانی پہنچ جاتا تھا۔

۱۳- بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِعْمَالِ الْمُغْتَسِلَةِ مِنَ الْحَيْضِ فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فِي مَوْضِعِ الدَّمِ

حائضہ کا غسل کے بعد خون کی جگہ خوشبو لگانے کا استحباب

۷۴۶- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ وہ حیض

مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْ حَيْضَتِهَا قَالَ فَذَكَرَتْ أَنَّهُ عَلَّمَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ تَطَهَّرِي بِهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاسْتَتَرَ وَأَشَارَ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِيَدِهِ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ وَعَرَفْتُ مَا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا آثَارَ الدَّمِ۔

بخاری (۳۱۴-۳۱۵-۷۳۵۷) النسائی (۲۵۱-۴۲۵)

کے بعد کس طرح غسل کرے؟ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضور نے اس کو طریقہ بتلایا اور فرمایا کہ غسل کے بعد مشک لگا ہوا ایک کپڑا لے کر اس سے پاکیزگی حاصل کرے وہ کہنے لگی کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا اس سے پاکیزگی حاصل کر، اس نے کہا کیسے؟؟ آپ نے سبحان اللہ فرما کر (شرم سے) اپنا چہرہ چھپایا' حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے اس کو اپنی طرف کھینچا اور اس کو رسول اللہ ﷺ کا مطلب سمجھایا اور کہا مشک لگے ہوئے اس کپڑے سے خون کے آثار مٹا دو۔

۷۴۷- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا حَبَّانُ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ أَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهْرِ فَقَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِي بِهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ.

ماقبلہ (۷۴۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ وہ پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے کس طرح غسل کرے؟ آپ نے فرمایا: کسی کپڑے پر مشک لگا کر پاکیزگی حاصل کر، اس کے بعد بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۷۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ مُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ غُسْلِ الْمَحِيضِ فَقَالَ تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيدًا حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَتْ أَسْمَاءُ وَكَيْفَ تَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِينَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَأَنَّهَا تُخْفِي ذٰلِكَ تَتَبَّعِينَ أَثَرَ الدَّمِ وَسَأَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ تَأْخُذُ مَاءً فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ أَوْ تُبْلِغُ الطُّهُورَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ تُفِيضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ.

ابوداؤد (۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶) ابن ماجہ (۶۴۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت اسماء نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ حیض کے بعد غسل کس طرح کیا جائے؟ آپ نے فرمایا: پہلے پانی کو بیری کے پتوں کے ساتھ ملا کر اس سے پاکیزگی حاصل کرے پھر اچھی طرح وضو کرے پھر تین بار اپنے سر پر پانی ڈالے اور سر کو خوب مل مل کر دھوئے حتیٰ کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر ایک کپڑے میں مشک لگا کر اس سے پاکیزگی حاصل کرے' حضرت اسماء نے کہا کس طرح پاکیزگی حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! اس سے پاکیزگی حاصل کرو، پھر حضرت عائشہ نے چپکے سے حضرت اسماء کو بتلایا مشک لگا ہوا کپڑا لے کر اس سے خون کا اثر مٹاؤ پھر حضرت اسماء نے حضور سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا پہلے پانی لے کر وضو کرو پھر تین بار اپنے سر پر اچھی طرح سے پانی ڈالو حتیٰ کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر سارے بدن پر پانی بہالو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ انصاری عورتیں بھی کیا خوب تھیں وہ دینی

مسائل معلوم کرنے میں حیا نہیں کرتی تھیں۔

٧٤٩- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْ بِهَا وَاسْتَتِرِيْ. سابقہ(٧٤٨)

امام مسلم ایک اور سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں جس میں کچھ لفظی تغیر ہے۔

٧٥٠- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ شَكَلٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ اِحْدَانَا اِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْمَحِيْضِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ. سابقہ(٧٤٨)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اسماء بنت شکل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور پوچھا حیض سے پاکیزگی کے لیے ہم کس طرح غسل کریں؟ بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

ف: اس باب کی احادیث سے مراد یہ ہے کہ سنت یہ ہے کہ حیض سے غسل کرنے والی عورت مشک (یا کوئی اور خوشبو) لے کر روئی یا کسی نرم کپڑے میں رکھے اور غسل کرنے کے بعد اس کو اپنی فرج میں رکھ لے نفاس سے غسل کرنے والی عورت کے لیے بھی یہ مستحب ہے جمہور فقہاء نے یہ کہا ہے کہ مشک کے استعمال سے مراد کسی خوشبو کو استعمال کرنا ہے تاکہ بدبو زائل ہو جائے' یہ عمل ہر حائضہ کے لیے مستحب ہے خواہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔

١٤- بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ وَغُسْلِهَا وَصَلٰوتِهَا

مستحاضہ کے غسل اور اس کی نماز کے احکام

٧٥١- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ.

البخاری(٢٢٨)الترمذی(١٢٥)النسائی(٢٠٢-٢٠١)ابن ماجہ(٦٢١)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں: یارسول اللہ! میں حائضہ رہتی ہوں (یعنی ہر وقت ماہواری کا خون جاری رہتا ہے) اور کبھی پاک نہیں رہتی' کیا میں نماز چھوڑ دوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک رگ سے خون نکلتا ہے' حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو نماز کو چھوڑ دو۔ اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز شروع کر دو۔

٧٥٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّاَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ ح وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَاِسْنَادِهِ وَفِيْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ عَنْ جَرِيْرٍ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی اور بتلایا کہ اس میں کچھ لفظی تغیر ہے۔

بْنِ أَسَدٍ وَهِيَ امْرَأَةٌ مِنَّا قَالَ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ زِيَادَةُ حَرْفٍ تَرَكْنَا ذِكْرَهُ. البخاري (٢٢٨) الترمذي (١٢٥) النسائي (٢١٧-٣٦٢-٢١٢-٢٥٧) ابن ماجه (٦٢١)

٧٥٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلٰكِنَّهُ شَيْءٌ فَعَلَتْهُ هِيَ وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ ابْنَةُ جَحْشٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أُمَّ حَبِيبَةَ.

ابوداؤد (٢٩٠) الترمذي (١٢٩) النسائي (٢٠٦-٢٥٠)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا مجھے ہر وقت حیض آتا ہے' آپ نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے جس سے خون نکلتا ہے' غسل کرو اور نماز پڑھ لو' وہ ہر نماز کے بعد غسل کیا کرتی تھیں۔ بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو ہر نماز کے وقت غسل کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ وہ خود ایسا کرتی تھیں اور بعض روایات میں بنت جحش کا ذکر ہے' حضرت ام حبیبہ کا نام نہیں ہے۔

٧٥٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتَّى تَعْلُوَ حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثْتُ ذٰلِكَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَقَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ هِنْدًا لَوْ سَمِعَتْ بِهٰذِهِ الْفُتْيَا وَاللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَتَبْكِي لِأَنَّهَا كَانَتْ لَا تُصَلِّي. البخاري (٣٢٧) ابوداؤد (٢٨٥) النسائي (٢٠٣-٢٠٤-٢٠٥) ابن ماجه (٦٢٦)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ہم شیرنسبتی ام حبیبہ بنت جحش جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی منکوحہ تھیں' ان کو سات سال سے مسلسل خون آ رہا تھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس صورت کا حکم معلوم کیا' آپ نے فرمایا: یہ خون حیض نہیں یہ ایک رگ سے نکلتا ہے' غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہ اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں ایک برتن میں بیٹھ کر غسل کرتیں تو خون کی سرخی پانی کے اوپر آ جاتی' ابن شہاب نے یہ حدیث ابوبکر سے بیان کی انہوں نے کہا' اللہ تعالیٰ ہند پر رحم فرمائے کاش وہ یہ فتویٰ سن لیتیں لہٰذا وہ اس بات پر روتی تھیں کہ وہ اس حالت میں نماز نہیں پڑھتی تھیں۔

٧٥٥- وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئیں ان کو سات سال سے حیض آ رہا تھا اس کے بعد حدیث

بِنْتُ جَحْشٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتِ اسْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اِلٰی قَوْلِهٖ تَعْلُوْ حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ. ماجه(۷۰٤)

مثل سابق ہے۔

۷۵٦- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِيْنَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ. ماجه(۷۰٤)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے کہا' اس سند کے ساتھ بھی اس قسم کی روایت منقول ہے۔

۷۵۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَاَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْاٰنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ امْكُثِيْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ. ابوداؤد(۲۷۹) النسائی(۲۰۷-۳۵۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ نے رسول اللہ ﷺ سے خون کے بارے میں دریافت کیا' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے ان کے نہانے کا برتن خون سے بھرا ہوا دیکھا تھا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جتنے دن تم کو حیض آتا تھا ان دنوں کو حیض قرار دو' اس کے بعد غسل کر کے نماز پڑھو۔

۷۵۸- حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيْمِيُّ قَالَ نَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِيْ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ شَكَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا امْكُثِيْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ. ماجه(۷۵۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی زوجہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں' اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے خون آنے کی شکایت کی' آپ نے فرمایا کہ جتنے دن تم کو حیض آتا تھا ان دنوں کو حیض قرار دو' اس کے بعد غسل کرو' وہ ہر نماز کے وقت غسل کرتی تھیں۔

ف: اس باب کی احادیث میں نجاست کو زائل کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ خون نجس ہے' اور خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' اس باب کی احادیث احناف کے مسلک پر قوی حجت ہیں۔

۱۵- بَابُ وُجُوْبِ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَلَى الْحَائِضِ دُوْنَ الصَّلٰوةِ

حائضہ پر نماز کی قضاء نہیں صرف روزہ کی قضاء ہے

۷۵۹- حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ اَتَقْضِيْ اِحْدَانَا الصَّلٰوةَ اَيَّامَ مَحِيْضِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَحِيْضُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ

معاذہ بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا ماہواری کے ایام میں ہم کو نماز قضاء کرنی چاہیے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا تم حروریہ (خوارج میں سے) تو نہیں ہو' ہم ازواج رسول اللہ ﷺ کو بھی ماہواری آتی تھی اور رسول اللہ ﷺ ہم کو نماز

اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ لَا نُؤْمَرُ بِقَضَائِهِ. البخاری (۳۲۱) ابوداؤد (۲۶۲-۲۶۳) الترمذی (۱۳۰) النسائی (۳۸۰-۲۳۱۷) ابن ماجہ (۶۳۱)

قضاء کرنے کا حکم نہیں دیتے تھے۔

۷۶۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّ نِسَاءُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَحِضْنَ أَفَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَجْزِينَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَعْنِي يَقْضِينَ. سابقہ (۷۵۹)

معاذہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا ایام حیض میں نماز قضاء کرنی چاہیے؟ حضرت عائشہ نے پوچھا کیا تم حروریہ ہو؟ رسول اللہ ﷺ کی ازواج حائضہ ہوتی تھیں' تو کیا حضور ان کو نماز قضاء کرنے کا حکم دیتے تھے؟

۷۶۱- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُورِيَّةٍ وَلٰكِنِّي أَسْأَلُ قَالَتْ كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ. سابقہ (۷۵۹)

معاذہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ حائضہ عورت روزہ تو قضاء کرتی ہے' نماز قضاء نہیں کرتی؟ حضرت عائشہ نے پوچھا کیا تو حروریہ ہے؟ میں نے عرض کیا میں حروریہ نہیں ہوں محض جاننا چاہتی ہوں' آپ نے فرمایا حیض کے ایام میں ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم تو دیا جاتا تھا اور نمازوں کی قضاء کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

ف: یہ حکم متفق علیہ ہے' تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ حیض اور نفاس کی حالت میں عورت پر نماز اور روزہ واجب نہیں ہے اور اس پر اجماع ہے کہ اس پر روزہ کی قضاء واجب ہے اور نماز کی قضاء واجب نہیں ہے' علماء نے کہا ہے کہ ان میں فرق یہ ہے کہ نمازیں زیادہ ہیں اور دن میں بار بار پڑھی جاتی ہیں اس کے برعکس روزے صرف سال میں ایک بار واجب ہوتے ہیں۔

۱۶- بَابُ تَسَتُّرِ الْمُغْتَسِلِ بِثَوْبٍ وَنَحْوِهٖ

پردہ کی اوٹ میں غسل کرنا

۷۶۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ. البخاری (۲۸۰-۳۵۷-۳۱۷۱-۶۱۵۸) الترمذی (۲۷۳۴-۱۵۷۹) النسائی (۲۲۵) ابن ماجہ (۴۶۵)

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے لیے حاضر ہوئی' تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ پکڑ رکھا تھا' اور رسول اللہ ﷺ اس کی اوٹ میں نہا رہے تھے۔

۷۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس وقت رسول اللہ ﷺ مکہ کے بلند حصے میں تھے اور غسل کرنا چاہتے تھے' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے

بِأَعْلَى مَكَّةَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى غُسْلِهِ فَسَتَرَتْ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ ثُمَّ أَخَذَ ثَوْبَهُ فَالْتَحَفَ بِهِ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ سُبْحَةَ الضُّحَى. سابقہ(٧٦٢)

پردہ کی اوٹ کی غسل کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑا اپنے گرد لپیٹا اور چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔

٧٦٤- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَسَتَرَتْهُ ابْنَتُهُ فَاطِمَةُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا اغْتَسَلَ أَخَذَهُ فَالْتَحَفَ بِهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ سَجَدَاتٍ وَذَلِكَ ضُحًى. سابقہ(٧٦٢)

امام مسلم اسی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ نے چادر سے پردہ ڈالا اور رسول اللہ ﷺ نے غسل کیا' پھر ایک کپڑا لپیٹ کر چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں۔

٧٦٥- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا مُوسَى الْقَارِئُ قَالَ نَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاءً وَسَتَرْتُهُ فَاغْتَسَلَ. سابقہ(٧٢٠)

حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے غسل کا پانی رکھا' پردہ ڈالا پھر آپ نے غسل فرمایا۔

ف: اس باب کی احادیث میں یہ دلیل ہے کہ انسان محرم کی موجودگی میں پردہ کی اوٹ میں نہا سکتا ہے' اور اپنی بیٹی سے خدمت لے سکتا ہے' اور ان احادیث میں یہ بیان ہے کہ چاشت کی نماز سنت ہے اور اس کی آٹھ رکعات ہیں۔

١٧- بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ إِلَى الْعَوْرَاتِ

پرائی شرمگاہ دیکھنے کی حرمت

٧٦٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ.

ابوداؤد(٤٠١٨) الترمذی(٢٧٩٣) ابن ماجہ(٦٦١)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرد کسی مرد کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ کی طرف دیکھے' اور دو مرد برہنہ ہو کر ایک کپڑے میں نہ لیٹیں' نہ دو عورتیں برہنہ ہو کر ایک کپڑے میں لیٹیں۔

٧٦٧- وَحَدَّثَنِيهِ هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا مَكَانَ عَوْرَةِ عُرْيَةِ الرَّجُلِ وَعُرْيَةِ الْمَرْأَةِ. سابقہ(٧٦٦)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت کچھ تغیر و تبدل کے ساتھ مروی ہے۔

١٨- بَابُ جَوَازِ الْاغْتِسَالِ عُرْيَانًا فِي الْخَلْوَةِ

تنہائی میں برہنہ غسل کرنے کا جواز

٧٦٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل برہنہ غسل کیا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ دیکھتے رہتے تھے' اور حضرت موسیٰ علیہ

رسول الله ﷺ كانت بنو إسرائيل تغتسل عراة ينظر بعضهم إلى سوأة بعض وكان موسى يغتسل وحده فقالوا والله ما يمنع موسى أن يغتسل معنا إلا أنه آدر قال فذهب مرة يغتسل فوضع ثوبه على حجر ففر الحجر بثوبه قال فجمح موسى بأثره يقول ثوبي حجر ثوبي حجر حتى نظرت بنو إسرائيل إلى سوأة موسى عليه السلام وقالوا والله ما بموسى من بأس فقام الحجر حتى نظر إليه قال فأخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا قال أبو هريرة والله إنه بالحجر ندب ستة أو سبعة ضرب موسى بالحجر. (البخاری ۲۷۸)

السلام الگ جا کر تنہائی میں غسل کیا کرتے تھے۔ بنو اسرائیل نے کہا قسم بخدا موسیٰ کے تنہائی میں نہانے کی صرف یہ وجہ ہے کہ ان کو ہرنیا کی بیماری ہے' ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے گئے اور کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھے وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ پڑا' حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پتھر کے پیچھے پیچھے دوڑے اور کہنے لگے اے پتھر! میرے کپڑے دو' اے پتھر! میرے کپڑے دو' یہاں تک کہ بنو اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سراپا کو دیکھ لیا اور کہنے لگے خدا کی قسم موسیٰ میں کوئی بیماری نہیں ہے۔ اس وقت پتھر کھڑا ہو گیا' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو دیکھا اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنا شروع کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس پتھر پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ضرب سے چھ یا سات نشان ہے۔

۱۹ - باب الاعتناء بحفظ العورة

شرمگاہ چھپانے کی کوشش کرنا

۷۶۹- وحدثنا إسحاق بن إبراهيم الحنظلي ومحمد بن حاتم بن ميمون جميعا عن محمد بن بكر قال أنا ابن جريج ح وحدثني إسحاق بن منصور ومحمد بن رافع واللفظ لهما قال إسحاق أنا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق قال أنا ابن جريج قال أخبرني عمرو بن دينار أنه سمع جابر بن عبد الله يقول لما بنيت الكعبة ذهب النبي ﷺ وعباس ينقلان حجارة فقال العباس للنبي ﷺ اجعل إزارك على عاتقك من الحجارة ففعل فخر إلى الأرض وطمحت عيناه إلى السماء ثم قام فقال إزاري إزاري فشد عليه إزاره قال ابن رافع في روايته على رقبتك ولم يقل على عاتقك. البخاری (۱۵۸۲-۳۸۲۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب (آپ کے بچپن میں) کعبہ کی تعمیر کے وقت حضرت عباس اور رسول اللہ ﷺ پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے' حضرت عباس نے نبی ﷺ سے کہا تم اپنا تہبند اتار کر پتھر کے نیچے کندھے پر رکھ لو سو آپ نے ایسا کر لیا' آپ فوراً بے ہوش ہو کر گر پڑے اور آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئیں' پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میرا تہبند' میرا تہبند' پھر آپ کا تہبند دیا گیا' بعض روایات میں ہے کہ کندھے کی بجائے اپنی گردن پر تہبند رکھ لو۔

۷۷۰- وحدثنا زهير بن حرب قال نا روح بن عبادة قال نا زكريا بن إسحاق قال نا عمرو بن دينار قال سمعت جابر بن عبد الله يحدث أن رسول الله ﷺ كان ينقل معهم الحجارة للكعبة وعليه إزاره فقال له العباس عمه يا ابن أخي لو حللت إزارك فجعلته على

حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کی تعمیر کے لیے لوگوں کے ساتھ مل کر پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اور آپ نے تہبند پہنا ہوا تھا' آپ کے چچا عباس نے کہا اے بھتیجے! اپنی چادر اتار کر کندھے پر رکھ لو اور اس کے اوپر پتھر رکھو' حضرت جابر کہتے ہیں کہ آپ نے اتار کر اسے

مَنْكِبَيْكَ دُونَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهُ عَلَى مَنْكِبِهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ قَالَ فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ عُرْيَانًا.

البخاری (۳۶٤)

کندھے پر رکھ لیا آپ فوراً بے ہوش ہو کر گر گئے اس کے بعد آپ کو کسی نے برہنہ نہیں دیکھا۔

۷۷۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَقْبَلْتُ بِحَجَرٍ أَحْمِلُهُ ثَقِيلٍ وَعَلَيَّ إِزَارٌ خَفِيفٌ قَالَ فَانْحَلَّ إِزَارِي وَمَعِيَ الْحَجَرُ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَضَعَهُ حَتَّى بَلَغْتُ بِهِ إِلَى مَوْضِعِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ارْجِعْ إِلَى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً.

ابوداؤد (٤٠١٦)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بھاری پتھر اٹھا کر لا رہا تھا اور میں نے چھوٹا سا تہبند باندھا ہوا تھا اچانک میرا تہبند کھل گیا اور میرے کندھے پر وزنی پتھر تھا اس وجہ سے میں تہبند کو اٹھا نہیں سکا یہاں تک کہ میں نے پتھر کو اس کی جگہ نہیں پہنچا دیا' یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جا کر اپنا تہبند لو اور اس کو باندھ لو اور ننگے بدن نہ پھرا کرو۔

ف: اس باب کی احادیث میں رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے خصوصی کرم کا بیان ہے کہ نبی ﷺ اپنے بچپن میں ہی زمانہ جاہلیت کے برے اخلاق سے محفوظ اور مامون تھے' نبی ﷺ نے اپنی طبعی حیا کے باوجود اپنے چچا کا حکم ماننے کے لیے تہبند اتار دیا تھا لیکن چونکہ یہ فعل آپ کی پاکیزہ فطرت اور مزاج کے خلاف تھا اس لیے آپ فوراً بے ہوش ہو کر گر گئے۔ ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے احسن اخلاق اور حیاء کامل پر پیدا کیا تھا حتیٰ کہ آپ کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیاء دار تھے۔

۲۰- بَابُ التَّسَتُّرِ عِنْدَ الْبَوْلِ

قضاء حاجت کے وقت پردہ کرنا

۷۷۲- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَا نَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفٌ أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ قَالَ ابْنُ أَسْمَاءَ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي حَائِطَ نَخْلٍ. ابوداؤد (۲۵٤۹) ابن ماجہ (۳٤۰)

حضرت عبداللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا' پھر میرے کان میں ایک راز کی بات کہی جس کو میں کبھی بیان نہیں کروں گا اور رسول اللہ ﷺ کو قضاء حاجت کے وقت کھجور کے درختوں کی اوٹ زیادہ پسند تھی۔

۲۱- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْجِمَاعَ كَانَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لَا يُوجِبُ الْغُسْلَ إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ الْمَنِيُّ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَأَنَّ الْغُسْلَ يَجِبُ بِالْجِمَاعِ

غسل جماع کے احکام

۷۷۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں پیر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قبا گیا جب ہم بنی

نا إِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيْكٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ إِلٰى قُبَاءَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا فِيْ بَنِيْ سَالِمٍ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَابِ عِتْبَانَ فَصَرَخَ بِهِ فَخَرَجَ يَجُرُّ إِزَارَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَعْجَلْنَا الرَّجُلَ فَقَالَ عِتْبَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يُعْجَلُ عَنِ امْرَأَتِهِ وَلَمْ يُمْنِ مَاذَا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۴۱۲۲)

سالم کے محلہ میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ حضرت عتبان کے مکان پر ٹھہر گئے اور حضرت عتبان کو آواز دی، وہ اپنا تہبند باندھتے ہوئے دروازہ سے نکلے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نے تم کو وقت سے پہلے بلا لیا، حضرت عتبان نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتلایئے کہ جو شخص اپنی بیوی سے ہم بستری میں مشغول ہو اور انزال (خروج) منی سے پہلے اس سے علیحدہ ہو جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غسل انزال سے واجب ہوتا ہے۔

۷۷۴- حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَيْلِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ. ابوداؤد (۲۱۷)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ آپ نے فرمایا غسل انزال سے واجب ہوتا ہے۔

۷۷۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ نَا أَبِيْ قَالَ نَا أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الشِّخِّيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْسَخُ حَدِيْثُهُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَمَا يَنْسَخُ الْقُرْاٰنُ بَعْضُهُ بَعْضًا. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۵۴۹)

ابو العلاء بن شخیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بعض احادیث بعض دوسری احادیث کو منسوخ کر دیتی ہیں جس طرح قرآن کی ایک آیت دوسری آیت کو منسوخ کر دیتی ہے۔

۷۷۶- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَقَالَ لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ أُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ أُقْحِطْتَ. البخاری (۱۸۰) ابن ماجہ (۶۰۶)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک انصاری کے مکان سے گذر ہوا، آپ نے ان کو بلوایا، وہ اس حال میں گھر سے باہر آئے کہ ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے فرمایا: ہم نے تم کو وقت سے پہلے بلا لیا، اس نے کہا "ہاں" یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جب بھی تم کو بغیر انزال کے علیحدہ ہونا پڑے تو تم پر غسل واجب نہیں ہے صرف وضو کر لیا کرو۔

۷۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيْبُ مِنَ الْمَرْأَةِ ثُمَّ يُكْسِلُ فَقَالَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْمَرْأَةِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ. البخاری (۲۹۳)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستر ہو اور بغیر انزال کے علیحدہ ہو جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے جسم پر عورت کے اندام نہانی سے نکل کر جو چیز لگی ہو اس کو دھو لے پھر وضو کرے اس کے بعد نماز پڑھ سکتا ہے۔

٧٧٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْمَلِيِّ عَنِ الْمَلِيِّ يَعْنِي بِقَوْلِهِ الْمَلِيِّ عَنِ الْمَلِيِّ أَبُو أَيُّوبَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي أَهْلَهُ ثُمَّ لَا يُنْزِلُ قَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ. سابقہ(٧٧٢)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی سے ہم بستر ہو پھر انزال سے پہلے علیحدہ ہو جائے تو وہ اپنے آلہ کو دھو کر وضو کرے۔

٧٧٩- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. البخاری(١٧٩-٢٩٢)

زید بن خالد جہنی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال سے پہلے علیحدہ ہو جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ حضرت عثمان نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ شخص اپنے آلہ کو دھوئے اور اس کے بعد وضو کرے۔

٧٨٠- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَحْيَى وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. سابقہ(٧٧٢)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

٢٢- بَابُ نَسْخِ الْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ وَوُجُوبِ الْغُسْلِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ

الماء من الماء کے منسوخ ہونے کا بیان

٧٨١- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ وَمَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَفِي حَدِيثِ مَطَرٍ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ قَالَ زُهَيْرٌ مِنْ بَيْنِهِمْ بَيْنَ أَشْعُبِهَا الْأَرْبَعِ.

البخاری(٢٩١) ابوداؤد(٢١٦) النسائی(١٩١) ابن ماجہ(٦١٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی مرد عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے پھر اس کو تھکا دے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ اس کو انزال ہو یا نہ ہو۔

ف: عورت کی چار شاخوں سے مراد اس کے ہاتھ اور ٹانگیں ہیں اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ جب مرد کے عضو تناسل کا سر عورت کی اندام نہانی میں غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو اور یہ حدیث ان تمام پچھلی احادیث کے

لیے ناسخ ہے جن میں گزرا ہے کہ بغیر انزال کے غسل واجب نہیں ہوتا۔

٧٨٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ ثُمَّ اجْتَهَدَ وَلَمْ يَقُلْ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ. ساجد (٧٨١)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث کئی اسانید سے مروی ہے جن سے صرف شعبہ کی سند کے ساتھ انزال کا ذکر نہیں ہے۔

٧٨٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ اخْتَلَفَ فِي ذَلِكَ رَهْطٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّونَ لَا يَجِبُ الْغُسْلُ إِلَّا مِنَ الدَّفْقِ أَوْ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ بَلْ إِذَا خَالَطَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَأَنَا أَشْفِيكُمْ مِنْ ذَلِكَ فَقُمْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأُذِنَ لِي فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّاهْ أَوْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْ شَيْءٍ وَإِنِّي أَسْتَحْيِيكِ فَقَالَتْ لَا تَسْتَحْيِي أَنْ تَسْأَلَنِي عَمَّا كُنْتَ سَائِلًا عَنْهُ أُمَّكَ الَّتِي وَلَدَتْكَ فَإِنَّمَا أَنَا أُمُّكَ قُلْتُ فَمَا يُوجِبُ الْغُسْلَ قَالَتْ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٢٧٧)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار کا اس بات میں اختلاف ہوا کہ بغیر انزال کے غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں' انصاری صحابہ یہ کہتے تھے کہ غسل صرف انزال سے واجب ہوتا ہے اور مہاجرین کہتے تھے کہ صرف صحبت کرنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے' حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا میں نے کہا میں اس معاملہ میں تمہاری ابھی تسلی کرا دیتا ہوں' میں وہاں سے اٹھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' اور باریابی کی اجازت چاہی' اجازت ملنے پر میں نے عرض کیا' اے میری اور تمام مسلمانوں کی ماں! میں آپ سے ایک مسئلہ حل کرانا چاہتا ہوں' لیکن مجھے شرم آتی ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا میں تمہاری حقیقی والدہ کی طرح ہوں' مجھ سے کوئی بات پوچھنے میں شرم نہ کرو' میں نے عرض کیا غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا تم نے یہ بات اس سے پوچھی ہے جس کو اس کا علم ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے اور دو شرمگاہیں مل جائیں (یعنی سر عضو اندام نہانی میں غائب ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے (خواہ انزال ہو یا نہ ہو)۔

٧٨٤- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ هَلْ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَأَفْعَلُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے پھر انزال سے پہلے الگ ہو جائے تو کیا اس پر غسل واجب ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: میں اور یہ ایسا کرتے ہیں اور پھر غسل کرتے ہیں۔

ذٰلِكَ اَنَا وَاَهْلِي ثُمَّ نَغْتَسِلُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۹۸۳)

۲۳- بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

آگ سے پکی ہوئی چیز کو کھانے کے بعد وضو کا وجوب

۷۸۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ. النسائی (۱۷۹)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا چاہیے۔ عبداللہ بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ابوہریرہ مسجد میں وضو کر رہے تھے اور وضو کرنے کی وجہ انہوں نے یہ بیان کی کہ میں نے پنیر کے ٹکڑے کھائے تھے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا چاہیے۔

۷۸۶- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَجَدَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّاُ عَلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ اِنَّمَا اَتَوَضَّاُ مِنْ اَثْوَارِ اَقِطٍ اَكَلْتُهَا لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تَوَضَّؤُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۵۵۳)

عروہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے آپ فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا چاہیے۔

۷۸۷- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَاَنَا اُحَدِّثُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَنَّهُ سَاَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّؤُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۳۴۳)

عروہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ سے سنا وہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرو۔

۲۴- بَابُ نَسْخِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کے منسوخ ہونے کا بیان

۷۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ. البخاری (۲۰۷) ابوداؤد (۱۸۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کے شانہ کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

۷۸۹- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنِيْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہڈی پر لگا ہوا گوشت یا صرف گوشت کھایا (راوی کو شک ہے کہ حضرت ابن عباس نے کیا کہا تھا؟) پھر نماز پڑھی

الزُّهْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عَرْقًا أَوْ لَحْمًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً. ابن ماجه(٤٩٠)

اور وضو نہیں فرمایا یا پانی کو ہاتھ نہیں لگایا۔

٧٩٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفٍ يَأْكُلُ مِنْهَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. البخاري(٢٠٨-٦٧٥-٢٩٢٣-٥٤٠٨-٥٤٢٢-٥٤٦٢) الترمذي(١٨٣٦) ابن ماجه(٤٩٠)

عمرو بن امیہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بکری کے شانہ کا گوشت چھری سے کاٹ کر کھا رہے تھے پھر آپ نے نماز پڑھی اور آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

٧٩١- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ وَطَرَحَ السِّكِّينَ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. سابقه(٧٩٠)

عمرو بن امیہ ضمری کے والد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بکری کے شانہ کا گوشت چھری سے کاٹ کر کھا رہے ہیں، اسی وقت نماز کی اقامت (تکبیر) ہوئی، آپ نے چھری پھینک دی نماز پڑھائی اور وضو نہیں فرمایا۔

٧٩٢- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. سابقه(٧٨٩)

امام مسلم نے ایک اور سند سے روایت کی ہے۔

٧٩٣- قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. البخاري(٢١٠)

حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہاں بکری کے شانہ کا گوشت کھایا پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

٧٩٤- قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ.

سابقه(٧٩٠)

امام مسلم ایک دیگر سند سے روایت کرتے ہیں۔

٧٩٥- قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَشْهَدُ لَكُنْتُ أَشْوِي لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. مسلم تحفة الأشراف(١٢٠٣١)

حضرت ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ میں اس بات پر گواہ ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لیے بکری کی کلیجی بھون رہا تھا (آپ کلیجی کھا رہے تھے) پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

٧٩٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا. البخاري(٢١١-٥٦٠٩) أبو داود(١٩٦) الترمذي(٨٩) النسائي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا اور پھر پانی منگوا کر کلی کی، اور فرمایا: اس میں ایک قسم کی چکناہٹ ہوتی ہے۔

(۱۸۷) ابن ماجہ (٤٩٨)

۷۹۷- وَحَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو ح وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ ح وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ كُلُّهُمْ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِاِسْنَادِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ.

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ بھی اسی قسم کی ایک روایت نقل کی ہے۔

سابقہ (٧٩٦)

۷۹۸- وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاُتِيَ بِهَدِيَّةٍ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ فَاَكَلَ ثَلٰثَ لُقَمٍ ثُمَّ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَمَا مَسَّ مَآءً.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کپڑے پہنے' پھر نماز کے لیے نکلے' اس وقت آپ کے پاس ایک شخص گوشت اور روٹی کا ہدیہ لایا' آپ نے اس میں سے تین لقمے کھائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی' اور پانی کو ہاتھ نہیں لگایا۔

مسلم تحفۃ الاشراف (٦٤٤٦)

۷۹۹- وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَمْرِو ابْنِ عَطَاءٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ حَلْحَلَةَ وَفِيْهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ شَهِدَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ صَلّٰى وَلَمْ يَقُلْ بِالنَّاسِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٦٤٤٦)

امام مسلم بیان فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے حضرت ابن عباس سے یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے اور لوگوں کو نماز پڑھانے کا ذکر نہیں ہے۔

ف: جمہور صحابہ' تابعین اور ائمہ اربعہ کا مذہب یہ ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور جس حدیث میں یہ وارد ہے کہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے منسوخ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری عمل یہ تھا کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو نہیں کرتے تھے۔ یہ حدیث جامع ترمذی' سنن ابوداؤد اور سنن نسائی میں ہے اور اس کا دوسرا محمل یہ ہے کہ اس سے مراد لغوی وضو ہے یعنی ہاتھ دھونا اور کلی کرنا۔

۲۵- بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ

اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم

۸۰۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَاَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّاْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّاْ قَالَ اَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ فَقَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّاْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ اُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ

حضرت جابر بن سمرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: اگر چاہو تو وضو کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو' اس شخص نے پوچھا کیا ہم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا ہاں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔ اس شخص نے پوچھا کیا میں

الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ قَالَ لَا.

ابن ماجہ (۴۹۵)

بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں' اس نے پوچھا کیا میں اونٹ بٹھانے کی جگہ نماز پڑھ لیا کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

۸۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكٍ ح وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ كُلُّهُمْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. سابقہ (۸۰۰)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی جابر بن سمرہ والی روایت کی مثل منقول ہے۔

ف: جمہور صحابہ' تابعین اور ائمہ ثلاثہ کا مذہب یہ ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا' اور امام احمد بن حنبل اور بعض محدثین کا مذہب یہ ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' امام احمد نے اس باب کی حدیث سے استدلال کیا ہے اور جمہور فقہاء نے اس کو وضو لغوی یعنی کلی پر محمول کیا ہے۔

۲۶- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ تَيَقَّنَ الطَّهَارَةَ ثُمَّ شَكَّ فِي الْحَدَثِ فَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِطَهَارَتِهِ تِلْكَ

جس شخص کو وضو کا یقین ہو پھر وضو ٹوٹنے کا شک ہو جائے تو وہ اس وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے

۸۰۲- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ فِي رِوَايَتِهِمَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ. بخاری (۱۳۷- ۱۷۷-۲۰۵۶) ابوداؤد (۱۷۶) النسائی (۱۶۰) ابن ماجہ (۵۱۳)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ انہیں نماز کے درمیان وضو ٹوٹنے کا شک لاحق ہوتا رہتا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت نماز نہ توڑو جب تک کہ تمہیں بدبو محسوس نہ ہو جائے یا تم (ریح کی) آواز نہ سن لو۔

۸۰۳- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۶۰۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کے پیٹ میں گڑبڑ ہو اور اسے شک ہو جائے کہ اس کے پیٹ سے کچھ نکلا ہے یا نہیں تو اس وقت تک مسجد سے باہر نہ نکلے جب تک کہ ریح کی بو یا آواز محسوس نہ ہو۔

۲۷- بَابُ طَهَارَةِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ بِالدِّبَاغِ

مردار اور جانور کی کھال کا رنگنے سے پاک ہونا

٨٠٤- وحدثنا يحيى بن يحيى وأبو بكر بن أبي شيبة وعمرو الناقد وابن أبي عمر جميعا عن ابن عيينة قال يحيى أنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال تصدق على مولاة لميمونة بشاة فماتت فمر بها رسول الله ﷺ فقال هلا أخذتم إهابها فدبغتموه فانتفعتم به فقالوا إنها ميتة فقال إنما حرم أكلها قال أبو بكر وابن أبي عمر في حديثهما عن ميمونة. البخاري (١٤٩٢-٢٢٢١-٥٥٣١) ابوداود (٤١٢٠-٤١٢١) النسائي (٤٢٤٥-٤٢٤٦-٤٢٤٧) ابن ماجه (٣٦١٠)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی باندی کو کسی شخص نے صدقہ میں ایک بکری دی اور وہ مرگئی' رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کی کھال کیوں نہیں اتار لی؟ رنگنے کے بعد اس کی کھال سے فائدہ حاصل کرتے! ان لوگوں نے عرض کیا' حضور! یہ تو مردار ہے' آپ نے فرمایا مردار جانور کا صرف کھانا حرام ہے۔

٨٠٥- وحدثني أبو الطاهر وحرملة قالا نا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ وجد شاة ميتة أعطيتها مولاة لميمونة من الصدقة فقال رسول الله ﷺ هلا انتفعتم بجلدها قالوا إنها ميتة فقال إنما حرم أكلها. سابقه (٨٠٤)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مردار بکری دیکھی جو حضرت میمونہ کی باندی کو صدقہ میں ملی تھی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟ انہوں نے عرض کیا یہ تو مردار ہے' آپ نے فرمایا مردار جانور کا صرف کھانا حرام ہے۔

٨٠٦- حدثنا حسن الحلواني وعبد بن حميد جميعا عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد قال حدثني أبي عن صالح عن ابن شهاب بهذا الإسناد نحو رواية يونس. سابقه (٨٠٤)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٨٠٧- وحدثنا ابن أبي عمر وعبد الله بن محمد الزهري واللفظ لابن أبي عمر قالا نا سفيان عن عمرو عن عطاء عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ مر بشاة مطروحة أعطيتها مولاة لميمونة من الصدقة فقال النبي ﷺ ألا أخذوا إهابها فدبغوه فانتفعوا به. النسائي (٤٢٤٩)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مردہ بکری پڑی ہوئی دیکھی جو حضرت میمونہ کی باندی کو صدقہ میں ملی تھی' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کیوں نہ اتار لی؟ تم اس کو رنگ لیتے اور اس سے نفع اٹھاتے۔

٨٠٨- حدثنا أحمد بن عثمان النوفلي قال نا أبو عاصم قال نا ابن جريج قال أخبرني عمرو بن دينار قال أخبرني عطاء منذ حين قال أخبرني ابن عباس أن ميمونة أخبرته أن داجنة كانت لبعض نساء رسول الله ﷺ فماتت فقال رسول الله ﷺ ألا أخذتم إهابها فاستمتعتم به. سابقه (٨٠٤)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک زوجہ کے ہاں ایک بکری پلی ہوئی تھی' وہ مرگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کیوں نہ اتار لی؟ پھر تم اس سے نفع حاصل کرتے۔

۸۰۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ لِمَيْمُونَةَ فَقَالَ أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۵۹۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ کی باندی کی (مردار) بکری کے پاس سے گذرے، آپ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال سے نفع کیوں نہ اٹھایا؟

۸۱۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ وَعْلَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ. ابوداؤد (۴۱۲۳) الترمذی (۱۷۲۸) النسائی (۴۲۵۲-۴۲۵۳) ابن ماجہ (۳۶۰۹)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کھال کو رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔

۸۱۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ (۸۱۰)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی اس حدیث کی مثل منقول ہے۔

۸۱۲- حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا وَقَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ أَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ وَعْلَةَ السَّبَئِيِّ فَرْوًا فَمَسِسْتُهُ فَقَالَ مَا لَكَ تَمَسُّهُ قَدْ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ إِنَّا نَكُونُ بِالْمَغْرِبِ وَمَعَنَا الْبَرْبَرُ وَالْمَجُوسُ نُؤْتٰى بِالْكَبْشِ قَدْ ذَبَحُوهُ وَنَحْنُ لَا نَأْكُلُ ذَبَائِحَهُمْ وَيَأْتُونَا بِالسِّقَاءِ يَجْعَلُونَ فِيهِ الْوَدَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ دِبَاغُهُ طَهُورُهُ.

سابقہ (۸۱۰)

ابوالخیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن وعلہ سبئی کو ایک پوستین (چمڑے کی قمیص یا کوٹ) پہنے ہوئے دیکھا میں نے اس پوستین کو چھو کر دیکھا اس نے کہا تم اس کو کیوں چھو کر دیکھ رہے ہو؟ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس سے اس بارہ میں مسئلہ معلوم کر لیا تھا میں نے کہا تھا کہ ہم مغربی ممالک میں رہتے ہیں اور ہمارے ساتھ قوم بربر اور آتش پرست لوگ رہتے ہیں' وہ بکری ذبح کرتے ہیں' ہم ان کا ذبیحہ نہیں کھاتے اور ہمارے پاس وہ مشک لاتے ہیں جس میں وہ چربی ڈالتے ہیں (یہ سن کر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم نے یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا' آپ نے فرمایا تھا: کھال کی پاکیزگی رنگنے سے حاصل ہو جاتی ہے۔

۸۱۳- وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَعْلَةَ السَّبَئِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ إِنَّا نَكُونُ بِالْمَغْرِبِ فَيَأْتِينَا الْمَجُوسُ بِالْأَسْقِيَةِ فِيهَا الْمَاءُ

ابن وعلہ سبئی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس سے پوچھا ہم مغربی ممالک میں رہتے ہیں' ہمارے پاس آتش پرست مشکوں میں پانی اور چربی لے کر آتے ہیں آپ نے فرمایا: اس سے پانی پی لیا کرو میں نے پوچھا کیا آپ اپنی رائے سے فرما رہے ہیں؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا میں

وَالْوَدَكَ فَقَالَ اِشْرَبْ فَقُلْتُ اَرَأْيٌ تَرَاهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ دِبَاغُهُ طَهُورُهُ.

سابقہ (۸۱۰)

۲۸- بَابُ التَّيَمُّمِ

۸۱٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَاَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاَتَى النَّاسُ اِلَى اَبِي بَكْرٍ فَقَالُوا اَلَا تَرَى اِلَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ اَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعٌ رَاْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِي اَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى فَخِذِي فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ وَهُوَ اَحَدُ النُّقَبَاءِ مَا هِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.

البخاري (٣٣٤-٣٦٧٢-٤٦٠٧-٦٨٤٤-٥٢٥٠) النسائي (٣٠٩)

۸۱۵- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُو اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ بِشْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَةً

نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ کھال رنگنے سے پاک ہو جاتی ہے۔

تیمم

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں گئے' جب مقام بیداء یا ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا' رسول اللہ ﷺ اس ہار کو تلاش کرنے کے لیے رک گئے' اور آپ کے ساتھ تمام قافلہ رک گیا' اس جگہ پانی تھا اور نہ صحابہ کے ساتھ پانی تھا' صحابہ نے حضرت ابوبکر سے شکایت کی اور کہنے لگے کہ تم نہیں دیکھ رہے کہ (حضرت) عائشہ نے کیا کیا ہے؟ تمام لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ٹھہرا لیا' اس مقام پر پانی ہے اور نہ لوگوں کے ساتھ پانی ہے۔ (یہ شکایت سن کر) حضرت ابوبکر میرے پاس آئے اور اس وقت رسول اللہ ﷺ میرے زانوں پر سر رکھے ہوئے محو نیند تھے' حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹنا شروع کیا اور کہنے لگے تم نے رسول اللہ ﷺ اور تمام صحابہ کو پریشان کیا ہے اور ایسی جگہ روک لیا ہے' جہاں بالکل پانی نہیں ہے' نہ صحابہ کے پاس پانی ہے' پھر حضرت ابوبکر ناراض ہو کر جو کچھ ان کے دل میں آیا کہتے رہے اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں اپنی انگلی چبھوتے رہے' اور میں رسول اللہ ﷺ کے آرام میں خلل آنے کے خیال سے اپنی جگہ سے مطلقاً نہیں ہلی' یہاں تک کہ اسی حال میں یعنی جب کہ لوگوں کے پاس پانی نہ تھا' صبح ہو گئی' اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی' نقباء میں سے حضرت اسید بن حضیر نے کہا اے آل ابوبکر! یہ کوئی آپ کی پہلی برکت نہیں ہے' حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم نے اس اونٹ کو کھڑا کیا جس پر میں سوار تھی تو ہار اس کے نیچے سے نکل آیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار عاریتاً لیا اور وہ (سفر میں) گم ہو گیا تھا' رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ

هَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً.

البخاری (٥١٦٤-٣٧٧٣) ابن ماجہ (٥٦٨)

میں سے بعض کو ہار ڈھونڈنے کے لیے بھیجا' اسی اثناء میں نماز کا وقت آ گیا اور انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی' جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ سے اس بات کی شکایت کی' اسی وقت آیت تیمم نازل ہوئی اور اسید بن حضیر نے حضرت عائشہ سے کہا "اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے' آپ پر کوئی پریشانی نہیں آئی' لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پریشانی کو آپ سے زائل کر دیا اور مسلمانوں کے لیے اس میں برکت رکھ دی۔

٨١٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا كَيْفَ يَصْنَعُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَتَيَمَّمُ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ لَأَوْشَكَ إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيدِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللّٰهِ أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ.

البخاری (٣٤٥-٣٤٦-٣٤٧) ابوداؤد (٣٢١) النسائی (٣١٩)

شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے مخاطب ہو کر فرمایا' اگر کسی شخص پر غسل فرض ہو اور اس کو ایک ماہ تک پانی نہ مل سکے تو وہ شخص کس طرح نمازیں پڑھے گا؟ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا وہ شخص تیمم نہ کرے خواہ اس کو ایک ماہ تک پانی نہ ملے حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا' پھر آپ سورۂ مائدہ کی اس آیت کا کیا جواب دیں گے "فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا. جب تم کو پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی سے تیمم کرو" حضرت عبداللہ نے فرمایا مجھے خدشہ ہے کہ اگر اس آیت کی بناء پر لوگوں کو تیمم کی اجازت دے دی جائے تو وہ پانی ٹھنڈا لگنے کی بناء پر بھی تیمم کرنا شروع کر دیں گے' حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کیا آپ نے حضرت عمار کی یہ حدیث نہیں سنی؟ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا' راستہ میں (جب میں سویا تو) مجھ پر غسل فرض ہو گیا' پس میں خاک پر اسی طرح لوٹ پوٹ ہونے لگا' جس طرح جانور لوٹ پوٹ ہوتے ہیں' پھر جب میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: تمہارے لیے یہ کافی تھا کہ تم اس طرح کرتے پھر آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر ایک مرتبہ مارے اور بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ پر مسح کیا اور دونوں ہتھیلیوں کی پشت پر اور چہرہ پر مسح کیا' حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا کیا تمہیں پتہ نہیں کہ

حضرت عمر نے حضرت عمار کی حدیث پر اطمینان نہیں کیا تھا۔

۸۱۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللَّهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هَكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ

سابقہ (۸۱۶)

امام مسلم نے ایک اور سند سے ساتھ مثل سابق روایت ذکر کی' لیکن اس میں اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا' اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا (غسل جنابت کی خاطر) تمہارے لیے اس قدر تیمم کافی ہے۔

۸۱۸- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً فَقَالَ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ أَمَا تَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ وَصَلَّيْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْأَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّقِ اللَّهَ يَا عَمَّارُ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ لَمْ أُحَدِّثْ بِهِ قَالَ الْحَكَمُ وَحَدَّثَنِيهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ حَدِيثِ ذَرٍّ قَالَ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ عَنْ ذَرٍّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ الَّذِي ذَكَرَ الْحَكَمُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ نُوَلِّيكَ مَا تَوَلَّيْتَ.

البخاری (۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳) ابوداؤد (۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸) الترمذی (۱۴۴) النسائی (۳۱۱-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸) ابن ماجہ (۵۶۹)

ابزی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں جنبی ہو گیا اور مجھے پانی نہیں مل سکا' حضرت عمر نے فرمایا نماز مت پڑھ۔ حضرت عمار کہنے لگے اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو یاد نہیں جب میں اور آپ ایک سفر میں تھے' ہم دونوں جنبی ہو گئے اور ہمیں پانی نہیں ملا' آپ نے بہر حال نماز نہیں پڑھی' لیکن میں زمین پر لوٹ پوٹ ہو گیا' اور میں نے نماز پڑھ لی (جب حضور کی خدمت میں' میں پہنچا اور واقعہ عرض کیا) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ تم دونوں ہاتھ زمین پر مارتے پھر پھونک مار کر گرد اڑا دیتے' پھر ان کے ساتھ اپنے چہرہ اور ہاتھوں پر مسح کرتے' حضرت عمر نے کہا اے عمار! خدا سے ڈر' حضرت عمار نے کہا اگر آپ فرمائیں تو میں یہ حدیث کسی اور سے نہ بیان کروں' امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے یہ اضافہ کیا کہ حضرت عمار کے جواب کے بعد حضرت عمر نے فرمایا ہم تمہاری روایت کا بوجھ تمہیں پر ڈالتے ہیں۔

۸۱۹- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرًّا عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ قَالَ الْحَكَمُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ عَمَّارٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ شِئْتَ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ حَقِّكَ لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا وَلَمْ يَذْكُرْ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ مثل سابق حدیث بیان کی جس میں حضرت عمار کا یہ قول ہے کہ اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے آپ کی اطاعت مجھ پر واجب کی ہے اگر آپ فرمائیں تو میں یہ حدیث کسی سے بیان نہ کروں۔

مِنْ كَفٍّ. ابن ماجه (۸۱۸)

... بَابُ التَّيَمُّمِ لِرَدِّ السَّلَامِ

۸۲۰- قَالَ مُسْلِمٌ وَرَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبِي الْجُهَيْمِ ابْنِ الْحَارِثِ ابْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

البخاری (۳۳۷) ابوداود (۳۲۹) النسائی (۳۱۰)

سلام کے جواب کے لیے تیمم کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں اور نبی کریم ﷺ کی زوجہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام عبد الرحمان بن یسار، ابوالجہیم بن حارث انصاری کے پاس گئے انہوں نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ جمل نامی کنوئیں کی طرف سے آ رہے تھے رستہ میں آپ نے ایک شخص کے سلام کا اس وقت تک جواب نہیں دیا جب تک ایک دیوار کے پاس پہنچ کر چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح نہیں کر لیا' اس کے بعد آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔

... بَابُ مَنْ لَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ وَهُوَ يَبُولُ

۸۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَبُولُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ. ابوداود (۱۶) الترمذی (۹۰-۲۷۲۱-۲۷۲۰) النسائی (۳۷) ابن ماجه (۳۵۳)

پیشاب کرنے والا سلام کا جواب نہ دے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیشاب کر رہے تھے' ایک شخص نے پاس سے گزر کر سلام کیا' آپ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

۲۹- بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

۸۲۲- حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حُمَيْدٌ نَا ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ لَقِيَ النَّبِيَّ ﷺ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْسَلَّ فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ فَتَفَقَّدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقِيتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتّٰى أَغْتَسِلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ. البخاری (۲۸۳-۲۸۵) ابوداود (۲۳۱) الترمذی (۱۲۱) النسائی (۲۶۹) ابن ماجه (۵۳۴)

مسلمان کے نجس نہ ہونے پر دلیل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ کے کسی راستہ میں ان کی نبی کریم ﷺ سے اس حال میں ملاقات ہوئی کہ وہ جنبی تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ چپکے سے غسل کرنے کے لیے چلے گئے' نبی کریم ﷺ نے ان کو تلاش کیا' جب ابو ہریرہ آئے تو آپ نے پوچھا: اے ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب آپ نے مجھ سے ملاقات کی اس وقت میں جنبی تھا' میں نے اس حالت میں آپ کے ساتھ بلا غسل رہنا ناپسند سمجھا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ مومن نجس نہیں ہوتا۔

۸۲۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی

نَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ فَحَادَ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ كُنْتُ جُنُبًا قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ.

ابوداؤد (۲۳۰) النسائی (۲۶۸) ابن ماجہ (۵۳۵)

رسول اللہ ﷺ سے اس حال میں ملاقات ہوئی کہ وہ جنبی تھے تو وہ رسول اللہ ﷺ سے الگ ہو کر غسل کرنے چلے گئے جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں غسل کر کے حاضر ہوئے تو (بطور عذر) عرض کیا کہ میں جنبی تھا آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! مومن نجس نہیں ہوتا۔

۳۰-بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالَى فِي حَالِ الْجَنَابَةِ وَغَيْرِهَا

جنابت ہو یا غیر جنابت ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر

۸۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَا نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ.

البخاری (۶۳۴) ابوداؤد (۱۸) الترمذی (۳۳۸۴) ابن ماجہ (۳۰۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

۳۱-بَابُ جَوَازِ أَكْلِ الْمُحْدِثِ الطَّعَامَ وَأَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِي ذٰلِكَ وَأَنَّ الْوُضُوْءَ لَيْسَ عَلَى الْفَوْرِ

بے وضو کے کھانے کا جواز اور علی الفور وضو کا واجب نہ ہونا

۸۲۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ يَحْيَى أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَذَكَرُوا لَهُ الْوُضُوءَ فَقَالَ أُرِيدُ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَتَوَضَّأَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۵۶۵۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیت الخلاء سے آئے تو آپ کے سامنے کھانا لایا گیا۔ حاضرین نے آپ کو وضو یاد کرایا' آپ نے فرمایا: کیا میں نماز کا ارادہ کر رہا ہوں جو وضو کروں۔

۸۲۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيلَ لَهُ أَلَا تَوَضَّأُ قَالَ لِمَ أُصَلِّي فَأَتَوَضَّأَ.

سابقہ (۸۲۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تھے آپ بیت الخلاء سے آئے تو آپ کے سامنے کھانا لایا گیا' اور آپ کو وضو یاد دلایا گیا' آپ نے فرمایا کیوں؟ میں جس وقت نماز پڑھتا ہوں اس وقت وضو کرتا ہوں۔

۸۲۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ مَوْلَى آلِ السَّائِبِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء گئے' جب فارغ ہو کر آئے تو آپ کے سامنے کھانا لایا گیا' عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا

يقول ذهب رسول الله ﷺ إلى الغائط فلما جاء قدم إليه طعام فقيل يا رسول الله ألا توضأ قال لم أللصلوٰة.

آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا کس وجہ سے؟ کیا نماز پڑھنی ہے؟

مسلم تحفۃ الاشراف (٥٦٥٩)

٨٢٨- وحدثني محمد بن عمرو بن عباد بن جبلة قال نا أبو عاصم عن ابن جريج قال نا سعيد بن الحويرث أنه سمع ابن عباس يقول إن النبي ﷺ قضى حاجته من الخلاء فقرب إليه طعام فأكل ولم يمس ماء قال وزادني عمرو بن دينار عن سعيد بن الحويرث أن النبي ﷺ قيل له إنك لم توضأ قال ما أردت صلوٰة فأتوضأ وزعم عمرو أنه سمع من سعيد بن الحويرث.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بیت الخلاء سے فارغ ہو کر آئے اور آپ نے وضو کیے بغیر کھانا کھایا' بعض روایات میں یہ زیادتی بھی ہے کہ آپ سے عرض کیا گیا کہ کیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ فرمایا میرا نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں ہے جو وضو کروں۔

ماتقدم (٨٢٥)

ف: علماء کا اس پر اجماع ہے کہ بغیر وضو کے کھانا پینا' اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر کرنا' قرآن مجید پڑھنا (چھونا نہیں) اور درود شریف وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔ اور اس میں سے کوئی کام مکروہ نہیں ہے' احادیث صحیحہ اور اجماع امت سے اس پر دلائل موجود ہیں۔

٣٢- باب ما يقول إذا أراد دخول الخلاء

بیت الخلاء جانے کے وقت کی دعا

٨٢٩- حدثنا يحيى بن يحيى قال أنا حماد بن زيد وقال يحيى أيضا أنا هشيم كلاهما عن عبد العزيز بن صهيب عن أنس في حديث حماد كان رسول الله ﷺ كان إذا دخل الكنيف قال اللهم إني أعوذ بك من الخبث والخبائث.

الترمذی (٦) ابو داؤد (٤)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ. (اے اللہ! میں ناپاک اور ناپاک چیزوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں)۔

٨٣٠- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وزهير بن حرب قالا نا إسماعيل وهو ابن علية عن عبد العزيز بهذا الإسناد وقال أعوذ بالله من الخبث والخبائث.

النسائی (١٩) ابن ماجہ (٢٩٨)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء جاتے وقت یہ الفاظ کہتے: أعوذ بالله من الخبث والخبائث.

ف: اس حدیث میں خبث اور خبائث سے پناہ مانگنے کی دعا ہے' اس سے مراد شر ہے' ایک قول یہ ہے کہ اس سے کفر مراد ہے' ایک قول یہ ہے کہ خبث سے مراد شیاطین ہیں اور خبائث سے مراد معاصی ہیں' ابن الاعرابی نے کہا کلام عرب میں خبث مکروہ کو کہتے ہیں' خبث کلام سے مراد گالی گلوچ ہے' خبیث ملت سے مراد کفر ہے' خبیث طعام سے مراد حرام ہے' خبیث شراب سے مراد مضر ہے' قضاء حاجت سے پہلے یہ دعا بیت الخلاء کے ساتھ خاص نہیں ہے' اگر کسی جنگل یا میدان میں قضاء حاجت کرے تو اس سے پہلے بھی یہ دعا مانگے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٠٠٠-كِتَابُ الصَّلٰوةِ

٣٣- بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ نَوْمَ الْجَالِسِ لَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز کا بیان

بیٹھنے کی حالت میں نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا

٨٣١- حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَجِيٌّ لِرَجُلٍ وَّفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَنَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يُنَاجِي الرَّجُلَ فَمَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ.

البخاری (٦٤٢) ابوداؤد (٥٤٤) النسائی (٧٩٠)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کی اقامت کہی گئی' اور نبی اکرم ﷺ ایک شخص سے سرگوشیوں میں معروف رہے حتیٰ کہ لوگوں کو نیند آ گئی' پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔

٨٣٢- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُنَاجِيْ رَجُلًا فَلَمْ يَزَلْ يُنَاجِيْهِ حَتّٰى نَامَ اَصْحَابُهٗ ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى بِهِمْ.

البخاری (٦٢٩٢)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ ایک شخص سے سرگوشی فرما رہے تھے کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ بدستور سرگوشی فرماتے رہے' یہاں تک کہ آپ کے اصحاب سو گئے' پھر آپ تشریف لائے اور انہیں نماز پڑھائی۔

٨٣٣- وَحَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ وَّهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنَامُوْنَ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّاُوْنَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتَهٗ مِنْ اَنَسٍ قَالَ اِيْ وَاللّٰهِ.

الترمذی (٧٨)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سو جاتے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے قتادہ سے کہا تم نے اس حدیث کو خود حضرت انس سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! خدا کی قسم!

٨٣٤- حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا حَبَّانُ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ لِّيْ حَاجَةٌ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُنَاجِيْهِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ اَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ ثُمَّ صَلَّوْا.

ابوداؤد (٢٠١)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عشاء کی نماز کی اقامت کہہ دی گئی تھی کہ ایک شخص نے حضور سے عرض کیا کہ مجھے آپ سے ایک کام ہے' آپ اس سے سرگوشیوں میں بات کرتے رہے حتیٰ کہ کچھ لوگ سو گئے' پھر انہوں نے نماز پڑھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٤- كِتَابُ الصَّلٰوةِ

١- بَابُ بَدْءِ الْاَذَانِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

نماز کا بیان

اذان کی ابتداء

٨٣٥- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلٰوةَ لَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ.

البخاري (٦٠٤) الترمذي (١٩٠) النسائي (٦٢٥)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں آنے کے بعد مسلمان نماز کے وقت جمع ہو کر نماز پڑھ لیتے اور اس وقت کوئی شخص اذان نہیں دیتا تھا ایک دن صحابہ نے اس مسئلہ میں گفتگو کی بعض نے کہا عیسائیوں کی طرح ناقوس بنالو بعض نے کہا یہودیوں کی طرح سنکھ بنالو حضرت عمر نے کہا ایک آدمی کو کیوں نہیں مقرر کر لیتے جو نماز کے وقت لوگوں کو آواز دے کر بلائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! اٹھو اور لوگوں کو نماز کے لیے بلاؤ۔

٢- بَابُ الْأَمْرِ بِشَفْعِ الْأَذَانِ وَإِيتَارِ الْإِقَامَةِ إِلَّا كَلِمَةً فَإِنَّهَا مُثَنَّاةٌ

اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ اور ایک کلمہ کے سوا اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہنے کا حکم

٨٣٦- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ جَمِيعًا عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ زَادَ يَحْيٰى فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ.

البخاري (٦٠٣-٦٠٥-٦٠٦-٦٠٦-٦٠٧-٣٤٥٧) ابوداؤد (٥٠٨-٥٠٩) الترمذي (١٩٣) النسائي (٦٢٦) ابن ماجه (٧٢٩-٧٣٠)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلال کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان میں دو دو بار کلمات کہیں اور اقامت میں ایک ایک بار۔ ایوب کی سند میں ہے: قد قامت الصلوۃ کے سوا۔

٨٣٧- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرُوا أَنْ يُعْلِمُوا وَقْتَ الصَّلٰوةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ فَذَكَرُوا أَنْ يُنَوِّرُوا نَارًا أَوْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ. سابقہ (٨٣٦)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے نماز کے وقت کی ایسی علامت مقرر کرنے کے بارے میں مشورہ کیا جس سے ان کو نماز کے وقت کا پتا چل جائے بعض نے کہا نماز کے وقت آگ روشن کرنی چاہیے بعض نے کہا ناقوس بجانا چاہیے پھر بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان میں دو دو مرتبہ کلمات کہیں اور اقامت میں ایک ایک بار۔

٨٣٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

ذَكَرُوْا اَنْ يُّعْلِمُوْا بِمِثْلِ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَنْ يُّوْرُوْا نَارًا. سابقہ (۸۳۶)

۸۳۹- وَحَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ قَالَا نَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ. سابقہ (۸۳۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلال کو کلمات اذان دو دو مرتبہ اور کلمات اقامت ایک ایک بار کہنے کا حکم ہوا۔

۳- بَابُ صِفَةِ الْاَذَانِ

اذان کا طریقہ

۸٤۰- حَدَّثَنِيْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَبُوْ غَسَّانَ نَا مُعَاذٌ وَّ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَهٗ هٰذَا الْاَذَانَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ زَادَ اِسْحٰقُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

ابوداؤد (۵۰۰-۵۰۱-۵۰۳-۵۰۵) الترمذی (۱۹۱-۱۹۲)

النسائی (۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۲) ابن ماجہ (۷۰۸-۷۰۹)

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کو اذان اس طریقے سے سکھائی: اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ' پھر دوبارہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ دو مرتبہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ دو مرتبہ فرمایا' حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ حی علی الفلاح دو مرتبہ' اسحاق کی روایت میں آخر میں یہ بھی ہے:۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ۔

٤- بَابُ اسْتِحْبَابِ اتِّخَاذِ الْمُؤَذِّنَيْنِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ

ایک مسجد میں دو مؤذن رکھنے کا استحباب

۸٤۱- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَّ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى. مسلم تحفۃ الاشراف (۸۰۰۶)

۸٤۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ نَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ.

البخاری (۶۲۲-۶۲۳-۱۹۱۸-۱۹۱۹) النسائی (۶۳۸)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دو مؤذن تھے۔ حضرت بلال اور نابینا صحابی حضرت ابن ام مکتوم۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

٥- بَابُ جَوَازِ اَذَانِ الْاَعْمٰى اِذَا كَانَ مَعَهٗ بَصِيْرٌ

جب نابینا کے ساتھ بینا ہو تو اس کی اذان کا جواز

۸۴۳- حَدَّثَنِیْ اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يُؤَذِّنُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ اَعْمٰى. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۱۹٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابن ام مکتوم رسول اللہ ﷺ کے لیے اذان دیتے تھے اور وہ نابینا تھے۔

۸۴۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ. ابوداؤد (۵۳۵)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں:

جب نابینا کے ساتھ بصیر ہو تو اس کی اذان صحیح ہے اور بلا کراہت جائز ہے جیسے حضرت بلال اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما دو مؤذن تھے۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ صرف نابینا کو مؤذن رکھنا مکروہ ہے۔

٦- بَابُ الْاِمْسَاكِ عَنِ الْاِغَارَةِ عَلٰى قَوْمٍ فِيْ دَارِ الْكُفْرِ اِذَا سُمِعَ فِيْهِمُ الْاَذَانُ

دارالکفر میں کسی قوم کے علاقہ میں اذان کی آواز سننے کے بعد ان پر حملہ کرنے کی ممانعت

۸۴۵- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُغِيْرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْاَذَانَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ رَاعِيْ مِعْزًى.

ابوداؤد (۲٦۳٤) ترمذی (۱٦۱۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ طلوع فجر کے وقت (کفار کی بستیوں پر) حملہ کرتے اور کان لگا کر اذان سنتے اگر (کسی بستی سے) اذان کی آواز آتی تو حملہ نہ کرتے ورنہ حملہ کر دیتے۔ آپ نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا اللہ اکبر اللہ اکبر، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی الفطرۃ یعنی یہ شخص مسلمان ہے، پھر اس نے کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ، اشہد ان لا الٰہ الا اللہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہنم سے آزاد ہو گیا، صحابہ کرام نے اس شخص کو دیکھا تو وہ ایک بکریاں چرانے والا تھا۔

ف: اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ جس جگہ اذان دی جا رہی ہو وہاں حملہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اذان کی آواز ان کے مسلمان ہونے کی دلیل ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ توحید و رسالت کی گواہی کا اظہار اسلام ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کسی شخص کو تنہا کسی جنگل میں نماز پڑھنی پڑے تو اس کو اذان دینی چاہیے اور یہ کہ اذان شعائر اسلام سے ہے نیز اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے علم غیب پر دلیل ہے کیونکہ آپ نے اس بکریاں چرانے والے کو جہنم سے نجات پانے کی بشارت دی اور آخرت کے احوال امور غیب سے ہیں۔

۷- بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَسْاَلُ لَهُ الْوَسِيْلَةَ

اذان کا جواب دینے اور پھر نبی ﷺ پر صلوٰۃ پڑھنے اور آپ کے لیے وسیلہ کے سوال کرنے کا استحباب

۸۴٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ. البخاري (٦١١) ابوداؤد (٥٢٢) الترمذي (٢٠٨) النسائي (٦٧٣) ابن ماجه (٧٢٠)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو اس کے جواب میں وہی کلمات کہو جو مؤذن نے کہے ہیں۔

٨٤٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ وَغَيْرِهِمَا عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ.

ابوداؤد (٥٢٣) الترمذي (٣٦١٤) النسائي (٦٧٧)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم مؤذن سے اذان سنو تو اس کی مثل کلمات کہو پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر میرے لیے جنت میں "وسیلہ" کی دعا مانگو کیونکہ وہ جنت کا ایک ایسا مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہوں گا اور جو شخص میرے لیے اس مقام کی دعا مانگے گا اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

٨٤٨- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسَافٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. ابوداؤد (٥٢٧)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم میں سے بھی کوئی شخص دل سے اس کے جواب میں اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر مؤذن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہے تو وہ بھی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہے پھر مؤذن کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو وہ بھی اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے پھر مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہے تو وہ کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر مؤذن کہے حی علی الفلاح تو وہ کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو وہ کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر مؤذن کہے لا الٰہ الا اللہ تو وہ بھی کہے لا الٰہ الا اللہ تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

٨٤٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الْقُرَشِيِّ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مؤذن سے سن کر یہ کہا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ

بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ وَأَنَا.

ابوداؤد (۵۲۵) الترمذی (۲۱۰) النسائی (۶۷۸) ابن ماجہ (۷۲۱)

محمدًا عبدہ ورسولہ رضیت باللّٰہ ربًا وبمحمد رسولًا وبالاسلام دینًا" اس کے گناہوں کو بخش دیا جائے گا بعض روایات میں یوں ہے وانا اشہد (میں گواہی دیتا ہوں)۔

۸- بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَهَرَبِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ سَمَاعِهِ

اذان کی فضیلت اور اذان سن کر شیطان کا بھاگنا

۸۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عَبْدَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ابن ماجہ (۷۲۵)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس مؤذن نے آ کر ان کو نماز کے لیے بلایا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب مؤذن اٹھیں گے تو ان کی گردنیں سب سے بلند ہوں گی۔

۸۵۱- وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

سابقہ (۸۵۰)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی مثل روایت بیان کی ہے۔

۸۵۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ سُلَيْمَانُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الرَّوْحَاءِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْمَدِينَةِ سِتَّةٌ وَثَلَاثُونَ مِيلًا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۳۱۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شیطان اذان کی آواز سن کر مقام روحاء تک بھاگ جاتا ہے۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ روحاء مدینہ سے چھتیس میل ہے۔

۸۵۳- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۳۱۴)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

۸۵۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَنَا وَقَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان جب اذان سنتا ہے تو گوز

الْاٰخَرَانِ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ اَحَالَ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهٗ فَاِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ وَاِذَا سَمِعَ الْاِقَامَةَ ذَهَبَ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهٗ فَاِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٣٤٤)

(آواز سے ریح خارج کرتا) گوز لگاتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے' جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر آ کر لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے' جب اقامت (تکبیر) ہوتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے تاکہ آواز نہ سن سکے اور جب مؤذن اقامت کہہ چکتا ہے تو پھر آ کر وسوسے ڈالنے لگتا ہے۔

٨٥٥- حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ وَلَهٗ حُصَاصٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٦٣٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز لگاتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔

٨٥٦- حَدَّثَنِيْ اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ نَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَبِيْ اِلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ قَالَ وَمَعِيْ غُلَامٌ لَنَا اَوْ صَاحِبٌ لَنَا فَنَادَاهُ مُنَادٍ مِنْ حَائِطٍ بِاسْمِهٖ قَالَ وَاَشْرَفَ الَّذِيْ مَعِيْ عَلَى الْحَائِطِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ فَقَالَ لَوْ شَعَرْتُ اَنَّكَ تَلْقٰى هٰذَا لَمْ اُرْسِلْكَ وَلٰكِنْ اِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ اِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ وَلّٰى وَلَهٗ حُصَاصٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٦٤٤)

سہیل کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بنو حارثہ کے پاس بھیجا' میرے ساتھ ایک ساتھی بھی تھا' اچانک ایک دیوار سے کسی شخص نے اس کا نام لے کر آواز دی' اس نے دیوار کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا' میں نے اس واقعہ کا اپنے والد سے ذکر کیا' انہوں نے کہا اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تمہارے ساتھ یہ واقعہ پیش آئے گا تو میں تمہیں نہ بھیجتا' آئندہ جب تم کوئی ایسی آواز سنو تو اذان دیا کرو' کیونکہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت سنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز لگاتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔

٨٥٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا الْمُغِيْرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ التَّاْذِيْنُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ لَهُ اذْكُرْ كَذَا وَاذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى. مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٨٩٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز لگاتا ہوا بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے اور جب اذان ہو چکتی ہے تو پھر لوٹ آتا ہے اور جب تکبیر شروع ہوتی ہے تو پھر واپس بھاگ جاتا ہے اور جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے اور انسان کے دل میں خیالات ڈالتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ فلاں چیز یاد کرو' فلاں چیز یاد کرو' حالانکہ وہ چیزیں اسے پہلے یاد نہیں ہوتیں' حتیٰ کہ نمازی بھول جاتا ہے اس نے کتنی رکعات نماز پڑھی ہے؟

٨٥٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ

مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَيْفَ صَلَّى.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٧٤٥)

سے اسی کی مثل ایک روایت بیان کی لیکن اس میں یہ فرق ہے کہ نمازی کی سمجھ میں نہیں آتا کس طرح نماز پڑھے؟

٩۔ بَابُ اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ مَعَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالرُّكُوعِ وَفِي الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَنَّهُ لَا يَفْعَلُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ

تکبیر احرام کے ساتھ رکوع میں اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت کندھوں تک رفع یدین کرنے کا استحباب

٨٥٩۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَقَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

ابوداؤد (٧٢١) الترمذی (٢٥٥) النسائی (١٠٢٤) ابن ماجہ (٨٥٨)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ جب نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کو کندھوں تک بلند کرتے اسی طرح رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت، اور دو سجدوں کے درمیان رفع یدین (ہاتھ بلند کرنا) نہیں کرتے تھے۔

٨٦٠۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا بِحَذْوِ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٦٨٧٥)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو کندھوں کے بالمقابل رفع یدین کرتے پھر اللہ اکبر کہتے اور اسی طرح رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع یدین کرتے اور سجدہ سے سر اٹھا کر رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

٨٦١۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا حُجَيْنٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ نَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنَا يُونُسُ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَكَمَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ.

البخاری (٧٣٦) النسائی (٨٧٦)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو کندھوں کے بالمقابل رفع یدین کرتے اور پھر اللہ اکبر کہتے۔

٨٦٢۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

ابوقلابہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مالک بن حویرث

عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ هَكَذَا. البخاری (۷۳۷)

رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب وہ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہہ کر رفع یدین کرتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے اور انہوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

۸٦۳- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ. ابوداؤد (۷٤۵) النسائی (۸۷۹-۸۸۰-۱۰۲۳-۱۰۵۵-۱۰۸٤-۱۱٤۳) ابن ماجہ (۸۰۹)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اللہ اکبر کہتے تو ہاتھوں کو کانوں کے بالمقابل کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے اور اسی طرح (رفع یدین) کرتے۔

۸٦٤- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ رَأَى نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ. سابقہ (۸٦۳)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے کہا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کانوں کی لو تک ہاتھ بلند کرتے ہوئے دیکھا۔

۱۰- بَابُ إِثْبَاتِ التَّكْبِيرِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ فِي الصَّلَاةِ إِلَّا رَفْعَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَيَقُولُ فِيهِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

رکوع سے اٹھنے کے علاوہ ہر دفعہ اٹھتے وقت اور جھکتے وقت تکبیر کا ثبوت

۸٦۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. البخاری (۷۸۵) النسائی (۱۱۵٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھ کر دکھلائی جس میں ہر بار جب جھکتے یا اٹھتے تو تکبیر کہتے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا خدا کی قسم میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نماز پڑھتا ہوں۔

۸٦٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھنا شروع کرتے تو پہلے قیام کے وقت تکبیر کہتے، پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے، رکوع سے کھڑے ہوتے وقت فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ اور جب سیدھے کھڑے ہوتے تو فرماتے ربنا ولک الحمد، پھر سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہتے پھر سجدہ سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے، پھر سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہتے، پھر سجدہ سے اٹھتے وقت تکبیر کہتے پھر تمام رکعات میں اسی طرح کرتے حتیٰ کہ نماز پوری ہو جاتی، دو

ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْمَثْنٰى بَعْدَ الْجُلُوسِ ثُمَّ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ اِنِّي لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

البخاري (٧٨٩) ابو داود (٧٣٨) النسائي (١١٤٩)

رکعت کے بعد جب تشہد سے فارغ ہوتے تو پھر اللہ اکبر کہہ کر اٹھتے' حضرت ابو ہریرہ بیان فرماتے تھے کہ تم میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ میں نماز پڑھتا ہوں۔

٨٦٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا حُجَيْنٌ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِي هُرَيْرَةَ اِنِّي اَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. سابقه (٨٦٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے قیام فرماتے تو اللہ اکبر کہتے' باقی حدیث مثل سابق ہے لیکن اس حدیث میں حضرت ابو ہریرہ کا یہ قول نہیں ہے کہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نماز پڑھتا ہوں۔

٨٦٨- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ حِينَ يَسْتَخْلِفُهُ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِينَةِ اِذَا قَامَ لِلصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَفِي حَدِيثِهِ فَاِذَا قَضَاهَا وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلٰى اَهْلِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنِّي لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. النسائي (١٠٢٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو جب مروان مدینہ کا حاکم بنا کر بھیجا گیا تو آپ نماز کے قیام کے وقت اللہ اکبر کہتے باقی حدیث مثل سابق ہے اور نماز پوری کرنے کے بعد اہل مسجد سے مخاطب ہو کر کہتے کہ خدا کی قسم میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نماز پڑھتا ہوں۔

٨٦٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا رَفَعَ وَوَضَعَ فَقُلْنَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذَا التَّكْبِيرُ قَالَ اِنَّهَا لَصَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. مسلم تحفة الاشراف (١٥٣٩٦)

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز کے تمام انتقالات میں اللہ اکبر کہتے ہم نے حضرت ابو ہریرہ سے پوچھا اے ابو ہریرہ یہ کیسی تکبیریں ہیں؟ انہوں نے فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ کی نماز ہے۔

٨٧٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَيُحَدِّثُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. مسلم تحفة الاشراف (١٢٧٧٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز کے تمام انتقالات میں تکبیر کہتے اور حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

٨٧١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيٰى اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ

مطرف کہتے ہیں کہ میں نے اور عمران بن حصین نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی' وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے' جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعت کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر

رأسه كبر وإذا نهض من الركعتين كبر فلما انصرفنا من الصلاة قال أخذ عمران بيدي ثم قال لقد صلى بنا هذا صلاة محمد ﷺ أو قال قد ذكرني هذا صلاة محمد ﷺ

البخاري(٧٨٦-٨٢٦) ابوداود(٨٣٥) النسائي(١٠٨١-١١٧٩)

کہتے۔ مطرف کہتے ہیں جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا انہوں نے ہم کو (سیدنا) محمد ﷺ کی نماز پڑھائی ہے یا یہ کہا کہ انہوں نے مجھے سیدنا محمد ﷺ کی نماز یاد دلائی۔

١١- باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة وإنه إذا لم يحسن الفاتحة ولا أمكنه تعلمها قرأ ما تيسر له غيرها

ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کا وجوب اور جو شخص سورۂ فاتحہ نہ پڑھ سکتا ہو اس کو قرآن مجید کی جو آیات یاد ہوں ان کو پڑھ لے

٨٧٢- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وعمرو الناقد وإسحق بن إبراهيم جميعا عن سفيان قال أبو بكر نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن محمود بن الربيع عن عبادة بن الصامت يبلغ به النبي ﷺ لا صلاة لمن لم يقترئ بفاتحة الكتاب. البخاري(٧٥٦) ابوداود(٨٢٢) الترمذي(٢٤٧) النسائي(٩١٠-٩١١) ابن ماجه(٨٣٧)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز (کامل) نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔

٨٧٣- حدثني أبو الطاهر قال نا ابن وهب عن يونس ح وحدثني حرملة بن يحيى قال نا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب قال أخبرني محمود بن الربيع عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله ﷺ لا صلاة لمن لم يقترئ بأم القرآن. سابقه(٨٧٢)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز (کامل) نہیں ہوتی جو ام القرآن (سورۂ فاتحہ) نہ پڑھے۔

٨٧٤- حدثنا الحسن بن علي الحلواني قال نا يعقوب بن إبراهيم بن سعد قال نا أبي عن صالح عن ابن شهاب أن محمود بن الربيع الذي مج رسول الله ﷺ في وجهه من بئرهم أخبره أن عبادة بن الصامت أخبره أن رسول الله ﷺ قال لا صلاة لمن لم يقرأ بأم القرآن. سابقه(٨٧٢)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز (کامل) نہیں ہوتی جو ام القرآن (سورۂ فاتحہ) نہ پڑھے۔

٨٧٥- وحدثناه إسحق بن إبراهيم وعبد بن حميد قالا نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري بهذا الإسناد مثله وزاد فصاعدا. سابقه(٨٧٢)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ بیان فرمایا کہ اس سند سے بھی ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

٨٧٦- وحدثنا إسحق بن إبراهيم الحنظلي قال نا سفيان بن عيينة عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں ام

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا قَالَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ. قَالَ مَجَّدَنِي عَبْدِي وَقَالَ مَرَّةً فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي فَإِذَا قَالَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ. قَالَ هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ. صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ. قَالَ هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنِي بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ مَرِيضٌ فِي بَيْتِهِ فَسَأَلْتُهُ أَنَا عَنْهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٠٢١)

القرآن (سورۃ فاتحہ) کو نہ پڑھا تو اس کی نماز ناقص ہے یعنی آپ نے تین بار کہا اور فرمایا کہ وہ نا تمام ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ بسا اوقات ہم امام کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' سورۃ فاتحہ کے معانی میں غور کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے اور میرے بندہ کے درمیان صلاۃ (سورۃ فاتحہ) کے دو حصہ کر دیے گئے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا جب بندہ کہتا ہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ نے میری حمد کی' جب وہ کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تو اللہ عزوجل فرماتا ہے میرے بندہ نے میری تعریف کی جب وہ کہتا ہے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ نے میری تعظیم کی اور ایک بار فرمایا بندہ نے اپنے آپ کو مجھے سونپا اور جب وہ کہتا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ. تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندہ کے درمیان ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا اور جب وہ کہتا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے بندہ کے لیے ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا۔

٨٧٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

ابوداؤد (٨٢١) الترمذی (٢٩٥٣) النسائی (٩٠٨) ابن ماجہ (٨٣٨)

٨٧٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ بِمِثْلِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز پڑھی اور ام القرآن کو نہ پڑھا' باقی حدیث حسب سابق ہے اور یہ فرمایا کہ نماز میرے اور میرے بندہ کے درمیان آدھی آدھی ہے نصف میرے لیے ہے اور نصف میرے بندے کے لیے۔

حَدِيثِ سُفْيَانَ وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي. سابقہ (۸۷۷)

۸۷۹- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالَ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا أَبُو أُوَيْسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي وَمِنْ أَبِي السَّائِبِ وَكَانَا جَلِيسَيْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ يَقُولُهَا ثَلَاثًا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ. سابقہ (۸۷۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز پڑھی اور ام القرآن (سورۃ فاتحہ) کو نہ پڑھا تو آپ نے تین بار فرمایا کہ اس کی نماز ناقص ہے۔

۸۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حَبِيبٍ الشَّهِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا أَعْلَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْلَنَّاهُ لَكُمْ وَمَا أَخْفَاهُ أَخْفَيْنَاهُ لَكُمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۱۷۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز قرآن پڑھنے کے بغیر نہیں ہوتی جس نماز میں آپ نے قرآن بلند آواز سے پڑھا اس میں ہم نے بھی بلند آواز سے پڑھ کر سنایا اور جس نماز میں آپ نے چپکے چپکے پڑھا تو ہم نے بھی اس میں چپکے چپکے پڑھا۔

۸۸۱- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي كُلِّ الصَّلَاةِ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَزِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ فَقَالَ إِنْ زِدْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ خَيْرٌ وَإِنِ انْتَهَيْتَ إِلَيْهَا أَجْزَأَتْ عَنْكَ. البخاری (۷۷۲) النسائی (۹۶۹)

عطاء کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر نماز میں قرآن پڑھا جاتا ہے جس نماز میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قرآن سنایا اس میں ہم تم کو قرآن سناتے ہیں اور جن نمازوں میں رسول اللہ ﷺ نے آہستہ آہستہ قرأت کی ہم بھی آہستہ آہستہ قرأت کرتے ہیں ایک شخص نے پوچھا اگر میں سورۃ فاتحہ پر زیادتی نہ کروں تو کیا حکم ہے؟ فرمایا اگر زیادتی کرو تو بہتر ہے ورنہ سورۃ فاتحہ کا پڑھ لینا کافی ہے۔

۸۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا أَسْمَعَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ وَمَنْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَمَنْ زَادَ فَهُوَ أَفْضَلُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۱۷۱)

عطاء کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر نماز میں قرآن پڑھا جائے گا جن نمازوں میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قرآن سنایا ہم تم کو قرآن سناتے ہیں اور جن نمازوں میں حضور نے آہستہ قرآن پڑھا ہم آہستہ پڑھتے ہیں جس نے نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھی وہ اس کے لیے کافی ہے اور جس نے اس سے زیادہ پڑھا وہ افضل ہے۔

... - بَابٌ فِي الطُّمَأْنِينَةِ وَقِرَاءَةِ مَا تَيَسَّرَ فِي الصَّلَاةِ

نماز کو سکون سے ادا کرنا اور آسان قرأت کرنا

۸۸۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هَذَا عَلِّمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا.

البخاری (۷۵۷-۷۹۳-۶۲۵۲) ابوداؤد (۸۵۶) الترمذی (۳۰۳) النسائی (۸۸۳)

اللہ ﷺ مسجد میں آئے' ایک آدمی (اعرابی) نے آ کر نماز پڑھی' پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر سلام عرض کیا' رسول اللہ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: جاؤ نماز پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی' اس نے پھر اسی طرح نماز پڑھی اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا' آپ نے فرمایا وعلیک السلام جاؤ جا کر نماز پڑھو' تمہاری نماز نہیں ہوئی' اس طرح تین بار ہوا' پھر اس آدمی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو "حق" دے کر بھیجا ہے میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا' مجھے نماز سکھلا دیجئے' آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر قرآن کا جو حصہ تم کو سہولت سے یاد ہو اس کو پڑھو پھر رکوع کرو حتیٰ کہ اطمینان سے رکوع کرو پھر رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ' پھر اطمینان سے سجدہ کرو' پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر نماز کی ہر رکعت اسی طرح پڑھو۔

۸۸٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَا نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي نَاحِيَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ وَزَادَ فِيهِ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ.

البخاری (۶۲۵۱-۶۶۶۷) ابوداؤد (۸۶۵) الترمذی (۲۶۹۲) ابن ماجہ (۱۰۶۰-۳۶۹۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے مسجد میں آ کر نماز پڑھی' اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھے ہوئے تھے' باقی حدیث حسب سابق ہے۔ اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو مکمل وضو کرو پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہو۔

۱۲- بَابُ نَهْيِ الْمَأْمُومِ عَنْ جَهْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ إِمَامِهِ

امام کے پیچھے بلند آواز سے قرأت کرنے کی ممانعت

۸۸۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی' پھر فرمایا: تم میں سے کس نے میرے پیچھے یہ آیت پڑھی تھی "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى"' ایک شخص نے کہا میں نے پڑھی تھی اور میں نے اس کو پڑھنے سے خیر کے سوا اور کسی چیز کا ارادہ نہیں کیا' آپ نے فرمایا میں نے یہ جانا کہ تم میں سے کوئی شخص میری

ابوداود (٨٢٨-٨٢٩) النسائی (٩١٦-٩١٧)

قرأت کو الجھا رہا ہے۔

٨٨٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ أَوْ أَيُّكُمُ الْقَارِئُ قَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا. سابقہ (٨٨٥)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی' ایک شخص نے آپ کے پیچھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھنا شروع کر دیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے پوچھا تم میں سے کس نے قرأت کی یا کون قرأت کرنے والا تھا؟ ایک شخص نے کہا "میں" آپ نے فرمایا مجھے یوں محسوس ہوا کہ تم میں سے کوئی میری قرأت میں خلل ڈال رہا ہے۔

٨٨٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا. سابقہ (٨٨٥)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور اس کے بعد فرمایا کہ قتادہ اس سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ اور فرمایا مجھے محسوس ہوا کہ تم میں سے بعض نے میری قرأت میں خلل ڈالا ہے۔

١٣- بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ لَا يُجْهَرُ بِالْبَسْمَلَةِ

بسم اللہ کو سراً پڑھنے والوں کے دلائل

٨٨٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

البخاری (٧٤٣) النسائی (٩٠٦)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی مگر میں نے ان میں سے کسی کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

٨٨٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ نَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَ زَادَ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ أَسَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَمْ نَحْنُ سَأَلْنَاهُ عَنْهُ. سابقہ (٨٨٨)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کرکے فرمایا کہ حضرت انس نے بھی فرمایا تھا۔

٨٩٠- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَجْهَرُ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ وَ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ وَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى الْأَوْزَاعِيِّ يُخْبِرُهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ وَ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ . بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی' یہ سب اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ سے

وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ بِالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي أَوَّلِ قِرَاءَةٍ وَلَا فِي آخِرِهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۰۵۹۸-۱۳۱۱)

قرأت شروع کرتے تھے اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو قرأت کے اوّل میں پڑھتے تھے اور نہ آخر میں۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ ذَلِكَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۸)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس سے اسی قسم کی روایت منقول ہے۔

۱۴۱ بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ الْبَسْمَلَةُ آيَةٌ مِنْ أَوَّلِ كُلِّ سُورَةٍ سِوَى بَرَاءَةٍ

جن لوگوں کے نزدیک سورۂ توبہ کے سوا بسم اللہ ہر سورت کا جز ہے ان کے دلائل

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِنَا إِذْ أَغْفَى إِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَزَلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ فَقُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ وَهُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ مَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَتْ بَعْدَكَ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ.

ابوداؤد (۷۸۴-۴۷۴۷) النسائی (۹۰۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہم میں تشریف فرما تھے۔ اچانک آپ کو اونگھ آ گئی پھر آپ نے مسکراتے ہوئے سر اٹھایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے مسکرا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ابھی مجھ پر یہ سورۃ نازل ہوئی ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ پھر آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا کوثر وہ نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس میں خیر کثیر ہے وہ ایک حوض ہے جس پر میری امت کے لوگ قیامت کے دن پانی پینے کے لیے آئیں گے اس کے برتن ستاروں کے برابر ہیں ایک شخص کو حوض کوثر سے ہٹایا جائے گا میں کہوں گا اے میرے رب! یہ میری امت میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم (از خود) نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد نیا دین اختراع کر لیا تھا اور ایک روایت میں یہ بھی ذکر ہے کہ یہ واقعہ مسجد میں پیش آیا تھا۔

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَغْفَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِغْفَاءَةً بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اونگھ آ گئی امام مسلم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حدیث مثل سابق ہے۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ کوثر جنت میں ایک نہر

مُسْهِرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ حَوْضٌ وَلَمْ يَذْكُرْ آنِيَتُهُ عَدَدَ النُّجُومِ. سابقه(٨٩٢)

ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس پر ایک حوض ہے' اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ اس کے برتن آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں۔

١٥- بَابُ وَضْعِ يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ تَحْتَ صَدْرِهِ فَوْقَ سُرَّتِهِ وَوَضْعِهِمَا عَلَى الْأَرْضِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ

سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھنا اور زمین پر دونوں ہاتھوں کو کندھے کے بالمقابل رکھنا

٨٩٤- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَمَوْلًى لَهُمْ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ. مسلم تحفة الاشراف(١١٧٧٤--١١٧٩٠)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز شروع کرتے وقت کانوں کے بالمقابل ہاتھوں کو بلند کیا اللہ اکبر کہا پھر ہاتھ کپڑے میں لپیٹ لیے پھر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو ہاتھ کو کپڑے سے نکال کر رفع یدین کرتے پھر رکوع کرتے پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو رفع یدین کرتے' پھر جب سجدہ کرتے تو دو ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کرتے۔

١٦- بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں تشہد کا بیان

٨٩٥- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ. البخاري([illegible]) النسائي(١١٦٤-١١٦٩-١٢٧٦) ابن ماجه(٨٩٩)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے اور السلام علی اللہ' السلام علی فلاں کہتے' ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بذات خود "سلام" ہے جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بیٹھے تو یوں کہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ. پس نمازی جب یہ کلمہ (علی عباد اللہ الصالحین) کہے گا تو اس کا سلام ہر صالح بندہ کو پہنچ جائے گا' خواہ وہ زمین پر ہو یا آسمان میں (پھر کہے) أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

تشہد کا ترجمہ: تمام قولی' بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو' اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشک محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

٨٩٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ. ماجه(٨٩٥)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ اسی حدیث کی مثل بیان کی ہے لیکن اس میں یہ نہیں ہے کہ اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

٨٩٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَمِثْلَ حَدِيثِهِمَا وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ بَعْدُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ أَوْ مَا أَحَبَّ. ماجه(٨٩٥)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ پہلی حدیث کی مثل بیان کی ہے اس میں حسب خواہش دعا کرنے کا ذکر ہے۔

٨٩٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَقَالَ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الدُّعَاءِ. البخاري(٨٢١-٨٥٣-٦٢٣٠-٦٣٢٨-٧٣٨١) ابوداؤد(٩٦٨) النسائي(١١٦٤-١١٦٨-١١٦٩-١٢٧٦-١٢٧٨-١٢٩٧) ابن ماجه(٨٩٩)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تشہد میں بیٹھتے تھے اس کے بعد پہلی حدیث کی مثل بیان کی اس میں حسب خواہش دعا کرنے کا بھی ذکر ہے۔

٨٩٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ نَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّشَهُّدَ كَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَاقْتَصَّ التَّشَهُّدَ بِمِثْلِ مَا اقْتَصُّوا. البخاري(٦٢٦٥) النسائي(١١٧٠)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد کی تعلیم اس حال میں دی کہ میری ہتھیلی آپ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی اور یہ تعلیم ایسے دی جیسے آپ مجھے قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے اس کے بعد انہوں نے تشہد کا پورا ذکر اسی طرح بیان کیا جیسا کہ پہلی حدیث میں ذکر ہو چکا ہے۔

٩٠٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد کی اس طرح تعلیم دیتے تھے' جس طرح ہمیں قرآن کریم کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ فرماتے اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

التحيات لله السلام عليك أيها النبي ورحمة الله
وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد
أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا رسول الله وفي
رواية ابن رمح كما يعلمنا القرآن.

السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا رسول الله.

ابوداؤد (٩٧٤) الترمذی (٢٩٠) النسائی (١١٧٣) ابن ماجہ (٩٠٠)

٩٠١- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا يحيى بن آدم
قال نا عبد الرحمن بن حميد قال حدثني أبو الزبير عن
طاوس عن ابن عباس قال رسول الله ﷺ يعلمنا
التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن. سابقہ (٩٠٠)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اس طرح سکھلاتے جس طرح قرآن کریم کی کوئی سورت سکھلاتے ہوں۔

٩٠٢- حدثنا سعيد بن منصور وقتيبة بن سعيد وأبو
كامل الجحدري ومحمد بن عبد الملك الأموي
واللفظ لأبي كامل قالوا نا أبو عوانة عن قتادة عن يونس
بن جبير عن حطان بن عبد الله الرقاشي قال صليت مع
أبي موسى الأشعري صلاة فلما كان عند القعدة قال
رجل من القوم أقرت الصلاة بالبر والزكاة فلما قضى
أبو موسى الصلاة وسلم انصرف فقال أيكم القائل
كلمة كذا وكذا قال فأرم القوم ثم قال أيكم القائل
كلمة كذا وكذا فأرم القوم فقال لعلك يا حطان قلتها
قال ما قلتها ولقد رهبت أن تبكعني بها فقال رجل من
القوم أنا قلتها ولم أرد بها إلا الخير فقال أبو موسى أما
تعلمون كيف تقولون في صلاتكم إن رسول الله ﷺ
خطبنا فبين لنا سنتنا وعلمنا صلاتنا فقال إذا صليتم
فأقيموا صفوفكم ثم ليؤمكم أحدكم فإذا كبر فكبروا و
إذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين
يجبكم الله فإذا كبر وركع فكبروا واركعوا فإن الإمام
يركع قبلكم ويرفع قبلكم فقال رسول الله ﷺ فتلك
بتلك وإذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا
ولك الحمد يسمع الله لكم فإن الله تبارك وتعالى
قال على لسان نبيه ﷺ سمع الله لمن حمده وإذا كبر
وسجد فكبروا واسجدوا فإن الإمام يسجد

حطان بن عبد اللہ رقاشی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی' جب وہ قعدہ کے قریب تھے تو ایک شخص نے کہا یہ نماز نیکی اور پاکیزگی کے ساتھ پڑھی گئی ہے' جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے مڑ کر دیکھا اور پوچھا تم میں سے کس نے یہ بات کی تھی؟ سب خاموش رہے' انہوں نے پھر دوبارہ پوچھا کہ تم میں سے کس نے یہ بات کہی تھی؟ لوگ پھر خاموش رہے اس موقع پر حضرت ابو موسیٰ نے مجھ سے کہا اے حطان! شاید تم نے یہ کلمہ کہا ہے؟ میں نے کہا میں نے نہیں کہا' مجھے تو آپ کا ڈر تھا' پھر لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا میں نے یہ کلمہ کہا تھا اور میری نیت سوائے بھلائی کے اور کچھ نہ تھی' حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے نماز میں کیا کہنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور ہم کو نماز کا مکمل طریقہ بتلا دیا' آپ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھنے لگو تو سب سے پہلے اپنی صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی شخص امامت کرے جب امام تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ کہے تو تم آمین کہو' اللہ تعالیٰ تمہاری اس دعا کو قبول فرمائے گا' پھر جب وہ تکبیر کہہ کر رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع کرو' امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے رکوع سے سر اٹھائے گا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس طرح تمہارا عمل اس کے مقابلے میں ہو جائے گا اور جب امام

قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. ابوداؤد(٩٧٢-٩٧٣)النسائی(١٠٦٣-١١٧٢-١٢٧٩-٨٢٩)ابن ماجہ(٩٠١-٨٤٧)

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اللہ تعالیٰ تمہارا قول سنتا ہے اور تمہارے نبی ﷺ کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ جاری کر دیا پھر جب امام تکبیر کہہ کر سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر سجدہ کرو امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا اور تم سے پہلے سجدہ سے سر اٹھائے گا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا یہ عمل امام کے مقابلہ میں ہوگا اور جب امام قعدہ میں بیٹھ جائے تو تم سب سے پہلے یہ کہو اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

٩٠٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ قَتَادَةَ مِنَ الزِّيَادَةِ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ إِلَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ وَحْدَهُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. ساجد(٩٠٢)

امام مسلم نے تین اور اسانید بیان کر کے قتادہ سے بھی یہ حدیث روایت کی لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور ابو کامل کے علاوہ اور کسی سند کے ساتھ یہ الفاظ مروی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان پر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. جاری کرتا ہے۔

٩٠٤- قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ابْنُ أُخْتِ أَبِي النَّضْرِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ مُسْلِمٌ تُرِيدُ أَحْفَظَ مِنْ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ فَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ هُوَ صَحِيحٌ يَعْنِي وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا فَقَالَ هُوَ عِنْدِي صَحِيحٌ فَقَالَ لِمَ لَمْ تَضَعْهُ هٰهُنَا فَقَالَ لَيْسَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدِي صَحِيحٍ وَضَعْتُهُ هٰهُنَا إِنَّمَا وَضَعْتُ هٰهُنَا مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ.
ساجد(٩٠٠)

اس حدیث کی سند میں ابو بکر نے امام مسلم سے بحث کی تو امام مسلم نے فرمایا سلیمان (اس سند کا ایک راوی) سے زیادہ تمہیں اور کون حافظ ملے گا ابو بکر نے پوچھا کہ پھر ابو ہریرہ کی روایت کیسی ہے جس میں یہ ہے کہ جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو امام مسلم نے کہا کہ وہ حدیث صحیح ہے ابو بکر نے کہا پھر آپ نے اس سند کے ساتھ اس حدیث کو اپنی اس کتاب میں ذکر کیوں نہیں کیا امام مسلم نے فرمایا میں نے اس کتاب میں ہر حدیث کو ذکر نہیں کیا جو صرف میرے نزدیک صحیح ہو بلکہ میں نے اس کتاب میں ان احادیث کا ذکر کیا ہے جن کے صحیح ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

٩٠٥- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَضٰى عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. ماجہ(٩٠٣)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ یہ حدیث بیان فرمائی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کی زبان پر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ جاری کر دیا۔

١٧- بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

تشہد کے بعد نبی ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا بیان

٩٠٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِي كَانَ أُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ.

ابوداؤد(٩٨٠-٩٨١) الترمذی(٣٢٢٠) النسائی(١٢٨٤)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ پر صلوٰۃ (درود شریف) پڑھیں پس ہم کس طرح آپ پر درود پڑھیں؟ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے سوچا کاش اس نے سوال نہ کیا ہوتا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس طرح کہا کرو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

ترجمہ: "اے اللہ! محمد اور آل محمد پر رحمت فرما جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور محمد اور آل محمد پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر تمام جہانوں میں برکت نازل فرمائی ہے بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگ ہے" اور سلام پڑھو جس طرح تمہیں معلوم ہے۔

٩٠٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہم نے عرض کیا ہمیں معلوم ہو گیا کہ (نماز میں) آپ پر سلام کس طرح پڑھیں آپ ہی بتلایئے کہ آپ پر صلوٰۃ کس طرح پڑھا کریں؟ آپ نے فرمایا یوں کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

البخاری (۳۳۷۰-۴۷۹۷-۶۳۵۷) ابوداؤد (۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸)

الترمذی (۴۸۳) النسائی (۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸) ابن ماجہ (۹۰۴)

۹۰۸- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ وَمِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ مِسْعَرٍ اَلَا نُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً.

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

سابقہ (۹۰۷)

۹۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْاَعْمَشِ وَعَنْ مِسْعَرٍ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَكَمِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّلَمْ يَقُلِ اللّٰهُمَّ. سابقہ (۹۰۷)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی مثل سابق حدیث مروی ہے مگر اس میں اَللّٰھُمَّ کا لفظ نہیں ہے وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ ہے۔

۹۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا رَوْحٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا رَوْحٌ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

البخاری (۳۳۶۹-۶۳۶۰) ابوداؤد (۹۷۹) ابن ماجہ (۹۰۵)

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر صلوٰۃ کس طرح پڑھیں؟ آپ نے فرمایا یوں کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

"اے اللہ! محمد اور ان کی ازواج اور اولاد پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم کی اولاد پر رحمت نازل فرمائی، اور محمد اور ان کی ازواج اور اولاد پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم کی آل پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو لائق ستائش اور بزرگ ہے"۔

۰۰۰- بَابٌ فِيْ ثَوَابِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھنے کا ثواب

۹۱۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا.

ابوداؤد (۱۵۳۰) الترمذی (۴۸۵) النسائی (۱۲۹۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

۱۸- بَابُ التَّسْمِيْعِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّاْمِيْنِ

سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد اور آمین کا بیان

٩١٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. البخاري (٧٩٦-٣٢٢٨) ابوداؤد (٨٤٨) الترمذي (٢٦٧) النسائي (١٠٦٣)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو جس کا یہ قول فرشتوں کے قول کے مطابق ہو جائے گا اس کے تمام پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

٩١٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُمَيٍّ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٧٧١)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی مثل سابق حدیث مروی ہے۔

٩١٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ آمِينَ.

البخاري (٧٨٠) ابوداؤد (٩٣٦) الترمذي (٢٥٠) النسائي (٩٢٧)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے گی اس کے تمام پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

٩١٥- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ. ابن ماجه (٨٥٢)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

٩١٦- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٧٥٣)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں پس دو میں سے ایک کی آمین دوسرے کے موافق ہو جاتی ہے تو (نمازی کے) پچھلے تمام (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

٩١٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٨٩١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آمین کہتا ہے تو آسمان پر فرشتے آمین کہتے ہیں پس دو میں سے ایک کی آمین دوسرے کے موافق ہو جاتی ہے تو (نمازی کے) پچھلے تمام (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

۹۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۷۵۱)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی اسی کی مثل حدیث مروی ہے۔

۹۱۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ آمِينَ فَوَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۷۲۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے اور اس کے پیچھے مقتدی آمین کہیں اور آمین پڑھنے والوں کا قول فرشتوں کے موافق ہو جائے تو نمازی کے پچھلے تمام گناہ (صغیرہ) معاف ہو جاتے ہیں۔

۱۹ - بَابُ ائْتِمَامِ الْمَأْمُومِ بِالْإِمَامِ

امام کی اقتداء کرنے کا بیان

۹۲۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَقَطَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ.
البخاری (۸۰۵) النسائی (۷۹۳-۱۰۶۰) ابن ماجہ (۱۲۳۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سے گر پڑے اور آپ کی دائیں جانب زخمی ہو گئی ہم آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے اس وقت نماز کا وقت ہو چکا تھا رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بیٹھ کر نماز پڑھائی ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا چکے تو آپ نے فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب امام تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب امام سجدہ کرے تو سجدہ کرو اور جب وہ سجدہ سے سر اٹھائے تو سجدہ سے سر اٹھاؤ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو ربنا ولک الحمد کہو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۹۲۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.
البخاری (۷۳۳) الترمذی (۳۶۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر پڑے اور آپ کی کھال چھل گئی پھر آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔

۹۲۲- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صُرِعَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَزَادَ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر پڑے اور آپ کی دائیں جانب کی کھال چھل گئی۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بھی ہے کہ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو کھڑے

قِيَامًا. البخاري (١١١٤)

ہو کر نماز پڑھو۔

٩٢٣- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَفِيهِ إِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا.

البخاري (٦٨٩) ابوداؤد (٦٠١) النسائي (٨٣١)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑی پر سوار ہوئے' آپ اس سے گر گئے اور آپ کی دائیں جانب کی کھال چھل گئی۔ اس حدیث میں یہ بھی ارشاد ہے کہ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

٩٢٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ مِنْ فَرَسِهِ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَيْسَ فِيهِ زِيَادَةُ يُونُسَ وَمَالِكٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٤٢)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑی سے گر پڑے اور آپ کی دائیں جانب کی کھال چھل گئی۔

٩٢٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُونَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَجَلَسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا. ابن ماجہ (١٢٣٧)

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے' چند صحابہ رسول اللہ ﷺ کی عیادت کے لیے آئے' رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے اور صحابہ کرام کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے' رسول اللہ ﷺ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا' صحابہ بیٹھ گئے' رسول اللہ ﷺ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا: امام صرف اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے' لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو' جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی رکوع سے سر اٹھاؤ' اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

٩٢٦- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٩٩٢)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی مثل سابق حدیث مروی ہے۔

٩٢٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے' ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز اس حال میں پڑھی کہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر لوگوں کو آپ کی تکبیر سنا رہے تھے' رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے

قَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُودًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِنْ كِدْتُمْ آنِفًا لَتَفْعَلُونَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ يَقُومُونَ عَلَى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا ائْتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُمْ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا.

ابوداؤد (٦٠٦) نسائی (١١٩٩) ابن ماجه (١٢٤٠)

اور ہمیں کھڑے دیکھ کر ہمیں بیٹھنے کا اشارہ کیا ہم بیٹھ گئے اور ہم نے آپ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیر کر فرمایا تم فارسیوں اور رومیوں کا فعل کر رہے تھے ان کے سردار بیٹھے ہوتے ہیں اور وہ ان کے سامنے کھڑے رہتے ہیں پس اس طرح نہ کیا کرو اپنے اماموں کی اقتداء کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائیں تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائیں تو بیٹھ کر نماز پڑھو۔

٩٢٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ فَإِذَا كَبَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُنَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ. البخاری (٧٩٧)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور حضرت ابوبکر آپ کے پیچھے تھے جب رسول اللہ ﷺ تکبیر کہتے تو حضرت ابوبکر بھی ہمیں سنانے کے لیے تکبیر کہتے باقی حدیث مثل سابق ہے۔

٩٢٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٨٩٩)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام صرف اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے لہٰذا اس سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

٩٣٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. البخاری (٧٢٢)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی اس کی مثل حدیث مروی ہے۔

٢٠- بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ بِالتَّكْبِيرِ وَغَيْرِهِ

تکبیر وغیرہ میں امام سے سبقت کرنے پر ممانعت

٩٣١- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٤٤٩)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تعلیم دیتے تھے کہ امام پر سبقت نہ کرو جب امام تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو اللھم ربنا لک الحمد کہو۔

٩٣٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَلَا تَرْفَعُوا قَبْلَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٧١٠-١٢٧١١)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی حضرت ابوہریرہ سے اس کی مثل حدیث مروی ہے اور ایک روایت میں ہے ولا الضالین کے بعد آمین کہو اور اس سے پہلے سر نہ اٹھاؤ۔

٩٣٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى وَهُوَ ابْنُ عَطَاءٍ سَمِعَ أَبَا عَلْقَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِذَا وَافَقَ قَوْلُ أَهْلِ الْأَرْضِ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٤٥٠)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام ڈھال ہے جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر نماز پڑھو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب زمین والوں کا قول آسمان والوں کے موافق ہو جائے گا تو ان کے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

٩٣٤- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٤٦٩)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام صرف اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو' جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

٢١- بَابُ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ إِذَا عَرَضَ لَهُ عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ وَسَفَرٍ وَغَيْرِهِمَا مَنْ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَنَّ مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ جَالِسٍ لِعَجْزِهِ عَنِ الْقِيَامِ لَزِمَهُ الْقِيَامُ إِذَا قَدَرَ عَلَيْهِ وَنَسْخِ الْقُعُودِ خَلْفَ الْقَاعِدِ فِي حَقِّ مَنْ قَدَرَ عَلَى الْقِيَامِ

مرض یا سفر کے عذر کی وجہ سے امام کا نماز میں کسی کو خلیفہ بنانا اور جب امام بیٹھا ہو تو اس کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے حکم کا منسوخ ہونا

٩٣٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ نَا زَائِدَةُ قَالَ نَا مُوسَى ابْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ بَلَى ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ سے عرض کیا' کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کے مرض (وفات) کے متعلق نہیں بیان کریں گی؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کیوں نہیں؟ نبی ﷺ بیمار

ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ
لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَ
هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي
الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ
أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ
ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا
لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ
فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ
الْآخِرَةِ قَالَتْ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا إِلَى أَبِي
بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا
رَقِيْقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ
بِذٰلِكَ قَالَتْ فَصَلّٰى بِهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ
أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ
فَلَمَّا رَآهُ أَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ
لَا يَتَأَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ فَأَجْلَسَاهُ إِلَى
جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ
النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ
قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ
فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيْثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ
شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ
الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

البخاري (۶۸۷) النسائي (۸۳۴)

ہو گئے آپ نے پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں‘ آپ نے فرمایا: اچھا میرے لیے ٹب میں پانی رکھو‘ ہم نے پانی رکھا اور رسول اللہ ﷺ نے غسل کیا‘ غسل کے بعد آپ اٹھنے لگے تو رسول اللہ ﷺ پر بے ہوشی طاری ہو گئی‘ پھر آپ ہوش میں آئے تو آپ نے فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں‘ آپ نے فرمایا میرے لیے ٹب میں پانی رکھو‘ ہم نے پانی رکھ دیا آپ نے غسل فرمایا‘ غسل کے بعد آپ اٹھنے لگے تو آپ پر پھر بے ہوشی طاری ہو گئی‘ پھر آپ ہوش میں آئے تو آپ نے پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میرے لیے ٹب میں پانی رکھو‘ ہم نے پانی رکھا‘ آپ نے غسل کیا اس کے بعد آپ اٹھنے لگے تو پھر بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو پھر دریافت کیا‘ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں‘ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا کہ لوگ مسجد میں بیٹھے عشاء کی نماز کے لیے آپ کا انتظار کر رہے تھے‘ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے پاس ایک شخص کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں‘ اس شخص نے حضرت ابو بکر کے پاس جا کر کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں‘ حضرت ابو بکر بہت رقیق القلب تھے‘ انہوں نے حضرت عمر سے کہا اے عمر! تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ‘ حضرت عمر نے کہا آپ امامت کے زیادہ حقدار ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر ان ایام میں حضرت ابو بکر امامت کراتے رہے پھر جب رسول اللہ ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس فرمایا تو آپ دو آدمیوں کے سہارے ظہر پڑھنے کے لیے مسجد میں تشریف لائے‘ ان دو میں سے ایک حضرت عباس تھے اس وقت حضرت ابو بکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے جب ابو بکر نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو

(مصلّی سے) پیچھے ہٹنے لگے نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پیچھے نہ ہٹنے کا اشارہ کیا اور دونوں سے فرمایا مجھے ابو بکر کے پہلو میں بٹھا دو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ابو بکر کے پہلو میں بٹھا دیا' حضرت ابو بکر کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کرنے لگے اور لوگ حضرت ابو بکر کی تکبیرات سن کر نماز پڑھتے رہے جبکہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر امامت فرما رہے تھے' عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عباس کے پاس گیا اور میں نے کہا کیا میں آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ایام علالت کی حدیث نہ سناؤں جو میں نے حضرت عائشہ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا سناؤ' میں نے وہ روایت سنائی' انہوں نے حدیث میں کسی چیز سے اختلاف نہیں کیا سوا اس بات کے کہ انہوں نے پوچھا کیا حضرت عائشہ نے حضرت عباس کے ساتھ والے دوسرے شخص کا نام بتایا تھا میں نے کہا نہیں' فرمایا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

۹۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَاسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِهَا فَأَذِنَّ قَالَتْ فَخَرَجَ وَيَدٌ لَهُ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَيَدٌ عَلَى رَجُلٍ آخَرَ وَهُوَ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. البخاری (۱۹۸-۶۶۵-۲۵۸۸-۳۰۹۹-۴۴۴۲-۵۷۱۴) ابن ماجہ (۱۶۱۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر ابتداً بیمار ہوئے' پھر رسول اللہ ﷺ نے تمام ازواج مطہرات سے حضرت عائشہ کے گھر ایام علالت میں رہنے کی اجازت طلب کی' تمام ازواج نے آپ کو اجازت دے دی' حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فضل بن عباس اور ایک اور شخص کے سہارے چل کر اس حال میں گئے کہ آپ کے پیر زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے مجھ سے پوچھا کہ جس شخص کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں لیا جانتے ہو وہ کون تھا؟ وہ "حضرت علی" رضی اللہ عنہ تھے۔

۹۳۷- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي

نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کا درد شدید ہو گیا تو آپ نے تمام ازواج مطہرات سے میرے گھر ایام علالت میں رہنے کی اجازت طلب کی' تمام ازواج نے اجازت دے دی' پھر رسول اللہ ﷺ دو آدمیوں کے ساتھ اس حال میں تشریف لائے کہ آپ کے پیر زمین پر گھسٹ رہے

الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ.

سابقہ (۹۳٦)

تھے ایک حضرت عباس تھے اور دوسرے ایک اور شخص' عبیداللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس سے بیان کی تو حضرت ابن عباس نے فرمایا تمہیں معلوم ہے وہ دوسرا شخص کون تھا جس کا حضرت عائشہ نے نام نہیں لیا' میں نے عرض کیا نہیں فرمایا وہ حضرت علی تھے (رضی اللہ عنہ)۔

۹۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَإِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ مَقَامَهُ أَحَدٌ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِي بَكْرٍ. البخاری (٤٤٤٥)

نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے امام نہ بنانے پر) رسول اللہ ﷺ سے اصرار کیا' اور اس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے اس بات کا خیال نہ تھا کہ لوگ اس شخص سے محبت کریں گے جو آپ کی جگہ کھڑا ہو' بلکہ میرا خیال یہ تھا کہ جو شخص آپ کی جگہ کھڑا ہوگا لوگ اس سے بدشگونی لیں گے اس لیے میں نے چاہا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر کی جگہ کسی اور شخص کو امام بنائیں۔

۹۳۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ عَبْدٌ أَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْتِي قَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ فَلَوْ أَمَرْتَ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا بِي إِلَّا كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَشَاءَمَ النَّاسُ بِأَوَّلِ مَنْ يَقُومُ فِي مَقَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ فَرَاجَعْتُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٠٦١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: "ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوبکر رقیق القلب ہیں جب وہ قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں تو اپنے آنسوؤں کو نہیں روک سکتے' آپ حضرت ابوبکر کی جگہ کسی اور شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دے دیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قسم بخدا یہ بات میں نے صرف اس وجہ سے کہی تھی کہ کہیں لوگ یہ بدشگونی نہ لیں کہ جو شخص سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے مصلی پر کھڑا ہوا وہ ابوبکر تھے' آپ فرماتی ہیں میں نے دو تین بار اصرار کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ جماعت کرائیں تم یوسف علیہ السلام کے عہد کی عورتوں کی طرح ہو۔

۹۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے اور حضرت بلال رسول اللہ ﷺ کو نماز کے لیے بلانے آئے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں" حضرت عائشہ فرماتی ہیں' میں نے

فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ قَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَتْ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُمْ مَكَانَكَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ جَالِسًا وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ ﷺ وَيَقْتَدِي النَّاسُ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

البخاری (٦٦٤-٧١٢-٧١٣) ابن ماجہ (١٢٣٢)

عرض کیا یا رسول اللہ! ابوبکر بہت رقیق القلب ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو قرآن نہیں سنا سکیں گے آپ حضرت عمر کو امامت کے لیے فرمائیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو جماعت کرائیں" حضرت عائشہ فرماتی ہیں پھر میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کرو کہ ابوبکر رقیق القلب ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو قرآن نہیں سنا سکیں گے' آپ حضرت عمر کو نماز پڑھانے کا حکم دیں' حضرت حفصہ نے یہی کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم حضرت یوسف کے زمانہ کی عورتوں کی طرح ہو' ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب حضرت ابوبکر نے نماز شروع کی تو رسول اللہ ﷺ نے مرض میں تخفیف محسوس کی آپ دو آدمیوں کے سہارے سے آئے' دراں حالیکہ آپ کے پیروں سے لکیریں پڑ رہی تھیں' حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب آپ مسجد میں آئے تو حضرت ابوبکر نے آپ کی آہٹ محسوس کی تو مصلیٰ سے پیچھے ہٹنے لگے' رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ مسجد میں آ کر حضرت ابوبکر کی بائیں جانب بیٹھ گئے' حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر جماعت کرا رہے تھے اور حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی تکبیرات پر نماز ادا کر رہے تھے۔

٩٤١۔ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فَأُتِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أُجْلِسَ إِلٰى جَنْبِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُهُمُ التَّكْبِيرَ وَفِي حَدِيثِ عِيسٰى فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ إِلٰى جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مرض وفات میں (بعض روایات میں ہے کہ) رسول اللہ ﷺ کو لا کر (حضرت) ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بٹھا دیا گیا' رسول اللہ ﷺ جماعت کرانے لگے اور حضرت ابوبکر بلند آواز سے تکبیر پڑھتے رہے۔

النسائی، ابن ماجہ (٩٤٠)

٩٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ نَا أَبِي قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ وَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيْ كَمَا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ. البخاری (٦٨٣) ابن ماجہ (١٢٣٢)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں حکم دیا کہ ابو بکر جماعت کرائیں' حضرت ابو بکر نماز پڑھاتے رہے' عروہ کہتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ کو آرام محسوس ہوا تو آپ باہر تشریف لائے' اس وقت حضرت ابو بکر جماعت کرا رہے تھے' جب (حضرت) ابو بکر نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے' رسول اللہ ﷺ نے اشارہ سے ان کو وہیں کھڑے رہنے کے لیے فرمایا' پھر رسول اللہ ﷺ آ کر (حضرت) ابو بکر کے پہلو میں بیٹھ گئے' پھر رسول اللہ ﷺ نے جماعت کرائی اور لوگوں نے حضرت ابو بکر کی تکبیروں کی آواز سن کر ارکان نماز ادا کیے۔

٩٤٣- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَنَظَرَ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَاحِكًا قَالَ فَبُهِتْنَا وَنَحْنُ فِي الصَّلَاةِ مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَارِجٌ لِلصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَرْخَى السِّتْرَ قَالَ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٥١٠)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مرض الموت میں (حضرت) ابو بکر جماعت کراتے تھے حتیٰ کہ پیر کے دن جب تمام صحابہ صف باندھے نماز پڑھ رہے تھے تو اچانک رسول اللہ ﷺ نے حجرہ کا پردہ اٹھایا پھر کھڑے ہو کر ہماری طرف دیکھا اس وقت آپ کا رخ انور ورق قرآن کی طرح لگتا تھا پھر رسول اللہ ﷺ مسکرا کر ہنسے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری اور زیارت سے نماز کی حالت میں ہم خوشی سے دیوانے ہو گئے' اور حضرت ابو بکر اس گمان سے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف لا رہے ہیں' پیچھے ہٹ کر صف میں ملنے لگے' تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے صحابہ سے فرمایا کہ تم اپنی نماز پوری کرو' پھر رسول اللہ ﷺ حجرہ میں واپس چلے گئے اور پردہ گرا دیا' اور اسی روز رسول اللہ ﷺ نے وصال فرمایا۔

٩٤٤- وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَشَفَ السِّتَارَةَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَحَدِيثُ صَالِحٍ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ.

النسائی (١٨٣٠) ابن ماجہ (١٦٢٤)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آخری بار رسول اللہ ﷺ کو پیر کے دن اس وقت دیکھا جب آپ نے حجرہ کا پردہ اٹھا کر دیکھا۔

٩٤٥- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا. مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٤٣)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت انس سے ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

٩٤٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا نَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثًا فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا وَضَحَ لَنَا وَجْهُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا قَطُّ كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وَضَحَ لَنَا فَأَوْمَأَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْخَى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْحِجَابَ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ ﷺ. البخاری (٦٨١)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین دن تک ہمارے پاس تشریف نہیں لائے' اور ان ایام میں (حضرت) ابوبکر جماعت کراتے رہے' اس کے بعد ایک دن رسول اللہ ﷺ (حجرہ کے) پردہ کے پاس کھڑے ہوئے اور پردہ اٹھا دیا' پھر جب ہمیں رسول اللہ ﷺ کا رخ انور دکھائی دیا اور ہم نے نبی ﷺ کے چہرۂ زیبا سے بڑھ کر خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی' پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر کی طرف اشارہ کیا کہ وہ آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حجرہ کا پردہ گرا دیا' پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات تک ہم آپ کا چہرہ نہ دیکھ سکے۔

٩٤٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ قَالَ فَصَلّٰى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ حَيَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. البخاری (٣٣٨٥-٦٧٨)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوگئے اور جب آپ کا مرض شدید ہوگیا تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں' (حضرت) عائشہ نے کہا یا رسول اللہ! (حضرت) ابوبکر رقیق القلب ہیں' جب وہ آپ کی جگہ مصلی پر کھڑے ہوں گے تو جماعت نہ کرا سکیں گے آپ نے (حضرت عائشہ سے) فرمایا ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں' تم تو یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی عورتوں کی طرح ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے آخری لمحہ تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی نماز پڑھاتے رہے۔

٢٢- بَابُ تَقْدِيمِ الْجَمَاعَةِ مَنْ يُصَلِّي بِهِمْ إِذَا تَأَخَّرَ الْإِمَامُ وَلَمْ يَخَافُوا مَفْسَدَةً بِالتَّقْدِيمِ

جب امام کے آنے میں دیر ہو تو کسی اور شخص کو امام بنانے کا جواز

٩٤٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ إِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنو عمرو بن عوف کے ہاں صلح کرانے تشریف لے گئے' جب نماز کا وقت آ گیا تو مؤذن حضرت ابوبکر کے پاس گیا اور کہنے لگا اگر آپ جماعت کرائیں تو میں

بِالنَّاسِ فَأُقِيمُ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ. البخاري(٦٨٤)

تکبیر کہوں؟ انہوں نے کہا ہاں، حضرت سہل کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے جماعت شروع کرا دی اور اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور (پہلی) صف میں جا کر کھڑے ہو گئے حضرت ابوبکر چونکہ انتہائی انہماک اور استغراق سے نماز پڑھتے رہے۔ صحابہ کرام نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر کو رسول اللہ ﷺ کے آنے کا پتا نہیں چلا تو انہوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیے، جب بکثرت ہاتھ مارنے کی آواز سنائی دی تو (حضرت) ابوبکر متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو نماز میں دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ اسی طرح نماز پڑھاتے رہیں، حضرت ابوبکر نے دونوں ہاتھ بلند کر کے رسول اللہ ﷺ کے اس حکم پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر حضرت ابوبکر مصلی سے پیچھے ہٹ کر صف میں مل گئے اور نبی ﷺ نے مصلی پر آ کر (بقیہ نماز کی) جماعت کرائی، نماز سے فارغ ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا "اے ابوبکر! میرے حکم دینے کے بعد تم کو جماعت کرانے سے کس چیز نے روکا تھا؟ حضرت ابوبکر نے جواب دیا "ابن قحافہ سے یہ ہو نہیں سکتا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہوئے وہ جماعت کرائے" پھر رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم اس قدر کثرت سے ہاتھ پر ہاتھ کیوں مار رہے تھے جب نماز میں کوئی امر حادث ہو تو سبحان اللہ کہا کرو۔ جب سبحان اللہ کہا جائے گا تو امام متوجہ ہو جائے گا، البتہ عورتیں (امام کو ٹوکنے کے لیے) ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔

٩٤٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِهِمَا فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ.

البخاري(١٢٣٤) النسائي(٧٨٣)

امام مسلم نے ایک اور سند سے یہ حدیث بیان کی ہے اس میں یہ ہے کہ ابوبکر نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور الٹے پاؤں لوٹ کر صف میں مل گئے۔

٩٥٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے تشریف لے

بِالسَّاعِدِيِّ قَالَ ذَهَبَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَقَ الصُّفُوفَ حَتّٰى قَامَ عِنْدَ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَفِيهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى. النسائی (۱۱۸۲)

گئے بقیہ حدیث حسب سابق ہے البتہ اتنا اضافہ ہے کہ جب آپ آئے تو آپ صفوں کو چیر کر پہلی صف میں شامل ہو گئے اور حضرت ابوبکر الٹے پاؤں پیچھے لوٹ گئے۔

...- بَابُ إِذَا تَخَلَّفَ الْإِمَامُ فَقَدَّمَ غَيْرَهُ

امام کی تاخیر کی صورت میں دوسرے کو آگے کرنا

٩٥١- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَبُوكَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيَّ أَخَذْتُ أُهَرِيقُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ جُبَّتَهُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْجُبَّةِ حَتّٰى أَخْرَجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتّٰى نَجِدُ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰى لَهُمْ فَأَدْرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْآخِرَةَ فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُتِمُّ صَلٰوتَهُ فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ الْمُسْلِمِينَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلٰوتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ أَحْسَنْتُمْ أَوْ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمْ يَغْبِطُهُمْ أَنْ صَلَّوُا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک کے جہاد میں تھے رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لیے باہر نکلے میں پانی کا ایک ڈول لے کر آپ کے ساتھ صبح کی نماز سے پہلے چلا' جب آپ لوٹے تو میں ڈول سے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگا' آپ نے تین بار دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر منہ دھویا' اس کے بعد آپ جبہ اپنے بازوں پر چڑھانے لگے تو آستینیں تنگ تھیں' اس لیے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ جبے کے اندر کیے اور اندر کی جانب سے باہر نکال لیے اور پھر ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا اور موزوں پر مسح کیا اور پھر چل پڑے' میں بھی آپ کے ساتھ چلا جب پہنچے تو دیکھا کہ لوگوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو امام بنا لیا ہے رسول اللہ ﷺ کو ایک رکعت ملی آپ نے دوسری رکعت لوگوں کے ساتھ پڑھی جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے سلام پھیرا اور نبی ﷺ دوسری رکعت پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگ پریشان ہو گئے اور انہوں نے کثرت سے سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا' جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری کر لی تو ان کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا تم نے اچھا کیا یا فرمایا تم نے ٹھیک کیا اور بروقت نماز پڑھنے پر ان کی تعریف فرمائی۔

سابقہ (٦٢٥)

ف: اس سے معلوم ہوا کہ اگر امام مقرر ہو اور وقت پر نہ آئے تو کوئی شخص جماعت کرا دے۔

٩٥٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَالْحُلْوَانِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبَّادٍ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَرَدْتُ تَأْخِيرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اس میں یہ ہے کہ مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عوف کو پیچھے کرنا چاہا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو۔

حَرْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَعْهُ. ابوداؤد(٦٣٢)

٢٣- بَابُ تَسْبِيحِ الرَّجُلِ وَتَصْفِيقِ الْمَرْأَةِ إِذَا نَابَهُمَا شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ

امام کو متنبہ کرنے کے لیے مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ ماریں

٩٥٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ زَادَ حَرْمَلَةُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَدْ رَأَيْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُسَبِّحُونَ وَيُشِيرُونَ.

البخاري(١٢٠٣) ابوداؤد(٩٣٩) النسائي(١٢٠٦) ابن ماجه(١٠٣٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ مار کر دستک دیں۔

٩٥٤- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا الْفُضَيْلُ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفة الاشراف(١٢٤٥١)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایسی ہی روایت کی ہے۔

٩٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِي الصَّلَاةِ. مسلم تحفة الاشراف(١٤٧٢٨)

امام مسلم نے ایک اور سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت بیان کی لیکن اس میں نماز کا بھی اضافہ ہے۔

٢٤- بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلَاةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا

نماز کو خضوع خشوع اور اچھی طرح سے پڑھنے کا حکم

٩٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز جماعت کرانے کے بعد ایک شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے شخص! تم نے نماز اچھی طرح کیوں نہیں ادا کی۔ کیا نمازی نماز پڑھتے وقت یہ غور نہیں کرتا کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ وہ شخص اپنے لیے نماز پڑھتا ہے! بخدا! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ میں تم کو پس پشت بھی

أَنِّيْ بَدَّنْتُ. النسائی (۸۷۱)

یعنی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ سامنے سے دیکھتا ہوں۔

۹۵۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ لَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا سُجُوْدُكُمْ وَإِنِّيْ لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِيْ.

البخاری (۷۴۱-۴۱۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں صرف قبلہ کی طرف دیکھتا ہوں' بخدا مجھ پر نہ تمہارا رکوع مخفی ہوتا ہے نہ سجود اور بے شک میں تم کو اپنی پس پشت سے بھی دیکھتا ہوں۔

۹۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِيْ وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ. البخاری (۷۴۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: رکوع اور سجود اچھی طرح ادا کیا کرو' قسم اللہ کی بلاشک وشبہ میں تمہیں اپنی پس پشت سے بھی دیکھتا ہوں۔ بعض دفعہ فرمایا: میں تم کو تمہارے رکوع اور سجدہ کی حالت میں بھی دیکھتا رہتا ہوں۔

۹۵۹- حَدَّثَنِيْ أَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ نَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ قَالَ نَا أَبِيْ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۷۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رکوع اور سجدہ پورا پورا ادا کیا کرو میں بخدا میں اپنی پشت کے پیچھے سے تم کو تمہارے رکوع اور سجدہ کی حالت میں بھی دیکھتا رہتا ہوں۔

۲۵- بَابُ تَحْرِيْمِ سَبْقِ الْإِمَامِ بِرُكُوْعٍ أَوْ سُجُوْدٍ وَنَحْوِهِمَا

امام سے پہلے رکوع اور سجود وغیرہ کرنے کی ممانعت

۹۶۰- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِيْ بَكْرٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ أَنَا وَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَإِنِّيْ أَرَاكُمْ أَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالُوْا وَمَا رَأَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ.

النسائی (۱۳۶۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں' تم رکوع' سجود' قیام اور نماز کے اختتام میں مجھ پر سبقت نہ کیا کرو' بلا ریب وشک میں تمہیں سامنے اور پس پشت سے (یکساں) دیکھتا ہوں۔ پھر فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! اگر تم ان حقائق کو دیکھ لو جن کو میں دیکھتا ہوں تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ' صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا؟ فرمایا: میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا۔

۹۶۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ

امام مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت انس سے ایک اور سند

كَثِيرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ جَمِيعًا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَلَا بِالِانْصِرَافِ.

سابقہ (٩٦٠)

سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

٩٦٢- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ.

الترمذي (٥٨٢) النسائي (٨٢٧) ابن ماجه (٩٦١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے کیا وہ یہ خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کا سر گدھے کے سر (کی طرح) بنا دے۔

٩٦٣- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يَأْمَنُ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي صَلَاتِهِ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ صُورَتَهُ فِي صُورَةِ حِمَارٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٤٠٢)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی نماز میں امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے کیا اس کو یہ خوف نہیں ہے کہ اللہ اس کی صورت گدھے کی صورت (کی طرح) بنا دے۔

٩٦٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ جَمِيعًا عَنِ الرَّبِيعِ ابْنِ مُسْلِمٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ كُلُّهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَا يَأْمَنُ الَّذِي بِهَذَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ رَبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَجْهَ حِمَارٍ.

البخاري (٦٩١) ابوداؤد (٦٢٣)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا اس شخص کو یہ خوف نہیں ہے کہ اللہ اس کے منہ کو گدھے کے منہ (کی طرح) بنا دے۔

٢٦- بَابُ النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت

٩٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ أَوْ لَا تَرْجِعُ إِلَيْهِمْ. ابن ماجه (١٠٤٥)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں وہ باز آ جائیں ورنہ ان کی بینائی جاتی رہے گی۔

٩٦٦- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ.

النسائی (۱۲۷۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں وہ باز آ جائیں ورنہ ان کی بینائی جاتی رہے گی۔

٢٧- بَابُ الْأَمْرِ بِالسُّكُونِ فِي الصَّلٰوةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالْيَدِ وَرَفْعِهَا عِنْدَ السَّلَامِ وَإِتْمَامِ الصُّفُوفِ الْأَوَّلِ وَالتَّرَاصِّ فِيهَا وَالْأَمْرِ بِالْاِجْتِمَاعِ

سکون کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم، سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے اور ہاتھوں سے اشارہ کرنے کی ممانعت اور پہلی صف کو مکمل کرنے اور مل کر کھڑے ہونے کا حکم

٩٦٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اُسْكُنُوا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا حِلَقًا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ عِزِينَ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ.

ابوداؤد (۶۶۱-۹۱۲-۱۰۰۰) النسائی (۸۱۵) ابن ماجہ (۹۹۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تم کو سرکش گھوڑوں کی دموں کی طرح نماز میں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، نماز سکون کے ساتھ پڑھا کرو۔ پھر دوبارہ تشریف لائے تو ہم کو متفرق حلقوں میں بیٹھے ہوئے دیکھا پھر آپ نے فرمایا کہ تم متفرق طور پر کیوں بیٹھے ہو، تم اس طرح صف کیوں نہیں بناتے جس طرح ملائکہ اپنے رب کے سامنے صف بناتے ہیں، آپ نے فرمایا وہ پہلے پہلی صف پوری کرتے ہیں اور صف میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

٩٦٨- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ نَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ (۹۶۷)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

٩٦٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَامَ تُومِئُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ إِنَّمَا يَكْفِي

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے (تو سلام پھیرنے کے وقت) السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے اور دونوں جانب ہاتھ سے اشارہ کرتے تو رسول اللہ ﷺ نے اس فعل سے منع فرمایا اور فرمایا کہ تم سرکش گھوڑوں کی دموں کی طرح اشارہ کیوں کرتے ہو، تمہارے لیے یہ کافی ہے کہ تمہارے ہاتھ زانوں پر ہوں اور تم اپنے بھائی کی طرف دائیں

أحدكم أن يضع يده على فخذه ثم يسلم على أخيه من على يمينه وشماله.

بائیں سلام پھیرے۔

ابوداؤد(٩٩٨-٩٩٩) النسائي(١١٨٤-١٣١٧-١٣٢٥)

٩٧٠- وحدثني القاسم بن زكريا قال نا عبيد الله بن موسى عن إسرائيل عن فرات يعني القزاز عن عبيد الله عن جابر بن سمرة قال صليت مع رسول الله ﷺ فكنا إذا سلمنا قلنا بأيدينا السلام عليكم السلام عليكم فنظر إلينا رسول الله ﷺ فقال ما شأنكم تشيرون بأيديكم كأنها أذناب خيل شمس إذا سلم أحدكم فليلتفت إلى صاحبه ولا يومئ بيده. سابقہ(٩٦٩)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جب ہم سلام پھیرتے تو ہاتھوں کے اشارہ سے "السلام علیکم" "السلام علیکم" کہتے، رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف دیکھ کر فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم سرکش گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو، جب تم میں سے کسی شخص نے سلام کرنا ہو تو اپنے ساتھی کی طرف متوجہ ہو اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

٢٨- باب تسوية الصفوف وإقامتها وفضل الصف الأول فالأول منها والازدحام على الصف الأول والمسابقة عليها وتقديم أولي الفضل وتقريبهم من الإمام

نماز کی صفوں کو درست کرنے اور بالترتیب اگلی صفوں کی افضلیت کا بیان

٩٧١- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا عبد الله بن إدريس وأبو معاوية ووكيع عن الأعمش عن عمارة بن عمير التيمي عن أبي معمر عن أبي مسعود قال كان رسول الله ﷺ يمسح مناكبنا في الصلاة ويقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم ليلني منكم أولو الأحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال أبو مسعود فأنتم اليوم أشد اختلافا.

ابوداؤد(٦٧٤) النسائي(٨٠٦-٨١١) ابن ماجه(٩٧٦)

حضرت ابو مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے وقت ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: برابر کھڑے ہو، آگے پیچھے کھڑے مت ہو، ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے، میرے قریب بالغ اور عقلمند لوگ کھڑے ہوں، پھر جو ان کے قریب ہوں اور پھر جو ان کے قریب، حضرت ابو مسعود کہتے تھے کہ آج تو تم لوگوں میں بہت اختلاف ہو گیا ہے۔

٩٧٢- وحدثناه إسحاق قال أنا جرير ح وحدثنا ابن خشرم قال أنا عيسى يعني ابن يونس ح وحدثنا ابن أبي عمر قال نا ابن عيينة بهذا الإسناد نحوه. سابقہ(٩٧١)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے۔

٩٧٣- حدثنا يحيى بن حبيب الحارثي وصالح بن حاتم بن وردان قالا نا يزيد بن زريع قال حدثني خالد الحذاء عن أبي معشر عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله ﷺ ليلني منكم أولو الأحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثلاثا وإياكم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بالغ اور عقلمند لوگ میرے قریب کھڑے ہوں پھر جو ان کے قریب ہوں (اس طرح تین بار فرمایا) نیز آپ نے فرمایا بازار کی شور باتوں سے بچو۔

وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ. ابوداؤد(٦٧٤) الترمذي(٢٢٨)

٩٧٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ.

البخاري(٧٢٣) ابوداؤد(٦٦٨) ابن ماجه(٩٩٣)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صفوں کو درست رکھا کرو کیونکہ نماز کی صفوں کو درست کرنا نماز کے اہتمام میں سے ہے۔

٩٧٥- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَتِمُّوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي.

البخاري(٧١٨)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو مکمل کیا کرو کیونکہ میں تمہیں پس پشت بھی دیکھتا ہوں۔

٩٧٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ.

مسلم تحفة الاشراف(١٤٧٥٣)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کئی احادیث بیان کیں جن میں سے ایک یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی صفوں کو درست رکھو کیوں کہ صفوں کی درستی نماز کے حسن میں سے ہے۔

٩٧٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ.

البخاري(٧١٧)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو درست رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان پھوٹ ڈال دے گا۔

٩٧٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتّٰى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَأٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ. ابوداؤد(٦٦٣-٦٦٥) الترمذي(٢٢٧) النسائي(٨٠٩) ابن ماجه(٩٩٤)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو اس طرح درست کرتے تھے جس طرح تیروں کو برابر کر کے رکھتے ہیں، یہاں تک کہ آپ نے خیال فرمایا کہ ہم نے (صف درست کرنا) سمجھ لیا ہے پھر ایک دن آپ نماز پڑھانے تشریف لائے اور تکبیر کہنا چاہتے تھے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا تھا، اس وقت آپ نے فرمایا کہ اللہ کے بندو! اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان پھوٹ ڈال

دے گا۔

۹۷۹- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. ماجہ(۹۷۸)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۹۸۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

بخاری (۶۱۵-۶۵۴-۷۲۱-۲۶۸۹) ترمذی(۲۲۵) النسائی (۵۳۹-۶۷۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور صف اول میں بیٹھنے کا کتنا اجر ہے اور ان کو قرعہ اندازی کے سوا ان کاموں کا موقع نہ ملے تو وہ ضرور قرعہ اندازی کریں گے اور اگر ان کو ٹھیک دوپہر میں نماز کے لیے جانے کے ثواب کا پتا چل جائے تو وہ ضرور جائیں گے اور اگر انھیں پتا چل جائے کہ عشاء اور صبح کی نماز میں جانے کا کتنا ثواب ہے تو وہ ان نمازوں کو پڑھنے کے لیے ضرور جائیں خواہ ان کو گھسٹ کر جانا پڑے۔

۹۸۱- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوا وَأْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ. ابوداؤد(۶۸۰) النسائی(۷۹۴) ابن ماجہ(۹۷۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو پیچھے ہٹتے دیکھا آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور میرے بعد والے تمہاری پیروی کریں گے اور ایک جماعت پیچھے ہٹتی رہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کو (اپنے فضل سے) مؤخر کر دے گا۔

۹۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْمًا فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

النسائی(۷۹۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو مسجد کے آخر میں دیکھا (اس کے بعد مثل سابق حدیث ہے)۔

۹۸۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَا نَا عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو قَطَنٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ أَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَكَانَتْ قُرْعَةً وَقَالَ ابْنُ حَرْبٍ الصَّفِّ الْأَوَّلِ مَا كَانَتْ إِلَّا قُرْعَةً. ابن ماجہ(۹۹۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ پہلی صف میں کھڑے ہونے کا کتنا اجر ہوتا ہے تو تم اس کے لیے قرعہ اندازی کیا کرو۔

۹۸۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَ شَرُّهَا اٰخِرُهَا وَ خَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَ شَرُّهَا اَوَّلُهَا. النسائی(۸۱۹)

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مردوں کی بہترین صف پہلی ہے اور بدترین آخری اور عورتوں کی بہترین صف آخری ہے اور بدترین صف پہلی ہے۔

۹۸۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

الترمذی(۲۲٤) ابن ماجہ(۱۰۰۰)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

۲۹- بَابُ اَمْرِ النِّسَاءِ الْمُصَلِّيَاتِ وَرَاءَ الرِّجَالِ اَنْ لَا يَرْفَعْنَ رُؤُوْسَهُنَّ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ

مردوں کے پیچھے نماز پڑھنے والی عورتیں مردوں سے پہلے سجدہ سے سر نہ اٹھائیں

۹۸٦- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِيْ اُزُرِهِمْ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ مِثْلَ الصِّبْيَانِ مِنْ ضِيْقِ الْاُزُرِ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ.

البخاری(۳٦۲-۸۱٤-۱۲۱۵) ابوداؤد(٦۳۰) النسائی(۷٦۵)

حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا مرد تنگی کی وجہ سے بچوں کی طرح تہبند گلے میں باندھ کر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اس موقعہ پر کسی شخص نے کہا کہ "اے عورتو! تم نماز میں (سجدہ کے وقت) مردوں سے پہلے اپنا سر نہ اٹھایا کرو"۔

ف: اس حدیث میں شرمگاہ کے ستر کا حکم ہے' عورتوں کو مردوں سے پہلے سجدہ سے سر اٹھانے سے اس لیے منع کیا ہے کہ کہیں سجدہ سے اٹھتے وقت مرد کی شرمگاہ کھل جائے اور اس پر عورت کی نظر پڑ جائے۔

۳۰- بَابُ خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ اِذَا لَمْ يَتَرَتَّبْ عَلَيْهِ فِتْنَةٌ وَّ اَنَّهَا لَا تَخْرُجُ مُطَيَّبَةً

جب فتنہ کا خوف نہ ہو تو عورتوں کے مساجد میں جانے کا جواز بہ شرطیکہ وہ خوشبو نہ لگائیں

۹۸۷- حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَالِمًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اَحَدَكُمُ امْرَاَتُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا.

البخاری(۵۲۳۸) النسائی(۷۰۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کی عورت مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اسے منع نہ کرو۔

۹۸۸- حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ اِلَيْهَا

حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تمہاری عورتیں مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو ان کو مسجدوں میں جانے سے منع نہ کرو' حضرت عبداللہ بن عمر کے بیٹے بلال نے کہا قسم بخدا ہم ان کو مسجد میں جانے

فَقَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّهِ لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ فَسَبَّهُ سَبًّا سَيِّئًا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَقُولُ وَاللَّهِ لَنَمْنَعُهُنَّ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۰۰۸)

سے ضرور منع کریں گے، راوی کہتا ہے کہ پھر عبداللہ بن عمر بلال پر اس قدر شدید ناراض ہوئے کہ اتنا کبھی اور پر ناراض نہیں ہوئے تھے اور فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ میں ضرور منع کروں گا۔

۹۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي وَابْنُ إِدْرِيسَ قَالَا نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ.

البخاری (۹۰۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی بندیوں کو مساجد میں جانے سے نہ روکو۔

۹۹۰- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ. البخاری (۸۶۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری عورتیں مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دو۔

۹۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ مِنَ الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لَا نَدَعُهُنَّ يَخْرُجْنَ فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا قَالَ فَزَبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَقَالَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَقُولُ لَا نَدَعُهُنَّ.

البخاری (۸۹۹) ابوداؤد (۵۶۸) الترمذی (۵۷۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو ان کو مسجد میں جانے سے نہ روکو، حضرت عبداللہ بن عمر کے بیٹے نے کہا ہم ان کو اجازت نہیں دیں گے ورنہ یہ برے کاموں کے لیے بہانہ بنالیں گی۔ راوی کہتا ہے کہ پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے بیٹے کو خوب ڈانٹا اور فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ ہم اجازت نہیں دیں گے۔

۹۹۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنَا عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ (۹۹۱)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۹۹۳- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ وَاقِدٌ إِذًا يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِهِ وَقَالَ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَقُولُ لَا. سابقہ (۹۹۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی عورتوں کو رات کے وقت مسجد میں جانے کی اجازت دو، ان کے بیٹے واقد نے کہا پھر یہ عورتیں اس اجازت کو برائی کا بہانہ بنالیں گی، یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمر نے ان کے سینہ پر مارا اور فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم انکار کرتے ہو۔

۹۹۴- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ نَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ نَا

حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: عورتوں کو مسجد میں جانے کے ثواب سے نہ روکو جب

كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللَّهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَقُولُ أَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ. مسلم تحفۃ الاشراف (٦٦٦٣)

وہ تم سے اجازت لیں (ان کے بیٹے) بلال نے کہا قسم بخدا ہم ان کو ضرور روکیں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ ہم ان کو ضرور روکیں گے۔

٩٩٥- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةَ كَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَطَيَّبْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ.
النسائی (٥١٤٤-٥١٤٥-٥١٤٦-٥١٤٧-٥١٤٨-٥١٤٩)

زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم (عورتوں) میں سے کوئی عشاء کی نماز پڑھنے جائے تو خوشبو لگا کر نہ جائے۔

٩٩٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا. سابقہ (٩٩٥)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی عورت مسجد میں جائے تو خوشبو نہ لگائے۔

٩٩٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ. ابوداؤد (٤١٧٥) النسائی (٥١٤٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت خوشبو لگائے وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں شریک نہ ہو۔

٩٩٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ أَنِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُنِعْنَ الْمَسْجِدَ قَالَتْ نَعَمْ. البخاری (٨٦٩) ابوداؤد (٥٦٩)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ اس (بناؤ سنگھار) کو دیکھ لیتے جو عورتیں اب کرتی ہیں تو ان کو مسجد میں آنے سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا۔ میں نے عمرہ سے پوچھا کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں۔

٩٩٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو خَالِدٍ

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ دیگر اسانید سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

الأعمش ح وحدثنا إسحاق بن إبراهيم قال أنا عيسى بن يونس كلهم عن يحيى بن سعيد بهذا الإسناد مثله.

ماجه(٩٩٨)

٣١- بَابُ التَّوَسُّطِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ الْجَهْرِيَّةِ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْإِسْرَارِ إِذَا خَافَ مِنَ الْجَهْرِ مَفْسَدَةً

جہری نمازوں میں متوسط آواز کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا

١٠٠٠- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ نَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلّٰى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْاٰنِ فَإِذَا سَمِعَ ذٰلِكَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ ﷺ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ قِرَاءَتَكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ أَسْمِعْهُمُ الْقُرْاٰنَ وَلَا تَجْهَرْ ذٰلِكَ الْجَهْرَ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا يَقُوْلُ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَتَةِ. بخاری(٤٧٢٢-٧٤٩٠-٧٥٢٥-٧٥٤٧) ترمذی(٣١٤٥-٣١٤٦) نسائی(١٠١٠-١٠١١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کریم کی آیت مبارکہ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں چھپ کر بلند آواز سے قرآن پڑھ کر صحابہ کو جماعت کراتے' مشرکین جب قرآن سنتے تو قرآن مجید کو' قرآن مجید نازل کرنے والے اللہ تعالیٰ کو اور قرآن لانے والے کو برا کہتے' اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: اس قدر بلند آواز سے قرآن مجید نہ پڑھیں کہ مشرکین سن لیں اور نہ اتنا آہستہ پڑھیں کہ آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں' بلندی اور پستی کے درمیان قرآن شریف پڑھیں۔

١٠٠١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَتْ أُنْزِلَ هٰذَا فِي الدُّعَاءِ. مسلم تحفة الاشراف(١٧٢٩٧)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آیہ کریمہ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا دعا کے بیان میں نازل ہوئی ہے۔

١٠٠٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

مسلم تحفة الاشراف(١٦٨٠٦-١٦٨٦٥-١٧٢١٦-١٧٢٧٨)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے۔

٣٢- بَابُ الْاِسْتِمَاعِ لِلْقُرْاٰنِ

قرآن مجید سننے کا حکم

١٠٠٣- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آیت مبارکہ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب جبرائیل وحی

جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ كَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ فَكَانَ ذَلِكَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ أَخْذَهُ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ فَتَقْرَؤُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ لَهُ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ تَعَالَى. البخاری(٥-٤٩٢٧-٤٩٢٨-٤٩٢٩-٥٠٤٤-٧٥٢٤)الترمذی(٣٣٢٩)

لے کر نازل ہوتے تو رسول اللہ ﷺ (یاد کرنے کی خاطر) اپنی زبان مبارک اور ہونٹوں کو جلدی جلدی ہلاتے' اس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ " آپ یاد کرنے کی خاطر زبان کو جلدی نہ ہلایئے' قرآن کو آپ کے سینہ میں جمع کرنا اور آپ سے پڑھوانا ہمارے ذمہ ہے اور فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ. کی تفسیر میں فرمایا جب ہم آپ پر قرآن نازل کریں تو آپ غور سے سنیں اور إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ. کی تفسیر میں فرمایا: ہم آپ کی زبان سے قرآن بیان کرائیں گے' اس کے بعد جب جبرائیل آتے تو آپ گردن جھکا کر بیٹھ جاتے اور جب وہ چلے جاتے تو آپ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق پڑھنا شروع کر دیتے۔

١٠٠٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعُهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا أَقْرَأَهُ.

سابقہ(١٠٠٣)

حضرت ابن عباس لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ قرآن کے نزول کے وقت بہت مشقت اٹھاتے تھے اور اپنے ہونٹ ہلاتے تھے' یہ کہہ کر حضرت ابن عباس نے سعید بن جبیر سے کہا میں تم کو ہونٹ ہلا کر دکھاتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ ہونٹ ہلاتے تھے پھر سعید نے کہا میں تم کو ہونٹ ہلا کر دکھلاتا ہوں جس طرح حضرت ابن عباس نے ہونٹ ہلائے تھے' اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۔ حضرت ابن عباس نے اس کی تفسیر میں کہا کہ قرآن مجید کو آپ کے سینہ میں جمع کریں گے اور آپ سے پڑھوائیں گے اور فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۔ اس کی تفسیر میں فرمایا آپ خاموشی سے قرآن مجید سنیں پھر ہم پر لازم ہے کہ ہم آپ سے قرآن مجید پڑھوائیں' اس کے بعد جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آتے تو رسول اللہ ﷺ قرآن مجید سنتے اور جب جبرائیل چلے جاتے تو آپ اس کی قرأت کے مطابق قرآن مجید پڑھتے۔

٣٣- بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْقِرَاءَةِ عَلَى الْجِنِّ

صبح کی نماز میں جہراً قرأت کرنا اور جنوں پر قرآن مجید پڑھنا

۱۰۰۰- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْجِنِّ وَمَا رَآهُمُ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا ذَاكَ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْطَلَقُوا يَضْرِبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِينَ أَخَذُوا نَحْوَ تِهَامَةَ وَهُوَ بِنَخْلٍ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ وَقَالُوا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَرَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ ﷺ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ.

البخاری (۷۷۳-۴۹۲۱) الترمذی (۳۳۲۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ جنات کے سامنے قرآن پڑھا اور نہ ان کو دیکھا (بلکہ اصل واقعہ یہ ہے) کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ عکاظ کے بازار کی طرف جارہے تھے اور اس وقت جنات کا آسمان پر جانا اور وہاں سے خبریں لانا بند ہوچکا تھا اور ان پر شہاب ثاقب پھینکے جانے لگے' اس موقع پر جنات اپنی قوم کے پاس گئے اور پوچھا کیا ماجرا ہے؟ قوم نے کہا ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان کوئی چیز حائل ہوگئی ہے اور ہم پر شہاب ثاقب پھینکے جاتے ہیں' انہوں نے کہا کہ اس کا سبب ضرور کوئی نیا واقعہ ہے اس لیے تمام مشرق اور مغرب میں پھرو اور دیکھو وہ کیا چیز ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوگئی ہے' اس کے بعد جنات نے روئے زمین کے تمام مشرق و مغرب کا دورہ کیا ان میں سے کچھ تہامہ گئے اس وقت رسول اللہ ﷺ عکاظ کے بازار میں مقام نخل میں صحابہ کرام کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے' جب جنات نے قرآن مجید کی آواز سنی تو غور سے سننا شروع کردیا اور کہنے لگے کہ یہی وہ چیز ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوگئی ہے پھر وہ اپنی قوم کے پاس واپس گئے اور کہنے لگے اے قوم! ہم نے ایک عجیب کلام سنا ہے جو سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سیدنا محمد ﷺ پر یہ آیت نازل کی قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن "آپ کہیے کہ مجھ پر یہ وحی نازل کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے قرآن سنا"۔

۱۰۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ فَقَالَ عَلْقَمَةُ أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ لَا وَلَكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ

عامر کہتے ہیں کہ میں نے علقمہ سے پوچھا کیا حضرت عبد اللہ بن مسعود لیلۃ الجن (جنات سے ملاقات کی رات) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے؟ علقمہ نے کہا میں نے یہ بات حضرت عبد اللہ بن مسعود سے پوچھی تھی کہ کیا آپ میں سے کوئی لیلۃ الجن کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا؟ انہوں نے فرمایا نہیں لیکن ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے

وَالشِّعَابِ فَقُلْنَا اسْتُطِيرَ أَوِ اغْتِيلَ قَالَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ جَاءٍ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَقَالَ أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ فَقَالَ لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرَ مَا يَكُونُ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ. ابوداؤد (٨٥) الترمذی (٣٢٥٨)

(اچانک) آپ نگاہوں سے اوجھل ہو گئے' ہم پہاڑوں کی گھاٹیوں اور وادیوں میں آپ کو تلاش کرنے لگے' ہم نے سوچا کہ (شاید) آپ کو جن لے گئے یا کسی نے آپ کو شہید کر دیا' وہ رات ہم نے سخت بے چینی سے گذاری' جب صبح ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ آپ (غار) حرا کی جانب سے آ رہے ہیں' ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! رات کو آپ ہم سے اوجھل ہو گئے' ہم نے بہت ڈھونڈا مگر آپ نہیں ملے۔ یہ رات ہم نے اسی طرح گذاری جیسے کوئی قوم سخت کرب اور بے چینی سے رات گزارتی ہے' آپ نے فرمایا: میرے پاس جنات کی طرف سے ایک نمائندہ آیا تھا میں اس کے ساتھ گیا اور جنات کے سامنے قرآن پڑھا' پھر آپ ہمیں اپنے ساتھ لے گئے اور ہم کو جنات کے اور ان کی آگ کے آثار دکھائے۔ جنات نے آپ سے اپنی خوراک کے بارے میں پوچھا' آپ نے فرمایا ہر وہ جانور جس کو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا اس کی ہڈی تمہاری خوراک ہے' تمہارے پاس آتے ہی وہ گوشت سے پر ہو جائے گی اور ہر اونٹ کی مینگنی تمہارے جانوروں کا چارہ ہے' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان دونوں چیزوں سے استنجاء نہ کیا کرو' کیونکہ یہ تمہارے بھائیوں کی خوراک ہے۔

١٠٠٧- وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ. ماتقدم (١٠٠٦)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی۔

١٠٠٨- قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ وَكَانُوا مِنْ جِنِّ الْجَزِيرَةِ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ مُفَصَّلًا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ. ماتقدم (١٠٠٦)

امام مسلم نے ایک اور سند سے یہ حدیث بیان کی اور اس میں صرف یہ اضافہ ہے کہ وہ تمام جن جزیرہ کے تھے۔

١٠٠٩- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى قَوْلِهِ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ. ماتقدم (١٠٠٦)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور کہا اس سند کے ساتھ روایت میں حدیث کا آخری حصہ نہیں ہے۔

١٠١٠- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جنات سے ملاقات کی رات کو رسول اللہ ﷺ کے

عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (٩٤١٦)

ساتھ نہیں تھا اور میری یہ تمنا تھی کہ کاش میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتا۔

١٠١١- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَعْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ آذَنَتْهُ بِهِمْ شَجَرَةٌ. البخاری (٣٨٥٩)

معن کے والد نے مسروق سے پوچھا کہ جس رات جنات نے قرآن سنا اس رات نبی ﷺ کو کس نے خبر دی تھی؟ مسروق نے کہا مجھے تمہارے باپ یعنی ابن مسعود نے بتلایا ہے کہ آپ کو ایک درخت نے جنات کی خبر دی تھی۔

٣٤- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی نمازوں میں قرأت

١٠١٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي الصَّوَّافَ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَذٰلِكَ فِي الصُّبْحِ.

البخاری (٧٥٩-٧٦٢-٧٧٦-٧٧٨-٧٧٩) ابوداود (٧٩٨-٧٩٩-٨٠٠) النسائی (٩٧٣-٩٧٤-٩٧٥-٩٧٦-٩٧٧) ابن ماجہ (٨٢٩)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھاتے تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دو سورتیں پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھی ہمیں (تعلیم کے لیے) سناتے بھی تھے اور ظہر کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی نسبت زیادہ قرأت کرتے تھے اسی طرح صبح کی نماز میں کرتے تھے۔

١٠١٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ نَا هَمَّامٌ وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. سابقہ (١٠١٢)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھی ایک آدھ آیت ہمیں بھی سنا دیتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

١٠١٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ يَحْيَى نَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمّٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ظہر اور عصر کی نمازوں میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کا اندازہ کرتے تھے تو معلوم ہوا کہ آپ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنی دیر قیام کرتے تھے جتنی دیر میں سورۂ الم تنزیل السجدہ پڑھی جائے' اور ظہر کی آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف مقدار تک قیام کرتے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ ظہر کی آخری دو رکعتوں کے برابر قیام کرتے اور عصر کی آخری دو

الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ وَقَالَ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً.

رکعتوں میں پہلی دو رکعتوں کی نسبت نصف قیام کرتے۔

ابوداؤد(٨٠٤) النسائی(٤٧٤)

١٠١٥- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً أَوْ قَالَ نِصْفَ ذٰلِكَ وَفِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ. سابقہ(١٠١٤)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیتوں کی مقدار قرأت کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کے برابر یا اس (تیس آیات) کی آدھی مقدار اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کی مقدار قرأت کرتے اور آخری دو رکعتوں میں اس کی آدھی مقدار۔

١٠١٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ أَهْلَ الْكُوْفَةِ شَكَوْا سَعْدًا إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرُوْا مِنْ صَلٰوتِهِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ لَهُ مَا عَابُوْهُ بِهِ مِنْ أَمْرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا إِنِّي لَأَرْكُدُ بِهِمْ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ فَقَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحٰقَ.

البخاری(٧٥٥-٧٥٨-٧٧٠) ابوداؤد(٨٠٣) النسائی(١٠٠١-١٠٠٢)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل کوفہ نے حضرت عمر بن خطاب سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھانے کی شکایت کی' حضرت عمر نے حضرت سعد کو بلوایا اور ان سے اہل کوفہ کی شکایت کا ذکر کیا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ان کو اس طرح نماز پڑھاتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ نماز پڑھاتے تھے' میں پہلی دو رکعتوں میں زیادہ قیام کرتا ہوں اور آخری دو رکعتوں میں اس سے کم۔ حضرت عمر نے حضرت سعد سے کہا اے ابواسحاق! تم سے مجھے یہی حسن ظن تھا۔

١٠١٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

سابقہ(١٠١٦)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

١٠١٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَمَا آلُوْا مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت جابر بن سمرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت سعد سے کہا کہ لوگ تمہاری ہر بات کی شکایت کرتے ہیں حتیٰ کہ نماز پڑھانے کی بھی شکایت کرتے ہیں' حضرت سعد نے کہا میں پہلی دو رکعتوں میں زیادہ قیام کرتا ہوں اور آخری دو رکعتوں میں کم اور جس طرح رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی

فَقَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ذَاكَ ظَنِّي بِكَ.

ساجد(۱۰۱۶)

تھی میں اس میں کوئی کمی نہیں کرتا' حضرت عمر نے فرمایا تم سے یہی حسن ظن تھا۔

۱۰۱۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَأَبِي عَوْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فَقَالَ تُعَلِّمُنِي الْأَعْرَابُ بِالصَّلٰوةِ.

ساجد(۱۰۱۶)

امام مسلم فرماتے ہیں ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے مگر اس میں یہ اضافہ ہے کہ (اہل کوفہ کی شکایت پر) حضرت سعد نے کہا یہ دیہاتی مجھے نماز سکھاتے ہیں۔

۱۰۲۰- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ نَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ كَانَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْتِي وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِمَّا يُطَوِّلُهَا. النسائی(۹۷۲) ابن ماجہ(۸۲۵)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ظہر کی جماعت کھڑی ہو جاتی اور پھر کوئی شخص بقیع جا کر اپنا کام کر آتا پھر وضو کرتا اور رسول اللہ ﷺ ابھی پہلی رکعت میں ہوتے' رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز اس قدر طویل پڑھتے تھے۔

۱۰۲۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَزَعَةُ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هٰؤُلَاءِ عَنْهُ قُلْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا لَكَ فِي ذٰلِكَ مِنْ خَيْرٍ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَأْتِي أَهْلَهُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى. ساجد(۱۰۲۰)

قزعہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو سعید خدری کے پاس گیا اس وقت وہاں بہت سے لوگ موجود تھے' جب وہ آدمی چلے گئے تو میں نے کہا میں آپ سے وہ باتیں پوچھنے نہیں آیا جو باتیں یہ لوگ پوچھ رہے ہیں بلکہ میں آپ سے رسول اللہ (ﷺ) کی نماز کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں' حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ اس سوال میں تیرے لیے بھلائی نہیں ہے (کیونکہ تم ایسی نماز نہیں پڑھ سکتے) اس نے جب زیادہ اصرار کیا تو حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا ظہر کی جماعت کھڑی ہو جاتی اور ہم میں سے کوئی شخص بقیع جا کر اپنے کام سے فارغ ہو کر آ جاتا پھر اپنے گھر سے وضو کر کے مسجد میں جاتا تو ابھی رسول اللہ ﷺ پہلی رکعت میں ہوتے۔

۳۵- بَابُ الْقِرَآءَةِ فِي الصُّبْحِ

صبح کی نماز میں قرأت

۱۰۲۲- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ الْعَابِدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز پڑھائی اور سورۃ المومنون کی قرأت شروع کی' جب موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا ذکر آیا یا عیسیٰ علیہ السلام کا (راوی کو شک ہے) تو رسول اللہ ﷺ کو کھانسی آ گئی تو آپ نے قرأت موقوف کر دی اور رکوع میں چلے گئے۔

قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ يَشُكُّ أَوِ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ أَخَذَتِ النَّبِيَّ ﷺ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذَلِكَ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَحَذَفَ فَرَكَعَ وَفِي حَدِيثِهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَلَمْ يَقُلِ ابْنِ الْعَاصِ.

البخاری(٧٧٤)ابوداود(٦٤٩)النسائی(١٠٠٦)ابن ماجه(٨٢٠)

١٠٢٣- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ سَرِيعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ.

مسلم تحفۃ الاشراف(١٠٧٢٠)

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے صبح کی نماز میں وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ سنا۔

١٠٢٤- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَ قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ حَتَّى قَرَأَ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ قَالَ فَجَعَلْتُ أُرَدِّدُهَا وَلَا أَدْرِي مَا قَالَ.

الترمذی(٣٠٦)النسائی(٩٤٩)ابن ماجه(٨١٦)

حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے سورۃ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ. وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ تک پڑھی میں اس آیت کو دہراتا رہا' راوی کہتا ہے مجھے پتا نہیں انہوں نے کیا کہا؟

١٠٢٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا شَرِيكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ. سابقه(١٠٢٤)

حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے صبح کی نماز میں سنا آپ پڑھ رہے تھے وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ.

١٠٢٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي رَكْعَةٍ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ وَرُبَّمَا قَالَ قٓ. سابقه(١٠٢٤)

زیاد بن علاقہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے چچا نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ کی قرأت کی اور بسا اوقات کہتے ہیں کہ آپ نے سورۃ ق کو پڑھا۔

١٠٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں ق والقران

سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِقَافْ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَكَانَ صَلَاتُهُ بَعْدُ تَخْفِيفًا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۱۵۲)

الْمَجِيدِ پڑھتے اور دوسری رکعت میں تخفیف کرتے۔

۱۰۲۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ هَؤُلَاءِ قَالَ وَأَنْبَأَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِقَ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَنَحْوِهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۱۵۸)

سماک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تخفیف سے نماز پڑھتے تھے اور لوگوں کی طرح لمبی نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ صبح کی نماز میں قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ یا اس کی مثل سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۰۲۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذَلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۱۸۵)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى اور عصر کی نماز میں اس کی مثل قرأت کرتے اور صبح کی نماز میں اس سے لمبی قرأت کرتے۔

۱۰۳۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۱۸۵)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور صبح کی نماز میں اس سے لمبی قرأت کرتے تھے۔

۱۰۳۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ. النسائی (۹۴۷) ابن ماجہ (۸۱۸)

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے تھے۔

۱۰۳۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ آيَةً. سابقہ (۱۰۳۱)

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے تھے۔

۱۰۰- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

مغرب کی نماز میں قرأت

۱۰۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے مجھ کو سورۂ والمرسلات عرفا پڑھتے ہوئے سنا تو کہنے لگیں اے میرے بیٹے! تمہارے اس

وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ. البخاري(٧٦٣-٤٤٢٩) ابوداؤد(٨١٠) الترمذي(٣٠٨) النسائي(٩٨٥) ابن ماجه(٨٣١)

سورت کو پڑھنے سے مجھے یاد آ گیا کہ میں نے آخری مرتبہ یہ سورت رسول اللہ ﷺ سے مغرب کی نماز میں سنی تھی۔

١٠٣٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ ثُمَّ مَا صَلَّى بَعْدُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ. سابقه(١٠٣٣)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے مگر اس میں یہ اضافہ ہے کہ پھر آپ نے اپنی وفات تک نماز نہیں پڑھائی۔

١٠٣٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ. البخاري(٧٦٥-٣٠٥٠-٤٠٢٣-٤٨٥٤) ابوداؤد(٨١١) النسائي(٩٨٦) ابن ماجه(٨٣٢)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مغرب کی نماز میں سورۂ طور سنی۔

١٠٣٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقه(١٠٣٥)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٣٦- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

عشاء کی نماز میں قراءت

١٠٣٧- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ.

البخاري(٧٦٧-٧٦٩-٤٩٥٢-٧٥٤٦) ابوداؤد(١٢٢١)

الترمذي(٣١٠) النسائي(٩٩٩-١٠٠٠) ابن ماجه(٨٣٤-٨٣٥)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی ایک رکعت میں سورۂ والتین والزیتون پڑھی۔

۱۰۳۸- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ. ساجد(۱۰۳۷)

حضرت براء بن عازب بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی' آپ نے سورۂ والتین والزیتون پڑھی۔

۱۰۳۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ.

ساجد(۱۰۳۷)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عشاء کی نماز میں سورۂ والتین والزیتون سنی' آپ کے علاوہ کسی اور شخص کو میں نے ایسی خوش الحانی سے قرآن پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

۱۰٤۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوا لَهُ أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اقْرَأْ بِكَذَا وَاقْرَأْ بِكَذَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ عَمْرٌو نَحْوَ هَذَا. بخاری(۶۰۰۰-۷۹) النسائی(۸۳٤)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر آ کر اپنی قوم کو نماز پڑھاتے' ایک رات انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پھر آ کر اپنی قوم کو جماعت کرائی اور اس میں سورۂ بقرہ شروع کر دی' ایک شخص سلام پھیر کر جماعت سے نکل گیا اور اپنی علیحدہ نماز پڑھ کر چلا گیا' لوگوں نے اس سے کہا کیا تم منافق ہو گئے ہو؟ اس نے کہا نہیں بخدا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور تمہاری شکایت کروں گا پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ہم دن بھر اونٹوں پر پانی لاد کر لاتے ہیں اور معاذ آپ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر آیا' پھر آ کر ہماری جماعت کرائی' اور نماز میں سورۂ بقرہ شروع کر دی' پھر رسول اللہ ﷺ معاذ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے معاذ! کیا تم فتنہ پرور ہو؟ (نماز میں) فلاں فلاں سورت پڑھا کرو' حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا' وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى' سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى جیسی سورتیں بتائی تھیں۔

۱۰٤۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْأَنْصَارِيُّ لِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَصَلَّى فَأُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل انصاری نے اپنے ساتھیوں کو عشاء کی جماعت کرائی اور نماز میں قراءت بہت لمبی کر دی تو ہم میں سے ایک شخص نے جماعت سے علیحدہ ہو کر نماز پڑھی' حضرت معاذ کو جب اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے کہا وہ شخص منافق ہے اور جب اس

فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى. النسائی (۹۹۷) ابن ماجہ (۹۸۶)

شخص تک یہ بات پہنچی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور بتایا کہ (اس بناء پر) حضرت معاذ نے اس کو منافق کہا ہے' رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ سے کہا۔ اے معاذ! کیا تم فتنہ برپا کرنا چاہتے ہو؟ جب تم جماعت کراؤ تو وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا' سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى' اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ اور وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى (جیسی سورتیں) پڑھا کرو۔

١٠٤٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۵۶۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے پھر جا کر اپنی قوم کو عشاء کی نماز پڑھاتے۔

١٠٤٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ.

البخاری (۷۱۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے پھر اپنی مسجد میں جا کر لوگوں کو جماعت کراتے۔

٣٧- بَابُ أَمْرِ الْأَئِمَّةِ بِتَخْفِيفِ الصَّلَاةِ فِي تَمَامٍ

ائمہ کو تخفیف سے نماز پڑھانے کا حکم

١٠٤٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُوجِزْ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ.

البخاری (۹۰-۷۰۲-۷۰۴-۶۱۱۰-۷۱۵۹) ابن ماجہ (۹۸٤)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں فلاں شخص کی لمبی قرأت کرنے کی وجہ سے صبح کی نماز سے رہ جاتا ہوں' (حضرت ابو مسعود کہتے ہیں) کہ میں نے اس دن سے پہلے نصیحت کے موقع پر کبھی نبی ﷺ کو اس سے زیادہ غضب میں نہیں دیکھا تھا' آپ نے فرمایا: اے لوگو! تم میں سے بعض اشخاص لوگوں کو دین سے متنفر کرتے ہیں' تم میں سے جو شخص بھی نماز پڑھائے تو تخفیف کرے' اس لیے کہ اس کے پیچھے بوڑھے' کمزور اور ضرورت مند اشخاص بھی ہوتے ہیں۔

١٠٤٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا هُشَيْمٌ

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی حدیث

وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ. سابقہ (۱۰۴۴)

سابق کی مثل روایت منقول ہے۔

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا الْمُغِيرَةُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ.

ترمذی (۲۳۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص جماعت کرائے تو تخفیف کرے (یعنی زیادہ لمبی نماز نہ پڑھائے) اس لیے کہ جماعت میں بچے، بوڑھے، کمزور اور بیمار بھی ہوتے ہیں اور جب تنہا نماز پڑھے تو جس طرح چاہے پڑھے۔

۱۰۴۷۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا مَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلوٰةَ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِذَا قَامَ وَحْدَهُ فَلْيُطِلْ صَلوٰتَهُ مَا شَاءَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۷۵۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھائے تو تخفیف سے پڑھائے کیونکہ جماعت میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور کمزور بھی اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جس طرح چاہے پڑھے۔

۱۰۴۸۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِي النَّاسِ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَذَا الْحَاجَةِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۲۴۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کیونکہ لوگوں میں کمزور، بیمار اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

۱۰۴۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَدَلَ السَّقِيمِ الْكَبِيرَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۸۶۷)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ روایت اس طرح منقول ہے مگر اس میں بیمار کی جگہ بوڑھے کا لفظ ہے۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ نَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي

حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم اپنی قوم کی امامت کیا کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کچھ جھجک محسوس ہوتی ہے آپ نے فرمایا میرے قریب ہو پھر آپ نے اپنا ہاتھ

ثَقِيفٍ قَالَ أُدْنُهْ فَجَلَّسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ أُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِنَّ فِيهِمْ ذَا الْحَاجَةِ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۷۷۳)

میرے سینہ کے درمیان میں رکھا' پھر کہا پیٹھ موڑ لو پھر میرے کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا پھر فرمایا اپنی قوم کو امامت کراؤ اور جو شخص جماعت کرائے اسے تخفیف سے کام لینا چاہیے کیوں کہ لوگوں میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور ان میں مریض بھی ہوتے ہیں اور ان میں ضرورت مند بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی شخص اکیلا نماز پڑھے تو جس طرح چاہے پڑھے۔

١٠٥١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ قَالَ آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ. ابن ماجہ (۹۸۷)

حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جو مجھے آخری نصیحت کی تھی وہ یہ تھی کہ جب تم جماعت کراؤ تو اس میں تخفیف سے کام لو۔

١٠٥٢- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوجِزُ فِي الصَّلٰوةِ وَيُتِمُّ. ابن ماجہ (۹۸۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز تخفیف سے اور کامل پڑھاتے تھے۔

١٠٥٣- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ أَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِي تَمَامٍ.

الترمذی (۲۳۷) النسائی (۸۲۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز سب لوگوں کی بہ نسبت تخفیف سے اور کامل پڑھاتے تھے۔

١٠٥٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ نَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلٰوةً وَلَا أَتَمَّ صَلٰوةً مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. البخاری (۷۰۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے کسی امام کی اقتداء میں رسول اللہ ﷺ کی بہ نسبت کامل اور تخفیف سے نماز نہیں پڑھی۔

١٠٥٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ الْخَفِيفَةِ أَوْ بِالسُّورَةِ الْقَصِيرَةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۷۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں کسی ایسے بچے کے رونے کی آواز سنتے جو اپنی ماں کے ساتھ ہوتا تو چھوٹی سورت پڑھ کر نماز میں تخفیف کر دیتے۔

١٠٥٦- وحدثنا محمد بن منهال الضرير قال نا يزيد بن زريع قال نا سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أنس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ إني لأدخل الصلاة أريد إطالتها فأسمع بكاء الصبي فأخفف من شدة وجد أمه به. البخاري (٧٠٩-٧١٠) ابن ماجه (٩٨٩)

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نماز پڑھانی شروع کرتا ہوں اور اسے لمبا کرنے کا ارادہ کرتا ہوں' پھر کسی بچے کے رونے کی آواز آتی ہے تو اس خیال سے نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں کہ اس کی ماں کو اس کے رونے کی وجہ سے سخت تکلیف ہوگی۔

٣٨- باب اعتدال أركان الصلوة وتخفيفها في تمام

نماز کے ارکان میں اعتدال کرنا اور نماز کو مکمل کرنے میں تخفیف کرنا

١٠٥٧- حدثنا حامد بن عمر البكراوي وأبو كامل فضيل بن حسين الجحدري كلاهما عن أبي عوانة قال حامد نا أبو عوانة عن هلال بن أبي حميد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن البراء بن عازب قال رمقت الصلوة مع محمد ﷺ فوجدت قيامه فركعته فاعتداله بعد ركوعه فسجدته فجلسته بين السجدتين فسجدته فجلسته ما بين التسليم والانصراف قريبا من السواء.

البخاري (٧٩٢-٨٠١-٨٢٠) ابو داود (٨٥٢-٨٥٤) الترمذي (٢٧٩-٢٨٠) النسائي (١٠٦٤-١١٤٧-١٣٣١)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد ﷺ کی نماز کو غور سے دیکھا تو میں نے مشاہدہ کیا کہ آپ کا قیام' رکوع' رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونا پھر سجدہ' دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا پھر سجدہ اور اس کے بعد بیٹھنا' نماز سے فارغ ہونے تک بیٹھنا یہ تمام افعال اپنی اپنی حیثیت کے اعتبار سے سب برابر تھے۔

١٠٥٨- وحدثنا عبيد الله بن معاذ العنبري قال نا أبي قال نا شعبة عن الحكم قال غلب على الكوفة رجل قد سماه زمن ابن الأشعث فأمر أبا عبيدة بن عبد الله أن يصلي بالناس فكان يصلي فإذا رفع رأسه من الركوع قام قدر ما أقول اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الأرض وملء ما شئت من شيء بعد أهل الثناء والمجد لا مانع لما أعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد قال الحكم فذكرت ذلك لعبد الرحمن بن أبي ليلى فقال سمعت البراء بن عازب يقول كانت صلوة رسول الله ﷺ وركوعه وإذا رفع رأسه من الركوع وسجوده وما بين السجدتين قريبا من السواء قال شعبة فذكرته لعمرو بن مرة فقال قد رأيت ابن أبي ليلى فلم تكن صلوته هكذا. سابقه (١٠٥٧)

کوفہ کے امیر نے عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ امامت کرائیں وہ جماعت کراتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ میں یہ دعا پڑھ لیتا: اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الأرض وملء ما شئت من شيء بعد أهل الثناء والمجد لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد. (اے اللہ تو ہی ستائش اور تعریف کا مستحق ہے جس سے تمام آسمان اور زمین اور جتنی جگہ تو چاہے بھر جائے تو ہی تعریف اور بڑائی کے لائق ہے جس کو تو کچھ عطا کرے اس سے کوئی چھین نہیں سکتا اور جس سے تو کوئی چیز لے لے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور نہ کوئی کوشش تیرے مقابلہ میں کامیاب ہو سکتی ہے) راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلی کو سنائی انہوں نے کہا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ

رسول اللہ ﷺ نماز اس طرح پڑھتے تھے جس میں رکوع اور جب رکوع سے سر اٹھا کر کھڑے ہوتے، سجدہ اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً برابر ہوتے تھے، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن مرہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو دیکھا ہے وہ اس کیفیت سے نماز نہیں پڑھتے تھے۔

١٠٥٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ مَطَرَ ابْنَ نَاجِيَةَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى الْكُوفَةِ أَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ. سابقہ (١٠٥٧)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ یہی حدیث ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

١٠٦٠- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنِّي لَا آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا قَالَ فَكَانَ أَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ انْتَصَبَ قَائِمًا حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ مَكَثَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ.

البخاری (٨٠٠، ٨٢١)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تمہیں ایسی نماز پڑھانے میں کوئی کمی نہیں کرتا جیسی نماز رسول اللہ ﷺ پڑھاتے تھے، راوی (ثابت) کہتا ہے کہ میں تم لوگوں کی نماز میں وہ چیز نہیں دیکھتا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی نماز میں تھی وہ جب رکوع سے سر اٹھا کر کھڑے ہوتے تو قومہ میں اتنی دیر لگاتے کہ کوئی شخص گمان کرتا کہ شاید آپ بھول گئے ہیں اسی طرح جب سجدہ کر کے بیٹھتے تو اتنی دیر لگاتے کہ لوگ سمجھتے کہ شاید آپ بھول گئے ہیں۔

١٠٦١- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ أَحَدٍ أَوْجَزَ صَلَاةً مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي تَمَامٍ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُتَقَارِبَةً وَكَانَتْ صَلَاةُ أَبِي بَكْرٍ مُتَقَارِبَةً فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَدَّ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ. ابوداؤد (٨٥٣)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ جیسی نماز کسی شخص کے پیچھے نہیں پڑھی جو تخفیف سے ہونے کے باوجود کامل ہو۔ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے تمام ارکان متناسب ہوتے تھے اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز بھی متناسب ہوتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں صبح کی نماز لمبی پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے کہ ہم یہ گمان کرتے کہ شاید آپ بھول گئے اسی طرح دو سجدوں کے درمیان آپ اتنی دیر بیٹھتے کہ ہمیں یہ وہم ہوتا کہ شاید آپ بھول گئے۔

٣٩- بَابُ مُتَابَعَةِ الْإِمَامِ وَالْعَمَلِ بَعْدَهُ

امام کی پیروی کرنا اور اس کے عمل کے بعد عمل کرنا

١٠٦٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو إِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ أَرَ أَحَدًا يَحْنِي ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَخِرُّ مَنْ وَرَاءَهُ سُجَّدًا. بخاری (٦٩٠-٧٤٧-٨١١) ابوداؤد (٦٢٠) الترمذی (٢٨١) النسائی (٨٢٨)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (اور وہ جھوٹے نہیں ہیں) کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے اور جس وقت رسول اللہ ﷺ سجدہ میں جانے کے لیے رکوع سے سر اٹھاتے تو میں نے نہیں دیکھا کہ کسی شخص نے سجدہ میں جانے کے لیے اپنی کمر جھکائی ہو حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ جبین اقدس زمین پر رکھ دیتے اس کے بعد سب سجدہ میں جاتے۔

١٠٦٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَقَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ. ماجہ (١٠٦٢)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (اور وہ جھوٹے نہیں ہیں) کہ رسول اللہ ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی پشت کو نہیں جھکاتا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ میں چلے جاتے پھر آپ کے بعد ہم سجدہ میں جاتے۔

١٠٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْأَنْطَاكِيُّ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوا فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ نَتَّبِعُهُ.

ابوداؤد (٦٢٠)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے جب حضور رکوع کرتے تو صحابہ رکوع کرتے اور جب حضور رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ تو ہم کھڑے ہوئے حضور کو دیکھتے رہتے تھے حتیٰ کہ آپ جبین اقدس زمین پر رکھ دیتے پھر ہم آپ کی اتباع میں سجدہ کرتے۔

١٠٦٥- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ نَا أَبَانُ وَغَيْرُهُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا يَحْنُو أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ وَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْكُوفِيُّونَ أَبَانُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَتَّى نَرَاهُ يَسْجُدُ. ابوداؤد (٦٢١)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے ہم میں سے کوئی شخص سجدہ کرنے کے لیے اپنی کمر کو نہیں جھکاتا تھا جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھ لیتا۔

١٠٦٦- حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ قَالَ نَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ الْأَشْجَعِيُّ أَبُو أَحْمَدَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيعٍ

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں صبح کی نماز پڑھی اس وقت آپ

مَوْلٰى آلِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ الْفَجْرَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَلَآ أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ وَكَانَ لَا يَحْنِي رَجُلٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَسْتَتِمَّ سَاجِدًا. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۰۷۲۱)

یہ آیات تلاوت فرما رہے تھے فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۔ اور ہم میں سے کوئی شخص اس وقت اپنی پشت نہیں جھکاتا تھا جب تک کہ رسول اللہ ﷺ پوری طرح سجدہ میں نہ چلے جاتے۔

ف: رکوع سے سر اٹھانے کے بعد امام کیا کہے اس میں احناف اور شوافع کا اختلاف ہے' شوافع کہتے ہیں کہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ دونوں کلمات کہے جبکہ احناف یہ کہتے ہیں کہ امام صرف سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے اور مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہیں اس حدیث میں احناف کے مسلک پر واضح دلیل ہے۔

ان احادیث سے صحابہ کرام کی رسول اللہ ﷺ سے والہانہ محبت کا اظہار بھی ہوتا ہے کیوں کہ ان کے لیے نماز میں جب تک رسول اللہ ﷺ کو دیکھنا ممکن ہوتا وہ آپ کو دیکھتے رہتے تھے۔

٤٠-بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

نمازی رکوع سے سر اٹھا کر کیا کہے؟

١٠٦٧- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ. ابوداؤد (٨٤٦) ابن ماجہ (٨٧٨)

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے پشت مبارک اٹھاتے تو یہ کلمات فرماتے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ. اے اللہ! تو اس تعریف کا مستحق ہے جس سے تمام آسمان اور زمین بھر جائیں اور اس کے بعد تو جو چاہے وہ بھر جائے۔

١٠٦٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.
سابقہ (١٠٦٧)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! تو ہی اس حمد کا مستحق ہے جس سے تمام آسمان اور زمین بھر جائیں اور اس کے بعد جس ظرف کو تو چاہے وہ بھر جائے۔

١٠٦٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَجْزَأَةَ ابْنِ زَاهِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفٰى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ. النسائی (٤٠٠-٤٠١)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! تو ہی اس حمد کے لائق ہے جس سے آسمان اور زمین بھر جائیں اور جس ظرف کو تو چاہے وہ بھر جائے' اے اللہ! مجھے برف اولوں اور ٹھنڈے پانی سے پاک کر دے' اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے ایسا پاک صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے۔

۱۰۷۰- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ مُعَاذٍ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّرَنِ وَفِي رِوَايَةِ يَزِيدَ مِنَ الدَّنَسِ.

سابقہ(۱۰۶۸)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۱۰۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

ابوداؤد(۸۴۷) النسائی(۱۰۶۷)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے (ترجمہ) اے اللہ! تو ایسی حمد کا مستحق ہے جس سے تمام آسمان اور زمین بھر جائے اور جس ظرف کو تو چاہے وہ بھر جائے' تو ہی ثناء اور بزرگی کے لائق اور بندے کے قول کا سب سے زیادہ حقدار ہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں اے اللہ! جو چیز تو عطا کر دے اسے کوئی چھیننے والا نہیں اور جس سے تو کوئی چیز لے لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیرے مقابلہ میں کسی کوشش کرنے والے کی کوشش سودمند نہیں ہے۔

۱۰۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ.

النسائی(۱۰۶۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: اللھم ربنا لک الحمد ملأ السموت وملأ الارض وما بینھما وملأ ما شئت من شیء بعد اھل الثناء والمجد لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد اس حدیث میں احق ما قال العبد وکلنا لک عبد کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۰۷۳- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا حَفْصٌ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى قَوْلِهِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

سابقہ(۱۰۷۲)

امام مسلم نے ایک اور سند سے یہ روایت نقل کی ہے جس میں ملأ ما شئت من شیء بعد تک دعا منقول ہے اور اس کے بعد کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۴- بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجود میں قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت

۱۰۷۴- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مرض وفات میں) حجرہ کا پردہ اٹھایا اس

أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ أَلَا وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ.

ابوداؤد(٨٧٦)النسائی(١١١٩-١٠٤٤)ابن ماجہ(٣٨٩٩)

وقت صحابہ کرام حضرت ابو بکر کی اقتداء میں صف باندھے کھڑے تھے آپ نے فرمایا: اے لوگو! بشارات نبوت میں سے اب صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں جنہیں ایک مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کے لیے کوئی اور شخص دیکھتا ہے اور یاد رکھو مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے رہا رکوع تو اس میں سبحان ربی العظیم کہو اور سجدہ میں خوب کوشش سے دعا مانگو امید ہے کہ تمہاری دعا مقبول ہوگی۔

١٠٧٥- قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السِّتْرَ وَرَأْسُهُ مَعْصُوبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوْ تُرَى لَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ. سابقہ(١٠٧٤)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مرض الموت میں رسول اللہ ﷺ نے (حجرہ کا) پردہ اٹھایا اس وقت آپ کے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی آپ نے تین بار فرمایا: اے اللہ! میں نے تبلیغ کر دی ہے نیز فرمایا بشارات نبوت میں سے اب صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں جس کو نیک شخص دیکھتا ہے یا اس کے لیے کوئی اور دیکھتا ہے۔ بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

١٠٧٦- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا.

ابوداؤد(٤٠٤٤-٤٠٤٥-٤٠٤٦) الترمذی(٢٦٤-١٧٢٥-١٧٣٧)النسائی(١٠٤٣-١١١٨-٥١٨٩-٥١٩٠-٥١٩٣-٥١٩٤-٥١٩٥-٥١٩٦-٥١٩٧-٥٢٨٣-٥٢٨٤-٥٢٨٥-٥٢٨٦-٥٢٨٧-٥٣٣٣-٥١٩٢)ابن ماجہ(٣٦٠٢-٣٦٤٢)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رکوع اور سجدہ میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔

١٠٧٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ. سابقہ(١٠٧٦)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا۔

١٠٧٨- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

قتيبة قال انا محمد بن جعفر قال اخبرني زيد بن اسلم عن ابراهيم بن عبد الله بن حنين عن ابيه عن علي بن ابي طالب انه قال نهاني رسول الله ﷺ عن القراءة في الركوع والسجود ولا اقول نهاكم. ساجه(١٠٧٦)

کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع اور سجدہ میں مجھے قرآن شریف پڑھنے سے منع کیا اور میں یہ نہیں کہتا کہ تم کو منع کیا ہے۔

١٠٧٩- حدثنا زهير بن حرب واسحق بن ابراهيم قالا انا ابو عامر العقدي قال نا داود بن قيس قال حدثني ابراهيم بن عبد الله بن حنين عن ابيه عن ابن عباس عن علي قال نهاني حبي ان اقرا راكعا او ساجدا.
نسائي(١٠٤٠-١١١٧-٥١٨٧-٥١٨٨-٥٢٨١-٥٢٨٢)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے محبوب نے مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا ہے۔

١٠٨٠- حدثنا يحيى بن يحيى قال قرات على مالك عن نافع ح وحدثني عيسى بن حماد المصري قال انا الليث عن يزيد بن ابي حبيب ح وحدثني هارون بن عبد الله قال نا ابن ابي فديك قال نا الضحاك بن عثمان ح وحدثنا المقدمي قال نا يحيى وهو القطان عن ابن عجلان ح وحدثني هارون بن سعيد الايلي قال نا ابن وهب قال حدثني اسامة بن زيد ح وحدثنا يحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر قالوا نا اسمعيل يعنون ابن جعفر قال اخبرني محمد وهو ابن عمرو ح وحدثني هناد بن السري قال نا عبدة عن محمد بن اسحق كل هؤلاء عن ابراهيم بن عبد الله بن حنين عن ابيه عن علي الا الضحاك وابن عجلان فانهما زادا عن ابن عباس عن علي عن النبي ﷺ كلهم قالوا نهاني عن قراءة القران وانا راكع ولم يذكروا في روايتهم النهي عنها في السجود كما ذكر الزهري وزيد بن اسلم والوليد بن كثير وداود بن قيس. ساجه(١٠٧٦-١٠٧٩)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رکوع کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا ہے (اس روایت میں سجدہ کا ذکر نہیں ہے)۔

١٠٨١- وحدثناه قتيبة بن سعيد عن حاتم بن اسمعيل عن جعفر بن محمد عن محمد بن المنكدر عن عبد الله بن حنين عن علي ولم يذكر في السجود.
ساجه(١٠٧٦)

امام مسلم نے ایک اور سند سے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

١٠٨٢- وحدثني عمرو بن علي قال نا محمد بن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھ کو

جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَأَنَا رَاكِعٌ لَا يَذْكُرُ فِي الْإِسْنَادِ عَلِيًّا. ماجه(۱۰۷۹)

رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے روکا گیا ہے۔

٤٢- بَابُ مَا يَقُولُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجود میں کیا کہے؟

۱۰۸۳- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ فِي السُّجُودِ. النسائي(۱۱۳۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اس لیے تم سجدہ میں بہ کثرت دعا کیا کرو۔

۱۰۸٤- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ. ابوداؤد(۸۷۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ میں یہ دعا مانگتے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ۔ اے اللہ! میرے تمام گناہ معاف فرما دے' خواہ وہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ' اول ہوں یا آخر ظاہر ہوں یا باطن)۔

۱۰۸۵- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي.

البخاري(۷۹٤-۸۱۷-٤۲۹۳-٤۹٦۷-٤۹٦۸) ابوداؤد (۸۷۷) النسائي(۱۰٤٦-۱۱۲۱-۱۱۲۲) ابن ماجه(۸۸۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجود میں بہ کثرت پڑھتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ۔(اے اللہ ہمارے رب تو ہی پاک ہے اور حمد تجھ ہی کو زیبا ہے' اے اللہ میری مغفرت فرما) یہ دعا مانگ کر رسول اللہ ﷺ قرآن کریم کی اس آیت پر عمل کرتے تھے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ "اپنے رب کی پاکیزگی اور حمد بیان کرو اور اس سے مغفرت چاہو"۔

۱۰۸٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاكَ أَحْدَثْتَهَا تَقُولُهَا قَالَ جُعِلَتْ لِي عَلَامَةٌ فِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وصال سے پہلے بکثرت یہ کلمات فرماتے تھے سبحانک اللھم ربنا و بحمدک استغفرک واتوب الیک. میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اب یہ کلمات کیوں پڑھنے شروع کر دیئے' جنہیں میں آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھتی ہوں' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ایک

أُمَّتِي فَإِذَا رَأَيْتُهَا قُلْتُهَا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ. سابقہ (۱۰۸۵)

علامت مقرر کر رکھی ہے جب میں امت میں اس علامت کو دیکھتا ہوں تو سورۂ اذا جاء نصر اللہ والفتح پڑھتا ہوں (یعنی اس سورت میں جو حکم ہے اس پر عمل کرتا ہوں)۔

١٠٨٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا مُفَضَّلٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُنْذُ نَزَلَ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ يُصَلِّي صَلَاةً إِلَّا دَعَا أَوْ قَالَ فِيهَا سُبْحَانَكَ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي.

سابقہ (۱۰۸۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سے سورۂ اذا جاء نصر اللہ والفتح آپ پر نازل ہوئی اس وقت سے میں دیکھتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی نماز پڑھتے تو یہ دعا مانگتے: "سُبْحَانَكَ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اے میرے رب! تو پاک ہے اور تجھی کو حمد زیبا ہے اے اللہ! میری مغفرت فرما"۔

١٠٨٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ خَبَّرَنِي رَبِّي أَنِّي سَأَرَى عَلَامَةً فِي أُمَّتِي فَإِذَا رَأَيْتُهَا أَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ (فَتْحُ مَكَّةَ) وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۶۳٤)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بکثرت فرماتے تھے سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ (اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح کے ساتھ میں اس سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ بکثرت یہ دعا فرماتے ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ. آپ نے فرمایا مجھے میرے پروردگار نے خبر دی ہے کہ میں عنقریب اپنی امت میں ایک نشانی دیکھوں گا اور جب میں اس نشانی کو دیکھ لوں تو کثرت سے سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ پڑھوں اور میں نے اب وہ نشانی دیکھ لی ہے اور وہ یہ ہے إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا. (یعنی فتح مکہ کے بعد لوگوں کا جوق در جوق دین اسلام میں داخل ہونا اور اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح بیان کرنا اور اس سے مغفرت چاہنا)۔

١٠٨٩ - وَحَدَّثَنِي حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَيْفَ تَقُولُ أَنْتَ فِي الرُّكُوعِ قَالَ أَمَّا سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات مجھے رسول اللہ ﷺ نہیں ملے میں یہ سمجھی کہ شاید آپ بعض دوسری ازواج کے پاس گئے ہیں میں نے آپ کو ڈھونڈا اور میں پھر واپس آئی تو آپ رکوع یا سجدہ میں تھے اور یہ پڑھ رہے تھے سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا

ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَحَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي لَفِي شَأْنٍ وَإِنَّكَ لَفِي آخَرَ.

النسائی (۱۱۳۰-۳۹۷۱-۳۹۷۲)

اله الا انت (اے اللہ! حمد اور تسبیح تجھ ہی کو زیبا ہے اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں ہے) میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں کیا سمجھ رہی تھی اور آپ کس حال میں ہیں؟

١٠٩٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ.

ابوداؤد (۸۷۹) النسائی (۱۶۹-۱۰۹۹) ابن ماجہ (۳۸٤۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے بستر پر نہ دیکھا، میں آپ کو ڈھونڈنے لگی تو میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا اور درآنحالیکہ آپ سجدہ میں تھے اور آپ کے دونوں پیر کھڑے تھے اور آپ اس وقت یہ پڑھ رہے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔ "اے اللہ! میں تیرے غصہ سے تیری خوشنودی کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں اور تجھ سے ڈر کر تیری ہی پناہ میں آتا ہوں، میں تیری حمد وثناء ایسی نہیں کر سکتا جیسی حمد وثناء تو خود اپنے لیے کرتا ہے"۔

١٠٩١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّ عَائِشَةَ نَبَّأَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ.

ابوداؤد (۸۷۲) النسائی (۱۰٤۷-۱۱۳۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجود میں یہ پڑھتے تھے: سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

١٠٩٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

سابقہ (۱۰۹۱)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی حضرت عائشہ صدیقہ سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٤٣- بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

سجدہ کی فضیلت اور اس کی ترغیب

١٠٩٣- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ

معدان بن طلحہ یعمری بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے ان سے عرض کیا مجھے ایسا عمل بتلایئے جس کو کرنے سے اللہ

الْيَعْمَرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ.

الترمذی (٣٨٨-٣٨٩) النسائی (١١٣٨) ابن ماجه (١٤٢٣)

تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کر دے یا یہ کہا کہ مجھے وہ عمل بتلایئے جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہو' حضرت ثوبان خاموش رہے میں نے دوبارہ سوال کیا وہ پھر خاموش رہے میں نے سہ بارہ سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہ بات پوچھی تھی تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے کثرت سجود کو لازم کر لو اللہ تعالیٰ کے لیے صرف ایک سجدہ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہارا ایک درجہ بلند کرے گا اور تمہارا ایک گناہ مٹا دے گا' معدان کہتے ہیں کہ اس کے بعد میری ملاقات حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے بھی یہی سوال کیا اور انہوں نے بھی حضرت ثوبان والا جواب دیا۔

١٠٩٤: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ قَالَ نَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ. ابوداود (١٣٢٠)

الترمذی (٣٤١٦) النسائی (١١٣٧-١٦١٧) ابن ماجه (٣٨٧٩)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رات کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا اور آپ کے استنجاء اور وضو کے لیے پانی لاتا ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: "مانگ کیا مانگتا ہے" میں نے عرض کیا میں آپ سے جنت کی رفاقت مانگتا ہوں آپ نے فرمایا اس کے علاوہ" اور کچھ" میں نے کہا مجھے یہی کافی ہے آپ نے فرمایا: تو پھر زیادہ سجدے کر کے اپنے معاملے میں میری مدد کرو۔

٤٤: بَابُ أَعْضَاءِ السُّجُودِ وَالنَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ وَالثَّوْبِ وَعَقْصِ الرَّأْسِ فِي الصَّلٰوةِ

اعضاء سجود کا بیان اور سر پر جوڑا باندھنے اور نماز میں کپڑے موڑنے کی ممانعت

١٠٩٥: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ هٰذَا حَدِيثُ يَحْيَى وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ الْكَفَّيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالْجَبْهَةِ.

البخاری (٨٠٩-٨١٠-٨١٥-٨١٦) ابوداود (٨٨٩-٨٩٠) الترمذی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا اور نماز کی حالت میں بالوں کو سنوارنے اور کپڑے سمیٹنے سے منع کیا گیا ہے' یہ حدیث یحییٰ کی روایت کے مطابق ہے اور ابو الربیع کی روایت میں سات ہڈیوں پر (سجدہ کرنے) اور بالوں کو سنوارنے اور کپڑوں کو سمیٹنے کی ممانعت کا ذکر ہے (وہ سات ہڈیاں یہ ہیں)' دو ہتھیلیاں' دو گھٹنے' دونوں قدم اور پیشانی۔

(۲۷۳) النسائی(۱۰۹۲-۱۱۱۲-۱۱۱٤) ابن ماجہ(۸۸۳-۱۰٤۰)

۱۰۹٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَّلَا أَكُفَّ ثَوْبًا وَّلَا شَعْرًا. سابقہ(۱۰۹۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کا حکم دیا گیا اور یہ کہ (نماز میں) نہ بالوں کو سنواروں اور نہ کپڑوں کو موڑوں۔

۱۰۹۷- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَّسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَّنُهِيَ أَنْ يَّكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ.

البخاری(۸۱۲) النسائی(۱۰۹۵-۱۰۹٦-۱۰۹۷) ابن ماجہ(۸۸٤)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سات (اعضاء) پر سجدہ کا حکم دیا گیا اور بال سنوارنے اور کپڑوں کو موڑنے سے منع کیا گیا۔

۱۰۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ.

سابقہ(۱۰۹۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا پیشانی پر اور اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اور دونوں ہاتھوں دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں کی انگلیوں پر اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ نہ بالوں کو سنواروں اور نہ کپڑوں کو موڑوں۔

۱۰۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَّلَا أَكْفِتَ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ. سابقہ(۱۰۹۷)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے سات (اعضاء) پر سجدہ کا حکم دیا گیا اور یہ کہ نہ بالوں کو سنواروں اور نہ کپڑوں کو موڑوں "پیشانی اور ناک دونوں ہاتھ دو گھٹنے اور دونوں قدم"۔

۱۱۰۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ أَطْرَافٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ. ابوداؤد(۸۹۱) الترمذی(۲۷۲)

النسائی(۱۰۹۳-۱۰۹۸) ابن ماجہ(۸۸۵)

حضرت عباس بن عبد المطلب نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اطراف یعنی اس کا چہرہ اس کی ہتھیلیاں اس کے گھٹنے اور اس کے قدم بھی سجدہ کرتے ہیں۔

۰۰۰- بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ الصَّلٰوةِ وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ

مرد کو بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت

۱۱۰۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبد اللہ بن حارث کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور انہوں نے سر کے پیچھے

اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيْ وَرَاْسُهُ مَعْقُوْصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَاْسِيْ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ.

ابوداؤد(٦٤٧) النسائی(١١١٣)

بالوں کا جوڑا باندھا ہوا تھا' حضرت ابن عباس نے کھڑے ہو کر وہ جوڑا کھولنا شروع کر دیا' عبداللہ بن حارث نماز پڑھ کر حضرت ابن عباس کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا تم میرے سر کو کیوں چھیڑ رہے تھے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے وہ اس شخص کی طرح ہے جس کی مشکیں کسی ہوئی ہوں اور وہ نماز پڑھ رہا ہو۔

٤٥- بَابُ الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ وَوَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْاَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَرَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْفَخِذَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

اعتدال سے سجدہ کرنا' سجدہ میں زمین پر ہتھیلیاں رکھنا' کہنیوں کو پہلوؤں سے اوپر رکھنا اور پیٹ کو رانوں سے اوپر رکھنا

١١٠٢- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ.

البخاری(٨٢٢) ابوداؤد(٨٩٢) الترمذی(٢٧٦) النسائی(١١٠٩)

نوٹ: یہ حکم مردوں کے لیے ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سجدہ اعتدال سے کرو اور تم میں سے کوئی شخص کلائیوں کو (سجدہ میں) کتے کی طرح نہ بچھائے۔

١١٠٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَلَا يَتَبَسَّطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ تَبَسُّطَ الْكَلْبِ. ماقبلہ(١١٠٢)

امام مسلم کہتے ہیں ابن جعفر کی روایت میں ہے تم میں سے کوئی شخص اپنی کلائیاں کتے کی طرح نہ بچھائے۔

١١٠٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادٍ عَنْ اِيَادٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ.

مسلم تحفۃ الاشراف(١٧٥٠)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں (زمین پر) رکھو اور کہنیاں زمین سے بلند رکھو۔

٤٦- بَابُ مَا يَجْمَعُ صِفَةَ الصَّلٰوةِ وَمَا يُفْتَتَحُ بِهٖ وَيُخْتَمُ بِهٖ وَصِفَةِ الرُّكُوْعِ وَالْاِعْتِدَالِ مِنْهُ وَالسُّجُوْدِ وَالْاِعْتِدَالِ مِنْهُ

نماز کی جامع صفت' نماز کا افتتاح اور نماز کا اختتام' رکوع اور سجود کا طریقہ مع اعتدال' چار رکعت کی نماز میں ہر دو رکعت کے بعد تشہد دو

والتشهد بعد كل ركعتين من الرباعية وصفة الجلوس بين السجدتين وفي التشهد الأول

سجدوں کے درمیان اور تشہد اول میں بیٹھنے کے طریقہ کا بیان

١١٠٥- حدثنا قتيبة بن سعيد قال نا بكر وهو ابن مضر عن جعفر بن ربيعة عن الأعرج عن عبد الله ابن مالك ابن بحينة أن رسول الله ﷺ كان إذا صلى فرج بين يديه حتى يبدو بياض إبطيه

البخاری(٣٩٠-٨٠٧) النسائی(١١٠٥)

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اس قدر کشادہ رکھتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی۔

١١٠٦- حدثنا عمرو بن سواد قال أنا عبد الله بن وهب قال أنا عمرو بن الحارث والليث بن سعد كلاهما عن جعفر بن ربيعة بهذا الإسناد وفي رواية عمرو بن الحارث كان رسول الله ﷺ إذا سجد يجنح في سجوده حتى يرى وضح إبطيه وفي رواية الليث أن رسول الله ﷺ كان إذا سجد فرج يديه عن إبطيه حتى إني لأرى بياض إبطيه. سابقہ(١١٠٥)

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ آپ کی بغل کی سفیدی (یا سفیدی کی جگہ۔ سفید) نظر آتی اور لیث کی روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ بغلوں سے جدا رکھتے حتیٰ کہ میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔

١١٠٧- حدثنا يحيى بن يحيى وابن أبي عمر قالا جميعا عن سفيان قال يحيى أنا سفيان بن عيينة عن عبيد الله بن عبد الله الأصم عن عمه يزيد بن الأصم عن ميمونة قالت كان النبي ﷺ إذا سجد لو شاءت بهمة أن تمر بين يديه لمرت.

ابوداؤد(٨٩٨) النسائی(١١٠٨-١١٤٦) ابن ماجہ(٨٨٠)

حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح سجدہ کرتے کہ اگر بکری کا بچہ آپ کی بغلوں کے درمیان میں سے گذرنا چاہتا تو گذر جاتا۔

١١٠٨- حدثنا إسحق بن إبراهيم الحنظلي قال أنا مروان بن معاوية الفزاري قال نا عبيد الله بن عبد الله ابن الأصم عن يزيد بن الأصم أنه أخبره عن ميمونة زوج النبي ﷺ قالت كان رسول الله ﷺ إذا سجد خوى بيديه يعني جنح حتى يرى وضح إبطيه من ورائه وإذا قعد اطمأن على فخذه اليسرى. سابقہ(١١٠٧)

حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت سجدہ فرماتے تو پشت سے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی اور جب آپ بیٹھتے تو بائیں ران پر بیٹھتے۔

١١٠٩- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وعمرو الناقد وزهير بن حرب وإسحق بن إبراهيم واللفظ لعمرو قال إسحق أنا وقال الآخرون نا وكيع قال نا جعفر بن برقان

حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت سجدہ فرماتے تو دونوں ہاتھوں کو (پہلوؤں سے) جدا رکھتے حتیٰ کہ پشت سے آپ کی بغلوں کی

عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتَّى يُرَى مِنْ خَلْفِهِ وَضَحُ إِبْطَيْهِ قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي بَيَاضَهُمَا. ابن ماجہ (۱۱۰۷)

سفیدی نظر آتی۔

ف: علامہ نووی نے لکھا ہے کہ اس ہیئت سے سجدہ کرنے میں زیادہ تواضع اور تذلل ہے۔

۱۱۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطٰنِ وَيَنْهَى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيمِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ.

ابوداؤد (۷۸۳) ابن ماجہ (۸۱۲-۸۶۹-۸۹۳)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کا افتتاح اللہ اکبر سے کرتے اور قرأت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے اور رکوع میں پشت کو بالکل سیدھا رکھتے' سر جھکا رکھتے نہ اوپر' اور رکوع سے جب سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہوئے بغیر سجدہ نہ کرتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ اس وقت تک نہ کرتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے' ہر دو رکعات کے بعد التحیات پڑھتے (بیٹھتے وقت) بایاں پیر بچھاتے اور دایاں پیر کھڑا رکھتے۔ شیطان کی طرح بیٹھنے اور درندوں کی طرح کلائیاں بچھانے سے منع فرماتے اور سلام کے ساتھ نماز کو ختم کرتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ عقبہ شیطان سے منع کرتے تھے (عقبہ شیطان کی تشریح شرح میں ملاحظہ کریں)۔

۴۷- بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ

نمازی کے سترہ

۱۱۱۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ.

ابوداؤد (۶۸۵) الترمذی (۳۳۵) ابن ماجہ (۹۴۰)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب نماز پڑھے تو اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھ لے' پھر اس کے آگے سے گزرنے والے کی پرواہ نہ کرے۔

۱۱۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ

حضرت طلحہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے گزرتے تھے' ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ اگر پالان کی پچھلی لکڑی

طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ وَ الدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ اَيْدِيْنَا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ اَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَلَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. سابقہ(۱۱۱۱)

کے برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو پھر اس کے آگے سے کسی چیز کا گزرنا تمہارے لیے مضر نہیں ہے۔

١١١٣- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ. النسائی(۷۴۵)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے سترہ کے بارے میں پوچھا گیا' آپ نے فرمایا کہ پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو۔

١١١٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنَا حَيْوَةُ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ كَمُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ. سابقہ(۱۱۱۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے سترہ کے بارے میں پوچھا گیا' آپ نے فرمایا کہ پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو۔

١١١٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْاُمَرَاءُ. البخاری(۴۹۴) ابوداؤد(۶۸۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کی نماز پڑھنے جاتے تو نیزہ گاڑنے کا حکم دیتے' آپ کے سامنے نیزہ گاڑ دیا جاتا' پھر لوگوں کو جماعت کراتے' آپ سفر میں اس کا اہتمام کرتے تھے اس بناء پر حکام بھی نیزہ رکھتے ہیں۔

١١١٦- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَرْكُزُ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَغْرِزُ الْعَنَزَةَ وَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا زَادَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَهِيَ الْحَرْبَةُ.

مسلم تحفۃ الاشراف(۸۰۹۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نیزہ گاڑ کر اس کی طرف نماز پڑھتے۔

١١١٧- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ اِلَيْهَا. البخاری(۵۰۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اونٹنی کی آڑ میں نماز پڑھ لیتے تھے۔

١١١٨- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ اِلٰى رَاحِلَتِهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اونٹنی کی آڑ میں نماز پڑھ لیتے تھے اور ایک روایت میں اونٹ کا ذکر ہے۔

كان النبي ﷺ يصلي إلى بعير. ابوداؤد(٦٩٢)الترمذی(٣٥٢)

١١١٩- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وزهير بن حرب جميعا عن وكيع قال زهير نا وكيع قال نا سفيان قال نا عون بن أبي جحيفة عن أبيه قال أتيت النبي ﷺ بمكة وهو بالأبطح في قبة له حمراء من أدم قال فخرج بلال بوضوئه فمن نائل وناضح قال فخرج النبي ﷺ وعليه حلة حمراء كأني أنظر إلى بياض ساقيه قال فتوضأ وأذن بلال قال فجعلت أتتبع فاه ههنا وههنا يقول يمينا وشمالا يقول حي على الصلوة حي على الفلاح قال ثم ركزت له عنزة فتقدم فصلى الظهر ركعتين يمر بين يديه الحمار والكلب لا يمنع ثم صلى العصر ركعتين ثم لم يزل يصلي ركعتين حتى رجع إلى المدينة

ابوداؤد(٥٢٠)الترمذی(١٩٧)النسائی(٥٣٩٣)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مقام ابطح میں سرخ چمڑے کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے اس وقت حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر نکلے لوگوں نے اس پانی کو لے لیا‘ کسی کو پانی مل گیا اور کسی نے اس پانی کو چھڑک لیا‘ پھر رسول اللہ ﷺ سرخ حلہ (دو چادریں) پہنے ہوئے نکلے گویا میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کی پنڈلیوں کی سفیدی کی طرف دیکھ رہا ہوں‘ آپ نے وضو فرمایا اور حضرت بلال نے اذان دی میں ان کے منہ کی طرف دیکھتا رہا‘ وہ منہ کو دائیں بائیں کر کے حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے تھے پھر آپ کے لیے نیزہ گاڑا گیا اور آپ نے آگے بڑھ کر ظہر کی دو رکعات پڑھائیں (بوجہ سفر کے) آپ کے آگے سے گدھے اور کتے گذرتے رہے‘ لیکن آپ نے انہیں نہیں روکا پھر اس کے بعد آپ نے عصر کی دو رکعات پڑھیں‘ پھر آپ یونہی (چار رکعات والی نماز کی) دو رکعات پڑھتے رہے یہاں تک کہ مدینہ لوٹ آئے۔

١١٢٠- حدثني محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا عمر بن أبي زائدة قال حدثني عون بن أبي جحيفة أن أباه رأى رسول الله ﷺ في قبة حمراء من أدم قال ورأيت بلالا أخرج وضوءا فرأيت الناس يبتدرون ذلك الوضوء فمن أصاب منه شيئا تمسح به ومن لم يصب منه أخذ من بلل يد صاحبه ثم رأيت بلالا أخرج عنزة فركزها وخرج رسول الله ﷺ في حلة حمراء مشمرا فصلى إلى العنزة بالناس ركعتين ورأيت الناس والدواب يمرون بين يدي العنزة. البخاری(٣٧٦-٥٧٨٦-٥٨٥٩)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ چمڑے کے خیمہ میں دیکھا وہ کہتے ہیں کہ میں نے بلال کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر نکلے‘ میں نے دیکھا کہ لوگ اس پانی کو لینے کے لیے جھپٹنے لگے پھر جس کو پانی مل گیا اس نے بدن پر مل لیا اور جس کو پانی نہیں ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے ہاتھ تر کر لیا‘ پھر میں نے دیکھا کہ بلال نے ایک نیزہ نکال کر گاڑا اور رسول اللہ ﷺ سرخ حلہ پہنے ہوئے اس کو سمیٹے ہوئے نکلے اور نیزے کی طرف کھڑے ہو کر لوگوں کو دو رکعات نماز پڑھائی‘ اور میں نے دیکھا کہ آدمی اور جانور اس نیزہ کے سامنے سے گذر رہے ہیں (کیونکہ امام کا سترہ پوری جماعت کا سترہ ہوتا ہے۔ سعیدی غفرلہ)۔

١١٢١- حدثني إسحق بن منصور وعبد بن حميد

امام مسلم نے ابو جحیفہ سے اس کی مثل ایک اور روایت

قَالَا نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ نَا أَبُو عُمَيْسٍ ح وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ فَلَمَّا كَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى بِالصَّلٰوةِ.

البخاري (٦٣٣-٣٥٦٦)

ذکر کی ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) دوپہر کے وقت نکلے اور اذان دی۔

١١٢٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ مُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ وَكَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ.

البخاري (١٨٧-٥٠١-٣٥٥٣) النسائي (٤٦٩)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کو بطحاء کی طرف گئے آپ نے وضو کیا اور ظہر اور عصر کی دو دو رکعات پڑھیں آپ کے آگے نیزہ تھا جس کے پار عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

١١٢٣- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا نَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْحَكَمِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ.

سابقه (١١٢٢)

امام مسلم کہتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے لیکن اس میں یہ زیادتی بھی ہے کہ لوگ آپ کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو حاصل کر رہے تھے۔

١١٢٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ.

البخاري (٧٦- ٤٩٣- ٨٦١- ١٨٥٧- ٤٤١٢) ابوداؤد (٧١٥) الترمذي (٣٣٧) النسائي (٧٥١) ابن ماجه (٩٤٧)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں جس زمانہ میں بلوغت کے قریب تھا میں گدھی پر سوار ہو کر آیا' رسول اللہ ﷺ منیٰ میں جماعت کرا رہے تھے' میں صف کے سامنے آ کر اترا اور گدھی کو چرنے چھوڑ دیا وہ چرنے لگی اور میں صف میں شریک ہو گیا اور مجھ پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

١١٢٥- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي بِمِنًى فِي حَجَّةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں جماعت کرا رہے تھے' حضرت ابن عباس گدھے پر سوار ہو کر آئے' گدھا بعض صفوں کے سامنے سے گزرا وہ اس سے اتر کر صف میں

الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ. سابقہ(1124)

شامل ہو گئے۔

1126- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِعَرَفَةَ. سابقہ(1124)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت ہے اس میں ہے کہ آپ عرفات میں نماز پڑھ رہے تھے۔

1127- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مِنًى وَلَا عَرَفَةَ وَقَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ. سابقہ(1124)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے روایت ہے اس میں نہ منٰی کا ذکر ہے نہ عرفات کا' فتح مکہ یا حجۃ الوداع کا ذکر ہے۔

48- بَابُ (مَنْعِ الْمَارِّ) بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو روکنا

1128- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

ابوداؤد(697-698) النسائی(756) ابن ماجہ(954)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے نہ دے جہاں تک ہو سکے اس کو دفع کرے اگر نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے (انّ فی الصلوٰۃ لشغلاً سے یہ حکم منسوخ ہے سعیدی غفرلہ)۔

1129- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ نَا ابْنُ هِلَالٍ يَعْنِي حُمَيْدًا قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَصَاحِبٌ لِي نَتَذَاكَرُ حَدِيثًا إِذْ قَالَ أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ أَنَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَرَأَيْتُ مِنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَبِي سَعِيدٍ يُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَرَادَ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ فِي نَحْرِهِ فَنَظَرَ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي سَعِيدٍ فَعَادَ فَدَفَعَ فِي نَحْرِهِ أَشَدَّ مِنَ الدَّفْعَةِ الْأُولَى فَمَثَلَ قَائِمًا فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ زَاحَمَ النَّاسَ فَخَرَجَ فَدَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَى إِلَيْهِ مَا لَقِيَ قَالَ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ جَاءَ يَشْكُوكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ

ابو صالح کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کے دن سترہ کی آڑ میں نماز پڑھ رہا تھا اتنے میں ابو معیط کا ایک جوان آیا اور اس نے ان کے سامنے سے گزرنا چاہا' حضرت ابوسعید نے اس کے سینہ پر مارا اس نے ادھر اُدھر دیکھا اور کوئی راستہ نہ پایا وہ پھر گزرنے لگا' حضرت ابوسعید نے پہلے سے زیادہ زور کے ساتھ دھکا دیا' وہ سیدھا کھڑا ہو کر ابوسعید سے لڑنے لگا' اس نے ابوسعید کو گالی دی اور لوگوں کو دھکا دیا' وہ وہاں سے گیا اور مروان سے جا کر شکایت کی' حضرت ابوسعید' مروان کے پاس گئے' مروان نے کہا کہ تمہارے بھتیجے کو تم سے کیا شکایت ہے؟ حضرت ابوسعید نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص سترہ قائم کر کے نماز پڑھے پھر کوئی شخص تمہارے آگے سے گزرے تو اس کے سینے پر مارے پھر بھی نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ. البخاری(٥٠٩-٣٢٧٤) ابوداؤد(٧٠٠)

١١٣٠- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ. ابن ماجه(٩٥٥)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے نہ گزرنے دے اگر وہ نہ مانے اس سے قتال کرے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔

١١٣١- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ نَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ. سابقہ(١١٣٠)

امام مسلم کہتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی اس روایت کی مثل منقول ہے۔

١١٣٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي قَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ سَنَةً. البخاری(٥١٠) ابوداؤد(٧٠١) الترمذی(٣٣٦) النسائی(٧٥٥) ابن ماجه(٩٤٥)

بسر بن سعید بیان کرتے ہیں کہ زید بن خالد جہنی نے انہیں حضرت ابوجہیم انصاری کے پاس یہ معلوم کرنے کے لیے بھیجا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے بارے میں کیا سنا ہے؟ حضرت ابوجہیم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا یہ جان لے کہ اس پر کیا گناہ ہے تو نمازی کے آگے سے گزرنے کی نسبت چالیس تک کھڑے رہنا اس کے لیے بہتر ہے۔ ابوالنضر کہتے ہیں میں نہیں جانتا بسر نے چالیس دن کہا تھا چالیس ماہ یا چالیس سال۔

١١٣٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ. سابقہ(١١٣٢)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی اس روایت کی مثل منقول ہے۔

٤٩- بَابُ دُنُوِّ الْمُصَلِّي مِنَ السُّتْرَةِ

نمازی کا سترہ کے قریب ہونا

١١٣٤- حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ. البخاری(٤٩٦) ابوداؤد(٦٩٦)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مصلی اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزرنے کے برابر جگہ رہتی تھی۔

١١٣٥- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُثَنّٰى قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا وَقَالَ ابْنُ مُثَنّٰى نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يَتَحَرّٰى مَوْضِعَ مَكَانِ الْمُصْحَفِ يُسَبِّحُ فِيهِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَحَرّٰى ذٰلِكَ الْمَكَانَ وَكَانَ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقِبْلَةِ قَدْرُ مَمَرِّ الشَّاةِ.

البخاري(٤٩٧-٥٠٢) ابوداود(١٠٨٢) ابن ماجه(١٤٣٠)

یزید بن ابی عبید کہتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع مصحف کے قریب نماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ تلاش کر رہے تھے اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اس جگہ کا قصد کرتے تھے اور منبر اور قبلہ کے درمیان ایک بکری کے گذرنے کی جگہ تھی۔

١١٣٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مَكِّيٌّ قَالَ يَزِيدُ أَخْبَرَنَا قَالَ كَانَ سَلَمَةُ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَهَا. ماجه(١١٢٥)

یزید کہتے ہیں کہ حضرت سلمہ اس ستون کے قریب جو مصحف کے پاس تھا نماز کا قصد کر رہے تھے' میں نے کہا اے ابو مسلم! تم اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کا قصد کرتے ہو' انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو اس ستون کے پاس نماز کا قصد کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

٥٠- بَابُ قَدْرِ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّيَ

نمازی کے سامنے سترہ کی مقدار

١١٣٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ. ابوداود(٧٠٢) الترمذي(٣٣٨) النسائي(٧٤٩) ابن ماجه(٩٥٢-٣٢١٠)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو اور اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی شے ہو تو وہ سترہ کے لیے کافی ہے اگر اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی شے نہ ہو تو گدھا' عورت اور سیاہ کتا اس کی نماز کو منقطع کر دیتا ہے' میں نے کہا ابوذر سیاہ کتے کی کیا تخصیص ہے؟ اگر لال یا زرد کتا ہو تو پھر کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا اے بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے تمہاری طرح سوال کیا تھا' آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

ف: (چونکہ دوسری احادیث سے سترہ کے بغیر عورت کا نمازی کے آگے ہونا ثابت ہے اس لیے جمہور فقہاء کے نزدیک اس حدیث کا یہ معنی ہے کہ ان چیزوں کے گزرنے سے نماز کا خضوع اور خشوع جاتا رہتا ہے' بشرطیکہ نمازی ان چیزوں کی طرف متوجہ ہو رہا ہو۔ (سعیدی غفرلہ)

١١٣٨- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

امام مسلم فرماتے ہیں کہ متعدد اسانید سے اس روایت کی مثل منقول ہے۔

بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَيْضًا قَالَ أَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ أَبِي الذَّيَّالِ ح وَحَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ قَالَ نَا زِيَادٌ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ كَنَحْوِ حَدِيثِهِ.

سابقہ (۱۱۳۷)

۱۱۳۹- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا الْمَخْزُومِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقِي ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱٤۸۲۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ عورت' گدھے اور کتے کے سامنے سے گذرنے سے نماز منقطع ہو جاتی ہے اور اس سے محفوظ رہنے کا طریقہ یہ ہے کہ نمازی کے آگے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو۔

۵۱- بَابُ الْاِعْتِرَاضِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

نمازی کے سامنے عرض میں لیٹنا

۱۱٤۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ.

ابن ماجہ (۹۵٦)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان عرض میں جنازہ کی طرح لیٹی ہوتی۔

ف: اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بغیر سترہ کے اگر نمازی کے سامنے عورت ہو تو اس کی اصل نماز نہیں ٹوٹتی صرف نماز کا خضوع وخشوع جاتا رہتا ہے بشرطیکہ ان چیزوں کی طرف متوجہ ہو یا آپ کا منع کرنا تنزیہ کے لیے تھا اور عمل بیان جواز کے لیے ہے۔

۱۱٤۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي صَلٰوتَهُ مِنَ اللَّيْلِ كُلَّهَا وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۲۷٦)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پوری تہجد کی نماز ادا کرتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان عرض میں لیٹی ہوتی' اور جب حضور وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو مجھے بھی جگا دیتے اور میں وتر پڑھ لیتی۔

۱۱٤۲- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ قُلْنَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ فَقَالَتْ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَدَابَّةُ سَوْءٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُعْتَرِضَةً كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ يُصَلِّي. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۳٦۸)

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا چیز نماز کو توڑ دیتی ہے؟ ہم نے کہا عورت اور گدھا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا عورت برا جانور ہے؟ میں نے خود دیکھا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے جنازہ کی طرح لیٹی رہتی تھی اور حضور نماز پڑھتے رہتے تھے۔

١١٤٣- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ شَبَّهْتُمُونَا بِالْحَمِيرِ وَالْكِلَابِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً فَتَبْدُو لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوذِيَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ.

البخاری(٥١١-٥١٤-٦٢٧٦)

مسروق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے سامنے یہ ذکر کیا گیا کہ کتے' گدھے اور عورت کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے' حضرت عائشہ نے فرمایا تم نے ہم کو کتوں اور گدھوں کے مشابہ کر دیا۔ بخدا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور میں آپ کے سامنے قبلہ کے درمیان چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی' مجھے کوئی کام درپیش ہوتا تو میں بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دینا ناپسند کرتی' چارپائی کے پایوں کے پاس سے کھسک کر نکل جاتی تھی۔

١١٤٤- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَدَلْتُمُونَا بِالْكِلَابِ وَالْحُمُرِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْنَحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي. البخاری(٥٠٨) النسائی(٧٥٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تم نے ہم کو کتوں اور گدھوں کے برابر کر دیا حالانکہ میں نے خود دیکھا ہے کہ میں چارپائی پر لیٹی رہتی تھی رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے اور چارپائی کے درمیان میں نماز پڑھتے' مجھے آپ کے سامنے سے نکلنا برا محسوس ہوتا تو میں چارپائی کے پایوں کی طرف کھسک کر لحاف سے باہر آتی۔

١١٤٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ.

البخاری(٣٨٢-٥١٣-١٢٠٩) ابوداؤد(٧١٣) النسائی(١٦٨)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سوتی تھی اور میری ٹانگیں آپ کے قبلہ کی جانب ہوتی تھیں' پس جب رسول اللہ ﷺ سجدہ میں جاتے تو میرا پیر دبا دیتے میں ٹانگیں کھینچ لیتی اور جب حضور قیام کرتے تو میں ٹانگیں پھیلا دیتی' ام المومنین فرماتی ہیں کہ ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

١١٤٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ جَمِيعًا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ.

البخاری(٣٣٣-٣٧٩-٥١٧-٥١٨) ابوداؤد(٦٥٦) ابن ماجہ(١٠٢٨)

رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور کبھی سجدہ کرتے ہوئے آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا تھا۔

١١٤٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطٌ وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ إِلَى جَنْبِهِ.

ابوداؤد(٣٧٠)النسائی(٢٦٧)ابن ماجہ(٦٥٢)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں حالت حیض میں آپ کے پہلو کی طرف ہوتی' مجھ پر جو چادر ہوتی اس کا کچھ حصہ آپ پر بھی ہوتا۔

٥٢- بَابُ الصَّلوٰةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَصِفَةِ لُبْسِهِ

ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنے اور آپ کے لباس کی صفت کا بیان

١١٤٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلوٰةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ أَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ.

البخاری(٣٥٨)ابوداؤد(٦٢٥)النسائی(٧٦٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے' آپ نے فرمایا؟ کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں۔

١١٤٩- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف(١٣٢١٩-١٣٣٥٤)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی اس روایت کی مثل منقول ہے۔

١١٥٠- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَمْرٌو نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَادٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَيُصَلِّي أَحَدُنَا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ أَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ.

مسلم تحفۃ الاشراف(١٤٤٠٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے با آواز بلند پوچھا کیا ہم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں؟

١١٥١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ. ابوداؤد(٦٢٦)النسائی(٧٦٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑا پہن کر اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے شانوں پر کچھ کپڑا نہ ہو۔

١١٥٢- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ

عمر بن ابی سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

بخاری (٣٥٤-٣٥٥-٣٥٦) الترمذی (٣٣٩) النسائی (٧٦٣)

ابن ماجہ (١٠٤٩)

ﷺ کو دیکھا آپ حضرت ام سلمہ کے مکان میں اس طرح ایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے کہ اس کے دونوں کنارے آپ کے کندھوں پر تھے۔

١١٥٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مُتَوَشِّحًا وَلَمْ يَقُلْ مُشْتَمِلًا. سابقہ (١١٥٢)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی اس کی مثل روایت مذکور ہے مگر اس میں توشح کا بھی ذکر ہے (توشح کا مطلب یہ ہے کہ کپڑے کا جو کنارہ دائیں شانہ پر ہو اسے بائیں ہاتھ کے نیچے سے لے جائے اور جو بائیں شانہ پر ہو اسے دائیں ہاتھ کے نیچے سے لے جائے پھر دونوں کناروں کو ملا کر سینہ پر باندھ لے)۔

١١٥٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ. سابقہ (١١٥٢)

عمر بن ابی سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ام المؤمنین ام سلمہ کے مکان میں ایک کپڑا پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، آپ نے اس کپڑے کے دونوں کناروں میں تبدیلی کر رکھی تھی۔

١١٥٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ زَادَ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ. ابوداؤد (٦٢٨)

عمر بن ابی سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ نے اس کو لپیٹا ہوا تھا اور دونوں طرفوں میں مخالفت کی ہوئی تھی۔

١١٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٢٧٥٢)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑا میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جس میں آپ نے توشح کیا ہوا تھا۔

١١٥٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٢٧٥٢)

امام مسلم کہتے ہیں کہ یہ روایت کئی سندوں سے منقول ہے ابن نمیر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

١١٥٨- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ

ابو الزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر کو ایک

قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو اَنَّ اَبَا الزُّبَیْرِ الْمَکِّیَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ رَاٰی جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ وَعِنْدَهٗ ثِیَابُهٗ وَقَالَ جَابِرٌ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَصْنَعُ ذٰلِکَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸۹٦)

کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا حالانکہ ان کے پاس اور کپڑے موجود تھے' حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۱۵۹- حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِیْ عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ قَالَ فَرَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْ عَلٰی حَصِیْرٍ یَسْجُدُ عَلَیْهِ قَالَ وَرَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ. الترمذی (۳۳۲) ابن ماجہ (۱۰۲۹-۱۰٤۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ ایک چٹائی پر نماز پڑھ رہے ہیں' اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں اور میں نے آپ کو ایک کپڑے میں توشح کیے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۱٦۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ ح وَحَدَّثَنِیْ سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ کِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ کُرَیْبٍ وَاضِعًا طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّسُوَیْدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ. سابقہ (۱۱۵۹)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ یہ روایت اور بھی کئی اسانید سے منقول ہے ابو کریب کی روایت میں ہے کہ آپ نے کپڑے کی دونوں طرفیں اپنے کندھوں پر ڈالی ہوئی تھیں اور ابوبکر اور سوید کی روایت میں توشح کا ذکر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۵- کِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ

مساجد اور نماز کی جگہیں

۰ ۰ ۰ - بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ

مساجد اور نماز کی جگہوں کا بیان

۱۱٦۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْمَسَاجِدِ وُضِعَ فِی الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی قُلْتُ کَمْ بَیْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً وَاَیْنَمَا اَدْرَکَتْکَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّهْ فَهُوَ مَسْجِدٌ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ کَامِلٍ ثُمَّ حَیْثُمَا اَدْرَکَتْکَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّهْ فَاِنَّهٗ مَسْجِدٌ.

البخاری (۳۳٦٦-۳٤۲۵) النسائی (٦۸۹-٦۹۰) ابن ماجہ (۷۵۳)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا: "مسجد حرام" (کعبہ معظمہ) میں نے عرض کیا' اس کے بعد کون سی؟ آپ نے فرمایا "مسجد اقصیٰ" (بیت المقدس) میں نے عرض کیا ان دونوں کی تعمیر میں کتنا عرصہ ہے؟ آپ نے فرمایا چالیس سال کا۔ اور جہاں نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لو وہی مسجد ہے۔

١١٦٢- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي الْقُرْآنَ فِي السُّدَّةِ فَإِذَا قَرَأْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَتِ أَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيقِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَوَّلِ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قَالَ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ. سابقہ(١١٦١)

حضرت ابراہیم بن یزید تیمی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کو مسجد کے باہر سائبان میں قرآن سنایا کرتا تھا جب میں سجدہ کی آیت تلاوت کرتا تو وہ سجدہ کر لیتے؟ میں نے عرض کیا اے باپ! کیا آپ راستہ ہی میں سجدہ کر لیتے ہیں؟ انہوں نے کہا میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا "زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا "مسجد حرام"۔ میں نے عرض کیا پھر کون سی؟ آپ نے فرمایا "مسجد اقصیٰ"۔ میں نے عرض کیا۔ ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ آپ نے فرمایا چالیس سال کا۔ اور پھر ساری زمین تمہارے لیے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت آ جائے وہیں نماز پڑھ لو۔"

• • • - بَابُ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا

نبی ﷺ کا فرمان: "تمام روئے زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا"

١١٦٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَيِّبَةً طَهُورًا وَمَسْجِدًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَيْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ.

البخاری(٣٣٥-٤٣٨) النسائی(٤٣٠-٧٣٥-٣١٢٢)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ پہلے ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں ہر سرخ وسیاہ (مشرقی و مغربی قومیں) کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔ پہلے کسی نبی کے لیے مال غنیمت حلال نہیں ہوتا تھا وہ صرف میرے لیے حلال کر دیا گیا ہے اور صرف میرے لیے تمام روئے زمین مطہر اور مسجد بنا دی گئی لہٰذا جو شخص جس جگہ بھی نماز کا وقت پا لے وہاں نماز پڑھ سکتا ہے۔" اور میری ایسے رعب سے مدد کی گئی جو (لوگوں پر) ایک ماہ کی مسافت سے طاری ہو جاتا ہے" اور مجھی کو شفاعت عطا کی گئی۔

١١٦٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا سَيَّارٌ قَالَ نَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ أَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. سابقہ(١١٦٣)

امام مسلم کہتے ہیں کہ اسی مضمون کی ایک روایت حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی منقول ہے۔

١١٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں اور انسانوں پر تین وجہ سے فضیلت دی گئی ہے۔ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح بنا دی گئیں

جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَّجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرٰى. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۳۱٤)

ہمارے لیے تمام روئے زمین مسجد بنادی گئی اور اس کی مٹی پانی نہ ملنے کے وقت ہمارے لیے پاک کرنے والی بنا دی گئی (راوی نے) ایک اور خصوصیت کا ذکر بھی کیا (وہ خصوصیت سورۂ بقرہ کی آخری آیات ہیں)۔

۱۱۶۶- حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۳۱٤)

امام مسلم کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند کے ساتھ بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۱۶۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا إِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَآءِ بِسِتٍّ أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ.

الترمذی (۱۵۵۳) ابن ماجہ (۵۶۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے چھ وجوہ سے اور انبیاء کرام پر فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جوامع کلم عطا کیے گئے میرا رعب طاری کر کے مدد کی گئی میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا میرے لیے تمام روئے زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ بنادی گئی مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور مجھ پر نبوت ختم کردی گئی۔

۱۱۶۸- وَحَدَّثَنِيْ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا. النسائی (۳۰۸۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جوامع کلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا میری رعب کے ذریعہ مدد کی گئی خواب میں زمین کے خزانوں کی چابیاں لا کر میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ تو دنیا سے تشریف لے گئے اور تم وہ خزانے نکال رہے ہو۔

ف: یعنی اسلامی فتوحات (جوامع کلم سے مراد زیادہ معانی پر مشتمل کم عبارت ہے)۔

۱۱۶۹- وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ.

النسائی (۳۰۸۹)

ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت ابو ہریرہ سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۱۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

مزید ایک سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ سے یہی روایت منقول ہے۔

النسائی (۳۰۸۷)

۱۱۷۱- وحدثني أبو الطاهر قال أنا ابن وهب عن عمرو بن الحارث عن أبي يونس مولى أبي هريرة أنه حدثه عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ أنه قال نصرت بالرعب على العدو وأوتيت جوامع الكلم وبينا أنا نائم أتيت بمفاتيح خزائن الأرض فوضع في يدي.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵٤۷۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دشمن پر رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی' مجھے جوامع کلم دیے گئے' خواب میں زمین کے خزانوں کی چابیاں لا کر میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

۱۱۷۲- وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال قال رسول الله ﷺ نصرت بالرعب وأوتيت جوامع الكلم.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱٤۷۵۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا رعب طاری کر کے میری مدد کی گئی اور مجھے جوامع کلم دیے گئے۔

١- باب ابتناء مسجد النبي ﷺ

حضور ﷺ کا مسجد تعمیر کروانا

۱۱۷۳- حدثنا يحيى بن يحيى وشيبان بن فروخ كلاهما عن عبد الوارث قال يحيى أنا عبد الوارث ابن سعيد عن أبي التياح الضبعي قال نا أنس بن مالك أن رسول الله ﷺ قدم المدينة فنزل في علو المدينة في حي يقال لهم بنو عمرو بن عوف فأقام فيهم أربع عشرة ليلة ثم إنه أرسل إلى ملإ بني النجار فجاءوا متقلدين سيوفهم قال فكأني أنظر إلى رسول الله ﷺ على راحلته وأبو بكر ردفه وملأ بني النجار حوله حتى ألقى بفناء أبي أيوب قال فكان رسول الله ﷺ يصلي حيث أدركته الصلاة ويصلي في مرابض الغنم ثم إنه أمر بالمسجد قال فأرسل إلى ملإ بني النجار فجاءوا فقال يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا قالوا لا والله ما نطلب ثمنه إلا إلى الله تعالى قال أنس فكان فيه ما أقول كان فيه نخل وقبور المشركين وخرب فأمر رسول الله ﷺ بالنخل فقطع وبقبور المشركين فنبشت وبالخرب فسويت قال فصفوا النخل قبلة وجعلوا عضادتيه حجارة قال فكانوا يرتجزون ورسول

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ پہنچے اور شہر کے بالائی علاقہ کے ایک محلہ میں تشریف لے گئے (جو بنو عمرو بن عوف کا محلہ کہلاتا تھا) آپ نے وہاں چودہ دن قیام فرمایا۔(۱) پھر آپ نے قبیلہ بنو نجار کے بلوایا' وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے۔ حضرت انس کہتے ہیں یہ منظر آج بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا تھا آپ اونٹنی پر سوار تھے اور حضرت ابو بکر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور بنو نجار آپ کے ارد گرد تھے آپ حضرت ابو ایوب کے گھر کے صحن میں اترے۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ جہاں نماز کا وقت آ جاتا تھا رسول اکرم ﷺ وہیں نماز پڑھ لیتے تھے حتیٰ کہ بکریوں کے باڑہ میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے۔ اس کے بعد آپ نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا اور بنو نجار (کے سرداروں) کو بلوایا جب وہ آئے تو فرمایا "تم اپنا باغ مجھے فروخت کر دو"۔ انہوں نے عرض کیا بخدا ہم آپ سے اس باغ کی قیمت نہیں لیں گے۔ ہم اس کا معاوضہ صرف خدا سے چاہتے ہیں (۲) حضرت انس کہتے ہیں کہ اس باغ میں جو چیزیں تھیں انہیں میں بتاتا

اللّٰهِ ﷺ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ.

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ

فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

البخاری (۴۲۸-۱۸۶۸-۳۹۳۲-۲۱۰۶-۲۷۷۱-۲۷۷۴-۲۷۷۹) ابوداؤد (۴۵۳-۴۵۴) النسائی (۷۰۱) ابن ماجہ (۷۴۲)

ہوں (۳) اس میں کچھ کھجوروں کے درخت مشرکین کی قبریں اور کھنڈرات تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے درختوں کو کاٹنے کا حکم دیا وہ کاٹ دیے گئے (۴) مشرکین کی قبریں اکھاڑ کر پھینک دی گئیں اور کھنڈرات ہموار کر دیے گئے اور کھجور کی لکڑیاں قبلہ کی جانب گاڑ دی گئیں اور اس کے دونوں جانب پتھر لگا دیے گئے۔ (اس کام کے دوران) رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رجز یہ کلمات پڑھ رہے تھے۔ (۶) جو یہ تھے "اے اللہ! خیر صرف آخرت میں ہے تو مہاجرین اور انصار کی مدد فرما"۔

۰۰۰- بَابُ الصَّلٰوةِ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ

بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کا بیان

۱۱۷۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ. البخاری (۲۳۴-۴۲۹) الترمذی (۳۵۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد بننے سے پہلے بکریوں کے باڑہ میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۷۵- وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ (۱۱۷۴)

ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۲- بَابُ تَحْوِيْلِ الْقِبْلَةِ مِنَ الْقُدُسِ إِلَى الْكَعْبَةِ

بیت المقدس کی بجائے بیت اللہ کو قبلہ قرار دینا

۱۱۷۶- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا حَتّٰى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهُ فَنَزَلَتْ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِنَاسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَحَدَّثَهُمْ بِالْحَدِيْثِ فَوَلَّوْا وُجُوْهَهُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۶۳)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیت المقدس کی طرف (منہ کر کے) سولہ مہینوں تک نماز پڑھی یہاں تک کہ سورۂ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی: "تم جہاں کہاں بھی ہو (نماز کے وقت) اپنا منہ کعبہ کی طرف کر لو"۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے۔ جماعت میں سے ایک شخص یہ حکم سن کر چلا' راستہ میں اس نے انصار کی ایک جماعت کو نماز پڑھتے ہوئے پایا' اس نے ان کو یہ حکم سنایا یہ سنتے ہی وہ لوگ (حالت نماز میں) بیت اللہ کی طرف پھر گئے۔

۱۱۷۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيٰى قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ یا سترہ مہینوں تک بیت المقدس

سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صُرِفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ.

البخاری (٤٤٩٢) النسائی (٤٨٧)

کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھی پھر ہم کو کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا۔

١١٧٨- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبَلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا إِلَى الْكَعْبَةِ.

البخاری (٤٠٣-٤٤٩١-٧٢٥١) النسائی (٤٩٢-٧٤٤)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگ قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک آنے والا آیا اور کہا "رات کو رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور اس میں آپ کو نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے" یہ سنتے ہی لوگوں نے کعبہ کی طرف منہ کر لیا حالانکہ اس سے پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے۔

١١٧٩- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٧٢٥٦)

امام مسلم کہتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

١١٨٠- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَنَزَلَتْ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَقَدْ صَلَّوْا رَكْعَةً فَنَادٰى أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ فَمَالُوْا كَمَا هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ.

ابوداؤد (١٠٤٥)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی: "لاریب ہم آپ کا چہرہ آسمان کی طرف پھرتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ ہم ضرور آپ کو اس طرف پھیر دیں گے جس جانب قبلہ بنانے پر آپ راضی ہیں' اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لیجئے"۔ بنو سلمہ میں سے ایک شخص جا رہا تھا اس نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھتے وقت حالت رکوع میں دیکھا درآں حالانکہ وہ ایک رکعت پڑھ چکے تھے اس نے باآواز بلند کہا کہ قبلہ تبدیل ہو چکا ہے' یہ سن کر وہ لوگ اسی حالت میں قبلہ کی طرف پھر گئے۔

٣- بَابُ النَّهْيِ عَنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقُبُوْرِ وَاتِّخَاذِ الصُّوَرِ فِيْهَا وَالنَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ

قبروں پر مسجد بنانے' ان پر تصاویر رکھنے اور ان کو سجدہ کرنے کی ممانعت

۱۱۸۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي الْقَطَّانَ قَالَ نَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

البخاری(۴۲۷-۳۸۷۳)النسائی(۷۰۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے ایک گرجا کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبش میں دیکھا تھا اور اس میں تصویریں آویزاں تھیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا وہی حال تھا کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اس کی قبر کو سجدہ گاہ بناتے اور اس میں تصاویر آویزاں کرتے' یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بدترین لوگ ہوں گے۔

۱۱۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ تَذَاكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ فَذَكَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ كَنِيسَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف(۱۷۲۶۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت لوگ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ حضرت ام سلمہ' حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہما نے بھی گرجا کا تذکرہ کیا۔ بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۱۱۸۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذَكَرْنَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ. مسلم تحفۃ الاشراف(۱۷۲۱۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج نے ایک گرجا کا تذکرہ کیا جو انہوں نے ملک حبش میں دیکھا تھا اس کا نام "ماریہ" تھا۔ اس کے بعد حدیث مثل سابق ہے۔

۱۱۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ فَلَوْلَا ذَلِكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَلَوْلَا ذَاكَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَتْ.

البخاری(۱۳۳۰-۱۳۹۰-۴۴۴۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس بیماری کے بعد حضور ﷺ تندرست نہیں ہوئے اس میں آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت فرمائے کہ انہوں نے اپنے رسولوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا' حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ اگر حضور ﷺ کو اس بات کا خیال نہ ہوتا تو آپ اپنی قبر کو ظاہر کر دیتے مگر آپ کو یہ خیال تھا کہ لوگ آپ کی قبر کو سجدہ گاہ بنالیں گے۔

۱۱۸۵- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.

البخاری(۴۳۷)ابوداؤد(۳۲۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا ڈالا۔

۱۱۸۶- وَحَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۸۲۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو انہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا ڈالا۔

۱۱۸۷- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَرْمَلَةُ أَنَا وَقَالَ هَارُونُ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا.

البخاری (۴۳۶-۳۴۵۴-۴۴۴۴-۵۸۱۶) النسائی (۷۰۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے منہ پر چادر ڈال دی جب آپ گھبراتے تو چادر کو منہ سے ہٹا دیتے اور فرماتے یہود پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا **ڈالا دراصل آپ ان کے افعال سے ڈراتے تھے۔**

۱۱۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ النَّجْرَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي جُنْدَبٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِخَمْسٍ وَهُوَ يَقُولُ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خَلِيلًا وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۲۶۰)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے وصال سے پانچ روز قبل سنا آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اس چیز سے بری ہوتا ہوں کہ تم میں سے کسی کو اپنا خلیل بناؤں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے جیسا حضرت ابراہیم کو خلیل بنایا تھا اور اگر میں امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو "ابوبکر" کو خلیل بناتا۔ سنو تم میں سے پہلے لوگ اپنے نبیوں اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیتے تھے۔ سنو! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔

۴- بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا

مسجد بنانے کی فضیلت اور اس کی ترغیب

۱۱۸۹- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ

عبداللہ خولانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب مسجد نبوی کو بنایا تو انہوں نے لوگوں کو اس مسئلہ میں چہ میگوئیاں کرتے سنا آپ نے فرمایا تم نے اس مسئلہ میں

اللّٰہِ الْخَوْلَانِیَّ یَذْکُرُ اَنَّہٗ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِیْہِ حِیْنَ بَنٰی مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اِنَّکُمْ قَدْ اَکْثَرْتُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ بُکَیْرٌ حَسِبْتُ اَنَّہٗ قَالَ یَبْتَغِیْ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ تَعَالٰی بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَقَالَ ابْنُ عِیْسٰی فِیْ رِوَایَتِہٖ مِثْلَہٗ فِی الْجَنَّۃِ البخاری (۴۵۰)

بہت سے لے دے کی ہے حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: "جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے مسجد بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا"۔

۱۱۹۰- حَدَّثَنَا زُہَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰی وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُثَنّٰی قَالَا نَا الضَّحَّاکُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَکَرِہَ النَّاسُ ذٰلِکَ فَاَحَبُّوْا اَنْ یَّدَعَہٗ عَلٰی ہَیْئَتِہٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِلّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ الترمذی (۳۱۸) ابن ماجہ (۷۳۶)

محمود بن لبید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کو بنانا چاہا تو لوگوں نے اس کو ناپسند کیا وہ چاہتے تھے کہ مسجد کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا "جو شخص اللہ تعالیٰ کی (رضا جوئی) کے لیے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں اس جیسا مکان بنا دے گا۔"

۵- بَابُ النَّدْبِ اِلٰی وَضْعِ الْاَیْدِیْ عَلَی الرُّکَبِ فِی الرُّکُوْعِ وَنَسْخِ التَّطْبِیْقِ

حالتِ رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا

۱۱۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْہَمْدَانِیُّ وَاَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَۃَ قَالَا اَتَیْنَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فِیْ دَارِہٖ فَقَالَ اَصَلّٰی ہٰؤُلَاءِ خَلْفَکُمْ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَلَمْ یَاْمُرْنَا بِاَذَانٍ وَّلَا اِقَامَۃٍ قَالَ وَذَہَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَہٗ فَاَخَذَ بِاَیْدِیْنَا فَجَعَلَ اَحَدَنَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِہٖ قَالَ فَلَمَّا رَکَعَ وَضَعْنَا اَیْدِیَنَا عَلٰی رُکَبِنَا قَالَ فَضَرَبَ اَیْدِیَنَا وَطَبَّقَ بَیْنَ کَفَّیْہِ ثُمَّ اَدْخَلَہُمَا بَیْنَ فَخِذَیْہِ قَالَ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ اِنَّہٗ سَتَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اُمَرَاءُ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَنْ مِیْقَاتِہَا وَیَخْنُقُوْنَہَا اِلٰی شَرَقِ الْمَوْتٰی فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُمْ قَدْ فَعَلُوْا ذٰلِکَ فَصَلُّوا الصَّلٰوۃَ لِمِیْقَاتِہَا وَاجْعَلُوْا صَلٰوتَکُمْ مَعَہُمْ سُبْحَۃً وَاِذَا کُنْتُمْ ثَلَاثَۃً فَصَلُّوْا جَمِیْعًا وَاِذَا کُنْتُمْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَلْیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ وَاِذَا رَکَعَ اَحَدُکُمْ فَلْیُفْرِشْ ذِرَاعَیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَلْیَجْنَاْ وَلْیُطَبِّقْ بَیْنَ کَفَّیْہِ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی اخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَاَرَاہُمْ۔

اسود اور علقمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم دونوں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر آئے انہوں نے کہا "کیا ان لوگوں نے تمہارے پیچھے نماز پڑھ لی"؟ ہم نے کہا نہیں انہوں نے کہا تو اٹھو اور نماز پڑھ لو"۔ اور ہمیں اذان اور اقامت کا حکم نہیں دیا ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے تو انہوں نے ہمارا ہاتھ پکڑ کر ایک کو دائیں طرف اور دوسرے کو بائیں طرف کر دیا جب انہوں نے رکوع کیا تو ہم نے اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھا انہوں نے ہمارے ہاتھوں پر (ہاتھ) مارا اور ہتھیلیوں کو جوڑ کر رانوں کے درمیان رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا "عنقریب تم پر ایسے امراء اور حکام مسلط ہوں گے جو نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر کے پڑھیں گے اور وقت کو بہت تنگ کر دیں گے جب تم ان کو ایسا کرتے دیکھو تو نماز اپنے وقت پر پڑھ لو اور ان کے ساتھ دوبارہ نفل پڑھ لو اور جب تم تین آدمی ہو تو مل کر نماز پڑھو اور جب تین سے زیادہ ہو تو تم میں سے ایک شخص امام ہو جائے اور جب رکوع کرو اپنے

النسائی (٧١٨-١٠٢٨-١٠٢٩)

ہاتھوں کو رانوں کے درمیان ملا کر رکھو (یہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیاں کچھ کشادہ کر کے رکھی ہوئی ہیں۔

١١٩٢- وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ نَا مُفَضَّلٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَجَرِيرٍ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ.

سابقہ (١١٩١)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی علقمہ اور اسود سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

١١٩٣- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ أَصَلّٰى مَنْ خَلْفَكُمْ قَالَا نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلَى رُكَبِنَا فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

سابقہ (١١٩١)

علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں کہ وہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ نے کہا "کیا دوسرے لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟" انھوں نے کہا "ہاں"۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے درمیان کھڑے ہوئے ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا پھر رکوع کیا ہم نے اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا' حضرت عبداللہ بن مسعود نے ہمارے ہاتھوں پر (ہاتھ) مارا اور دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھا (اس عمل کو تطبیق کہتے ہیں۔سعیدی) جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا ہے۔

ف: تطبیق صرف عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تفردات میں سے ہے۔ باقی صحابہ' تابعین اور تمام ائمہ کے نزدیک تطبیق منسوخ ہے۔ ناسخ کا ذکر اگلی حدیث میں ہے۔ (سعیدی)

١١٩٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ أَبِي قَالَ وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَقَالَ لِي أَبِي اضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ إِنَّا نُهِينَا عَنْ هٰذَا وَأُمِرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ.

البخاری (٧٩٠) ابوداؤد (٨٦٧) النسائی (١٠٣١-١٠٣٢) الترمذی (٢٥٩) ابن ماجہ (٨٧٣)

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھے۔ میرے والد نے کہا "تم اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھو"۔ وہ کہتے ہیں میں نے پھر ایسے ہی کیا انھوں نے پھر میرے ہاتھوں پر مارا اور فرمایا "ہم اس سے روک دیے گئے ہیں اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں"۔

۱۱۹۵- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ فَنُهِينَا عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ. ماجه(۱۱۹٤)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۱۹٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَقُلْتُ بِيَدَيَّ هَكَذَا يَعْنِي طَبَّقَ بِهِمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَقَالَ أَبِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أُمِرْنَا بِالرُّكَبِ. ماجه(۱۱۹٤)

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رکوع کیا اور دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لیا۔ میرے والد نے کہا پہلے ہم ایسا ہی کرتے تھے مگر بعد میں ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

۱۱۹۷- حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ ابْنِ عَدِيٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَلَمَّا رَكَعْتُ شَبَّكْتُ أَصَابِعِي وَجَعَلْتُهُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَضَرَبَ يَدَيَّ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أُمِرْنَا أَنْ نَرْفَعَ إِلَى الرُّكَبِ. ماجه(۱۱۹٤)

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھی تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈال کر دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا انہوں نے میرے ہاتھ پر (ہاتھ) مارا اور نماز کے بعد فرمایا: "پہلے ہم ایسا کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

ف: اس حدیث میں تطبیق کے علاوہ مندرجہ ذیل امور بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تفردات میں سے ہیں۔

- جماعت کے لیے امام کے علاوہ تین آدمیوں کا ہونا۔
- اگر امام کے علاوہ دو آدمی ہوں تو ایک امام کے دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب ہو۔
- گھر میں جماعت کے لیے اذان اور اقامت کا نہ ہونا

دیگر فوائد

- اگر امام وقت مختار میں نماز نہ پڑھائے تو لوگ وقت مختار میں نماز پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ پڑھیں۔
- عذر شرعی کی بناء پر جماعت کو چھوڑا جا سکتا ہے۔
- امام کے ساتھ دوبارہ نفل پڑھنا جائز ہے۔ اور اس سے فجر عصر اور مغرب کی نمازیں دیگر دلائل سے مستثنیٰ ہیں۔
- اگر امام تاخیر سے جماعت کراتا ہو پھر بھی نفل کی نیت سے امام کے ساتھ نماز پڑھیں تاکہ امت انتشار، افتراق اور نفاق کا شکار نہ ہو۔

٦- بَابُ جَوَازِ الْإِقْعَاءِ عَلَى الْعَقِبَيْنِ

نماز میں ایڑیوں پر بیٹھنا

۱۱۹۸- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا جَمِيعًا أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قدموں پر بیٹھنے کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا "یہ تو سنت ہے" ہم نے کہا "ہمارا خیال ہے اس میں مشقت ہے" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "نہیں! یہ

الأَلْيَتَيْنِ عَلَى قَدَمَيْنِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ ﷺ.

ابوداؤد(۸٤٥)الترمذی(۲۸۳)

تمہارے نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے"۔

۷- بَابُ تَحْرِيمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ وَنَسْخِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَتِهِ

١١٩٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ قَالَا نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهْ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لٰكِنِّي سَكَتُّ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قَالَ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ وَقَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعَى غَنَمًا لِي قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّيبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لٰكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا

نماز میں کلام کو حرام کرنا اور اباحتِ سابقہ کو منسوخ کرنا

حضرت معاویہ بن حکم اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں شریک تھا کہ جماعت میں کسی شخص کو چھینک آئی۔ میں نے کہا "یرحمک اللہ" لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا "کاش یہ مر چکا ہوتا تم مجھے کیوں گھور رہے ہو؟" یہ سن کر انہوں نے اپنی رانوں پر ہاتھ مارنا شروع کر دیا جب میں نے سمجھا وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ پر میرے ماں باپ فدا ہوں میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے بہتر کوئی سمجھانے والا نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم! آپ نے مجھے جھڑ کا نہ برا بھلا کہا' نہ مارا' نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا: "نماز میں باتیں نہیں کرنی چاہئیں' نماز میں صرف تسبیح' تکبیر اور تلاوت کرنی چاہیے۔ (اوکما قال رسول اللہ ﷺ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں دورِ جاہلیت کے قریب تھا اور اللہ تعالیٰ نے دولتِ اسلام سے سرفراز کر دیا' ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں (اٹکل پچو سے غیب کی خبریں بتانے والے) کے پاس جاتے ہیں فرمایا' تم ان کے پاس مت جاؤ" میں نے عرض کیا ہم میں سے بعض لوگ بدشگون لیتے ہیں فرمایا: "یہ ان کی من گھڑت بات ہے تم اس کے درپے مت ہو"۔ میں نے پھر عرض کیا ہم میں سے بعض لوگ رمل (زائچہ بنانا) کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "انبیاء (کرام) میں سے ایک نبی کو یہ علم دیا گیا تھا جس شخص کا عمل اس کے مطابق ہو تو صحیح ہے"۔ حضرت معاویہ بن حکم نے کہا میری ایک لونڈی تھی جو احد اور جوانیہ میں میری بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ایک دن میں وہاں گیا تو دیکھا کہ بھیڑیا ایک بکری کو اٹھا کر لے گیا ہے میں بھی آخر انسانوں میں سے ایک انسان ہوں اور

قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ۔

ابوداؤد(۹۳۰-۳۲۸۲-۳۹۰۹) النسائی(۱۲۱۷)

سب کی طرح مجھے بھی غصہ آتا ہے میں نے اس کے ایک تھپڑ مار دیا پھر مجھے افسوس ہوا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ ''میں اس لونڈی کو آزاد نہ کر دوں؟'' آپ نے فرمایا اس کو میرے پاس لے کر آؤ میں اسے آپ کے پاس لے کر آیا۔ آپ نے اس سے پوچھا ''اللہ کہاں ہے؟'' اس نے کہا ''آسمان پر'' آپ نے فرمایا ''میں کون ہوں؟'' اس نے کہا ''اللہ کے رسول'' آپ نے فرمایا ''اس کو آزاد کر دو یہ مؤمنہ ہے''۔

۱۲۰۰- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔ سابقہ(۱۱۹۹)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۱۲۰۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوْا نَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا۔

البخاری(۱۱۹۹-۱۱۹۹-۳۸۷۵) ابوداؤد(۹۲۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم زمانہ رسالت میں رسول اللہ ﷺ کو حالت نماز میں سلام کرلیا کرتے تھے اور آپ ہمیں سلام کا جواب دیتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے ہاں سے لوٹ کر آئے اور آپ کو (حالتِ نماز میں) سلام کیا تو آپ نے جواب نہیں دیا' ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم (پہلے) آپ کو (حالتِ نماز میں) سلام کرتے تھے اور آپ جواب دیتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''نماز میں صرف نماز ہی کی طرف مشغول رہنا چاہیے'' (یعنی نماز میں افعال نماز کے علاوہ کوئی اور کام یا کلام نہیں کرنا چاہیے)۔

۱۲۰۲- حَدَّثَنِيْ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ قَالَ نَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔ سابقہ(۱۲۰۱)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۲۰۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهِ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ۔ البخاری(۱۲۰۰-۴۵۳۴) ابوداؤد(۹۴۹) الترمذی(۴۰۵-۲۹۸۶) النسائی(۱۲۱۸)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پہلے ہم نماز میں باتیں کیا کرتے تھے ہر ایک شخص نماز میں اپنے صاحب سے بات کرتا تھا حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی و قوموا للہ قانتین۔ اس کے بعد ہمیں (نماز میں) خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور باتوں سے روک دیا گیا۔

۱۲۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ(۱۲۰۳)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۰۰۰- بَابُ الْإِشَارَةِ بِالسَّلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں سلام کا اشارہ کرنا

۱۲۰۵- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَنِي لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يَسِيرُ قَالَ قُتَيْبَةُ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ إِنَّكَ سَلَّمْتَ آنِفًا وَأَنَا أُصَلِّي وَهُوَ مُوَجِّهٌ حِينَئِذٍ قِبَلَ الْمَشْرِقِ.

النسائی(۱۱۸۸) ابن ماجہ(۱۰۱۸)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا پھر میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' راوی کہتے ہیں کہ اس وقت حضور ﷺ سواری پر نفل پڑھ رہے تھے' حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو سلام کیا' آپ نے اشارہ سے جواب دیا' نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا: ''تم نے مجھے ابھی سلام کیا حالانکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضرت جابر کہتے ہیں اس وقت آپ کا چہرہ مشرق کی جانب تھا۔

۱۲۰۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هٰكَذَا وَ أَوْمَى زُهَيْرٌ بِيَدِهِ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي هٰكَذَا وَ أَوْمَى زُهَيْرٌ أَيْضًا بِيَدِهِ نَحْوَ الْأَرْضِ وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ لَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ زُهَيْرٌ وَأَبُو الزُّبَيْرِ جَالِسٌ مُسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةِ فَقَالَ بِيَدِهِ أَبُو الزُّبَيْرِ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَقَالَ بِيَدِهِ إِلَى غَيْرِ الْكَعْبَةِ. ابوداؤد(۹۲۶)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنو مصطلق کی طرف جا رہے تھے راستہ میں آپ نے مجھے کسی کام سے بھیجا جب میں لوٹ کر آپ کے پاس آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے میں نے بات شروع کی تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا' اس وقت آپ قرآن پڑھ رہے تھے اور (رکوع اور سجدہ کے لیے) سر سے اشارہ کرتے تھے نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا: ''جس کام کے لیے میں نے تمہیں بھیجا تھا تم نے اس کا کیا کیا؟ کیونکہ نماز میں مشغول ہونے کی وجہ سے میں تمہاری بات کا جواب نہیں دے سکا۔ نیز بیان کرتے ہیں کہ ابو الزبیر نے بتایا کہ بنو مصطلق کا رخ قبلہ کی طرف نہیں تھا۔

۱۲۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَبَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ فَرَجَعْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَوَجْهُهُ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي. البخاری(۱۲۱۷)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے' آپ نے مجھے کسی کام سے بھیجا' جب میں لوٹ کر آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا منہ قبلہ کی طرف نہ تھا' میں نے سلام کیا تو آپ نے جواب نہیں دیا' نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں نے جواب صرف اس وجہ سے نہیں دیا کہ میں

نماز پڑھ رہا تھا۔

۱۲۰۸- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا كَثِيْرُ بْنُ شِنْظِيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَاجَةٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَمَّادٍ۔ سابقہ (۱۲۰۷)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۸- بَابُ جَوَازِ لَعْنِ الشَّيْطٰنِ فِيْ اَثْنَاءِ الصَّلٰوةِ وَ التَّعَوُّذِ مِنْهُ وَ جَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيْلِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں شیطان پر لعنت کرنا' اس سے پناہ مانگنا اور عمل قلیل کا جائز ہونا

۱۲۰۹- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ جَعَلَ يَفْتِكُ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلٰوةَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمْكَنَنِيْ مِنْهُ فَذَعَتُّهُ فَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَرْبِطَهُ اِلٰى جَنْبِ سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوْا تَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ اَجْمَعُوْنَ اَوْ كُلُّكُمْ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ اَخِيْ سُلَيْمٰنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ فَرَدَّهُ اللّٰهُ خَاسِئًا۔

البخاری (۴۶۱-۱۲۱۰-۳۲۸۴-۳۴۲۳-۴۸۰۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گزشتہ شب ایک زبردست جن میری طرف بڑھا تا کہ میری نماز توڑ دے لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے میرے قابو میں کر دیا' میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا اور ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دوں حتیٰ کہ صبح ہوتے ہی تم سب اسے دیکھ لو۔ پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آ گئی۔ "اے اللہ! مجھے معاف فرما دے اور مجھے ایسی سلطنت دے جو میرے بعد کسی اور کو نہ ملے"۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس جن کو ناکام و نامراد لوٹا دیا۔

۱۲۱۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا شَبَابَةُ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَوْلُهُ فَذَعَتُّهُ وَاَمَّا ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فَقَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ فَدَعَتُّهُ۔ سابقہ (۱۲۰۹)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۱۲۱۱- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَ بَسَطَ يَدَهُ كَاَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرنے کے بعد یہ کلمات فرما رہے تھے اعوذ باللہ منک (میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں) پھر فرمایا میں تین بار تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کرتا ہوں پھر اپنا داہنا ہاتھ بڑھایا جیسے کوئی چیز پکڑ رہے ہوں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آج

سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ وَاللَّهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ. النسائی (١٢١٤)

آپ سے نماز میں ایسے کلمات سنے جو پہلے نہ سنے تھے اور آپ کو نماز میں ہاتھ بڑھاتے ہوئے بھی دیکھا آپ نے فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس (العیاذ باللہ) میرا منہ جلانے کے لیے انگارے لے کر آیا تو میں نے تین بار کہا اعوذ باللہ منک۔ پھر میں نے تین بار کہا میں اللہ تعالیٰ کی مکمل لعنت تجھ پر ڈالتا ہوں۔ وہ پیچھے نہیں ہٹا بالآخر میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کیا تھا اگر مجھے سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو وہ صبح تک بندھا رہتا اور مدینہ کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے۔

٩- بَابُ جَوَازِ حَمْلِ الصِّبْيَانِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَّ ثِيَابَهُمْ مَحْمُولَةٌ عَلَى الطَّهَارَةِ حَتَّى يَتَحَقَّقَ نَجَاسَتُهَا وَأَنَّ الْفِعْلَ الْقَلِيلَ لَا يُبْطِلُ الصَّلَاةَ وَكَذَا إِذَا فَرَّقَ الْأَفْعَالَ

حالتِ نماز میں بچوں کے اٹھانے کا جواز جب تک نجاست محقق نہ ہو کپڑوں کا پاک ہونا اور عمل قلیل سے نماز کا باطل نہ ہونا

١٢١٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا قَالَ يَحْيَى قَالَ مَالِكٌ نَعَمْ. البخاری (٥١٦-٥٩٩٦) ابوداود (٩١٧-٩١٨-٩١٩-٩٢٠) النسائی (٨٢٦-٧١١-١٢٠٤-١٢٠٣)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نماز میں اپنی نواسی امامہ کو اٹھائے ہوئے تھے (یہ آپ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بچی تھی جو ابوالعاص کے نکاح سے پیدا ہوئی تھیں) حالت قیام میں آپ امامہ کو اٹھا لیتے اور جب آپ سجدہ کرتے تو انہیں زمین پر بٹھا دیتے۔

١٢١٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَابْنِ عَجْلَانَ سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ بِنْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا. راجع (١٢١٢)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے اور امامہ بنت ابی العاص (جو کہ حضرت زینب بنت رسول اللہ کی صاحبزادی تھیں) آپ کے کندھے پر تھیں جب آپ رکوع میں جاتے تو آپ انہیں اتار دیتے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو پھر اٹھا لیتے۔

١٢١٤- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے ہیں اور

وهب قال اخبرني مخرمة عن ابيه عن عمرو بن سليم الزرقي قال سمعت ابا قتادة الانصاري يقول رأيت رسول الله ﷺ يصلي للناس وامامة بنت ابي العاص على عنقه فاذا سجد وضعها. سابقہ (۱۲۱۲)

امامہ بنت العاص رضی اللہ عنہا آپ کی گردن پر ہیں' جب آپ سجدہ کرتے تو ان کو بٹھا دیتے۔

۱۲۱۵- حدثنا قتيبة بن سعيد قال نا ليث ح وحدثنا محمد بن المثنى قال نا ابو بكر الحنفي قال عبد الحميد بن جعفر جميعا عن سعيد المقبري عن عمرو بن سليم الزرقي سمع ابا قتادة يقول بينا نحن في المسجد جلوس خرج علينا رسول الله ﷺ بنحو حديثهم غير انه لم يذكر انه ام الناس في تلك الصلوٰة. سابقہ (۱۲۱۲)

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے' رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ امام مسلم فرماتے ہیں اس کے بعد حدیث حسب سابق ہے۔ البتہ اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ آپ نے اس میں لوگوں کی امامت کرائی۔

۱۰- باب جواز الخطوة والخطوتين في الصلوٰة وانه لا كراهة في ذلك اذا كان لحاجة وجواز صلوٰة الامام على موضع ارفع من المامومين للحاجة كتعليم الصلوٰة او غير ذلك

نماز میں ضرورت کی بناء پر ایک دو قدم چلنا اور امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر ہونا

۱۲۱۶- حدثنا يحيى بن يحيى وقتيبة بن سعيد كلاهما عن عبد العزيز قال يحيى انا عبد العزيز بن ابي حازم عن ابيه ان نفرا جاءوا الى سهل بن سعد قد تماروا في المنبر من اي عود هو فقال اما والله اني لاعرف من اي عود هو ومن عمله ورأيت رسول الله ﷺ اول يوم جلس عليه قال فقلت له يا ابا العباس فحدثنا قال ارسل رسول الله ﷺ الى امرأة قال ابو حازم انه ليسميها يومئذ انظري غلامك النجار يعمل لي اعوادا اكلم الناس عليها فعمل هذه الثلاث درجات ثم امر بها رسول الله ﷺ فوضعت هذا الموضع فهي من طرفاء الغابة ولقد رأيت رسول الله ﷺ قام عليه فكبر وكبر الناس وراءه وهو على المنبر ثم رفع فنزل القهقرى حتى سجد في اصل المنبر ثم عاد حتى فرغ

ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے درآں حالیکہ وہ لوگ اس بات میں بحث کر رہے تھے کہ منبر نبوی کس لکڑی کا بنا ہوا تھا؟ حضرت سہل نے کہا خدا کی قسم! میں جانتا ہوں کہ وہ منبر کس لکڑی کا تھا اور اسے کس نے بنایا تھا اور مجھے وہ وقت یاد ہے جب رسول اللہ ﷺ اس منبر پر پہلی بار رونق افروز ہوئے تھے۔ ابو حازم کہتے ہیں میں نے کہا اے ابو العباس! آپ یہ واقعہ بیان کیجئے۔ انہوں نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کے پاس قاصد بھیجا' (ابو حازم کہتے ہیں کہ سہل نے اس عورت کا نام بھی بتلایا تھا۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے لڑکے سے کہو کہ وہ میرے لیے لکڑی کا ایک منبر بنا دے جس پر بیٹھ کر میں لوگوں سے خطاب کروں' اس لڑکے نے تین سیڑھیوں کا جھاؤ کی لکڑی سے ایک منبر بنا دیا' رسول اللہ ﷺ کے حکم سے

مِنْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِيْ.

البخاري(٤٤٨)

وہ منبر اس جگہ رکھ دیا گیا' میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی آپ کی اقتداء میں تکبیر کہی درآں حالیکہ آپ منبر پر تھے پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا الٹے پاؤں پیچھے اتر کر منبر کی جڑ میں سجدہ کیا پھر منبر پر کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ نماز پوری کر لی اس کے بعد لوگوں سے متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! میں نے یہ کام اس لیے کیا ہے تاکہ تم میری اقتداء کرو اور میری نماز کو جان لو!

١٢١٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ اَنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَسَاَلُوْهُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ مِنْبَرُ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقُوا الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ.

البخاري(٣٧٧-٩١٧)ابوداؤد(١٠٨٠)النسائي(٧٣٨)ابن ماجه(١٤١٦)

امام مسلم نے ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح بیان کی ہے۔

١١- بَابُ كَرَاهَةِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

١٢١٨- حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوْسَى الْقَنْطَرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ خَالِدٍ وَاَبُوْ اُسَامَةَ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

الترمذي(٣٨٣)النسائي(٨٨٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

١٢- بَابُ كَرَاهَةِ مَسْحِ الْحَصٰى وَتَسْوِيَةِ التُّرَابِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کنکریاں ہٹانے اور مٹی صاف کرنے کی کراہت

١٢١٩- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ مُعَيْقِيْبٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْحَ فِي الْمَسْجِدِ يَعْنِي الْحَصٰى قَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً.

البخاري(١٢٠٧)ابوداؤد(٩٤٦)الترمذي(٣٧٩)النسائي

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز میں سجدہ گاہ سے کنکریاں ہٹانے کے بارے میں فرمایا: "اگر تمہیں ایسا کرنا ہی پڑے تو ایک بار کرو"۔

(۱۱۹۱) ابن ماجہ (۱۰۲۶)

۱۲۲۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ يَحْيَى ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَيْقِيبٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَسْحِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَاحِدَةً. سابقہ (۱۲۱۹)

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں کنکریوں کے بارے میں پوچھا فرمایا: ایک بار۔

۱۲۲۱- وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِيهِ حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ. سابقہ (۱۲۱۹)

امام مسلم نے ایک اور سند سے حضرت معیقیب سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

۱۲۲۲- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً. سابقہ (۱۲۱۹)

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سجدہ گاہ سے مٹی برابر کرنے والے شخص سے فرمایا: اگر تمہیں ایسا کرنا ہی پڑے تو ایک بار کرو۔

۱۳- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا

مسجد میں تھوکنے کی ممانعت

۱۲۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأٰى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلّٰى. البخاری (۴۰۶) النسائی (۷۲۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی جانب دیوار میں تھوک لگا ہوا دیکھا' آپ نے اسے کھرچ ڈالا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: جب تم نماز میں ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکو کیونکہ اللہ تعالیٰ نماز کے وقت نمازی کے سامنے ہوتا ہے۔

۱۲۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَأٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ إِلَّا الضَّحَّاكَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ نُخَامَةً فِي

امام مسلم فرماتے ہیں دیگر کئی اسانید سے اس کی مثل مروی ہے۔

القبلة بمثل حديث مالك.

البخاری (۷۵۳-۱۲۱۳-۷۵۳) ابوداؤد (۴۷۹) ابن ماجہ (۷۶۳)

۱۲۲۵- حدثنا يحيى بن يحيى وابو بكر بن ابي شيبة وعمرو الناقد جميعا عن سفيان قال يحيى انا سفيان بن عيينة عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن ابي سعيد الخدري ان النبي ﷺ راى نخامة في قبلة المسجد فحكها بحصاة ثم نهى ان يبزق الرجل عن يمينه او امامه ولكن يبزق عن يساره او تحت قدمه اليسرى. البخاری (۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۴) النسائی (۷۲۴) ابن ماجہ (۷۶۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی جانب مسجد میں بلغم دیکھا۔ آپ نے اسے ایک کنکری سے کھرچ ڈالا پھر آپ نے دائیں جانب یا سامنے تھوکنے سے منع فرمایا اور بائیں جانب یا قدم کے نیچے تھوکنے کی اجازت دی۔

۱۲۲۶- وحدثني ابو الطاهر وحرملة قالا نا ابن وهب عن يونس ح وحدثني زهير بن حرب قال نا يعقوب بن ابراهيم قال نا ابي كلاهما عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن ان ابا هريرة وابا سعيد اخبراه ان رسول الله ﷺ راى نخامة بمثل حديث ابن عيينة سابقہ (۱۲۲۵)

امام مسلم نے ایک اور سند ذکر کر کے فرمایا اس سے بھی مثل سابق مروی ہے۔

۱۲۲۷- وحدثنا قتيبة بن سعيد عن مالك ابن انس فيما قرئ عليه عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان النبي ﷺ راى بصاقا في جدار القبلة او مخاطا او نخامة فحكه. البخاری (۴۰۷)

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے قبلہ کی جانب دیوار میں تھوک یا رینٹ یا بلغم دیکھا تو اسے کھرچ ڈالا۔

۱۲۲۸- حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وزهير بن حرب جميعا عن ابن علية قال زهير نا ابن علية عن القاسم بن مهران عن ابي رافع عن ابي هريرة ان رسول الله ﷺ راى نخامة في قبلة المسجد فاقبل على الناس فقال ما بال احدكم يقوم مستقبل ربه فيتنخع امامه ايحب احدكم ان يستقبل فيتنخع في وجهه فاذا تنخع احدكم فليتنخع عن يساره تحت قدمه فان لم يجد فليقل هكذا ووصف القاسم فتفل في ثوبه ثم مسح بعضه على بعض. النسائی (۳۰۸) ابن ماجہ (۱۰۲۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی جانب مسجد میں تھوک دیکھا تو لوگوں سے متوجہ ہو کر فرمایا ”تم لوگ کیا کرتے ہو؟ ایک شخص اپنے رب کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے پھر اپنے سامنے تھوکتا ہے کیا تم لوگ یہ پسند کرتے ہو کہ کوئی شخص تمہارے سامنے کھڑا ہو کر تمہارے سامنے تھوک دے؟ جب تم میں سے کسی کو تھوکنا ہو تو بائیں طرف قدم کے نیچے تھوکے یا کپڑے میں تھوک کر اسے صاف کرے (یہ عمل آپ نے کر کے دکھایا۔ حدیث کے راویوں نے بھی ایسا کیا)۔

۱۲۲۹- وحدثنا شيبان بن فروخ قال نا عبد الوارث

امام مسلم فرماتے ہیں کہ کئی اور اسناد سے بھی اس کی مثل

ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَرُدُّ ثَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ. سابقہ (١٢٢٨)

مروی ہے۔ البتہ ایک سند میں یہ زیادتی ہے کہ حضرت ابوہریرہ یہ کہتے ہیں کہ گویا میں دیکھتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ (تھوک کو) کپڑے میں مل دیتے تھے۔

١٢٣٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَوٰةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ. البخاری (٤١٢-٤١٣-١٢١٤)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات میں مشغول ہوتا ہے اس لیے اپنے سامنے اور دائیں طرف نہ تھوکے ہاں بائیں جانب یا قدم کے نیچے تھوک سکتا ہے۔

١٢٣١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا.

ابوداؤد (٤٧٥) الترمذی (٥٧٢) النسائی (٧٢٢)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کر دینا ہے۔

١٢٣٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ أَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ التَّفْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا. البخاری (٤١٥) ابوداؤد (٤٧٤)

شعبہ بیان کرتے ہیں میں نے قتادہ سے مسجد میں تھوکنے کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔

١٢٣٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ ابْنُ مَيْمُونٍ قَالَ نَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ. مسلم تحفۃ الاشراف (١١٩٣١)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے تمام اعمال پیش کیے گئے میں نے امت کے اچھے اعمال میں "راستہ میں ایذا دینے والی چیز کا ہٹانا" دیکھا اور برے اعمال میں مسجد میں "وہ تھوک دیکھا جس کو دفن نہ کیا گیا ہو"۔

١٢٣٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِيْ قَالَ نَا كَهْمَسٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَأَيْتُهُ تَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ. ابوداؤد (٤٨٣-٤٨٤)

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی میں نے دیکھا آپ نے تھوکا اور اسے اپنے (بائیں) جوتے سے مل ڈالا۔

١٢٣٥ - وَحَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَتَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ الْيُسْرٰى. سابقہ (١٢٣٤)

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے تھوکا اور اسے اپنے بائیں جوتے سے مل ڈالا۔

١٤ - بَابُ جَوَازِ الصَّلٰوةِ فِي النَّعْلَيْنِ

جوتے پہن کر نماز پڑھنے کا جواز

١٢٣٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِيْ مَسْلَمَةَ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ. البخاری (٣٨٦-٥٨٥٠) الترمذی (٤٠٠) النسائی (٧٧٤)

سعید بن یزید کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، کیا رسول اللہ ﷺ جوتے پہن کر نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں!

١٢٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ أَبِيْ مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا بِمِثْلِهِ. سابقہ (١٢٣٦)

امام مسلم کہتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی حسب سابق مروی ہے۔

١٥ - بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ

بیل بوٹے دار کپڑوں میں نماز کی کراہت

١٢٣٨ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ وَقَالَ شَغَلَتْنِيْ أَعْلَامُ هٰذِهِ فَاذْهَبُوْا بِهَا إِلٰى أَبِيْ جَهْمٍ وَأْتُوْنِيْ بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ. البخاری (٧٥٢) ابوداؤد (٩١٤-٤٠٥٢) النسائی (٧٧٠) ابن ماجہ (٣٥٥٠)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نقشین چادر میں نماز پڑھی پھر فرمایا: اس چادر کے نقوش میرے انہماک میں خلل انداز ہوئے یہ چادر ابوجہم کو دے دو اور اس کی چادر مجھے لا دو۔

١٢٣٩ - وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ خَمِيْصَةٍ ذَاتِ أَعْلَامٍ فَنَظَرَ إِلٰى عَلَمِهَا فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ اذْهَبُوْا بِهٰذِهِ الْخَمِيْصَةِ إِلٰى أَبِيْ جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَأْتُوْنِيْ بِأَنْبِجَانِيِّهِ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِيْ آنِفًا فِيْ صَلٰوتِيْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک نقشین چادر اوڑھ کر نماز پڑھنے لگے نماز میں آپ کی نظر اس کے نقوش پر پڑی نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا: یہ چادر ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور ان کی چادر مجھے لا دو کیونکہ اس چادر نے میری توجہ میں خلل ڈال دیا۔

مسلم تحفة الاشراف (١٦٧٢٢)

١٢٤٠- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَتْ لَهٗ خَمِيْصَةٌ لَهَا عَلَمٌ فَكَانَ يَتَشَاغَلُ بِهَا فِى الصَّلٰوةِ فَاَعْطَاهَا اَبَا جَهْمٍ وَ اَخَذَ كِسَاءً لَهٗ اَنْبِجَانِيًّا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ کے پاس ایک نقشین چادر تھی جس کے نقوش کی وجہ سے آپ کی توجہ میں خلل ہوتا تھا آپ نے وہ چادر ابوجہم کو دے دی اور اس سے سادہ چادر لے لی۔

مسلم تحفة الاشراف (١٧٢٧٥)

١٦- بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ الَّذِىْ يُرِيْدُ اَكْلَهٗ فِى الْحَالِ

کھانے کے وقت نماز کی کراہت

١٢٤١- اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر نماز کی اقامت (تکبیر) کے وقت شام کا کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھالو۔

الترمذی (٣٥٣) النسائی (٨٥٢) ابن ماجہ (٩٣٣)

١٢٤٢- وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِىُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِهٖ قَبْلَ اَنْ تُصَلُّوْا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مغرب کی نماز کھڑی ہونے لگے اور شام کا کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھالو کھانے سے پہلے نماز نہ پڑھو۔

مسلم تحفة الاشراف (١٥٢١)

١٢٤٣- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَ حَفْصٌ وَوَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَنَسٍ.

ایک اور سند سے بھی حضرت انس کی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

ابن ماجہ (٩٣٥)

١٢٤٤- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَا نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلَنَّ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ. البخاری (٦٧٣)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے سامنے شام کا کھانا رکھ دیا جائے اور جماعت بھی کھڑی ہو جائے تو وہ پہلے کھانا کھائے اور کھانے سے فراغت سے پہلے نماز کے لیے جلدی نہ کرے۔

١٢٤٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَنَسٌ يَعْنِى ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ح

ایک اور سند سے بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَيُّوْبَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ. البخاری(۶۷۳-۵۴۶۳)ابن ماجہ(۹۳۴)

۱۲۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ قَالَ تَحَدَّثْتُ اَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ حَدِيْثًا وَكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لَحَّانَةً وَكَانَ لِاُمِّ وَلَدٍ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ مَالَكَ لَا تُحَدِّثُ كَمَا يَتَحَدَّثُ ابْنُ اَخِيْ هٰذَا اَمَا اِنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ مِنْ اَيْنَ اُتِيْتَ هٰذَا اَدَّبَتْهُ اُمُّهٗ وَاَنْتَ اَدَّبَتْكَ اُمُّكَ قَالَ فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَاَضَبَّ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَاٰى مَائِدَةَ عَائِشَةَ قَدْ اُتِيَ بِهَا قَامَ قَالَتْ اَيْنَ قَالَ اُصَلِّيْ قَالَتِ اجْلِسْ قَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ قَالَتِ اجْلِسْ غُدَرُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ.

ابوداؤد(۸۹)

ابن ابی عتیق بیان کرتے ہیں کہ میں اور قاسم بن محمد (حضرت عائشہ کے بھتیجے) حضرت عائشہ سے ایک حدیث بیان کرنے لگے۔ قاسم بن محمد بہت باتونی تھے (ان کی ماں ام ولد تھیں) حضرت عائشہ نے ان سے فرمایا "کیا بات ہے تم اس بھتیجے کی طرح باتیں کیوں نہیں کرتے؟ میں جانتی ہوں تم کہاں سے آئے ہو اسے اس کی ماں نے ادب سکھایا ہے اور تمہیں تمہاری ماں نے"۔ یہ سن کر قاسم رنجیدہ ہوئے اور حضرت عائشہ سے اپنے رنج کا اظہار بھی کیا' قاسم نے جب دیکھا کہ حضرت عائشہ دستر خوان لگوا رہی ہیں تو وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے حضرت عائشہ نے پوچھا "کہاں جا رہے ہو؟" کہنے لگے "نماز پڑھنے"۔ حضرت عائشہ نے فرمایا "بیٹھ جاؤ"۔ وہ کہنے لگے "میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں"۔ دوسری بار حضرت عائشہ نے فرمایا: "اے بے وفا! بیٹھ جا! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: نہ کھانے کے وقت نماز پڑھو نہ حوائج ضروریہ کے وقت (یعنی جس وقت تم قضاء حاجت کو روک رہے ہو)۔

۱۲۴۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ حَزْرَةَ الْقَاصُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةَ الْقَاسِمِ.

سابقہ(۱۲۴۶)

ایک اور سند سے بھی حضرت عائشہ کی یہ روایت منقول ہے لیکن اس میں قاسم بن محمد کا قصہ نہیں ہے۔

۱۷- بَابُ نَهْيِ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا اَوْ كُرَّاثًا اَوْ نَحْوَهَا مِمَّا لَهٗ رَائِحَةٌ كَرِيْهَةٌ عَنْ حُضُوْرِ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَذْهَبَ ذٰلِكَ الرِّيْحُ وَاِخْرَاجِهٖ مِنَ الْمَسْجِدِ

لہسن یا کوئی اور بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانے کی کراہت

۱۲۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول

قَالَ نَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّومَ فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ قَالَ زُهَيْرٌ فِي غَزْوَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ خَيْبَرَ.

البخاری (۸۵۳) ابوداؤد (۳۸۲۵)

اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر میں فرمایا: جو اس درخت یعنی لہسن سے کھائے وہ مسجدوں میں نہ آئے۔

۱۲۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا يَعْنِي الثُّومَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۹۶۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس ترکاری یعنی لہسن کو کھائے وہ اس وقت تک ہماری مسجد میں نہ آئے جب تک اس کے منہ سے بدبو نہ چلی جائے۔

۱۲۵۰- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الثُّومِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا وَلَا يُصَلِّي مَعَنَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۰۰۶)

ابن صہیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے لہسن کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا ”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اس درخت سے کھائے وہ ہمارے قریب آئے نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے“۔

۱۲۵۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَلَا يُؤْذِيَنَّا بِرِيحِ الثُّومِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۲۹۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اس درخت سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب آئے نہ ہمیں لہسن کی بو سے تکلیف دے۔

۱۲۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ فَأَكَلْنَا مِنْهُمَا فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۹۸۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پیاز اور گندنا کھانے سے منع فرمایا، ہم نے ضرورت سے مغلوب ہو کر انہیں کھالیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو ان بدبودار درختوں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی ان چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے جن سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے“۔

۱۲۵۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَفِي رِوَايَةِ حَرْمَلَةَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پیاز یا لہسن کھائے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے علیحدہ رہے اسے چاہیے کہ اپنے گھر بیٹھے۔ ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں ہنڈیا لائی گئی جس

بصلا فليعتزلنا او ليعتزل مسجدنا وليقعد في بيته وانه اتي بقدر فيه خضرات من بقول فوجد لها ريحا فسال فاخبر بما فيها من البقول فقال قربوها الى بعض اصحابه فلما راه كره اكلها قال كل فاني اناجي من لا تناجي. البخاری(٨٥٥-٥٤٥٢-٧٣٥٩)ابوداؤد(٣٨٢٢)

میں ترکاری تھی آپ نے اس میں بدبو محسوس کی آپ نے اس ترکاری کے بارے میں دریافت کیا' آپ کو اس کے بارے میں بتلایا گیا' آپ نے کسی صحابی کے پاس اسے بھیجنے کا حکم دیا' اس صحابی نے آپ کی کراہت کی وجہ سے اسے ناپسند کیا' آپ نے فرمایا تم کھا سکتے ہو کیونکہ میں بالعموم ان (فرشتوں) سے محوِ کلام رہتا ہوں جن سے تم محوِ گفتگو نہیں رہتے۔

١٢٥٤- وحدثني محمد بن حاتم قال نا يحيى بن سعيد عن ابن جريج قال اخبرني عطاء عن جابر بن عبد الله عن النبي ﷺ قال من اكل من هذه البقلة الثوم وقال مرة من اكل البصل والثوم والكراث فلا يقربن مسجدنا فان الملائكة تتاذى مما يتاذى منه بنو آدم.

البخاری(٨٥٤)الترمذی(١٨٠٦)النسائی(٧٠٦)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس لہسن کو کھائے (ایک مرتبہ لہسن اور پیاز دونوں کا ذکر کیا) وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی ان چیزوں سے ایذاء پہنچتی ہے جن سے انسانوں کو ایذاء پہنچتی ہے۔

١٢٥٥- وحدثنا اسحق بن ابراهيم قال انا محمد بن بكر ح وحدثني محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قالا جميعا انا ابن جريج بهذا الاسناد من اكل من هذه الشجرة يريد الثوم فلا يغشنا في مسجدنا ولم يذكر البصل والكراث. سابقہ(١٢٥٤)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

١٢٥٦- وحدثني عمرو الناقد قال نا اسمعيل بن علية عن الجريري عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري قال لم نعد ان فتحت خيبر فوقعنا اصحاب رسول الله ﷺ في تلك البقلة الثوم والناس جياع فاكلنا منها اكلا شديدا ثم رحنا الى المسجد فوجد رسول الله ﷺ الريح فقال من اكل من هذه الشجرة الخبيثة شيئا فلا يقربنا في مسجدنا فقال الناس حرمت حرمت فبلغ ذلك النبي ﷺ فقال يا ايها الناس انه ليس بي تحريم ما احل الله لي ولكنها شجرة اكره ريحها. مسلم تحفۃ الاشراف(٤٣٣٣)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوٹے نہ تھے حتیٰ کہ خیبر کا قلعہ فتح ہو گیا اس روز ہم اصحاب رسول اللہ ﷺ بھوک کی وجہ سے لہسن کے پودوں پر ٹوٹ پڑے اور ہم نے خوب سیر ہو کر لہسن کھایا پھر ہم مسجد کی طرف گئے رسول اللہ ﷺ نے بدبو محسوس کی تو فرمایا: جس شخص نے اس خبیث درخت سے کچھ کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے' لوگوں نے کہا لہسن حرام ہو گیا' نبی اکرم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: "اے لوگو! میں اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز کو حرام نہیں کر سکتا لیکن میں لہسن کی بُو کو ناپسند کرتا ہوں۔

١٢٥٧- وحدثنا هارون بن سعيد الايلي واحمد بن عيسى قالا نا ابن وهب قال اخبرني عمرو عن بكير بن الاشج عن ابن خباب عن ابي سعيد الخدري ان رسول

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کا اپنے صحابہ کے ساتھ ایک پیاز کے کھیت سے گزر ہوا ان میں سے کچھ لوگوں نے کھیت میں جا

اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى زَرَّاعَةِ بَصَلٍ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ فَنَزَلَ نَاسٌ مِّنْهُمْ فَاَكَلُوْا مِنْهُ وَلَمْ يَاْكُلْ اٰخَرُوْنَ فَرُحْنَا اِلَيْهِ فَدَعَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْكُلُوا الْبَصَلَ وَاَخَّرَ الْاٰخَرِيْنَ حَتّٰى ذَهَبَ رِيْحُهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۴۰۹۹)

کر پیاز کھائی اور کچھ نے نہیں کھائی' آپ نے ان لوگوں کو بلا لیا جنہوں نے پیاز نہیں کھائی تھی اور ان کو مؤخر کر دیا جنہوں نے پیاز کھائی تھی یہاں تک کہ اس کی بو ختم ہو گئی۔

٠٠٠- بَابُ اِخْرَاجِ مَنْ وُّجِدَ مِنْهُ رِيْحُ الْبَصَلِ وَالثُّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنا منع ہے

۱۲۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا هِشَامٌ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرَ اَبَا بَكْرٍ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ كَاَنَّ دِيْكًا نَقَرَنِيْ ثَلٰثَ نَقَرَاتٍ وَاِنِّيْ لَا اُرَاهُ اِلَّا حُضُوْرَ اَجَلِيْ وَاِنَّ اَقْوَامًا يَاْمُرُوْنَنِيْ اَنْ اَسْتَخْلِفَ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَكُنْ لِيُضِيْعَ دِيْنَهٗ وَلَا خِلَافَتَهٗ وَلَا الَّذِيْ بَعَثَ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ فَاِنْ عَجِلَ بِيْ اَمْرٌ فَالْخِلَافَةُ شُوْرٰى بَيْنَ هٰؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَاِنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ اَقْوَامًا يَطْعَنُوْنَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ اَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِيْ هٰذِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ الْكَفَرَةُ الضُّلَّالُ ثُمَّ اِنِّيْ لَا اَدَعُ بَعْدِيْ شَيْئًا اَهَمَّ عِنْدِيْ مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهٗ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا اَغْلَظَ لِيْ فِيْ شَيْءٍ مَا اَغْلَظَ لِيْ فِيْهِ حَتّٰى طَعَنَ بِاِصْبَعِهٖ فِيْ صَدْرِيْ فَقَالَ يَا عُمَرُ اَلَا تَكْفِيْكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النِّسَاءِ وَاِنِّيْ اِنْ اَعِشْ اَقْضِ فِيْهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِيْ بِهَا مَنْ يَّقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَمَنْ لَّا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ عَلٰى اُمَرَاءِ الْاَمْصَارِ فَاِنِّيْ اِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ لِيَعْدِلُوْا عَلَيْهِمْ وَلِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِيْنَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ ﷺ وَيَقْسِمُوْا فِيْهِمْ فَيْئَهُمْ وَيَرْفَعُوْا اِلَيَّ مَا اَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَمْرِهِمْ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ تَاْكُلُوْنَ شَجَرَتَيْنِ لَا اَرَاهُمَا اِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ هٰذَا الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَجَدَ رِيْحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ اَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ اِلَى الْبَقِيْعِ فَمَنْ اَكَلَهُمَا

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے خطبہ میں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق کا ذکر فرمایا اور فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونگیں ماریں۔ میرے خیال میں اس کی تعبیر صرف یہ ہے کہ میری موت قریب آ گئی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تم کسی کو اپنا خلیفہ نامزد کر دو' اللہ تعالیٰ اپنے دین' جناب رسالت مآب کی شریعت اور آپ کی خلافت کو ضائع نہیں ہونے دے گا' اگر میری موت جلدی آ گئی تو ان چھ حضرات میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کر لینا جن سے رسول اللہ ﷺ تاحیات راضی رہے۔ (یعنی عثمان' علی' طلحہ' زبیر' سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم) آپ نے مزید فرمایا میرا خیال ہے جن لوگوں سے میں نے دین اسلام کے لیے جہاد کیا ہے وہ لوگ اس خلافت پر طعنہ زن ہوں گے۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو بہر حال وہ اللہ تعالیٰ کے دشمن' گمراہ اور کافر ہیں' مجھ پر زندگی بھر کلالہ (وہ شخص جو فوت ہو جائے اور اس کے ورثاء میں نہ والدین ہوں نہ اولاد) کا مسئلہ (کما حقہ) منکشف نہیں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ سے میں نے کلالہ کے بارے میں جس قدر سوالات کیے ہیں کسی اور مسئلہ کے بارے میں نہیں کیے اور آپ نے بھی اس مسئلہ میں شدت فرمائی' یہاں تک کہ آپ نے میری انگلی میرے سینہ میں مار کر فرمایا: "اے عمر! کیا تمہاری تسلی سورۂ نساء کی آخری آیت سے نہیں ہوئی جو گرمیوں میں نازل ہوئی ہے اگر میں زندہ رہا تو کلالہ کی ایسی تفسیر کر کے جاؤں گا جس کی مدد سے آنے والی نسلیں اس کے بارے میں فیصلہ کر لیں گی خواہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا ہو یا نہ" "اے اللہ! میں تجھے گواہ کر

فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا. النسائی(۷۰۷) ابن ماجہ(۱۰۱٤-۲۲۲٦-۳۳٦۳)

کے کرتا ہوں میں نے شہروں میں حکام اس لیے مقرر کیے تھے کہ وہ لوگوں کے درمیان انصاف کریں' انہیں دین کی باتیں سکھائیں نبی علیہ السلام کی سنت کی تعلیم دیں' مال (غنیمت) ان میں تقسیم کریں اور جس مسئلہ میں انہیں دشواری ہو اس میں مجھ سے رجوع کریں۔ اے لوگو! تم لہسن اور پیاز کے درختوں سے کھاتے ہو۔ حالانکہ میں ان کو خبیث ہی سمجھتا ہوں۔ مجھے یاد ہے کہ دور رسالت مآب ﷺ میں جس شخص کے منہ سے ان کی بدبو آتی آپ اسے حکم دیتے کہ وہ مسجد سے نکل کر بقیع کے قبرستان کی طرف چلا جائے۔ لہٰذا جو شخص انہیں کھانا چاہے وہ انہیں پکا کر ان کی بدبو ختم کر دے۔

۱۲۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِي عَرُوبَةَ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ شَبَابَةَ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ(۱۲۵۸)

قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح ایک اور روایت منقول ہے۔

۱۸- بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَشْدِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ سَمِعَ النَّاشِدَ

مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے کی ممانعت

۱۲٦۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا.

ابوداؤد(۲۱) ابن ماجہ(۷٦۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص با آواز بلند کسی شخص کو مسجد میں اپنی گمشدہ چیز تلاش کرتے ہوئے سنے تو کہے "اللہ کرے تیری چیز نہ ملے" کیونکہ مساجد اس لیے نہیں بنائی گئیں۔

۱۲٦۱- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الْمُقْرِئُ قَالَ نَا حَيْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَسْوَدِ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى شَدَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ. سابقہ(۱۲٦۰)

ایک اور سند سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۲٦۲- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مسجد میں اعلان کر کے کہا "سرخ اونٹ کون لے گیا ہے؟" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "تجھے نہ ملے"۔ مساجد صرف انہی

دَخَلَ إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ. ابن ماجه (۷۶۵)

کاموں کے لیے ہیں جن کے لیے بنائی گئی ہیں۔

۱۲۶۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا صَلَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ. سابقه (۱۲۶۲)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک شخص نے کہا۔ "سرخ اونٹ کون لے گیا ہے؟" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تجھے نہ ملے"۔ مساجد صرف انہی کاموں کے لیے ہیں جن کے لیے بنائی گئی ہیں۔

۱۲۶۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا قَالَ مُسْلِمٌ هُوَ شَيْبَةُ بْنُ نَعَامَةَ أَبُو نَعَامَةَ رَوَى عَنْهُ مِسْعَرٌ وَهُشَيْمٌ وَجَرِيرٌ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْكُوفِيِّينَ. سابقه (۱۲۶۲)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کے بعد ایک دیہاتی مسجد کے دروازہ سے اندر داخل ہوا ۔۔۔۔۔ بقیہ حدیث مثل سابق ہے۔

۱۹ - بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ وَالسُّجُودِ لَهُ

سجدۂ سہو کا بیان

۱۲۶۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. البخاري (۱۲۳۲) ابوداؤد (۱۰۳۰) النسائي (۱۲۵۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے جب کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو شیطان آ کر (ارکان نماز) اس پر خلط ملط اور مشتبہ کر دیتا ہے حتیٰ کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھیں؟ جب تم میں سے کسی شخص کو یہ امر پیش آئے وہ بیٹھ کر دو سجدہ سہو کرے۔

۱۲۶۶ - حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. الترمذي (۳۹۷)

ایک اور سند سے بھی یہی روایت منقول ہے۔

۱۲۶۷ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالْأَذَانِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان نہ سن سکے اذان کے بعد پھر آ جاتا ہے اور جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے تکبیر کے بعد آ کر نمازی کو وسوسہ ڈالنا شروع کر دیتا ہے اور اس کی بھولی ہوئی باتوں کے بارے میں کہتا ہے: "فلاں بات یاد کرو

نَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَاذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَذْكُرْ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ اَنْ يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا لَمْ يَدْرِ اَحَدُكُمْ كَمْ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

البخاری (۱۲۳۱) النسائی (۱۲۵۲)

فلاں بات یاد کر" حتیٰ کہ نمازی کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں؟ جب تم میں سے کسی شخص کو یہ یاد نہ رہے کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں تو وہ بیٹھ کر دو سجدۂ سہو کرے۔

۱۲۶۸- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ وَلّٰى وَلَهُ ضُرَاطٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فَهَنَّاهُ وَمَنَّاهُ وَذَكَّرَهُ مِنْ حَاجَاتِهِ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹٤۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی تکبیر ہوتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہے' بقیہ حدیث مثل سابق ہے' اور یہ زیادہ ہے کہ پھر وہ اسے آرزوئیں اور آرزوئیں دلاتا ہے اور اس کی وہ ضرورت یاد دلاتا ہے جو اسے یاد نہ تھی۔

۱۲۶۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ.

البخاری (۸۲۹-۸۳۰- ۱۲۲٤- ۱۲۲۵- ۱۲۳۰- ٦٦٧٠)
ابوداؤد (۱۰۳٤-۱۰۳۵) الترمذی (۳۹۱) النسائی (۱۱۷٦- ۱۱۷۷-
۱۲۲۱- ۱۲۲۲- ۱۲٦۰) ابن ماجہ (۱۲۰٦-۱۲۰۷)

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ دو رکعت نماز پڑھا کر بغیر قعدہ کیے کھڑے ہو گئے' لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب آپ نے نماز پوری کر لی اور ہم سلام کا انتظار کر رہے تھے کہ آپ نے تکبیر کہی اور بیٹھے ہوئے سلام سے پہلے دو سجدے کیے۔

۱۲۷۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ.

سابقہ (۱۲٦۹)

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں قعدہ کیے بغیر تیسری رکعت میں کھڑے ہو گئے' نماز پوری کرنے کے بعد آپ نے بیٹھے ہوئے سلام سے پہلے دو سجدے کیے ہر سجدہ کے ساتھ تکبیر کہی یہ سجدے اس قعدہ کے عوض تھے جو آپ بھول گئے تھے' لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔

۱۲۷۱- وَحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْاَزْدِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِي الشَّفْعِ الَّذِي يُرِيدُ اَنْ يَجْلِسَ فِي صَلٰوتِهِ

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دوگانہ کے بعد کھڑے ہو گئے جس کے بعد آپ کا بیٹھنے کا ارادہ تھا۔ اس کے بعد آپ نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ آخر میں سلام سے پہلے سجدہ کیا۔

فَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الصَّلٰوةِ سَجَدَ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ. سابقہ(۱۲۶۹)

۱۲۷۲- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ خَلَفٍ قَالَ نَا مُوْسَى بْنُ دَاوٗدَ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطٰنِ. ابوداؤد(۱۰۲۴-۱۰۲۶-۱۰۲۷) النسائی(۱۲۳۷) ابن ماجہ(۱۲۱۰)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں شک ہو جائے اور پتا نہ چلے کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہے یا چار تو شک کو ساقط کر دے اور جتنی رکعات کا یقین ہو اس کے مطابق نماز پڑھے اور سلام سے پہلے دو سجدے کر لے۔ اب اگر اس نے (واقع میں) پانچ رکعت پڑھی ہیں تو ان دو سجدوں کے ساتھ چھ رکعات ہو جائیں گی اور اگر چار رکعات پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے شیطان کی ذلت کا سبب ہو جائیں گے۔

۱۲۷۳- حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ مَعْنَاهُ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ كَمَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ. سابقہ(۱۲۷۲)

ایک اور سند سے مثل سابق حدیث مروی ہے۔

۱۲۷۴- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُثْمَانُ ابْنَا اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ عُثْمَانُ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ اَنْبَاْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.

البخاری(۴۰۱-۶۶۷۱) ابوداؤد(۱۰۲۰) النسائی(۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳) ابن ماجہ(۱۲۱۱-۱۲۱۲)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی (راوی ابراہیم کہتے ہیں) آپ نے نماز میں کچھ کمی یا زیادتی کر دی' جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ سے کہا گیا: "یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟" آپ نے فرمایا کیوں؟ لوگوں نے کہا آپ نے اس اس طرح نماز پڑھی ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ نے پیر پلٹے اور قبلہ کی طرف رخ پھیر لیا دو سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا پھر چہرۂ مبارک ہماری طرف متوجہ کیا اور فرمایا اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو میں تمہیں اس کی خبر دیتا لیکن میں تمہاری طرح بشر ہوں اور تمہاری طرح بھول جاتا ہوں لہٰذا جب میں بھولوں تو تم مجھے یاد دلا دیا کرو۔ اور تم میں سے جب کسی کی نماز میں شک پیدا ہو غور کر کے جو ٹھیک اور صحیح معلوم ہو اس کے مطابق نماز پوری کرے پھر دو سجدے کر کے سلام پھیر دے۔

۱۲۷۵- وحدثناه ابو كريب قال نا ابن بشر ح وحدثني محمد بن حاتم قال نا وكيع كلاهما عن مسعر عن منصور بهذا الاسناد وفي رواية ابن بشر فلينظر احرى ذلك للصواب وفي رواية وكيع فليتحر الصواب. سابقہ (۱۲۷۴)

ایک اور سند کے ساتھ کچھ تغیر سے یہ روایت منقول ہے۔

۱۲۷۶- وحدثناه عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي قال نا يحيى بن حسان قال نا وهيب بن خالد قال نا منصور بهذا الاسناد وقال منصور فلينظر احرى للصواب. سابقہ (۱۲۷۴)

ایک اور سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے جس میں یہ ہے جب شبہ پیدا ہو تو غور کرے (نماز کی) درستگی کے لیے یہی مناسب ہے۔

۱۲۷۷- وحدثناه اسحق بن ابراهيم قال انا عبيد بن سعيد الاموي قال نا سفيان عن منصور بهذا الاسناد وقال فليتحر الصواب. سابقہ (۱۲۷۴)

ایک اور سند کے ساتھ بھی کچھ تغیر سے یہ حدیث مروی ہے۔

۱۲۷۸- وحدثناه محمد بن مثنى قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن منصور بهذا الاسناد وقال فليتحر اقرب ذلك للصواب. سابقہ (۱۲۷۴)

ایک اور سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے جس میں ہے جو صحیح ہو اس کے بارے میں غور کرے یہی چیز درستگی کے زیادہ قریب ہے۔

۱۲۷۹- وحدثناه يحيى بن يحيى قال انا فضيل بن عياض عن منصور بهذا الاسناد وقال فليتحر الذي يرى انه الصواب. سابقہ (۱۲۷۴)

ایک اور سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے جس میں ہے جو صحیح ہو اس کے بارے میں غور کرے۔

۱۲۸۰- وحدثناه ابن ابي عمر قال نا عبد العزيز بن عبد الصمد عن منصور باسناد هؤلاء وقال فليتحر الصواب. سابقہ (۱۲۷۴)

ایک سند کے ساتھ ہے صحیح امر تلاش کرے۔

۱۲۸۱- وحدثنا عبيد الله بن معاذ العنبري قال نا ابي قال نا شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله عن النبي ﷺ صلى الظهر خمسا فلما سلم قيل له ازيد في الصلاة قال وما ذاك قالوا صليت خمسا فسجد سجدتين. البخاری (۴۰۴-۱۲۲۶-۷۲۴۹) ابوداؤد (۱۰۱۹) الترمذی (۳۹۲) النسائی (۱۲۵۳-۱۲۵۴) ابن ماجہ (۱۲۰۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں، جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ سے کہا گیا "کیا نماز زیادہ ہو گئی ہے؟" آپ نے فرمایا: "کیسے؟" عرض کیا گیا آپ نے پانچ رکعات پڑھا دیں تب آپ نے دو سجدے کیے۔

۱۲۸۲- وحدثنا ابن نمير قال نا ابن ادريس عن الحسن بن عبيد الله عن ابراهيم عن علقمة انه صلى بهم خمسا. ابوداؤد (۱۰۲۲) النسائی (۱۲۵۵-۱۲۵۷)

حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پانچ رکعت پڑھا دیں۔

١٢٨٣- وحدثنا عثمان بن ابي شيبة واللفظ له قال نا جرير عن الحسن بن عبيد الله عن ابراهيم بن سويد قال صلى بنا علقمة الظهر خمسا فلما سلم قال القوم يا ابا شبل قد صليت خمسا قال كلا ما فعلت قالوا بلى قال وكنت في ناحية القوم وانا غلام فقلت بلى قد صليت خمسا قال لي وانت ايضا يا اعور تقول ذاك قال قلت نعم قال فانفتل فسجد سجدتين ثم سلم ثم قال قال عبد الله صلى بنا رسول الله ﷺ خمسا فلما انفتل توشوش القوم بينهم فقال ما شانكم قالوا يا رسول الله هل زيد في الصلوة قال لا قالوا فانك قد صليت خمسا فانفتل ثم سجد سجدتين ثم سلم ثم قال انما انا بشر مثلكم انسى كما تنسون زاد ابن نمير في حديثه فاذا نسي احدكم فليسجد سجدتين.

سابقہ (١٢٨٢)

ابراہیم بن سوید کہتے ہیں کہ علقمہ نے ظہر کی نماز پانچ رکعات پڑھا دیں جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا اے ابو شبل! آپ نے پانچ رکعات نماز پڑھائی ہیں' انہوں نے کہا: "ہرگز نہیں!" لوگوں نے کہا آپ نے پڑھائی ہیں' ابراہیم کہتے ہیں میں ایک کونے میں تھا اور اس وقت تھا بھی کم سن! میں نے بھی کہا ہاں! آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں۔ وہ کہنے لگے: "اے کانے! تو بھی یہ کہتا ہے!" میں نے کہا ہاں' یہ سن کر وہ مڑے اور دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ اور پھر کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پانچ رکعات نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے ایک دوسرے سے پوچھنا شروع کر دیا آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا نماز کچھ زائد ہو گئی ہے' فرمایا: "نہیں!" حاضرین نے کہا آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں۔ آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا اور فرمایا ہرگاہ میں تمہاری طرح بشر ہوں' جس طرح تم بھولتے ہو' بھول جاتا ہوں۔ ایک روایت میں ہے جب تم میں سے کوئی شخص بھول جائے تو دو سجدے کرے۔

١٢٨٤- وحدثناه عون بن سلام الكوفي قال انا ابو بكر النهشلي عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابيه عن عبد الله قال صلى بنا رسول الله ﷺ خمسا فقلنا يا رسول الله ازيد في الصلوة قال وما ذاك قالوا صليت خمسا قال انما انا بشر مثلكم اذكر كما تذكرون وانسى كما تنسون ثم سجد سجدتي السهو.

النسائی (١٢٥٨)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پانچ رکعات نماز پڑھا دیں' ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز میں زیادتی ہو گئی؟ آپ نے فرمایا وہ کیسے؟ حاضرین نے کہا آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں' آپ نے فرمایا: ہرگاہ میں تمہاری طرح بشر ہوں مجھے بھی اسی طرح بات یاد آتی ہے جس طرح تمہیں یاد آتی ہے اور جس طرح تم بھولتے ہو اسی طرح میں بھی بھول جاتا ہوں پھر آپ نے سہو کے دو سجدے کیے۔

١٢٨٥- وحدثنا منجاب بن الحارث التميمي قال انا ابن مسهر عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال صلى رسول الله ﷺ فزاد او نقص قال ابراهيم والوهم مني فقيل يا رسول الله ازيد في

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ کمی یا زیادتی کے ساتھ نماز پڑھا دی (ابراہیم کہتے ہیں کہ یہ وہم میری طرف سے ہے) آپ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا نماز میں کچھ زیادتی ہو گئی ہے

الصَّلٰوةِ شَيْءٌ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ تَحَوَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

ابوداؤد(۱۰۲۱) ابن ماجہ(۱۲۰۳)

آپ نے فرمایا: ہرگز، میں تمہاری طرح بشر ہوں جس طرح تم بھول لیتے ہو، بھول جاتا ہوں، جب تم میں سے کوئی شخص بھول جائے تو بیٹھ کر دو سجدے کرے پھر رسول اللہ ﷺ (قبلہ کی طرف) پھرے اور دو سجدے کیے۔

۱۲۸۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ.

سابقہ(۱۲۸۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سلام پھیرنے اور گفتگو فرمانے کے بعد دو سہو کے سجدے کیے۔

۱۲۸۷- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِمَّا زَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَايْمُ اللّٰهِ مَا جَاءَ ذَاكَ إِلَّا مِنْ قِبَلِي قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ فَقَالَ لَا قَالَ فَقُلْنَا لَهُ الَّذِي صَنَعَ فَقَالَ إِذَا زَادَ الرَّجُلُ أَوْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

الترمذی(۳۵۳) النسائی(۱۲۴۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے نماز میں کچھ زیادتی یا کمی کر دی، راوی ابراہیم کہتے ہیں بخدا یہ شبہ مجھے لاحق ہوا ہے، حضرت ابن مسعود کہتے ہیں ہم نے کہا یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نیا حکم آ گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! حضرت ابن مسعود کہتے ہیں پھر ہم نے ذکر کیا کہ آپ نے اس طرح نماز پڑھی ہے، آپ نے فرمایا: جب کسی شخص سے نماز میں زیادتی ہو یا کمی ہو تو وہ دو سجدۂ سہو کرے، پھر آپ نے دو سجدۂ سہو کیے۔

۱۲۸۸- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ نَا أَيُّوبُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ إِمَّا الظُّهْرَ وَإِمَّا الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتٰى جِذْعًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاسْتَنَدَ إِلَيْهَا مُغْضَبًا وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يَتَكَلَّمَا وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ يَقُولُونَ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ أَمْ نَسِيتَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا صَدَقَ لَمْ تُصَلِّ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ قَالَ وَأُخْبِرْتُ عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر دیا، پھر مسجد میں قبلہ کی جانب لگے ہوئے ایک ستون کی طرف آئے اور غصہ میں اس پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ نمازیوں میں حضرت ابوبکر اور عمر بھی تھے۔ ان دونوں کو اس مسئلہ میں آپ سے بات کرتے ہوئے ڈر لگا، اور لوگ جلدی سے یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ نماز میں کمی ہو گئی، حضرت ذوالیدین نے عرض کیا یا رسول اللہ! آیا نماز میں کمی ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے دائیں بائیں دیکھا اور پوچھا کہ ذوالیدین کیا کہتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ سچ کہتا ہے، آپ نے صرف دو رکعت نماز پڑھی ہے! آپ نے دو رکعت نماز پڑھا کر سلام

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ وَسَلَّمَ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۴۳۹)

پھر اس کے بعد آپ نے اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کیا' پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدے سے سر اٹھایا' پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں گئے پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھایا۔ محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمران بن حصین نے یہ خبر دی تھی کہ آپ نے سلام پھیر دیا۔

۱۲۸۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ.
ابوداؤد (۱۰۰۸-۱۰۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی' اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۱۲۹۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ. النسائی (۱۲۲۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا' حضرت ذوالیدین نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے کچھ بھی نہیں ہوا' انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ان میں سے کچھ تو ہو گیا ہے! رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: جی یا رسول اللہ! رسول اللہ ﷺ نے باقی ماندہ رکعات پڑھیں اور بیٹھ کر سہو کے دو سجدے کیے۔

۱۲۹۱- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ قَالَ نَا عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ نَا يَحْيَى قَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۴۰۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی دو رکعت پڑھیں' پھر سلام پھیر دیا۔ بنو سلیم میں سے ایک شخص نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! آیا نماز میں کچھ کمی کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ باقی حدیث حسب سابق ہے۔

۱۲۹۲- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۳۷۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا' بنو سلیم کا ایک شخص کھڑا ہوا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۱۲۹۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طُولٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَهُ وَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ هَذَا قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

ابوداود(١٠١٨) النسائی(١٢٣٦-١٢٣٠) ابن ماجہ(١٢١٥)

رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعات کے بعد سلام پھیر دیا اور گھر جانے لگے' پھر لمبے ہاتھوں والے خرباق نام کے ایک شخص کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور آپ کے تین رکعت نماز پڑھانے کا ذکر کیا' آپ نے غصہ میں چادر کھینچتے ہوئے نکلے اور نمازیوں سے جا کر پوچھا: کیا یہ سچ کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا جی! آپ نے ایک اور رکعت نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا پھر دو سجدے کر کے سلام پھیرا۔

١٢٩٤- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ وَهُوَ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ فَقَامَ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ.

ماجہ(١٢٩٣)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی تین رکعات نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا' پھر آپ کھڑے ہو کر حجرے میں جانے لگے' ایک لمبے ہاتھوں والے شخص نے کہا: یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ آپ غصہ میں آئے اور جو رکعت رہ گئی تھی وہ پڑھا دی پھر آپ نے سلام پھیرا پھر دو سجدۂ سہو کیے اور سلام پھیر دیا۔

٢٠- بَابُ سُجُودِ التِّلَاوَةِ

سجودِ تلاوت

١٢٩٥- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ زُهَيْرٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَأُ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ بَعْضُنَا مَوْضِعًا لِمَكَانِ جَبْهَتِهِ.

البخاری(١٠٧٥-١٠٧٩) ابوداود(١٤١٢)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدۂ تلاوت والی سورت کی تلاوت فرماتے تو سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے حتیٰ کہ ہم میں سے بعض کو اپنی پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہیں ملتی تھی۔

١٢٩٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رُبَّمَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقُرْآنَ فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ بِنَا حَتَّى ازْدَحَمْنَا عِنْدَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِيَسْجُدَ فِيهِ فِي غَيْرِ صَلٰوةٍ. مسلم تحفۃ الاشراف(٨٠٩٦)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ نماز کے علاوہ قرآن مجید پڑھتے اور آیت سجدہ تلاوت کرتے تو ہمارے ساتھ سجدۂ تلاوت ادا کرتے حتیٰ کہ ہجوم کی وجہ سے ہم میں سے کسی کو سجدہ کی جگہ نہ ملتی۔

۱۲۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَرَاَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيْهَا وَ سَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ اَنَّ شَيْخًا اَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا. البخاری(۱۰۶۷- ۱۰۷۰-۳۸۵۳-۳۹۷۲-۴۸۶۳) ابوداؤد (۱۴۰۶) النسائی(۹۵۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے سورۂ والنجم پڑھی اور سجدہ (تلاوت) ادا کیا۔ آپ کے پاس جتنے لوگ تھے ان سب نے سجدہ کیا' سوا ایک بوڑھے شخص کے اس نے مٹی کی ایک مٹھی بھر کر اپنی پیشانی سے لگائی اور کہا مجھے یہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ وہ شخص اس کے بعد کفر ہی کی حالت میں قتل کیا گیا۔

۱۲۹۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ وَزَعَمَ اَنَّهُ قَرَاَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى فَلَمْ يَسْجُدْ. البخاری(۱۰۷۲-۱۰۷۳) ابوداؤد(۱۴۰۴) الترمذی(۵۷۶) النسائی(۹۵۹)

عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا امام کے پیچھے قرأت کرنی جائز ہے؟ فرمایا امام کے پیچھے قرأت ہرگز جائز نہیں اور کہا رسول اللہ ﷺ نے وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى کی قرأت کی اور سجدہ نہیں کیا۔

۱۲۹۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيٰنَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَرَاَ لَهُمْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَجَدَ فِيْهَا. النسائی(۹۶۰)

حضرت ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور سجدۂ تلاوت ادا کیا اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد کہا رسول اللہ ﷺ نے اس سورت میں سجدہ کیا ہے۔

۱۳۰۰- وَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا عِيْسٰى عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. البخاری(۱۰۷۴)

ایک اور سند سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۳۰۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ. ابوداؤد(۱۴۰۷) الترمذی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں سجدہ کیا۔

(۵۷۴)النسائی(۹۶۶)ابن ماجہ(۱۰۵۸)

۱۳۰۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ. مسلم تحفۃ الاشراف(۱۳۵۹۸-۱۳۶۵۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ میں سجدہ کیا۔

۱۳۰۳- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف(۱۳۹۴۶)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۳۰۴- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ السَّجْدَةُ فَقَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُهَا.

البخاری(۷۶۶-۷۶۸-۱۰۷۸)ابو داؤد(۱۴۰۸)النسائی(۹۶۷)

ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں عشاء کی نماز پڑھی انہوں نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ تلاوت کی اور سجدہ کیا میں نے پوچھا آپ نے یہ کیسا سجدہ کیا؟ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں بھی یہ سجدہ کیا تھا اور تاحیات یہ سجدہ کرتا رہوں گا۔

۱۳۰۵- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ قَالَ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ نَا سُلَيْمٌ ابْنُ أَخْضَرَ كُلُّهُمْ عَنِ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقُولُوا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ. سابقہ(۱۳۰۴)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۱۳۰۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ تَسْجُدُ فِيهَا فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ خَلِيلِي ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ نَعَمْ. مسلم تحفۃ الاشراف(۱۴۶۶۸)

ابو رافع بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ کی تلاوت کے بعد سجدہ کرتے دیکھا میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے اپنے خلیل ﷺ کو اس آیت کے بعد سجدہ کرتے دیکھا ہے اور میں تاحیات یہ سجدہ کرتا رہوں گا۔

۲۱- بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلٰوةِ وَكَيْفِيَّةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْفَخِذَيْنِ

نماز میں بیٹھنے کا طریقہ

۱۳۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ قَالَ نَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ.

ابوداؤد(۹۸۸)النسائی(۱۲۷٤)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو بائیں پیر کو ران اور پنڈلی کے درمیان کھڑا کر لیتے اور دایاں پاؤں بچھاتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور (شہادت کے وقت) انگلی سے اشارہ کرتے۔

۱۳۰۸- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ

سابقہ(۱۳۰۷)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا کے وقت اس طرح بیٹھے ہوتے کہ دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر ہوتا اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھتے اور بایاں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے۔

۱۳۰۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى بَاسِطَهَا عَلَيْهَا.

الترمذی(۲۹٤)النسائی(۱۲٦۸)ابن ماجہ(۹۱۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور جو انگلی انگوٹھے کے قریب ہے اس سے اشارہ کرتے دراں حالیکہ آپ کا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر بچھا ہوتا۔

۱۳۱۰- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ

مسلم تحفۃ الاشراف(۷۵۸۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور دایاں دائیں پر اور شہادت کے وقت ترپن کا عقد بناتے اور انگشت شہادت سے اشارہ کرتے۔

۱۳۱۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى

عبدالرحمٰن معاوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن

مَالِكٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَآنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي فَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى. ابوداؤد(۹۸۷) النسائی(۱۱۵۹-۱۲۶۵-۱۲۶۶)

عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد مجھے اس سے منع کیا اور کہا اس طرح کیا کرو جیسے رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ میں نے پوچھا آپ کیسے کیا کرتے تھے؟ کہا جب آپ نماز میں بیٹھتے تو دائیں ہتھیلی اپنی دائیں ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر کے جو انگلی انگوٹھے کے قریب ہے اس سے اشارہ فرماتے اور بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے۔

۱۳۱۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِهِ عَنْ مُسْلِمٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيْهِ مُسْلِمٌ. سابقہ(۱۳۱۱)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۲۲- بَابُ السَّلَامِ لِلتَّحْلِيْلِ مِنَ الصَّلٰوةِ عِنْدَ فَرَاغِهَا وَكَيْفِيَّتِهِ

سلام سے نماز کا اختتام

۱۳۱۳- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ أَنَّ أَمِيْرًا كَانَ بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنّٰى عَلِقَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِي حَدِيْثِهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهُ. مسلم تحفۃ الاشراف(۹۳۳۹)

ابو معمر بیان کرتے ہیں کہ مکہ کا امیر دونوں طرف سلام پھیرا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس نے یہ سنت کہاں سے حاصل کی؟ اور حکم کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے (یعنی دونوں طرف سلام پھیرتے تھے)۔

۱۳۱۴- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً أَنَّ أَمِيْرًا أَوْ رَجُلًا سَلَّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنّٰى عَلِقَهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف(۹۳۳۹)

ابو معمر بیان کرتے ہیں کہ مکہ کا امیر دونوں طرف سلام پھیرتا تھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس نے یہ کہاں سے سیکھا؟

۱۳۱۵- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ أَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى أَرٰى بَيَاضَ خَدِّهِ. النسائی(۱۳۱۵-۱۳۱۶) ابن ماجہ(۹۱۵)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے دیکھتا تھا حتی کہ میں آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھتا۔

۲۳- بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

ذکر بعد از نماز

۱۳۱۶- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهٰذَا اَبُوْ مَعْبَدٍ ثُمَّ اَنْكَرَهٗ بَعْدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ. البخاری(۸۴۲)ابوداود(۱۰۰۲)النسائی(۱۳۳۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز ختم ہونے کو اللہ اکبر (کی آواز) کے ساتھ پہچان لیتے تھے۔

۱۳۱۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ مَعْبَدٍ فَاَنْكَرَهٗ وَقَالَ لَمْ اُحَدِّثْكَ بِهٰذَا قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ اَخْبَرَنِيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ. سابقہ(۱۳۱۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز ختم ہونے کو صرف اللہ اکبر (کی آواز) کے ساتھ پہچانتے تھے عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے ابو معبد سے دوبارہ یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے نہیں پہچانا اور کہا کہ میں نے یہ حدیث نہیں بیان کی حالانکہ اس سے پہلے انہوں نے ہی بیان کی تھی (ظاہر ہے ابو معبد کو نسیان لاحق ہو گیا تھا)۔

۱۳۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَّهٗ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهٗ. البخاری(۸۴۱)ابوداود(۱۰۰۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں فرض نماز کے بعد بآواز بلند ذکر معروف طریقہ تھا۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ جب میں اس ذکر کی آواز سنتا تو جان لیتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔

۲۴- بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ

تشہد اور سلام کے درمیان عذاب قبر وغیرہ سے پناہ مانگنا

۱۳۱۹- حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ هَارُوْنُ نَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدِي امْرَاَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ وَهِيَ تَقُوْلُ هَلْ شَعَرْتِ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَالَتْ فَارْتَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ اِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُوْدُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے دراں حالیکہ میرے پاس ایک یہودی عورت بیٹھی ہوئی تھی وہ کہنے لگی "کیا تمہیں معلوم ہے قبروں میں تمہاری آزمائش کی جائے گی؟" یہ سن کر رسول اللہ ﷺ خوفزدہ ہو گئے اور فرمایا آزمائش میں صرف یہود مبتلا ہوں گے چند دن گزرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں پتا چلا مجھ پر وحی نازل کی گئی ہے ہرگاہ تمہاری قبروں

اللّٰہِ ﷺ هَلْ شَعَرْتِ أَنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ بَعْدُ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. النسائي (۲۰۶۳)

میں آزمائش کی جائے گی! حضرت عائشہ کہتی ہیں اس کے بعد سے رسول اللہ ﷺ عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۲۰- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو بْنُ سَوَادٍ قَالَ حَرْمَلَةُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. النسائي (۲۰۶۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ اس کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۲۱- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ قَالَتْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰہِ إِنَّ عَجُوزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ فَزَعَمَتَا أَنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ صَدَقَتَا إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ ثُمَّ قَالَتْ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلٰوةٍ إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.
البخاري (۶۳۶۶) النسائي (۲۰۶۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں دو یہودی بوڑھی عورتیں میرے پاس آ گئیں اور کہنے لگیں قبر والوں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے میں نے انہیں جھٹلایا اور ان کی تصدیق مجھے اچھی نہ لگی پھر وہ دونوں چلی گئیں اور ان کے جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میں نے ان سے عرض کیا کہ مدینہ کے یہودیوں میں سے دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آ گئی تھیں اور کہہ رہی تھیں کہ قبر والوں کو قبر میں عذاب ہوگا آپ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے اہل قبور کو ایسا عذاب ہوتا ہے جس کو جانور تک سنتے ہیں' حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے دیکھا اس واقعہ کے بعد آپ ہر نماز میں عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۲۲- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَفِيهِ قَالَتْ وَمَا صَلّٰى صَلٰوةً بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.
البخاري (۱۳۷۲) النسائي (۱۳۰۷)

ایک اور سند سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے جس میں حضرت عائشہ کا یہ قول ہے اس کے بعد میں ہر نماز کے بعد آپ سے عذاب قبر سے پناہ کی دعا سنی تھی۔

۲۵- بَابُ مَا يُسْتَعَاذُ مِنْهُ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں فتنہ وغیرہ سے پناہ مانگنا

۱۳۲۳- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ يَسْتَعِيذُ فِي صَلٰوتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. البخاري (۸۳۳-۷۱۲۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۲۴- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. ابوداود(۹۸۳) النسائی(۱۳۰۹) ابن ماجہ(۹۰۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص تشہد پڑھے تو چار چیزوں سے پناہ مانگے۔ یوں کہے "اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں' عذاب قبر سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے شر سے۔

۱۳۲۵- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ أَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلٰوةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ.

البخاری(۸۳۲-۲۳۹۷) ابوداود(۸۸۰) النسائی(۱۳۰۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا مانگا کرتے تھے: "اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں' زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں' گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں' آپ سے کسی کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ! آپ قرض سے کس قدر زیادہ پناہ مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب آدمی مقروض ہو جاتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۱۳۲۶- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ نَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَحَدَّثَنِيهِ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْآخِرَ. سابقہ(۱۳۲۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے' جہنم کے عذاب سے' قبر کے عذاب سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے۔ ایک اور سند سے بھی روایت منقول ہے لیکن اس میں تشہد کے ساتھ آخر کا لفظ نہیں ہے۔

۱۳۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. البخاری (۱۳۷۷)

ﷺ فرماتے تھے: اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذاب نار سے دنیا اور آخرت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے شر سے۔

۱۳۲۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

النسائی (۵۵۳۱ -۵۵۲۳-۵۵۲۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو زندگی اور موت کی آزمائش سے۔

۱۳۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۵۲۸)

ایک اور سند سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۳۳۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

النسائی (۵۵۲۹ -۵۵۲۸-۵۵۲۳)

ایک اور سند سے بھی اس کی مثل منقول ہے۔

۱۳۳۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ. النسائی (۵۵۲۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عذاب قبر، عذاب جہنم اور فتنہ دجال سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۳۲- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ قُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بَلَغَنِي أَنَّ طَاوُسًا قَالَ لِابْنِهِ أَدَعَوْتَ بِهَا فِي صَلَاتِكَ قَالَ لَا قَالَ أَعِدْ صَلَاتَكَ لِأَنَّ طَاوُسًا رَوَاهُ عَنْ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ أَوْ كَمَا قَالَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ قرآن کریم کی سورت کی طرح اس دعا کی تعلیم دیتے تھے: "اے اللہ! ہم عذاب جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ طاؤس نے اپنے بیٹے سے کہا تو نے نماز میں یہ دعا مانگی؟ اس نے کہا نہیں! طاؤس نے کہا نماز پھر پڑھ کیونکہ طاؤس نے اس حدیث کو تین چار راویوں سے نقل کیا ہے۔

ابوداؤد (۱۵۴۲) الترمذی (۳۴۹۴) النسائی (۶۲-۲-۵۵۲۷)

۲۶- بَابُ اِسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَ بَيَانِ صِفَتِهٖ

نماز کے بعد ذکر کا طریقہ اور اس کا استحباب

۱۳۳۳- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ اِسْمُهٗ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ قَالَ الْوَلِيْدُ فَقُلْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ قَالَ يَقُوْلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. ابوداؤد (۱۵۱۳) الترمذی (۳۰۰) النسائی (۱۳۳۶) ابن ماجہ (۹۲۸)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین بار استغفار کرتے اور فرماتے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ راوی کہتے ہیں میں نے اوزاعی سے پوچھا استغفار کیسے کرتے تھے؟ کہا فرماتے تھے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

۱۳۳۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

ابوداؤد (۱۵۱۲) الترمذی (۲۹۸) النسائی (۱۳۳۷) ابن ماجہ (۹۲۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد صرف اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ پڑھنے کی مقدار تک بیٹھتے تھے اور ابن نمیر کی روایت میں يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ہے۔

۱۳۳۵- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ خَالِدٍ يَعْنِي الْاَحْمَرَ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. سابقہ (۱۳۳۴)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۳۳۶- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. سابقہ (۱۳۳۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے اور اس میں بھی یا ذا الجلال والاکرام ہے۔

۱۳۳۷- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرماتے تھے (ترجمہ:) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یگانہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

اور اسی کے لیے ستائش ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! تو جو چیز دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے مقابلے میں سود مند نہیں۔

البخاری (٨٤٤-٦٣٣٠-٦٤٧٣-٦٦١٥-٧٢٩٢) ابوداؤد (١٥٠٥) النسائی (١٣٤٠-١٣٤١-١٣٤٢)

١٣٣٨- وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ فِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَ فَاَمْلَاهَا عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ فَكَتَبْتُ بِهَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ. سابقہ (١٣٣٧)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

١٣٣٩- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ اَنَّ وَرَّادًا مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ كَتَبَ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لَهُ وَرَّادٌ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ حِيْنَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا اِلَّا قَوْلَهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ. سابقہ (١٣٣٧)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کے الفاظ نہیں ہیں۔

١٣٤٠- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَزْهَرُ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ. سابقہ (١٣٣٧)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

١٣٤١- وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعَا وَرَّادًا كَاتِبَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ اُكْتُبْ اِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث لکھ بھیجو جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ حضرت مغیرہ نے انہیں لکھ کر بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو پڑھتے (ذکر کا ترجمہ:) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی

أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. سابقہ(۱۳۳۷)

بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ستائش ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ! تو جو چیز دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے مقابلہ میں فائدہ مند نہیں ہے۔

۱۳۴۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ حِينَ يُسَلِّمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ.

ابوداؤد(۱۵۰۶-۱۵۰۷) النسائی(۱۳۳۸-۱۳۳۹)

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد فرماتے تھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ. اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کو ہر نماز کے بعد بلند آواز سے فرماتے تھے۔

ف: یہ حدیث ذکر بالجہر پر واضح دلیل ہے۔ مشکوٰۃ میں اس حدیث کو مفصلاً بیان کیا ہے۔ سعیدی۔

۱۳۴۳- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْلٰى لَهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُهَلِّلُ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ. سابقہ(۱۳۴۲)

ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔ اور اس کے آخر میں ہے رسول اللہ ﷺ ان کلمات کو آواز بلند فرماتے تھے۔

۱۳۴۴- وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ أَوِ الصَّلَوَاتِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ. سابقہ(۱۳۴۲)

ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عبداللہ بن زبیر منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں سلام پھیرنے کے بعد فرماتے تھے پھر ان کلمات کا ذکر کیا۔

۱۳۴۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَقُولُ فِي إِثْرِ الصَّلٰوةِ إِذَا سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَكَانَ يَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ

ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نماز میں سلام پھیرنے کے بعد فرماتے تھے پھر مثل سابق بیان کیا اور اس حدیث کے آخر میں ہے وہ یہ کہتے تھے کہ یہ حدیث انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

اللهِ ﷺ. ماجه(۱۳٤۲)

۱۳٤٦- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللهِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ كِلَاهُمَا عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيثُ قُتَيْبَةَ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالُوا قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَزَادَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ سُمَيٌّ فَحَدَّثْتُ بَعْضَ أَهْلِي هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ وَهِمْتَ إِنَّمَا قَالَ تُسَبِّحُ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَرَجَعْتُ إِلٰى أَبِي صَالِحٍ فَقُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَتّٰى تَبْلُغَ مِنْ جَمِيعِهِنَّ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ فَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. البخاري(۸٤۳-٦۳۲۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں فقراء مہاجرین حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ مالدار بلند درجات اور ہمیشہ کی نعمتیں لے گئے آپ نے فرمایا وہ کیسے؟ کہا وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزہ رکھتے ہیں اور وہ صدقہ دیتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں دے سکتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں آزاد کر سکتے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتلاؤں جس کے سبب تم ان کی سبقت کو حاصل کر لو اور بعد والوں پر سبقت لے جاؤ اور کوئی تم پر نہ بڑھ سکے الا یہ کہ وہ بھی ایسا ہی کرے انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ' اللہ اکبر اور الحمد للہ کہو۔ راوی کہتے ہیں کہ فقراء مہاجرین پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے مالدار بھائیوں نے ہماری تسبیح کو سن لیا اور وہ بھی ہماری طرح پڑھنے لگے۔ آپ نے فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرما دے۔ سمی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث اپنے گھر والوں کو بیان کی تو انہوں نے کہا تم بھول گئے آپ نے فرمایا تینتیس بار سبحان اللہ' تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھے۔ پھر میں صالح کے پاس گیا انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا اللہ اکبر اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر' سبحان اللہ اور الحمد للہ اس طرح کہ کل تعداد ۳۳ ہو جائے۔ ابن عجلان نے کہا میں نے یہ حدیث رجاء بن حیوہ سے بیان کی انہوں نے مجھ سے اسی طرح سند کے ساتھ بیان کی۔

۱۳٤۷- وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ بِمِثْلِ حَدِيثِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فقراء مہاجرین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مالدار لوگ بلند درجات اور جنت لے گئے۔ باقی حدیث مثل سابق ہے مگر یہ کہ اس میں سہیل کا قول ہے تینوں کلمات گیارہ

قُتَيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ إِلَّا أَنَّهُ أَدْرَجَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَ أَبِي صَالِحٍ ثُمَّ رَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ يَقُولُ سُهَيْلٌ إِحْدَى عَشْرَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ فَجَمِيعُ ذَلِكَ كُلُّهُ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُونَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۶۴۶)

گیارہ مرتبہ کہے تاکہ کل تعداد تینتیس ہو جائے۔ مگر لیث نے حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ فقراء مہاجرین پھر حضور کے پاس آئے۔

ف: سہیل کی روایت میں گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے تاکہ کل تعداد تینتیس مرتبہ ہو لیکن چونکہ بعض روایت میں تینتیس تینتیس مرتبہ پڑھنے کا بھی ذکر ہے جیسا کہ کئی کی روایت میں ذکر ہے اس لیے احتیاط یہ ہے کہ سبحان اللہ' الحمد للہ کو تینتیس بار پڑھے اور اللہ اکبر کو چونتیس بار پڑھے تاکہ کل تعداد سو جائے'سعیدی۔

۱۳۴۸ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً. الترمذی (۳۴۱۲) النسائی (۱۳۴۸)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کے بعد کچھ اذکار ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا کبھی محروم نہیں ہوتا۔ تینتیس بار سبحان اللہ' تینتیس بار الحمد للہ' اور چونتیس بار اللہ اکبر۔

۱۳۴۹ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ نَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ. سابقہ (۱۳۴۸)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کے بعد کچھ اذکار ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا کبھی محروم نہیں ہوتا۔ ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ' تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر۔

۱۳۵۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ (۱۳۴۸)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۳۵۱ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيِّ قَالَ مُسْلِمٌ مَوْلَى سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ' تینتیس بار الحمد للہ' اور تینتیس بار اللہ اکبر کہا تو یہ ننانوے کلمات ہو گئے اور سو کا عدد پورا کرنے کے لیے کہا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ تو اس کے تمام گناہ معاف کر

تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۲۱۴)

دیے جائیں گے خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

۱۳۵۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۲۱۴)

ایک اور سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا یہی ارشاد نقل کیا ہے۔

۲۷- بَابُ مَا يُقَالُ بَيْنَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالْقِرَاءَةِ

تکبیر تحریمہ کے بعد دعا

۱۳۵۳- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلٰوةِ سَكَتَ هُنَيَّةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ.

البخاری (۷۴۴) ابوداؤد (۷۸۱) النسائی (۶۰-۸۹۴) ابن ماجہ (۸۰۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ کے بعد نماز میں قرأت کرنے سے پہلے کچھ دیر خاموش رہتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے بتلائیے کہ تکبیر اور قرأت کے سکوت کے درمیان آپ کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں پڑھتا ہوں (ترجمہ) اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس قدر بعد کر دے جس قدر مشرق اور مغرب کے درمیان بعد ہے' اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے' اے اللہ! میرے گناہوں کو برف' پانی اور اولوں سے دھو دے۔

۱۳۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ. سابقہ (۱۳۵۳)

ایک اور سند سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۳۵۵- قَالَ مُسْلِمٌ وَحُدِّثْتُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ وَيُونُسَ الْمُؤَدِّبِ وَغَيْرِهِمَا قَالُوا نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ نَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَمْ يَسْكُتْ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۹۱۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے قرأت شروع کرتے اور خاموش نہیں ہوتے تھے۔

۱۳۵۶- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا قَتَادَةُ وَ ثَابِتٌ وَ حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَ قَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوتَهٗ قَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَاِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بَاْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَ قَدْ حَفَزَنِيَ النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ اِثْنَا عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا. ابوداود(۷۶۳) النسائی(۹۰۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آ کر صف میں شامل ہو گیا اس کا سانس پھول رہا تھا اس نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: تم میں سے ان کلمات کا کہنے والا کون ہے؟ لوگ چپ رہے۔ آپ نے دوبارہ فرمایا تم میں سے ان کلمات کا کہنے والا کون ہے؟ اس نے کوئی بری بات نہیں کی تب ایک شخص نے کہا میں جب آیا تو میرا سانس پھول رہا تھا تب میں نے یہ کلمات کہے آپ نے فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا جو ان کلمات کو اوپر لے جانے کے لیے جھپٹ رہے تھے۔

۱۳۵۷- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَائِلُ كَلِمَةِ كَذَا وَ كَذَا قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

الترمذی(۳۵۹۲) النسائی(۸۸۴-۸۸۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ناگاہ نمازیوں میں سے ایک شخص نے کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کلمات کا کہنے والا کون ہے؟ نمازیوں میں سے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میں ہوں آپ نے فرمایا مجھے تعجب ہوا کہ ان کلمات کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔

۲۸- بَابُ اِسْتِحْبَابِ اِتْيَانِ الصَّلٰوةِ بِوَقَارٍ وَّ سَكِيْنَةٍ وَّ النَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِهَا سَعْيًا

نماز میں آنے کے لیے وقار اور سکون کا حکم

۱۳۵۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ نَا اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَ اللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جماعت کھڑی ہو جائے تو (جماعت میں شامل ہونے کے لیے) دوڑتے ہوئے نہ آؤ اطمینان سے چلتے ہوئے آؤ جو رکعات مل جائیں انہیں پڑھ لو اور جو رہ جائیں انہیں (بعد میں) پورا کر لو۔

هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا.

ابوداؤد (۵۷۲) الترمذی (۳۲۹) النسائی (۸۶۰) ابن ماجہ (۷۷۵)

۱۳۵۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِي صَلٰوةٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۹۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی اقامت (کہی) جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ سکون اور وقار کے ساتھ آؤ جو رکعات مل جائیں انہیں پڑھ لو اور جو رہ جائیں انہیں (بعد میں) پورا کرلو کیونکہ جس وقت تم میں سے کوئی شخص نماز کا ارادہ کر لیتا ہے اس وقت سے وہ نماز (کے حکم) میں ہوتا ہے۔

۱۳۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلٰوةِ فَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۷۴۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اذان کہی جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ اطمینان سے چلتے ہوئے آؤ جو رکعات تمہیں مل جائیں انہیں پڑھ لو اور جو رہ جائیں ان کو پورا کرلو۔

۱۳۶۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا الْفُضَيْلُ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يَسْعَ إِلَيْهَا أَحَدُكُمْ وَلٰكِنْ لِيَمْشِ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ صَلِّ مَا أَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۵۱۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی اقامت کہی جائے تو تم میں سے کوئی شخص دوڑتا ہوا نہ آئے لیکن سکون اور وقار سے چلتا ہوا آئے جو (رکعات) تم کو مل جائیں پڑھ لو اور جو رہ جائیں ان کو بعد میں ادا کرو۔

۱۳۶۲- وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَ جَلَبَةً فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے آپ نے دوڑنے کی آواز سنی نماز کے بعد آپ نے پوچھا کیا بات ہوئی؟ انہوں نے عرض کیا ہم نے نماز کے لیے جلدی کی تھی آپ نے فرمایا: اس طرح نہ کیا کرو جب تم نماز پڑھنے آؤ تو سکون اور وقار کے ساتھ آؤ جو (رکعات) تمہیں مل جائیں انہیں

وَمَا سَبَقَكُمْ فَأَتِمُّوا. البخاری(٦٣٥)

جائیں انہیں پڑھ لو اور جو رہ جائیں انہیں بعد میں پورا کرلو۔

١٣٦٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا شَيْبَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ(١٣٦٢)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٢٩- بَابُ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ لِلصَّلَوٰةِ

نماز کے لیے کس وقت کھڑا ہو؟

١٣٦٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَوٰةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ إِذَا أُقِيمَتْ أَوْ نُودِيَ. البخاری(٦٣٧-٦٣٨-٩٠٩)ابوداؤد(٥٣٩-٥٤٠)الترمذی(٥٩٢)النسائی(٦٨٦-٧٨٩)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی اقامت (تکبیر) ہو تو اس وقت تک کھڑے مت ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔۔۔۔۔۔ ابن ابی حاتم نے کہا جب نماز کی اقامت یا اذان ہو۔

١٣٦٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ إِسْحٰقُ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ شَيْبَانَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَزَادَ إِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ حَدِيثَ مَعْمَرٍ وَشَيْبَانَ حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ. سابقہ(١٣٦٤)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت حسب سابق منقول ہے۔

١٣٦٦- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُقِيمَتِ الصَّلَوٰةُ فَقُمْنَا فَعَدَّلْنَا الصُّفُوفَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ ذَكَرَ فَانْصَرَفَ وَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا وَقَدِ اغْتَسَلَ يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً فَكَبَّرَ فَصَلَّى بِنَا.

البخاری(٢٧٥)ابوداؤد(٢٣٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کے تشریف لانے سے پہلے کھڑے ہو کر صفیں برابر کرنی شروع کر دیں' رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اپنے مصلیٰ پر کھڑے ہو گئے' تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے آپ کو (غسل کرنا) یاد آیا آپ لوٹ گئے اور ہم سے فرمایا: اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو' ہم آپ کے انتظار میں کھڑے رہے حتیٰ کہ آپ تشریف لائے دراں حالیکہ آپ کے سر اقدس سے پانی کے قطرے گر رہے تھے پھر آپ نے تکبیر کہہ کر ہم کو نماز پڑھائی۔

١٣٦٧- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور لوگوں نے اپنی اپنی صفیں باندھ لیں اور

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوْفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ مَقَامَهٗ فَاَوْمَىٰ اِلَيْهِمْ بِيَدِهٖ اَنْ مَكَانَكُمْ فَخَرَجَ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَرَاْسُهٗ يَنْطِفُ الْمَاءَ فَصَلّٰى بِهِمْ.

رسول اللہ ﷺ تشریف لا کر اپنی جگہ کھڑے ہو گئے پھر آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہوں پر رہو پھر آپ تشریف لے گئے آپ نے غسل کیا (جب آپ آئے) تو سر سے پانی ٹپک رہا تھا پھر آپ نے سب کو نماز پڑھائی۔

البخاری (۶۳۹-۶۴۰) ابوداؤد (۲۳۵-۵۴۱) النسائی (۷۹۱)

۱۳۶۸- وَحَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ تُقَامُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَاْخُذُ النَّاسُ مَصَافَّهُمْ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ النَّبِیُّ ﷺ مَقَامَهٗ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کی اقامت رسول اللہ ﷺ کے آنے پر کہی جاتی تھی' اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لانے سے پہلے اپنی صفیں درست کر لیتے تھے۔

سابقہ (۱۳۶۷)

۱۳۶۹- وَحَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ ابْنُ اَعْيَنَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ اِذَا دَحَضَتْ فَلَا يُقِيْمُ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِیُّ ﷺ فَاِذَا خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ حِيْنَ يَرَاهُ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلال زوال آفتاب کے بعد اذان کہتے اور اقامت اس وقت تک نہیں کہتے تھے جب تک کہ رسول اللہ ﷺ کو تشریف لاتے نہ دیکھ لیتے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۱۵۹)

۳۰- بَابُ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ تِلْكَ الصَّلٰوةَ

جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز کو پالیا

۱۳۷۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے اس نماز کو پالیا۔

البخاری (۵۸۰) ابوداؤد (۱۱۲۱) النسائی (۵۵۲)

۱۳۷۱- وَحَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے امام کے ساتھ ایک رکعت پالی اس نے نماز کو پالیا۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۳۳۷)

۱۳۷۲- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ

کئی اور اسانید سے بھی ایسی ہی روایات منقول ہیں' ایک روایت میں فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ كُلَّهَا کے الفاظ ہیں۔ اور کسی حدیث میں مع الامام کے الفاظ نہیں ہیں۔

أَنَسٍ وَيُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَعَ الْإِمَامِ وَفِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ كُلَّهَا.

الترمذی (٥٢٤) النسائی (٥٥٣-٥٥٤-١٤٢٤) ابن ماجہ (١١٢٢)

١٣٧٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ حَدَّثُوهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ.

البخاری (٥٧٩) الترمذی (١٨٦) النسائی (٥١٦) ابن ماجہ (٦٩٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے طلوع آفتاب سے قبل فجر کی ایک رکعت پالی اس نے فجر کی نماز کو پالیا اور جس شخص نے غروب آفتاب سے قبل عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر کی نماز پالی۔

١٣٧٤ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ. ابن ماجہ (٧٠٠)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

١٣٧٥ - وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ نَا عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَالسِّيَاقُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَوْ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَالسَّجْدَةُ إِنَّمَا هِيَ الرَّكْعَةُ. النسائی (٥٥٠) ابن ماجہ (٧٠٠)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جس شخص نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کا ایک سجدہ پالیا یا جس شخص نے طلوع آفتاب سے قبل فجر کا ایک سجدہ پالیا' اس نے اس نماز (فجر یا عصر) کو پالیا اور سجدہ سے مراد رکعت ہے۔

١٣٧٦ - وَحَدَّثَنَا حَسَنُ ابْنُ الرَّبِيعِ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالیا اس نے (عصر کو) پالیا۔ اور جس شخص نے طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالیا اس

أَدْرَكَ وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ. ابوداؤد (٤١٢) النسائی (٥١٣)

نے (فجر کی) پالیا۔

۱۳۷۷- وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ نَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ (١٣٧٦)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۳۱- بَابُ أَوْقَاتِ الصَّلَوٰةِ الْخَمْسِ

پانچ نمازوں کے اوقات

۱۳۷۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَوٰةُ وَالسَّلَامُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ. البخاری (٥٢١-٣٢٢١-٤٠٠٧) ابوداؤد (٣٩٤) النسائی (٤٩٣) ابن ماجہ (٦٦٨)

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں کہ ایک دن عمر بن عبدالعزیز نے عصر کی نماز تاخیر سے پڑھی تو عروہ نے ان سے کہا جبرئیل امین نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی درآں حالیکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے امام تھے۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا اے عروہ! کیا کہہ رہے ہو؟ عروہ نے کہا میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا انہوں نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہوئے اور انہوں نے امام بن کر نماز پڑھائی میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی' پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی' پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی' پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی' پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی اور پانچ نمازوں کو اپنی انگلیوں سے شمار کرتے تھے۔

ف: جبرائیل کا امام ہونا اس وجہ سے نہ تھا کہ وہ سرکار سے افضل تھے بلکہ اس لیے تھا تا کہ آپ کی زندگی میں مقتدی ہونے کا بھی نمونہ ہو۔ (سعیدی)

۱۳۷۹- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلَوٰةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَوٰةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هَذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى وَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ بِهَذَا أُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ انْظُرْ مَا تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ أَوَ إِنَّ جِبْرِيلَ هُوَ أَقَامَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقْتَ الصَّلَوٰةِ فَقَالَ عُرْوَةُ كَذَلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ. سابقہ (١٣٧٨)

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں ایک دن عمر بن عبدالعزیز نے عصر کی نماز میں تاخیر کی' ان کے پاس عروہ بن زبیر تشریف لائے اور فرمایا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک دن عصر کی نماز میں تاخیر کر دی تو ان کے پاس حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہا مغیرہ یہ کیا کیا؟ کیا تم نہیں جانتے کہ جبرائیل امین نازل ہوئے تھے۔ انہوں نے نماز پڑھی اور حضور نے (ان کی اقتداء میں) نماز پڑھی پھر انہوں نے نماز پڑھی اور حضور نے بھی نماز پڑھی' پھر انہوں نے نماز پڑھی اور حضور نے بھی نماز پڑھی' پھر انہوں نے نماز پڑھی اور حضور نے بھی نماز پڑھی' پھر انہوں نے نماز پڑھی اور حضور نے بھی نماز پڑھی' پھر جبرئیل نے حضور ﷺ سے کہا آپ کو ان نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اے

عروہ! دیکھو تم کیا بیان کر رہے ہو؟ کیا جبرئیل نے رسول اللہ ﷺ کو اوقات نماز کی تعلیم دی تھی؟ عروہ نے کہا بشیر بن ابی مسعود اپنے باپ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم کا فرض ہے کہ امراء اگر غلط کام کریں تو ان کو ٹوک دیں جیسے عروہ نے عمر بن عبدالعزیز کو ٹوک دیا اگرچہ انہوں نے صرف وقت مستحب سے تاخیر کی تھی۔

۱۳۸۰- قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ الْفَيْءُ.

البخاری(۵۲۲) ابوداؤد(۴۰۷)

عروہ نے کہا مجھ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے درآں حالیکہ دھوپ ان کے صحن میں ہوتی تھی اور سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا۔

۱۳۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ عَمْرٌو نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَفِئِ الْفَيْءُ بَعْدُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ.

البخاری(۵۴۶) ابن ماجہ(۶۸۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے درآں حالیکہ میرے حجرہ میں سورج چمک رہا ہوتا تھا اور ابھی تک دھوپ بلند نہیں ہوتی تھی۔

ف: حضرت عائشہ کے حجرہ کی دیواریں چھوٹی تھیں اس لیے دیر تک ان کے حجرہ میں دھوپ رہتی تھی ان احادیث کا یہ مطلب نہیں کہ عصر کا وقت ایک مثل سایہ کے بعد شروع ہوتا ہے۔ (سعیدی)

۱۳۸۲- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا. مسلم تحفۃ الاشراف(۱۶۷۳۳)

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور دھوپ صحن میں ہوتی تھی دیواروں پر اس وقت تک نہیں چڑھتی تھی۔

۱۳۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةٌ فِي حُجْرَتِي.

مسلم تحفۃ الاشراف(۱۷۲۶۷)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے درآں حالیکہ دھوپ میرے حجرہ میں ہوتی تھی۔

۱۳۸۴- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ ثُمَّ إِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اس وقت تک صبح کا وقت رہتا ہے جب تک سورج کا بالائی کنارہ طلوع نہ ہو اور ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد عصر تک اس کا وقت رہتا ہے اور عصر کی نماز پڑھنے کے بعد جب تک سورج پیلا نہ پڑ جائے

يَحْضُرِ الْعَصْرُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَسْقُطَ الشَّفَقُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ.

ابوداود (۳۹۶) النسائی (۵۲۱)

اس کا وقت رہتا ہے اور مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد شفق کے غائب ہونے تک اس کا وقت باقی رہتا ہے اور عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد آدھی رات تک اس کا (مستحب) وقت باقی رہتا ہے۔

۱۳۸۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَاسْمُهُ يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ الْأَزْدِيُّ وَيُقَالُ الْمَرَاغِيُّ وَالْمَرَاغُ حَيٌّ مِنَ الْأَزْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ. سابقہ (۱۳۸۴)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عصر شروع ہونے تک ظہر کا وقت باقی رہتا ہے اور آفتاب زرد ہونے تک عصر کا وقت باقی رہتا ہے اور شفق کی تیزی مدہم پڑنے تک مغرب کا وقت باقی رہتا ہے اور عشاء کا (مستحب) وقت آدھی رات تک اور طلوع آفتاب تک صبح کا وقت باقی رہتا ہے۔

۱۳۸۶- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً وَلَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ. سابقہ (۱۳۸۵)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۳۸۷- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ.

سابقہ (۱۳۸۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھل جانے کے بعد ہوتا ہے جب آدمی کا سایہ طول میں اس کے برابر ہو جائے اور عصر کی نماز کا وقت شروع ہونے تک ظہر کا وقت رہتا ہے اور عصر کا وقت آفتاب کے پیلے پڑ جانے تک رہتا ہے اور مغرب کی نماز کا وقت شفق کے غائب ہونے تک رہتا ہے اور عشاء کی نماز کا (مستحب) وقت درمیانی رات کے نصف تک ہوتا ہے اور صبح کی نماز کا وقت طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک رہتا ہے۔ جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز سے رک جاؤ کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

ف: اس جگہ یہ اشکال ہے کہ طلوع شمس تو ہر وقت کسی نہ کسی جگہ ہو رہا ہے تو شیطان کا کیا یہی کام ہے کہ وہ سورج کے ساتھ ساتھ پھرتا رہے اس کا جواب یہ ہے کہ شیطان کی بے شمار ذریات ہیں اس لیے ہو سکتا ہے کہ اس نے اس کام پر اپنے کسی نائب کی ڈیوٹی لگا دی ہو۔ (سعیدی)

۱۳۸۸- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَزِينٍ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ وَقْتُ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَيَسْقُطْ قَرْنُهَا الْأَوَّلُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مَا لَمْ يَسْقُطِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ. سابقہ (۱۳۸۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے نمازوں کے اوقات پوچھے گئے آپ نے فرمایا: صبح کی نماز کا وقت اس وقت تک رہتا ہے جب تک سورج کا اوپر کا کنارہ نہ نکلے اور ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے عصر تک رہتا ہے جب تک سورج پیلا نہ پڑ جائے عصر کی نماز کا وقت ہے اور غروب آفتاب سے لے کر شفق غائب ہونے تک مغرب کی نماز کا وقت ہے اور عشاء کی نماز کا (مستحب) وقت آدھی رات تک ہے۔

۱۳۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٩٥٤٠)

یحیٰ بن ابی کثیر بیان کرتے ہیں کہ علم آرام طلبی سے حاصل نہیں ہوتا۔

۱۳۹۰- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَزْرَقِ قَالَ زُهَيْرٌ نَا إِسْحٰقُ ابْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهُ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ.

الترمذی (۱۵۲) النسائی (۵۱۸) ابن ماجہ (٦٦٧)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے نماز کا وقت پوچھا' آپ نے فرمایا: تم دو روز ہمارے ساتھ نماز پڑھ کر دیکھ لو' جب آفتاب نصف النہار سے ڈھل گیا تو آپ نے حضرت بلال کو اذان دینے کا حکم دیا' اذان کے بعد آپ نے اقامت کا حکم دیا' اس کے بعد ابھی سورج بلند اور سفید تھا تو عصر کی اقامت کہی' پھر آفتاب غروب ہونے کے بعد مغرب کی اقامت کہی' پھر شفق غائب ہونے کے بعد عشاء کی اقامت کہی' پھر طلوع فجر کے بعد فجر کی اقامت کہی' دوسرے دن آپ نے ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنے کا حکم دیا اور ظہر خوب ٹھنڈے وقت میں پڑھی گئی اور پہلے دن سے مؤخر کر کے عصر کی نماز پڑھی جس وقت سورج بلند تھا اور شفق غائب ہونے سے پہلے مغرب کی نماز پڑھی اور تہائی رات کے بعد عشاء کی نماز پڑھی اور سفیدی پھیل جانے کے بعد فجر کی نماز پڑھی پھر فرمایا وہ شخص کہاں ہے جو اوقات نماز پوچھ رہا تھا؟ اس شخص نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جو اوقات تم نے دیکھے ان کے درمیان تمہاری

نمازوں کا وقت ہے۔

۱۳۹۱- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ قَالَ نَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اشْهَدْ مَعَنَا الصَّلٰوةَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ بِغَلَسٍ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ حِينَ وَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ الْغَدَ فَنَوَّرَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ لَمْ تُخَالِطْهَا صُفْرَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ عِنْدَ ذَهَابِ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ بَعْضِهِ شَكَّ حَرَمِيٌّ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتَ وَقْتٌ۔

سابقہ (۱۳۹۰)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور نمازوں کے اوقات دریافت کیے آپ نے فرمایا: تم ہمارے ساتھ نماز پڑھو' پھر بلال کو منہ اندھیرے اذان دینے کا حکم دیا پھر طلوع فجر ہوتے ہی صبح کی نماز پڑھی پھر جب آفتاب وسط آسمان سے ڈھل گیا تو ظہر کا حکم دیا اور ابھی سورج بلند تھا تو عصر کا حکم دیا' سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کا حکم دیا اور شفق غائب ہونے کے بعد عشاء کا حکم دیا پھر دوسرے دن سفیدی پھیلنے کے بعد فجر کا حکم دیا' ٹھنڈا وقت کر کے ظہر کا حکم دیا اور عصر کا اس وقت حکم دیا جب سورج سفید اور چمکدار تھا اور اس میں پیلاہٹ نہیں آئی تھی اور شفق غائب ہونے سے پہلے مغرب پڑھنے کا حکم دیا اور تہائی شب گذر جانے یا قدرے کم وقت کے بعد عشاء کا حکم دیا۔ (یہ راوی کا شک ہے) پھر صبح کے وقت فرمایا سائل کہاں ہے؟ اور فرمایا جو تم نے دیکھا اس کے درمیان نمازوں کا وقت ہے۔

۱۳۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ أَتَاهُ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدِ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ كَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتَّى كَانَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آ کر نمازوں کے اوقات پوچھے آپ نے اس وقت کوئی جواب نہ دیا۔ راوی کہتے ہیں آپ نے طلوع فجر کے بعد صبح کی نماز پڑھائی۔ اس وقت (اندھیرے کی وجہ سے) لوگ ایک دوسرے کو پہچان نہیں پا رہے تھے پھر سورج ڈھل جانے کے بعد ظہر پڑھائی' کہنے والا کہتا تھا نصف النہار ہو چکا ہے اور آپ اس کو خوب جانتے تھے پھر ابھی سورج بلند تھا تو آپ نے عصر کی نماز پڑھائی اور سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز پڑھائی اور شفق غائب ہو جانے کے بعد عشاء کی نماز پڑھائی پھر دوسرے دن فجر کی نماز اس قدر دیر سے پڑھائی کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کہنے والے کہتے تھے کہ سورج نکل چکا ہے یا نکلنے والا ہے پھر ظہر کی نماز پہلے روز کی عصر کے قریب پڑھائی پھر عصر کی نماز اس قدر تاخیر سے پڑھائی کہ نماز

ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ ثُمَّ أَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ بَيْنَ هٰذَيْنِ. ابوداؤد(۳۹۵) النسائی(۵۲۲)

سے فارغ ہونے کے بعد کہنے والے کہتے تھے کہ سورج ہل پڑا گیا پھر مغرب کی نماز اس قدر تاخیر سے پڑھائی کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہو گئی پھر عشاء کی نماز تہائی رات کے اول وقت میں پڑھائی۔ صبح آپ نے سائل کو بلا کر فرمایا ان دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

۱۳۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى سَمِعَهُ مِنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَائِلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي. سابقہ(۱۳۹۲)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ مغرب کی نماز دوسرے دن غروب شفق سے پہلے پڑھائی۔

ف: اس باب کی احادیث میں اوقات نماز اجمالاً بیان کیے گئے ہیں۔ آئندہ ابواب میں ہر نماز کا علیحدہ وقت ذکر کیا گیا ہے۔

۳۲- بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ لِمَنْ يَمْضِي إِلَى جَمَاعَةٍ وَّيَنَالُهُ الْحَرُّ فِي طَرِيقِهِ

گرمیوں میں ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھنے کا استحباب

۱۳۹٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

ابوداؤد(٤٠٢) الترمذی(١٥٧) النسائی(٤٩٩) ابن ماجہ(٦٧٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی کی شدت ہو تو ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کے سانس کی وجہ سے ہے۔

۱۳۹۵- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَاءً.

مسلم تحفۃ الاشراف(۱۳۳۵۳)

ایک اور سند سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

۱۳۹٦- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَ عَمْرٌو أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَسَلْمَانَ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْحَرِّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب گرمی ہو تو ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کے سانس کی وجہ سے ہے۔

الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ عَمْرٌو وَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ ذَلِكَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۲۰۹)

۱۳۹۷ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ هَذَا الْحَرَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَوٰةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱٤۰۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ گرمی دوزخ کے سانس کی وجہ سے ہے لہٰذا نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

۱۳۹۸ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْرِدُوا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلَوٰةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱٤۷٤۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گرمی میں نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کے سانس کی وجہ سے ہے۔

۱۳۹۹ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُهَاجِرًا أَبَا الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالظُّهْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ انْتَظِرِ انْتَظِرْ وَقَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَوٰةِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ. البخاری (۵۳۵-۵۳۹-۶۲۹-۳۲۵۸)

ابوداؤد (٤۰۱) الترمذی (۱۵۸)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے ظہر کی اذان دی تو آپ نے فرمایا: ٹھنڈا وقت ہونے دو! ٹھنڈا وقت ہونے دو یا فرمایا (ذرا) انتظار کرو (ذرا) انتظار کرو اور فرمایا گرمی کی شدت دوزخ کے سانس کی وجہ سے ہے جب گرمی زیادہ ہو تو ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اتنی دیر کی گئی کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لیے۔

۱٤۰۰ - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَ نَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۳۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جہنم کی آگ نے اپنے رب سے شکایت کی اور عرض کیا کہ اے میرے رب! میرا بعض حصہ بعض حصے کو کھا گیا' تب اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی۔ ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں اور سردی اور گرمی کی شدت جو تم محسوس کرتے ہو وہ اس کے سانسوں کی وجہ سے ہے۔

۱٤۰۱ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ نَا مَعْنٌ قَالَ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب گرمی ہو تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَ ذَكَرَ أَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ إِلٰى رَبِّهَا فَأَذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَ نَفَسٍ فِي الصَّيْفِ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۵۹۲)

جہنم کے سانس کی وجہ سے ہے اور ذکر کیا کہ جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی تو اسے ایک سال میں دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں۔

۱۴۰۲- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ نَا حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَتِ النَّارُ رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأْذَنْ لِي أَتَنَفَّسْ فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَ نَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ بَرْدٍ أَوْ زَمْهَرِيرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ وَ مَا وَجَدْتُمْ مِنْ حَرٍّ أَوْ حَرُورٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۰۰۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم نے کہا اے میرے رب! میرا بعض حصہ بعض کو کھا گیا ہے لہٰذا مجھے سانس لینے کی اجازت عطا فرما۔ تب اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں‘ تم لوگ جو سردی محسوس کرتے ہو وہ جہنم کے سانس سے ہے اور جو گرمی محسوس کرتے ہو وہ بھی جہنم کے سانس سے ہے۔

۳۳- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ الظُّهْرِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ فِي غَيْرِ شِدَّةِ الْحَرِّ

گرمی نہ ہونے پر ظہر کو اول وقت میں پڑھنے کا استحباب

۱۴۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ وَ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ. ابوداؤد (۸۰۶) النسائی (۴۷۹) ابن ماجہ (۶۷۳)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آفتاب ڈھل جانے کے بعد ظہر کی نماز پڑھاتے تھے۔

۱۴۰۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الصَّلٰوةَ فِي الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا. النسائی (۴۹۶)

حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے گرمی میں نماز کی شکایت کی آپ نے اس شکایت کو دور نہیں فرمایا۔

۱۴۰۴م- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ‘ وَعَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ عَوْنٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ‘ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ‘ عَنْ خَبَّابٍ

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی ایک روایت مروی ہے۔

قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ فِي الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا. (مسلم)

١٤٠٥- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ عَوْنٌ أَنَا وَقَالَ ابْنُ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لَهُ نَا زُهَيْرٌ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحٰقَ أَفِي الظُّهْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفِي تَعْجِيلِهَا قَالَ نَعَمْ. سابقہ (١٤٠٤)

حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گرمی کی شدت کی شکایت کی۔ آپ نے اس شکایت کو دور نہیں فرمایا۔ زہیر کہتے ہیں میں نے ابی اسحٰق سے کہا کیا ظہر میں؟ کہا ہاں! میں نے کہا ظہر کو جلدی پڑھنے کے لیے کہا تھا؟ کہا ہاں!

١٤٠٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ غَالِبٍ الْقَطَّانِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ. البخاری (٣٨٥-٥٤٢-١٢٠٨) ابوداؤد (٦٦٠) الترمذی (٥٨٤) النسائی (١١١٥) ابن ماجہ (١٠٣٣)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سخت دھوپ میں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے۔ اگر ہم میں سے کسی شخص کے لیے اپنی پیشانی کو سجدہ گاہ پر رکھنا دشوار ہوتا تو وہ اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیتا۔

٣٤- بَابُ اِسْتِحْبَابِ التَّبْكِيرِ بِالْعَصْرِ

عصر کو اوّل وقت میں پڑھنے کا استحباب

١٤٠٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ. ابوداؤد (٤٠٤) النسائی (٥٠٦) ابن ماجہ (٦٨٢)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے درآں حالیکہ سورج بلند اور تابندہ ہوتا کوئی جانے والا بالائی بستیوں میں جاتا اور وہاں پہنچنے کے بعد بھی سورج تابندہ ہوتا تھا۔ قتیبہ نے اپنی روایت میں بالائی بستیوں کا ذکر نہیں کیا۔

١٤٠٨- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً. مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٢٠)

ایک اور سند سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

١٤٠٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءَ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ. البخاری (٥٤٨) النسائی (٥٠٥)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نماز عصر پڑھتے پھر کوئی جانے والا قبا کو جاتا اور وہاں پہنچنے کے بعد آفتاب بلند ہوتا تھا۔

١٤١٠- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ. ماجه(۱۴۰۹)

ہم عصر کی نماز پڑھتے پھر کوئی جانے والا بنو عمرو بن عوف کے محلہ میں جاتا اور ان لوگوں کو نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

۱۴۱۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ أَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَقُلْنَا لَهٗ إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا.

ابوداؤد(۴۱۳) الترمذی(۱۶۰) النسائی(۵۱۰)

علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ وہ بصرہ میں ظہر کی نماز پڑھ کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر گئے ان کا گھر مسجد کے پہلو میں تھا جب ہم حضرت انس کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے پوچھا کیا تم نے عصر کی نماز پڑھ لی ہے ہم نے کہا؟ ہم تو ابھی ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے ہیں انہوں نے کہا عصر پڑھ لو! ہم نے کھڑے ہو کر عصر کی نماز پڑھی جب ہم نماز عصر سے فارغ ہوئے تو حضرت انس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: یہ منافق کی نماز ہے جو سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے تو وہ کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرتا ہے۔

۱۴۱۲- وَحَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهٖ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهٗ. البخاری(۵۴۹) النسائی(۵۰۸)

ابو امامہ بن سہل بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عمر بن عبد العزیز کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو دیکھا وہ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے میں نے کہا اے چچا! یہ آپ نے کونسی نماز پڑھی ہے؟ فرمایا عصر کی اور یہ رسول اللہ ﷺ کی وہ نماز ہے جو ہم آپ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۱۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ عَمْرٌو أَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ أَنَّ مُوْسَى بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهٗ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نُرِيْدُ أَنْ نَنْحَرَ جَزُوْرًا لَّنَا وَنَحْنُ نُحِبُّ أَنْ تَحْضُرَهَا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهٗ فَوَجَدْنَا الْجَزُوْرَ لَمْ تُنْحَرْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو بنو سلمہ کا ایک آدمی آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنا ایک اونٹ ذبح کرنا چاہتے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ آپ بھی اس موقع پر تشریف لے چلیں آپ نے فرمایا اچھا اور تشریف لے گئے ہم بھی آپ کے ساتھ گئے ہم نے دیکھا کہ اونٹ ابھی ذبح نہیں ہوا تھا پھر وہ ذبح کیا گیا اس کا گوشت کاٹ کر پکایا گیا ہم نے اس کو کھایا اور ابھی سورج غروب نہیں ہوا تھا۔

فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِّعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا ثُمَّ أَكَلْنَا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ. مسلم تحفة الاشراف (٥٤٦)

١٤١٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُورُ فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ. البخاری (٢٤٨٥)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے پھر اونٹ کو ذبح کرکے دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا پھر اس کو پکایا جاتا اور ہم اس کا پکا ہوا گوشت غروب آفتاب سے پہلے کھا لیتے تھے۔

١٤١٥- حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا نَا الْأَوْزَاعِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ نَنْحَرُ الْجَزُورَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَقُلْ كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ.

سابقہ (١٤١٤)

اوزاعی کی سند میں یہ فرق ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اونٹ ذبح کیا جاتا تھا اور یہ نہیں بیان کیا کہ ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

٣٥- بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَفْوِيتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

نمازِ عصر کے ترک پر تغلیظ

١٤١٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ.

البخاری (٥٥٢) ابوداؤد (٤١٤)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص سے نماز عصر فوت ہو جائے گویا اس کا گھر بار اور مال ہلاک ہو گیا۔

١٤١٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمْرٌو يَبْلُغُ بِهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَفَعَهُ. النسائی (٥١١) ابن ماجہ (٦٨٥)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

١٤١٨- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ.

مسلم تحفة الاشراف (٦٨٩٨)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص سے نماز عصر فوت ہو گئی گویا اس کا گھر بار اور مال ہلاک ہو گیا۔

٠٠٠- بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى

درمیانی نماز کا بیان

١٤١٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُونَا وَشَغَلُونَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے دن فرمایا: اللہ تعالیٰ ان مشرکین کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جس طرح (جنگ میں) مشغول کرکے انہوں نے ہمیں نماز عصر سے روک دیا۔

حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ. البخاری(۲۹۳۱-۴۱۱۱-۴۵۳۳-۶۳۹۶) ابوداؤد(۴۰۹) الترمذی(۲۹۸۴) النسائی(۴۷۲)

یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

۱۴۲۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ(۱۴۱۹)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۳۶- بَابُ الدَّلِيلِ لِمَنْ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ

نمازِ وسطیٰ نمازِ عصر ہے

۱۴۲۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ شَغَلُونَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُورَهُمْ نَارًا وَبُيُوتَهُمْ أَوْ بُطُونَهُمْ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْبُيُوتِ وَالْبُطُونِ. سابقہ(۱۴۱۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے دن فرمایا: (مشرکوں نے) ہمیں نمازِ عصر پڑھنے سے روکے رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ راوی کو شک ہے شاید یوں فرمایا اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

۱۴۲۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ وَلَمْ يَشُكَّ. سابقہ(۱۴۱۹)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ قتادہ کی روایت میں بغیر شک کے بیوت اور قبور کے الفاظ ہیں۔

۱۴۲۳- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِيٍّ ح وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيٰى سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى فُرْضَةٍ مِنْ فُرَضِ الْخَنْدَقِ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ أَوْ قَالَ قُبُورَهُمْ وَبُطُونَهُمْ نَارًا. مسلم تحفۃ الاشراف(۱۰۳۱۵)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خندق کے دن فرمایا: درآں حالیکہ آپ خندق کے راستوں میں سے ایک راستہ پر بیٹھے ہوئے تھے (مشرکوں نے) ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ (درمیانی نماز) سے روکے رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے یا قبروں اور پیٹوں فرمایا۔

۱۴۲۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلٰوةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے دن فرمایا: (مشرکوں نے) ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ صلوٰۃ عصر سے روک دیا اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ پھر آپ نے مغرب اور عشاء

الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوتَهُمْ وَ قُبُورَهُمْ نَارًا ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ. - مسلم تحفۃ الاشراف (۱۰۱۲۳)

کے درمیان عصر کی نماز پڑھی۔

۱۴۲۵- وَحَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوفِيُّ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَامِيُّ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَبَسَ الْمُشْرِكُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتّٰى احْمَرَّتِ الشَّمْسُ أَوِ اصْفَرَّتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ أَجْوَافَهُمْ وَ قُبُورَهُمْ نَارًا أَوْ حَشَى اللّٰهُ أَجْوَافَهُمْ وَ قُبُورَهُمْ نَارًا. الترمذی (۲۹۸۵-۱۸۱) ابن ماجہ (۶۸۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو عصر کی نماز سے روکے رکھا حتیٰ کہ سورج سرخ یا زرد پڑ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مشرکوں نے) ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ صلوٰۃ عصر سے روکے رکھا اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

نوٹ: رسول اللہ ﷺ نے جو بعض مواقع پر کچھ مشرکوں کے لیے دعا ضرر فرمائی ہے اس کو بددعا سے تعبیر کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ آپ کی طرف کسی بھی اعتبار سے لفظ بد کو استعمال کرنا صحیح نہیں ہے۔

۱۴۲۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَ قَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي حٰفِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى قَالَ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حٰفِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَ قُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِينَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَ قُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِينَ. ابوداؤد (۴۱۰) الترمذی (۲۹۸۲) النسائی (۴۷۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے قرآن کریم لکھنے کا حکم دیا اور فرمایا جس وقت "حٰفِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى" پر پہنچو مجھے بتا دینا۔ چنانچہ جب میں اس آیت پر پہنچا تو آپ کو اطلاع دی آپ نے فرمایا یہ آیت اس طرح لکھو "حٰفِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَ قُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِينَ"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ آیت اسی طرح سنی ہے۔

۱۴۲۷- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ نَا الْفُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ حٰفِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنَاهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللّٰهُ فَنَزَلَتْ حٰفِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَكَانَ رَجُلٌ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيقٍ لَهُ هِيَ إِذًا صَلَاةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَاءُ قَدْ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَ كَيْفَ نَسَخَهَا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَعْلَمُ قَالَ وَ رَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَرَأْنَاهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ زَمَانًا بِمِثْلِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "حٰفِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ صَلَاةِ الْعَصْرِ" نازل ہوئی جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم اس آیت کو (اسی طرح) پڑھتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر دیا اور اس طرح نازل فرمائی "حٰفِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى"۔ ایک شخص شقیق کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہ کہنے لگا اب تو نماز عصر ہی صلوٰۃ وسطیٰ ہے حضرت براء بن عازب نے کہا میں تمہیں یہ بتلا چکا ہوں کہ یہ آیت کیسے نازل ہوئی اور کس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کیا؟ واللہ اعلم امام مسلم ایک اور سند سے بیان کرتے ہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ

حَدِیْثِ فُضَیْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۶۸)

عنہ نے فرمایا ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک عرصہ تک اس آیت کی ایسے ہی تلاوت کرتے رہے۔

۱۴۲۸- وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ اَبُوْ غَسَّانَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یَحْیَی بْنِ کَثِیْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ یَسُبُّ کُفَّارَ قُرَیْشٍ وَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ مَا کِدْتُ اَنْ اُصَلِّیَ الْعَصْرَ حَتّٰی کَادَتْ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَوَاللّٰهِ اِنْ صَلَّیْتُهَا فَنَزَلْنَا اِلٰی بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ تَوَضَّاْنَا فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ. البخاری (۵۹۶-۵۹۸-۶۴۱-۹۴۵-۴۱۱۲) الترمذی (۱۸۰) النسائی (۱۳۶۵)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق غزوۂ خندق کے دن کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ! بخدا! سورج غروب کو آ پہنچا اور میں نے ابھی تک نماز عصر نہیں پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واللہ میں نے بھی ابھی عصر نہیں پڑھی پھر ہم بطحان زمین پر آئے اور رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور ہم نے بھی وضو کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے غروب آفتاب کے بعد عصر کی نماز پڑھی پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

۱۴۲۹- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ نَا وَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَکِیْعٌ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْمُبَارَکِ عَنْ یَحْیَی بْنِ کَثِیْرٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ. سابقہ (۱۴۲۸)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۳۷- بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَ الْمُحَافَظَةِ عَلَیْهِمَا

صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور ان کی حفاظت

۱۴۳۰- وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِکٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ مَلٰٓئِکَةٌ بِاللَّیْلِ وَمَلٰٓئِکَةٌ بِالنَّهَارِ وَ یَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ. البخاری (۵۵۵-۷۴۲۹-۷۴۸۶) النسائی (۴۸۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور صبح اور عصر کی نماز میں ان کا اجتماع ہوتا ہے' پھر یہ ڈیوٹی کے اعتبار سے اوپر چلے جاتے ہیں پھر ان کا رب ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ جاننے والا ہے کہ تم میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں ہم جب ان کے پاس سے گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے"۔

۱۴۳۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

ﷺ قَالَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۲۵۰)

۱۴۳۲- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ نَا قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَقُوْلُ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اَمَا اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ قَرَأَ جَرِيْرٌ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا.

البخاری (۵۵۴-۵۷۳-۴۸۵۱-۷۴۳۴-۷۴۳۵-۷۴۳۶)

ابوداؤد (۴۷۲۹) الترمذی (۲۵۵۱) ابن ماجہ (۱۷۷)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے ناگاہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: "لا ریب تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور اس کو دیکھنے میں تم کسی قسم کی تکلیف محسوس نہیں کرو گے' پس اگر ہو سکے تو طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے کی نمازوں یعنی عصر اور فجر کو قضا نہ ہونے دو"۔ پھر جریر نے یہ آیت پڑھی: (ترجمہ) "طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ بیان کرو"۔

۱۴۳۳- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُوْ اُسَامَةَ وَوَكِيْعٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَمَا اِنَّكُمْ سَتُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ وَقَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَلَمْ يَقُلْ جَرِيْرٌ. سابقہ (۱۴۳۲)

اسی سند کے ساتھ ایک روایت میں یوں ہے تم عنقریب اپنے رب کے سامنے پیش کیے جاؤ گے اور اس کو اس طرح دیکھو گے جس طرح چاند کو دیکھتے ہو پھر آیت کی تلاوت فرمائی۔

۱۴۳۴- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ وَمِسْعَرٍ وَالْبَخْتَرِيِّ بْنِ الْمُخْتَارِ سَمِعُوْهُ مِنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَاَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ.

ابوداؤد (۴۲۷) النسائی (۴۷۰-۴۸۶)

حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرما رہے تھے کہ جس شخص نے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے یعنی فجر اور عصر پڑھی وہ ہرگز دوزخ میں نہیں جائے گا بصرہ کے ایک شخص نے ان سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے؟ حضرت عمارہ نے کہا ہاں! اس شخص نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔ میرے کانوں نے اس کو سنا اور دل نے یاد رکھا۔

۱۴۳۵- وَحَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے نماز پڑھی وہ دوزخ میں نہیں جائے

اللّٰہِ ﷺ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَعَمْ أَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُهُ بِالْمَكَانِ الَّذِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ. سابقہ(١٤٣٤)

گا۔ حضرت عمارہ کے پاس ایک بصرہ کا رہنے والا بیٹھا تھا اس نے کہا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے؟ حضرت عمارہ نے کہا ہاں! میں اس پر گواہ ہوں۔ یہ سن کر وہ شخص بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس جگہ یہ فرماتے ہوئے سنا جہاں سے میں سن سکتا تھا۔

١٤٣٦- وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. البخاری(٥٧٤-٥٧٤)

ابو بکر کے والد (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دو ٹھنڈی نمازیں (عصر اور فجر) پڑھیں وہ جنت میں جائے گا۔

١٤٣٧- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خِرَاشٍ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَا جَمِيعًا نَا هَمَّامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ(١٤٣٦)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

٣٨- بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

مغرب کا اوّل وقت غروب آفتاب کے بعد ہے

١٤٣٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.

البخاری(٥٦١)ابوداؤد(٤١٧)الترمذی(١٦٤)ابن ماجہ(٦٨٨)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت نماز مغرب پڑھا کرتے تھے جب آفتاب غروب ہو کر نظروں سے اوجھل ہو جاتا۔

١٤٣٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ. البخاری(٥٥٩)ابن ماجہ(٦٨٧)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز مغرب پڑھتے تھے اور نماز کے بعد جا کر کوئی شخص بھی اپنے تیر گرنے کی جگہ دیکھ سکتا تھا۔

١٤٤٠- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ بِنَحْوِهِ. سابقہ(١٤٣٩)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ذکر کی گئی ہے۔

٣٩- بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ وَتَأْخِيرِهَا

عشاء کی نماز کا وقت اور اس میں تاخیر

١٤٤١- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَحَرْمَلَةُ بْنُ

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

يَحْيَى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي بِصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي تُدْعَى الْعَتَمَةَ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ حِينَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الْإِسْلَامُ فِي النَّاسِ زَادَ حَرْمَلَةُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَنْزُرُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الصَّلَوَاتِ وَذَلِكَ حِينَ صَاحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٧٢٥)

عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کی (جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف نہ لائے حتیٰ کہ حضرت عمر بن الخطاب نے عرض کیا "بچے اور عورتیں سو گئے" رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آتے وقت نمازیوں سے فرمایا "روئے زمین پر تمہارے سوا اور کوئی نماز کا انتظار نہیں کر رہا"۔ یہ لوگوں میں اسلام کی اشاعت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب حضرت عمر نے چیخ کر نماز کے لیے بلایا تو آپ نے فرمایا "تمہارے لیے یہ جائز نہیں کہ اللہ کے رسول (ﷺ) سے نماز کا تقاضا کرو"۔

١٤٤٢- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَذُكِرَ لِي وَمَا بَعْدَهُ. البخاری (٥٦٦)

ایک اور روایت میں بھی ایسا ہی ہے۔

١٤٤٣- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى فَقَالَ إِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي. النسائی (٥٣٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کی حتیٰ کہ رات کا اکثر حصہ گزر گیا حتیٰ کہ نمازی مسجد میں سو گئے پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا "اگر مجھے امت کی دشواری کا خیال نہ ہوتا تو عشاء کا یہی وقت ہوتا"۔

١٤٤٤- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک رات عشاء کی نماز کے لیے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرتے رہے۔ نہ جانے رسول اللہ ﷺ گھر کے اندر کسی کام میں مشغول تھے یا کیا وجہ تھی؟ بہرحال آپ تہائی رات یا اس

إلينا حين ذهب ثلث الليل أو بعده فلا ندري أشيء شغله في أهله أو غير ذلك فقال حين خرج إنكم لتنتظرون صلاة ما ينتظرها أهل دين غيركم ولولا أن يثقل على أمتي لصليت بهم هذه الساعة ثم أمر المؤذن فأقام الصلاة وصلى. ابوداود(٤٢٠) النسائي(٥٣٦)

کے بھی بعد تشریف لائے۔ آتے وقت آپ نے فرمایا "تم اس نماز کا انتظار کر رہے تھے جس کا انتظار تمہارے سوا کسی اور دین کو ماننے والا نہیں کرتا اگر میری امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں اسی وقت نماز پڑھایا کرتا!" پھر آپ نے مؤذن کو اقامت کہنے کا حکم دیا اور نماز پڑھادی۔

١٤٤٥- وحدثني محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال أنا ابن جريج قال أخبرني نافع قال نا عبد الله بن عمر أن رسول الله ﷺ شغل عنها ليلة فأخرها حتى رقدنا في المسجد ثم استيقظنا ثم رقدنا ثم استيقظنا ثم خرج علينا رسول الله ﷺ ثم قال ليس أحد من أهل الأرض الليلة ينتظر الصلاة غيركم.

البخاري(٥٧٠) ابوداود(١٩٩)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات عشاء کی نماز کے وقت کسی کام میں مشغول ہو گئے اور عشاء کی نماز کو مؤخر کر دیا حتیٰ کہ ہم مسجد میں سو گئے پھر ہم بیدار ہوئے پھر سو گئے پھر جب بیدار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: "تمہارے علاوہ روئے زمین پر آج کی رات کوئی بھی نماز کے انتظار میں نہیں ہے"۔

١٤٤٦- وحدثني أبو بكر بن نافع العبدي قال نا بهز بن أسد العمي قال نا حماد بن سلمة عن ثابت أنهم سألوا أنسا عن خاتم رسول الله ﷺ فقال أخر رسول الله ﷺ العشاء ذات ليلة إلى شطر الليل أو كاد يذهب شطر الليل ثم جاء فقال إن الناس قد صلوا وناموا وإنكم لم تزالوا في صلاة ما انتظرتم الصلاة قال أنس كأني أنظر إلى وبيص خاتمه من فضة ورفع إصبعه اليسرى بالخنصر. النسائي(٥٣٠٠)

ثابت بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت انس سے رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی کا حال معلوم کیا۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز کو نصف شب یا اس کے لگ بھگ تک مؤخر کر دیا پھر آپ تشریف لائے اور فرمایا "لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم جس وقت تک نماز کا انتظار کرتے رہو گے نماز ہی (کے حکم) میں رہو گے"۔ حضرت انس کہتے ہیں میری آنکھوں کے سامنے اب بھی یہ منظر ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی چاندی کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں انہوں نے بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ کر کے کہا انگوٹھی اس ہاتھ میں تھی۔

١٤٤٧- وحدثني حجاج بن الشاعر قال نا أبو زيد سعيد بن الربيع قال نا قرة بن خالد عن قتادة عن أنس بن مالك قال نظرنا رسول الله ﷺ ليلة حتى كان قريبا من نصف الليل ثم جاء فصلى ثم أقبل علينا بوجهه فكأنما أنظر إلى وبيص خاتمه في يده من فضة.

النسائي(٥٢١٧)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم نے رسول اللہ ﷺ کا آدھی رات تک انتظار کیا پھر آپ تشریف لائے اور نماز ادا کی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور یہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے کہ میں آپ کی چاندی کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

١٤٤٨- وحدثني عبد الله بن الصباح العطار قال نا عبيد الله بن عبد المجيد الحنفي قال نا قرة بهذا

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے لیکن اس میں ہماری طرف متوجہ ہونے کا ذکر نہیں۔

الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ. ساجد(١٤٤٧)

١٤٤٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِي فِي السَّفِينَةِ نُزُولًا فِي بَقِيعِ بُطْحَانَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو مُوسَى فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّغُلِ فِي أَمْرِهِ حَتَّى أَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ عَلَى رِسْلِكُمْ أُعْلِمُكُمْ وَأَبْشِرُوا إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلَّى هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا نَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا فَرِحِينَ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

بخاری(٥٦٧)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے جو ساتھی کشتی سے آئے تھے یہ سب بقیع کی پتھریلی زمین میں اترے تھے اور رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف فرما تھے اور ہماری ایک جماعت باری باری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھی حضرت ابوموسیٰ کہتے ہیں ایک دن میں چند ساتھیوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور ﷺ کسی کام میں مشغول تھے حتیٰ کہ آدھی رات گذر گئی پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ نے ہم کو نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے حاضرین سے فرمایا: "ذرا ٹھہرو! میں تم کو بتاتا ہوں کہ تمہیں بشارت ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا تم پر انعام ہے کہ تمہارے سوا اس وقت کوئی اور نماز نہیں پڑھ رہا یا فرمایا تمہارے سوا اس وقت کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ راوی کہتا ہے یاد نہیں ابوموسیٰ نے کون سا جملہ کہا تھا؟ حضرت ابوموسیٰ نے کہا رسول اللہ ﷺ سے یہ بشارت سن کر ہم لوگ خوشی خوشی واپس چلے گئے۔

١٤٥٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ الَّتِي يَقُولُهَا النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِمَامًا وَخِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَعْتَمَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ قَالَ حَتَّى رَقَدَ نَاسٌ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ الصَّلَاةَ فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَخَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى شِقِّ رَأْسِهِ قَالَ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا كَذَلِكَ قَالَ فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَأْسِهِ يَدَهُ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ

ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے کہا تمہارے نزدیک عشاء کی نماز (جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں) پڑھنے کے لیے کون سا وقت بہتر ہے خواہ جماعت سے پڑھے یا تنہا؟ عطاء نے کہا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کی حتیٰ کہ لوگ سو گئے پھر بیدار ہوئے اور سو گئے پھر بیدار ہوئے تو حضرت عمر بن الخطاب نے کھڑے ہو کر با آواز بلند کہا: "الصلوٰۃ" عطاء کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے دراں حالیکہ آپ کے سر اقدس سے پانی ٹپک رہا تھا اور آپ نے اپنے سر مبارک پر اپنا ہاتھ رکھا ہوا تھا۔" آپ نے فرمایا: اگر میری امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں اس کو اسی وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا!" میں نے عطاء سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر پر کس طرح ہاتھ رکھا ہوا تھا اور حضرت ابن عباس نے تمہیں

طَرَفَ الْاُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصُّدْغِ وَ نَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَ لَا يَبْطُشُ بِشَيْءٍ اِلَّا كَذٰلِكَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَمْ ذُكِرَ لَكَ اَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَتَئِذٍ قَالَ لَا اَدْرِيْ قَالَ عَطَاءٌ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اُصَلِّيَهَا اِمَامًا وَ خِلْوًا مُؤَخَّرَةً كَمَا صَلَّاهَا النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَتَئِذٍ فَاِنْ شَقَّ عَلَيْكَ ذٰلِكَ خِلْوًا اَوْ عَلَى النَّاسِ فِي الْجَمَاعَةِ وَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ فَصَلِّهَا وَسَطًا لَا مُعَجَّلَةً وَ لَا مُؤَخَّرَةً.

البخاری (۵۷۱-۷۲۳۹) النسائی (۵۳۰-۵۳۱)

کس طرح بتلایا تھا؟ عطاء نے اپنی انگلیاں تھوڑی سی کھولیں اور پھر اپنی انگلیوں کے کنارے اپنے سر پر رکھے پھر ان کو سر سے جھکایا اور سر پر پھیرا حتیٰ کہ ان کا انگوٹھا کان کے اس کنارے کی جانب پہنچا جو منہ کی طرف ہے پھر ان کا انگوٹھا کنپٹی حلق اور ہاتھ ڈاڑھی تک کسی چیز کو چھوتا تھا کسی چیز کو پکڑتا تھا۔ میں نے عطاء سے دریافت کیا انہوں نے یہ بھی بتلایا تھا کہ اس رات رسول اللہ ﷺ نے کتنی تاخیر فرمائی تھی۔ اس نے کہا میں نہیں جانتا پھر عطاء نے کہا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اس وقت نماز پڑھوں جس وقت اس رات رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی تھی خواہ میں امام ہوں یا تنہا' اگر تم کو خود اتنی دیر بار گزرے یا تم امام ہو اور لوگوں کو اتنی دیر گراں گزرے تو متوسط وقت میں نماز پڑھ لیا کرو نہ جلدی نہ دیر سے۔

١٤٥١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ.

النسائی (۵۳۲)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز دیر سے پڑھا کرتے تھے۔

١٤٥٢- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الصَّلَوٰاتِ نَحْوًا مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَ كَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَ كَانَ يُخِفُّ الصَّلٰوةَ وَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كَامِلٍ يُخَفِّفُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۱۹۸)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انہی اوقات میں نماز پڑھا کرتے تھے جن میں تم پڑھتے ہو البتہ عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھتے تھے اور آپ نماز میں تخفیف کرتے تھے۔

١٤٥٣- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَبِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ اَلَا اِنَّهَا الْعِشَاءُ وَهُمْ يُعْتِمُوْنَ بِالْاِبِلِ.

ابوداؤد (۴۹۸۴) النسائی (۵۴۰-۵۴۱) ابن ماجہ (۷۰۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا تمہاری نماز کے نام پر گنوار غالب نہ آ جائیں (اعرابی عشاء کی نماز کو عتمہ کہتے تھے عتمہ اندھیرا چھا جانے کو کہتے ہیں۔ سعیدی) سنو! یہ نماز عشاء ہے اور وہ اس وقت دیر کر کے دودھ دوہتے ہیں" (اس لیے عتمہ کہتے ہیں)۔

١٤٥٤- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ لَبِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دیہاتی لوگ عشاء کی نماز کے نام

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَاءِ فَاِنَّهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ وَاِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ.

ابن ماجه (١٤٥٣)

میں تم پر غالب نہ آ جائیں کیونکہ یہ اللہ کی کتاب میں "عشاء" ہے اور وہ تاخیر سے اونٹوں کا دودھ دوہتے ہیں (اس لیے عتمہ کہتے ہیں۔سعیدی)۔

٤٠- بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبْكِيْرِ بِالصُّبْحِ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا وَهُوَ التَّغْلِيْسُ وَبَيَانِ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِيْهَا

صبح کی نماز جلد پڑھنا اور اس میں قرأت کی مقدار

١٤٥٥- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرٌو نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّيْنَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ لَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ.

النسائی (٥٤٥) ابن ماجه (٦٦٩)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مسلمانوں کی عورتیں صبح کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتی تھیں' پھر اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی واپس آتی تھیں درآں حالیکہ انہیں کوئی نہیں پہچانتا تھا۔

١٤٥٦- وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ الْفَجْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنْ تَغْلِيْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّلٰوةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٧٢٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مسلمان عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں' پھر اپنے گھروں کو لوٹ جاتی تھیں اور چونکہ رسول اللہ ﷺ منہ اندھیرے نماز پڑھتے تھے اس لیے انہیں کوئی پہچانتا نہیں تھا۔

١٤٥٧- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ قَالَا نَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ فِيْ رِوَايَتِهِ مُتَلَفِّفَاتٍ.

البخاری (٨٦٧) ابوداؤد (٤٢٣) الترمذی (١٥٣) النسائی (٥٤٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھاتے تھے اور عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی واپس جاتی تھیں وہ اندھیرے کی بناء پر پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

١٤٥٨- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حجاج مدینہ منورہ آیا تو ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے نمازوں کے متعلق دریافت کیا' انہوں نے فرمایا

عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْحَجَّاجُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا يُؤَخِّرُهَا وَأَحْيَانًا يُعَجِّلُ كَانَ إِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ قَدْ أَبْطَئُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوا أَوْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ.

البخاری (۵۶۰-۵۶۵) ابوداؤد (۳۹۷) النسائی (۵۲۶)

رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کے وقت پڑھا کرتے تھے عصر اس وقت پڑھتے جب آفتاب سفید ہوتا (یعنی پیلا نہ پڑا ہوتا) مغرب غروب آفتاب کے بعد پڑھتے' عشاء میں کبھی تاخیر کرتے اور کبھی جلدی پڑھتے' اگر لوگ (جلدی) جمع ہو جاتے تو جلدی پڑھتے اور اگر لوگ دیر سے آتے تو دیر سے پڑھتے اور صبح کی نماز منہ اندھیرے پڑھتے تھے۔

۱۴۵۹- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ الْحَجَّاجُ يُؤَخِّرُ الصَّلَوَاتِ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ.

سابقہ (۱۴۵۸)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حجاج نمازوں میں تاخیر کرتا تھا۔ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا باقی روایت حسب سابق ہے۔

۱۴۶۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ أَبَا بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ فَقَالَ كَأَنَّمَا أَسْمَعُكَ السَّاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِهَا قَالَ يَعْنِي الْعِشَاءَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ حِينَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَالْمَغْرِبَ لَا أَدْرِي أَيَّ حِينٍ ذَكَرَ قَالَ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ جَلِيسِهِ الَّذِي يَعْرِفُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ.

البخاری (۵۴۱-۵۴۷-۵۹۹-۷۷۱) ابوداؤد (۳۹۸-۴۸۴۹) النسائی (۴۹۴-۵۲۴-۵۲۹) ابن ماجہ (۶۷۴)

شعبہ کہتے ہیں کہ سیار بن سلامہ نے مجھے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے حضرت ابو برزہ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا' شعبہ نے کہا کیا تم نے خود اپنے والد سے سنا تھا؟ انہوں نے کہا گویا کہ میں اس وقت بھی سن رہا ہوں' انہوں نے کہا میں نے خود سنا میرے والد نے حضرت ابو برزہ سے حضور کی نماز کے بارے میں سوال کیا حضرت ابو برزہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کو آدھی رات تک مؤخر کرنے کی پرواہ نہیں کرتے تھے اور نماز سے پہلے سونے اور نماز کے بعد باتیں کرنے کو نا پسند فرماتے تھے (شعبہ کہتے ہیں میں سیار کے والد سے پھر ملا اور ان سے اوقات نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ آفتاب ڈھل جانے کے بعد ظہر کی نماز پڑھتے تھے اور عصر اس وقت پڑھتے تھے جب آدمی مدینہ کے آخری حصہ تک چلا جاتا تھا اور سورج باقی رہتا تھا (سیار کے والد کہتے ہیں مجھے یاد نہیں ابو برزہ نے مغرب کے وقت کے بارے میں کیا بتایا تھا؟)۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پھر ملاقات کی اور دریافت کیا تو کہا صبح کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آدمی

اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شناسا شخص کو پہچان لیتا تھا اور اس میں آپ ساٹھ سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے تھے۔

١٤٦١- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَكَانَ لَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ. سابقہ (١٤٦٠)

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آدھی رات تک عشاء کی نماز مؤخر کرنے کی پروا نہیں کرتے تھے اور عشاء سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد باتوں کو ناپسند کرتے تھے ایک اور موقع پر حضرت ابو برزہ نے تہائی رات تک تاخیر کا ذکر کیا۔

١٤٦٢- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَيَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْمِائَةِ إِلَى السِّتِّينَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ حِينَ يَعْرِفُ بَعْضُنَا وَجْهَ بَعْضٍ. سابقہ (١٤٦٠)

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز تہائی رات تک مؤخر کرتے تھے اور عشاء کی نماز سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند کرتے تھے اور صبح کی نماز میں سو سے لے کر ساٹھ آیتوں تک پڑھتے تھے اور صبح کی نماز سے اس وقت فارغ ہوتے تھے کہ (اجالے کی وجہ سے) ہم میں سے ایک شخص دوسرے کو پہچان لیتا تھا۔

١٤١- بَابُ كَرَاهِيَةِ تَأْخِيرِ الصَّلٰوةِ عَنْ وَقْتِهَا الْمُخْتَارِ وَمَا يَفْعَلُهُ الْمَأْمُومُ إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ

مستحب وقت سے مؤخر کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور ایسی صورت میں مقتدیوں کا حکم

١٤٦٣- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا أَوْ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ خَلَفٌ عَنْ وَقْتِهَا.

ابوداؤد (٤٣١) الترمذي (١٧٦) ابن ماجه (١٢٥٦-٢٨٦٢)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”جب تم پر ایسے حاکم مسلط ہو جائیں جو نماز کو (مستحب) وقت سے مؤخر کر کے پڑھیں یا فرمایا نماز کے (مستحب) وقت کو ختم کر کے پڑھیں تو تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا جو آپ ارشاد فرمائیں! آپ نے فرمایا تم اپنے وقت پر نماز پڑھ لیا کرو پھر اگر ان کے ساتھ نماز پاؤ تو وہ بھی پڑھ لینا کیونکہ وہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی (خلف نے عن وقتها کا لفظ نہیں بیان کیا)۔

١٤٦٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”میرے بعد ایسے حاکم آئیں گے جو نماز کو (مستحب) وقت گزار کر پڑھیں گے تم نماز کو وقت پر

ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ صُلِّيَتْ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ. سابقہ(١٤٦٣)

پڑھنا اگر تم نے نماز وقت پر پڑھ لی ہے تو ان کے ساتھ نفل ہو جائے گی اور اگر تم نے ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تو تم اپنی نماز تو پڑھ ہی چکے ہو"۔

١٤٦٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأُطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ وَأَنْ أُصَلِّيَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِلَّا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً.

سابقہ(١٤٦٣)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے خلیل (ﷺ) نے مجھے وصیت کی ہے کہ میں (حکام کے) احکام سنوں اور ان کی اطاعت کروں خواہ وہ ہاتھ پیر کٹا غلام ہو اور یہ کہ میں نماز کو اس کے وقت پر پڑھوں آپ نے فرمایا اگر یہ لوگ نماز پڑھ چکے تو تم اپنی نماز ادا کر چکے ہو' ورنہ ان کے ساتھ تمہاری نماز نفل ہو جائے گی۔

١٤٦٦- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَضَرَبَ فَخِذِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ.

النسائی(٧٧٢-٨٥٨)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا: جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو وقت گزار کر نماز پڑھیں گے تو تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا جو آپ حکم فرمائیں آپ نے فرمایا تم وقت پر اپنی نماز پڑھ کر اپنے کام پر چلے جانا' اس کے بعد اگر جماعت کھڑی ہو اور تم مسجد میں ہو تو نماز پڑھ لینا۔

١٤٦٧- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ أَخَّرَ ابْنُ زِيَادٍ الصَّلَاةَ فَجَاءَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهُ صَنِيعَ ابْنِ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلَى شَفَتِهِ فَضَرَبَ فَخِذِي وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أُصَلِّي. سابقہ(١٤٦٦)

ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ابن زیاد نے نماز میں دیر کر دی' اتنے میں میرے پاس حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ تشریف لائے میں نے ان کے لیے کرسی پیش کی وہ اس پر بیٹھ گئے' میں نے ان سے عبیداللہ بن زیاد کی نماز میں تاخیر کا ذکر کیا انہوں نے اپنے ہونٹ بھینچے اور میری ران پر ہاتھ مارا اور کہا میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہی سوال کیا تھا انہوں نے میری ران پر ایسے ہی ہاتھ مارا تھا جیسے میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا ہے اور کہا کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سوال کیا تھا جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا ہے اور آپ نے بھی میری ران پر ایسے ہی ہاتھ مارا تھا جیسے میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا تھا: "نماز اپنے وقت پر پڑھو پھر اگر ان کے

ساتھ نماز مل جائے تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا اور یہ نہ کہنا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں اب نہیں پڑھتا"۔

١٤٦٨- وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ أَوْ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا فَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ إِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلِّ مَعَهُمْ فَإِنَّهَا زِيَادَةُ خَيْرٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (١١٩٥٧)

حضرت عبداللہ بن صامت بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ان لوگوں میں رہو گے جو نماز دیر سے پڑھتے ہیں؟ تم نماز کو اپنے وقت میں پڑھ لینا پھر اگر جماعت کھڑی ہو تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا کیونکہ اس میں زیادہ خیر ہے۔

١٤٦٩- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ نَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَلْفَ أُمَرَاءَ فَيُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ قَالَ فَضَرَبَ فَخِذِي ضَرْبَةً أَوْجَعَتْنِي وَقَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنْ ذَلِكَ فَضَرَبَ فَخِذِي وَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ نَافِلَةً قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذُكِرَ لِي أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ ضَرَبَ فَخِذَ أَبِي ذَرٍّ. سابقہ (١٤٦٦)

ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم جمعہ کے دن حکام کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں وہ نماز کو آخری وقت میں ادا کرتے ہیں۔ ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے میری ران پر اتنی زور سے ہاتھ مارا کہ مجھے درد ہونے لگا اور کہا کہ میں نے حضرت ابوذر (رضی اللہ عنہ) سے بھی دریافت کیا تو انہوں نے بھی میری ران پر مارا اور کہا کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی بات دریافت کی تھی تو آپ نے فرمایا: تم (مسنون) وقت میں نماز پڑھا کرو اور جماعت کے ساتھ نماز کو بطور نفل پڑھ لیا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی حضرت ابوذر کی ران پر (ہاتھ) مارا تھا۔

٤٢- بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَبَيَانِ التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْهَا وَأَنَّهَا فَرْضُ كِفَايَةٍ

نماز باجماعت پڑھنے کی تاکید اور اس کے فرض کفایہ ہونے کا بیان

١٤٧٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا.

الترمذی (٢١٦) النسائی (٨٣٧)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز پڑھنا تمہارے تنہا پڑھنے سے پچیس گنا افضل ہے۔

١٤٧١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے پچیس

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِيعِ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسًا وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً قَالَ وَ تَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَ قُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا. البخاری (٤٧١٧)

گنا افضل ہے اور فرمایا رات اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں اور تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو (ترجمہ) فجر میں قرآن کی تلاوت پر (فرشتے) حاضر کیے جاتے ہیں۔

١٤٧٢ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ نَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَ أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ بِخَمْسٍ وَّ عِشْرِينَ جُزْءًا. البخاری (٦٤٨)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

١٤٧٣ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا أَفْلَحُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَعْدِلُ خَمْسًا وَّ عِشْرِينَ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ. مسلم، تحفۃ الاشراف (١٣٤٦٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز تنہا شخص کی پچیس نمازوں کے برابر ہے۔

١٤٧٤ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ مَعَ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ إِذْ مَرَّ بِهِمْ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ خَتَنُ زَيْدِ بْنِ زَبَّانَ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ فَدَعَاهُ نَافِعٌ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةٌ مَعَ الْإِمَامِ أَفْضَلُ مِنْ خَمْسٍ وَّ عِشْرِينَ صَلٰوةً يُصَلِّيهَا وَحْدَهُ. مسلم، تحفۃ الاشراف (١٣٤٦٦)

عمر بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں نافع بن جبیر بن مطعم کے پاس بیٹھا ہوا تھا تاگاہ وہاں سے ابو عبداللہ کا گذر ہوا نافع نے انہیں بلایا اور کہا میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پچیس نمازیں پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

١٤٧٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِينَ دَرَجَةً. البخاری (٦٤٥) النسائی (٨٣٦)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ افضل ہے۔

١٤٧٦ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى قَالَا نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ سَبْعًا وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً. ابن ماجہ (۷۸۹)

نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ فضیلت رکھتا ہے۔

۱۴۷۷- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَا نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ بِضْعًا وَّ عِشْرِيْنَ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ سَبْعًا وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۹۶۲-۷۸۴۷)

ایک اور سند کے ساتھ ابن نمیر نے بیس اور کچھ درجہ کہا اور ابوبکر نے ستائیس درجہ۔

۱۴۷۸- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ اَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بِضْعًا وَّ عِشْرِيْنَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۶۹۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیس اور کچھ زیادہ۔

۰۰۰- بَابُ مَا رُوِيَ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ

جماعت سے پیچھے رہ جانے والوں کا بیان

۱۴۷۹- وَحَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَدَ نَاسًا فِيْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنْهَا فَاٰمُرَ بِهِمْ فَيُحَرِّقُوْا عَلَيْهِمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ بُيُوْتَهُمْ وَلَوْ عَلِمَ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا لَشَهِدَهَا يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۷۰۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو نماز میں نہیں پایا تو فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے' پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں نہیں آئے اور لکڑیاں جمع کرا کے ان کے گھروں میں آگ لگانے کا حکم دوں (ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ) اگر کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان کو ایک پر از گوشت ہڈی ملے گی تو یہ اس نماز یعنی عشاء میں ضرور آئیں گے۔

۱۴۸۰- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ وَّاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَثْقَلَ صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِيْ بِرِجَالٍ مَّعَهُمْ حُزَمٌ مِّنْ حَطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لَّا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ. ابن ماجہ (۷۹۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافقین پر سب سے زیادہ دشوار عشاء اور فجر کی نماز ہے' اگر ان لوگوں کو ان نمازوں کا ثواب معلوم ہو جائے تو یہ ان نمازوں کو پڑھنے ضرور آئیں گے خواہ انہیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے' میں نے ارادہ کیا تھا کہ ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر چند لوگوں کے ساتھ لکڑیوں کا گٹھا لے کر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو جماعت میں نہیں آتے اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

۱۴۸۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَانِي أَنْ يَسْتَعِدُّوا لِي بِحُزَمٍ مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ تُحَرَّقُ بُيُوتٌ عَلَى مَنْ فِيهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱٤۷٥٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں پھر ایک شخص سے جماعت کرانے کے لیے کہوں پھر ان لوگوں سمیت (جو جماعت میں نہیں آتے) ان کے گھروں میں آگ لگا دوں۔

۱۴۸۲- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

ابوداؤد (٥٤۹) الترمذی (۲۱۷)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۴۸۳- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ سَمِعَهُ مِنْهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۹٥۱۲)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ میں حاضر نہ ہونے والوں کے بارے میں فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ ایک شخص کو جماعت کرانے کا حکم دوں پھر ان لوگوں کے گھروں میں آگ لگا دوں جو جمعہ میں نہیں آتے۔

ف: اس جگہ جمعہ سے مراد جماعت ہے۔

۴۳- بَابُ يَجِبُ إِتْيَانُ الْمَسْجِدِ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ

اذان سننے والے پر مسجد میں آنا واجب ہے

۱۴۸۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ أَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ.

النسائی (۸٤۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک نابینا شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے مسجد تک پہنچانے والا کوئی نہیں ہے' اس شخص نے یہ درخواست اس لیے کی تھی کہ اسے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت مل جائے' آپ نے اسے اجازت دے دی' اس کے جانے کے بعد آپ نے اسے بلایا اور فرمایا کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی! آپ نے فرمایا تو پھر اذان پر لبیک کہو (یعنی مسجد میں آ کر نماز پڑھو)۔

ف: یہ سائل حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم تھے جیسا کہ ابوداؤد کی روایت میں تصریح ہے۔ (نووی)

٤٤-بَابُ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا سننِ ھدیٰ میں سے ہے

١٤٨٥- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ اَوْ مَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِيَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٩٥٠٠)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم کہتے تھے کہ جماعت چھوڑنے والا شخص یا تو منافق ہوتا تھا جس کا نفاق معروف ہو یا نماز بلکہ بیمار بھی دو شخصوں کے کاندھوں کا سہارا لے کر مسجد میں نماز پڑھنے آتا تھا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سنن ہدیٰ کی تعلیم دی ہے اور ان میں سے یہ بھی سنت مؤکدہ ہے کہ جس مسجد میں اذان ہوتی ہو اس میں آ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جائے۔

١٤٨٦- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ اَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ ﷺ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهِ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ.

ابوداؤد (٥٥٠) النسائی (٨٤٨)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص کو حالت اسلام میں کل اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق ہو اس پر لازم ہے کہ جس جگہ اذان دی جاتی ہے وہاں ان نمازوں کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کے لیے سنن ہدیٰ مشروع فرمائی ہیں اور یہ (جماعت سے نماز پڑھنا) سنت مؤکدہ ہے اور اگر تم نے گھروں میں نماز پڑھی جیسا کہ یہ تارک جماعت پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی (ﷺ) کی سنت چھوڑ دو گے اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی تو گمراہ ہو جاؤ گے جو شخص اچھی طرح وضو کر کے ان مساجد میں جانے کا قصد کرتا ہو تو لا ریب اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک نیکی عطا فرماتا ہے ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے' ہم یہ کہتے تھے کہ جماعت کو چھوڑنے والا صرف منافق ہوتا ہے جس کا نفاق معروف ہو اور ایک شخص دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں لایا جاتا اور اس کو صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔

٤٥-بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

مؤذن کے اذان دینے کے بعد مسجد سے نکلنے کی ممانعت

١٤٨٧- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوالشعثاء کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اس وقت مؤذن نے اذان دی اور ایک شخص مسجد سے اٹھ کر جانے لگا حضرت ابوہریرہ

فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِي فَاَتْبَعَهٗ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَصَرَهٗ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. ابوداؤد(۵۳۶)الترمذی(۲۰۴)النسائی(۶۸۲-۶۸۳) ابن ماجہ(۷۳۳)

رضی اللہ عنہ کی نگاہ اس کا تعاقب کرتی رہی حتیٰ کہ وہ مسجد سے نکل گیا پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص نے حضرت ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

۱۴۸۸- وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَاٰى رَجُلًا يَجْتَازُ الْمَسْجِدَ خَارِجًا بَعْدَ الْاَذَانِ فَقَالَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ. سابقہ(۱۴۸۷)

ابو الشعثاء محاربی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اذان کے بعد مسجد سے جاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اس شخص نے ابوالقاسم (ﷺ) کی حکم عدولی کی ہے۔

ف: اگر کوئی عذر شرعی ہو تو اذان کے بعد مسجد سے جا سکتا ہے ورنہ بغیر نماز پڑھے جانا مکروہ تحریمی ہے۔

۴۶- بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِيْ جَمَاعَةٍ

عشاء اور صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت

۱۴۸۹- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَعَدَ وَحْدَهٗ فَقَعَدْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ. ابوداؤد(۵۵۵)الترمذی(۲۲۱)

عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں آئے اور تنہا بیٹھ گئے میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی تو گویا اس نے نصف رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز باجماعت پڑھی تو گویا اس نے تمام رات قیام کیا (یعنی نوافل پڑھتے ہوئے رات گذاری)۔

۱۴۹۰- وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيُّ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ سَهْلٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. سابقہ(۱۴۸۹)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۱۴۹۱- وَحَدَّثَنِيْ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں خلل ڈالا اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال

يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ فِيْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَيُدْرِكَهُ فَيَكُبَّهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۲۵۲)

دے گا۔

۱۴۹۲- وَحَدَّثَنِيْهِ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ الْقَسْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَاِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۳۲۵۲)

حضرت جندب قسری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی امان میں ہے۔ پس کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی امان میں خلل نہ ڈالے اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی امان میں خلل ڈالا اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈال دے گا۔

۱۴۹۳- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فَيَكُبَّهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ. الترمذی (۲۲۲)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے لیکن اس میں اوندھے منہ جہنم میں ڈالنے کا ذکر نہیں ہے۔

۴۷- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ لِعُذْرٍ

عذر کی بناء پر جماعت ترک کرنے کی رخصت

۱۴۹۴- وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ مَحْمُوْدَ بْنَ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ اَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَاَنَا اُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ وَاِذَا كَانَتِ الْاَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اٰتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَاُصَلِّيَ لَهُمْ وَوَدِدْتُ اَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْتِيْ فَتُصَلِّيْ فِيْ مُصَلًّى اَتَّخِذُهُ مُصَلًّى قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاَفْعَلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَاَشَرْتُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا وَرَآءَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ

حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا 'یا رسول اللہ! میری نظر کمزور ہوگئی ہے اور میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں۔ جب بارشیں ہوتی ہیں تو میرے اور ان کے درمیان نالہ بہنے لگتا ہے جس کی وجہ سے میں ان کی مسجد میں نماز پڑھانے نہیں جا سکتا' یا رسول اللہ! میری خواہش ہے کہ آپ (میرے گھر) تشریف لائیں اور کسی جگہ پر نماز پڑھ لیں تاکہ میں اس جگہ کو مصلّی بنا لوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انشاء اللہ میں ایسا ہی کروں گا"۔ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگلے دن صبح کو رسول اللہ ﷺ' حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اجازت طلب کی اور میں نے آپ کو بلا لیا' آپ گھر میں داخل ہونے کے بعد بیٹھے نہیں' فرمایا تم کیا چاہتے ہو! میں کس جگہ نماز پڑھوں؟ حضرت عتبان کہتے ہیں کہ میں نے مکان کی ایک

عَلَى خَزِيْرٍ صَنَعْنَاهُ لَهُ قَالَ فَثَابَ رِجَالٌ مِّنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ ذُوْ عَدَدٍ فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُلْ لَهُ ذٰلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّمَا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيْحَتَهُ لِلْمُنَافِقِيْنَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَصَدَّقَهُ بِذٰلِكَ.

سابقہ (۱۴۸-۱۴۹)

سمت اشارہ کیا' رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور ہم سب آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے' آپ نے دو رکعات نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ حضرت عتبان کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کے لیے قیمہ کا کھانا پکا رکھا تھا اسے کھلانے کے لیے آپ کو روک لیا (آپ کی زیارت کے سبب) محلّہ کے تمام لوگ گھر میں آ گئے اور کسی کہنے والے نے کہا مالک بن دخشن کہاں ہے؟ کسی اور نے جواب دیا وہ منافق ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت نہیں کرتا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے ایسا نہ کہو کیا تم نہیں جانتے کہ اس نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہے۔ حاضرین نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جاننے والے ہیں کسی شخص نے کہا ہم اس کو منافقین کے ساتھ ملتے جلتے دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے (کلمہ) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھا ہو اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی ہے۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے بنو سالم کے سردار حصین بن محمد سے محمود بن ربیع کی اس روایت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کی تصدیق کر دی۔

١٤٩٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنَى حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ أَوِ الدُّخَيْشِنِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ مَحْمُوْدٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَفَرًا فِيْهِمْ أَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا أَظُنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ فَحَلَفْتُ إِنْ رَجَعْتُ إِلَى عِتْبَانَ أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ وَهُوَ إِمَامُ قَوْمِهِ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْهِ كَمَا حَدَّثَنِيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ نَزَلَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَرَائِضُ وَأُمُوْرٌ نَرَى أَنَّ الْأَمْرَ انْتَهٰى

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ باقی حدیث حسب سابق ہے اور یہ زیادتی ہے کہ ایک شخص نے کہا مالک بن دخشن یا دخیشن کہاں ہے؟ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ایک ایسی جماعت میں بیان کی جس میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات نہیں فرمائی ہو گی! (یعنی لا الٰہ الا اللہ پڑھنے سے جہنم کا حرام ہونا) حضرت محمود کہتے ہیں پھر میں نے قسم کھائی کہ جا کر حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کی تصدیق کروں گا۔ میں جب ان کے پاس پہنچا تو وہ انتہائی بوڑھے ہو چکے تھے اور ان کی بینائی جاتی رہی تھی اور وہ اس وقت بھی اپنی قوم کے امام تھے میں ان کے پہلو میں جا کر بیٹھ گیا اور ان سے یہی

إِلَيْهَا فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَغْتَرَّ فَلَا يَغْتَرَّ. سابقہ(۱۴۸-۱۴۹)

حدیث روایت کی۔ انہوں نے مجھ سے وہ حدیث پہلے کی طرح بیان کر دی۔ زہری کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد بہت سی چیزیں فرض ہوگئیں اور بہت سے احکام نازل ہوئے اور دین مکمل ہوگیا۔ پس جو شخص دھوکا کھانا نہ چاہتا ہو وہ دھوکا نہ کھائے (کہ فرائض ادا کیے بغیر محض کلمہ پڑھنے سے جنت میں چلا جائے گا۔(سعیدی)

۱۴۹۶- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي لَأَعْقِلُ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ دَلْوٍ فِي دَارِنَا قَالَ مَحْمُودٌ فَحَدَّثَنِي عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ بَصَرِي قَدْ سَاءَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ وَحَبَسْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى جَشِيشَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ زِيَادَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ.

سابقہ(۱۴۸-۱۴۹)

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا وہ کلی کرنا یاد ہے جو آپ نے ہمارے مکان کے ڈول سے کی تھی۔ حضرت محمود بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عتبان بن مالک (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری نظر کمزور ہوگئی ہے پھر حدیث سابق یہاں تک بیان کی کہ آپ نے ہمیں دو رکعات نماز پڑھائی اور ہم نے کھانا کھلانے کے لیے رسول اللہ ﷺ کو روک لیا جو ہم نے آپ کے لیے تیار کیا تھا اور اس کے بعد کی زیادتی جو معمر اور یونس نے ذکر کی ہے بیان نہیں کی۔

۴۸- بَابُ جَوَازِ الْجَمَاعَةِ فِي النَّافِلَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى حَصِيرٍ وَخُمْرَةٍ وَثَوْبٍ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الطَّاهِرَاتِ

جماعت کے ساتھ نوافل پڑھنے اور پاک چٹائی وغیرہ پر نماز پڑھنے کا جواز

۱۴۹۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَأُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُمْتُ إِلٰى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ. البخاری(۳۸۰-۸۶۰) ابوداؤد(۶۱۲) الترمذی(۲۳۴) النسائی(۸۰۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی دادی حضرت ملیکہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی کھانا پکا کر دعوت کی' کھانا کھانے کے بعد آپ نے فرمایا: چلو میں تم کو نماز پڑھا دوں' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک چٹائی لے کر آیا جو کثرت استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس کو پانی سے دھویا' پھر اس چٹائی پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور میں اور یتیم آپ کے پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہوئے' اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھی۔ رسول اللہ ﷺ ہم کو دو رکعت نماز پڑھانے کے بعد تشریف لے گئے۔

۱۴۹۸- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو الرَّبِيعِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ شَيْبَانُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب سے اچھے اور احسن اخلاق کے مالک تھے

التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا فَرُبَّمَا تَحْضُرُ الصَّلٰوةُ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ ثُمَّ يُنْضَحُ ثُمَّ يَؤُمُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَقُوْمُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا قَالَ وَكَانَ بِسَاطُهُمْ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ.

البخاری (۶۱۲۹-۶۲۰۳-۵۵۸۷-۵۹۷۱) الترمذی (۳۳۳-۱۹۸۹) ابن ماجہ (۳۷۲۰)

بعض اوقات آپ ہمارے گھر میں تشریف فرما ہوتے تھے اور نماز کا وقت آ جاتا تھا تو جس چٹائی پر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے اس کو اٹھانے کا حکم دیتے۔ اس کو صاف کر کے پانی سے دھویا جاتا پھر رسول اللہ ﷺ نماز پڑھاتے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے' وہ چٹائی کھجور کے چھال کی ہوتی تھی۔

۱۴۹۹- حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَ قُوْمُوْا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَصَلّٰى بِنَا فَقَالَ رَجُلٌ لِثَابِتٍ أَيْنَ جَعَلَ أَنَسًا مِنْهُ قَالَ جَعَلَهُ عَلٰى يَمِيْنِهِ ثُمَّ دَعَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُوَيْدِمُكَ ادْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيْهِ. النسائی (۸۰۱)

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور گھر میں صرف میں' میری ماں اور خالہ ام حرام تھیں' آپ نے فرمایا: اٹھو میں تمہیں نماز پڑھاؤں حالانکہ وہ کسی فرض نماز کا وقت نہیں تھا' (ایک شخص نے ثابت سے پوچھا' رسول اللہ ﷺ نے حضرت انس کو کس جگہ کھڑا کیا تھا؟ ثابت نے بتایا اپنی دائیں جانب) پھر رسول اللہ ﷺ نے ہم گھر والوں کے لیے دنیا اور آخرت کی ہر فلاح کے لیے دعا فرمائی۔ میری ماں نے کہا' یا رسول اللہ! انس آپ کا چھوٹا سا خادم ہے اس کے لیے خصوصی دعا فرمایئے' آپ نے میرے لیے ہر خیر کی دعا کی اور اخیر میں فرمایا "اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں کثرت اور برکت عطا فرما"۔

۱۵۰۰- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ سَمِعَ مُوْسَى بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى بِهِ وَبِأُمِّهِ أَوْ خَالَتِهِ قَالَ فَأَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَأَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا. ابوداؤد (۶۰۹) النسائی (۸۰۲-۸۰۴) ابن ماجہ (۹۷۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اور ان کی ماں یا خالہ کو نماز پڑھائی اور بتایا کہ مجھے آپ نے دائیں جانب کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے۔

۱۵۰۱- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ (۱۵۰۰)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۵۰۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ

رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ام المؤمنین سیدتنا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے برابر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور بعض اوقات سجدہ کرتے وقت آپ کا لباس مجھ سے ٹکراتا۔ آپ جا نماز پر نماز پڑھا کرتے

اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَةٍ.

البخاري (۳۳۳-۳۷۹-۵۱۸) ابوداؤد (۶۵۶) ابن ماجہ (۱۰۲۸)

تھے۔

۱۵۰۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ.

الترمذی (۳۳۲) ابن ماجہ (۱۰۲۹-۱۰۴۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا آپ چٹائی پر نماز پڑھ رہے تھے اور اسی پر سجدہ کرتے تھے۔

۴۹- بَابُ فَضْلِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ فِي جَمَاعَةٍ وَفَضْلِ انْتِظَارِ الصَّلٰوةِ وَكَثْرَةِ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَفَضْلِ الْمَشْيِ إِلَيْهَا

نماز باجماعت ادا کرنے' نماز کا انتظار کرنے اور مسجد میں دور سے آنے کی فضیلت

۱۵۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلٰوتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلٰوتِهِ فِي سُوقِهِ بِضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلٰوةَ فَلَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ هِيَ تَحْبِسُهُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ.

البخاری (۴۷۷) ابوداؤد (۵۵۹) الترمذی (۲۱۵) ابن ماجہ (۷۸۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا' گھر اور بازار میں نماز پڑھنے کی بہ نسبت بیس سے زیادہ درجہ فضیلت رکھتا ہے' کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص صرف نماز پڑھنے کے لیے اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں جاتا ہے تو مسجد میں پہنچنے تک اس کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے' مسجد میں داخل ہونے کے بعد وہ جتنی دیر نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اس کو نماز میں شمار کیا جاتا ہے اور فرشتے تمہارے لیے اس وقت تک دعا کرتے رہتے ہیں جب تک تم میں سے کوئی شخص نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے' جب تک وہ شخص وضو توڑ کر فرشتوں کو ایذا نہ دے۔ فرشتے کہتے رہتے ہیں یا اللہ! اس پر رحم فرما' یا اللہ اس کو بخش دے' یا اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔

۱۵۰۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ قَالَ أَنَا عَبْثَرٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

زكريا ح وحدثنا محمد بن المثنى قال نا ابن أبي عدي عن شعبة كلهم عن الأعمش في هذا الإسناد بمثل معناه. مسلم تحفة الاشراف (١٢٣٣٤-١٢٤٠١-١٢٤١٥)

١٥٠٦- حدثنا ابن أبي عمر قال نا سفيان عن أيوب السختياني عن ابن سيرين عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ إن الملائكة تصلي على أحدكم ما دام في مجلسه تقول اللهم اغفر له اللهم ارحمه ما لم يحدث وأحدكم في صلاة ما كانت الصلاة تحبسه.

مسلم تحفة الاشراف (١٤٤٣٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھا رہے اور وضو نہ توڑے اس کا نماز ہی میں شمار ہوتا ہے اور فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں "اے اللہ! اس کو بخش دے اے اللہ! اس پر رحم فرما"۔

١٥٠٧- وحدثني محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن أبي رافع عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال لا يزال العبد في صلاة ما كان في مصلاه ينتظر الصلاة وتقول الملائكة اللهم اغفر له اللهم ارحمه حتى ينصرف أو يحدث قلت ما يحدث قال يفسو أو يضرط. ابوداؤد (٤٧١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ کا اس وقت تک نماز میں شمار رہتا ہے جب تک وہ جائے نماز پر بیٹھا نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں یا اللہ! اس کو بخش دے اس پر رحم فرما! حتیٰ کہ وہ شخص اٹھ کر چلا جائے یا وضو توڑ دے راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ سے پوچھا وضو توڑنے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا ریح خارج کردے۔

١٥٠٨- حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال لا يزال أحدكم في صلاة ما دامت الصلاة تحبسه لا يمنعه أن ينقلب إلى أهله إلا الصلاة.

البخاري (٦٥٩) ابوداؤد (٤٧٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک تم میں سے کوئی شخص نماز کے انتظار میں رہتا ہے اور نماز کے علاوہ کوئی اور چیز اسے گھر جانے سے مانع نہیں ہوتی اس کا نماز میں ہی شمار ہوتا ہے۔

١٥٠٩- حدثني حرملة بن يحيى قال أنا ابن وهب قال أخبرني يونس ح وحدثني محمد بن سلمة المرادي قال نا عبد الله بن وهب عن يونس عن ابن شهاب عن ابن هرمز عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال أحدكم ما قعد ينتظر الصلاة في صلاة ما لم يحدث تدعو له الملائكة اللهم اغفر له اللهم ارحمه. مسلم تحفة الاشراف (١٣٩٦١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک تم میں سے کوئی شخص نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اور وضو نہیں توڑتا فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں یا اللہ! اس کو بخش دے یا اللہ! اس پر رحم فرما۔

١٥١٠- وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة عن النبي

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

ﷺ يَقُولُ هٰذَا. الترمذی(۲۳۰)

۵۰- بَابُ فَضْلِ كَثْرَةِ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ

مساجد کی طرف چل کر آنے والے کی فضیلت

۱۵۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشًى فَأَبْعَدُهُمْ وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيهَا ثُمَّ يَنَامُ قَالَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ فِي جَمَاعَةٍ. البخاری(۶۵۱)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ نماز کا اجر اس شخص کو ملتا ہے جو سب سے زیادہ دور سے نماز پڑھنے آئے اس کے بعد اسے اجر ملتا ہے جو اس کے بعد دور سے آنے والا ہو' جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھنے کا انتظار کرے اس کا اجر اس سے زیادہ ہے جو اپنی نماز پڑھ کر سو جائے اور ابوکریب کی روایت میں باجماعت نماز پڑھنے کا ذکر ہے۔

۱۵۱۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا عَبْثَرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قُلْتُ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ.

ابوداؤد(۵۵۷) ابن ماجہ(۷۸۳)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک شخص کو جانتا ہوں جس کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا اور اس کی نماز بھی قضا نہیں ہوتی تھی۔ میں نے اسے مشورہ دیا کہ دراز گوش خرید لو جس پر سوار ہو کر دھوپ اور اندھیرے میں آسانی سے آ سکو۔ اس نے کہا اگر میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہوتا تو یہ میرے لیے کوئی خوشی کی بات نہ تھی' میری نیت یہ ہے کہ گھر سے مسجد تک میرا آنا جانا لکھا جائے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ تمام (ثواب) تمہارے لیے جمع کر دیا ہے۔

۱۵۱۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنِ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

سابقہ(۱۵۱۲)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۱۵۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْتُهُ أَقْصَى بَيْتٍ فِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَتَوَجَّعْنَا لَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا فُلَانُ لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَقِيكَ مِنَ الرَّمْضَاءِ وَيَقِيكَ مِنْ هَوَامِّ الْأَرْضِ قَالَ أَمَ وَاللَّهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ بَيْتِي مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک انصاری کا گھر مدینہ میں سب سے زیادہ دور تھا اور ان کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کوئی نماز قضا نہیں ہوتی تھی' حضرت ابی کہتے ہیں ہمیں ان کی تکلیف کا احساس ہوا' میں نے ان سے کہا' اے فلاں! کاش تم ایک دراز گوش خرید لیتے جو تمہیں دھوپ اور حشرات الارض سے بچاتا۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم! مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر کے قریب ہوتا'

فَتَحَمَّلْتُ بِهِ حَمْلًا حَتَّى أَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَدَعَاهُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ يَرْجُو فِي أَثَرِهِ الْأَجْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ.

سابقہ(١٥١٢)

مجھے ان کی یہ بات ناگوار گزری میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس واقعہ سے مطلع کیا۔ آپ نے اس کو بلوایا اس نے آ کر یہی بیان کیا اور کہا میں اپنے آنے جانے کے اجر کی امید رکھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں وہی اجر ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہے۔

١٥١٥- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ(١٥١٢)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

١٥١٦- وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَتْ دِيَارُنَا نَائِيَةً عَنِ الْمَسْجِدِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَبِيعَ بُيُوتَنَا فَنَقْتَرِبَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً.

مسلم تحفۃ الاشراف(٢٧١١)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہمارے گھر مسجد سے دور تھے' ہم نے ارادہ کیا کہ اپنے گھر بیچ کر مسجد کے قریب گھر خرید لیں' رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا اور فرمایا: تمہارے ہر قدم کے عوض ایک درجہ ہے۔

١٥١٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِي الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ. مسلم تحفۃ الاشراف(٣١٠٤)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسجد کے قریب کچھ جگہ خالی ہوئی تو بنو سلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں' رسول اللہ ﷺ تک یہ خبر پہنچی تو آپ نے ان سے فرمایا: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی' یا رسول اللہ! ہمارا یہی ارادہ ہے۔ آپ نے فرمایا اے بنو سلمہ! اپنے گھروں میں رہو' تمہارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں (دوبارہ فرمایا) اپنے گھروں میں رہو' تمہارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں۔

١٥١٨- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالَ نَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ كَهْمَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالْبِقَاعُ خَالِيَةٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ فَقَالُوا مَا كَانَ يَسُرُّنَا أَنَّا كُنَّا تَحَوَّلْنَا. مسلم تحفۃ الاشراف(٣١٠٤)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسجد کے ساتھ جگہ خالی تھی تو بنو سلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا' نبی ﷺ تک یہ خبر پہنچی تو فرمایا: اے بنو سلمہ! اپنے گھروں میں رہو' تمہارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا پھر ہمیں منتقل ہونے کی خواہش نہ رہی۔

۵۱- بَابُ الْمَشْیِ إِلَی الصَّلَاۃِ تُمْحَی بِہِ الْخَطَایَا وَتُرْفَعُ بِہِ الدَّرَجَاتُ

نماز کے لیے چل کر آنے والے کے اجر کا بیان

۱۵۱۹- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ كَانَتْ خَطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً

مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٤١٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے پھر اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں کوئی فریضہ ادا کرنے کے لیے جائے تو اس کے ہر ایک قدم کے بدلہ ایک گناہ معاف ہوگا اور دوسرے قدم سے ایک درجہ بلند ہوگا۔

۱۵۲۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَفِي حَدِيثِ بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا.

البخاري (٥٢٨) الترمذي (٢٨٦٨) النسائي (٤٦١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ! اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر ایک دریا ہو جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس (کے بدن) پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ نے عرض کیا اس میں بالکل میل باقی نہیں رہے گا آپ نے فرمایا پانچ نمازوں کی ایسی ہی مثال ہے اللہ تعالیٰ ان کے سبب گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

۱۵۲۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهَرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ وَمَا يُبْقِي ذَلِكَ مِنَ الدَّرَنِ

مسلم تحفۃ الاشراف (٢٣١٩)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں پانچ نمازوں کی مثال اس وسیع اور رواں دریا کی طرح ہے جو تم میں سے کسی ایک کے دروازہ پر ہو اور وہ ہر روز پانچ مرتبہ اس دریا سے غسل کرتا ہو' راوی حسن نے کہا پھر اس کے بدن پر بالکل میل نہیں رہے گا۔

۱۵۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسَاجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ. البخاري (٦٦٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح یا شام کو مسجد میں آتا ہے اللہ تعالیٰ نے جنت میں اس کے لیے صبح یا شام کی ضیافت تیار کر رکھی ہے۔

٥٢- بَابُ فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ

صبح کی نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے کی اور مسجدوں کی فضیلت

١٥٢٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ اللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ أَوِ الْغَدَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَ كَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَ يَتَبَسَّمُ

ابوداؤد (١٢٩٤) النسائی (١٣٥٧)

سماک بن حرب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں! بہت' آپ جس جگہ صبح کی نماز پڑھتے تھے طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے نہیں اٹھتے تھے۔ طلوع آفتاب کے بعد وہاں سے اٹھتے درآں حالیکہ لوگ آپس میں باتیں کرتے زمانہ جاہلیت کا تذکرہ کر کے ہنستے تھے اور آپ بھی مسکرا دیتے تھے۔

١٥٢٤- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا. ابوداؤد (٤٨٥٠)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اپنے مصلی پر بیٹھے رہتے حتیٰ کہ سورج اچھی طرح نکل آتا۔

١٥٢٥- وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ لَمْ يَقُولَا حَسَنًا. الترمذی (٥٨٥) النسائی (١٣٥٦)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٠٠٠- بَابُ مَا رُوِيَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا

اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ ترین جگہ مساجد ہیں

١٥٢٦- وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَا نَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذُبَابٍ فِي رِوَايَتِهِ هَارُونُ وَ فِي حَدِيثِ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَسَاجِدُهَا وَ أَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى أَسْوَاقُهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٦٢٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ ترین جگہ مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہ بازار ہیں

٥٣- بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

امامت کا مستحق

١٥٢٧- حدثنا قتيبة بن سعيد قال نا ابو عوانة عن قتادة عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله ﷺ اذا كانوا ثلاثة فليؤمهم احدهم واحقهم بالامامة اقرؤهم. النسائي (٧٨١-٨٣٩)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تین نمازی ہوں تو ان میں سے ایک امامت کرے' اور امام بننے کا زیادہ مستحق وہ شخص ہے جسے قرآن کا زیادہ علم ہو۔

١٥٢٨- وحدثنا محمد بن بشار قال نا يحيى ابن سعيد قال نا شعبة ح وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا ابو خالد الاحمر عن سعيد بن ابي عروبة ح وحدثني ابو غسان المسمعي قال نا معاذ وهو ابن هشام قال حدثني ابي كلهم عن قتادة بهذا الاسناد مثله.

سابقہ (١٥٢٧)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

١٥٢٩- وحدثنا محمد بن مثنى قال نا سالم بن نوح ح وحدثنا حسن بن عيسى قال نا ابن المبارك جميعا عن الجريري عن ابي نضرة عن ابي سعيد عن النبي ﷺ بمثله. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٣٣٤)

ایک دیگر سند بھی اس کی مثل منقول ہے۔

ف: اس حدیث میں تین آدمیوں میں سے ایک کو امام بننے کا حکم دیا ہے اور حدیث نمبر ۱۵۳۶ میں دو آدمی ہوں تو جماعت کا حکم دیا ہے اور احادیث سے بھی راجح ہے۔

١٥٣٠- وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وابو سعيد الاشج كلاهما عن ابي خالد قال نا ابو خالد الاحمر عن الاعمش عن اسمعيل بن رجاء عن اوس بن ضمعج عن ابي مسعود الانصاري قال قال رسول الله ﷺ يؤم القوم اقرؤهم لكتاب الله فان كانوا في القراءة سواء فاعلمهم بالسنة فان كانوا في السنة سواء فاقدمهم هجرة فان كانوا في الهجرة سواء فاقدمهم سلما ولا يؤمن الرجل الرجل في سلطانه ولا يقعد في بيته على تكرمته الا باذنه قال الاشج في روايته مكان سلما سنا.

ابوداؤد (٥٨٢-٥٨٣-٥٨٤) الترمذی (٢٣٥) النسائی (٧٧٩-٧٨٢) ابن ماجہ (٩٨٠)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قوم کی امامت وہ شخص کرے جس کو سب سے زیادہ قرآن کا علم ہو' اگر قرآن مجید کے علم میں سب برابر ہوں تو پھر وہ امامت کرے جس کو حدیث کا سب سے زیادہ علم ہو اور اگر علم حدیث میں سب برابر ہوں تو جس شخص نے سب سے پہلے ہجرت کی ہو اور اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو جو سب سے پہلے اسلام لایا ہو اور کوئی شخص کسی مقرر شدہ امام کے ہوتے ہوئے امامت نہ کرائے اور کسی کی مسند پر بلا اجازت نہ بیٹھے۔

١٥٣١- حدثنا ابو كريب قال نا ابو معاوية ح وحدثنا اسحق قال انا جرير وابو معاوية ح وحدثنا الاشج قال نا ابن فضيل ح وحدثنا ابن ابي عمر قال نا سفيان كلهم

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

سابقہ (۱۵۳۰)

۱۵۳۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَوْسَ بْنَ ضَمْعَجٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَ اَقْدَمُهُمْ قِرَآءَةً فَاِنْ كَانَتْ قِرَآءَتُهُمْ سَوَآءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَآءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ اَهْلِهٖ وَلَا فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَجْلِسْ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ اَوْ بِاِذْنِهٖ. سابقہ (۱۵۳۰)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قوم کی امامت وہ شخص کرے جو کتاب اللہ کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو اور سب سے اچھی قرأت کرتا ہو اور اگر ان کی قرأت مساوی ہو تو وہ شخص امامت کرے جس نے ان میں سب سے پہلے ہجرت کی ہو اور اگر ہجرت میں سب مساوی ہوں تو وہ شخص امامت کرے جس کی عمر سب سے زیادہ ہو۔ کسی کے گھر اور اس کی حکومت میں کوئی شخص امام نہ بنے اور نہ کسی کی اجازت کے بغیر اس کی مسند پر بیٹھے۔

۱۵۳۳- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اَهْلَنَا فَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ.

البخاری (۶۲۸-۶۳۰-۶۳۱-۶۵۸-۶۸۵-۸۱۹-۲۸۴۸-۶۰۰۸-۷۲۴۶) ابوداؤد (۵۸۹) الترمذی (۲۰۵) النسائی (۶۳۳-۷۸۰-۶۳۴-۶۶۸) ابن ماجہ (۹۷۹)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نوعمر نوجوان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے پاس بیس دن ٹھہرے رسول اللہ ﷺ نہایت شفیق اور مہربان تھے آپ کو خیال ہوا کہ ہمیں گھر کی یاد ستا رہی ہوگی۔ آپ نے ہم سے پوچھا کہ تم گھر میں کن عزیزوں کو چھوڑ آئے ہو؟ ہم نے آپ کو بتلایا تو آپ نے فرمایا: اپنے اہل و عیال کے پاس جاؤ اور وہیں ٹھہرو اور انہیں دین سکھاؤ اور جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

۱۵۳۴- وَحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ وَ خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. سابقہ (۱۵۳۳)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی ہے۔

۱۵۳۵- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ نَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اَبُوْ سُلَيْمَانَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَاسٍ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ وَ اقْتَصَّا جَمِيْعًا الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ. سابقہ (۱۵۳۳)

حضرت مالک بن حویرث بیان کرتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جو سب ہم عمر جوان تھے۔ بقیہ حدیث مثل سابق ہے۔

۱۵۳۶- وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ نَا

حضرت مالک بن حویرث بیان کرتے ہیں کہ میں اور

عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَ صَاحِبٌ لِي فَلَمَّا أَرَدْنَا الْإِقْفَالَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ لَنَا إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَوٰةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا.

سابقہ (١٥٢٣)

میرا ساتھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہم نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے ہم سے فرمایا: جب نماز کا وقت آئے تو تم اذان دینا اور اقامت کہنا اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

١٥٣٧- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ نَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ قَالَ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ الْحَذَّاءُ وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْقِرَاءَةِ. سابقہ (١٥٢٣)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے جس میں یہ زیادتی ہے کہ وہ دونوں قرأت میں برابر تھے۔

٥٤- بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُنُوتِ فِي جَمِيعِ الصَّلَوَاتِ

إِذَا نَزَلَتْ بِالْمُسْلِمِينَ نَازِلَةٌ وَّ الْعِيَاذُ بِاللّٰهِ وَ اسْتِحْبَابِهِ فِي الصُّبْحِ دَائِمًا وَبَيَانِ أَنَّ مَحَلَّهُ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ وَ اسْتِحْبَابِ الْجَهْرِ بِهِ

قنوتِ نازلہ پڑھنے کا محل اور اس کا استحباب

١٥٣٨- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَ يُكَبِّرُ وَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَ عُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ثُمَّ بَلَغَنَا أَنَّهُ تَرَكَ ذٰلِكَ لَمَّا نَزَلَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظٰلِمُونَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٣٥٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی قرأت سے فارغ ہو کر رکوع سے سر اٹھا کر فرماتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پھر کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) اے اللہ ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو کفار سے نجات دے، اے اللہ! (قبیلہ) مضر کو سختی سے روند ڈال اور ان پر حضرت یوسف (علیہ السلام) کے زمانہ کی طرح قحط کے سال مسلط کر دے۔ اے اللہ! لحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ پر لعنت فرما جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتے ہیں، پھر ہمیں پتا چلا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی! "لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظٰلِمُونَ" تو آپ نے اس دعا کو ترک فرما دیا۔

١٥٣٩- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

ایک اور سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے كَسِنِي يُوسُفَ تک روایت کیا ہے اس کے بعد اور کچھ نہیں

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى قَوْلِهِ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

البخاری(۶۲۰۰)ابن ماجہ(۱۲۴۴)النسائی(۱۰۷۲)

بیان کیا۔

۱۵۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فِي صَلٰوةٍ شَهْرًا إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللّٰهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَ الدُّعَاءَ بَعْدُ فَقُلْتُ أَرٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ تَرَكَ الدُّعَاءَ لَهُمْ قَالَ فَقِيلَ وَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا. ابوداؤد(۱۴۴۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت (نازلہ) پڑھی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔ کہنے کے بعد کھڑے ہو کر دعا فرماتے: اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! مضر کو سختی سے پامال کر دے۔ ان پر یوسف (علیہ السلام) کے زمانہ جیسی قحط سالی نازل فرما۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے دعا کرنی چھوڑ دی۔ مجھ سے کہا گیا کیا تم نہیں دیکھتے وہ لوگ تو (خدا کے سامنے) پیش ہو گئے۔

۱۵۴۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ اللّٰهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ إِلَى قَوْلِهِ كَسِنِي يُوسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ. البخاری(۴۵۹۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ کر سجدہ سے پہلے یہ دعا کی: اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے اس کے بعد كَسِنِي يُوسُفَ تک اوزاعی کے مطابق روایت کیا اور اس کے بعد کچھ ذکر نہیں کیا۔

۱۵۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَأُقَرِّبَنَّ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِي الظُّهْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ وَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ.

البخاری(۷۹۷)ابوداؤد(۱۴۴۰)النسائی(۱۰۷۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے قریب نماز پڑھاؤں گا پھر انہوں نے ظہر، عشاء اور صبح کی نماز پڑھائی اور ان میں قنوت کیا یعنی مسلمانوں کے لیے دعا اور کفار پر لعنت کی۔

... - بَابٌ مِنْهُ

قنوت نازلہ کا بیان

۱۵۴۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بِئْرِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنَسٌ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتَّى نُسِخَ بَعْدُ أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ. البخاری (٤٠٩٥-٢٨١٤)

ﷺ نے تیس دن تک ان لوگوں کے لیے دعاء ضرر کی جنہوں نے اصحاب بیئر معونہ کو شہید کر دیا تھا۔ آپ نے رعل، ذکوان، لحیان اور عصیہ کے خلاف دعاء ضرر کی جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ جو صحابہ بیئر معونہ میں شہید ہوئے تھے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) "ہماری قوم تک یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم نے اپنے رب سے ملاقات کی وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم اس سے راضی ہو گئے"۔ ہم اس آیت کی تلاوت کرتے تھے بعد میں یہ آیت منسوخ ہو گئی۔

١٥٤٤- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا. البخاری (١٠٠١) ابوداؤد (١٤٤٤) النسائی (١٠٧٠) ابن ماجہ (١١٨٤)

محمد کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! کچھ عرصہ تک رکوع کے بعد۔

١٥٤٥- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُولُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

البخاری (١٠٠٣-٤٠٩٤) النسائی (١٠٦٩)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں ایک ماہ تک رکوع کے بعد رعل اور ذکوان کے خلاف دعائے ضرر فرمائی اور آپ نے فرمایا عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

١٥٤٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَدْعُو عَلَى بَنِي عُصَيَّةَ. ابوداؤد (١٤٤٥)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں ایک ماہ تک رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی جس میں آپ نے عصیہ کے لیے دعائے ضرر فرمائی۔

١٥٤٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ

عاصم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی ہے یا رکوع کے بعد؟ انہوں نے بتایا رکوع سے پہلے۔ میں نے کہا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد

فَقَالَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أُنَاسٍ قَتَلُوا أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ.

البخاری (۱۰۰۲-۱۳۰۰-۳۱۷۰-۴۰۹۶-۶۳۹۴)

دعائے قنوت پڑھی ہے۔ حضرت انس نے کہا رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک ماہ تک (رکوع کے بعد) قنوت پڑھی ہے جس میں ان لوگوں کے خلاف دعائے ضرر فرمائی جنہوں نے قراء صحابہ کو شہید کر دیا تھا۔

١٥٤٨- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَجَدَ عَلَى سَرِيَّةٍ مَا وَجَدَ عَلَى السَّبْعِينَ الَّذِينَ أُصِيبُوا يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ كَانُوا يُدْعَوْنَ الْقُرَّاءَ فَمَكَثَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى قَتَلَتِهِمْ. سابقہ (۱۵۴۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی لشکر کے لیے اتنا غمگین ہوتے نہیں دیکھا جتنا آپ ستر قراء صحابہ کے لیے غمگین ہوئے جو بیر معونہ کے دن شہید ہو گئے تھے' آپ ایک ماہ تک ان کے قاتلوں کے خلاف دعائے ضرر فرماتے رہے۔

١٥٤٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا حَفْصٌ وَابْنُ فُضَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ مَرْوَانُ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَيَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ. سابقہ (۱۵۴۷)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے اور بعض راویوں نے بعض کی روایت پر زیادتی کی ہے۔

١٥٥٠- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا الْأَسْوَدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا يَلْعَنُ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ.

النسائی (۱۰۷۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک دعاء قنوت (نازلہ) پڑھی جس میں آپ رعل ذکوان اور عصیہ پر لعنت بھیجتے تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔

١٥٥١- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۱۵)

ایک اور سند سے بھی ایسی روایت ہے۔

١٥٥٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ.

البخاری (۴۰۸۹) النسائی (۱۰۷۶-۱۰۷۸) ابن ماجہ (۱۲۴۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک دعاء قنوت (نازلہ) پڑھی جس میں عرب کے کئی قبیلوں کے لیے دعائے ضرر فرمائی۔

١٥٥٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ نَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ.

ابوداؤد (۱۴۴۱) الترمذی (۴۰۱) النسائی (۱۰۷۵)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت (نازلہ) پڑھا کرتے تھے۔

١٥٥٤- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ. سابقہ(١٥٥٣)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر اور مغرب میں قنوت (نازلہ) پڑھا کرتے تھے۔

١٥٥٥- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ خُفَافِ ابْنِ إِيمَاءٍ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ.

مسلم(١٢٨١) تحفۃ الاشراف(٣٥٣٦)

خفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں فرمایا: اے اللہ! بنولحیان' رعل' ذکوان اور عصیہ پر لعنت فرما جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور (قبیلہ) غفار کی مغفرت فرما اور قبیلہ اسلم کو سلامت رکھ۔

١٥٥٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ خُفَافُ بْنُ إِيمَاءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ ثُمَّ وَقَعَ سَاجِدًا قَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ.

سابقہ(١٥٥٥)

خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھا کر فرمایا: (قبیلہ) غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور (قبیلہ) اسلم کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔ اے اللہ! بنولحیان پر لعنت کر اور رعل اور ذکوان پر لعنت کر پھر آپ نے سجدہ کیا۔ خفاف کہتے ہیں کہ کفار پر اسی وجہ سے لعنت کی جاتی ہے۔

١٥٥٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ وَأَخْبَرَنِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءٍ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ. سابقہ(١٥٥٥)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے مگر اس میں کفار پر اسی وجہ سے لعنت کیے جانے کا ذکر نہیں ہے۔

٥٥- بَابُ قَضَاءِ الصَّلٰوةِ الْفَائِتَةِ وَاسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ قَضَائِهَا

قضاء نمازوں کی جلد ادائیگی کا استحباب

١٥٥٨- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَةً حَتّٰى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ وَقَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ خیبر سے واپسی میں ساری رات سفر کرتے رہے حتیٰ کہ آخر شب کے وقت آپ پر نیند کا غلبہ ہوا آپ اس وقت ٹھہر گئے اور حضرت بلال سے فرمایا: تم آج رات ہماری

لِبِلَالٍ اِکْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ فَصَلّٰى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلٰى رَاحِلَتِهِ مُوَاجِهَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلٰى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوَّلَهُمُ اسْتِيْقَاظًا فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِنَفْسِكَ فَقَالَ اقْتَادُوْا فَاقْتَادُوْا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ قَالَ يُوْنُسُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا لِلذِّكْرٰى. ابوداؤد(٤٣٥-٤٣٦)ابن ماجه(٦٩٦)

حفاظت کرو۔ حضرت بلال بقدرِ استطاعت نوافل پڑھتے رہے اور رسول اللہ ﷺ اور باقی صحابہ سو گئے۔ فجر کے قریب حضرت بلال نے مطلع فجر کی طرف متوجہ ہو کر اپنی اونٹنی سے ٹیک لگا لی اور انہیں نیند آ گئی پھر رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھلی نہ حضرت بلال کی نہ کسی اور صحابی کی یہاں تک کہ ان پر دھوپ آ گئی۔ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے (اور دھوپ دیکھ کر) گھبرا گئے اور فرمایا: اے بلال! حضرت بلال نے کہا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں میری روح کو بھی اسی ذات نے خوابیدہ کر دیا تھا جس نے آپ کی روح کریم کو سلا دیا تھا۔ آپ نے فرمایا یہاں سے کوچ کرو۔ تھوڑی دیر چلنے کے بعد آپ نے وضو فرمایا اور حضرت بلال کو (اذان اور) اقامت کا حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی اور آپ نے صحابہ کو (قضاء) نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب نماز بھول جائے تو نماز یاد آتے ہی پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ) "میری یاد کے لیے نماز قائم کرو" راوی یونس بیان کرتے ہیں کہ ابن شہاب اس آیت کو للذکری پڑھا کرتے تھے۔

١٥٥٩ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيٰى قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ نَا أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ يَعْقُوْبُ ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ. النسائي(٦٢٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اخیر شب میں قیام پذیر ہوئے اور ہم میں سے کوئی شخص بیدار نہیں ہوا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا رسول اللہ ﷺ فرمایا: ہر شخص اپنی سواری کی لگام پکڑ کر یہاں سے روانہ ہو جائے کیونکہ جس جگہ ہم ٹھہرے وہاں شیطان (کا اثر) ہے ہم نے ایسا ہی کیا پھر آپ نے پانی منگا کر وضو کیا اور دو رکعت نماز (فجر کی سنتیں) پڑھی پھر نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ نے فجر کی نماز (قضاء کر کے) پڑھائی۔

١٥٦٠ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيْرَةِ قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (غزوۂ خیبر سے لوٹتے وقت) ہم سے فرمایا کہ تم دوپہر سے لیکر رات تک سفر کرو گے اور کل صبح ان شاء اللہ پانی

إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ قَالَ فَنَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَالَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَأَتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوقِظَهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى تَهَوَّرَ اللَّيْلُ مَالَ عَنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوقِظَهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ مَالَ مَيْلَةً هِيَ أَشَدُّ مِنَ الْمَيْلَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ حَتَّى كَادَ يَنْجَفِلُ فَأَتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ مَتَى كَانَ هَذَا مَسِيرَكَ مِنِّي قُلْتُ مَا زَالَ هَذَا مَسِيرِي مُنْذُ اللَّيْلَةِ قَالَ حَفِظَكَ اللَّهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَانَا نَخْفَى عَلَى النَّاسِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ ثُمَّ قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ آخَرُ حَتَّى اجْتَمَعْنَا فَكُنَّا سَبْعَةَ رَكْبٍ قَالَ فَمَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ قَالَ فَقُمْنَا فَزِعِينَ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيضَأَةٍ كَانَتْ مَعِي فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوءًا دُونَ وُضُوءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ لِأَبِي قَتَادَةَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيضَأَتَكَ فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَكِبْنَا مَعَهُ قَالَ فَجَعَلَ بَعْضُنَا يَهْمِسُ إِلَى بَعْضٍ مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْنَا بِتَفْرِيطِنَا فِي صَلَاتِنَا ثُمَّ قَالَ أَمَا لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلَى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَإِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوا قَالَ ثُمَّ قَالَ أَصْبَحَ النَّاسُ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالَ أَبُو

پر پہنچو گے' لوگ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے بغیر سفر کرتے رہے حتیٰ کہ آدھی رات ہوگئی اس وقت میں آپ کے پہلو میں تھا' رسول اللہ ﷺ کو اونگھ آنے لگی جب آپ اپنی سواری پر جھکے تو میں نے جگائے بغیر آپ کو سہارا دیا' حتیٰ کہ آپ سیدھے ہو کر سواری پر بیٹھ گئے پھر چلتے رہے یہاں تک کہ رات ڈھل گئی پھر آپ سواری پر جھک گئے تو میں نے جگائے بغیر آپ کو سہارا دیا حتیٰ کہ آپ سیدھے ہو کر سواری پر بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ آخر شب کا عمل ہو گیا آپ پھر سواری پر پہلی دو بار سے زیادہ جھک گئے قریب تھا کہ آپ گر پڑتے میں نے آپ کو سہارا دیا۔ آپ نے سر اقدس اٹھا کر پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا ابو قتادہ! آپ نے پوچھا تم کب سے میرے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا میں پوری رات اسی طرح آپ کے ساتھ چلتا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری اسی طرح حفاظت کرے جس طرح تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے پھر فرمایا: تم دیکھ رہے ہو کہ ہم لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہیں اور پوچھا کیا تمہیں کوئی شخص نظر آ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا ایک سوار ہے پھر میں نے کہا ایک اور سوار بھی ہے یہاں تک کہ ہم سات سوار جمع ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ راستہ سے ایک کنارے ہو گئے اور اپنا سر رکھ لیا اور فرمایا تم لوگ (جاگ کر) ہماری نماز (فجر) کا خیال رکھنا پھر سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے درآں حالیکہ آفتاب آپ کی پیٹھ پر آ چکا تھا پھر ہم لوگ بھی گھبرا کر اٹھ پڑے۔ آپ نے فرمایا چلو سوار ہو کر یہاں سے نکل چلو ہم چل پڑے جب سورج بلند ہو گیا تو آپ سواری سے اترے اور میرے پاس جو وضو کا برتن تھا منگوایا۔ اس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے عام اوقات کی بہ نسبت کم مرتبہ پانی ڈال کر اس برتن سے وضو کیا پھر آپ نے حضرت ابو قتادہ سے فرمایا اس برتن کی حفاظت کرنا عنقریب اس میں ایک عجیب خبر ظاہر ہوگی' پھر حضرت بلال نے اذان کہی' رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نماز (سنت فجر) پڑھی اور صحابہ کو صبح کی (فرض) نماز اسی طرح

بكر وعمر رضي الله عنهما رسول الله ﷺ بعدكم لم يكن ليخلفكم وقال الناس إن رسول الله ﷺ بين أيديكم فإن يطيعوا أبا بكر وعمر رضي الله عنهما يرشدوا قال فانتهينا إلى الناس حين امتد النهار وحمي كل شيء وهم يقولون يا رسول الله هلكنا عطشنا فقال لا هلك عليكم ثم قال أطلقوا لي غمري قال ودعا بالميضأة فجعل رسول الله ﷺ يصب وأبو قتادة يسقيهم فلم يعد أن رأى الناس ما في الميضأة تكابوا عليها فقال رسول الله ﷺ أحسنوا الملأ كلكم سيروى قال ففعلوا فجعل رسول الله ﷺ يصب وأسقيهم حتى ما بقي غيري وغير رسول الله ﷺ قال ثم صب رسول الله ﷺ فقال لي اشرب فقلت لا أشرب حتى تشرب يا رسول الله قال إن ساقي القوم آخرهم شربا قال فشربت وشرب رسول الله ﷺ قال فأتى الناس الماء جامين رواء قال فقال عبد الله بن رباح إني لأحدث هذا الحديث في مسجد الجامع إذ قال عمران بن حصين انظر أيها الفتى كيف تحدث فإني أحد الركب تلك الليلة قال قلت فأنت أعلم بالحديث فقال ممن أنت قلت من الأنصار قال حدث فأنتم أعلم بحديثكم قال فحدثت القوم فقال عمران لقد شهدت تلك الليلة وما شعرت أن أحدا حفظه كما حفظته.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۰۹۰)

پڑھائی جس طرح پہلے پڑھایا کرتے تھے پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سوار ہو گئے درآں حالیکہ ہم میں سے ہر شخص ایک دوسرے سے سرگوشی کر رہا تھا کہ آج جو نماز ہم سے قضاء ہو گئی ہے اس کا کیا کفارہ ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے لیے میری زندگی میں نمونہ نہیں پھر فرمایا کہ نیند میں کوئی تقصیر نہیں ہے تقصیر اس صورت میں ہے جب کوئی شخص (جاگتے میں) نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت آ جائے' جس کسی کو یہ صورت پیش آئے وہ بیدار ہونے کے بعد نماز پڑھ لے اور دوسرے دن نماز اپنے وقت پر پڑھے۔ پھر فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ لوگوں نے کیا کیا ہوگا؟ پھر خود ہی فرمایا کہ لوگوں نے صبح کے وقت اپنے نبی کو نہیں دیکھا۔ ابوبکرؓ اور عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا رسول اللہ ﷺ تمہارے پیچھے ہیں وہ تمہیں چھوڑنے والے نہیں ہیں۔ دوسرے لوگوں نے کہا رسول اللہ ﷺ تمہارے آگے ہیں! اگر لوگ ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کی بات مان لیتے تو بہتر ہوتا۔ پھر ہم ان لوگوں کے پاس اس وقت پہنچے جب دن چڑھ چکا تھا اور ہر چیز گرم ہو گئی تھی' سب لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ! ہم تو پیاس سے ہلاک ہو گئے' آپ نے فرمایا تم ہلاک نہیں ہوئے' پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی کا برتن منگوایا' رسول اللہ ﷺ نے اس برتن سے پانی انڈیلنا شروع کیا اور حضرت ابوقتادہ لوگوں کو پانی پلانے لگے۔ لوگوں نے جب دیکھا کہ پانی صرف ایک برتن میں ہے تو سب اس برتن پر ٹوٹ پڑے۔ آپ نے فرمایا اطمینان کے ساتھ پانی پیو تم سب سیر ہو جاؤ گے! پھر لوگ مطمئن ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ پانی انڈیلتے رہے اور میں پانی پلاتا رہا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے اور صرف میں اور رسول اللہ ﷺ باقی رہ گئے رسول اللہ ﷺ نے پانی انڈیلا اور مجھ سے فرمایا پیو! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب تک آپ پانی نہیں پئیں گے میں نہیں پیوں گا۔ آپ نے فرمایا قوم کو پانی پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے' چنانچہ میں نے پانی پی لیا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی پانی پیا۔ پھر سب لوگ پانی تک

آسودگی سے پہنچ گئے' راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رباح نے کہا میں جامع مسجد میں لوگوں سے یہی حدیث بیان کیا کرتا تھا۔ حضرت عمران بن حصین نے کہا: اے نوجوان! سوچو کیا کہہ رہے ہو؟ کیونکہ اس رات کے سواروں میں' میں بھی شامل تھا۔ میں نے کہا پھر تو آپ اس حدیث سے بخوبی واقف ہوں گے' انہوں نے پوچھا: تم کس قبیلے سے ہو؟ میں نے کہا میں انصار میں سے ہوں۔ انہوں نے کہا پھر تو تم اپنی حدیثوں کو زیادہ جانتے ہو! پھر جب میں نے لوگوں کے سامنے پوری روایت بیان کی تو حضرت عمران بن حصین نے کہا میں بھی اس رات موجود تھا لیکن تم نے جس طرح اس واقعہ کو یاد رکھا ہے میں نہیں سمجھتا کہ کسی اور نے بھی اس طرح یاد رکھا ہوگا۔

١٥٦١- وحدثني احمد بن سعيد بن صخر الدارمي قال نا عبيد الله بن عبد المجيد قال نا سلم بن زرير العطاردي قال سمعت ابا رجاء العطاردي عن عمران بن حصين رضي الله عنه قال كنت مع نبي الله ﷺ في مسير له فادلجنا ليلتنا حتى اذا كان في وجه الصبح عرسنا فغلبتنا اعيننا حتى بزغت الشمس قال فكان اول من استيقظ منا ابو بكر وكنا لا نوقظ نبي الله ﷺ من منامه اذا نام حتى يستيقظ ثم استيقظ عمر رضي الله عنه فقام عند النبي ﷺ فجعل يكبر ويرفع صوته حتى استيقظ رسول الله ﷺ فلما رفع راسه ورأى الشمس قد بزغت قال ارتحلوا فسار بنا حتى اذا ابيضت الشمس نزل فصلى بنا الغداة فاعتزل رجل من القوم لم يصل معنا فلما انصرف قال له رسول الله ﷺ يا فلان ما منعك ان تصلي معنا قال يا نبي الله اصابتني جنابة فامره رسول الله ﷺ فتيمم بالصعيد فصلى ثم عجلني في ركب بين يديه نطلب الماء وقد عطشنا عطشا شديدا فبينما نحن نسير اذا نحن بامراة سادلة رجليها بين مزادتين فقلنا لها اين الماء قالت ايهاه ايهاه لا ماء لكم قلنا فكم بين اهلك وبين الماء قالت مسيرة يوم

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ایک رات ہم سفر کر رہے تھے جب اخیر شب کا عمل ہوا تو ہم سواریوں سے اترے اور ہماری آنکھ لگ گئی (ہم سوتے رہے) حتیٰ کہ دھوپ نکل آئی۔ سب سے پہلے حضرت ابوبکر بیدار ہوئے۔ ہماری عادت تھی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو اس وقت تک بیدار نہیں کرتے تھے جب تک آپ خود بیدار نہ ہوں لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ قوی اور بلند آواز شخص تھے انہوں نے بیدار ہو کے رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہو کر با آواز بلند اللہ اکبر کہنا شروع کر دیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے۔ آپ نے اپنا سر اقدس اٹھا کر سورج کی طرف دیکھا کہ وہ نکل چکا ہے تو آپ نے فرمایا یہاں سے کوچ کرو۔ ہمارے ساتھ آپ بھی روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب دھوپ پھیل گئی تو آپ نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ ایک شخص جماعت سے علیحدہ رہا اور اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اس سے پوچھا کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو پاک مٹی سے تیمم کرنے کا حکم دیا اس نے تیمم کر کے نماز پڑھی پھر آپ

وَيْلَكِ قُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ وَمَا
رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا شَيْئًا حَتَّى انْطَلَقْنَا
بِهَا فَاسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ مِثْلَ
الَّذِي أَخْبَرَتْنَا وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا مُوتِمَةٌ لَهَا صِبْيَانٌ أَيْتَامٌ فَأَمَرَ
بِرَاوِيَتِهَا فَأُنِيخَتْ فَمَجَّ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ الْعُلْيَاوَيْنِ ثُمَّ بَعَثَ
بِرَاوِيَتِهَا فَشَرِبْنَا وَنَحْنُ أَرْبَعُونَ رَجُلًا عِطَاشًا حَتَّى رَوِينَا
وَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ وَغَسَّلْنَا صَاحِبَنَا غَيْرَ أَنَّا لَمْ
نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنْضَرِجُ مِنَ الْمَاءِ يَعْنِي الْمَزَادَتَيْنِ
ثُمَّ قَالَ هَاتُوا مَا كَانَ عِنْدَكُمْ فَجَمَعْنَا لَهَا مِنْ كِسَرٍ وَتَمْرٍ
وَصَرَّ لَهَا صُرَّةً فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي فَأَطْعِمِي هَذَا عِيَالَكِ وَ
اعْلَمِي أَنَّا لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَائِكِ شَيْئًا فَلَمَّا أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ
لَقَدْ لَقِيتُ أَسْحَرَ الْبَشَرِ أَوْ إِنَّهُ لَنَبِيٌّ كَمَا زَعَمَ كَانَ مِنْ
أَمْرِهِ ذَيْتَ وَذَيْتَ فَهَدَى اللّٰهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ
فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا. البخاری (۳۵۷۱)

نے چند سواروں کے ساتھ مجھے پانی کی تلاش میں بھیجا' اس وقت ہم سخت پیاس کی حالت میں جا رہے تھے' ناگاہ ہم نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے دونوں پیر لٹکائے ہوئے دو مشکیزے رکھے ہوئے سواری پر جا رہی تھی' ہم نے اس سے پوچھا پانی کہاں ہے؟ اس نے کہا پانی بہت دور ہے تمہیں نہیں مل سکتا' ہم نے پوچھا تمہارے گھر سے پانی کتنی دور ہے؟ وہ کہنے لگی ایک دن کا راستہ ہے' ہم نے اس سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو' وہ کہنے لگی رسول اللہ (ﷺ) کون ہیں؟ پھر ہمارے پاس اس کو زبردستی لے جانے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے اس کے احوال پوچھے تو اس نے وہی باتیں بتائیں جو ہمیں بتا چکی تھی نیز اس نے یہ بھی کہا کہ۔۔۔۔۔ اور اس کے کئی یتیم بچے ہیں' آپ نے اس کی سواری کو بٹھانے کا حکم دیا' سواری بٹھا دی گئی۔ آپ نے اس کے مشکیزوں میں کلی کی پھر سواری کو کھڑا کر دیا پھر ہم سب نے اس مشکیزہ سے پانی پیا' ہم چالیس پیاسے آدمی تھے جو سب سیر ہو گئے اور ہم نے اپنی سب مشکیں اور برتن بھر بھی لیے اور ہمارے جس ساتھی کو جنابت لاحق تھی اس کو غسل بھی کرا دیا گیا' مگر کسی اونٹ کو پانی نہیں پلایا اور اس کے مشکیزے اسی طرح پانی سے بھرے ہوئے تھے' پھر آپ نے ہم سے فرمایا تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ لے آؤ' ہم لوگ بہت سے روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں لے آئے آپ نے ان سب کو ایک تھیلی میں باندھ کر اس عورت سے فرمایا یہ چیزیں لے جاؤ اور اپنے بچوں کو کھلاؤ' اور یہ سمجھ لو کہ ہم نے تمہارے پانی سے کچھ کمی نہیں کی ہے وہ عورت اپنے گھر پہنچ کر کہنے لگی آج میں انسانوں میں سے سب سے بڑے جادوگر سے مل کر آئی' یا پھر وہ شخص اپنے دعوے کے مطابق نبی ہے آج اس کے ہاتھ پر ایسے ایسے نشانات ظاہر ہوئے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی وجہ سے اس ساری بستی کو ہدایت عطا کی وہ عورت خود بھی مسلمان ہوئی اور اس کی بستی والے بھی مسلمان ہو گئے۔

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ نَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَسَرَيْنَا لَيْلَةً حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قُبَيْلَ الصُّبْحِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ الَّتِي لَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ أَحْلَى مِنْهَا فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سَلْمِ بْنِ زَرِيرٍ وَزَادَ وَنَقَصَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ أَجْوَفَ جَلِيدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِشِدَّةِ صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا ضَيْرَ ارْتَحِلُوا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ. سابقہ (۱۵۶۱)

ایک شب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے صبح کے قریب آخری شب میں ہم لیٹ گئے اور اس وقت کسی شخص کو بھی آرام سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں تھی' پھر ہمیں دھوپ کی گرمی کے علاوہ اور کسی چیز نے بیدار نہیں کیا' ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بیدار ہوئے اور انہوں نے لوگوں کی یہ حالت دیکھی (اور وہ بلند آواز اور قوی شخص تھے) تو انہوں نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا شروع کر دیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے' لوگوں نے اپنا حال بیان کرنا شروع کیا' آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں' یہاں سے چل پڑو۔

۱۵۶۳- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ' أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ' حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ' عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ' عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ' عَنْ أَبِي قَتَادَةَ' قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ' فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ' اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ' وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ' نَصَبَ ذِرَاعَهُ' وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۰۸۷)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور رات کو پڑاؤ کرتے تو اپنے دائیں پہلو لیٹتے اور اگر صبح سے تھوڑی دیر پہلے پڑاؤ ہوتا تو اپنے سر مبارک کو ہتھیلی پر رکھتے اور بازوؤں کو قائم رکھ کر لیٹتے تھے۔

۱۵٦٤- حَدَّثَنَا هُدَّابُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ قَتَادَةُ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي.

البخاری (۵۹۷) ابوداؤد (۴۴۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو جس وقت یاد آ جائے (اوقات مکروہہ کے علاوہ) اس وقت پڑھ لے یہی اس کا کفارہ ہے۔ قتادہ نے وَأَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِكْرِي والی آیت پڑھی۔

۱۵٦٥- وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ.

الترمذی (۱۷۸) النسائی (٦۱۳) ابن ماجہ (٦۹٦)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت حسب سابق منقول ہے مگر اس میں کفارہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۵٦٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی نماز کو بھول جائے یا

قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُّصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۱۸۹)

سو جائے اس کا یہی کفارہ ہے کہ جب یاد آ ئے پڑھ لے۔

۱۵٦۷- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ نَا الْمُثَنّٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۲۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نیند کی وجہ سے کسی شخص کی نماز رہ جائے یا غفلت سے نماز قضاء ہو جائے تو اسے یاد آنے پر نماز پڑھ لینا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ) میری یاد کے لیے نماز پڑھو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٦- كِتَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِيْنَ وَ قَصْرِهَا

مسافرین کی نماز اور قصر کے احکام

١- بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِيْنَ وَ قَصْرِهَا

مسافرین کی نماز اور قصر کے احکام کا بیان

۱۵٦۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَ زِيْدَ فِيْ صَلٰوةِ الْحَضَرِ.

البخاری (۳۵۰) ابوداؤد (۱۱۹۸) النسائی (٤٥٤)

رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ سفر اور حضر میں نماز دو دو رکعت فرض ہوئی تھی سفر میں نماز اپنے حال پر قائم رکھی گئی اور حضر میں زیادہ کر دی گئی۔

۱۵٦۹- وَحَدَّثَنِيْ أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَمَّهَا فِي الْحَضَرِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ الْأُوْلٰى.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱٦۷۲۹)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی تو دو رکعت فرض کی تھی پھر حضر میں نماز پوری کر دی گئی اور سفر میں فرضیت سابقہ پر قائم رکھی گئی۔

۱۵۷۰- وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الصَّلٰوةَ أَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنَّهَا تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. البخاری (۱۰۹۰) النسائی (٤٥۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابتداء میں نماز دو رکعت فرض کی گئی تھی۔ سفر کی نماز برقرار رکھی گئی اور حضر میں نماز پوری کر دی گئی (راوی کہتے ہیں) میں نے عروہ سے دریافت کیا پھر حضرت عائشہ سفر میں پوری نماز کیوں پڑھتی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی وہی تاویل کی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کی تھی۔

١٥٧١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرُوْنَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ. ابوداؤد (۱۱۹۹-۱۲۰۰) الترمذی (۳۰۳٤) النسائی (۱٤۳۲) ابن ماجہ (۱۰٦٥)

یعلی بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے (ترجمہ) اگر تم نماز میں قصر کرلو (یعنی چار کی جگہ دو پڑھ لو) تو کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ تم کو کافروں سے جنگ کا اندیشہ ہو۔ اور اب تو امن ہے (یعنی پھر سفر میں قصر کیوں پڑھتے ہیں؟) حضرت عمر نے فرمایا مجھے بھی اس بات پر تعجب ہوا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے (سفر میں تخفیف نماز کا) صدقہ کیا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے صدقہ کو قبول کرو۔

١٥٧٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ إِدْرِيْسَ.
سابقہ (۱۵۷۱)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

١٥٧٣- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَأَبُو الرَّبِيْعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ يَحْيٰى أَنَا وَقَالَ الْآخَرُوْنَ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.
ابوداؤد (۱۲٤۷) النسائی (٤٥٥-١٤٤٠-١٤٤١-١٥٣١)

ابن ماجہ (۱۰٦۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبان سے حضر میں چار، سفر میں دو اور جہاد میں ایک رکعت نماز فرض کی ہے۔

١٥٧٤- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيْعًا عَنْ قَاسِمِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَمْرٌو نَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ قَالَ نَا أَيُّوْبُ عَنْ عَائِذٍ الطَّائِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ وَعَلَى الْمُقِيْمِ أَرْبَعًا وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.
سابقہ (۱۵۷۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی (ﷺ) کی زبان سے مسافر پر دو، مقیم پر چار اور جہاد میں ایک رکعت نماز فرض کی ہے۔

١٥٧٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا

ہذلی کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ أُصَلِّي إِذَا كُنْتُ بِمَكَّةَ إِذَا لَمْ أُصَلِّ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ. النسائی(١٤٤٣-١٤٤٢)

سے پوچھا اگر مجھے مکہ میں تنہا نماز پڑھنی پڑے تو کیسے پڑھوں؟ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کی سنت دو رکعت نماز ہے۔

١٥٧٦- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ(١٥٧٥)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

١٥٧٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ وَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ نَحْوَ حَيْثُ صَلَّى فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلَاتِي يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَصَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. البخاری(١١٠١-١١٠٢) ابوداود(١٢٢٣) النسائی(١٤٥٧) ابن ماجہ(١٠٧١)

حضرت حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سفر مکہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھا انہوں نے ہمیں دو رکعت ظہر پڑھائی پھر وہ اور ہم اپنی قیام گاہ پر آ کر بیٹھ گئے اچانک حضرت عبداللہ بن عمر نے دیکھا لوگ نماز پڑھ رہے ہیں' پوچھا یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا یہ سنتیں پڑھ رہے ہیں' کہا اگر میں سنتیں پڑھتا تو فرض نماز پوری (چار رکعت) نہ پڑھ لیتا! اے بھتیجے! میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رہا ہوں' آپ نے تاحیات سفر میں دو رکعات سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھی رہا انہوں نے بھی تاحیات (سفر میں) دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھیں اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھی رہا انہوں نے بھی تاحیات (سفر میں) دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھیں اور میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی رہا ہوں۔ انہوں نے بھی (سفر میں) دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (ترجمہ) رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

١٥٧٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَعُودُنِي قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ فَمَا رَأَيْتُهُ يُسَبِّحُ وَلَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتْمَمْتُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ

حضرت حفص بن عاصم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار ہوا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میری عیادت کے لیے آئے میں نے ان سے سفر میں سنتیں پڑھنے کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رہا ہوں۔ میں نے آپ کو سنتیں پڑھتے نہیں دیکھا اور اگر میں سنتیں پڑھتا تو فرض پورے پڑھ لیتا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

لقد اسوة حسنة. ماجہ (۱۰۷۷)

رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

۱۵۷۹- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا نَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

البخاری (۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۵۱-۱۷۱۲-۱۷۱۴-۱۷۱۵- ۲۹۵۱-۲۹۸۶) ابوداؤد (۱۷۹٦-۲۷۹۳) النسائی (٤٧٦)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر چار رکعت اور ذو الحلیفہ میں عصر دو رکعت پڑھیں۔

۱۵۸۰- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

البخاری (۱۰۸۹-۱۵٤٦) ابوداؤد (۱۲۰۲-۱۷۷۳) الترمذی (٥٤٦) النسائی (٤٦٨)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر چار رکعات پڑھیں اور میں نے آپ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں عصر دو رکعات پڑھیں۔

۱۵۸۱- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ شُعْبَةُ شَاكٌّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. ابوداؤد (۱۲۰۱)

یحیٰ بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز قصر کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ تین میل یا تین فرسخ کی مسافت میں سفر کرتے تو دو رکعت نماز پڑھتے۔ میل اور فرسخ کے الفاظ میں شعبہ کو شک ہے۔

۱۵۸۲- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ إِلَى قَرْيَةٍ عَلَى رَأْسِ سَبْعَةَ عَشَرَ أَوْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ. النسائی (۱٤٣٦)

جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں کہ میں شرحبیل بن سمط کے ساتھ سترہ یا اٹھارہ میل کی مسافر پر ایک بستی میں گیا تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی۔ میں نے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھی میں نے ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا میں وہی کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

١٥٨٣ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَنِ ابْنِ السِّمْطِ وَلَمْ يُسَمِّ شُرَحْبِيلَ وَقَالَ إِنَّهُ أَتَى أَرْضًا يُقَالُ لَهُ دُومِينُ مِنْ حِمْصٍ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا. سابقہ (١٥٨٢)

ایک اور روایت میں اس جگہ کا نام دومین اور مسافت اٹھارہ میل بتلائی ہے۔

١٥٨٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا.

البخاری (١٠٨١-٤٢٩٧) ابوداود (١٢٣٣) الترمذی (٥٤٨) النسائی (١٤٣٧) ابن ماجہ (١٠٧٧)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ سے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مکہ کی طرف گئے آپ دو دو رکعت نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ واپس آ گئے میں نے پوچھا مکہ میں کتنے دن قیام کیا؟ کہا دس دن۔

١٥٨٥ - وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ. سابقہ (١٥٨٤)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

١٥٨٦ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ. سابقہ (١٥٨٤)

ایک اور سند سے بھی حضرت انس سے منقول ہے ہم حج کے ارادہ سے گئے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

١٥٨٧ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَجَّ. سابقہ (١٥٨٤)

ایک اور سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث منقول ہے مگر اس روایت میں حج کا تذکرہ نہیں ہے۔

٢- بَابُ قَصْرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

منیٰ میں قصر نماز

١٥٨٨ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ صَلّٰى صَلٰوةً بِمِنًى وَغَيْرِهِ رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا أَرْبَعًا. مسلم تحفۃ الاشراف (٦٨٩٩)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے منیٰ وغیرہ میں دو رکعت نماز پڑھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کی ابتداء میں دو رکعت پڑھتے تھے اس کے بعد پوری چار رکعت پڑھنے لگے۔

١٥٨٩ - وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے مگر اس میں منیٰ

مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بِمِنًى وَلَمْ يَقُلْ وَغَيْرِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۶۸۷۱-۶۹۵۳)

کا ذکر ہے "وغیرہ" کا لفظ نہیں۔

۱۵۹۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلّٰى بَعْدُ أَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ صَلّٰى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۸۵۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کی ابتداء میں دو رکعت نماز پڑھی اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چار رکعت نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (منیٰ میں) امام کے ساتھ چار رکعت پڑھتے تھے اور جب تنہا نماز پڑھتے تو دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

۱۵۹۱- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ مُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۸۱۲۳)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۵۹۲- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِمِنًى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ثَمَانِيَ سِنِينَ أَوْ قَالَ سِتَّ سِنِينَ قَالَ حَفْصٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَأْتِي فِرَاشَهُ فَقُلْتُ أَيْ عَمِّ لَوْ صَلَّيْتَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَوْ فَعَلْتُ لَأَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۶۶۹۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے منیٰ میں قصر پڑھی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی چھ یا آٹھ سال تک قصر پڑھتے رہے' حفص کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں دو رکعت پڑھتے تھے پھر اپنے بستر پر چلے جاتے تھے میں نے کہا اے چچا! کاش آپ فرض کے بعد دو سنتیں بھی پڑھ لیتے' آپ نے فرمایا اگر میں سنتیں پڑھتا تو فرض نہ پورے پڑھ لیتا؟

۱۵۹۳- وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُولَا فِي الْحَدِيثِ بِمِنًى وَلٰكِنْ قَالَ صَلّٰى فِي السَّفَرِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۶۶۹۵)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے مگر اس میں منیٰ کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ سفر میں نماز پڑھی۔

۱۵۹۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ

عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں ہمارے ساتھ چار رکعت نماز پڑھی

يَزِيدُ يَقُولُ صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيلَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ. البخاري (١٠٨٤-١٦٥٧) ابوداؤد (١٩٦٠) النسائي (١٤٤٧-١٤٤٨)

جب یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہی گئی تو انہوں نے فرمایا: ”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی۔ کاش میرے نصیب میں یہ ہو کہ چار کے بجائے دو رکعتیں مقبول ہو جائیں۔

١٥٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ وَابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا نَا عِيسٰى كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقه (١٥٩٤)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

١٥٩٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى آمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ.

البخاري (١٠٨٣-١٦٥٦) ابوداؤد (١٩٦٥) الترمذي (٨٨٢) النسائي (١٤٤٤-١٤٤٥)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں اس وقت دو رکعت نماز پڑھی جب اب سے زیادہ امن تھا۔

١٥٩٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى وَالنَّاسُ أَكْثَرُ مَا كَانُوا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ مُسْلِمٌ حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ هُوَ أَخُو عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِأُمِّهِ.

سابقه (١٥٩٦)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے منیٰ میں اب کی بہ نسبت زیادہ لوگوں کے ساتھ آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر بھی دو رکعت نماز پڑھی۔ امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ حارثہ بن وہب خزاعی عبیداللہ بن عمر بن الخطاب کے ماں کے شریک بھائی ہیں۔

٣- بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الرِّحَالِ فِي الْمَطَرِ

بارش میں قیام گاہوں کے اندر نماز پڑھنے کا جواز

١٥٩٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ

نافع بیان کرتے ہیں کہ ایک سرد رات کو جب ہوا چل رہی تھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اذان دے کر فرمایا ”سنو! قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو“۔ پھر کہا جب رات کو سردی اور بارش ہوتی تھی رسول اللہ ﷺ مؤذن کو یہ کہنے کا حکم

ذَاتَ مَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ.

البخاری (٦٦٦) ابوداؤد (١٠٦٣) النسائی (٦٥٣)

دیتے۔ سنو! قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔

١٥٩٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ وَمَطَرٍ فَقَالَ فِي آخِرِ نِدَائِهِ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتُ مَطَرٍ فِي السَّفَرِ أَنْ يَقُولَ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (٧٩٧٤)

نافع بیان کرتے ہیں ایک رات سردی اور آندھی تھی اور بارش ہو رہی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اذان دی اور آخر میں کہا سنو! قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو سنو! اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔ پھر کہا جب سفر میں رات کو سردی یا بارش ہوتی تو رسول اللہ ﷺ مؤذن کو یہ کہنے کا حکم دیتے سنو! اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔

١٦٠٠- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ بِضَجْنَانَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ وَلَمْ يُعِدْ ثَانِيَةً أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ. ابوداؤد (١٠٦٢)

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ضجنان میں اذان دے کر فرمایا: اپنی اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔

١٦٠١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ. ابوداؤد (١٠٦٥) الترمذی (٤٠٩)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے جب بارش ہونے لگی تو آپ نے فرمایا: تم میں سے جس کا دل چاہے اپنی قیام گاہ میں نماز پڑھ لے۔

١٦٠٢- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ قَالَ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا ذَلِكَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ ذَا قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُوا فِي الطِّينِ وَالدَّحْضِ. البخاری (٦١٦) ابوداؤد (١٠٦٦) ابن ماجہ (٩٣٩)

عبداللہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ بارش والے دن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے مؤذن سے فرمایا جب تم أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ کہہ چکو تو حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کی جگہ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ (اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو) کہنا۔ لوگوں کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا تم اس پر تعجب کرتے ہو؟ یہ کلمات انہوں نے کہے ہیں جو مجھ سے بہتر تھے ہر چند کہ جماعت سے نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے لیکن میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ تم کیچڑ اور پھسلن میں چل کر جاؤ۔

١٦٠٣- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

عبداللہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کیچڑ اور پانی والے دن میں تقریر

الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ وَقَالَ قَدْ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَبُو كَامِلٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بِنَحْوِهِ. سابقہ (١٦٠٢)

کی۔ اس حدیث میں جماعت کا ذکر نہیں ہے جیسا کہ ابن علیہ کی روایت میں ہے اور یہ ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھ سے بہتر یعنی نبی ﷺ نے یہ کام کیا ہے۔

١٦٠٤- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ هُوَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ قَالَ نَا أَيُّوبُ وَعَاصِمٌ الْأَحْوَلُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

سابقہ (١٦٠٢)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔ اور اس نے نبی ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔

١٦٠٥- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ وَكَرِهْتُ أَنْ تَمْشُوا فِي الدَّحْضِ وَالزَّلَلِ.

سابقہ (١٦٠٢)

عبد اللہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مؤذن نے جمعہ کے دن جب بارش ہو رہی تھی اذان دی اور حضرت ابن عباس نے کہا میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ تم کیچڑ اور پانی میں چلو۔

١٦٠٦- وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَمَرَ مُؤَذِّنَهُ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَذَكَرَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ. سابقہ (١٦٠٢)

عبد اللہ بن عباس سے کچھ لفظی تغیر کے ساتھ حسب سابق روایت منقول ہے۔

١٦٠٧- وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وُهَيْبٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ أَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُؤَذِّنَهُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ. سابقہ (١٦٠٢)

عبد اللہ بن حارث بیان کرتے ہیں' حضرت ابن عباس نے جمعہ کے دن بارش میں اپنے مؤذن کو حکم دیا باقی حدیث حسب سابق ہے۔

٤- بَابُ جَوَازِ صَلٰوةِ النَّافِلَةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ

سفر میں سواری پر نماز پڑھنے کا جواز

١٦٠٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ سُبْحَتَهُ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۹۷۵)

رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر نفل نماز پڑھا کرتے تھے خواہ اونٹنی کا منہ کسی طرف ہوتا۔

۱۶۰۹- وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۹۱۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھا کرتے تھے خواہ اونٹنی کا منہ کسی طرف ہوتا۔

۱۶۱۰- وَحَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِّنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ قَالَ وَفِيْهِ نَزَلَتْ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ. الترمذی (۲۹۵۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی سواری پر نماز پڑھی خواہ اس کا منہ کسی طرف ہو درآں حالیکہ آپ مکہ سے مدینہ کی طرف جا رہے تھے۔ اسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ:) "تم جس طرف منہ کرو گے اللہ ہی کی ذات ہے"۔

۱۶۱۱- وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُبَارَكٍ وَابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عُمَرَ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ وَقَالَ فِيْ هٰذَا نَزَلَتْ. سابقہ (۱۶۱۰)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۱۶۱۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ مُوَجِّهٌ اِلٰى خَيْبَرَ. ابوداؤد (۱۲۲٦) النسائی (۷۳۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دراز گوش پر نماز پڑھ رہے تھے درآں حالیکہ آپ کا منہ خیبر کی طرف تھا۔

۱۶۱۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَسِيْرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِطَرِيْقِ مَكَّةَ قَالَ سَعِيْدٌ فَلَمَّا خَشِيْتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ ثُمَّ اَدْرَكْتُهٗ فَقَالَ لِيَ ابْنُ عُمَرَ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ لَهٗ خَشِيْتُ الْفَجْرَ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُسْوَةٌ فَقُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

سعید بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ مکرمہ کے راستہ پر جا رہا تھا جب فجر طلوع ہونے کا خدشہ ہوا تو میں نے سواری سے اتر کر وتر پڑھے اور پھر ان سے جا ملا۔ حضرت ابن عمر نے مجھ سے پوچھا کہاں گئے تھے؟ میں نے کہا طلوع فجر کے خوف سے وتر پڑھے ہیں، حضرت ابن عمر نے کہا کیا تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں نمونہ نہیں ہے؟! میں نے کہا بخدا کیوں نہیں؟ تب حضرت عمر نے کہا رسول اللہ ﷺ اونٹ پر وتر کی

ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ.

نماز پڑھا کرتے تھے۔

البخاري(٩٩٩) الترمذي(٤٧٢) النسائي(١٦٨٧) ابن ماجه(١٢٠٠)

١٦١٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ دِينَارٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ. النسائي(٤٩١-٧٤٢)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے خواہ اس کا منہ کسی طرف ہو' عبداللہ بن دینار کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ایسا ہی کرتے تھے۔

١٦١٥ - وَحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ. مسلم تحفة الاشراف(٧٢٦٣)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر وتر پڑھا کرتے تھے۔

١٦١٦ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ.

البخاري(١٠٩٨) ابوداود(١٢٢٤) النسائي(٤٨٩-٧٤٣)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر نفل پڑھا کرتے تھے خواہ اس کا منہ کسی طرف ہو۔ اسی سواری پر وتر پڑھتے تھے مگر فرض نماز اس پر نہیں پڑھتے تھے۔

١٦١٧ - وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَحَرْمَلَةُ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ. البخاري(١٠٩٣)

حضرت عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں رات کو اپنی سواری پر نفل پڑھا کرتے تھے خواہ سواری کا منہ کسی طرف ہو۔

١٦١٨ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ نَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ تَلَقَّيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ فَتَلَقَّيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ ذَاكَ الْجَانِبَ وَأَوْمَأَ هَمَّامٌ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ لَهُ رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُهُ لَمْ أَفْعَلْهُ.

البخاري(١١٠٠)

انس بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب شام سے آئے تو عین التمر کے مقام پر ہم نے ان سے ملاقات کی' میں نے دیکھا کہ وہ دراز گوش پر نماز پڑھ رہے تھے اور اس کا منہ اس جانب تھا' (ہمام کہتے ہیں کہ اس کا منہ قبلہ کی بائیں جانب تھا) میں نے ان سے کہا کہ آپ قبلہ کو چھوڑ کے دوسری جانب منہ کرکے نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو کبھی نہ کرتا۔

٥- بَابُ جَوَازِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ

سفر میں دو نمازوں کا جمع کرنا

١٦١٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ. النسائی(٥٩٧)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (سفر میں) جب جلدی چلنا چاہتے تو مغرب اور عشاء کو جمع کرکے پڑھتے تھے۔

١٦٢٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَيَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

مسلم تحفۃ الاشراف(٨٢٠٧)

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو (سفر میں) جب جلد جانا مقصود ہوتا تو غروب شفق کے بعد مغرب اور عشاء کو جمع کرکے پڑھتے تھے۔ اور کہتے تھے رسول اللہ ﷺ کو بھی جب جلدی جانا مقصود ہوتا تھا تو مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کرکے پڑھتے تھے۔

١٦٢١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ. البخاری(١١٠٦) النسائی(٥٩٩)

سالم کے والد (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو جب جلد جانا مقصود ہوتا تو مغرب اور عشاء کو جمع کرکے پڑھتے۔

١٦٢٢- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ. البخاری(١١٠٩)

سالم کے والد (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو سفر میں جب جلد جانا مطلوب ہوتا تو مغرب کی نماز کو مؤخر کرکے عشاء کے ساتھ جمع کرکے پڑھتے تھے۔

١٦٢٣- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ. البخاری(١١١١-١١١٢) ابوداؤد(١٢١٨-١٢١٩) النسائی(٥٨٥-٥٩٣)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب زوال آفتاب سے پہلے سفر کرتے تو ظہر کی نماز کو عصر تک مؤخر فرماتے پھر (سواری سے) اتر کر دونوں نمازوں کو جمع کرکے پڑھتے اور اگر آپ کی روانگی سے پہلے زوال آفتاب ہو جاتا تو روانگی سے پہلے ظہر کی نماز پڑھتے تھے۔

١٦٢٤- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْمَدَائِنِيُّ قَالَ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں دو نمازوں کو جمع کرنے کا ارادہ فرماتے تو

الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا. سابقہ(۱٦۲۳)

ظہر میں اتنی تاخیر کرتے کہ عصر کا اول وقت آ جاتا پھر آپ دونوں نمازوں کو جمع کرتے تھے۔

١٦٢٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا عَجِلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ. سابقہ(۱٦۲۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو سفر میں جلدی جانا مطلوب ہوتا تھا تو ظہر کو عصر کے اول وقت تک مؤخر کرتے اور دونمازوں کو جمع کرتے اور شفق غائب ہونے تک مغرب کو مؤخر کرتے پھر اسے اور عشاء کو جمع کرکے پڑھتے تھے۔

٦- بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ

مقیم کا دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنے کا بیان

١٦٢٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ.

ابوداؤد(۱۲۱۰) النسائی(٦۰۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بغیر خوف اور سفر کے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو جمع کرکے پڑھا۔

١٦٢٧ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ جَمِيعًا عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ ابْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَسَأَلْتُ سَعِيدًا لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِهِ.

سابقہ(۱٦۲٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں بغیر خوف اور سفر کے ظہر اور عصر کو جمع کرکے پڑھا۔ ابو الزبیر کہتے ہیں کہ میں نے سعید سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیوں کیا تھا؟ انہوں نے کہا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی سوال کیا تھا تو انہوں نے فرمایا "تاکہ آپ کی اُمت کسی دشواری میں نہ مبتلا ہو۔"

١٦٢٨ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا قُرَّةُ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِي سَفْرَةٍ سَافَرَهَا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا حَمَلَهُ عَلَى

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے سفر میں دو نمازوں کو جمع فرمایا اور ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو جمع کرکے پڑھا۔ سعید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ حضور نے ایسا کیوں کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا تاکہ آپ کی اُمت دشواری میں نہ پڑے۔

ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ. ماجة(١٦٢٦)

١٦٢٩- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرٍ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا.

ابوداؤد(١٢٠٦-١٢٠٨) النسائی(٥٨٦) ابن ماجه(١٠٧٠)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں گئے تو آپ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔

١٦٣٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ نَا عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ اَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ فَقَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ. ماجة(١٦٢٩)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھا عامر (راوی حدیث) نے پوچھا حضور نے ایسا کیوں کیا تھا؟ حضرت معاذ نے کہا تا کہ آپ کی اُمت دشواری میں نہ پڑے۔

١٦٣١- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ وَفِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَالَ كَيْ لَا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا اَرَادَ اِلٰى ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ.

ابوداؤد(١٢١١) الترمذی(١٨٧) النسائی(٦٠١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں بغیر خوف اور سفر کے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھا۔ وکیع کی روایت میں ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ حضور نے ایسا کیوں کیا تھا؟ انہوں نے کہا تا کہ آپ کی اُمت دشواری میں نہ پڑے۔ ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا کہ اس سے آپ کا کیا ارادہ تھا؟ حضرت ابن عباس نے کہا تا کہ آپ کی اُمت دشواری میں نہ پڑے۔

١٦٣٢- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَّسَبْعًا جَمِيْعًا قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا الشَّعْثَاءِ اَظُنُّهٗ اَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ قَالَ وَاَنَا اَظُنُّ ذٰلِكَ. البخاری(٥٤٣-٥٦٢-١١٧٤) ابوداؤد(١٢١٤) النسائی(٥٨٨-٦٠٢)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آٹھ رکعتیں (ظہر و عصر) اور سات رکعتیں (مغرب و عشاء) اکٹھی پڑھی ہیں' راوی کہتے ہیں میں نے کہا اے ابوشعثاء! میرا گمان ہے کہ آپ نے ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم کیا تھا اور مغرب کو مؤخر اور عشاء کو مقدم کیا تھا۔ ابوشعثاء نے کہا میرا بھی یہی گمان ہے۔

١٦٣٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ. سابقہ (١٦٣٢)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں سات اور آٹھ یعنی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھیں۔

١٦٣٤ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُومُ وَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ الصَّلٰوةُ الصَّلٰوةُ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ لَا يَفْتُرُ وَلَا يَنْثَنِي الصَّلٰوةُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتُعَلِّمُنِي بِالسُّنَّةِ لَا أُمَّ لَكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيقٍ فَحَاكَ فِي صَدْرِي مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَأَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَصَدَّقَ مَقَالَتَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٥٧٩٠)

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ ایک دن عصر کے بعد حضرت ابن عباس نے تقریر کی حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور تارے نکل آئے لوگ کہنے لگے نماز نماز! پھر بنو تمیم کا ایک شخص آیا وہ بالکل خاموش نہ ہوتا تھا اور نماز نماز کہے جاتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تیری ماں مر جائے! تو مجھے سنت سکھلائے گا پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔ عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ یہ بات مجھے کھٹک رہی تھی میں نے جا کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے حضرت ابن عباس کی حدیث کی تصدیق کر دی۔

١٦٣٥ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الصَّلٰوةُ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ لَا أُمَّ لَكَ أَتُعَلِّمُنَا بِالصَّلٰوةِ وَكُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. مسلم تحفۃ الاشراف (٥٧٩٠)

عبداللہ بن شقیق عقیلی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: نماز! نماز! وہ خاموش رہے اس نے پھر کہا نماز! آپ خاموش رہے اس نے سہ بارہ کہا نماز! تو آپ چپ رہے: پھر فرمایا: تیری ماں مر جائے! کیا تو مجھے نماز کی تعلیم دے گا؟ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔

٧- بَابُ جَوَازِ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشِّمَالِ

نماز کے بعد دائیں بائیں پھرنے کا جواز

١٦٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءًا لَا يَرٰى إِلَّا أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ.

البخاری (٨٥٢) ابوداؤد (١٠٤٢) النسائی (١٣٥٩) ابن ماجہ (٩٣٠)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی ذات کو شیطان کا جزء نہ بنادے اور یہ نہ گمان کرے کہ نماز کے بعد دائیں طرف ہی پھرا جاتا ہے۔ میں نے بہت دفعہ رسول اللہ ﷺ کو بائیں جانب پھرتے بھی دیکھا ہے۔

١٦٣٧ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا جَرِيرٌ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنَا عِيسَى جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ (١٦٣٦)

١٦٣٨- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ أَنْصَرِفُ إِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِينِي أَوْ عَنْ يَسَارِي قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ. النسائی (١٣٥٨)

سدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ میں نماز پڑھنے کے بعد کس طرف پھروں دائیں طرف یا بائیں طرف؟ حضرت انس نے کہا میں نے زیادہ تر رسول اللہ ﷺ کو دائیں جانب پھرتے دیکھا ہے۔

١٦٣٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ. سابقہ (١٦٣٨)

سدی کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ دائیں طرف پھرا کرتے تھے۔

٨- بَابُ اسْتِحْبَابِ يَمِينِ الْإِمَامِ

امام کے دائیں طرف کھڑے ہونے کا استحباب

١٦٤٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ الْبَرَاءِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ.

ابوداؤد (٦١٥) النسائی (٨٢١) ابن ماجہ (١٠٠٦)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے تو آپ کے دائیں طرف کھڑے ہونے کو پسند کرتے تھے تاکہ ہم (پہلے) آپ کا چہرۂ انور دیکھ لیں۔ حضرت براء کہتے ہیں کہ میں نے سنا آپ فرما رہے تھے: "اے اللہ! حشر کے دن مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا"۔

١٦٤١- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ. سابقہ (١٦٤٠)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے۔

٩- بَابُ كَرَاهَةِ الشُّرُوعِ فِي نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوعِ الْمُؤَذِّنِ فِي إِقَامَةِ الصَّلٰوةِ

اقامت کے بعد نفل شروع کرنے کی ممانعت

١٦٤٢- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. ابوداؤد (١٢٦٦)

الترمذی (٤٢١) النسائی (٨٦٤-٨٦٥) ابن ماجہ (١١٥١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب (فرض) نماز کی اقامت کہی جائے تو سوائے اس فرض کے اور کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔ ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

١٦٤٣- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

رَوْحٌ قَالَ زَكَرِيَّا ابْنُ إِسْحٰقَ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ
سابقہ (١٦٤٢)

اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جماعت کھڑی ہو جائے تو سوا فرض نماز کے اور کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

١٦٤٤- وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ إِسْحٰقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ (١٦٤٢)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

١٦٤٥- وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ لَقِيتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِي بِهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ. سابقہ (١٦٤٢)

حماد کہتے ہیں کہ میں عمرو سے ملا اور انہوں نے اس حدیث کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف نہیں کی (یعنی حدیث موقوف قرار دیا)۔

١٦٤٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ يُصَلِّي وَقَدْ أُقِيمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَكَلَّمَهُ بِشَيْءٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَحَطْنَا نَقُولُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ لِي يُوشِكُ أَنْ يُصَلِّيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ أَرْبَعًا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ وَقَوْلُهُ عَنْ أَبِيهِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ خَطَأٌ. البخاری (٦٦٣) النسائی (٨٦٦) ابن ماجه (١١٥٣)

عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے درآں حالیکہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اور نماز فجر کی اقامت ہو چکی تھی۔ آپ نے اس سے کچھ فرمایا جس کا ہمیں پتا نہیں چلا' نماز کے بعد ہم نے اسے گھیر لیا اور پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا فرمایا تھا؟ اس نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا اب تم میں سے کوئی شخص فجر کی چار رکعت پڑھنے لگا ہے؟ قعنبی نے کہا عبداللہ بن مالک بن بحینہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں امام مسلم نے فرمایا ہے کہ باپ کے واسطے سے اس روایت میں خطا ہے۔

١٦٤٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُقِيمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَرَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ فَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا. سابقہ (١٦٤٦)

ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نماز فجر کی اقامت پڑھی گئی (اس وقت) رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا۔ درآں حالیکہ مؤذن اقامت کہہ رہا تھا' آپ نے فرمایا: کیا تم صبح کی نماز چار رکعت پڑھتے ہو؟

١٦٤٨- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں آیا درآں حالیکہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر پڑھ رہے تھے اس شخص نے مسجد کے ایک کونے میں دو رکعت سنتیں پڑھیں پھر رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں جماعت میں شریک

وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا فُلَانُ بِأَيِّ الصَّلٰوتَيْنِ اعْتَدَدْتَ أَبِصَلٰوتِكَ وَحْدَكَ أَمْ بِصَلٰوتِكَ مَعَنَا.

ابوداؤد(١٢٦٥) النسائی(٨٦٧) ابن ماجہ(١١٥٢)

ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا: اے شخص! تم نے کون سی نماز کو فرض قرار دیا ہے؟ جو پہلے دو رکعت پڑھی تھیں وہ یا جو دو رکعت ہمارے ساتھ پڑھی ہیں؟

١٠- بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

١٦٤٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ قَالَ مُسْلِمٌ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيٰى يَقُولُ كَتَبْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ كِتَابِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ يَحْيَى الْحِمَّانِيَّ يَقُولُ وَأَبِي أُسَيْدٍ.

ابوداؤد(٤٦٥) النسائی(٧٢٨) ابن ماجہ(٧٧٢)

حضرت ابو حمید یا ابو اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے (ترجمہ) اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر آئے تو کہے (ترجمہ:) اے اللہ! میں تیرے فضل سے سوال کرتا ہوں۔

١٦٥٠- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

سابقہ(١٦٤٩)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

١١- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ وَكَرَاهَةِ الْجُلُوسِ قَبْلَ صَلٰوتِهِمَا وَأَنَّهَا مَشْرُوعَةٌ فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ

تحیۃ المسجد

١٦٥١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

تَجْلِسَ. البخاری (٤٤٤-١١٦٣) ابوداؤد (٤٦٧-٤٦٨) الترمذی (٣١٦) النسائی (٧٢٩) ابن ماجہ (١٠١٣)

١٦٥٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمِ بْنِ خَلْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ قَالَ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوسٌ قَالَ فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ.

سابقہ (١٦٥١)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور آں حالیکہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے میں بھی بیٹھ گیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے سے تم کو کس نے روکا تھا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا! فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز پڑھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔

١٦٥٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ أَبُو عَاصِمٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لِي صَلِّ رَكْعَتَيْنِ. البخاری (٤٤٣-٢٣٩٤-٢٦٠٣-٢٦٠٤-٣٠٨٧-٣٠٨٩-٣٠٩٠) ابوداؤد (٣٣٤٧) النسائی (٤٦٠٤-٤٦٠٥)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پر میرا کچھ قرض تھا آپ نے وہ قرض ادا کیا اور اصل سے کچھ زائد عطا فرمایا۔ میں مسجد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: دو رکعت نماز پڑھ لو۔

١٤- بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ لِمَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ قُدُومِهِ

مسافر کے وطن پہنچتے ہی مسجد میں دو رکعت پڑھنے کا استحباب

١٦٥٤- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعِيرًا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.

سابقہ (١٦٥٣)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا جب میں مدینہ پہنچا تو مجھ سے فرمایا کہ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو۔

١٦٥٥- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَهْبِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں گیا' میرا اونٹ بہت آہستہ چلتا تھا اور چلنے سے تھک جاتا تھا' رسول اللہ ﷺ مجھ سے پہلے پہنچ گئے اور میں ایک دن بعد پہنچا۔ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو آپ کو مسجد کے دروازہ پر پایا۔ آپ نے فرمایا:

فَوَجَدَنَا عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ الْآنَ حِينَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ. البخاری(٢٠٩٧)

تم اب پہنچے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی! آپ نے فرمایا اونٹ چھوڑ کر مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو میں نے مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھی اور پھر واپس چلا گیا۔

١٦٥٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ وَعَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحَى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ.

البخاری(٣٠٨٨) ابوداود(٢٧٧٣،٢٧٨١) النسائی(٧٣٠)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے دن میں چاشت کے وقت ہی واپس لوٹتے تھے پہلے دو رکعت نماز پڑھتے اور مسجد میں بیٹھتے۔

١٣- بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ الضُّحَى

نماز چاشت کا استحباب

١٦٥٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ.

ابوداود(١٢٩٢) النسائی(٢١٨٤)

عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا نہیں! الا یہ کہ آپ کسی سفر سے تشریف لائیں۔

١٦٥٨- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَيْسِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ. النسائی(٢١٨٣)

عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا نہیں الا یہ کہ آپ کسی سفر سے واپس آئیں۔

١٦٥٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ. البخاری(١١٢٨) ابوداود(١٢٩٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں چاشت کی نماز پڑھتی ہوں، ہر گاہ رسول اللہ ﷺ کسی کام کو کرنا پسند کرتے تھے لیکن اس خدشہ سے نہیں کرتے تھے کہ آپ کو دیکھ کر مسلمان بھی وہ کام کرنے لگیں گے اور وہ کام ان پر فرض ہو جائے گا۔

١٦٦٠- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ نَا يَزِيدُ يَعْنِي الرِّشْكَ قَالَ حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ

معاذہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نماز چاشت کی کتنی رکعات پڑھا

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ.

ابن ماجہ (۱۳۸۱)

کرتے تھے؟ فرمایا: چار رکعات اور جس قدر زیادہ پڑھنا چاہتے پڑھ لیتے تھے۔

١٦٦١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ. سابقہ (۱۶۶۰)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے مگر اس میں یہ ہے جس قدر اللہ چاہتا زیادہ پڑھ لیتے۔

١٦٦٢- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ نَا قَتَادَةُ أَنَّ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةَ حَدَّثَتْهُمْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى أَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ. سابقہ (۱۶۶۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی چار رکعات پڑھتے تھے اور اللہ تعالیٰ جس قدر زیادہ چاہتا اتنی پڑھ لیتے تھے۔

١٦٦٣- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ (۱۶۶۰)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

١٦٦٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أُمُّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَهُ قَطُّ. البخاری (۱۱۰۳-۱۱۷۶-۴۲۹۲) ابوداؤد (۱۲۹۱) الترمذی (۴۷۴)

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ مجھے صرف حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن میرے گھر تشریف لائے اور آپ نے آٹھ رکعات اس قدر جلد پڑھیں کہ میں نے کبھی آپ کو اتنی جلدی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن آپ رکوع اور سجود مکمل طریقے سے کرتے تھے۔ ابن بشار نے اپنی حدیث میں قطّ کا ذکر نہیں کیا۔

١٦٦٥- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلٰى أَنْ أَجِدَ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُحَدِّثُنِي ذٰلِكَ غَيْرَ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَتٰى بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ يَوْمَ الْفَتْحِ فَأُتِيَ بِثَوْبٍ فَسُتِرَ عَلَيْهِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ لَا

عبداللہ بن حارث کہتے ہیں کہ مجھے اس بات کی زبردست خواہش تھی کہ کوئی شخص مجھے یہ بتائے کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز کس طرح پڑھتے تھے لیکن مجھے صرف حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا نے اس بات کی خبر دی اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے روز دن چڑھنے کے بعد آئے اور کپڑا لا کر پردہ کیا گیا پھر آپ نے غسل کے بعد آٹھ رکعت پڑھیں۔ میں یہ نہیں کہہ سکتی کہ اس میں آپ نے قیام زیادہ لمبا کیا تھا یا رکوع زیادہ لمبا کیا تھا یا سجود کیونکہ تمام ارکان برابر تھے اور اس سے پہلے اور بعد میں نے آپ کو کبھی چاشت

أَدْرِيْ أَقِيَامُهُ فِيْهَا أَطْوَلُ أَمْ رُكُوْعُهُ أَمْ سُجُوْدُهُ كُلُّ ذٰلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبٌ قَالَتْ فَلَمْ أَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ قَالَ الْمُرَادِيُّ عَنْ يُوْنُسَ وَلَمْ يَقُلْ أَخْبَرَنِيْ.

ابن ماجہ (١٣٧٩-٦١٤)

کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

١٦٦٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتَ أَبِيْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قُلْتُ أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّيْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى.

سابقہ (٧٦٤-٧٦٣-٧٦٢)

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے تھے، اور آپ کی صاحبزادی سیدتنا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک چادر تان کر آپ کا پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے آ کر سلام کیا آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا ام ہانی بنت ابی طالب فرمایا ام ہانی کو مرحبا ہو۔ غسل سے فارغ ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے آٹھ رکعات نماز پڑھی درآں حالیکہ آپ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے' جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے عرض کیا میرے ماں جائے علی بن ابی طالب ایک ایسے شخص کو قتل کرنے والے ہیں جس کو میں پناہ دے چکی ہوں اور وہ فلاں بن ہبیرہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ام ہانی! جس کو تم نے پناہ دی اس کو ہم نے پناہ دی' حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہ نماز چاشت کی تھی۔

١٦٦٧ - وَحَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ نَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيْلٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى فِيْ بَيْتِهَا عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِيْ ثَوْبٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ. سابقہ (١٦٦٦)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن ان کے گھر آٹھ رکعت نماز پڑھی درآں حالیکہ آپ نے اپنے گرد ایک کپڑا لپیٹ رکھا تھا جس کی دونوں طرفیں مخالف جانب تھیں۔

١٦٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَ نَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ نَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِيْ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يُصْبِحُ الرَّجُلُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص صبح اٹھتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے اور اس کا ایک بار سبحان اللہ کہہ دینا صدقہ ہے۔ ایک بار الحمد للہ کہہ دینا صدقہ ہے ایک بار لا الٰہ الا اللہ کہہ دینا صدقہ ہے ایک بار اللہ اکبر کہہ دینا صدقہ ہے۔ کسی شخص کو نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، کسی کو برائی سے روک دینا صدقہ ہے اور

وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ كُلِّ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى.

ابوداؤد (١٢٨٥-١٢٨٦-٥٢٤٣-٥٢٤٤)

چاشت کی نماز پڑھ لینا ان تمام امور سے کفایت کر جاتا ہے۔

١٦٦٩- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ نَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلٰثٍ بِصِيَامِ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ.

البخاري (١١٧٨-١٩٨١) النسائي (١٦٧٦-١٦٧٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل نے مجھے تین چیزوں کی وصیت کی، ہر ماہ تین روزے رکھنے کی، دو رکعت نماز چاشت کی، اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی۔

١٦٧٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ وَأَبِي شِمْرٍ الضُّبَعِيِّ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

سابقہ (١٦٦٩)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

١٦٧١- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ نَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّانَاجِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ بِثَلٰثٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٦٦٦)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے جس میں یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے خلیل ابو القاسم ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت کی ہے۔

١٦٧٢- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلٰى أُمِّ هَانِئٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي ﷺ بِثَلٰثٍ لَنْ أَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ بِصِيَامِ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلٰوةِ الضُّحٰى وَبِأَنْ لَا أَنَامَ حَتّٰى أُوتِرَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٠٩٧٤)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے حبیب ﷺ نے مجھے ایسی تین چیزوں کی وصیت کی ہے جن کو میں تا حیات نہیں چھوڑوں گا۔ ہر ماہ تین روزے، چاشت کی نماز اور سونے سے پہلے وتر پڑھنا۔

١٤- بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِمَا

سنت فجر کا استحباب اور تاکید

١٦٧٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہو جاتا، اور فجر ظاہر ہو جاتی، اس وقت رسول اللہ ﷺ اقامت سے پہلے دو رکعت

كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ لِصَلَوٰةِ الصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ۔

بخاری (۶۱۸-۱۱۷۳-۱۱۸۱) الترمذی (۴۳۳) النسائی (۵۸۲-۱۷۵۹-۱۷۷۵) ابن ماجہ (۱۱۴۵)

سنت فجر مختصر طریقہ پر پڑھتے۔

۱۶۷۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ أَيُّوْبَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ مَالِكٌ. ساجد (۱۶۷۳)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۱۶۷۵- وَحَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّيْ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ. ساجد (۱۶۷۳)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ طلوع فجر کے بعد دو خفیف رکعت (سنت فجر) کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔

۱۶۷۶- وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنَا النَّضْرُ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. ساجد (۱۶۷۳)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۱۶۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَخْبَرَتْنِيْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. ساجد (۱۶۷۳)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب فجر روشن ہو جاتی تو نبی ﷺ دو رکعت نماز پڑھتے۔

۱۶۷۸- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۸۴۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اذان سننے کے بعد فجر کی دو سنتیں تخفیف کے ساتھ پڑھتے۔

۱۶۷۹- وَحَدَّثَنِيْهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَاهُ أَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَاهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا وَكِيْعٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ أُسَامَةَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۹۹۱-۱۷۱۱۸-۱۷۲۶۸)

ایک اور سند سے بھی یہی روایت ہے اس میں طلوع فجر کا ذکر ہے۔

۱۶۸۰- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ أَبِيْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ

عدي عن هشام عن يحيى عن ابي سلمة عن عائشة ان نبي الله ﷺ كان يصلي ركعتين بين النداء والاقامة من صلوة الصبح. البخاری (٦١٩)

فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعت (سنت فجر) پڑھتے تھے۔

١٦٨١- وحدثنا محمد بن المثنى قال نا عبد الوهاب قال سمعت يحيى بن سعيد قال اخبرني محمد بن عبد الرحمن انه سمع عمرة تحدث عن عائشة رضي الله عنها كانت تقول كان رسول الله ﷺ يصلي ركعتي الفجر فيخفف حتى اني اقول هل قرا فيهما بام القرآن. البخاری (١١٧١) ابوداؤد (١٢٥٥) النسائی (٩٤٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعت سنت فجر اس قدر تخفیف کے ساتھ پڑھتے تھے کہ میں دل میں سوچتی تھی پتا نہیں آپ نے سورۂ فاتحہ پڑھی بھی ہے یا نہیں؟

١٦٨٢- حدثنا عبيد الله بن معاذ قال نا ابي قال نا شعبة عن محمد بن عبد الرحمن الانصاري سمع عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله ﷺ اذا طلع الفجر صلى ركعتين اقول هل يقرا فيهما بفاتحة الكتاب. سابقہ (١٦٨١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ طلوع فجر کے بعد دو رکعت سنت فجر پڑھتے اور میں سوچتی کہ کیا آپ نے ان میں سورۂ فاتحہ پڑھی ہوگی؟

١٦٨٣- وحدثني زهير بن حرب قال نا يحيى بن سعيد عن ابن جريج قال حدثني عطاء عن عبيد بن عمير عن عائشة ان النبي ﷺ لم يكن على شيء من النوافل اشد معاهدة منه على ركعتين قبل الصبح. البخاری (١١٦٩) ابوداؤد (١٢٥٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سنت فجر سے زیادہ کسی نفل کی حفاظت اور التزام نہیں کرتے تھے۔

١٦٨٤- وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وابن نمير جميعا عن حفص بن غياث قال ابن نمير نا حفص عن ابن جريج عن عطاء عن عبيد بن عمير عن عائشة قالت ما رايت رسول الله ﷺ في شيء من النوافل اسرع منه الى الركعتين قبل الفجر. سابقہ (١٦٨٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کوئی نفل اس قدر سرعت کے ساتھ پڑھتے نہیں دیکھا جس قدر سرعت کے ساتھ آپ سنت فجر پڑھتے تھے۔

١٦٨٥- حدثنا محمد بن عبيد الغبري قال نا ابو عوانة عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن سعد بن هشام عن عائشة عن النبي ﷺ قال ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها. الترمذی (٤١٦) النسائی (١٧٥٨)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنت فجر پڑھنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

١٦٨٦- وحدثنا يحيى بن حبيب قال نا معتمر قال قال ابي نا قتادة عن زرارة عن سعد بن هشام عن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طلوع فجر کے بعد دو رکعت (سنت فجر) پڑھنا

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي شَأْنِ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا. سابقہ (۱٦٨٥)

میرے نزدیک تمام دنیا سے زیادہ بہتر ہے۔

١٦٨٧- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ قَالَا نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ.

ابوداؤد (١٢٥٦) النسائی (٩٤٤) ابن ماجہ (١١٤٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی دو رکعات (سنت فجر) میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھیں۔

١٦٨٨- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا الْفَزَارِيُّ يَعْنِيْ مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْأُوْلٰى مِنْهُمَا قُوْلُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا الْآيَةَ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ وَفِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ.

ابوداؤد (١٢٥٩) النسائی (٩٤٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سنت فجر کی پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ میں سے قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ پڑھتے اور دوسری رکعت میں اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَاشْھَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ پڑھتے۔

١٦٨٩- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُوْلُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَالَّتِيْ فِيْ آلِ عِمْرَانَ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْآيَةَ.

سابقہ (١٦٨٨)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سنت فجر میں قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا اور آل عمران کی یہ آیت پڑھتے تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ۔

١٦٩٠- حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ. سابقہ (١٦٨٨)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

١٥- بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ وَ بَيَانِ عَدَدِهِنَّ

سنن مؤکدہ کی فضیلت اور ان کی تعداد

١٦٩١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبُوْ خَالِدٍ يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَنْبَسَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ

عمرو بن اوس بیان کرتے ہیں کہ عنبسہ بن ابی سفیان نے اپنے مرض الموت میں مجھ سے ایک حدیث بیان کی جس کو سن کر خوشی ہوگی انہوں نے ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ جس شخص نے دن رات میں بارہ

يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ يَتَسَارُّ إِلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ عَنْبَسَةُ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ. ابوداؤد(١٢٥٠)

رکعات پڑھیں، اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے میں نے ان رکعات کو ترک نہیں کیا، عنبسہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے حضرت ام حبیبہ سے یہ حدیث سنی ہے میں نے ان رکعات کو ترک نہیں کیا۔ عمرو بن اوس کہتے ہیں کہ جب سے میں نے عنبسہ سے یہ حدیث سنی ہے میں نے ان رکعات کو ترک نہیں کیا اور نعمان بن سالم کہتے ہیں کہ جب سے میں نے عمرو بن اوس سے یہ حدیث سنی ہے ان رکعات کو ترک نہیں کیا۔

١٦٩٢- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا دَاوُدُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ. سابقہ(١٦٩١)

اسی سند کے ساتھ نعمان بن سالم نے کہا جس شخص نے ایک دن میں یہ بارہ سنن پڑھیں اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

١٦٩٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ عَنْبَسَةُ مَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ عَمْرٌو وَمَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ النُّعْمَانُ مِثْلَ ذَلِكَ. سابقہ(١٦٩١)

رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بندہ ہر روز اللہ تعالیٰ کے لیے بارہ رکعات نفل (سنت) پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا"۔ یا فرمایا اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ حضرت ام حبیبہ فرماتی ہیں میں اس دن سے ہمیشہ یہ سنتیں پڑھتی ہوں۔ اسی طرح باقی راویوں نے بھی کہا۔

١٦٩٤- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا نَا بَهْزٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ. سابقہ(١٦٩١)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ کامل وضو کرے پھر اللہ تعالیٰ کے لیے ہر دن ...... باقی حدیث حسب سابق ہے۔

١٦٩٥- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعت ظہر سے پہلے اور دو

أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ. البخاری (۱۱۷۲)

رکعت ظہر کے بعد پڑھیں اور دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت جمعہ کے بعد پڑھیں۔ بہرحال مغرب، عشاء اور جمعہ کی سنتیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے گھر میں پڑھیں۔

١٦-بَابُ جَوَازِ النَّافِلَةِ قَائِمًا وَّ قَاعِدًا وَّ فِعْلِ بَعْضِ الرَّكْعَةِ قَائِمًا وَّ بَعْضِهَا قَاعِدًا

نوافل پڑھنے کا طریقہ

١٦٩٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

ابوداؤد (۱۲۵۱) الترمذی (۳۷۵-۴۳٦)

عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے نوافل کے بارے میں دریافت کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت میرے گھر میں ادا فرماتے، پھر حجرہ سے تشریف لے جا کر لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھاتے پھر گھر آ کر دو رکعت نماز پڑھتے۔ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے پھر گھر آ کر دو رکعت نماز پڑھتے، لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے پھر میرے حجرہ میں آ کر دو رکعت نماز پڑھتے۔ رات کو اٹھ کر وتر سمیت نو رکعات پڑھتے، رات کو لمبا قیام اور لمبا قعود کرتے، جب کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو رکوع سجود بھی قیام کی حالت میں کرتے اور جب بیٹھ کر قرأت کرتے تو رکوع اور سجود بھی بیٹھ کر کرتے، اور طلوع فجر کے بعد دو رکعت پڑھتے۔

١٦٩٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ وَأَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا.

ابوداؤد (۹۵۵) النسائی (١٦٤٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لمبی رات تک قیام کرتے، جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھ کر رکوع کرتے۔

١٦٩٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا بِفَارِسَ فَكُنْتُ أُصَلِّي قَاعِدًا فَسَأَلْتُ عَنْ

حضرت عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں ملک فارس میں بیمار ہو گیا اس سبب سے بیٹھ کر نماز پڑھتا تھا۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے

ذٰلِكَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

فرمایا رسول اللہ ﷺ رات گئے تک بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ پھر حسب سابق حدیث بیان کی۔

سابقہ (١٦٩٧)

١٦٩٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا. ابن ماجہ (١٢٢٨)

عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ رات کو دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور دیر تک بیٹھ کر نماز پڑھتے اور جب کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر قرأت کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

١٧٠٠- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ قَائِمًا وَقَاعِدًا فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا.

عبداللہ بن شقیق عقیلی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ انھوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ بکثرت کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٢٢٢)

١٧٠١- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ نَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا حَتَّى إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ. البخاری (١١٤٨)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی رات میں نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا حتی کہ جب آپ سن رسیدہ ہو گئے تو بیٹھ کر نماز پڑھتے۔ اور جب سورت کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر قرآن پڑھنا شروع کر دیتے اور پھر کھڑے ہو کر رکوع کرتے۔

١٧٠٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (نماز میں) بیٹھ کر قرأت کرتے اور جب آپ کی قرأت سے تیس چالیس کے لگ بھگ آیات رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو کر قرأت کرتے۔ اور رکوع اور سجود کرتے اور دوسری رکعت

مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ .

میں پھر اسی طرح کرتے۔

البخاری(١١١٩) ابوداؤد(٩٥٤) الترمذی(٣٧٤) النسائی(١٦٤٧)

١٧٠٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں بیٹھ کر قرأت کرتے اور جب آپ رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو اتنی دیر کے لیے کھڑے ہو جاتے جتنی دیر میں انسان چالیس آیات پڑھ لیتا ہے۔

النسائی(١٦٤٩) ابن ماجہ(١٢٢٦)

١٧٠٤- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ.

علقمہ بن وقاص کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعت بیٹھ کر کس طرح پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آپ دو رکعتوں میں بیٹھ کر قرأت کرتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے۔

مسلم تحفۃ الاشراف(١٧٤١٠)

١٧٠٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَمَا حَطَمَهُ النَّاسُ. النسائی(١٦٥٦)

عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا ہاں! جب لوگوں (کے افکار) نے آپ کو بوڑھا کر دیا تھا۔

١٧٠٦- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف(١٦٢١٤)

ایک اور روایت بھی اسی سند سے منقول ہے۔

١٧٠٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ كَثِيرًا مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ وصال سے پہلے بکثرت بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔

النسائی(١٦٥٥)

١٧٠٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدٍ قَالَ حَسَنٌ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا بدن بھاری اور بوجھل ہو گیا تو آپ بکثرت بیٹھ کر

حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٣٥٦)

نماز پڑھتے تھے۔

١٧٠٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا.

الترمذی (٣٧٣) النسائی (١٦٥٧)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وصال سے صرف ایک سال پہلے بیٹھ کر نوافل پڑھتے تھے، اور نوافل میں رسول اللہ ﷺ بڑی سے بڑی سورت ترتیل سے پڑھتے تھے۔

١٧١٠ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا بِعَامٍ وَاحِدٍ أَوِ اثْنَيْنِ. سابقہ (١٧٠٩)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے مگر اس میں وصال سے ایک یا دو سال پہلے کا ذکر ہے۔

١٧١١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَسَنِ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَمُتْ حَتَّى صَلَّى قَاعِدًا. مسلم تحفۃ الاشراف (٢١٤٥)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال سے پہلے بیٹھ کر نماز پڑھی ہے۔

١٧١٢ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَّكَ قُلْتَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلَى نِصْفِ الصَّلَاةِ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ.

ابوداؤد (٩٥٠) النسائی (١٦٥٨)

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث سنی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: بیٹھ کر نماز پڑھنے کا آدھا اجر ہوتا ہے، ایک دن میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر اقدس پر رکھا، آپ نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا آدھا اجر ہوتا ہے، حالانکہ آپ خود بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں! لیکن میں تم جیسا کب ہوں۔

١٧١٣ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مُثَنَّى وَ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

ابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْأَعْرَجِ. ماجه(۱۲۱۳)

١٧- بَابُ صَلوٰةِ اللَّيْلِ وَعَدَدِ رَكَعَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ الْوِتْرَ رَكْعَةٌ

تہجد کی رکعات کی تعداد اور وتر کا بیان

١٧١٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

ابوداؤد(١٣٣٥)الترمذی(٤٤٠-٤٤١)النسائی(١٦٩٥-١٧٢٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ رات کو گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ ایک رکعت کے ساتھ تعداد رکعت کو طاق بنا لیتے ،نماز سے فارغ ہونے کے بعد دائیں کروٹ لیٹ جاتے حتیٰ کہ آپ کے پاس مؤذن آتا پھر آپ دو رکعت مختصر پڑھتے۔

١٧١٥- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلوٰةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلوٰةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ

ابوداؤد(١٣٣٧)النسائی(٦٨٤-١٣٢٧)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز (جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں) سے فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور (آخر میں) ایک رکعت کے ساتھ ان رکعات کو وتر (طاق) بنا لیتے۔ جب مؤذن اذان دینے کے بعد خاموش ہو جاتا اور آپ پر صبح کا وقت منکشف ہو جاتا اور مؤذن (اطلاع کے لیے) آپ کے پاس آتا تو آپ کھڑے ہو کر مختصر دو رکعت نماز (سنت فجر) پڑھتے پھر دائیں کروٹ لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن آپ کے پاس اقامت کے لیے آتا۔

١٧١٦- وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَسَاقَ حَرْمَلَةُ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ وَسَائِرُ الْحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرٍو سَوَاءً. النسائی(١٣٢٧)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔ البتہ حرملہ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ فجر ظاہر ہو گئی اور آپ کے پاس مؤذن آیا اور نہ اقامت کا ذکر کیا۔

١٧١٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعت پڑھتے اور پانچ رکعت وتر پڑھتے اور

قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا.
الترمذی (٤٥٩)

صرف آخر میں بیٹھتے۔

۱۷۱۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. ابن ماجہ (١٣٥٩)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۱۷۱۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. ابوداؤد (١٣٦٠)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی دو رکعت (سنت) سمیت تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔

۱۷۲۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.
البخاری (١١٤٧-٢٠١٣-٣٥٦٩) ابوداؤد (١٣٤١) الترمذی (٤٣٩) النسائی (١٦٩٦)

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رمضان ہو یا غیر رمضان، رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے؟ چار رکعت نماز پڑھتے اور اس نماز کے حسن وطول کی بات مت پوچھو! پھر چار رکعت نماز پڑھتے اور ان کے حسن وطول کی بات مت پوچھو! اس کے بعد تین رکعت (وتر) پڑھتے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ وتر سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں سو جاتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔

۱۷۲۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ. ابوداؤد (١٣٤٠) النسائی (١٧٥٥-١٧٧٩-١٧٨٠)

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تیرہ رکعت پڑھتے تھے، آٹھ رکعت پڑھنے کے بعد وتر پڑھتے، پھر دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے، جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے، پھر صبح کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعت پڑھتے۔

۱۷۲۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔ مگر اس میں

مُحَمَّدٍ قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا تِسْعَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا يُوتِرُ مِنْهُنَّ.

وتر سمیت نو رکعت کا ذکر ہے۔

ماجہ (١٣٦١)

١٧٢٣- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ أَيْ أُمَّهْ أَخْبِرِينِي عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلٰوتُهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِاللَّيْلِ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ.

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے ماں! مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں بتلایئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا رمضان ہو یا غیر رمضان آپ رات کو سنت فجر سمیت تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١٧٧٣٠)

١٧٢٤- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِسَجْدَةٍ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. البخاری (١١٤٠) ابوداؤد (١٣٣٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو دس رکعت پڑھتے اور ایک رکعت پڑھ کر نماز کو وتر (طاق) کرتے اور دو رکعت (سنت) فجر پڑھتے یہ کل تیرہ رکعات ہیں۔

١٧٢٥- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو إِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَأَلْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ عَمَّا حَدَّثَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ قَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَنَامُ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْأَوَّلِ قَالَتْ وَثَبَ وَلَا وَاللّٰهِ مَا قَالَتْ قَامَ فَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَلَا وَاللّٰهِ مَا قَالَتِ اغْتَسَلَ وَأَنَا أَعْلَمُ مَا تُرِيدُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ وُضُوءَ الرَّجُلِ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ.

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے اسود بن یزید سے کہا مجھے وہ حدیث بتلاؤ جس میں تم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کے اول حصہ میں سو جاتے اور آخر حصہ میں بیدار ہوتے پھر اگر آپ کو اپنی زوجہ سے کوئی ضرورت ہوتی تو اسے پورا فرماتے اس کے بعد سو جاتے، اور جب پہلی اذان ہوتی تو اٹھ جاتے بخدا حضرت عائشہ نے یہ نہیں فرمایا کہ اپنے اوپر پانی ڈالتے اور نہ قسم بخدا یہ فرمایا کہ آپ غسل کرتے اور میں خوب جانتا ہوں کہ آپ کا ارادہ کیا تھا، اگر آپ جنبی نہ ہوتے تو نماز کا وضو کرتے پھر دو رکعت نماز پڑھتے۔

النسائی (١٦٣٩)

١٧٢٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ نَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے اور آخر میں وتر پڑھتے۔

الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ صَلٰوتِهِ الْوِتْرَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۰۳۱)

۱۷۲۷- حَدَّثَنِيْ هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ عَمَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ قَالَ قُلْتُ اَيَّ حِيْنٍ كَانَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ كَانَ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلّٰى.

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے عمل (کی مقدار) کے بارے میں سوال کیا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ دائمی عمل کو پسند کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کس وقت نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مرغ کی بانگ سنتے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔

البخاری (۱۱۳۲-۱۱۳۲-٦٤٦١) ابوداؤد (۱۳۱۷) النسائی (۱۶۱۵)

۱۷۲۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اَلْفٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السَّحَرُ الْاَعْلٰى فِيْ بَيْتِيْ اَوْ عِنْدِيْ اِلَّا نَائِمًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کو رات کے آخری حصہ میں اپنے گھر میں یا اپنے نزدیک سوتا ہوا پایا۔

البخاری (۱۱۳۳) ابوداؤد (۱۳۱۸) ابن ماجہ (۱۱۹۷)

۱۷۲۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی دو رکعت (سنت فجر) پڑھنے کے بعد اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے۔

البخاری (۱۱۶۱-۱۱٦٨) ابوداؤد (۱۲۶۲) الترمذی (٤١٨)

۱۷۳۰- وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَتَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ابوداؤد (۱۲۶۳)

ایک اور سند سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۷۳۱- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَاِذَا اَوْتَرَ قَالَ قُوْمِيْ فَاَوْتِرِيْ يَا عَائِشَةُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو مجھ سے فرماتے: اے عائشہ! اٹھو کر وتر پڑھ لو۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۳۴۳)

۱۷۳۲- وَحَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور حضرت عائشہ حضور کے سامنے

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ صَلٰوتَهٗ بِاللَّيْلِ وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٧٤٥١)

عرض کی جانب لیٹی ہوئی ہوتیں جب آپ کے وتر باقی رہ جاتے تو آپ حضرت عائشہ کو جگا دیتے، پھر حضرت عائشہ وتر پڑھتیں۔

١٧٣٣- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِيْ يَعْفُوْرَ وَاسْمُهٗ وَاقِدٌ وَلَقَبُهٗ وَقْدَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ كِلَاهُمَا عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَانْتَهٰى وِتْرُهٗ إِلَى السَّحَرِ.

البخاری (٩٩٦) ابوداؤد (١٤٣٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے ہیں اور فجر تک آپ کے وتر پہنچ گئے۔

١٧٣٤- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهٖ وَآخِرِهٖ فَانْتَهٰى وِتْرُهٗ إِلَى السَّحَرِ.

الترمذی (٤٥٦) النسائی (١٦٨٠) ابن ماجہ (١١٨٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے اول، اوسط، آخر ہر حصہ میں وتر پڑھے ہیں اور آپ کے وتر فجر تک پہنچ گئے۔

١٧٣٥- حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا حَسَّانُ قَاضِيْ كِرْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَانْتَهٰى وِتْرُهٗ إِلٰى آخِرِ اللَّيْلِ. سابقہ (١٧٣٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے ہیں حتیٰ کہ آپ کے وتر رات کے آخری حصہ تک پہنچ گئے۔

١٨- بَابُ جَامِعِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَمَنْ نَامَ عَنْهُ أَوْ مَرِضَ

رات کی نماز کا بیان

١٧٣٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَأَرَادَ أَنْ يَبِيْعَ عَقَارًا بِهَا فَيَجْعَلَهٗ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ وَيُجَاهِدَ الرُّوْمَ حَتّٰى يَمُوْتَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ لَقِيَ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَنَهَوْهُ عَنْ ذٰلِكَ وَأَخْبَرُوْهُ أَنَّ رَهْطًا سِتَّةً أَرَادُوْا ذٰلِكَ فِيْ حَيَاةِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَاهُمْ

زرارہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ہشام بن عامر نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کا ارادہ کیا تو مدینہ میں آ گئے اور انہوں نے مدینہ میں اپنی زمین بیچنے کا قصد کیا تاکہ اس سے ہتھیار اور گھوڑے وغیرہ خرید لیں اور تا حیات رومیوں سے جہاد کریں۔ مدینہ آ کر انہوں نے جب مدینہ کے کچھ لوگوں سے ملاقات کی تو انہوں نے سعد کو اس اقدام سے منع کیا اور بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چھ صحابہ نے یہی ارادہ کیا

نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَلَيْسَ لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ فَلَمَّا حَدَّثُوهُ بِذٰلِكَ رَاجَعَ امْرَأَتَهُ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا وَأَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأْتِهَا فَاسْأَلْهَا ثُمَّ ائْتِنِي فَأَخْبِرْنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهَا فَأَتَيْتُ عَلَى حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحَ فَاسْتَلْحَقْتُهُ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِبِهَا لِأَنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ الشِّيعَتَيْنِ شَيْئًا فَأَبَتْ فِيهِمَا إِلَّا مُضِيًّا قَالَ فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَانْطَلَقْنَا إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاسْتَأْذَنَّا عَلَيْهَا فَأَذِنَتْ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَحَكِيمٌ فَعَرَفَتْهُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ مَنْ مَعَكَ قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَتْ خَيْرًا قَالَ قَتَادَةُ وَكَانَ أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى أَمُوتَ ثُمَّ بَدَا لِي فَقُلْتُ أَنْبِئِينِي عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هٰذِهِ السُّورَةِ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَوْلًا وَأَمْسَكَ اللّٰهُ تَعَالَى خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا فِي السَّمَاءِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي آخِرِ هٰذِهِ السُّورَةِ التَّخْفِيفَ فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا

تھا تو نبی ﷺ نے ان کو اس اقدام سے باز رکھا اور فرمایا کیا تمہارے لیے میری زندگی میں نمونہ نہیں ہے؟ جب اہل مدینہ نے سعد سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے اپنی اس زوجہ سے رجوع کر لیا جس کو وہ پہلے طلاق دے چکے تھے اور اپنے رجوع پر لوگوں کو گواہ کر لیا پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں سوال کیا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جو روئے زمین پر سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے وتر کو جانتا ہے۔ سعد نے کہا وہ کون ہیں، فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا! ان کے پاس جاؤ اور ان سے سوال کرو، پھر میرے پاس آ کر مجھے بھی ان کا جواب بتانا، سعد کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ کی طرف روانہ ہوا اور حکیم بن افلح کے پاس گیا اور کہا کہ مجھے حضرت عائشہ کے پاس لے چلو، انہوں نے کہا کہ میں حضرت عائشہ کے پاس نہیں جاؤں گا کیونکہ میں نے ان کو ان دو گروہوں (قصاص عثمان کے طالبین اور حضرت علی) کے درمیان مداخلت سے روکا تھا تو آپ نہیں مانیں اور چلی گئیں۔ سعد کہتے ہیں کہ میں نے حکیم کو (چلنے کے لیے) قسم دی پس وہ چل پڑے اور ہم دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف گئے، ہم نے آپ سے حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت دے دی، ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے حکیم کو پہچان کر فرمایا: "کیا حکیم ہو؟" انہوں نے کہا ہاں! فرمایا تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا سعد بن ہشام! فرمایا کون ہشام؟ حکیم نے کہا عامر کا بیٹا! حضرت عائشہ نے عامر کے لیے رحم کی دعا کی اور کلمات خیر کہے، قتادہ (راوی) بیان کرتے ہیں کہ عامر غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے میں نے کہا اے ام المؤمنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتلائیے؟ آپ نے فرمایا کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں! فرمایا رسول اللہ ﷺ کا خلق قرآن ہی تو ہے، سعد نے کہا میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا اور سوچا آئندہ مرتے دم تک کسی سے سوال

يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ مِثْلَ صَنِيعِهِ الْأَوَّلِ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِهَا فَقَالَ صَدَقَتْ لَوْ كُنْتُ أَقْرَبُهَا أَوْ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهَا. ابوداؤد(١٣٤٢-١٣٤٣-١٣٤٤-١٣٤٥)

نقل کروں گا پھر مجھے خیال آیا تو پوچھا مجھے رسول اللہ ﷺ کے (نماز میں) قیام کے بارے میں بتلایئے؟ آپ نے فرمایا کیا تم يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے شروع میں آپ پر رات کا قیام فرض کیا تھا تو نبی ﷺ اور آپ کے اصحاب ایک سال تک رات کو قیام کرتے رہے، اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخری حصہ کو بارہ ماہ تک آسمان پر روکے رکھا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخر میں تخفیف نازل فرمائی پھر رات کا قیام فرضیت کے بعد نفل ہو گیا۔ سعد کہتے ہیں میں نے عرض کیا اے ام المؤمنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں بتلایئے؟ آپ نے فرمایا: ہم حضور کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ رات کو جب چاہتا آپ کو اٹھا دیتا آپ مسواک کرتے وضو کرتے اور نو رکعت نماز پڑھتے جن میں سے آپ صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی حمد کرتے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہ پھیرتے اور کھڑے ہو کر نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھ جاتے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی حمد کرتے اور اس سے دعا مانگتے پھر اس کے بعد بلند آواز سے سلام پھیرتے اور ہمیں سلام کی آواز سناتے سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر دو رکعت نماز پڑھتے اے میرے بیٹے! یہ گیارہ رکعات ہیں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ عمر رسیدہ ہو گئے اور آپ کا بدن مبارک بھاری ہو گیا تو سات رکعت وتر (طاق) حسب سابق پڑھتے، تو اے بیٹے! یہ نو رکعت ہیں اور نبی ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب کوئی کام کرتے تو اس پر مداومت کرتے، اور جب کبھی آپ پر نیند یا درد کا غلبہ ہوتا اور رات کو نہ اٹھ سکتے تو دن میں بارہ رکعت پڑھتے، اور میرے علم میں یہ نہیں ہے کہ کبھی آپ نے ایک رات میں پورا قرآن کریم پڑھا ہو اور نہ کبھی آپ نے ساری رات صبح تک نماز پڑھی اور نہ رمضان کے علاوہ پورے ماہ روزے رکھے، سعد کہتے ہیں میں حضرت ابن عباس کے پاس

گیا اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سنائی۔ حضرت ابن عباس نے کہا حضرت عائشہ نے سچ فرمایا اگر میں ان کے قریب ہوتا تو میں بھی حاضر ہوتا تو آپ سے بالمشافہ یہ حدیث سنتا۔ سعد نے کہا اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ آپ حضرت عائشہ کے پاس نہیں جاتے تو میں آپ کو یہ حدیث نہ سناتا۔

١٧٣٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْمَدِينَةِ لِيَبِيعَ عِقَارَهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. سابقہ(١٧٣٦)

زرارہ بن اوفی بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ہشام نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور مدینہ منورہ میں اپنی زمین بیچنے آئے اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

١٧٣٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْوِتْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ فِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرًا أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ. سابقہ(١٧٣٦)

سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے وتر کے متعلق دریافت کیا اس کے بعد پوری حدیث ہے اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا، ہشام کون ہے؟ میں نے کہا ابن عامر، وہ بولیں وہ بہترین شخص تھے اور عامر غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔

١٧٣٩- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ ابْنَ هِشَامٍ كَانَ جَارًا لَهُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَعِيدٍ وَفِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ أُصِيبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ وَفِيهِ فَقَالَ حَكِيمُ ابْنُ أَفْلَحَ أَمَا إِنِّي لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا أَنْبَأْتُكَ بِحَدِيثِهَا. سابقہ(١٧٣٦)

زرارہ بن اوفی بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ہشام ان کے پڑوسی تھے، انہوں نے بتایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے اور سابقہ روایت کی طرح پورا واقعہ بیان کیا اور اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا کون سا ہشام؟ انہوں نے کہا عامر کا بیٹا، حضرت عائشہ نے کہا کہ عامر بہت اچھا شخص تھا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ احد میں شہید ہو گیا اور اس میں یہ بھی ہے کہ حکیم بن افلح نے کہا اگر مجھے پہلے علم ہوتا کہ تم حضرت عائشہ کے پاس نہیں جاتے تو میں تم کو یہ حدیث نہ بیان کرتا۔

١٧٤٠- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ سَعِيدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً. الترمذی(٤٤٥) النسائی(١٧٨٨)

سعد بن ہشام کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ درد یا کسی اور وجہ سے جب رسول اللہ ﷺ کی تہجد کی نماز رہ جاتی تو آپ دن میں بارہ رکعات پڑھتے۔

١٧٤١- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ وَكَانَ إِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرِضَ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٦١٠٩)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی کام کرتے تو اس پر ہمیشگی کرتے اور اگر کبھی آپ رات کو سو جاتے یا آپ کو درد ہوتا تو دن میں بارہ رکعت پڑھتے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ ساری رات صبح تک نماز پڑھتے رہے ہوں اور نہ کبھی یہ دیکھا کہ رمضان کے سوا آپ نے کسی ماہ پورے مہینہ کے روزے رکھے ہوں۔

١٧٤٢- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ. ابوداؤد (١٣١٣) الترمذی (٥٨١) النسائی (١٧٨٩-١٧٩٠-١٧٩١-١٧٩٢) ابن ماجہ (١٣٤٣)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص سے اس کا (رات کا) کوئی معمول یا اس کا کوئی حصہ رہ جائے اور اس کو وہ فجر اور ظہر کی نمازوں کے درمیان ادا کرے تو اس کے اعمال نامہ میں وہ عمل رات ہی کا لکھا جائے گا۔

١٩- بَابُ صَلٰوةِ الْأَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ

توبہ کرنے والوں کی نماز کا وقت

١٧٤٣- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلٰوةَ فِي غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الْأَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ. مسلم تحفۃ الاشراف (٣٦٨٢)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا تو کہا یہ لوگ خوب جانتے ہیں کہ نماز اس وقت کے علاوہ دوسرے وقت میں پڑھنا افضل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: توبہ کرنے والوں کی نماز اس وقت ہوتی ہے جب اونٹ کے بچوں کے کھر دھوپ میں گرم ریت پر چلنے سے گرم ہو جائیں۔

١٧٤٤- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا الْقَاسِمُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْأَرْقَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَهْلِ قُبَاءَ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقَالَ صَلٰوةُ الْأَوَّابِيْنَ إِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ. مسلم تحفۃ الاشراف (٣٦٨٢)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اہل قباء کے پاس گئے وہ لوگ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا: توبہ کرنے والوں کی نماز اس وقت ہوتی ہے جب اونٹ کے بچوں کے پیر گرم ہونے لگیں۔

٢٠- بَابُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى

رات کی نماز دو دو رکعت اور وتر کی

وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

ایک رکعت کا بیان

١٧٤٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى. البخاری(٩٩٠) ابوداؤد(١٣٢٦) النسائی(١٦٩٣)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت کی ہے، جب تم میں سے کسی شخص کو (طلوع) فجر کا خوف ہو تو (آخری دوگانہ کے ساتھ ملا کر) ایک رکعت پڑھ لے تو وہ اس کی تمام رکعات کو وتر (طاق) کر دے گی۔

١٧٤٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ نَا عَمْرٌو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ.

ابن ماجہ(١٣٢٠)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے رات کی نماز (تہجد) کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: دو دو رکعت پڑھو اور جب (طلوع) فجر کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑھ کر (نمازوں کو) وتر (طاق) کر لو۔

١٧٤٧- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ. النسائی(١٦٧٢-١٦٧٣)

حضرت عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر سوال کیا یا رسول اللہ! رات کی نماز (تہجد) کس طرح پڑھی جاتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ جب صبح ہونے کا خوف ہو تو ایک رکعت کے ذریعہ ان کو وتر (طاق کر لو)۔

١٧٤٨- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ وَبُدَيْلٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّائِلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَكْعَةً وَاجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِكَ وِتْرًا ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَأَنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا أَدْرِي هُوَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ. ابوداؤد(١٤٢١) النسائی(١٦٩٠)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز (تہجد) کے بارے میں دریافت کیا درآں حالیکہ میں سائل اور آپ کے درمیان تھا' آپ نے فرمایا: دو دو رکعت کر کے نماز پڑھو اور جب صبح ہونے کا خطرہ ہو تو (آخر دوگانہ کے ساتھ) ایک رکعت پڑھ کر نماز کو وتر کر لو، پھر ایک شخص نے ایک سال کے بعد سوال کیا اور میں اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسی جگہ تھا۔ مجھے پتہ نہیں کہ یہ سائل وہی پہلے والا تھا یا کوئی اور

تھا بہر حال آپ نے اس کو حسب سابق جواب دیا۔

۱۷۴۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ وَبُدَيْلٌ وَعِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَمَا بَعْدَهُ. سابقہ (۱۷۴۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ اس نے سال ختم ہونے پر یا اس کے بعد سوال کیا۔

۱۷۵۰- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ هَارُونُ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۲۶۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

۱۷۵۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ. النسائی (۱۶۸۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جو شخص رات کو نماز (تہجد) پڑھے وہ وتر کو نماز کے آخر میں پڑھے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ یہی حکم دیتے تھے۔

۱۷۵۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا يَحْيَى كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا.

البخاری (۹۹۸) ابوداؤد (۱۴۳۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی رات کی نماز میں وتر کو آخر میں پڑھا کرو۔

۱۷۵۳- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا قَبْلَ الصُّبْحِ كَذَلِكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُهُمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۷۸۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جو شخص رات کو اٹھ کر نماز پڑھے وہ وتر صبح ہونے سے پہلے آخر میں پڑھے، رسول اللہ ﷺ انہیں اسی طرح حکم دیتے تھے۔

۱۷۵۴- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وتر رات کی نماز (کے آخری) دوگانہ سے ملی

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ.

(نسائی ١٦٨٨-١٦٨٩)

ہوئی) ایک رکعت ہے۔

١٧٥٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ مُثَنًّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ. ماجہ (١٧٥٤)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وتر رات کی نماز (کے آخری دوگانہ سے ملی ہوئی) ایک رکعت ہے۔

١٧٥٦- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ سَاَلْتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ.

ماجہ (١٧٥٤)

ابومجلز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وتر رات کے آخر میں ایک رکعت (ملانے کے سبب سے) ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وتر رات کے آخر میں ایک رکعت (کے ملانے کے سبب) ہے۔

١٧٥٧- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَهَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَجُلًا نَادٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُوْتِرُ صَلٰوةَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى فَلْيُصَلِّ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِنْ اَحَسَّ اَنْ يُّصْبِحَ سَجَدَ سَجْدَةً فَاَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلّٰى قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ عُمَرَ. مسلم تحفۃ الاشراف (٧٢٠٦)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو آواز دی درآں حالیکہ آپ مسجد میں تھے اس نے پوچھا یا رسول اللہ! میں اپنی رات کی نماز کی وتر (طاق) کیسے کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو نماز پڑھے وہ دو دو رکعت پڑھے اور جب صبح ہونے کا خیال ہو تو (آخری دوگانہ کے ساتھ) ایک رکعت پڑھے اس کی تمام رکعات وتر (طاق) ہو جائیں گی۔

١٧٥٨- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قُلْتُ اَرَاَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ اُطِيْلُ فِيْهِمَا الْقِرَاءَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ قَالَ قُلْتُ اِنِّيْ لَسْتُ عَنْ هٰذَا اَسْاَلُكَ قَالَ اِنَّكَ لَضَخْمٌ اَلَا تَدَعُنِيْ اَسْتَقْرِئُ لَكَ الْحَدِيْثَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ كَاَنَّ الْاَذَانَ بِاُذُنَيْهِ قَالَ خَلَفٌ اَرَاَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلٰوةَ.

انس بن سیرین نے کہا میں نے حضرت ابن عمر سے کہا مجھے ان دو رکعتوں کے بارے میں بتلایئے جو میں صبح کی نماز سے پہلے پڑھتا ہوں کیا میں ان میں لمبی قرأت کروں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ رات کو دو دو رکعت پڑھتے تھے اور ایک رکعت (کے ضم) کے ساتھ ان نمازوں کو وتر (طاق) کرتے تھے۔ انہوں نے کہا میں آپ سے اس کے متعلق نہیں پوچھ رہا، حضرت ابن عمر نے کہا تم بہت سخت ہو، کیا تم مجھے (پوری) حدیث بیان کرنے نہیں دیتے، رسول اللہ ﷺ رات کو دو، دو رکعت پڑھتے، آخری رکعت سے ان رکعات کو وتر کرتے اور فجر کے فرض سے

البخاري(٩٩٥)الترمذي(٤٦١)ابن ماجه(١١٤٤-١١٧٤)

پہلے دو رکعت پڑھتے تھے درآں حالیکہ آپ کے کانوں میں اذان کی آواز آ رہی ہوتی' خلف نے اپنی روایت میں "مجھے دو رکعت کے بارے میں بتلایئے" کا ذکر کیا ہے اور نماز کا ذکر نہیں کیا۔

١٧٥٩-وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمِثْلِهِ وَزَادَ بِوِتْرٍ بِرَكْعَةٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَفِيهِ فَقَالَ بَهْ بَهْ إِنَّكَ لَضَخْمٌ. سابقه(١٧٥٨)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے مگر اس میں اضافہ ہے ٹھہرو ٹھہرو تم موٹے آدمی ہو۔

١٧٦٠-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ حُرَيْثٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَوةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّ الصُّبْحَ يُدْرِكُكَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا مَثْنَى مَثْنَى قَالَ أَنْ تُسَلِّمَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ.

مسلم تحفة الاشراف(٧٣٤٢)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کی نماز (تہجد) دو دو رکعت ہے۔ جب تم دیکھو صبح ہو رہی ہے تو ایک رکعت (ملا کر) ان کو وتر کر لو۔ حضرت ابن عمر سے پوچھا گیا کہ دو دو رکعت کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے فرمایا ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دو۔

١٧٦١-حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا.

الترمذي(٤٦٨)النسائي(١٦٨٣)ابن ماجه(١١٨٩)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لو۔

١٧٦٢-وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو نَضْرَةَ الْعَوَقِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا. سابقه(١٧٦١)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ نے نبی ﷺ سے وتر کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لو۔

٢١-بَابُ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ

رات کے آخر حصہ میں نہ اٹھنے والے کا اوّل وقت میں وتر پڑھنا

١٧٦٣-حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو یہ خدشہ ہو کہ وہ رات کے پچھلے پہر نہیں اٹھ سکے گا وہ اوّل رات وتر پڑھ لے اور جس شخص کو رات کے آخری حصہ میں اٹھنے کا شوق ہو وہ رات کے آخری حصہ

آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَذٰلِكَ أَفْضَلُ وَقَالَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ مَحْضُوْرَةٌ.

الترمذی (٤٤٥٥) ابن ماجہ (١١٨٧)

میں وتر پڑھے کیونکہ اخیر شب کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔

١٧٦٤- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ أَيُّكُمْ خَافَ أَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ ثُمَّ لْيَرْقُدْ وَمَنْ وَثِقَ بِقِيَامٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ آخِرِهِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَذٰلِكَ أَفْضَلُ. مسلم تحفۃ الاشراف (٢٩٥٢)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس شخص کو یہ خدشہ ہو کہ وہ رات کے پچھلے پہر نہیں اٹھ سکے گا وہ وتر پڑھ کر سویا کرے اور جس شخص کو رات کے اٹھنے پر اعتماد ہو وہ رات کے پچھلے پہر وتر پڑھے کیونکہ رات کے اخیر کی قرأت کے لیے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔

٢٢- بَابٌ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ

لمبے قیام والی نماز کی فضیلت

١٧٦٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ.

ابن ماجہ (١٤٢١)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ نماز زیادہ فضیلت والی ہے جس میں لمبا قیام ہو۔

١٧٦٦- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٢٣٢١)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کون سی نماز زیادہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: جس نماز میں لمبا قیام ہو۔

٢٣- بَابٌ فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ مُّسْتَجَابٌ فِيْهَا الدُّعَاءُ

رات کے کس حصہ میں دعا مقبول ہوتی ہے؟

١٧٦٧- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِّنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذٰلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (٢٣١٥)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات میں ایک لمحہ ایسا آتا ہے جس میں بندۂ مسلم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی جس خیر کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کر دیتا ہے اور یہ لمحہ ہر رات میں آتا ہے۔

١٧٦٨- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات میں ایک ایسا لمحہ آتا ہے جس لمحہ کو پانے کے بعد بندۂ مسلم اللہ تعالیٰ سے جو سوال کرے اللہ تعالیٰ عطا فرما دیتا ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۹۵۱)

٢٤- بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَالْإِجَابَةِ فِيهِ

رات کے آخری حصہ میں دعا اور ذکر کی ترغیب اور اس میں دعا کا قبول ہو جانا

١٧٦٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ. البخاری (۱۱٤٥-٦٣٢١-٧٤٩٤) ابوداؤد (١٣١٥-٤٧٣٣) الترمذی (٣٤٩٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات کے آخری تہائی حصہ میں آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے دعا مانگے اور میں اس کی دعا قبول کرلوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اس کو عطا کروں۔ کوئی ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اس کو بخش دوں۔

١٧٧٠- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُضِيءَ الْفَجْرُ. الترمذی (٤٤٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات کے پہلے تہائی حصہ کے گزرنے کے بعد آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: میں بادشاہ ہوں کوئی ہے جو مجھ سے دعا مانگے اور میں اس کی دعا کو قبول کروں کوئی ہے! جو مجھ سے سوال کرے اور میں اس کو عطا کروں' کوئی ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اسے بخش دوں۔ اللہ تعالیٰ یونہی فرماتا ہے حتیٰ کہ فجر روشن ہو جاتی ہے۔

١٧٧١- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى قَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٣٨٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات کا نصف یا اس کے دو تہائی حصے گزر جاتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: ہے کوئی مانگنے والا جس کو میں عطا کروں' ہے کوئی دعا کرنے والا جس کی دعا کو میں قبول کروں' ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا جس کو میں بخش دوں حتیٰ کہ صبح ہو جاتی ہے۔

١٧٧٢- حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا مُحَاضِرٌ أَبُو الْمُوَرِّعِ قَالَ نَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مَرْجَانَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نصف یا تہائی رات گزر جانے کے بعد آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کوئی ہے جو مجھ سے دعا مانگے اور میں اس کی دعا قبول کروں یا

لِشَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ لِثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ أَوْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدِيمٍ وَلَا ظَلُومٍ قَالَ مُسْلِمٌ ابْنُ مَرْجَانَةَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمَرْجَانَةُ أُمُّهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۰۸۹)

مجھ سے سوال کرے اور میں اس کو عطا کروں۔ پھر فرماتا ہے اس ذات کو کون قرض دے گا جو نہ کبھی فنا ہوگی نہ کسی پر ظلم کرے گی۔

۱۷۷۳- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُومٍ وَلَا ظَلُومٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۰۸۹)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ پھیلا کر فرماتا ہے اس کو کون قرض دے گا جو نہ کبھی فنا ہوگا اور نہ کبھی ظلم کرے گا۔

۱۷۷۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنَيْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ يَرْوِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ هَلْ مِنْ تَائِبٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۹۶۷)

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مہلت دیتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کوئی بخشش طلب کرنے والا ہے! کوئی توبہ کرنے والا ہے! کوئی سوال کرنے والا ہے! کوئی دعا کرنے والا ہے! حتیٰ کہ فجر کی پو پھوٹ پڑتی ہے۔

۱۷۷۵- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَنْصُورٍ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۹۶۷)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے مگر پہلی روایت مکمل اور مفصل ہے۔

۲۵- بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيحُ

تراویح کی فضیلت اور اس کی ترغیب

۱۷۷۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

البخاری (۳۷-۲۰۰۹) النسائی (۱۶۰۱-۲۱۹۸-۲۱۹۹-۲۲۰۰-۵۰۴۰-۵۰۴۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۷۷۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قیام رمضان (تراویح) کی ترغیب دیتے تھے اور اس

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ.

ابوداؤد (١٣٧١) الترمذی (٨٠٨) النسائی (٢١٠٣-٢١٩٧)

کا تاکیدی حکم نہیں دیتے تھے، فرماتے تھے جو شخص رمضان میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کرے گا اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور یہ معاملہ یونہی باقی رہا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پورے دورِ خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور تک یہ معاملہ اسی طرح رہا۔

١٧٧٨- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. البخاری (٣٥-١٩٠١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے روزہ رکھا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جس شخص نے لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

١٧٧٩- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيُوَافِقُهَا أُرَاهُ قَالَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٩٢٤)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص لیلۃ القدر میں قیام کرے اور اس کو پا لے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ ابوہریرہ نے یہ بھی کہا تھا کہ ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے۔

١٧٨٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ قَالَ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ.

البخاری (١١٢٩-٢٠١١) ابوداؤد (١٣٧٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شب مسجد میں نماز پڑھی تو آپ کی اقتداء میں لوگوں نے نماز پڑھنا شروع کر دی، پھر دوسری شب نماز پڑھی تو اور زیادہ لوگ جمع ہو گئے، پھر تیسری یا چوتھی رات کو رسول اللہ ﷺ تشریف نہیں لائے۔ صبح آپ نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کو دیکھا تھا اور مجھے تمہارے پاس آنے سے صرف یہ خوف مانع تھا کہ تم پر تراویح فرض ہو جائے گی اور یہ رمضان کا واقعہ تھا۔

١٧٨١- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آدھی رات کو تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھی۔ لوگوں نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنی شروع کر دی۔ صبح

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِذَلِكَ فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذَلِكَ فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَطَفِقَ رِجَالٌ مِنْهُمْ يَقُولُونَ الصَّلَاةَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمُ اللَّيْلَةَ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا. البخاری(۹۲۴) النسائی(۲۱۹۲)

لوگوں نے آپس میں اس واقعہ کا ذکر کیا اور پہلی بار سے زیادہ لوگ جمع ہو گئے۔ دوسری رات رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی، پھر لوگوں نے صبح اس واقعہ کا تذکرہ کیا تیسری رات مسجد میں بہت زیادہ لوگ جمع ہو گئے، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی اور چوتھی رات کو اس قدر کثرت سے صحابہ جمع ہوئے کہ مسجد تنگ پڑ گئی اور رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف نہ لائے، لوگوں نے "نماز، نماز" پکارنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نہیں آئے حتیٰ کہ صبح کی نماز کے وقت تشریف لائے جب صبح کی نماز ہو گئی تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، کلمہ شہادت پڑھا اور اس کے بعد فرمایا گذشتہ رات تمہارا حال مجھ پر مخفی نہ تھا لیکن مجھے یہ خوف تھا کہ تم پر رات کی نماز (تراویح) فرض کر دی جائے گی، اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ گے۔

• • • - بَابُ النَّدْبِ الْأَكِيدِ إِلَى قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَدَلِيلِ مَنْ قَالَ إِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ

شب قدر میں قیام کی تاکید اور ستائیسویں شب میں شب قدر کا تحقق

۱۷۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدَةُ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ وَقِيلَ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَنْ قَامَ السَّنَةَ أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ أُبَيٌّ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ يَحْلِفُ مَا يَسْتَثْنِي وَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ صَبِيحَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَأَمَارَتُهَا أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِهَا بَيْضَاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا.

ابوداود(۱۳۷۸) الترمذی(۷۹۳)

زر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو شخص پورے سال ہر رات کو قیام کرے وہ شب قدر پا لے گا۔ حضرت ابی بن کعب نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے شب قدر رمضان ہی میں ہے۔ حضرت ابی بغیر کسی استثناء کے قسم کھا کر فرماتے تھے، خدا کی قسم! میں یقین کے ساتھ جانتا ہوں کہ شب قدر کون سی شب ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قیام کا حکم دیا ہے یہ ستائیسویں تاریخ کی رات ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ ستائیسویں کی صبح کو سورج اس حال میں طلوع ہوتا ہے کہ اس کی شعاعیں ظاہر نہیں ہوتیں۔

۱۷۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے شب قدر کے بارے میں بیان کیا اور کہا کہ بخدا

يُحَدِّثُ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ أُبَيٌّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا وَأَكْثَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِي عَنْهُ. سابقہ(۱۷۸۲)

میں یقین کے ساتھ لیلۃ القدر کو جانتا ہوں اور میرا زیادہ یقین یہ ہے کہ یہی وہ رات ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قیام کا حکم دیا ہے اور یہ ستائیسویں رات ہے (راوی) شعبہ کو شک ہے کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے جس رات ہمیں قیام کا حکم دیا تھا، شعبہ کہتے ہیں کہ یہ بات میرے ایک ساتھی نے ان سے نقل کی تھی۔

۱۷۸٤- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ وَمَا بَعْدَهُ. سابقہ(۱۷۸۲)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے لیکن اس میں شعبہ کا شک نہیں بیان کیا گیا۔

٢٦- بَابُ الدُّعَاءِ فِي صَلوٰةِ اللَّيْلِ وَقِيَامِهِ

تہجد کی دعا اور قیام کا بیان

۱۷۸۵- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَأَتَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ وَلَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَنْتَبِهُ لَهُ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَتَامَّتْ صَلوٰةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَآذَنَهُ بِالصَّلوٰةِ فَقَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَعَظِّمْ لِي نُورًا قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعٌ فِي التَّابُوتِ فَلَقِيتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ الْخَصْلَتَيْنِ. سابقہ(٦٩٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھا، نبی ﷺ رات کو بیدار ہوئے قضاء حاجت سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ منہ دھوئے پھر سو گئے پھر دوبارہ اٹھے اور مشکیزہ کے پاس آ کر اس کا منہ کھولا، پھر درمیانی وضو کیا، پانی زیادہ نہیں بہایا لیکن مکمل وضو فرمایا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنی شروع کر دی، میں بھی اٹھا اور انگڑائی لی تاکہ حضور یہ گمان نہ کریں کہ میں آپ کے احوال کے تجسس کے لیے بیدار ہوا ہوں، میں وضو کرنے کے بعد آپ کی بائیں جانب نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھما کے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ تیرہ رکعت پڑھنے کے بعد لیٹ کر سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے اور آپ جب بھی سوتے تھے خراٹے لیتے تھے، اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کو نماز (فجر) کی خبر دی۔ آپ نے کھڑے ہو کر بغیر وضو کیے نماز (سنت فجر) پڑھی اور یہ دعا مانگی: اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر دے! میری آنکھوں میں نور پیدا کر دے، میرے کانوں میں نور پیدا کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے سامنے نور کر دے اور میرے پس پشت نور کر دے۔ (راوی) کریب بیان

کرتے ہیں کہ آپ نے سات کلمات اور فرمائے تھے جنہیں میں بھول گیا، پھر میری ملاقات حضرت عباس کی اولاد میں سے بعض لوگوں سے ہوئی تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ سات کلمات یہ تھے: (اے اللہ!) میرے پٹھوں، میرے گوشت، میرے خون، میرے بال اور میری کھال (کو نور دے) ان کلمات کے علاوہ دو کلموں کا اور ذکر کیا تھا۔

١٧٨٦- حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن مخرمة بن سليمان عن كريب مولى ابن عباس أن ابن عباس رضي الله عنهما أخبره أنه بات ليلة عند ميمونة أم المؤمنين رضي الله عنها وهي خالته قال فاضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله ﷺ وأهله في طولها فنام رسول الله ﷺ حتى انتصف الليل أو قبله بقليل أو بعده بقليل فاستيقظ رسول الله ﷺ فجعل يمسح النوم عن وجهه بيده ثم قرأ العشر الآيات الخواتم من سورة آل عمران ثم قام إلى شن معلقة فتوضأ منها فأحسن وضوءه ثم قام فصلى فقال ابن عباس رضي الله عنهما فقمت فصنعت مثل ما صنع رسول الله ﷺ ثم ذهبت فقمت إلى جنبه فوضع رسول الله يده اليمنى على رأسي وأخذ بأذني اليمنى يفتلها فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر ثم اضطجع حتى جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح. البخاري(١٨٣-٩٩٢-١١٩٨-٤٥٧٠-٤٥٧١-٤٥٧٢-٦٩٨) ابوداود(١٣٦٤-١٣٦٧) النسائي(١٦١٩) ابن ماجه(١٣٦٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک رات وہ اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہے۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ میں بستر کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ بستر کے طول میں لیٹے۔ رسول اللہ ﷺ سو گئے اور نصف شب یا اس سے کچھ کم یا زیادہ کے بعد بیدار ہو گئے اور آپ نیند کی وجہ سے اپنی آنکھوں کو ہاتھوں سے مل رہے تھے، پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں پھر آپ ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ کے پاس گئے اور اس سے اچھی طرح وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے بھی کھڑے ہو کر ایسا ہی کیا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنی شروع کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان مروڑا پھر رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت پڑھیں پھر دو رکعت پڑھیں پھر دو رکعت پڑھیں پھر دو رکعت پڑھیں پھر دو رکعت پڑھیں پھر وتر پڑھنے کے بعد لیٹ گئے یہاں تک کہ آپ کے پاس مؤذن آیا۔ آپ نے کھڑے ہو کر مختصر طریقہ سے دو رکعت (سنت فجر) پڑھی پھر جا کر آپ نے نماز فجر پڑھائی۔

١٧٨٧- وحدثني محمد بن سلمة المرادي قال نا عبد الله بن وهب عن عياض بن عبد الله الفهري عن مخرمة بن سليمان بهذا الإسناد وزاد ثم عمد إلى شجب من ماء فتسوك وتوضأ وأسبغ الوضوء ولم يهرق من الماء إلا قليلا ثم حركني فقمت وسائر

اسی سند سے ایک اور روایت منقول ہے جس میں یہ اضافہ ہے آپ نے بیدار ہو کر پانی کی ایک پرانی مشک سے پانی لیا، مسواک کی اور مکمل وضو کیا اور کم پانی بہایا، پھر مجھے ٹہوکا دے کر اٹھایا۔

الْحَدِيثَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ. سابقہ(١٧٨٦)

دے کر اٹھایا۔

١٧٨٨- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ نَا عَمْرٌو وَعَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ. سابقہ(١٧٨٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس میں ایک رات سویا جبکہ رسول اللہ ﷺ بھی اس رات وہاں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے وضو کر کے نماز پڑھی' میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کر دیا۔ آپ نے اس رات تیرہ رکعت نماز پڑھی' پھر رسول اللہ ﷺ سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے۔ آپ جب بھی سوتے تھے خراٹے لیتے تھے پھر آپ کے پاس مؤذن آیا آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور بغیر وضو کیے نماز پڑھی' راوی عمرو کہتے ہیں کہ میں نے بکیر بن اشج کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے کہا کہ کریب نے ان سے اسی طرح بیان کیا تھا۔

١٧٨٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا إِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَيْقِظِينِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَجَعَلْتُ إِذَا أَغْفَيْتُ يَأْخُذُ بِشَحْمَةِ أُذُنِي قَالَ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ احْتَبَى حَتَّى إِنِّي لَأَسْمَعُ نَفَسَهُ رَاقِدًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. سابقہ(١٧٨٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے پاس رہا اور ان سے میں نے کہا کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ بیدار ہوں مجھے بھی اٹھا دیں' جب رسول اللہ ﷺ اٹھے تو میں بھی آپ کے بائیں پہلو کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ مجھے جب بھی اونگھ آتی تھی' آپ میرے کان کی لو پکڑتے تھے' حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ آپ نے گیارہ رکعت نماز پڑھی پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے اور جب فجر نمودار ہو گئی تو آپ نے مختصر طریقہ سے دو رکعت (سنت فجر) پڑھی۔

١٧٩٠- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا قَالَ وَصَفَ وُضُوءَهُ وَجَعَلَ يُخَفِّفُهُ وَيُقَلِّلُهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثُمَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہے' رات کو رسول اللہ ﷺ اٹھے اور ایک پرانی لٹکی ہوئی مشک سے مختصر وضو کیا۔ حضرت ابن عباس نے اختصار وضو کی تشریح میں بتایا کہ آپ نے وضو میں کم پانی استعمال کیا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں بھی اٹھا اور اٹھ کر میں نے وہی کچھ کیا جو آپ نے کیا تھا' پھر میں (نماز کے لیے) آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا' آپ نے مجھے پیچھے کی جانب سے

اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَخَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيَانُ وَهٰذَا لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً لِأَنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ. البخاری(١٣٨-٧٢٦-٨٥٩) الترمذی (٢٣٢) النسائی (٤٤١) ابن ماجہ (٤٢٣)

دائیں طرف کھڑا کر دیا' نماز پڑھنے کے بعد آپ لیٹ کر سو گئے' حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر آپ کو نماز (فجر) کی خبر دی۔ آپ نے جا کر بغیر وضو کیے فجر کی نماز پڑھا دی۔ سفیان کہتے ہیں کہ بغیر وضو کیے نماز پڑھانا صرف آپ کا خاصہ ہے کیونکہ ہم کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں سو جاتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔

١٧٩١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَبَقَيْتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَقَامَ فَبَالَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ أَوِ الْقَصْعَةِ فَأَكَبَّهُ بِيَدِهِ عَلَيْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَأَخَذَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَكَامَلَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكُنَّا نَعْرِفُهُ إِذَا نَامَ بِنَفْخِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى فَجَعَلَ يَقُولُ فِي صَلٰوتِهِ وَفِي سُجُودِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا أَوْ قَالَ وَاجْعَلْنِي نُورًا. سابقہ (٦٩٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہا' میں یہ دیکھنے کے لیے جاگتا رہا کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آپ اٹھ کر پیشاب سے فارغ ہوئے پھر آپ نے ہاتھ منہ دھویا پھر سو گئے پھر اٹھ کر ایک مشک کے پاس گئے اس کا منہ کھولا اور اس کا پانی ٹانڈ (ٹب) یا کسی بڑے پیالہ میں ڈالا پھر اس برتن کو اپنے ہاتھوں سے جھکایا اور بہت اچھے طریقے سے درمیانی وضو کیا' پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ میں آکر آپ کے بائیں پہلو میں کھڑا ہو گیا' رسول اللہ ﷺ نے مجھے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے تیرہ رکعات مکمل کیں پھر آپ سو گئے اور خراٹے لینے لگے۔ ہم جانتے تھے کہ آپ سونے کے بعد خراٹے لیتے ہیں' پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنی شروع کر دی' آپ نماز اور سجدہ میں یہ دعا مانگتے تھے: اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے' میری آنکھوں میں نور کر دے' میرے کانوں میں نور کر دے' میرے دائیں نور کر دے' میرے بائیں نور کر دے' میرے آگے نور کر دے' میرے پیچھے نور کر دے' میرے اوپر نور کر دے' میرے نیچے نور کر دے' میرے لیے نور کر دے یا فرمایا مجھے (سراپا) نور بنا دے۔

١٧٩٢- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ نَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلَمَةُ فَلَقِيتُ كُرَيْبًا فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي

سلمہ کہتے ہیں کہ کریب سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ کے ہاں رہا' رسول اللہ ﷺ تشریف لائے پھر حسب سابق حدیث ہے اور اس

مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَقَالَ وَاجْعَلْنِي نُورًا وَلَمْ يَشُكَّ.

سابقہ (٦٩٦)

میں راوی غندر نے بغیر کسی شک کے کہا کہ حضور نے فرمایا: "اے اللہ! مجھے نور بنادے"۔

۱۷۹۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالاَ نَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي رِشْدِينَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرَى فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا هُوَ الْوُضُوءُ وَقَالَ أَعْظِمْ لِي نُورًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَاجْعَلْنِي نُورًا. سابقہ (٦٩٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک رات میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھا۔ باقی روایت حسب سابق ہے۔ اس روایت میں ہاتھ منہ دھونے کا ذکر نہیں ہے البتہ یہ ہے کہ حضور مشک کے پاس آئے' اس کا منہ کھولا' درمیانی وضو کیا پھر بستر پر آ کر سو گئے پھر آپ دوبارہ اٹھے مشک کے پاس آئے اس کا منہ کھولا' پھر دوسری بار وضو کیا اور فرمایا: اے اللہ! مجھے عظیم نور کر دے اور یہ نہیں فرمایا کہ مجھے نور کر دے۔

۱۷۹۴- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَلْمَانَ الْحَجْرِيِّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْقِرْبَةِ فَسَكَبَ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يُكْثِرْ مِنَ الْمَاءِ وَلَمْ يُقَصِّرْ فِي الْوُضُوءِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَتَئِذٍ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً قَالَ سَلَمَةُ حَدَّثَنِيهَا كُرَيْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْهَا ثِنْتَيْ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَنَسِيتُ مَا بَقِيَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَمِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُورًا وَمِنْ خَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا. سابقہ (٦٩٦)

سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک رات گذاری' حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اٹھ کر مشک کے پاس گئے اس سے پانی بہایا' وضو کیا اور زیادہ پانی خرچ نہیں کیا نہ وضو میں کوئی کمی کی۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے' اور اس حدیث میں ہے کہ اس رات رسول اللہ ﷺ نے انیس کلمات کے ساتھ دعا کی' سلمہ کہتے ہیں کہ مجھے کریب نے وہ کلمات بتائے تھے مجھے بارہ یاد رہے اور باقی بھول گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے' میری زبان میں نور کر دے' میرے کانوں میں نور کر دے' میری آنکھوں میں نور کر دے' میرے اوپر نور کر دے' میرے نیچے نور کر دے' میرے دائیں نور کر دے' میرے بائیں نور کر دے' میرے سامنے نور کر دے' میرے پیچھے نور کر دے اور میرے اندر نور کر دے اور میرے لیے عظیم نور کر دے۔

۱۷۹۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ رَقَدْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہا' جس رات حضور ﷺ ان کے پاس تھے' تاکہ رات کو میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو دیکھ سکوں۔ حضرت ابن عباس نے کہا رسول

لِأَنْظُرَ كَيْفَ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ قَالَ فَتَحَدَّثَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ. البخاري (٤٥٦٩-٦٢١٥-٧٤٥٢)

اللہ ﷺ نے رات کو کچھ دیر اپنی اہلیہ کے ساتھ بات چیت کی' پھر سو گئے۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ اٹھے آپ نے وضو کیا اور مسواک کی۔

١٧٩٦- حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ فَقَرَأَ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ حَتّٰى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا وَمِنْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا.

ابوداود (٥٨-١٣٥٣-١٣٥٤) النسائي (١٧٠٣-١٧٠٤)

علی بن عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے ہاں رات کو سو گئے۔ رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے آپ نے وضو کیا اور مسواک کی درآں حالیکہ آپ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) لاریب آسمانوں اور زمین کی بناوٹ میں اور دن اور رات کے اختلاف میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ آپ نے یہ آیات آخر سورت تک پڑھیں' پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں طویل قیام' رکوع اور سجود کیا' پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے' پھر آپ نے تین بار اس طرح کر کے چھ رکعات پڑھیں' ہر بار مسواک کرتے' وضو کرتے اور یہ آیات پڑھتے' پھر آپ نے تین رکعت وتر پڑھے' پھر مؤذن نے آ کر آپ کو نماز (فجر) کی خبر دی' آپ نماز پڑھانے گئے درآں حالیکہ آپ یہ دعا کر رہے تھے: اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے' میری زبان میں نور کر دے' میرے کانوں میں نور کر دے' میری آنکھوں میں نور کر دے' میرے پیچھے نور کر دے' میرے سامنے نور کر دے' میرے اوپر نور کر دے' میرے نیچے نور کر دے' اے اللہ! مجھے نور عطا کر دے۔

١٧٩٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ ذَاتَ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مُتَطَوِّعًا مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْقِرْبَةِ فَتَوَضَّأَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ كَمَا رَأَيْتُهُ صَنَعَ ذٰلِكَ فَتَوَضَّأْتُ مِنَ الْقِرْبَةِ فَقُمْتُ إِلٰى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ يَعْدِلُنِي كَذٰلِكَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ قُلْتُ أَفِي التَّطَوُّعِ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ. مسلم تحفة الاشراف (٥٩٢٥)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہا' نبی ﷺ رات کو نفل پڑھنے کے لیے اٹھے۔ نبی ﷺ مشک کے پاس گئے اور وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے' میں نے بھی اٹھ کر ویسے ہی کیا جیسے نبی ﷺ کو کرتے دیکھا تھا۔ مشک سے وضو کیا' اور آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا' آپ نے میری پشت کے پیچھے سے ہاتھ پکڑ کر اپنی پشت کے پیچھے سے دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ راوی نے پوچھا کیا یہ عمل نفل میں ہوا تھا؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: ہاں!

١٧٩٨- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے

رَافِعٍ قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَبِتُّ مَعَهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَتَنَاوَلَنِي مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۵۹۵٦)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے پاس بھیجا اور آپ میری خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے اس رات میں آپ کے پاس رہا' آپ رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے لگے' میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا' آپ نے مجھے اپنے پیچھے سے پکڑ کر دائیں جانب کر دیا۔

۱۷۹۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ. ابوداؤد (٦۱۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۸۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. البخاری (۱۱۳۸) الترمذی (٤٤۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔

۱۸۰۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّيْلَةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

ابوداؤد (۱۳٦٦) ابن ماجہ (۱۳٦۲)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ میں آج رات رسول اللہ ﷺ کی نماز کا مشاہدہ کروں گا' آپ نے دو مختصر رکعت پڑھیں پھر لمبی سے لمبی بلکہ اس سے بھی لمبی دو رکعت پڑھیں۔ پھر پہلی نماز سے کچھ کم دو رکعت پڑھیں' پھر اس سے مختصر دو رکعت پڑھیں' پھر اس سے مختصر دو رکعت پڑھیں' پھر اس سے مختصر دو رکعت پڑھیں' پھر وتر پڑھے اور یہ تیرہ رکعت ہیں۔

۱۸۰۲- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ نَا وَرْقَاءُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَشْرَعَةٍ فَقَالَ أَلَا تُشْرِعُ يَا جَابِرُ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَنَزَلَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں جا رہا تھا۔ ہم ایک گھاٹ پر پہنچے' آپ نے فرمایا: اے جابر! کیا تم پار نہیں اترتے؟ میں نے کہا کیوں نہیں! حضرت جابر کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ اترے اور میں بھی اترا' پھر رسول اللہ ﷺ

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ وَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوْءًا قَالَ فَجَاءَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ فَقُمْتُ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ. مسلم تحفة الاشراف (٣٠٩٠)

قضاء حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھا' حضرت جابر کہتے ہیں کہ آپ نے آ کر وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے دراں حالیکہ آپ نے ایک کپڑا پہنا ہوا تھا اور اس کے دائیں کنارے کو بائیں جانب اور بائیں کنارے کو دائیں جانب ڈالا ہوا تھا' میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے کان سے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کر لیا۔

١٨٠٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا هُشَيْمٌ قَالَ نَا أَبُو حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

مسلم تحفة الاشراف (١٦٠٩٢)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز کے لیے اٹھتے تو دو مختصر رکعتوں کے ساتھ نماز شروع کرتے۔

١٨٠٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. مسلم تحفة الاشراف (١٤٥٦١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رات کو نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو وہ مختصر رکعات سے نماز پڑھنا شروع کرے۔

١٨٠٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.

ابوداؤد (٧٧١) الترمذی (٣٤١٨)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آدھی رات کو نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو فرماتے: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں' تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے' اور تیرے ہی لیے حمد ہے' تو ہی آسمانوں اور زمین کو قائم کرنے والا ہے' تیرے لیے ہی حمد ہے' تو ہی آسمانوں اور زمین اور ان میں رہنے والوں کا رب ہے' تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے' تیرا قول سچا ہے' تجھ سے ملاقات حق ہے' جنت حق ہے' جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیری اطاعت کرتا ہوں' تجھ پر ایمان رکھتا ہوں' تجھ پر ہی بھروسہ کرتا ہوں' تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں' تیری وجہ سے جنگ کرتا ہوں اور تجھی کو حکم بناتا ہوں ان کاموں کا بخش دے جو میں نے پہلے کیے اور بعد میں کیے اور چھپ کر کیے اور ظاہر کیے' تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں

ہے۔

١٨٠٦- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَّ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاتَّفَقَ لَفْظُهُ مَعَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَخْتَلِفَا اِلَّا فِيْ حَرْفَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ مَكَانَ قَيَّامُ قَيِّمُ وَقَالَ وَمَا اَسْرَرْتُ وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَفِيْهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَّ يُخَالِفُ مَالِكًا وَّ ابْنَ جُرَيْجٍ فِيْ اَحْرُفٍ.

البخاری (١١٢٠-٦٣١٧-٧٣٨٥-٧٤٤٢-٧٤٩٩) النسائی (١٦١٨) ابن ماجہ (١٣٥٥)

طاؤس نے حضرت ابن عباس کی روایت اس طرح بیان کی ہے ابن جریج اور مالک کی روایت بھی ان کے موافق ہے۔ صرف یہ فرق ہے کہ ابن جریج نے قیام کی جگہ قیم کہا اور وما اسررت کا لفظ کہا البتہ ابن عیینہ کی روایت مالک اور جریج کے خلاف ہے اور اس میں بعض الفاظ کی زیادتی اور کمی ہے۔

١٨٠٧- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا مَهْدِيٌّ وَّهُوَ ابْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ نَا عِمْرَانُ الْقَصِيْرُ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَاللَّفْظُ قَرِيْبٌ مِّنْ اَلْفَاظِهِمْ. ابوداؤد (٧٧٢)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

١٨٠٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّ اَبُوْ مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالُوْا نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ. ابوداؤد (٧٦٧-٧٦٨) الترمذی (٣٤٢٠) النسائی (١٦٢٤) ابن ماجہ (١٣٥٧)

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو کس طرح نماز شروع کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ رات کی نماز اس دعا سے شروع کرتے اے اللہ! جبرائیل میکائیل اور اسرائیل کے رب' آسمانوں اور زمین کے خالق' غیب اور شہادت کے عالم' جب بندے آپس میں اختلاف کرتے ہیں تو' تو ہی ان کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ اے اللہ! حق کی جن باتوں میں اختلاف ہو گیا ہے تو ان میں مجھ کو راہ استقامت پر رکھ' اور تو جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔

١٨٠٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ نَا يُوْسُفُ الْمَاجِشُوْنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو فرماتے: میں اپنا منہ اس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے

طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اِنِّىْ وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّىْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ جَمِيْعًا اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِىْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِىْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّىْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّىْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِىْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ وَاِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِىْ وَبَصَرِىْ وَمُخِّىْ وَعَظْمِىْ وَعَصَبِىْ وَاِذَا رَفَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ وَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّىْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

ابوداؤد (٧٤٤-٧٦٠-٧٦١-١٥٠٩) الترمذی (٢٦٦-٣٤٢١-٣٤٢٢-٣٤٢٣) النسائی (٨٩٦-١٠٤٩-١١٢٥) ابن ماجہ (٨٦٤-١٠٥٤)

آسمانوں اور زمین کو ٹھیک ٹھیک بنایا' اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ ہر گاہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے' جس کا کوئی شریک نہیں' مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں' اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنی جان پر ظلم کیا' میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں' میرے تمام گناہوں کو بخش دے' کیونکہ تیرے سوا کوئی اور گناہوں کا بخشنے والا نہیں ہے' مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت دے اور اچھے اخلاق کی ہدایت تیرے سوا کوئی نہیں دے سکتا' برے اخلاق مجھ سے دور کر دے' اور مجھ سے برے اخلاق کو تیرے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے' میں تیری اطاعت کے لیے حاضر اور فرمانبردار ہوں' ہر خیر تیرے دست قدرت میں ہے اور کوئی برائی تیری طرف منسوب نہیں' میں تجھ سے استعانت کرتا ہوں اور تیری پناہ میں آتا ہوں تو برکت والا اور بلند ہے' میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور رکوع میں آپ فرماتے! اے اللہ! میں تیری رضا مندی کے لیے جھکا' تجھ پر ایمان لایا اور تیری فرمانبرداری کی۔ میرے کان' میری آنکھیں' میرا مغز' میری ہڈیاں اور میرے پٹھے سب تجھ سے ڈرتے ہیں۔ جب رکوع سے کھڑے ہوتے تو فرماتے: اے اللہ ہمارے رب! تیرے لیے ایسی حمد ہے جس سے تمام آسمان اور زمین اور جو ان کے اندر ہے سب بھر جائے بلکہ جس قدر تو چاہے ان میں تیری حمد بھر جائے' اور سجدہ میں فرماتے: اے اللہ! میں نے تیری رضا مندی کے لیے سجدہ کیا' تجھ پر ایمان لایا اور تیری فرمانبرداری کی' میرا چہرہ اس ذات کو سجدہ کر رہا ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اس کے کانوں اور آنکھوں کو تراش کر بنایا' اللہ برکت والا ہے اور سب سے اچھا بنانے والا ہے' پھر آخر میں تشہد اور سلام کے درمیان فرماتے: اے اللہ! میرے ان کاموں کو بخش دے جو میں نے پہلے کیے اور بعد کیے جو میں نے چھپ کر کیے اور ظاہر کیے' اور

جو میں نے زیادتی کی اور ان کاموں کو بخش دے جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے اور پیچھے کرنے والا ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔

١٨١٠- وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ وَقَالَ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَقَالَ صَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ وَقَالَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ إِلٰى آخِرِ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَقُلْ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ. سابقہ (١٨٠٩)

اسی سند کے ساتھ ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے: "وجہت وجهی" اور "انا اول المسلمین" اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے "سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد" فرماتے: اللہ نے صورت بنائی اور اچھی صورت بنائی اور جب سلام پھیرتے تو فرماتے: اے اللہ! میرے ان کاموں کو بخش دے جو میں نے پہلے کیے اس کے بعد حسب سابق روایت ہے اور تشہد اور سلام کے درمیان کلمات کا ذکر نہیں ہے۔

٢٧- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيْلِ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

تہجد میں طویل قرأت کا استحباب

١٨١١- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا أَبِيْ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضٰى فَقُلْتُ يُصَلِّيْ بِهَا فِيْ رَكْعَةٍ فَمَضٰى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا إِذَا مَرَّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيْحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ طَوِيْلًا قَرِيْبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى فَكَانَ سُجُوْدُهُ قَرِيْبًا مِنْ قِيَامِهِ قَالَ وَفِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ مِنَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شب میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی آپ نے سورۂ بقرہ شروع کر دی' میں نے سوچا کہ شاید آپ سو آیات پڑھنے کے بعد رکوع کر لیں گے' مگر حضور بدستور پڑھتے رہے' میں نے سوچا کہ شاید سورت مکمل کرنے کے بعد آپ رکوع کریں گے لیکن آپ مسلسل پڑھتے رہے اور آپ نے سورۂ نساء شروع کر دی اور اس کے بعد سورۂ آل عمران شروع کر دی اور ترتیل کے ساتھ قرأت کرتے رہے' جب کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں تسبیح کا ذکر ہوتا تو آپ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے (مثلاً سبحان اللہ کہتے) اور جب کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں سوال کا ذکر ہوتا تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے اور جب کسی ایسی آیت کو پڑھتے جس میں تعوذ (پناہ مانگنے) کا ذکر ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے' پھر آپ نے رکوع کیا اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ کا رکوع قیام کے قریب ہو گیا پھر آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

الْحَمْدُ. ابوداؤد (۸۷۱) الترمذی (۲٦۲-۲٦۳) النسائی (۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۱۳۲-۱٦٦۳-۱۰٤۵) ابن ماجہ (۱۳۵۱-۸۹۷)

کہا اور کھڑے ہو گئے اور تقریباً رکوع کے برابر قومہ کیا پھر سجدہ میں گئے اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى پڑھتے رہے اور قومہ کے قریب سجدہ کیا جریر کی روایت میں ہے کہ آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فرمایا تھا۔

۱۸۱۲- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ عُثْمَانُ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَطَالَ حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قَالَ قِيلَ وَمَا هَمَمْتَ بِهٖ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَ أَدَعَهٗ. البخاری (۱۱۳۵) ابن ماجہ (۱٤۱۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے بہت طویل قیام کیا یہاں تک کہ میں نے ایک بری بات کا ارادہ کر لیا' راوی نے حضرت ابن مسعود سے پوچھا آپ نے کس چیز کا ارادہ کیا تھا؟ حضرت ابن مسعود نے کہا میں نے ارادہ کیا تھا کہ حضور کو قیام میں چھوڑ کر خود بیٹھ جاؤں۔

۱۸۱۳- وَحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ. سابقہ (۱۸۱۲)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۲۸- بَابُ مَا رُوِيَ فِيمَنْ نَامَ اللَّيْلَ أَجْمَعَ حَتّٰى أَصْبَحَ

صبح تک سونے والے شخص کا بیان

۱۸۱٤- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ قَالَ عُثْمَانُ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتّٰى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهٖ. بخاری (۱۱٤٤-۳۲۷۰) النسائی (۱٦۰۷-۱٦۰۸) ابن ماجہ (۱۳۳۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو صبح تک سوتا تھا آپ نے فرمایا اس شخص کے کانوں میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

۱۸۱۵- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهٗ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَرَقَهٗ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ أَلَا تُصَلُّونَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ قُلْتُ لَهٗ ذٰلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهٗ وَيَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا. بخاری (۱۱۲۷-٤۷۲٤-۷۳٤۷-۷٤٦۵) النسائی (۱٦۱۰-۱٦۱۱)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ ان کے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا تم لوگ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ (حضرت علی کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا کہ ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے تو اٹھا دیتا ہے! جب میں نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لے گئے درآں حالیکہ آپ اپنے زانو پر ہاتھ مار رہے تھے اور میں نے سنا آپ یہ فرما رہے تھے کہ انسان بہت جھگڑالو ہے۔

١٨١٦- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَمْرٌو نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطٰنُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ إِذَا نَامَ بِكُلِّ عُقْدَةٍ يَضْرِبُ عَلَيْكَ لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ وَإِذَا تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عَنْهُ عُقْدَتَانِ فَإِذَا صَلّٰى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ. النسائی(١٦٠٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر پھونک دیتا ہے کہ رات بہت لمبی ہے' جب وہ بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وضو کرتا ہے تو دو گرہیں کھل جاتی ہیں اور جب وہ نماز پڑھ لیتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں پھر وہ صبح کو ہشاش بشاش اٹھتا ہے ورنہ صبح کو خباثت اور سستی کے ساتھ اٹھتا ہے۔

٢٩- بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلٰوةِ النَّافِلَةِ فِي بَيْتِهِ وَجَوَازِهَا فِي الْمَسْجِدِ

نفلی نماز گھر میں پڑھنے کا استحباب

١٨١٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اجْعَلُوا مِنْ صَلٰوتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا.

البخاری(٤٣٢)ابوداؤد(١٠٤٣-١٤٤٨)ابن ماجہ(١٣٧٧)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنی کچھ نمازیں گھر پڑھا کرو اور گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔

١٨١٨- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا. البخاری(١١٨٧)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور ان کو قبرستان نہ بناؤ۔

١٨١٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَضٰى أَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلٰوتِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلٰوتِهِ خَيْرًا. مسلم تحفۃ الاشراف(٢٣٢٢)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پڑھ لے تو وہ اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھر پڑھنے کے لیے بھی رکھ لے کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی نمازوں کی وجہ سے اس کے گھر میں بہتری پیدا کر دے گا۔

١٨٢٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.

البخاری(٦٤٠٧)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے ان کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

١٨٢١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی

مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ. مسلم تحفۃ الاشراف(١٢٧٦٩)

ہے۔

١٨٢٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُجَيْرَةً بِخَصَفَةٍ أَوْ حَصِيْرٍ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْهَا قَالَ فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوْا يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ قَالَ ثُمَّ جَاءُوْا لَيْلَةً فَحَضَرُوْا وَأَبْطَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُمْ قَالَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيْعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ.

البخاری(٧٣١-٦١١٣-٧٢٩٠)ابوداؤد(١٠٤٤-١٤٤٧)
الترمذی(٤٥٠)النسائی(١٥٩٨)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے پتوں یا چٹائی کا حجرہ بنایا پھر رسول اللہ ﷺ اس میں نماز پڑھنے کے لیے تشریف لائے' صحابہ نے آکر آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنی شروع کر دی۔ حضرت زید کہتے ہیں کہ ایک دن بہت سے صحابہ آ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے تشریف لانے میں دیر کر دی۔ حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف نہیں لائے' صحابہ بآواز بلند باتیں کرنے لگے اور دروازے پر کنکریاں پھینکنی شروع کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے درآں حالیکہ آپ غضب ناک تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اگر) تم ایسا ہی کرتے رہے تو میرا گمان ہے کہ یہ نماز تم پر فرض کر دی جائے گی۔ تم اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرائض کے بعد کسی شخص کی بہترین نماز وہ ہے جس کو وہ گھر میں ادا کرے۔

١٨٢٣- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهَا لَيَالِيَ حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ. سابقہ(١٨٢٢)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں چٹائی سے ایک حجرہ بنا لیا اور رسول اللہ ﷺ نے کئی راتیں اس میں نماز پڑھی حتیٰ کہ صحابہ جمع ہو گئے اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔ اور یہ اضافہ ہے اگر یہ نماز تم پر فرض کر دی جاتی تو تم اس کو قائم نہ رکھ سکتے۔

٣٠- بَابُ فَضِيْلَةِ الْعَمَلِ الدَّائِمِ

دائمی عمل کی فضیلت

١٨٢٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَصِيْرٌ وَكَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَثَابُوْا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چٹائی تھی رات کو آپ اس کا حجرہ بنا کر اس میں نماز پڑھنے لگے دن میں آپ وہ چٹائی بچھا لیتے تھے۔ ایک رات صحابہ بکثرت آ گئے آپ نے فرمایا: اے لوگو! اپنی طاقت کے مطابق عمل کیا کرو! کیونکہ اللہ تعالیٰ (اجر دینے سے) اس وقت تک نہیں اکتاتا جب تک تم (عبادت کرنے سے) نہ اکتا جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر ہیشگی کی

إِلَى اللَّهِ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا عَمِلُوا عَمَلًا أَثْبَتُوهُ. البخاري(٥٨٦١-٧٣٠)ابوداؤد(١٣٦٨) النسائي(٧٦١)ابن ماجه(٩٤٢)

جائے خواہ وہ عمل کم ہو' اور آل محمد ﷺ کا یہی طریقہ تھا کہ جب کوئی کام کرتے تو اس پر دوام کرتے تھے۔

١٨٢٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ. البخاري(٦٤٦٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: جس پر زیادہ دوام کیا جائے خواہ وہ عمل کم ہو۔

١٨٢٦- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَطِيعُ. البخاري(١٩٨٧-٦٤٦٦)ابوداؤد(١٣٧٠)

علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: اے ام المؤمنین! رسول اللہ ﷺ کا عمل کس طرح ہوتا تھا؟ کیا آپ کسی عمل کے لیے کچھ دنوں کو خاص کر لیتے تھے؟ آپ نے فرمایا نہیں' آپ کا عمل دائمی ہوتا تھا' تم میں سے کون اتنی طاقت رکھتا ہے جتنی طاقت رسول اللہ ﷺ رکھتے تھے؟

١٨٢٧- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذَا عَمِلَتِ الْعَمَلَ لَزِمَتْهُ. مسلم تحفة الاشراف(١٧٤٥٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر زیادہ دوام ہو' خواہ وہ عمل کم ہو' راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جس عمل کو شروع کرتیں اس کو لازم کر لیتیں۔

٣١- بَابُ أَمْرِ مَنْ نَعَسَ فِي صَلَاتِهِ أَوِ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ أَوِ الذِّكْرُ بِأَنْ يَرْقُدَ أَوْ يَقْعُدَ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ ذٰلِكَ

اسلام سہولت پسند دین ہے

١٨٢٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا لِزَيْنَبَ تُصَلِّي فَإِذَا كَسِلَتْ أَوْ فَتَرَتْ أَمْسَكَتْ بِهِ فَقَالَ حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا كَسِلَ أَوْ فَتَرَ قَعَدَ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَلْيَقْعُدْ. ابوداؤد(١٣١٢)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے درآں حالیکہ مسجد کے دو ستونوں کے درمیان رسی تانی ہوئی تھی' آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ صحابہ نے کہا یہ حضرت زینب کی رسی ہے وہ نماز پڑھتی ہیں اور ان پر جب تھکن یا سستی طاری ہوتی ہے تو اس رسی کو پکڑ لیتی ہیں۔ آپ نے فرمایا اس رسی کو کھول دو! تم میں سے ہر شخص اس وقت تک نماز پڑھا کرے جب تک وہ آسانی سے نماز پڑھ

سکے اور جب اس پر تھکن یا سستی طاری ہو تو وہ بیٹھ جایا کرے۔

١٨٢٩- وَحَدَّثَنَاهُ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

البخاری (١١٥٠) النسائی (١٦٤٢) ابن ماجہ (١٣٧١)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حسبِ سابق روایت ہے۔

١٨٣٠- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَيْتِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى مَرَّتْ بِهَا وَ عِنْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ هٰذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْتٍ وَزَعَمُوا أَنَّهَا لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَمُ اللَّهُ حَتَّى تَسْأَمُوا.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٧٣٠)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف رکھتے تھے اس وقت حولاء بنت تویت ان کے پاس سے گزریں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے حضور سے کہا یہ حولاء بنت تویت ہیں لوگ کہتے ہیں کہ یہ رات بھر نہیں سوتیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات بھر نہیں سوتیں! اتنا عمل کیا کرو جتنا آسانی سے کرسکو بخدا! اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں اکتائے گا جب تک تم نہ اکتا جاؤ۔

١٨٣١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ امْرَأَةٌ لَا تَنَامُ تُصَلِّي قَالَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ أَنَّهَا امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ.

البخاری (٤٣) النسائی (١٦٤١- ٥٠٥٠) ابن ماجہ (٤٢٣٨)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے درآں حالیکہ میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا یہ ایسی عورت ہے جو سوتی نہیں اور نماز پڑھتی رہتی ہے آپ نے فرمایا: اتنا عمل کیا کرو جو آسانی سے کرسکو۔ بخدا! اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں اکتائے گا جب تک تم اکتا نہ جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ کو دین میں وہی چیز پسند تھی جس پر دوام کیا جائے۔ ابواسامہ کی روایت میں ہے کہ وہ عورت بنو اسد سے تھی۔

١٨٣٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو اونگھ آئے تو وہ سو جائے حتیٰ کہ اس کی نیند جاتی رہے کیونکہ جب تم میں سے کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آئے گی تو ممکن ہے کہ بجائے اپنے لیے دعا کرنے کے خود کو برا بھلا کہنے لگے۔

البخاری (۲۱۲) ابوداؤد (۱۳۱۰) ابن ماجہ (۱۳۷۰)

۱۸۳۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى لِسَانِهٖ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَلْيَضْطَجِعْ. ابوداؤد (۱۳۱۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص رات کو قرآن پڑھے اور قرآن اس کی زبان پر اٹکنے لگے اور وہ نہ سمجھ سکے کہ کیا پڑھ رہا ہے تو لیٹ جائے۔

۳۲- بَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ

قرآن کریم اور اس کے متعلقات کے فضائل کا بیان

۳۳- بَابُ الْأَمْرِ بِتَعَهُّدِ الْقُرْاٰنِ وَكَرَاهَةِ قَوْلِ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَذَا

قرآن کریم کو یاد رکھنے کا حکم

۱۸۳۴- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا اٰيَةً كُنْتُ أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا. البخاری (۵۰۳۷-۲٦۵۵-۵۰٤۲-۵۰۳۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کو مسجد میں ایک شخص سے قرآن کریم سنا' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے' اس نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد دلا دی جس کو میں فلاں فلاں سورۃ سے چھوڑ دیتا تھا۔

۱۸۳۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عَبْدَةُ وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِيْ اٰيَةً كُنْتُ أُنْسِيْتُهَا.

البخاری (٦۳۳۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں ایک شخص سے قرآن سنا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے اس نے مجھے ایک آیت یاد دلا دی جو مجھ سے بھلائی جا چکی تھی۔

۱۸۳٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ.

البخاری (۵۰۳۱) النسائی (۹٤۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم حفظ کرنے والے کی مثال ایک اونٹ کی طرح ہے جس کا ایک پیر بندھا ہوا ہو اگر اس کے مالک نے اس کا خیال رکھا تو وہ رہے گا ورنہ چلا جائے گا۔

۱۸۳۷- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا نَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِيْ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ

ایک اور سند سے حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ قرآن مجید پڑھنے والا اگر رات اور دن کو اٹھ کر پڑھتا رہتا ہے تو قرآن مجید یاد رہتا ہے ورنہ بھول جاتا ہے۔

أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ قَالَ نَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ جَمِيعًا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ وَإِنْ لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ. ابن ماجہ(٣٧٨٣)

١٨٣٨ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِئْسَ مَا لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا.

البخاری(٥٠٣٢-٥٠٣٩)الترمذی(٢٩٤٢)النسائی(٩٤٢)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بری بات ہے کہ تم میں سے کوئی شخص یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ قرآن مجید نے اسے بھلا دیا۔ قرآن مجید کو خیال سے یاد رکھو کیونکہ وہ لوگوں کے سینہ سے بندھے ہوئے جانور کی بہ نسبت زیادہ بھاگنے والا ہے۔

١٨٣٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ تَعَاهَدُوا هٰذِهِ الْمَصَاحِفَ وَرُبَّمَا قَالَ الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ. مسلم تحفۃ الاشراف(٩٢٦٧)

شقیق کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا قرآن مجید کو خیال سے یاد رکھو کیونکہ وہ لوگوں کے سینوں سے بندھے ہوئے جانور کی بہ نسبت زیادہ بھاگنے والا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ وہ فلاں آیت بھول گیا بلکہ یہ کہے کہ وہ بھلا دیا گیا۔

١٨٤٠ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بِئْسَمَا لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ سُورَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ أَوْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ. البخاری(٥٠٣٢)

شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: کسی شخص کے لیے یہ بری بات ہے کہ وہ کہے میں نے فلاں فلاں سورت بھلا دی یا فلاں فلاں آیت بھلا دی بلکہ یوں کہے کہ وہ بھلا دیا گیا (یعنی قرآن مجید نے اس کو اس قابل نہیں سمجھا کہ اس کے پاس رہتا)۔

١٨٤١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم کو یاد رکھو قسم اس ذات کی جس کے

موسى عن النبي ﷺ قال تعاهدوا القرآن فوالذي نفس محمد بيده لهو أشد تفلتا من الإبل في عقلها.

البخاري(٥٠٣٣)

قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے قرآن مجید رسیاں تڑانے والے اونٹ کی بہ نسبت زیادہ (سینوں سے) نکلنے والا ہے۔

ف: اس باب کی احادیث سے حسب ذیل فوائد مستفاد ہوتے ہیں۔

(١) مسجد میں بلند آواز سے رات کو قرآن مجید پڑھنے کا جواز بشرطیکہ اس سے کسی کو ایذاء نہ پہنچے نہ کسی کی عبادت میں خلل ہو نہ ریاکاری مقصد ہو (٢) جس شخص سے کوئی فائدہ پہنچے خواہ بلا قصد ہو اس کے لیے دعا کرنی چاہیے کیونکہ جس شخص کی قرأت سن کر آپ کو کسی سورت کی بھولی ہوئی آیت یاد آ گئی آپ نے اس شخص کے لیے دعا فرمائی (٣) قرآن کریم کے سننے کا مسنون ہونا۔ (٤) سورتوں کو ان کے ناموں سے موسوم کرنا جیسے سورۂ بقرہ (٥) میں فلاں آیت بھول گیا یہ کہنا مکروہ ہے اور یہ کراہت تنزیہی ہے (٦) نبی ﷺ پر نسیان کے جواز سے متعلق احادیث سجدۂ سہو کے بیان میں گزر چکی ہے (٧) قرآن کریم کی تلاوت کو باقاعدگی سے کرتے رہنا چاہیے تاکہ وہ بھلا نہ دیا جائے۔

٣٤- باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن

خوش الحانی کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے کا استحباب

١٨٤٢- حدثني عمرو الناقد وزهير بن حرب قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه يبلغ به النبي ﷺ قال ما أذن الله لشيء ما أذن لنبي حسن الصوت يتغنى بالقرآن.

البخاري(٥٠٢٣-٧٤٨٢) البخاري(٥٠٢٤) النسائي(١٠١٧)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی کام پر اس قدر اجر نہیں دیتا جتنا نبی کے خوش الحانی سے قرآن مجید پڑھنے پر اجر عطا فرماتا ہے۔

١٨٤٣- وحدثني حرملة بن يحيى قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس ح وحدثني يونس بن عبد الأعلى قال انا ابن وهب قال اخبرني عمرو كلاهما عن ابن شهاب بهذا الإسناد قال كما يأذن لنبي يتغنى بالقرآن.

مسلم تحفة الاشراف(١٥٢٢٩-١٥٣٤٢)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

١٨٤٤- حدثني بشر بن الحكم قال نا عبد العزيز بن محمد قال نا يزيد وهو ابن الهاد عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه أنه سمع رسول الله ﷺ يقول ما أذن الله لشيء ما أذن لنبي حسن الصوت يتغنى بالقرآن يجهر به.

البخاري(٧٥٤٤) ابوداؤد(١٤٧٣) النسائي(١٠١٦)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز پر اس قدر اجر نہیں عطا فرماتا جتنا نبی کے خوش الحانی اور بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے پر اجر عطا فرماتا ہے۔

١٨٤٥- وحدثني ابن أخي ابن وهب قال نا عمي عبد الله بن وهب قال اخبرني عمرو بن مالك و حيوة

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعَ. سابقہ (۱۸٤٤)

۱۸٤٦- وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا هِقْلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ كَأَذَنِهِ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۳۹٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی چیز پر اتنا اجر نہیں عنایت کرتا جتنا نبی کے خوش الحانی اور بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے پر عطا فرماتا ہے۔

۱۸٤٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ أَيُّوبَ قَالَ فِي رِوَايَتِهِ كَإِذْنِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۰۰۵)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۱۸٤۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَوِ الْأَشْعَرِيَّ أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۹۹)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن قیس یا حضرت اشعری کو آل داؤد کی خوش آوازی سے حصہ عطا کیا گیا ہے۔

۱۸٤۹- وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا طَلْحَةُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي مُوسَى لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۹۱۰۱)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوموسیٰ سے فرمایا: اگر تم مجھے کل رات دیکھتے جب میں تمہارا قرآن سن رہا تھا (تو بہت خوش ہوتے)۔ لاریب تمہیں آل داؤد کی خوش آوازی سے حصہ ملا ہے۔

۳۵- بَابُ ذِكْرِ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ سُورَةَ الْفَتْحِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ

نبی ﷺ کا فتح مکہ کے روز سورۃ فتح کی قرأت کرنے کا بیان

۱۸۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيَّ يَقُولُ قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فِي مَسِيرٍ لَهُ سُورَةَ الْفَتْحِ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَرَجَّعَ فِي قِرَاءَتِهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ يَجْتَمِعَ عَلَيَّ النَّاسُ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَاءَتَهُ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال راستہ میں اپنی سواری پر سورۂ فتح پڑھی اور آپ قرأت دہراتے رہے' معاویہ بن قرہ کہتے ہیں کہ اگر مجھے یہ خدشہ ہوتا کہ لوگ مجھے گھیر لیں گے تو میں تمہیں آپ کی قرأت سناتا۔

البخاری (٤٢٨١-٤٨٣٥-٥٠٤٧) ابوداؤد (١٤٦٧)

١٨٥١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ مُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى نَاقَةٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ قَالَ فَقَرَأَ ابْنُ مُغَفَّلٍ وَ رَجَّعَ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا النَّاسُ لَأَخَذْتُ لَكُمْ بِذٰلِكَ الَّذِيْ ذَكَرَهُ ابْنُ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. تحفہ (١٨٥٠)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے دن دیکھا رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سورۂ فتح پڑھ رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے قرآن پڑھا اور دہرایا' معاویہ بن قرہ کہتے ہیں کہ اگر مجھے لوگوں کا خدشہ نہ ہوتا تو میں بھی تمہیں اس طرح پڑھ کر سناتا جس طرح حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کر کے سنایا تھا۔

١٨٥٢- وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِيْ قَالَا نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِيْ حَدِيْثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ عَلٰى رَاحِلَةٍ يَسِيْرُ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ.

سابقہ (١٨٥٠)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٣٦- بَابُ نُزُوْلِ السَّكِيْنَةِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ

قرآن مجید پڑھنے پر سکینت کا نازل ہونا

١٨٥٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدُوْرُ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ. البخاری (٥٠١١-٤٨٣٩)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص سورۂ کہف پڑھ رہا تھا' درآں حالیکہ اس کے پاس ایک گھوڑا دو لمبی رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ اچانک اس گھوڑے کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا اور وہ بادل اس کے گرد گھومنے اور بتدریج اس کے قریب ہونے لگا اور اس کا گھوڑا بدکنے لگا' صبح کو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کا ذکر کیا' آپ نے فرمایا: یہ سکینہ ہے جو قرآن مجید کی برکت سے نازل ہوئی۔

ف: سکینہ اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے جس کی وجہ سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور اس کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

١٨٥٤- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَنَظَرَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ قَدْ غَشِيَتْهُ قَالَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ عِنْدَ الْقُرْاٰنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْاٰنِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص سورۂ کہف پڑھ رہا تھا درآں حالیکہ اس کے گھر میں ایک جانور بندھا ہوا تھا اچانک وہ جانور بدکنے لگا اس شخص نے دیکھا کہ ایک بادل نے اس کو ڈھانپا ہوا ہے۔ اس شخص نے اس واقعہ کا نبی ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: اے شخص اپڑھتے رہو' یہ سکینہ ہے جو قرآن مجید کی تلاوت کے

البخاری (٣٦١٤) الترمذی (٢٨٨٥)

وقت نازل ہوتی ہے۔

١٨٥٥- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهُمَا قَالَا تَنْقُزُ. سابقہ (١٨٥٤)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

١٨٥٦- وَحَدَّثَنِیْ حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَ تَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَبَّابٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَاُ فِيْ مِرْبَدِهٖ اِذْ جَالَتْ فَرَسُهٗ فَقَرَاَ ثُمَّ جَالَتْ اُخْرٰى فَقَرَاَ ثُمَّ جَالَتْ اَيْضًا قَالَ اُسَيْدٌ فَخَشِيْتُ اَنْ تَطَاَ يَحْيٰى فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَاْسِيْ فِيْهَا اَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا اَرَاهَا قَالَ فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَمَا اَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ اَقْرَاُ فِيْ مِرْبَدِيْ اِذْ جَالَتْ فَرَسِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَاْ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَقَرَاْتُ ثُمَّ جَالَتْ اَيْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَاْ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَقَرَاْتُ ثُمَّ جَالَتْ اَيْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَاْ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَانْصَرَفْتُ وَ كَانَ يَحْيٰى قَرِيْبًا فَخَشِيْتُ اَنْ تَطَاَهٗ فَرَاَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا اَرَاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (٤١٠٠)

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک شب اپنے کھلیان میں قرآن مجید پڑھ رہے تھے اچانک ان کی گھوڑی کودنے لگی انہوں نے پڑھا تو وہ پھر کودنے لگی انہوں نے پھر پڑھا تو وہ پھر کودنے لگی وہ کہتے ہیں کہ مجھے ڈر لگا کہ کہیں یہ گھوڑی یحیٰی (ان کا بچہ) کو نہ کچل ڈالے اس لیے میں گھوڑی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سائبان میرے سر پر ہے اور اس میں چراغ کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں وہ سائبان اوپر چڑھنے لگا حتیٰ کہ میری نظروں سے دور ہو گیا۔ صبح کو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! گذشتہ شب میں اپنے کھلیان میں قرآن مجید پڑھ رہا تھا کہ یکا یک میری گھوڑی بدکنے لگی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابن حضیر! پڑھتے رہا کرو' انہوں نے عرض کیا میں پڑھتا رہا' وہ پھر کودنے لگی' رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: اے ابن حضیر! پڑھتے رہو' انہوں نے عرض کیا میں پڑھتا رہا' وہ پھر کودنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اے ابن حضیر! پڑھتے رہو' انہوں نے کہا میں واپس چلا گیا اور یحیٰی (گھوڑی کے) قریب تھا۔ مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں یہ یحیٰی کو کچل نہ دے' میں نے دیکھا کہ سائبان کی طرح کوئی چیز ہے جس میں کچھ چیزیں چراغوں کی طرح ہیں وہ آسمان کی طرف چڑھ رہی ہے حتیٰ کہ میری نظر سے اوجھل ہو گئیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ فرشتے تھے جو (تمہارا قرآن) سن رہے تھے اگر تم صبح تک پڑھتے رہتے تو دوسرے لوگ بھی ان کو دیکھ لیتے اور یہ ان سے مخفی نہ رہتے۔

٣٧- بَابُ فَضِيْلَةِ حَافِظِ الْقُرْاٰنِ

قرآن پاک حفظ کرنے کی فضیلت

١٨٥٧- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ.

البخاری (۵۰۲۰-۵۰۵۹-۵۰۲۰-۷۵٦۰) ابوداؤد (٤۸۳۰) الترمذی (۲۸٦۵) النسائی (۵۰۵۳) ابن ماجہ (۲۱٤)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مومن قرآن کریم پڑھتا ہے اس کی مثال ترنج کی طرح ہے جس کی خوشبو پسندیدہ اور ذائقہ خوشگوار ہے اور جو مومن قرآن مجید نہیں پڑھتا وہ کھجور کی طرح ہے جس میں خوشبو تو نہیں لیکن ذائقہ میٹھا ہے اور جو منافق قرآن مجید پڑھتا ہے اس کی مثال ریحان کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہے اور ذائقہ کڑوا ہے۔ اور منافق جو قرآن مجید نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن کی طرح ہے اس میں خوشبو نہیں ہے اور مزا کڑوا ہے۔

۱۸۵۸- وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ بَدَلَ الْمُنَافِقِ الْفَاجِرِ. سابقہ (۱۸۵۷)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے لیکن اس میں منافق کی جگہ فاجر کا لفظ ہے۔

ف: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عام افراد امت کے لیے فرشتوں کو دیکھنا ممکن ہے اور قرآن پڑھنے والوں کی فضیلت ہے کیونکہ ان پر رحمت نازل ہوتی اور فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

۳۸- بَابُ فَضْلِ الْمَاهِرِ بِالْقُرْآنِ وَالَّذِي يَتَتَعْتَعُ فِيهِ

قرآن پاک کو آسانی کے ساتھ اور اٹک اٹک کر پڑھنے والے کی فضیلت

۱۸۵۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ. البخاری (٤۹۳۷) ابوداؤد (۱٤۵٤) الترمذی (۲۹۰٤) ابن ماجہ (۳۷۷۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن مجید میں ماہر ہو وہ ان فرشتوں کے ساتھ رہتا ہے جو معزز اور بزرگ ہیں اور (نامۂ اعمال یا لوح محفوظ کو) لکھتے ہیں۔ اور جس شخص کو قرآن مجید پڑھنے میں دشواری ہوتی ہے اور اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اس کو دو اجر ملتے ہیں۔

۱۸٦۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ لَهُ أَجْرَانِ. سابقہ (۱۸۵۹)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

ف: پہلا مرتبہ اس مسلمان کا ہے جو قرآن مجید کے حفظ' اس کی کثرت تلاوت اور اس کے معانی و مطالب پر غور و خوض میں منہمک اور مستغرق رہتا ہے جس کو یہ ملکہ اور مہارت حاصل ہوتی ہے کہ وہ قرآنی آیات کے مطالب اور معانی اور ان سے حاصل شدہ مسائل آسانی سے بیان کر سکتا ہے اس شخص کو یہ عزت دی جاتی ہے کہ اسے اونچے درجہ کے فرشتوں کی رفاقت عطا کی جاتی ہے۔

دوسرا درجہ اس مسلمان کا ہے جس کو مہارت کا یہ مرتبہ تو حاصل نہیں ہوتا لیکن وہ قرآن مجید کی تلاوت میں کوشاں رہتا ہے اور باوجود استعداد اور صلاحیت کی کمی کے قرآن مجید سے رابطہ توڑتے نہیں دیتا اسی وجہ سے اس کو دو اجر ملتے ہیں۔

اور جو مسلمان قرآن مجید کی تلاوت کرے نہ اس کے معنی پر غور و خوض کرے اس کی شقاوت پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے۔

٣٩- بَابُ اِسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ عَلٰى اَهْلِ الْفَضْلِ وَاِنْ كَانَ الْقَارِئُ اَفْضَلُ مِنَ الْمَقْرُوْءِ عَلَيْهِ

افضل کا مفضول کے سامنے قرآن مجید پڑھنے کا استحباب

١٨٦١- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاُبَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ قَالَ اٰللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِيْ قَالَ فَجَعَلَ اُبَيٌّ يَبْكِيْ. البخاری(٤٩٦٠-٦٢٩٢)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن مجید پڑھوں' انہوں نے عرض کیا' کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا تھا؟ آپ نے فرمایا' ہاں! اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تمہارا نام لیا ہے۔ راوی کہتے ہیں (یہ سن کر) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

١٨٦٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَكٰى. البخاری(٣٨٠٩-٤٩٥٩)(٤٩٦١)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے لم یکن الذین کفروا پڑھوں' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! (یہ سن کر) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

١٨٦٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيٍّ بِمِثْلِهِ. سابقہ(١٨٦٢)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

ف: اس حدیث سے حسب ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

(۱) علم تجوید کے ماہر اور اہل علم کے سامنے قرآن سنانا مستحب ہے خواہ قرآن سنانے والا سننے والے سے افضل ہو (۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی عظیم فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید سنایا اور باقی صحابہ میں سے کوئی اور حضرت ابی بن کعب کا اس فضیلت میں شریک نہیں ہے (۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی ایک اور فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام لیا (۴) خوشی کی خبر سننے کے بعد رونے کا جواز (۵) کسی مسئلہ میں تحقیق کے لیے خصوصیت

سے پوچھنا کیونکہ حضرت ابی بن کعب نے سرکار ابد قرار سے پوچھا کہ آیا اللہ تعالیٰ نے ان کا نام لیا ہے؟ کیوں کہ یہ بھی احتمال تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہو اپنی امت کے کسی فرد کو قرآن سناؤ (٦) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید سنانے کا حکم کیوں دیا اس کی حکمت میں اختلاف ہے۔ پسندیدہ بات یہ ہے کہ یہ حکم اس لیے دیا گیا تھا تا کہ آپ کی زندگی میں کسی اہل علم کو قرآن مجید سنانے کا شوط پایا جائے اور کوئی شخص کسی کو قرآن مجید سنانے میں عار محسوس نہ کرے (٧) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید سنانے کی تخصیص اس لیے کی گئی ہے تا کہ اس بات پر دلیل قائم ہو کہ قرأت اور تجوید میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تمام صحابہ میں فائق تھے (٨) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید سنانے کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے تا کہ انہیں قرآن مجید یاد ہو سکے اور سرکار سے وہ قرآن مجید پڑھنے کا طریقہ سیکھ لیں (٩) سورۃ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا کو سنانے کی تخصیص اس لیے کی گئی کیونکہ یہ مختصر ہے اور دین کے اصول اور فروع کے فوائد کثیرہ کی جامع ہے (١٠) رسول اللہ ﷺ کی تواضع اور انکسار اور یہ واضح ہے اہل علم اور ارباب فضل کو چاہیے کہ وہ بھی اس طرح تواضع اور انکسار سے کام لیں۔

٤٠- بَابُ فَضْلِ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَافِظِهِ لِلْاسْتِمَاعِ وَالْبُكَاءِ عِنْدَ الْقِرَاءَةِ وَالتَّدَبُّرِ

قرآن مجید سننے کی فضیلت اور قرآن مجید سنتے وقت رونا

١٨٦٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ حَفْصٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا رَفَعْتُ رَأْسِي أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلَى جَنْبِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ.

البخاری (٥٠٤٩- ٥٠٥٠- ٥٠٥٥- ٥٠٥٦- ٤٥٨٢)

ابوداؤد (٣٦٦٨) الترمذی (٣٠٢٥)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میرے سامنے قرآن مجید پڑھو حضرت ابن مسعود نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ پر (کیسے) قرآن پڑھوں حالانکہ آپ پر قرآن مجید نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ کسی اور سے قرآن مجید سنوں۔ میں نے سورۂ نساء پڑھنی شروع کی حتیٰ کہ جب میں اس آیت پر پہنچا (ترجمہ:) "اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان تمام پر گواہ بنا کر لائیں گے!" میں نے خود سر اٹھا کر دیکھا یا کسی نے مجھے ٹھوکا دیا تب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

١٨٦٥- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَمِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ جَمِيعًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ هَنَّادٌ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اقْرَأْ عَلَيَّ. سابقہ (١٨٦٤)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب آپ نے مجھ سے قرآن مجید پڑھنے کے لیے فرمایا اس وقت آپ منبر پر تھے۔

١٨٦٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مِسْعَرٌ وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا مجھے قرآن مجید سناؤ میں نے عرض کیا: میں (کیسے) آپ کو قرآن مجید سناؤں

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا فَبَكَى قَالَ مِسْعَرٌ فَحَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ أَوْ مَا كُنْتُ فِيهِمْ شَكَّ مِسْعَرٌ. سابقہ(١٨٦٤)

حالانکہ آپ پر قرآن مجید نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں کسی اور سے قرآن مجید سنوں۔ میں نے آپ کو سورۂ نساء کی ابتدائی آیات سنائیں جب میں اس آیت پر پہنچا (ترجمہ) ”اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ پیش کریں گے اور آپ کو ان تمام پر گواہ بنا کر لائیں گے۔“ تو سرکار دو عالم پر گریہ طاری ہوگیا‘ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس وقت گواہ تھا جب تک میں ان کے درمیان رہا۔

ف: گواہی دیکھ کر بھی دی جاتی ہے اور سن کر بھی‘ جب تک آپ مسلمانوں کے درمیان رہے دیکھ کر گواہی دیتے رہے اور جب رفیق اعلیٰ سے جا ملے تو آپ پر اعمال امت پیش کیے جاتے ہیں جیسا کہ دیگر احادیث سے ثابت ہے کہ آپ سن کر گواہی دیتے رہے۔

١٨٦٧۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ بِحِمْصَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اقْرَأْ عَلَيْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ سُورَةَ يُوسُفَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ مَا هَكَذَا أُنْزِلَتْ قَالَ قُلْتُ وَيْحَكَ وَاللهِ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِي أَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا أَنَا أُكَلِّمُهُ إِذْ وَجَدْتُ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ قَالَ قُلْتُ أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ لَا تَبْرَحُ حَتَّى أَجْلِدَكَ قَالَ فَجَلَدْتُهُ الْحَدَّ. البخاری(٥٠٠١)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حمص میں تھا مجھ سے لوگوں نے کہا ہمیں قرآن مجید سنائیں۔ میں نے انہیں سورۂ یوسف سنائی۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا سورۂ یوسف اس طرح نازل نہیں ہوئی! میں نے کہا تم پر افسوس ہوتا ہے‘ میں نے یہ سورت (اسی طرح) رسول اللہ ﷺ کو سنائی تھی اس نے کہا چلو ٹھیک ہے‘ جس وقت میں اس سے بات کر رہا تھا‘ اچانک میں نے اس کے منہ سے شراب کی بدبو محسوس کی‘ میں نے کہا تو شراب پیتا ہے اور اللہ کی کتاب کی تکذیب کرتا ہے‘ میں تجھے یہاں سے جانے نہیں دوں گا حتی کہ تجھے شراب کی حد لگا لوں‘ پھر میں نے اسے کوڑے لگائے۔

١٨٦٨۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ ح وَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِي أَحْسَنْتَ.

سابقہ(١٨٦٧)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح منقول ہے۔

ف: اس حدیث سے حسب ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

(١) قرآن مجید سننے کی فضیلت (٢) قرآن مجید سننے کا طریقہ یہ ہے کہ سننے والا توجہ سے سنے اور اس کے معنی پر غور کرے حتیٰ کہ اس پر سوز و گداز کی کیفیات طاری ہوں (٣) رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی کو قرآن مجید سنایا اور حضرت عبداللہ سے سنا تاکہ قرآن مجید سنانے اور سننے دونوں کے لیے آپ کی زندگی میں نمونہ ہو اور دونوں کام سنت اور باعث ثواب ہوں (۴) حضرت عبداللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ کی فضیلت آپ نے قرآن مجید سننے کے لیے انہیں منتخب فرمایا (۵) رسول اللہ ﷺ کی تواضع اور انکسار کہ آپ اپنے خدام سے قرآن مجید سنتے بھی تھے اور انہیں سناتے بھی تھے اور اس میں اہل علم وفضل کے لیے تواضع اور انکسار کی ترغیب ہے (۶) حضرت ابن مسعود کو حضور کے حکم پر حیرت اس لیے تھی کہ انہوں نے سمجھا کہ حضور نصیحت حاصل کرنے کے لیے قرآن مجید سننا چاہتے ہیں (۷) اختلاف اور نزاع کے وقت احادیث سے استدلال کرنا کیونکہ جب اس شخص نے حضرت ابن مسعود کی قرأت کا انکار کیا تو حضرت ابن مسعود نے اس بات سے استدلال کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو اس طرح سورۂ یوسف سنا چکے ہیں (۸) جس وقت حضرت ابن مسعود نے اس شخص پر حد جاری فرمائی اس وقت یا تو حد جاری کرنا آپ کا منصب تھا یا آپ خلیفہ کی طرف سے اس شہر یا اس علاقہ کے حاکم تھے کیونکہ بغیر منصب کے کوئی شخص قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا (۹) آپ کا حد جاری کرنا اس بات پر محمول ہے کہ آپ کے نزدیک اس کا بالاعذر شراب پینا ثابت ہو چکا تھا (۱۰) جو شخص قرآن مجید کی تکذیب کرے وہ صرف کوڑوں کی سزا کا مستحق نہیں بلکہ واجب القتل ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو اس لیے قتل نہیں کیا کہ وہ شخص جہالت کی وجہ سے کہہ رہا تھا کہ یہ سورت اس طرح نہیں ہے اس کا ارادہ تکذیب کا نہیں تھا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ کسی شخص کی تکفیر میں جلدی نہیں کرنی چاہیے اور جہاں تک ممکن ہو کسی شخص کے قول کی صحیح تاویل کی جائے اور جب تک ناگزیر صورت پیدا نہ ہو تکفیر سے اجتناب اور احتراز کرے۔

۴۱- بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الصَّلٰوةِ وَتَعَلُّمِهٖ

۱۸۶۹- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهٖ أَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ. ابن ماجہ (۳۷۸۲)

۱۸۷۰- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلٰى بُطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعَقِيْقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ إِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ أَفَلَا يَغْدُوْ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَّاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثٍ وَّأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَرْبَعٍ وَّمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ. ابوداؤد (۱۴۵۶)

نماز میں قرآن مجید پڑھنے اور اس کو سیکھنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی شخص کو یہ پسند ہے کہ جب وہ گھر جائے تو وہاں تین حاملہ اونٹنیاں موجود ہوں جو نہایت بڑی اور فربہ ہوں؟ ہم نے عرض کیا یقیناً! آپ نے فرمایا: جن تین آیتوں کو تم میں سے کوئی شخص نماز میں پڑھتا ہے وہ تین بڑی اور فربہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے درآں حالیکہ ہم چبوترے پر (بیٹھے ہوئے) تھے۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو یہ پسند ہے کہ وہ ہر روز صبح بطحان (مدینہ کی پتھریلی زمین) یا عقیق (ایک بازار) جائے اور وہاں سے بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے دو بڑے بڑے کوہان والی اونٹنیاں لے آئے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سب کو یہ بات پسند ہے آپ نے فرمایا: پھر تم میں سے کوئی شخص صبح کو مسجد میں کیوں نہیں جاتا تاکہ قرآن مجید کی دو آیتیں خود سیکھے یا کسی کو سکھائے اور یہ (دو آیتوں کی تعلیم) دو اونٹنیوں (کے حصول) سے بہتر ہے اور تین' تین سے بہتر ہیں اور چار' چار سے' علیٰ ہذا القیاس آیات کی

تعداد اونٹنیوں کی تعداد سے بہتر ہے۔

ف: ان احادیث میں قرآن مجید کی آیات کو یاد کرنے اور ان کی تحصیل کو فربہ اونٹنیوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے یہ تشبیہ المعقول بالمحسوس کی قسم ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل عرب کے نزدیک اونٹنیاں بہت قیمتی اور پسندیدہ تھیں اور ان کے بہت سے فوائد اور منافع اونٹنیوں سے وابستہ تھے۔ اس حدیث کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ فربہ اونٹنیوں کے صدقہ کی بہ نسبت قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کا ثواب زیادہ ہے۔

٤٢- بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ الْبَقَرَةِ

قرآن مجید اور سورۂ بقرہ پڑھنے کی فضیلت

١٨٧١- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا أَبُو تَوْبَةَ وَهُوَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٤٩٣١)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا' اور دو روشن سورتوں کو پڑھا کرو "سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران" کیونکہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جس طرح دو بادل ہوں یا دو سائبان ہوں یا دو اڑتے ہوئے پرندوں کی قطاریں ہوں اور وہ اپنے پڑھنے والوں کی وکالت کریں گی' سورۂ بقرہ پڑھا کرو' اس کا پڑھنا برکت ہے اور نہ پڑھنا حسرت ہے جادوگر اس کے حصول کی استطاعت نہیں رکھتے۔

١٨٧٢- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَأَنَّهُمَا فِي كِلَيْهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مُعَاوِيَةَ بَلَغَنِي. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٩٣١)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

١٨٧٣- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ

نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن قرآن مجید اور اس پر عمل کرنے والوں کو لایا جائے گا اس کے آگے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران ہوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سورتوں کے لیے تین مثالیں بیان فرمائیں جن کو میں آج تک نہیں بھولا فرمایا وہ ایسی ہیں جیسے دو بادل ہوں یا دو سیاہ سائبان ہوں جن کے درمیان روشنی ہو یا صف باندھے ہوئے دو پرندوں کی قطاریں ہوں وہ اپنے پڑھنے والوں کی وکالت کریں گی۔

كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا.

الترمذی (۲۸۸۳)

ف: رسول اللہ ﷺ نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی جو تین مثالیں دی ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ان سورتوں کے پڑھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا فرمائے گا جو بادل یا سائبان یا پرندوں کی قطاروں کی طرح ہوگی اور ان پر میدان قیامت کی گرمی میں سایہ کریں گی اور ان کی شفاعت کریں گی ہوسکتا ہے کہ پہلی مثال اس شخص کے لیے ہو جو صرف قرآن مجید پڑھتا ہو' معنی سمجھتا ہو نہ ان پر عمل کرتا ہو اور دوسری مثال اس شخص کے لیے ہو جو پڑھتا بھی ہو اور معنی بھی سمجھتا ہو اور تیسری مثال اس شخص کے لیے ہو جو ان پر عمل کرتا ہو۔

۳۴- بَابُ فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَالْآيَتَيْنِ

سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت

۱۸۷۴- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ قَالَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۵۵٤۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' ناگاہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آواز سنی' نبی ﷺ نے سر اوپر اٹھایا' حضرت جبرائیل نے کہا: یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جس کو صرف آج کھولا گیا اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ پھر اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا' حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا: "یہ فرشتہ جو آج نازل ہوا یہ آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا"۔ اس فرشتے نے سلام کیا اور کہا: "آپ کو ان دو نوروں کی بشارت ہو جو آپ کو دیے گئے ہیں اور آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے۔ ایک سورۂ فاتحہ اور دوسرا سورۂ بقرہ کا آخری حصہ آپ ان میں سے جو حرف بھی پڑھیں گے آپ کو اس کے مصداق مل جائے گا"۔

۱۸۷۵- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ فِي الْآيَتَيْنِ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ. البخاری (٤۰۰۸-۵۰۰۹-۵۰٤۰-۵۰۵۱) ابوداؤد (۱۳۹۷) الترمذی (۲۸۸۱) ابن ماجہ (۱۳٦۸-۱۳٦۹)

عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں بیت اللہ کے قریب حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے کہا کہ سورۂ بقرہ کی دو آیتوں کی فضیلت میں آپ سے روایت کردہ میں نے ایک حدیث سنی ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے گا وہ اس کو کافی ہوں گی۔

ف: یعنی ناگہانی مصائب' شیطان کی فتنہ انگیزیوں سے حفاظت کریں گی یا تہجد پڑھنے کے قائم مقام ہوں گی۔

۱۸۷٦- وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا جَرِيرٌ ح

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

ماجه (١٨٧٥)

١٨٧٧ - وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ماجه (١٨٧٥)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھ لے وہ اسے کافی ہوں گی' عبد الرحمن (راوی) کہتے ہیں کہ میں ایک بار حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ملا در آں حالیکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے' میں نے ان سے (اس حدیث کے متعلق) پوچھا تو انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کر کے یہی حدیث بیان کی۔

١٨٧٨ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ. ماجه (١٨٧٥)

ایک اور سند سے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت بیان کی ہے۔

١٨٧٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصٌ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ماجه (١٨٧٥)

ایک دیگر سند سے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

٤٤ - بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَ آيَةِ الْكُرْسِيِّ

سورۂ کہف اور آیۃ الکرسی کی فضیلت

١٨٨٠ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ.

ابوداود (٤٣٢٣) الترمذی (٢٨٨٦)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص سورۂ کہف کی پہلی دس آیات یاد کرے گا وہ دجال (کے شر) سے محفوظ رہے گا۔

١٨٨١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا هَمَّامٌ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ وَقَالَ هَمَّامٌ

ایک اور سند سے یہ حدیث منقول ہے جس میں شعبہ کی روایت میں ہے کہ سورۂ کہف کی آخری دس آیات اور ہمام نے کہا سورۂ کہف کی پہلی دس آیات جیسے کہ ہشام نے کہا ہے۔

من اول الكهف كما قال هشام. سابقہ (١٨٨٠)

١٨٨٢ حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا عبد الاعلى بن عبد الاعلى عن الجريري عن ابي السليل عن عبد الله بن رباح الانصاري عن ابي بن كعب قال قال رسول الله ﷺ يا ابا المنذر اتدري اي اية من كتاب الله معك اعظم قال قلت الله ورسوله اعلم قال اتدري اي اية من كتاب الله معك اعظم قال قلت الله لا اله الا هو الحي القيوم قال فضرب في صدري وقال ليهنك العلم ابا المنذر. ابوداؤد (١٤٦٠)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے ابوالمنذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نزدیک کتاب اللہ کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟" میں نے عرض کیا: "اللہ اور اس کا رسول ہی جانتا ہے" آپ نے فرمایا کیا تمہارے نزدیک کتاب اللہ کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا: "اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ"۔ آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابوالمنذر! تمہیں یہ علم مبارک ہو"۔

٥- باب فضل قراءة قل هو الله احد

سورۂ قل ہو اللہ احد کی فضیلت

١٨٨٣ وحدثني زهير بن حرب ومحمد بن بشار قال زهير نا يحيى بن سعيد عن شعبة عن قتادة عن سالم بن ابي الجعد عن معدان بن ابي طلحة عن ابي الدرداء رضي الله عنه عن النبي ﷺ ايعجز احدكم ان يقرا في ليلة ثلث القران قالوا وكيف يقرا قال قل هو الله احد يعدل ثلث القران. مسلم تحفۃ الاشراف (١٠٩٦٦)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ہر رات تہائی قرآن مجید نہیں پڑھ سکتا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: تہائی قرآن مجید کیسے پڑھے گا؟ آپ نے فرمایا: سورۂ قل ہو اللہ احد تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔

١٨٨٤ وحدثنا اسحق بن ابراهيم قال انا محمد بن بكر قال نا سعيد بن ابي عروبة ح وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا عفان قال نا ابان العطار جميعا عن قتادة بهذا الاسناد وفي حديثهما من قول النبي ﷺ قال ان الله جزا القران ثلاثة اجزاء فجعل قل هو الله احد جزءا من اجزاء القران. مسلم تحفۃ الاشراف (١٠٩٦٦)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے تین حصے کیے ہیں اور سورۂ قل ہو اللہ احد ان میں سے ایک حصہ ہے۔

١٨٨٥ وحدثني محمد بن حاتم ويعقوب بن ابراهيم جميعا عن يحيى قال ابن حاتم نا يحيى بن سعيد قال نا يزيد بن كيسان قال نا ابو حازم عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ احشدوا فاني ساقرا عليكم ثلث القران فحشد من حشد ثم خرج نبي الله ﷺ فقرا قل هو الله احد ثم دخل فقال بعضنا لبعض اني ارى هذا خبرا جاءه من السماء فذلك الذي ادخله ثم خرج نبي الله ﷺ فقال اني قلت لكم ساقرا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سب جمع ہو جاؤ تاکہ میں تمہارے سامنے تہائی قرآن مجید پڑھوں پس جنہیں جمع ہونا تھا وہ جمع ہو گئے پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھی اور پھر اندر تشریف لے گئے۔ ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے شاید آسمان سے کوئی خبر آگئی ہے جس وجہ سے آپ اندر تشریف لے گئے۔ پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: میں نے تم سے کہا تھا کہ میں تم پر تہائی

عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَا اِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ.

الترمذی(۲۹۰۰)

قرآن پڑھوں گا سنو! یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۱۸۸٦- وَحَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَشِيْرٍ اَبِيْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَقَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ حَتّٰى خَتَمَهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف(۱۳۳۹٤)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا پھر آپ نے پوری سورۂ قل ھو اللہ احد پڑھی۔

۱۸۸۷- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ نَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ اَنَّ اَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ فِيْ حِجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَاُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ.

البخاری(۷۳۷۵) النسائی(۹۹۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کی امامت کرتے تھے اور ہر سورت کے بعد قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔ جب لشکر واپس آیا تو لوگوں نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا' آپ نے فرمایا: اس شخص سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا تھا؟ جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا چونکہ اس سورت میں رحمٰن کی صفت ہے اس لیے میں اس کے پڑھنے سے محبت کرتا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سے کہہ دو اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔

٤٦- بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

معوذتین پڑھنے کی فضیلت

۱۸۸۸- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ.

الترمذی(۲۹۰۲) النسائی(۹۵۳)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں نہیں معلوم کہ آج رات ایسی آیات نازل ہوئی ہیں جیسی کبھی نہیں دیکھی گئیں! قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

۱۸۸۹- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُنْزِلَ اَوْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ.

سابقہ(۱۸۸۸)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر ایسی آیات نازل ہوئی ہیں کہ ایسی آیات کبھی نہیں دیکھی گئیں قل اعوذ برب الفلق۔ اور قل اعوذ برب الناس۔

۱۸۹۰- وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ وَكَانَ مِنْ رُفَعَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ. (۱۸۸۸)

٤٧- بَابُ فَضْلِ مَنْ يَقُومُ بِالْقُرْآنِ وَيُعَلِّمُهُ

قرآن مجید پر عمل کرنے والے اور اس کی تعلیم دینے والے کی فضیلت

۱۸۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ.

البخاری(۷۵۲۹)الترمذی(۱۹۳٦)ابن ماجہ(٤۲۰۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے سوا اور کسی پر رشک نہیں کرنا چاہیے ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عطا کیا اور وہ رات اور دن اس کی تلاوت کرتا ہو' دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ رات اور دن اس مال کو (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرتا ہو۔

۱۸۹۲- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ هَذَا الْكِتَابَ فَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللَّهُ مَالًا فَتَصَدَّقَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ. مسلم تحفۃ الاشراف(۷۰۱۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے سوا اور کسی پر رشک نہیں کرنا چاہیے۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے کتاب (کا علم) دیا اور وہ شخص رات دن اس کو پڑھتا رہتا ہو اور ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ شخص دن رات اس مال سے صدقہ کرتا رہتا ہو۔

۱۸۹۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا.

البخاری(۷۳-۱٤۰۹-۷۱٤۱-۷۳۱٦)ابن ماجہ(٤۲۰۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے سوا اور کسی پر رشک نہیں کرنا چاہیے ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اس کو راہِ حق میں مال خرچ کرنے کی توفیق دی دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو تعلیم دیتا ہے۔

۱۸۹٤- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى مَكَّةَ

عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں کہ نافع بن عبدالحارث نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عسفان میں ملاقات کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مکہ میں حاکم مقرر کرنے کا حکم دیا ہوا تھا۔ آپ نے پوچھا تم نے مکہ میں کس کو حاکم بنایا ہے؟

فَقَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ ابْنَ أَبْزَى قَالَ وَمَنِ ابْنُ أَبْزَى قَالَ مَوْلًى مِنْ مَوَالِينَا قَالَ فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى قَالَ إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ ﷺ قَدْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ. ابن ماجه (٢١٨)

اس نے جواب دیا ابن ابزیٰ کو۔ پوچھا: ابن ابزیٰ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہمارے غلاموں میں سے ایک (آزاد کردہ) غلام ہے۔ فرمایا تم نے غلام کو ان پر حاکم بنا دیا؟ انہوں نے کہا وہ قرآن مجید کا قاری ہے اور فرائض کا علم رکھتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: سنو! تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قرآن مجید سے کچھ لوگوں کو عزت دیتا ہے اور کچھ لوگوں کو ذلت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

١٨٩٥ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا أَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيَّ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِعُسْفَانَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

سابقہ (١٨٩٤)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٤٨- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَبَيَانِ مَعْنَاهَا

قرآن مجید کے سات حرفوں پر نازل ہونے کا مطلب

١٨٩٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ.

البخاري (٢٤١٩-٤٩٩٢-٥٠٤١-٦٩٣٦-٧٥٥٠) ابوداؤد (١٤٧٥) الترمذي (٢٩٤٣) النسائي (٩٣٥-٩٣٦-٩٣٧)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن ہشام بن حکیم کو دیکھا کہ وہ قرآن کریم کی سورۂ فرقان کو ان الفاظ کے ساتھ نہیں پڑھ رہے تھے جن الفاظ کے ساتھ میں پڑھتا ہوں اور جن الفاظ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس سورت کی تعلیم دی تھی۔ قریب تھا کہ میں (ان پر گرفت کرنے میں) جلدی کرتا لیکن میں نے ان کو نماز سے فارغ ہونے دیا پھر میں ان کو چادر سے کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ان کو سورۂ فرقان ان الفاظ کے ساتھ پڑھتے سنا ہے جن الفاظ کے ساتھ آپ نے مجھے اس کی تعلیم نہیں دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔ پھر ان سے کہا: اب پڑھو! انہوں نے اسی طرح وہ سورت پڑھی جس طرح میں ان سے سن چکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر مجھ سے فرمایا پڑھو! میں نے (وہ سورت) پڑھی۔ آپ نے فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ

نے فرمایا یہ قرآن سات حرفوں (لغات) پر نازل ہوا ہے جس طرح تمہیں آسان لگے پڑھ لو۔

۱۸۹۷- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ.

سابقہ (۱۸۹۶)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان اس طرح پڑھتے ہوئے سنا۔۔۔۔۔اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔اس میں یہ زیادتی ہے کہ قریب تھا میں اس کو حالت نماز ہی میں گھسیٹ کر لاتا لیکن میں نے اس کے سلام پھیرنے تک صبر کیا۔

۱۸۹۸- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَرِوَايَةِ يُونُسَ بِإِسْنَادِهِ. سابقہ (۱۸۹۶)

ایک اور سند سے بھی اس کی مثل منقول ہے۔

۱۸۹۹- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ فَيَزِيدُنِي حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي يَكُونُ وَاحِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ. البخاری (۳۲۱۹-۴۹۹۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے ایک حرف (لغت) پر قرآن مجید کی تعلیم دی۔ میں نے ان سے زیادہ (لغات) کے لیے کہا وہ زیادہ (لغات) کرتے رہے حتیٰ کہ سات حروف (لغات) تک قرآن مجید کی قرأت ہوگی۔ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ان سات حروف (لغات) کا معنیٰ واحد ہوتا ہے اور ان میں حلال اور حرام کے لحاظ سے کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔

۱۹۰۰- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ (۱۸۹۹)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۹۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسٰى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ جَدِّهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا ایک شخص آ کر نماز پڑھنے لگا اور نماز میں قرآن مجید کی ایسی قرأت کی جو میرے لیے غیر مانوس تھی پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے ایک اور طرح سے قرآن شریف پڑھنا شروع کر دیا۔جب ہم لوگ نماز سے فارغ ہو گئے تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔میں نے عرض کیا اس شخص نے اس طرح قرآن مجید پڑھا جو میرے

فقرأ قراءة سوى قراءة صاحبه فأمرهما رسول الله ﷺ فقرآ فحسّن النبي ﷺ شأنهما فسقط في نفسي من التكذيب ولا إذ كنت في الجاهلية فلما رأى رسول الله ﷺ ما قد غشيني ضرب في صدري ففضت عرقا وكأنما أنظر إلى الله تعالى فرقا فقال لي يا أُبيّ أُرسل إليّ أن اقرأ القرآن على حرف فرددت إليه أن هوّن على أمتي فردّ إليّ الثانية اقرأه على حرفين فرددت إليه أن هوّن على أمتي فردّ إليّ الثالثة اقرأه على سبعة أحرف ولك بكل ردّة رددتكها مسألة تسألنيها فقلت اللهم اغفر لأمتي اللهم اغفر لأمتي وأخّرت الثالثة ليوم يرغب إليّ الخلق كلهم حتى إبراهيم عليه الصلوٰة والسلام. ابوداود(١٤٧٨) النسائي(٩٣٨)

لیے غیر مانوس تھا اور دوسرا شخص آیا تو اس نے اس کے علاوہ ایک اور قرأت کی (بیان کر) رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ انہوں نے پڑھ کر سنایا اور رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو صحیح قرار دیا جس سے میرے دل میں (رسول اللہ ﷺ کی ایسی) تکذیب پیدا ہوئی جو زمانہ جاہلیت میں نہیں تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے میرے اس حال کو دیکھا تو میرے سینہ پر ہاتھ مارا جس سے میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور خوف الٰہی کی مجھ پر ایسی کیفیت پیدا ہو گئی گویا کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا تھا۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: اے ابی! پہلے مجھے یہ حکم دیا گیا تھا کہ میں قرآن مجید ایک حرف (لغت) پر پڑھوں؟ میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرما! پھر مجھے دو حرفوں پر پڑھنے کا حکم دیا گیا پھر میں نے دوبارہ عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرما پھر مجھے تیسری بار سات حروف (لغات) پر پڑھنے کا حکم ہوا اور فرمایا تم نے جتنی بار امت پر آسانی کے لیے دعا کی ہے اتنی بار کے عوض تم ہم سے ایک دعا مانگ لو! میں نے عرض کیا اے اللہ میری امت کی مغفرت فرما! اے اللہ میری امت کی مغفرت فرما! اور تیسری بار کی دعا میں نے اس دن کے لیے محفوظ کر لی جس دن ساری مخلوق حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی میری طرف متوجہ ہوں گے۔

١٩٠٢- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا محمد بن بشر قال حدثني إسماعيل بن أبي خالد قال حدثني عبد الله بن عيسى عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال أخبرني أُبيّ بن كعب أنه كان جالسا في المسجد الحرام إذ دخل رجل فصلى فقرأ قراءة واقتص الحديث بمثل حديث ابن نمير . سابقہ(١٩٠١)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مسجد حرام میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے آ کر قرآن مجید پڑھا۔ باقی روایت حسب سابق ہے۔

١٩٠٣- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا غندر عن شعبة ح وحدثناه ابن المثنى وابن بشار قال ابن المثنى نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن الحكم عن مجاهد عن ابن أبي ليلى عن أُبيّ بن كعب أن النبي ﷺ كان عند

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بنی غفار کے تالاب پر تشریف فرما تھے۔ آپ کے پاس حضرت جبرائیل آئے اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ اپنی امت کو ایک حرف (لغت) پر قرآن مجید

أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ قَالَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا. ساجد(۱۹۰۱)

پڑھائیں آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے عفو اور مغفرت کا سوال کروں گا اور یہ کہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی' حضرت جبرائیل دوبارہ آپ کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ اپنی امت کو دو حرفوں پر قرآن مجید پڑھائیں۔ آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے عفو اور مغفرت کا سوال کروں گا میری امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ حضرت جبرائیل آپ کے پاس تیسری بار آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ اپنی امت کو تین حرفوں پر قرآن مجید پڑھائیں آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے عفو اور مغفرت کا سوال کروں گا اور یہ کہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی پھر حضرت جبرائیل آپ کے پاس چوتھی بار آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ اپنی امت کو سات حرفوں (لغات) پر قرآن مجید پڑھائیں وہ جس حرف (لغت) میں بھی قرآن مجید پڑھ لیں گے صحیح ہوگا۔

١٩٠٤- وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. ساجد(۱۹۰۱)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٩- بَابُ تَرْتِيلِ الْقِرَاءَةِ وَاجْتِنَابِ الْهَذِّ وَإِبَاحَةِ سُورَتَيْنِ فَأَكْثَرَ فِي رَكْعَةٍ

قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے اور ایک رکعت میں ایک سے زیادہ سورتوں کو پڑھنے کی اجازت

١٩٠٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ أَلِفًا تَجِدُهُ أَمْ يَاءً مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ أَوْ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكُلَّ الْقُرْآنِ قَدْ أَحْصَيْتَ غَيْرَ هَذَا قَالَ إِنِّي لَأَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ وَلَكِنْ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَرَسَخَ فِيهِ نَفَعَ إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ

ابو وائل کہتے ہیں کہ نہیک بن سنان نامی ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابو عبدالرحمٰن! آیا آپ اس لفظ کو الف کے ساتھ پڑھتے ہیں "یا" کے ساتھ؟ یعنی من ماء غیر اسن یا غیر یاسن! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا اس لفظ کے علاوہ باقی سارے قرآن کی تم نے تحقیق کر لی ہے؟ اس نے کہا میں مفصل کو ایک رکعت میں پڑھتا ہوں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اس طرح جلدی جلدی پڑھتے ہو جس طرح شعر پڑھے جاتے ہیں' بیشک کچھ لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن ان کے گلے سے نیچے نہیں اترتا لیکن قرآن مجید جب ذہن نشین اور راسخ ہو جائے تو نفع دیتا ہے

رَكْعَةٍ ثُمَّ قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ فَدَخَلَ عَلْقَمَةُ فِي أَثَرِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرَنِي بِهَا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقُلْ نَهِيكُ ابْنُ سِنَانٍ.

البخاری (٤٩٩٦) الترمذی (٦٠٢) النسائی (١٠٠٣)

نماز کے ارکان میں زیادہ فضیلت رکوع اور سجود کی ہے اور میں ایسی باہم متماثل سورتوں کو جانتا ہوں جن میں سے رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں دو دو سورتیں ملا کر پڑھتے تھے پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اٹھ گئے اور علقمہ ان کے پیچھے گئے پھر باہر نکلے اور کہا انہوں نے مجھے اس کی خبر دی ہے۔

١٩٠٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَدْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَجَاءَ عَلْقَمَةُ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ سَلْهُ عَنِ النَّظَائِرِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ عِشْرُونَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِي تَأْلِيفِ عَبْدِ اللّٰهِ.

سابقہ (١٩٠٥)

ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ نہیک بن سنان نامی ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے نیز اس میں یہ ہے کہ پھر علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس گئے۔ ہم نے ان سے کہا حضرت ابن مسعود سے ان سورتوں کے متعلق پوچھو جن کو رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں ملا کر پڑھتے تھے انہوں نے جا کر حضرت ابن مسعود سے پوچھا پھر ہمیں آ کر بتایا وہ مفصل کی بیس سورتیں ہیں جو دس رکعات میں پڑھی جاتی تھیں اور وہ مصحف ابن مسعود میں ہیں۔

١٩٠٧- وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اثْنَيْنِ فِي رَكْعَةٍ عِشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ.

سابقہ (١٩٠٥)

ایک اور سند سے یہ روایت ہے اس میں یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ان متماثل سورتوں کو پہچانتا ہوں جن میں سے دو دو سورتوں کو ملا کر حضور ایک رکعت میں پڑھتے تھے بیس سورتوں کو دس رکعات میں۔

١٩٠٨- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ نَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ غَدَوْنَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمًا بَعْدَ مَا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ فَأَذِنَ لَنَا قَالَ فَمَكَثْنَا بِالْبَابِ هُنَيَّةً قَالَ فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَقَالَتْ أَلَا تَدْخُلُونَ فَدَخَلْنَا فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ يُسَبِّحُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا وَقَدْ أُذِنَ لَكُمْ فَقُلْنَا لَا إِلَّا أَنَّا ظَنَنَّا أَنَّ بَعْضَ أَهْلِ الْبَيْتِ نَائِمٌ قَالَ ظَنَنْتُمْ بِآلِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ غَفْلَةً قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتّٰى إِذَا ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِي هَلْ طَلَعَتْ قَالَ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هِيَ لَمْ تَطْلُعْ فَأَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتّٰى إِذَا ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ قَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِي هَلْ

ابو وائل کہتے ہیں کہ ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ ہم نے دروازے پر کھڑے ہو کر سلام کیا ہمیں اندر آنے کی اجازت دی گئی مگر ہم کچھ دیر دروازے پر ٹھہرے رہے حتیٰ کہ ایک باندی آئی اور اس نے کہا تم کیوں نہیں آتے؟ ہم اندر گئے اور دیکھا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تسبیح پڑھ رہے ہیں (انہوں نے ہمیں دیکھ کر فرمایا) جب تمہیں اندر آنے کی اجازت دے دی گئی تھی تو پھر تم اندر کیوں نہیں آئے؟ ہم نے کہا اور تو کوئی بات نہ تھی ہم نے سوچا شاید گھر میں کوئی سویا ہوا ہو۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا تم نے ام عبد کے بیٹے اہل خانہ کے متعلق غفلت کا گمان کیسے کیا؟ اس کے بعد پھر انہوں نے تسبیح پڑھنی

طَلَعَتْ فَنَظَرَتْ وَإِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَقَالَنَا يَوْمَنَا هَذَا فَقَالَ مَهْدِيٌّ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوبِنَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ كُلَّهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّا لَقَدْ سَمِعْنَا الْقَرَائِنَ وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقَرَائِنَ الَّتِي كَانَ يَقْرَؤُهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حم. البخاري (٥٠٤٣)

شروع کر دی' حتیٰ کہ جب انہوں نے گمان کیا کہ سورج طلوع ہو گیا ہے تو انہوں نے (اپنی   سے) کہا جاؤ دیکھو کیا سورج طلوع ہو گیا ہے؟   دیکھ کر آئی تو ابھی سورج طلوع نہیں ہوا تھا وہ پھر تسبیح میں مشغول ہو گئے' پھر جب ان کا گمان ہوا کہ اب سورج طلوع ہو گیا ہے تو انہوں نے (اپنی   سے) کہا جاؤ دیکھو کیا سورج طلوع ہو گیا ہے؟   دیکھ کر آئی تو سورج طلوع ہو چکا تھا۔ آپ نے کہا "اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے آج ہمیں معاف فرمایا"۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا: "اور ہمیں ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہلاک نہیں کیا"۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا میں نے گزشتہ شب پوری مفصل پڑھی ہے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا تم نے اس طرح پڑھا ہے جیسے کوئی جلدی جلدی شعر پڑھتا ہے۔ بے شک ہم نے قرآن مجید سنا ہے اور مجھے وہ متماثل سورتیں یاد ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے۔ اٹھارہ سورتیں مفصل سے اور دو سورتیں آل حم سے۔

١٩٠٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِنَّ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ. مسلم تحفة الاشراف (٩٣٠٩)

شقیق کہتے ہیں کہ بنو بجیلہ سے ایک شخص حضرت ابن مسعود کے پاس آیا جس کو نہیک بن سنان کہتے تھے اور کہنے لگا میں ایک رکعت میں مفصل پڑھتا ہوں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس طرح (تیزی سے) پڑھتے ہو جس طرح شعر پڑھتے ہیں' میں ان متماثل سورتوں کو جانتا ہوں جن میں سے دو سورتوں کو رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔

١٩١٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ. البخاري (٧٧٥) النسائي (١٠٠٤)

ابو وائل کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے آج رات پوری مفصل ایک رکعت میں پڑھی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے اس طرح (تیزی سے) پڑھا ہے جس طرح شعر پڑھتے ہیں پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ان متماثل سورتوں کو جانتا ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ ملا کر پڑھتے تھے۔ پھر حضرت ابن مسعود نے بیس سورتیں ذکر کیں۔ دو دو سورتیں ایک رکعت میں۔

۵۰۔ بَابُ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَةِ

قراءت کے متعلقات

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَهُوَ يُعَلِّمُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ أَدَالًا أَمْ ذَالًا قَالَ بَلْ دَالًا سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مُدَّكِرٍ دَالًا.

البخاری (٤٨٦٩ - ٤٨٧٠ - ٤٨٧١ - ٤٨٧٢ - ٤٨٧٣ - ٣٣٤١ - ٣٣٤٥) ابوداؤد (٣٩٩٤) الترمذی (٢٩٣٧)

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس نے اسود بن یزید سے سوال کیا درآں حالیکہ وہ مسجد میں قرآن مجید کی تعلیم دے رہے تھے۔ "فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ" میں دال پڑھتے ہو یا ذال؟ انہوں نے کہا دال۔ اور بتایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے مدکر دال کے ساتھ سنا ہے۔

۱۹۱۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ. سابقہ (۱۹۱۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھتے تھے۔

۱۹۱۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَنَا الشَّامَ فَأَتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ فِيكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ نَعَمْ أَنَا قَالَ فَكَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ وَأَنَا وَاللَّهِ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُهَا وَلَكِنْ هَؤُلَاءِ يُرِيدُونَ أَنْ أَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ فَلَا أُتَابِعُهُمْ. ١٩١٤ ، ١٩١٣ ، ١٩١٤

البخاری (٣٧٤٢ - ٣٧٤٣ - ٣٧٦١ - ٦٢٧٨) الترمذی (٢٩٣٩)

علقمہ کہتے ہیں کہ ہم شام گئے تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور فرمایا تمہارے پاس کوئی شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں پڑھنے والا ہے؟ میں نے کہا میں ہوں۔ انہوں نے پوچھا تم نے اس آیت کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کس طرح سنا ہے: "وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى" میں نے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس طرح پڑھتے تھے: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى والذكر والانثى۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم! میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں وما خلق الذكر والانثى پڑھوں مگر میں نہیں مانتا۔

۱۹۱٤۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَى عَلْقَمَةُ الشَّامَ فَدَخَلَ مَسْجِدًا فَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى حَلْقَةٍ فَجَلَسَ فِيهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَعَرَفْتُ فِيهِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ وَهَيْئَتَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي ثُمَّ قَالَ أَتَحْفَظُ كَمَا كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

سابقہ (۱۹۱۳)

ابراہیم کہتے ہیں کہ وہ شام میں علقمہ کے پاس گئے۔ مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھی اور لوگوں کے حلقہ میں بیٹھ گئے پھر ایک شخص آیا جسے دیکھ کر میں نے محسوس کیا کہ وہ ان لوگوں سے ناراض ہے۔ وہ آ کر میرے پہلو میں بیٹھ گیا اور پوچھا کیا تمہیں یاد ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کس طرح پڑھتے تھے؟ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

١٩١٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لِي مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ مِنْ أَيِّهِمْ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ هَلْ تَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأْ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى قَالَ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُهَا. سابقہ(١٩١٣)

علقمہ کہتے ہیں کہ میری حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا عراق کا۔ انہوں نے پوچھا: کس شہر کے ہو؟ میں نے کہا کوفہ کا۔ انہوں نے پوچھا: کیا تم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں پڑھتے ہو؟ میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى پڑھو میں نے پڑھا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى۔ وہ خوش ہوئے اور کہنے لگے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سورت اسی طرح سنی ہے۔

١٩١٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ نَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ الشَّامَ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ. سابقہ(١٩١٣)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٥١- بَابُ الْأَوْقَاتِ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيهَا

ان اوقات کا بیان جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے

١٩١٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. النسائی(٥٦٠)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔

١٩١٨- وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ دَاوُدُ نَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا مَنْصُورٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. البخاری(٥٨١) ابوداود(١٢٧٦) الترمذی(١٨٣) النسائی(٥٦١) ابن ماجہ(١٢٥٠)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے متعدد اصحاب' خصوصاً حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جو مجھے بہت عزیز ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

١٩١٩- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ نَا

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اور سعید اور ہشام کی روایت میں یہ اضافہ ہے۔ صبح کے بعد تاوقتیکہ سورج

عبد الاعلى قال نا سعيد ح وحدثنا اسحق بن ابرهيم قال انا معاذ بن هشام قال حدثني ابي كلهم عن قتادة بهذا الاسناد غير ان في حديث سعيد وهشام بعد الصبح حتى تشرق الشمس. سابقہ(۱۹۱۸)

نہ چکے۔

۱۹۲۰- وحدثني حرملة بن يحيى قال نا ابن وهب قال اخبرني يونس ان ابن شهاب اخبره قال اخبرني عطاء بن يزيد الليثي انه سمع ابا سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لا صلوة بعد صلوة العصر حتى تغرب الشمس ولا صلوة بعد صلوة الفجر حتى تطلع الشمس. البخاری(۵۸۶)النسائی(۵٦٦)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز نہیں اور نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں۔

۱۹۲۱- حدثنا يحيى بن يحيى قال قرات على مالك عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله ﷺ قال لا يتحرى احدكم فيصلي عند طلوع الشمس ولا عند غروبها. البخاری(۵۸۲-۵۸۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص طلوع آفتاب کے وقت نماز کا قصد کرے نہ غروب آفتاب کے وقت۔

۱۹۲۲- وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا وكيع ح وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال نا ابي ومحمد بن بشر قالوا جميعا نا هشام عن ابيه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ لا تحروا بصلوتكم طلوع الشمس ولا غروبها فانها تطلع بقرني شيطان.

البخاری(۵۸۲-۳۲۷۳)النسائی(۵۷۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طلوع آفتاب کے وقت نماز کا قصد کرو نہ غروب آفتاب کے وقت، کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے۔

۱۹۲۳- وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا وكيع ح وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال نا ابي وابن بشر قالوا جميعا نا هشام عن ابيه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ اذا بدا حاجب الشمس فاخروا الصلوة حتى تبرز واذا غاب حاجب الشمس فاخروا الصلوة حتى تغيب. سابقہ(۱۹۲۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سورج کی ٹکیا ظاہر ہو جائے تو نماز کو اس وقت تک موقوف رکھو جب تک سورج اچھی طرح ظاہر نہ ہو جائے، اور جب سورج کی ٹکیا غائب ہو جائے تو نماز کو اس وقت تک موقوف رکھو جب تک سورج مکمل غائب نہ ہو جائے۔

۱۹۲٤- وحدثنا قتيبة بن سعيد قال نا ليث عن خير بن نعيم الحضرمي عن عبد الله بن هبيرة عن ابي تميم الجيشاني عن ابي بصرة الغفاري رضي الله عنه قال صلى بنا رسول الله ﷺ العصر بالمخمص فقال ان

حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام مخمص میں ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھی اور فرمایا: تم سے پہلی امتوں پر بھی یہ نماز پیش کی گئی تھی لیکن انہوں نے اسے ضائع کر دیا لہٰذا جو اس کی حفاظت کرے

هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ. النسائي(٥٢٠)

کو اس کو دوگنا اجر ملے گا اور عصر کے بعد اس وقت تک کوئی نماز جائز نہیں ہے جب تک ستارے طلوع نہ ہو جائیں۔

١٩٢٥- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ. ساجد(١٩٢٤)

ایک اور سند سے یہ روایت منقول ہے جس میں حضرت ابوبصرہ غفاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز عصر پڑھائی پھر حسب سابق روایت ہے۔

١٩٢٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُلَيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ اَنْ نَّقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ. ابوداؤد(٣١٩٢) الترمذي(١٠٣٠) النسائي(٥٥٩-٥٦٤-٢٠١٢) ابن ماجه(١٥١٩)

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے اور اموات کو دفن کرنے سے روکتے تھے: ایک طلوع آفتاب کے وقت جب تک وہ بلند نہ ہو جائے' دوسرے ٹھیک دوپہر کے وقت تاوقتیکہ زوال نہ ہو جائے' تیسرے غروب آفتاب کے وقت تاوقتیکہ وہ مکمل غروب نہ ہو جائے۔

٥٢- بَابُ اِسْلَامِ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ

عمرو بن عبسہ کے اسلام کا بیان

١٩٢٧- وَحَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالَ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ عِكْرِمَةُ وَلَقِيَ شَدَّادٌ اَبَا اُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ وَصَحِبَ اَنَسًا اِلَى الشَّامِ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ فَضْلًا وَخَيْرًا عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنْتُ وَاَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَظُنُّ اَنَّ النَّاسَ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَاَنَّهُمْ لَيْسُوْا عَلٰى شَيْءٍ وَهُمْ يَعْبُدُوْنَ الْاَوْثَانَ قَالَ فَسَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ اَخْبَارًا فَقَعَدْتُ عَلٰى رَاحِلَتِيْ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَخْفِيًا جُرَاءُ عَلَيْهِ قَوْمُهٗ فَتَلَطَّفْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ مَا اَنْتَ قَالَ اَنَا نَبِيٌّ قُلْتُ وَمَا نَبِيٌّ قَالَ اَرْسَلَنِيَ اللّٰهُ فَقُلْتُ وَبِاَيِّ شَيْءٍ اَرْسَلَكَ

عمرو بن عبسہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں گمان کرتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں اور ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے وہ سب بتوں کی پرستش کرتے تھے میں نے ایک شخص کے متعلق سنا کہ وہ مکہ میں ہے اور بہت سی خبریں بیان کرتا ہے۔ میں ایک سواری پر بیٹھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا' کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ چھپے ہوئے ہیں اور آپ کی قوم آپ پر دلیر ہو رہی ہے پھر میں ایک حیلہ کر کے آپ کے پاس مکہ میں پہنچا' میں نے کہا: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نبی ہوں! میں نے پوچھا نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو کونسا پیغام دے کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے صلہ رحمی' بت شکنی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ

قَالَ أَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ وَأَنْ يُوَحَّدَ
اللّٰهُ لَا يُشْرَكُ بِهِ شَيْءٌ قُلْتُ لَهُ فَمَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا
قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قَالَ وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ أَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا مِمَّنْ اٰمَنَ بِهِ فَقُلْتُ إِنِّيْ مُتَّبِعُكَ قَالَ إِنَّكَ لَا
تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا أَلَا تَرٰى حَالِيْ وَحَالَ النَّاسِ
وَلٰكِنِ ارْجِعْ إِلٰى أَهْلِكَ فَإِذَا سَمِعْتَ بِيْ قَدْ ظَهَرْتُ
فَأْتِنِيْ قَالَ فَذَهَبْتُ إِلٰى أَهْلِيْ وَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
الْمَدِيْنَةَ وَكُنْتُ فِيْ أَهْلِيْ فَجَعَلْتُ أَتَخَبَّرُ الْأَخْبَارَ وَأَسْأَلُ
النَّاسَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى قَدِمَ عَلَيَّ نَفَرٌ مِّنْ أَهْلِ
يَثْرِبَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَقُلْتُ مَا فَعَلَ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ
قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوا النَّاسُ إِلَيْهِ سِرَاعٌ وَقَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَلَمْ
يَسْتَطِيْعُوْا ذٰلِكَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَعْرِفُنِيْ قَالَ نَعَمْ أَنْتَ الَّذِيْ لَقِيْتَنِيْ بِمَكَّةَ قَالَ
فَقُلْتُ بَلٰى فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ عَمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ
وَأَجْهَلُهُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ
أَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا
تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا
الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى
يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ حِيْنَئِذٍ
تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ
مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ
الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ
شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِيْ عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ
فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَ
فِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ
إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ
يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ
مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ
أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

کرنے کے پیغام کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں نے پوچھا: اس دین میں آپ کے ساتھ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: آزاد اور غلام" راوی کہتے ہیں کہ ان دنوں ایمان لانے والوں میں آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت بلال تھے۔ حضرت عمرو کہتے ہیں: میں نے کہا لاریب میں آپ کی پیروی کروں گا۔ آپ نے فرمایا: اس وقت تم اس کی طاقت نہیں رکھتے' کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ آج لوگ میرے ساتھ کس طرح سلوک کر رہے ہیں؟ اس وقت تم اپنے گھر جاؤ البتہ جس وقت تم یہ سن لو کہ مجھے غلبہ حاصل ہو گیا ہے اس وقت میرے پاس آ جانا' حضرت عمرو کہتے ہیں میں اپنے گھر چلا گیا اور رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ میں اپنے گھر میں تھا اور آپ کی مدینہ میں تشریف آوری کے بعد آپ کے متعلق لوگوں سے معلومات حاصل کرتا رہتا تھا حتیٰ کہ مدینہ سے کچھ لوگ میرے پاس آئے' میں نے ان سے پوچھا کہ جو صاحب مدینہ آئے ہیں ان کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا لوگ تیزی سے ان کی دعوت قبول کر رہے ہیں ان کی قوم نے انہیں قتل کرنا چاہا تھا مگر وہ اس پر قادر نہ ہو سکے' پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم وہی شخص ہو جو مجھ سے مکہ میں ملے تھے میں نے کہا ہاں! پھر میں نے کہا یا نبی اللہ! مجھے ان چیزوں کے متعلق بتلایئے جو آپ کو اللہ نے بتلائی ہیں اور جنہیں میں نہیں جانتا! مجھے نماز کے متعلق بتلایئے" آپ نے فرمایا: صبح کی نماز پڑھو اور اس کے بعد اس وقت تک نماز نہ پڑھو جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو جائے' کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں پھر نماز پڑھو' کیونکہ اس وقت نماز کی فرشتے گواہی دیں گے حتیٰ کہ سایہ نیزے کے برابر ہو جائے۔ اس کے بعد نماز سے رک جاؤ۔ کیونکہ اس وقت جہنم جھونکی جاتی ہے پھر جب سورج ڈھل جائے تو عصر تک نماز پڑھو اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں پھر (عصر کے بعد) نماز سے رک جاؤ یہاں تک کہ سورج

إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ قَدَمَيْهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبَا أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ يَا عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ انْظُرْ مَا تَقُولُ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ يُعْطَى هٰذَا الرَّجُلُ فَقَالَ عَمْرٌو يَا أَبَا أُمَامَةَ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَرَقَّ عَظْمِي وَاقْتَرَبَ أَجَلِي وَمَا بِي حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَبَدًا وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٠٧٥٩)

غروب ہو جائے کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت کفار اس کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! مجھے وضو کے متعلق بتلایئے! آپ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی ثواب کی نیت سے وضو کرتا ہے' کلی کرتا ہے' ناک میں پانی ڈالتا ہے' ناک صاف کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے چہرے' منہ اور نتھنوں کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے' پھر جب وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چہرہ دھوتا ہے تو داڑھی کے اطراف سے اس کے چہرے کے گناہ پانی کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں۔ پھر جب وہ کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ اس کے ہاتھوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں پھر جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو بالوں کے سروں سے اس کے سر کے گناہ پانی کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں اور جب وہ ٹخنوں سمیت پاؤں دھوتا ہے تو پوروں سے لے کر ٹخنوں تک اس کے گناہ پانی سے جھڑ جاتے ہیں' پھر اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے جس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثناء اور تعظیم کرے جو اس کی شان کے لائق ہے اور خالی الذہن ہو کر اللہ عزوجل کی عبادت کی طرف متوجہ رہے تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے ابھی جنم دیا ہو' پھر حضرت عمرو بن عبسہ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابو امامہ کو سنائی تو حضرت ابو امامہ نے ان سے کہا: اے عمرو بن عبسہ! دیکھو تم کیا کہہ رہے ہو' کیا ایک ہی جگہ ایک شخص کو اتنا اجر مل جائے گا؟ تو حضرت عمرو بن عبسہ نے کہا اے ابو امامہ! میں بوڑھا ہو گیا ہوں' میری ہڈیاں گل گئیں اور موت قریب آ چکی ہے۔ اس حال میں مجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) پر جھوٹ باندھنے کی کیا ضرورت ہے؟ اگر میں نے اس حدیث کو دو تین بار تو کجا سات بار سے بھی نہ سنا ہوتا تو میں اس کو کبھی بیان نہ کرتا! لیکن میں نے اس کو سات بار سے بھی زیادہ سنا ہے۔

٥٣-بَابُ لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا

طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرنا

١٩٢٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ وَهِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُتَحَرَّى طُلُوعُ الشَّمْسِ وَغُرُوبُهَا. النسائی (٥٦٩)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ حضرت عمر کو وہم ہو گیا ہے' رسول اللہ ﷺ نے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا تھا۔

١٩٢٩- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَدَعْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَتُصَلُّوا عِنْدَ ذٰلِكَ. مسلم تحفة الاشراف (١٦١٦٠)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی عصر کے بعد کی دو رکعت نہیں چھوڑیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز کا قصد نہ کرو۔

٥٤- بَابُ مَعْرِفَةِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيهِمَا النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ

نبی پاک ﷺ کا نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کی پہچان

١٩٣٠- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّيهِمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَكُنْتُ أَصْرِفُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى عَنْهَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي لَهُ تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت عبدالرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور کہا: ہم سب کی طرف سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سلام کہنا اور ان سے عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کے متعلق سوال کرنا' اور کہنا کہ ہمیں یہ بتلایا گیا ہے کہ آپ عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتی ہیں اور ہم تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے سے منع کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس نے کہا میں حضرت عمر کے ساتھ مل کر لوگوں کو اس نماز سے روکتا تھا' کریب کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان تک آپ کا پیغام پہنچایا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھنا۔ میں ان حضرات کے پاس گیا اور انہیں حضرت عائشہ کا جواب بتلایا' انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس وہی پیغام دے کر بھیج دیا جس پیغام کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں

أَسْمَعُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ قَالَتْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي أُنَاسٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ.

البخاري(١٢٣٣--٤٣٧٠) ابوداؤد(١٢٧٣)

نے رسول اللہ ﷺ کو عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرماتے ہوئے سنا تھا۔ پھر میں نے ایک دن آپ کو عصر کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جس وقت میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھ چکے تھے پھر آپ میرے پاس تشریف لائے وہاں میرے پاس انصار کے قبیلہ بنو حرام کی کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں' آپ نے دو رکعت نماز پڑھی' میں نے آپ کی طرف ایک بھیجی۔ میں نے اس سے کہا حضور کے پہلو میں کھڑی ہونا پھر آپ سے گزارش کرنا کہ ام سلمہ عرض کرتی ہیں' یا رسول اللہ! میں نے سنا تھا کہ آپ ان دو رکعات سے منع فرماتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ آپ یہ دو رکعت پڑھ رہے ہیں پھر اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جانا' حضرت ام سلمہ نے فرمایا اس نے ایسا ہی کیا' حضور نے ہاتھ سے اشارہ کیا وہ پیچھے ہٹ گئی آپ نے فارغ ہونے کے بعد فرمایا: اے ابو امیہ کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد دو رکعت نماز کے متعلق سوال کیا ہے اس کا سبب یہ تھا کہ بنو عبد القیس کے کچھ لوگ آ کر مجھ سے اسلام کے متعلق سوال کر رہے تھے جس کی مشغولیت کی وجہ سے میں ظہر کے بعد کی دو رکعت سنت نہیں پڑھ سکا تھا (یعنی یہ دو رکعت' ظہر کی دو سنتوں کی قضا تھی)۔

١٩٣١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ إِنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَثْبَتَهُمَا وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا قَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي دَاوَمَ عَلَيْهَا. النسائي(٥٧٧)

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعتوں کے بارے میں سوال کیا جنہیں رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد پڑھا کرتے تھے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ان دو رکعتوں کو عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے پھر ایک مرتبہ آپ کو کوئی کام ہوا یا آپ بھول گئے تو آپ نے عصر کے بعد وہ نماز پڑھی' پھر آپ اس کو پڑھتے رہے اور رسول اللہ ﷺ جو نماز پڑھتے تھے اس کو دائمی پڑھتے تھے۔

١٩٣٢ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس عصر کے بعد کی دو رکعات کو کبھی ترک نہیں کیا۔

الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٧٧٢-١٦٩٩٦)

١٩٣٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ أَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِي قَطُّ سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

البخاری (۵۹۲) النسائی (۵۷٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس دو نمازیں کبھی ترک نہیں کیں ظاہراً نہ خفیہ۔ دو رکعت فجر سے پہلے اور دو رکعت عصر کے بعد۔

١٩٣٤- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهُ الَّذِي كَانَ يَكُونُ عِنْدِي إِلَّا صَلَّاهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِي تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

البخاری (۵۹۳) ابو داؤد (۱۲۷۹) النسائی (۵۷۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کی باری میرے گھر ہوتی تھی آپ یہ نماز پڑھتے تھے یعنی عصر کے بعد دو رکعت۔

٥٥- بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

نماز مغرب سے پہلے دو رکعتوں کا بیان

١٩٣٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَضْرِبُ الْأَيْدِي عَلٰى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّي عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَّاهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَانَا.

ابو داؤد (۱۲۸۲)

مختار بن فلفل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان نفلوں کے متعلق پوچھا جو عصر کے بعد پڑھے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد نماز پڑھنے پر (افسوس سے) ہاتھ مارتے تھے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں غروب آفتاب کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھتے تھے میں نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ بھی یہ دو رکعت پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا آپ ہمیں ان دو رکعتوں کو پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے آپ ہمیں (اس کا) حکم دیتے تھے اور نہ منع فرماتے تھے۔

١٩٣٦- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں جب مؤذن مغرب کی اذان دیتا تو ہم لوگ ستونوں کی آڑ میں ہو کر دو رکعت نماز پڑھتے تھے حتیٰ کہ اگر کوئی نیا آدمی مسجد میں آتا تو بکثرت نماز پڑھنے کی وجہ سے یہ سمجھتا کہ نماز ہو چکی ہے۔

مُسْلِمٍ بِتَكْبِيرَةٍ مِنْ تَفْصِيلِهِمَا. مسلم تحفۃ الاشراف (١٠٥٨)

٥٦- بَابٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ

اذان اور تکبیر کے درمیان نماز کا بیان

١٩٣٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ. البخاری (٦٢٤-٦٢٧) ابوداؤد (١٢٨٣) الترمذی (١٨٥) النسائی (٦٨٠) ابن ماجہ (١١٦٢)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر اذان اور تکبیر کے درمیان نماز ہے۔ یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ دہرائے۔ تیسری بار فرمایا جس کا جی چاہے (یعنی یہ سنت مؤکدہ نہیں)۔

١٩٣٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ لِمَنْ شَاءَ. سابقہ (١٩٣٧)

ایک اور سند سے بھی حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ اسی طرح بیان کرتے ہیں مگر اس میں ہے کہ چوتھی بار فرمایا: جس کا جی چاہے۔

ف: خلفائے راشدین اور بکثرت صحابہ کرام ائمہ میں سے حضرت امام مالک اور حضرت امام ابوحنیفہ اور اکثر و بیشتر فقہاء کے نزدیک یہ دو رکعت مسنون نہیں ہیں۔

٥٧- بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کا بیان

١٩٣٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَ أُولٰئِكَ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ سَلَّمَ قَضٰى هٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً. البخاری (٤١٣٣) ابوداؤد (١٢٤٣) الترمذی (٥٦٤) النسائی (١٥٣٧)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خوف کے وقت ایک جماعت کے ساتھ ایک رکعت پڑھی جبکہ دوسری جماعت دشمن کے سامنے تھی (ایک رکعت پڑھنے کے بعد) وہ جماعت جاکر دشمن کے سامنے کھڑی ہو گی جہاں پہلے ان کے ساتھی کھڑے ہوئے تھے۔ پھر نبی ﷺ نے اس دوسری جماعت کو ایک رکعت پڑھائی اور نبی ﷺ نے سلام پھیر دیا پھر ہر ایک جماعت نے علیحدہ علیحدہ ایک ایک رکعت پڑھی۔

١٩٤٠- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَوْفِ وَيَقُولُ صَلَّيْتُهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى. مسلم تحفۃ الاشراف (٦٩٠٢)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ کے ساتھ (طریق مذکورہ سے) نماز خوف پڑھی ہے۔

١٩٤١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بعض ایام میں ایسی طور نماز خوف پڑھی کہ ایک

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهٖ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوْا وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاِذَا كَانَ خَوْفٌ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَصَلِّ رَاكِبًا اَوْ قَائِمًا تُوْمِئُ اِيْمَاءً.

البخاری(۹٤۳) النسائی(۱۵٤۱)

جماعت آپ کے ساتھ آ کر کھڑی ہوئی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے کھڑی رہی' پھر آپ نے اس جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جو آپ کے ساتھ تھی پھر (ایک رکعت پڑھنے کے بعد) یہ جماعت دشمن کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور وہ جماعت آ گئی آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھا دی' پھر دونوں جماعتوں نے ایک ایک رکعت نماز پڑھی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے جب خوف اس سے بڑھ جائے تو سواری پر یا کھڑے اشارے سے نماز پڑھیں۔

۱۹٤۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَّفَنَا صَفَّيْنِ صَفٌّ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ وَقَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَاَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ الَّذِيْ كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَسَلَّمْنَا جَمِيْعًا قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمَا يَصْنَعُ حَرَسُكُمْ هٰؤُلَاءِ بِاُمَرَائِهِمْ.

النسائی(۱۵٤٦)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نماز خوف کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا' ہم نے دو صفیں قائم کیں' ایک صف رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھی درآں حالیکہ دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھا۔ نبی ﷺ نے تکبیر تحریمہ کہی اور سب نے تکبیر کہی پھر ہم سب نے آپ کے رکوع پر رکوع کیا اور جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم سب نے سر اٹھایا پھر آپ سجدے میں گئے اور آپ کے ساتھ کھڑی ہوئی صف نے سجدہ کیا اور دوسری صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی۔ پھر جب آپ سجدہ کر چکے اور آپ کے ساتھ کھڑی ہوئی صف نے بھی سجدہ کر لیا تو یہ صف جا کر (دشمن کے سامنے) کھڑی ہو گئی اور وہ صف آ کر آپ کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور سب نے رکوع کیا' پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور ہم سب نے سر اٹھایا' پھر آپ سجدہ میں گئے اور وہ صف سجدہ میں گئی جو پہلی رکعت میں مؤخر تھی' درآں حالیکہ دوسری صف دشمن کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔ جب نبی ﷺ اور آپ کے ساتھ کھڑی صف نے سجدہ کر لیا تو نبی ﷺ اور ہم سب نے سلام پھیر دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس طرح آج کل تمہارے محافظ تمہارے سرداروں کے ساتھ کرتے ہیں۔

۱۹٤۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَوْمًا مِّنْ جُهَيْنَةَ فَقَاتَلُوْنَا قِتَالًا شَدِيْدًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قبیلہ جہینہ کی ایک جماعت سے جہاد کیا۔ انہوں نے ہم سے بہت سخت لڑائی لڑی جب ہم ظہر کی

فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ لَوْ مِلْنَا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً لَاقْتَطَعْنَاهُمْ فَأَخْبَرَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَقَالُوا إِنَّهُ سَتَأْتِيهِمْ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنَ الْأَوْلَادِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَالَ صَفَّنَا صَفَّيْنِ وَالْمُشْرِكُونَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَالَ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الثَّانِي فَقَامُوا مَقَامَ الْأَوَّلِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الثَّانِي ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ ثُمَّ خَصَّ جَابِرٌ أَنْ قَالَ كَمَا يُصَلِّي أُمَرَاؤُكُمْ هَؤُلَاءِ.

مسلم تحفة الاشراف (٢٧٢٧)

نماز پڑھ رہے تھے تو مشرکین نے آپس میں کہا ان پر یکبارگی حملہ کر کے ان کو ختم کر دو حضرت جبرائیل نے نبی ﷺ کو اس خبر سے مطلع کیا اور آپ نے ہم کو بتلایا اور مشرکین نے کہا کہ ان کی اب وہ نماز آنے والی ہے جو ان کو اولاد سے بھی زیادہ عزیز ہے جب عصر کا وقت آیا تو آپ نے ہماری دو صفیں کر دیں درآں حالیکہ ہمارے اور قبلہ کے درمیان مشرکین حائل تھے نبی ﷺ نے تکبیر تحریمہ کہی اور ہم نے تکبیر کہی آپ نے رکوع کیا اور ہم نے رکوع کیا' آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ صف اول نے سجدہ کیا اور جب سب کھڑے ہو گئے تو صف ثانی نے سجدہ کر لیا پھر صف اول پیچھے چلی گئی اور صف ثانی آگے گئی اور یہ لوگ پہلی صف کی جگہ کھڑے ہو گئے' پھر رسول اللہ ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور ہم نے اللہ اکبر کہا' اور آپ نے رکوع کیا اور ہم نے رکوع کیا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ صف اول نے سجدہ کیا' اور دوسری صف کھڑی رہی' پھر جب آپ نے سجدہ کر لیا تو دوسری صف نے سجدہ کیا پھر سب بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے ان پر سلام پھیر دیا' ابو الزبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر نے کہا جیسا کہ آج کل تمہارے امراء نماز پڑھاتے ہیں۔

١٩٤٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فَصَفَّهُمْ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّمُوا وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ تَخَلَّفُوا رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ.

البخاري (٤١٢٩-٤١٣١) ابوداؤد (١٢٣٧-١٢٣٨-١٢٣٩)
الترمذي (٥٦٥) النسائي (١٥٣٥) ابن ماجه (١٢٥٩)

حضرت صالح بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز خوف پڑھائی آپ نے اپنے پیچھے دو صفیں بنائیں جو آپ کے قریب صف تھی اس کو ایک رکعت نماز پڑھائی پھر آپ کھڑے رہے حتیٰ کہ پچھلی صف نے ایک رکعت نماز پڑھ لی پھر وہ آگے آ گئے اور اگلی صف جو پہلے آگے تھی پیچھے چلی گئی پھر آپ نے اس صف کو ایک رکعت نماز پڑھائی پھر آپ بیٹھ گئے حتیٰ کہ پیچھے والوں نے ایک رکعت پڑھ لی پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

١٩٤٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ رَضِيَ

حضرت صالح بن خوات رضی اللہ عنہ اس صحابی سے نقل کرتے ہیں جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ ذات

اللَّهُ عَنْهُ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ إِنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ وَصَلَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ.

سابقہ (۱۹٤٤)

الرقاع میں نماز خوف پڑھی تھی کہ ایک جماعت نے صف باندھی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور دوسری جماعت دشمن کے سامنے کھڑی رہی۔ آپ نے اپنے قریب والی صف کے ساتھ ایک رکعت نماز پڑھی پھر آپ کھڑے رہے اور اس صف نے اپنی نماز پوری کی پھر وہ جا کر دشمن کے سامنے کھڑے ہو گئے اور دوسری جماعت آئی اور آپ نے اس جماعت کو دوسری رکعت پڑھائی پھر آپ بیٹھے رہے اور انہوں نے اپنی نماز پوری کی پھر آپ نے سب کے ساتھ سلام پھیر دیا۔

١٩٤٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَتَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَغْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ قَالَ فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرَ فَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ.

البخاری (٤١٣٩)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذات الرقاع گئے اور رسول اللہ ﷺ کو ایک سایہ دار درخت کے نیچے ٹھہرایا۔ رسول اللہ ﷺ کی تلوار درخت کے اوپر لٹکی ہوئی تھی۔ مشرکین میں سے ایک شخص آیا اس نے نبی ﷺ کی تلوار اٹھا کر سونت لی اور رسول اللہ ﷺ سے کہا: کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ آپ نے فرمایا نہیں! اس نے کہا: تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا مجھے تم سے اللہ تعالیٰ بچائے گا! رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے اس کو دھمکایا اس نے تلوار میان میں ڈال کر اس کو لٹکا دیا۔ اتنے میں اذان ہوئی آپ نے ایک جماعت کو دو رکعت نماز پڑھائی۔ وہ پیچھے چلے گئے پھر آپ نے دوسری جماعت کو دو رکعت نماز پڑھائی۔ رسول اللہ ﷺ کی چار رکعت ہوگئیں اور قوم کی دو دو رکعت ہوگئیں۔

١٩٤٧- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ.

سابقہ (١٩٤٦)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو دو رکعت پڑھائیں پھر دوسری جماعت کو دو رکعت پڑھائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے چار رکعات پڑھیں اور قوم نے دو دو رکعت پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۷-کِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کا بیان

۰۰-بَابُ کِتَابِ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کا بیان

۱۹۴۸-حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَا أَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۸۳۰۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز جمعہ کے لیے جانا چاہے تو غسل کرے۔

۱۹۴۹-حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ. البخاری (۸۹۴) النسائی (۱۴۰۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درآں حالیکہ آپ منبر پر کھڑے تھے۔ تم میں سے جو شخص نماز جمعہ کے لیے آئے وہ غسل کرے۔

۱۹۵۰-وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ. سابقہ (۱۹۴۹)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۹۵۱-وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۰۰۹)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۹۵۲-وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَاهُ عُمَرُ أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ فَقَالَ إِنِّيْ شُغِلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِيْ حَتَّى سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَلَمْ أَزِدْ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوْءَ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ. البخاری (۸۷۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی آئے حضرت عمر نے پکار کر ان سے کہا یہ کون سا آنے کا وقت ہے؟ انہوں نے کہا آج میں مصروف تھا گھر پہنچا ہی تھا میں نے اذان سنی اس کے بعد صرف اتنی تاخیر کی کہ وضو کیا۔ حضرت عمر نے فرمایا اور وضو پر اقتصار کرنا بھی (تو باعث ملامت ہے) حالانکہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ غسل کا حکم دیا کرتے تھے۔

۱۹۵۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَعَرَّضَ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَأَخَّرُونَ بَعْدَ النِّدَاءِ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا زِدْتُ حِينَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ أَنْ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءَ أَيْضًا أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ. البخاری (۸۸۲) ابوداؤد (۳۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ ناگاہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آ گئے حضرت عمر نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو اذان کے بعد تاخیر سے آتے ہیں! حضرت عثمان نے کہا اے امیر المؤمنین! اذان کے بعد میں نے بلا تاخیر وضو کیا اور پھر مسجد میں آ گیا حضرت عمر نے فرمایا اور وضو پر اکتفار کرنا (بھی تو باعث ملامت ہے) کیا تم لوگوں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا جب تم میں سے کوئی شخص نماز جمعہ کے لیے آئے تو غسل کرے۔

۱- بَابُ وُجُوبِ غُسْلِ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کے غسل کا بیان

۱۹۵٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ.

البخاری (۸۵۸-۸۹۵-۲۶۶۵) ابوداؤد (۳٤۱) النسائی (۱۳۷٦) ابن ماجہ (۱۰۸۹)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل کرنا واجب ہے۔

۱۹۵۵- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَمِنَ الْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْعَبَاءِ وَيُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ فَتَخْرُجُ مِنْهُمُ الرِّيحُ فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا.

البخاری (۹۰۲) ابوداؤد (۱۰۵۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ اپنے گھروں اور بالائی علاقوں سے باری باری جمعہ پڑھنے کے لیے آتے تھے وہ عبا پہن کر آتے تھے جس پر گرد وغبار پڑتا رہتا تھا اور اس سے بدبو آتی تھی۔ ان میں سے کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا دراں حالیکہ آپ میرے پاس تھے آپ نے فرمایا: کاش تم لوگ اس دن غسل کرلیا کرو۔

۱۹۵٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ أَهْلَ عَمَلٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ كُفَاةٌ فَكَانُوا يَكُونُ لَهُمْ تَفَلٌ فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگوں کے پاس نوکر تو تھے نہیں خود کام کاج کرتے تھے (اس وجہ سے) ان سے بدبو آنے لگی تو ان سے کہا گیا کاش تم لوگ جمعہ کے دن غسل کرلیتے۔

البخاري(٩٠٣)ابوداود(٣٥٢)

٢- بَابُ الطِّيبِ وَالسِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کے روز خوشبو لگانے اور مسواک کرنے کا بیان

١٩٥٧- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ وَبُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَسِوَاكٌ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ فِي الطِّيبِ وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل کرنا' مسواک کرنا اور حسب استطاعت خوشبو لگانا واجب ہے خواہ وہ خوشبو عورت کے ساتھ مختص ہو۔

البخاري(٨٨٠)ابوداود(٣٤٤)النسائي(١٣٧٤-١٣٨٣)

١٩٥٨- حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ طَاوُسٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَيَمَسُّ طِيبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے غسل جمعہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث ذکر کی۔ طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تیل یا خوشبو لگائے خواہ اس کی اہلیہ کی ہو حضرت عباس نے فرمایا اس بات کو میں نہیں جانتا۔

البخاري(٨٨٥)

١٩٥٩- وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

سابقه(١٩٥٨)

١٩٦٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ ہفتہ میں ایک بار غسل کرے اور اپنا سر اور جسم دھوئے۔

البخاري(٨٩٨-٣٤٨٧-٨٩٧)النسائي(١٣٦٦)

١٩٦١- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کرے

السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ.

البخاری (٨٨١) ابوداؤد (٣٥١) الترمذی (٤٩٩) النسائی (١٣٨٧)

اور پھر مسجد میں جائے گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک اونٹ کا صدقہ کیا اور جو شخص دوسری ساعت میں گیا گویا کہ اس نے راہِ خدا میں ایک گائے کا صدقہ کیا۔ اور جو شخص تیسری ساعت میں گیا گویا کہ اس نے راہِ خدا میں ایک مینڈھا صدقہ کیا اور جو شخص چوتھی ساعت میں گیا گویا کہ اس نے ایک مرغی کا صدقہ کیا اور جو شخص پانچویں ساعت میں گیا گویا کہ اس نے ایک انڈے کا صدقہ کیا۔ جب امام آ جاتا ہے تو فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔

٣- بَابٌ فِي الْإِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْخُطْبَةِ

جمعۃ المبارک کے خطبہ میں کسی کو چپ کرانے کا بیان

١٩٦٢- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ. البخاری (٣٩٤) الترمذی (٥١٢) النسائی (١٤٠٠-١٤٠١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے جمعہ کے دن دورانِ خطبہ اپنے ساتھی سے کہا "چپ ہو جاؤ" تو تم نے لغو کام کیا۔

١٩٦٣- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

سابقہ (١٩٦٢)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

١٩٦٤- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٢١٨١)

ایک اور سند سے بھی اس قسم کی روایت منقول ہے۔

١٩٦٥- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے جمعہ کے دن دورانِ خطبہ اپنے ساتھی سے کہا "چپ ہو جاؤ" تو تم نے لغو کام کیا۔

وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَيْتَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ هِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هُوَ فَقَدْ لَغَوْتَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٧١٠)

٤- بَابٌ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کی خاص ساعت کا بیان

١٩٦٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ زَادَ قُتَيْبَةُ فِي رِوَايَتِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا.

البخاري (٩٣٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے جس کو مسلمان بندہ نماز کے دوران پالے تو اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا سوال کرے گا اس کو پالے گا۔ راوی نے ہاتھ کے اشارہ سے اس ساعت کی کمی کو بیان کیا۔

١٩٦٧- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا وَيُزَهِّدُهَا.

البخاري (٦٤٠٠) النسائي (١٤٣١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہوتی ہے جس کو جو بندہ مسلم پالے درآں حالیکہ وہ کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہو وہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائے گا۔ راوی ہاتھ سے اس وقت کی کمی کا اشارہ کرتے اور اس کی طرف رغبت دلاتے تھے۔

١٩٦٨- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٤٧١)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

١٩٦٩- وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

البخاري (٥٢٩٤)

ایک دیگر سند کے ساتھ بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

١٩٧٠- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ نَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٣٧٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے جس کو جو مسلمان پائے اور اللہ عزوجل سے جو بھی سوال کرے اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتا ہے اور یہ ساعت بہت تھوڑی دیر رہتی ہے۔

١٩٧١- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند سے بھی

معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة عن النبي ﷺ ولم يقل وهي ساعة خفيفة. مسلم تحفة الاشراف (١٤٧٤٩)

اسی طرح روایت ہے لیکن اس میں ساعت خفیفہ کے الفاظ نہیں ہیں۔

١٩٧٢- وحدثني ابو الطاهر وعلي بن خشرم قالا نا ابن وهب عن مخرمة بن بكير ح وحدثنا هارون بن سعيد الايلي واحمد بن عيسى قالا نا ابن وهب قال نا مخرمة عن ابيه عن ابي بردة ابن ابي موسى الاشعري رضي الله عنه قال قال لي عبد الله بن عمر رضي الله عنهما اسمعت اباك يحدث عن رسول الله ﷺ في شان ساعة الجمعة قال قلت نعم سمعته يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول هي ما بين ان يجلس الامام الى ان تقضى الصلاة. ابوداؤد (١٠٤٩)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابو بردہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کیا تم نے اپنے والد سے ساعت جمعہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سنی ہے؟ وہ کہتے ہیں میں نے کہا ہاں! میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ساعت امام کے (خطبہ کے لیے) بیٹھنے سے لے کر نماز پڑھی جانے تک ہے۔

٥- باب فضل يوم الجمعة

جمعۃ المبارک کے دن کی فضیلت

١٩٧٣- وحدثني حرملة بن يحيى قال نا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب قال اخبرني عبد الرحمن الاعرج انه سمع ابا هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول الله ﷺ خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم عليه السلام وفيه ادخل الجنة وفيه اخرج منها. النسائی (١٣٧٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس بہترین دن میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے، جس دن میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، جس دن میں حضرت آدم علیہ السلام جنت میں داخل کیے گئے اور جس دن وہ جنت سے خارج کیے گئے۔

١٩٧٤- وحدثنا قتيبة بن سعيد قال نا المغيرة يعني الحزامي عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله عنه ان النبي ﷺ قال خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه ادخل الجنة وفيه اخرج منها ولا تقوم الساعة الا في يوم الجمعة. الترمذی (٤٨٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس بہترین دن میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے جس میں حضرت آدم کی پیدائش ہے۔ جس دن میں حضرت آدم جنت میں داخل کیے گئے جس دن وہ جنت سے خارج کیے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے دن قائم ہوگی۔

٦- باب هداية هذه الامة ليوم الجمعة

جمعہ کا تحفہ صرف امت مسلمہ کو ملا ہے

١٩٧٥- وحدثنا عمرو الناقد قال نا سفيان بن عيينة عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ نحن الآخرون ونحن السابقون يوم القيامة بيد ان كل امة اوتيت الكتاب من قبلنا واوتيناه من بعدهم ثم هذا اليوم الذي كتبه الله علينا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم سب سے آخر ہیں اور قیامت کے دن سب سے سابق ہوں گے البتہ تمام امتوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد کتاب دی گئی۔ پھر یہ دن (یعنی جمعہ کا) جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مقرر کر دیا ہے

هَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ الْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ. سابقہ (۱۹۶۰)

ہم کو ہی اللہ تعالیٰ نے اس دن کی ہدایت دی ہے لوگ اس دن میں ہمارے تابع ہیں یہود نے جمعہ کے بعد کے دن (ہفتہ) کو مقرر کیا اور نصاریٰ نے اس کے بعد کے دن کو (یعنی اتوار)۔

۱۹۷۶- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ وَالسَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمِثْلِهِ.
سابقہ (۱۹۶۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم آخر ہیں (بعثت کے اعتبار سے) اور قیامت کے دن سب سے سابق ہوں گے۔

۱۹۷۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ هَدَانَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَالْيَوْمَ لَنَا وَغَدًا لِلْيَهُوْدِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى.
مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۳۴۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم آخر ہیں اور قیامت کے دن اول ہوں گے اور ہم سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ البتہ ان لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد کتاب دی گئی انہوں نے آپس میں اختلاف کیا اور ان کے اختلاف میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں حق کی ہدایت کی۔ پس یہ (جمعہ) وہ دن ہے جس میں انہوں نے اختلاف کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دن کی ہدایت دی۔ آپ نے فرمایا: جمعہ کا دن ہم نے مقرر کیا ہے اور یہود نے اس سے اگلا دن اور نصاریٰ نے اس کے بعد کا دن (مقرر کیا ہے)۔

۱۹۷۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِيْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَهُمْ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ فَالْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۷۵۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ہم آخر ہیں اور قیامت کے دن سابق ہوں گے البتہ ان لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی۔ پس یہ (جمعہ) وہ دن ہے جو ان پر فرض کیا گیا تھا انہوں نے اس (کی تعیین) میں اختلاف کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دن کی ہدایت دی پس وہ اس دن میں ہمارے تابع ہیں' یہود نے اگلے دن اور نصاریٰ نے اس کے بعد والے دن (کو مقرر کیا ہے)۔

۱۹۷۹- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم سے پہلے لوگوں میں اللہ تعالیٰ نے جمعہ (کی تعیین) میں گمراہی پیدا کی' یہود نے ہفتہ کا دن مقرر کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا اور

فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمَ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمَ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللَّهُ بِنَا فَهَدَانَا اللَّهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذَلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ وَفِي رِوَايَةِ وَاصِلٍ الْمَقْضِيُّ بَيْنَهُمْ.

سابقہ (٤٨١)

ہمیں جمعہ (کی تعیین میں) ہدایت دی پس کر دیا جمعہ ہفتہ اتوار کو اور اسی طرح ان لوگوں کو قیامت کے دن ہمارے تابع کر دیا ہم دنیا والوں کے اعتبار سے آخر ہیں اور قیامت کے دن سب سے اول ہوں گے جن کا فیصلہ قیامت کے دن سب سے پہلے ہوگا۔

۱۹۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُدِينَا إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَضَلَّ اللَّهُ عَنْهَا مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ فُضَيْلٍ. سابقہ (۱۹۷۹)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں جمعہ کی تعیین کی ہدایت دی گئی اور ہم سے پہلے لوگ گمراہ ہو گئے۔

۷- بَابُ فَضْلِ التَّهْجِيرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ پڑھنے کے لیے جلدی جانے کی فضیلت

۱۹۸۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ نَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَدَنَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ.

البخاری (۹۲۹-۳۲۱۱) النسائی (۱۳۸۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازہ پر فرشتے آنے والے کو لکھتے رہتے ہیں جو پہلے آئے اس کو پہلے لکھتے ہیں اور جب امام (خطبہ کے لیے) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اعمال ناموں کو لپیٹ لیتے ہیں اور آ کر خطبہ سنتے ہیں اور جلدی آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک اونٹ صدقہ کرتا ہے، اور اس کے بعد آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو ایک گائے صدقہ کرتا ہے اس کے بعد والا اس شخص کی مثل ہے جو مینڈھا صدقہ کرے پھر اس کی مثل ہے جو مرغی صدقہ کرے پھر اس کی مثل ہے جو انڈا صدقہ کرے۔

۱۹۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. النسائی (۱۳۸۵) ابن ماجہ (۱۰۹۲)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی حدیث منقول ہے۔

۱۹۸۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكٌ يَكْتُبُ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ مَثَّلَ الْجَزُورَ ثُمَّ نَزَّلَهُمْ حَتَّى صَغَّرَ إِلَى مَثَلِ الْبَيْضَةِ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد کے ہر دروازہ پر ایک فرشتہ ہے جو آنے والے کو ترتیب کے ساتھ لکھتا رہتا ہے جیسے اونٹ کا صدقہ کرنے والا پھر بتدریج کم کر کے انڈے کے صدقہ کا ذکر کیا اور جب امام (خطبہ کے لیے) بیٹھ جاتا ہے تو فرشتے

الصُّحُفَ وَحَضَرُوا الذِّكْرَ. مسلم تحفة الاشراف (١٢٧٧٠)

اعمال نامے بند کر کے ذکر سننے آ جاتے ہیں۔

٨- بَابُ فَضْلِ مَنِ اسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ کو غور سے سننے والے کی فضیلت

١٩٨٤- وَحَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ قَالَ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ الْإِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. مسلم تحفة الاشراف (١٢٦٤٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے غسل کیا پھر جمعہ کے لیے آیا اور جتنی نمازیں اس کے مقدر میں تھیں پڑھیں پھر خاموش بیٹھا رہا حتیٰ کہ امام خطبہ سے فارغ ہو گیا پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی تو اس کے اس جمعہ سے لے کر پچھلے جمعہ تک اور تین دن زائد کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

١٩٨٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا. ابوداؤد (١٠٥٠) الترمذی (٤٩٨) ابن ماجہ (١٠٩٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا پھر جمعہ پڑھنے آیا اور خاموشی سے خطبہ سنا اس کے اس جمعہ سے لے کر گزشتہ جمعہ تک اور تین دن زائد کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور فرمایا جس شخص نے کنکریاں چھوئیں اس نے لغو کام کیا۔

٩- صَلَاةُ الْجُمُعَةِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ

سورج ڈھلنے کے وقت نماز جمعہ پڑھنا

١٩٨٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ نَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِجَعْفَرٍ فِي أَيِّ سَاعَةٍ تِلْكَ قَالَ زَوَالَ الشَّمْسِ. النسائی (١٣٨٩)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر واپس لوٹ کر اپنی اونٹنیوں کو آرام پہنچاتے تھے۔ حسن نے جعفر سے پوچھا اس وقت کیا وقت ہوتا تھا؟ انہوں نے بتایا زوالِ آفتاب کا۔

١٩٨٧- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَا جَمِيعًا نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَتَى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ نَذْهَبُ إِلَى جِمَالِنَا فَنُرِيحُهَا زَادَ عَبْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ يَعْنِي النَّوَاضِحَ.

جعفر کے والد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کس وقت جمعہ پڑھتے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ جب آپ جمعہ پڑھ لیتے تب ہم اپنی اونٹنیوں کے پاس جاتے اور انہیں آرام پہنچاتے۔ عبداللہ نے اپنی روایت میں آفتاب ڈھلنے کا بھی ذکر کیا ہے۔

ساجہ(۱۹۸۶)

۱۹۸۸- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

البخاری(۹۳۹) الترمذی(۵۲۵) ابن ماجہ(۱۰۹۹)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جمعہ کے بعد کھانا کھا کر آرام کرتے تھے۔

۱۹۸۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِيمَ قَالَا اَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ. البخاری(۴۱۶۸) ابوداؤد(۱۰۸۵) النسائی (۱۳۹۰) ابن ماجہ(۱۱۰۰)

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم زوال آفتاب کے بعد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے پھر سایہ تلاش کرتے ہوئے لوٹتے تھے۔

۱۹۹۰- وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِيمَ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْجُمُعَةَ فَنَرْجِعُ وَمَا نَجِدُ لِلْحِيطَانِ فَيْئًا نَسْتَظِلُّ بِهِ.

ساجہ(۱۹۸۹)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتے تھے اور جب واپس لوٹتے تھے تو دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا جن کی آڑ میں ہم سایہ حاصل کرتے۔

۱۰- بَابُ ذِكْرِ الْخُطْبَتَيْنِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَمَا بَيْنَهُمَا مِنَ الْجَلْسَةِ

نماز سے قبل دو خطبوں کا ذکر اور ان دونوں کے درمیان بیٹھنا

۱۹۹۱- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَ اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ جَمِيعًا عَنْ خَالِدٍ قَالَ اَبُو كَامِلٍ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ قَالَ كَمَا تَفْعَلُوْنَ الْيَوْمَ.

البخاری(۹۲۰) الترمذی(۵۰۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھ کر کھڑے ہوتے جیسا کہ تم آج کل کرتے ہو۔

۱۹۹۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دو خطبے دیتے تھے ان کے درمیان آپ بیٹھتے (خطبہ میں) آپ قرآن مجید پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے۔

النَّاسَ. ابوداؤد(۱۰۹٤)

۱۹۹۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ أَنْبَأَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلٰوةٍ. ابوداؤد(۱۰۹۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے اور جس شخص نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ آپ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے اس نے جھوٹ کہا ہے خدا کی قسم! میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔

۱۱- بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾

ارشادِ ربانی: اور جب ان لوگوں نے تجارت یا کھیل کو دیکھا تو یہ اس کی طرف دوڑ گئے اور آپ کو کھڑا چھوڑ گئے

۱۹۹٤- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ عُثْمَانُ نَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَتْ عِيرٌ مِنَ الشَّامِ فَانْفَتَلَ النَّاسُ إِلَيْهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا.

البخاری(۹۳٦-۲۰۵۸-۲۰٦٤-٤٨٩٩)الترمذی(۳۳۱۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔ ایک دفعہ شام سے اونٹوں کا ایک قافلہ (غلہ لے کر) آیا اور بارہ آدمیوں کے سوا تمام لوگ قافلہ کی طرف چلے گئے اس موقع پر سورۂ جمعہ کی یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ:) اور جب ان لوگوں نے (قافلہ) تجارت یا کھیل کو دیکھا تو یہ اس کی طرف دوڑ گئے اور آپ کو کھڑا چھوڑ گئے۔

۱۹۹۵- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ وَلَمْ يَقُلْ قَائِمًا. ماجہ(۱۱۰۸)

ایک اور سند سے یہ حدیث منقول ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے اور یہ نہیں کہا کہ کھڑے ہوئے تھے۔

۱۹۹٦- وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدِمَتْ سُوَيْقَةٌ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ إِلَيْهَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا أَنَا فِيهِمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ. ماجہ(۱۱۰۸)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک بار جمعہ کے دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک قافلہ آیا اور تمام لوگ اس کی طرف چلے گئے صرف بارہ اشخاص باقی بچے میں بھی ان میں تھا اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ:) اور جب ان لوگوں نے تجارت (کے قافلے) یا کھیل کو دیکھا تو اس کی طرف دوڑ گئے اور آپ کو کھڑا ہوا چھوڑ گئے۔

۱۹۹۷- وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے کہ

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَدِمَتْ عِيرٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا. سابقہ (١٩٩٤)

مدینہ میں ایک قافلہ آیا اور بارہ صحابہ کے سوا رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ اس قافلہ کی طرف دوڑ پڑے' ان بارہ صحابہ میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے اس موقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) اور جب ان لوگوں نے تجارت (کے قافلے) یا کھیل کو دیکھا تو اس کی طرف دوڑ پڑے۔

ف: امام ابوداؤد نے مراسیل میں ذکر کیا ہے کہ پہلے نماز جمعہ خطبہ سے پہلے پڑھ لی جاتی تھی' سو یہ صحابہ نماز جمعہ پڑھ چکے تھے اور اس وقت تک خطبہ سننا واجب نہیں تھا۔

١٩٩٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الْخَبِيثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا. النسائی (١٣٩٦)

ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اس وقت عبدالرحمن بن ام حکم بیٹھ کر خطبہ دے رہا تھا' انہوں نے کہا اس خبیث کو دیکھو یہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ) اور جب ان لوگوں نے تجارت یا کھیل کو دیکھا تو اس کی طرف دوڑ گئے اور آپ کو کھڑا ہوا چھوڑ گئے۔

١٢- بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کو چھوڑنے پر وعید

١٩٩٩- وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي أَخَاهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مِينَاءَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ. النسائی (١٣٦٩) ابن ماجہ (٧٩٤)

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر کی سیڑھیوں پر فرما رہے تھے "جمعہ چھوڑنے سے لوگ باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

١٣- بَابُ تَخْفِيفِ الصَّلٰوةِ وَالْخُطْبَةِ

نماز اور خطبہ میں تخفیف کرنے کا بیان

٢٠٠٠- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا.

الترمذی (٥٠٧) النسائی (١٥٨١)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے آپ کی نماز اور خطبہ درمیانی تھے۔

٢٠٠١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَوَاتِ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَّ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَّ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ زَكَرِيَّا عَنْ سِمَاكٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٢١٥٤)

میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازیں پڑھی ہیں۔ آپ کی نمازیں بھی درمیانی ہوتی تھی اور خطبات بھی درمیانی ہوتے تھے۔

٠٠٠- بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الْخُطْبَةِ وَمَا يَقُولُ فِيهَا

خطبہ کے دوران آواز کا بلند کرنا

٢٠٠٢- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَيَقُولُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ.

النسائی (١٥٧٧) ابن ماجہ (٤٥)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ دیتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہوتی اور جوش زیادہ ہوتا اور یوں لگتا جیسے آپ کسی ایسے لشکر سے ڈرا رہے ہوں جو صبح و شام میں حملہ کرنے والا ہو اور فرماتے میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ بھیجے گئے ہیں پھر آپ انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملاتے اور حمد کے بعد فرماتے یاد رکھو بہترین بات اللہ کی کتاب اور بہترین سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے اور بدترین کام عبادت کے نئے طریقے ہیں اور عبادت کا ہر نیا طریقہ گمراہی ہے۔ پھر فرماتے: ہر مومن کی جان پر تصرف میں سب سے زیادہ میں مستحق ہوں۔ جس شخص نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض یا اہل و عیال کو چھوڑا وہ میرے ذمہ ہیں۔

٢٠٠٣- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ عَلٰى إِثْرِ ذٰلِكَ وَقَدْ عَلَا صَوْتُهُ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ. سابقہ (٢٠٠٢)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن خطبہ میں رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد آواز بلند کرتے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٢٠٠٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء کرتے پھر فرماتے اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کو کوئی

يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَخَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ. سابقه(٢٠٠٢)

ہدایت دینے والا نہیں اور بہترین بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

٢٠٠٥- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ابْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى وَهُوَ أَبُو هَمَّامٍ قَالَ نَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ وَإِنَّ اللَّهَ يَشْفِي عَلَى يَدِي مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوسَ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى قَوْمِكَ قَالَ وَعَلَى قَوْمِي قَالَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ هَلْ أَصَبْتُمْ مِنْ هَؤُلَاءِ شَيْئًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَصَبْتُ مِنْهُمْ مِطْهَرَةً فَقَالَ رُدُّوهَا فَإِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمُ ضِمَادٍ.

النسائی(٣٢٧٨) ابن ماجه(١٨٩٣)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ضماد مکہ میں آیا وہ قبیلہ ازدشنوءہ سے تھا اور جنات کے اثر سے دم کرتا تھا اس نے جب مکہ کے بے وقوفوں سے سنا کہ (العیاذ باللہ) محمد مجنون ہیں تو اس نے کہا کہ کاش میں انہیں دیکھ لیتا شاید ان کو اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے شفاء دے دے پھر وہ آپ سے ملا اور کہنے لگا اے محمد! میں جنات کا اثر زائل کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے میرے ہاتھ سے شفاء دیتا ہے' آپ کا کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں' اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شخص عبادت کا مستحق نہیں' وہ یکتا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' ضماد نے کہا یہ کلمات دوبارہ ارشاد فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تین بار ان کلمات کو دہرایا' وہ کہنے لگا کہ میں نے کاہنوں' جادوگروں اور شاعروں کا کلام سنا ہے' ان میں سے کسی کا کلام ان کلمات کی گرد تک نہیں پہنچ سکا۔ یہ کلمات تو بلاغت کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں' اپنا ہاتھ بڑھایئے میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرتا ہوں' پھر اس نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری قوم کی بیعت بھی کر لوں؟ اس نے کہا میری قوم کی بھی۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا' وہ لوگ اس کی قوم پر سے گزرے لشکر کے امیر نے کہا: تم نے ان لوگوں کی کوئی چیز لی ہے؟ ایک شخص نے کہا میں نے ان کا لوٹا لیا ہے انہوں نے فرمایا اس کو واپس کر دو' یہ ضماد کی قوم ہے۔

٢٠٠٦- حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ

ابووائل کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا جو مختصر اور بلیغ تھا' جب وہ منبر سے اترے تو

قال قال أبو وائل خطبنا عمار فأوجز وأبلغ فلما نزل قلنا يا أبا اليقظان لقد أبلغت وأوجزت فلو كنت تنفست فقال إني سمعت رسول الله ﷺ يقول إن طول صلاة الرجل وقصر خطبته مئنة من فقهه فأطيلوا الصلاة واقصروا الخطبة وإن من البيان سحرا.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٠٣٥٣)

ہم نے کہا: اے ابوالیقظان! تم نے نہایت مختصر اور بلیغ خطبہ پڑھا ہے اگر میں ہوتا تو کچھ لمبا خطبہ پڑھتا' حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا لمبی نماز اور چھوٹا خطبہ پڑھنا انسان کی فقاہت کی دلیل ہے پس نماز لمبی پڑھو اور خطبہ چھوٹا پڑھو اور بعض بیان جادو کی تاثیر رکھتے ہیں۔

٢٠٠٧- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ومحمد بن عبد الله بن نمير قالا نا وكيع عن سفيان عن عبد العزيز بن رفيع عن تميم بن طرفة عن عدي بن حاتم أن رجلا خطب عند النبي ﷺ فقال من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد غوى فقال رسول الله ﷺ بئس الخطيب أنت قل ومن يعص الله ورسوله قال ابن نمير فقد غوى.

ابوداؤد (١٠٩٩-٤٩٨١) النسائی (٣٢٧٩)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے سامنے خطبہ دیا اور کہا جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم برے خطیب ہو'' یوں کہو جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔

٢٠٠٨- حدثنا قتيبة بن سعيد وأبو بكر بن أبي شيبة وإسحق الحنظلي جميعا عن ابن عيينة قال قتيبة نا سفيان عن عمرو سمع عطاء يخبر عن صفوان بن يعلى عن أبيه رضي الله عنه أنه سمع النبي ﷺ يقرأ على المنبر ونادوا يا مالك ليقض علينا ربك.

البخاری (٣٢٣٠-٣٢٦٦-٤٨١٩) ابوداؤد (٣٩٩٢) الترمذی (٥٠٨) النسائی (١٤١٠)

حضرت یعلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ منبر پر یہ آیت پڑھ رہے تھے: ''ونادوا يا مالك ليقض علينا ربك''۔

٢٠٠٩- وحدثني عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي قال أنا يحيى بن حسان قال نا سليمان بن بلال عن يحيى بن سعيد عن عمرة بنت عبد الرحمن عن أخت لعمرة رضي الله عنها قالت أخذت ق والقرآن المجيد من في رسول الله ﷺ يوم الجمعة وهو يقرأ بها على المنبر في كل جمعة.

ابوداؤد (١١٠٠، ١١٠٢، ١١٠٢) النسائی (٩٤٨)

عمرہ بنت عبدالرحمان کی بہن (رضی اللہ عنہما) بیان کرتی ہیں کہ میں نے قٓ والقرآن المجید کی سورت رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد کی ہے' آپ اسے ہر جمعہ کو منبر پر پڑھا کرتے تھے۔

٢٠١٠- وحدثنيه أبو الطاهر قال أنا ابن وهب عن يحيى بن أيوب عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن أخت لعمرة رضي الله عنها بنت عبد الرحمن كانت أكبر

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

منها بمثل حديث سليمان بن بلال. سابقہ(٢٠٠٩)

٢٠١١- حدثني محمد بن بشار قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن خبيب عن عبد الله بن محمد بن معن عن بنت لحارثة بن النعمان قالت ما حفظت ق إلا من في رسول الله ﷺ يخطب بها في كل جمعة قالت وكان تنورنا وتنور رسول الله ﷺ واحدا.

سابقہ(٢٠٠٩)

حارثہ بنت نعمان رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد کی ہے آپ ہر جمعہ کو خطبہ میں یہ سورت پڑھتے تھے اور انہوں نے بتایا کہ ان کا اور رسول اللہ ﷺ کا تنور واحد تھا۔

٢٠١٢- وحدثنا عمرو الناقد قال نا ابن يعقوب إبراهيم بن سعد قال نا أبي عن محمد بن إسحق قال حدثني عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم الأنصاري عن يحيى بن عبد الله بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارة عن أم هشام بنت حارثة بن النعمان رضي الله عنها قالت لقد كان تنورنا وتنور رسول الله ﷺ واحدا سنتين أو سنة أو بعض سنة وما أخذت ق والقرآن المجيد إلا عن لسان رسول الله ﷺ يقرؤها كل جمعة على المنبر إذا خطب الناس. سابقہ(٢٠٠٩)

ام ہشام بنت حارثہ بنت نعمان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ دو سال ایک سال یا کم وبیش ان کا اور رسول اللہ ﷺ کا تنور ایک ہی تھا اور میں نے سورۃ ق والقرآن المجید رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد کی ہے آپ ہر جمعہ کو خطبہ میں اس سورت کو منبر پر پڑھتے تھے۔

٢٠١٣- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا عبد الله بن إدريس عن حصين عن عمارة بن رويبة قال رأى بشر بن مروان على المنبر رافعا يديه فقال قبح الله هاتين اليدين لقد رأيت رسول الله ﷺ ما يزيد على أن يقول بيده هكذا وأشار بإصبعه المسبحة.

ابوداؤد(١١٠٤)الترمذی(٥١٥)

حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ بشر بن مروان دوران خطبہ ہاتھ اٹھا رہا تھا۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو برباد کر دے۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ (دوران خطبہ) صرف شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔

٢٠١٤- وحدثناه قتيبة بن سعيد قال نا أبو عوانة عن حصين بن عبد الرحمن قال رأيت بشر بن مروان يوم جمعة يرفع يديه فقال عمارة بن رويبة فذكر نحوه.

سابقہ(٢٠١٣)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

١٤- باب التحية والإمام يخطب

خطبہ کے دوران نماز پڑھنا

٢٠١٥- وحدثنا أبو الربيع الزهراني وقتيبة بن سعيد قالا نا حماد وهو ابن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله قال بينا النبي ﷺ يخطب يوم الجمعة إذ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے اسی اثناء میں ایک شخص آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا اے فلاں!

جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ.

کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ اس نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

البخاری (۹۳۰) ابوداؤد (۱۱۱۵) الترمذی (۵۱۰) النسائی (۱٤۰۸)

۲۰۱۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّكْعَتَيْنِ.

ایک اور سند سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۵۰۵)

۲۰۱۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا وَقَالَ إِسْحٰقُ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ. البخاری (۹۳۱) ابن ماجہ (۱۱۱۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا' درآں حالیکہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے' آپ نے اس سے پوچھا: کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ اس نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا: کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھ لو۔

۲۰۱۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ ارْكَعْ. النسائی (۱۳۹۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے اسی اثناء میں ایک شخص آیا آپ نے اس سے پوچھا کیا تم نے دو رکعت پڑھ لی ہیں؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا: پڑھ لو۔

۲۰۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ. البخاری (۱۱۶٦) النسائی (۱۳۹٤)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خطبہ میں فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن آئے درآں حالیکہ امام (خطبہ دینے کے لیے) آ چکا ہو تو دو رکعت پڑھ لے۔

۲۰۲۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن حضرت سلیک الغطفانی رضی اللہ عنہ آئے درآں حالیکہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے سلیک نماز پڑھنے سے پہلے بیٹھ گئے نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم نے دو رکعت نماز پڑھ لی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا: ان کو پڑھ لو۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۹۲۱)

۲۰۲۱- وحدثنا إسحق بن إبراهيم وعلي بن خشرم كلاهما عن عيسى بن يونس قال ابن خشرم أنا عيسى عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر بن عبد الله قال جاء سليك الغطفاني يوم الجمعة ورسول الله ﷺ يخطب فجلس فقال له يا سليك قم فاركع ركعتين وتجوز فيهما ثم قال إذا جاء أحدكم يوم الجمعة والإمام يخطب فليركع ركعتين وليتجوز فيهما.

ابوداؤد (۱۱۱٦) ابن ماجہ (۱۱۱٤)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے دراں حالیکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے' وہ آ کر بیٹھ گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا: اے سلیک! کھڑے ہو کر مختصر طور پر دو رکعت نماز پڑھو پھر فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ اختصار سے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

۱۵- باب حديث التعليم في الخطبة

دورانِ خطبہ علم دین کی تعلیم دینا

۲۰۲۲- وحدثنا شيبان بن فروخ قال نا سليمان بن المغيرة قال نا حميد بن هلال قال قال أبو رفاعة انتهيت إلى النبي ﷺ وهو يخطب قال فقلت يا رسول الله رجل غريب جاء يسأل عن دينه لا يدري ما دينه قال فأقبل علي رسول الله ﷺ وترك خطبته حتى انتهى إلي فأتي بكرسي حسبت قوائمه حديدا قال فقعد عليه رسول الله ﷺ وجعل يعلمني مما علمه الله ثم أتى خطبته فأتم آخرها. النسائی (۵۳۹۲)

حضرت ابورفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس گیا دراں حالیکہ آپ خطبہ دے رہے تھے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک مسافر دین کے بارے میں سوال کرنے آیا ہے اسے نہیں معلوم کہ دین کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ خطبہ چھوڑ کر میری طرف متوجہ ہوئے' پھر ایک کرسی لائی گئی۔ میرا خیال ہے اس کرسی کے پائے لوہے کے تھے وہ کہتے ہیں کہ پھر اس پر رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور جو کچھ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دین کا علم دیا تھا اس کی مجھے تعلیم دی پھر اپنا خطبہ پورا کیا۔

۱٦- باب ما يقرأ في صلاة الجمعة

نمازِ جمعہ میں کیا پڑھا جائے؟

۲۰۲۳- حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا سليمان وهو ابن بلال عن جعفر عن أبيه عن ابن أبي رافع قال استخلف مروان أبا هريرة على المدينة وخرج إلى مكة فصلى لنا أبو هريرة يوم الجمعة فقرأ بعد سورة الجمعة في الركعة الآخرة إذا جاءك المنافقون قال فأدركت أبا هريرة حين انصرف فقلت له إنك قرأت بسورتين كان علي بن أبي طالب يقرأ بهما بالكوفة فقال أبو هريرة رضي الله عنه إني سمعت رسول الله ﷺ يقرأ بهما يوم الجمعة.

ابوداؤد (۱۱۲٤) الترمذی (۵۱۹) ابن ماجہ (۱۱۱۸)

ابورافع کہتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں قائم مقام گورنر مقرر کیا اور وہ مکہ مکرمہ چلا گیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی نماز پڑھائی اور دوسری رکعت میں سورۂ جمعہ کے بعد سورۂ منافقین پڑھی۔ میں نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے کہا آپ نے وہ دو سورتیں پڑھی ہیں جو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھتے تھے حضرت ابوہریرہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے جمعہ کے دن یہ سورتیں سنی ہیں۔

۲۰۲۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ حَاتِمٍ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

سابقہ(۲۰۲۳)

حضرت عبداللہ بن رافع بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو قائم مقام گورنر بنایا۔ حضرت ابو ہریرہ نے جمعہ کی پہلی رکعت میں سُوْرَۃُ السَّجْدَۃ اور دوسری رکعت میں اِذَا جَآءَکَ الْمُنَافِقُوْنَ پڑھی۔ باقی حسب سابق ہے۔

۲۰۲۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ. ابوداؤد(۱۱۲۲) الترمذی(۵۳۳) النسائی(۱۴۲۳-۱۵۶۷-۱۵۸۹) ابن ماجہ(۱۲۸۱)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ اور عیدین کی نماز میں سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور سورۂ ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ پڑھتے تھے اور اگر جمعہ اور عید ایک دن میں ہو جاتے تب بھی دونوں نمازوں میں انہی سورتوں کو پڑھتے تھے۔

۲۰۲۶- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْتَشِرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ(۲۰۲۵)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۰۲۷- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْأَلُهُ أَيَّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوَى سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ.

ابوداؤد(۱۱۲۳) النسائی(۱۴۲۲) ابن ماجہ(۱۱۱۹)

ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیر کی طرف ایک مکتوب بھیجا اور یہ سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن سورۂ جمعہ کے علاوہ اور کون سی سورۃ پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ سورۂ ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ پڑھتے تھے۔

۱۷- بَابُ مَا يَقْرَأُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کس سورت کی تلاوت کی جائے؟

۲۰۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر میں سورت الٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَۃ اور سورت ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ پڑھتے

صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ وَاَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ.

ابوداؤد(١٠٧٤-١٠٧٥) الترمذي(٥٢٠) النسائي(٩٥٥-١٤٢٠) ابن ماجه(٨٢١)

تھے اور نبی ﷺ نماز جمعہ میں سورت جمعہ اور سورت المنافقون پڑھتے تھے۔

٢٠٢٩- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. سابقه(٢٠٢٨)

ایک اور سند سے بھی ایسی روایت ہے۔

٢٠٣٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَوَّلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ فِي الصَّلٰوتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا كَمَا قَالَ سُفْيَانُ. سابقه(٢٠٢٨)

ایک دیگر سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٢٠٣١- حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ اَتٰى.

البخاري(٨٩١-١٠٦٨) النسائي(٩٥٤) ابن ماجه(٨٢٣)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر میں الٓمّٓ تنزیل اور ھل اتی پڑھتے تھے۔

٢٠٣٢- حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمّٓ تَنْزِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا. سابقه(٢٠٣١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر میں پہلی رکعت میں سورت الٓمّٓ تنزیل پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں سورت ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا۔

١٨- بَابُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے بعد کی نماز کا بیان

٢٠٣٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا.

مسلم تحفة الاشراف(١٢٦٣٥)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن نماز پڑھے تو اس کے بعد چار رکعت نماز پڑھے۔

٢٠٣٤- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوْا اَرْبَعًا زَادَ عَمْرٌو فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعت پڑھو۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اگر تمہیں جلدی ہو تو دو رکعت مسجد میں اور دو رکعت گھر جا کر پڑھو۔

سُهَيْلٌ فَإِنْ عَجِلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَكْعَتَيْنِ إِذَا رَجَعْتَ. ابن ماجه(۱۱۳۲)

۲۰۳۵- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالاَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كِلاَهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ مِنْكُمْ.

النسائی(۱٤۲٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص جمعہ کے دن نماز پڑھے وہ چار رکعت پڑھے۔

۲۰۳٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالاَ نَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

الترمذی(٥۲۲) ابن ماجہ(۱۱۳۰)

نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد گھر آ کر دو رکعت نماز پڑھتے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۲۰۳۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ وَصَفَ تَطَوُّعَ صَلاَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ لاَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ قَالَ يَحْيَى أَظُنُّنِي قَرَأْتُ فَيُصَلِّي أَوْ أَلْبَتَّةَ.

البخاری(۹۳۷) ابوداود(۱۲٥۲) النسائی(۸۷۲-۱٤۲٦)

نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ کے نوافل کا بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد گھر جا کر دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

۲۰۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ نَا عَمْرٌو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ.

الترمذی(٥۲۱) ابن ماجہ(۱۱۳۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نماز جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔

۲۰۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الصَّلاَةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الإِمَامُ

عطاء کہتے ہیں کہ نافع بن جبیر نے انہیں سائب بن اخت نمر کے پاس کچھ ایسی باتیں پوچھنے کے لیے بھیجا جو انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نماز میں نوٹ کی تھیں۔ سائب نے کہا ہاں میں نے حضرت معاویہ کے ساتھ مقصورہ میں جمعہ پڑھا ہے امام کے سلام پھیرنے کے بعد میں نے اسی

تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ أَنْ لَا تُوْصَلَ صَلَوةٌ بِصَلَوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ.

ابوداؤد (١١٢٩)

جگہ اٹھ کر نماز پڑھی تھی۔ حضرت معاویہ نے مجھے بلایا اور کہا دوبارہ ایسا نہ کرنا' جمعہ پڑھنے کے بعد کچھ بات کرو یا اس جگہ سے دوسری جگہ جاؤ پھر نماز پڑھو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی بات کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہم ایک نماز کے متصل دوسری نماز نہ پڑھیں اور دو نمازوں کے درمیان بات چیت یا باہر جانے سے فصل کریں۔

٢٠٤٠- حَدَّثَنِيْهِ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ ابْنِ يَزِيْدَ بْنِ أُخْتِ نَمِرٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِمَامَ. سابقہ (٢٠٣٩)

عطاء کہتے ہیں کہ نافع بن جبیر نے انہیں سائب بن یزید بن اخت نمر کے پاس بھیجا باقی حسب سابق ہے صرف یہ فرق ہے کہ اس میں ہے کہ جب اس نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ کھڑا رہا اور امام کا ذکر نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٨- كِتَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

نماز عیدین کا بیان

٠٠٠- بَابُ كِتَابِ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

نماز عیدین کا بیان

٢٠٤١- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ صَلٰوةَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيْهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ قَالَ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِيْنَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهَا أَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا مِنْهُنَّ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا يُدْرٰى حِيْنَئِذٍ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ لَكُنَّ فِدًى أَبِيْ وَأُمِّيْ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

البخاری (٩٦٢-٩٧٩-٤٨٩٥) ابوداؤد (١١٤٧) ابن ماجہ (١٢٧٤)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ میں عید الفطر کے موقع پر رہا ہوں' یہ سب عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے' اس کے بعد خطبہ دیتے تھے۔ آج بھی یہ منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے جب نبی ﷺ نے لوگوں کو اپنے ہاتھ سے بٹھانا شروع کیا' پھر آپ لوگوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے' آپ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) "جب آپ کے پاس مومن عورتیں آئیں اور آپ سے اس بات پر بیعت کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں بنائیں گی" آیت کی تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا: کیا تم سب نے اس کا اقرار کر لیا؟ ان عورتوں میں سے صرف ایک عورت نے کہا: ہاں! یا نبی اللہ! راوی کہتے ہیں کہ پتہ نہیں کہ وہ عورت کون تھی؟ پھر ان سب عورتوں نے صدقہ کرنا شروع کیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ

نے اپنا کپڑا پھیلا لیا اور کہا آؤ! تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں! وہ عورتیں اپنے چھلے اور انگوٹھیاں اُتار اُتار کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

٢٠٤٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ نَا أَيُّوبُ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ ثُمَّ خَطَبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ فَذَكَّرَهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَائِلٌ بِثَوْبِهِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ. البخاری(١٤٩٨)
ابوداؤد(١١٤٢-١١٤٣-١١٤٤) نسائی(١٥٦٨) ابن ماجہ(١٢٧٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اس کے بعد خطبہ دیا آپ نے خیال فرمایا کہ آپ کی آواز عورتوں تک نہیں پہنچ رہی پھر آپ عورتوں کے پاس آئے' آپ نے ان کو وعظ اور نصیحت اور صدقہ کا حکم دیا' حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ کپڑا پھیلائے ہوئے تھے' عورتیں انگوٹھی' چھلا اور دوسری چیزیں اس میں ڈالنے لگیں۔

٢٠٤٣- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ(٢٠٤٢)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٢٠٤٤- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِينَ النِّسَاءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكَاةَ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلَكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِينَئِذٍ تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتَخَهَا وَيُلْقِينَ وَيُلْقِينَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَحَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ حِينَ يَفْرُغُ فَيُذَكِّرَهُنَّ قَالَ إِي لَعَمْرِي إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ.
٩٥٨ البخاری(٩٦١-٩٧٨) ابوداؤد(١١٤١)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر کے دن خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اس کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا۔ خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد آپ (منبر سے) اترے اور عورتوں کے پاس گئے' آپ نے ان کو نصیحت کی دراں حالیکہ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ٹیک لگائی ہوئی تھی اور حضرت بلال نے کپڑا پھیلایا ہوا تھا اور عورتیں اس میں صدقہ ڈال رہی تھیں۔ راوی نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کیا صدقہ فطر ڈال رہی تھیں؟ عطاء نے کہا نہیں! لیکن وہ صدقہ کر رہی تھیں' عورتیں اس کپڑے میں چھلے ڈال رہی تھیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے پوچھا کیا اب امام کے لیے ضروری ہے کہ وہ خطبہ سے فارغ ہو کر عورتوں کے پاس جائے اور ان کو نصیحت کرے؟ عطاء نے کہا ہاں! ان کے لیے ضروری ہے وہ کیوں ایسا نہیں کرتے؟

٢٠٤٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نماز عید کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا ہوں آپ نے اذان اور اقامت کے بغیر خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی'

يَوْمَ الْعِيدِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَحَثَّ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سِطَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ قَالَ فَجَعَلْنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ يُلْقِينَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ أَقْرِطَتِهِنَّ وَخَوَاتِمِهِنَّ. النسائی(١٥٧٤)

پھر حضرت بلال سے ٹیک لگا کر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم دیا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف رغبت دلائی اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کی پھر وہاں سے عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان کو وعظ ونصیحت کی اور فرمایا صدقہ کیا کرو کیونکہ تم میں سے اکثر جہنم کا ایندھن ہو! عورتوں کے بیچلے حصہ سے ایک سیاہ رخساروں والی عورت کھڑی ہوئی اور کہنے لگی: کیوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اس وجہ سے کہ تم بکثرت شکایت کرتی ہو اور اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہو' حضرت جابر کہتے ہیں کہ پھر عورتوں نے اپنے زیورات کو صدقہ کرنا شروع کر دیا اور حضرت بلال کے کپڑے میں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

٠٠٠- بَابُ تَرْكِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

نماز عیدین کی اذان اور اقامت ترک کرنے کا بیان

٢٠٤٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ حِينٍ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِي قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنْ لَا أَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا إِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَيْءَ وَلَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَلَا إِقَامَةَ.

البخاری(٩٥٩-٩٦٠) ابوداؤد(١٠٧٣)

حضرت ابن عباس اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو امام کے آنے کے وقت اذان ہوتی تھی نہ آنے کے بعد اور نہ اقامت ہوتی تھی۔

٢٠٤٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ أَوَّلَ مَا بُويِعَ لَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ فَلَا تُؤَذِّنْ لَهَا قَالَ فَلَمْ يُؤَذِّنْ لَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَهُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مَعَ ذَلِكَ إِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَإِنَّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ قَالَ فَصَلَّى ابْنُ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

سابقہ(٢٠٤٦)

عطاء کہتے ہیں کہ حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہما سے جب لوگوں نے بیعت کی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ عید کے موقع پر اذان نہیں دی جاتی' کہیں تم عید پر اذان نہ دلوا دینا! حضرت ابن الزبیر نے عید پر اذان نہیں دلوائی اور یہ پیغام بھیجا کہ خطبہ بہر حال نماز کے بعد ہوگا اور وہ ایسا ہی کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابن الزبیر نے خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھائی۔

٢٠٤٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئی مرتبہ بغیر اذان اور

قَالَ الْآخَرُوْنَ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ۔

ابوداؤد (۱۱۴۸) الترمذی (۵۳۲)

اقامت کے نماز عید پڑھی ہے۔

۰۰۰- بَابٌ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ

نماز عیدین خطبہ سے پہلے ادا کرنا

۲۰۴۹- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔

البخاری (۹۶۳) الترمذی (۵۳۱) النسائی (۱۵۶۳) ابن ماجہ (۱۲۷۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما خطبہ سے پہلے عیدین کی نماز پڑھتے تھے۔

۲۰۵۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَاُ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلّٰى صَلٰوتَهُ قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِيْ مُصَلَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ اَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا وَكَانَ اَكْثَرَ مَنْ يَّتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى فَاِذَا كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰى مِنْبَرًا مِّنْ طِيْنٍ وَّلَبِنٍ فَاِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِيْ يَدَهُ كَاَنَّهُ يَجُرُّنِيْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَاَنَا اَجُرُّهُ نَحْوَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ قُلْتُ اَيْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَاْتُوْنَ بِخَيْرٍ مِّمَّا اَعْلَمُ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

سابقہ (۲۳۹)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کو تشریف لے جاتے اور نماز سے ابتداء کرتے' نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی طرف جاتے درآں حالیکہ لوگ عیدگاہ میں بیٹھے ہوئے ہوتے اگر آپ کو کہیں لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کا لوگوں سے ذکر کرتے اگر کوئی اور کام ہوتا تو اس کا حکم دیتے' اور فرماتے صدقہ کرو' صدقہ کرو' صدقہ کرو' عورتیں زیادہ صدقہ دیتی تھیں پھر آپ واپس تشریف لے جاتے۔ عید کا یہی معمول رہا حتیٰ کہ مروان بن حکم کا دور آ گیا۔ میں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے عیدگاہ میں پہنچا وہاں کثیر بن الصلت کا بنایا ہوا اینٹوں اور مٹی کا منبر تھا' اچانک مروان مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگا' وہ مجھے منبر کی طرف گھسیٹ رہا تھا اور میں اسے نماز کی طرف بلا رہا تھا جب میں نے اس کا اصرار دیکھا تو کہا نماز کے ساتھ ابتداء کہاں گئی؟ مروان نے کہا: اے ابوسعید؟ جس طریقہ کا تمہیں علم ہے وہ اب متروک ہو چکا ہے' میں نے کہا ہرگز نہیں' قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم اس سے بہتر طریقہ اختیار نہیں کر سکتے جس کا مجھے علم ہے' حضرت ابوسعید تین بار یہ بات کہہ کر چلے گئے۔

۱- بَابُ ذِكْرِ اِبَاحَةِ خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي

دونوں عیدوں میں عورتوں کے عیدگاہ میں

الْعِيدَيْنِ إِلَى الْمُصَلَّى وَشُهُودِ الْخُطْبَةِ، مُفَارِقَاتٍ لِلرِّجَالِ

جانے اور خطبہ سننے کے جواز اور مردوں سے الگ بیٹھنے کا بیان

۲۰۵۱- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنَا تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَنْ نُخْرِجَ فِي الْعِيدَيْنِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَأَمَرَ الْحُيَّضَ أَنْ يَعْتَزِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ. البخاری(۹۷٤)ابوداؤد(۱۱۳٦-۱۱۳۷)النسائی(۱۵۵۸)ابن ماجہ(۱۳۰۸)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ عیدین کے موقع پر جوان اور پردہ نشین عورتوں کو لایا کریں اور حائضہ عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ مسلمانوں کی عیدگاہ سے دور رہیں۔

۲۰۵۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْخُرُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْمُخَبَّأَةُ وَالْبِكْرُ قَالَتِ الْحُيَّضُ يَخْرُجْنَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ يُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ. البخاری(۹۷۱)ابوداؤد(۱۱۳۸)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم کنواری اور پردہ نشین عورتوں کو عیدین میں نکلنے کا حکم دیا جاتا تھا اور حائضہ عورتیں لوگوں کے پیچھے رہا کرتی تھیں۔

۲۰۵۳- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى الْعَوَاتِقَ وَالْحُيَّضَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الصَّلَاةَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَانَا لَا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا.

الترمذی(۵٤۰)ابن ماجہ(۱۳۰۷)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر جوان، پردہ دار اور حائضہ عورتوں کو لے جایا کریں، اور حائضہ عورتیں عیدگاہ سے دور رہیں لیکن وہ کارِ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شامل رہیں، حضرت ام عطیہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی عورت کے پاس چادر نہیں ہوتی، آپ نے فرمایا: وہ اپنی بہن کی چادر اوڑھ لے۔

۲- بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا فِي الْمُصَلَّى

نمازِ عید سے قبل اور بعد، عیدگاہ میں نماز پڑھنے کی ممانعت

۲۰۵٤- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْأَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَتُلْقِي سِخَابَهَا.

البخاری(۵۸۸۱-۹٦٤-۹۸۹-۱٤۳۱-۵۸۸۳)ابوداؤد(۱۱۵۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید فطر کو تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ آپ نے عید سے پہلے نماز پڑھی نہ عید کے بعد پڑھی پھر آپ عورتوں کے پاس تشریف لے گئے، آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے آپ نے انہیں صدقہ کا حکم دیا، کوئی عورت اپنا چھلا ڈالتی اور کوئی اپنا ہار۔

الترمذی (۵۳۷) النسائی (۱۵۸٦) ابن ماجه (۱۲۹۱)

۲۰۵۵- وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

سابقه (۲۰۵٤)

۳- بَابُ مَا يَقْرَأُ بِهِ فِي صَلوٰةِ الْعِيدَيْنِ

نمازِ عیدین میں کیا تلاوت کی جائے؟

۲۰۵٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ.

عبید اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ نماز اضحیٰ اور نماز فطر میں کیا پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا آپ ان میں قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ اور اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ پڑھتے تھے۔

ابوداؤد (۱۱۵٤) الترمذی (۵۳٤-۵۳۵) النسائی (۱۵٦٦) ابن ماجه (۱۲۸۲)

۲۰۵۷- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ نَا فُلَيْحٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمَّا قَرَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمِ الْعِيدِ فَقُلْتُ بِاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ.

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن کیا قرأت کرتے تھے؟ میں نے کہا اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ اور قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ۔

سابقه (۲۰۵٦)

٤- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اللَّعِبِ الَّذِي لَا مَعْصِيَةَ فِيهِ فِي أَيَّامِ الْعِيدِ

ایامِ عید میں کھیل کود کی اجازت

۲۰۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَبِمَزْمُورِ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے ہاں آئے دراں حالیکہ میرے پاس انصار کی دو (نابالغ) لڑکیاں وہ نظم گا رہی تھیں جس میں انصار کی جنگ بعاث کے واقعہ کا بیان تھا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ وہ (باقاعدہ) گانے والی نہیں تھیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے گھر میں یہ کیا شیطان کے ساز ہیں؟ اور یہ عید کا دن تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

البخاری (۹۰۹-۳۹۳۱) ابن ماجه (۱۸۹۷)

۲۰۵۹- وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِيهِ جَارِيَتَانِ تَلْعَبَانِ بِدُفٍّ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۲۱۱)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اس میں ہے کہ وہ دونوں لڑکیاں دف بجا رہی تھیں۔

۲۰۶۰- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ وَتَضْرِبَانِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُسَجًّى بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهُ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَقَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ وَأَنَا جَارِيَةٌ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْعَرِبَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۵۷٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایام منیٰ میں آئے اور ان کے پاس دو (نابالغ) لڑکیاں گانا گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کپڑا اوڑھے لیٹے ہوئے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا کپڑا ہٹا کر فرمایا: اسے ابو بکر! ان کو رہنے دو یہ ایام عید ہیں' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کو کھیلتے ہوئے دیکھ رہی تھی میں اس وقت کم سن تھی اور تم خود اندازہ کرو کہ کھیل کود کی شائق کم سن لڑکی کتنی دیر کھیل دیکھنا چاہے گی۔

۲۰۶۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِكَيْ أَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ حَرِيصَةً عَلَى اللَّهْوِ. البخاری (٤٥٤ و ٤٥٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے کمرے کے دروازہ پر کھڑے ہوئے تھے اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں جنگی مشقیں کر رہے تھے رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے تاکہ میں ان کی مشقیں دیکھتی رہوں۔ حضور میری وجہ سے کھڑے رہے یہاں تک کہ میرا جی بھر گیا اور میں خود وہاں سے چلی گئی اب تم خود اندازہ کر لو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کی شائق ہو وہ کب تک دیکھے گی؟

۲۰۶۲- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنَا عَمْرٌو أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے درآں حالیکہ میرے پاس دو (نابالغ) لڑکیاں جنگ بعاث کی نظم گا رہی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ چہرہ پھیر کر لیٹ گئے' پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور مجھے ڈانٹ کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں شیطانی ساز؟ رسول اللہ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ان کو رہنے دو! جب رسول اللہ ﷺ کی توجہ ہٹی تو میں نے ان لڑکیوں کو اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں اور عید کے دن حبشی نیزوں اور ڈھالوں کے ساتھ کھیلتے تھے۔ یا میں نے کہا یا خود رسول اللہ

ﷺ وَرَآءَنَا قَالَ تَشْتَهِيْنَ تَنْظُرِيْنَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَقَامَنِيْ وَرَآءَهُ وَخَدِّيْ عَلٰى خَدِّهِ وَهُوَ يَقُوْلُ دُوْنَكُمْ يَا بَنِيْ أَرْفِدَةَ حَتّٰى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِيْ.

البخاری (٩٤٩-٢٩٠٦)

ﷺ نے فرمایا کیا تم دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا جی! آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کیا دراں حالیکہ میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرما رہے تھے اے بنو ارفدہ! تم کھیلتے رہو۔ حتیٰ کہ جب میں اکتا گئی تو آپ نے فرمایا بس؟ میں نے کہا جی! آپ نے فرمایا اچھا جاؤ۔

٢٠٦٣- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ حَبَشٌ يَزْفِنُوْنَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعْتُ رَأْسِيْ عَلٰى مَنْكِبِهِ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلٰى لَعِبِهِمْ حَتّٰى كُنْتُ أَنَا الَّتِيْ أَنْصَرِفُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِمْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٧٧٧)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بار عید کے دن حبشی آ کر مسجد میں جنگی مشقیں کرنے لگے مجھے نبی ﷺ نے بلایا میں نے سر آپ کے کندھے پر رکھا اور ان کی مشقوں کو دیکھنے لگی حتیٰ کہ میں خود ان کو دیکھنے سے سیر ہو گئی۔

٢٠٦٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْمَسْجِدِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٧٢٩٨)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے لیکن اس میں مسجد کا ذکر نہیں ہے۔

٢٠٦٥- وَحَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ دِيْنَارٍ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِيْ عَاصِمٍ وَاللَّفْظُ لِعُقْبَةَ قَالَ نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِلَعَّابِيْنَ وَدِدْتُ أَنِّيْ أَرَاهُمْ قَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقُمْتُ عَلَى الْبَابِ أَنْظُرُ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ عَطَاءٌ فُرْسٌ أَوْ حَبَشٌ قَالَ وَقَالَ لِي ابْنُ عَتِيْقٍ بَلْ حَبَشٌ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٣٢٧)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ان مشق کرنے والوں کے متعلق کہا کہ میں ان کی مشقیں دیکھنا چاہتی ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور میں دروازہ پر کھڑے ہو گئے میں آپ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان سے ان کو مشق کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

٢٠٦٦- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِحِرَابِهِمْ إِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَهْوٰى إِلَى الْحَصْبَاءِ يَحْصِبُهُمْ بِهَا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت حبشی رسول اللہ ﷺ کے پاس کھیل رہے تھے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ آئے اور ان کو مارنے کی خاطر کنکریاں اٹھانے کے لیے جھکے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! ان کو رہنے دو۔

ﷺ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ. البخاري(٢٩٠١)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٩- كِتَابُ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

بارش کے لئے دعا کا بیان

٠٠٠- بَابُ كِتَابِ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

بارش کے لئے دعا کرنے کا بیان

٢٠٦٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْمَازِنِيَّ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

البخاري (١٠١١-١٠١٢-١٠٠٥-١٠٢٣-١٠٢٤-١٠٢٥-١٠٢٦) ابوداود (١١٦١-١١٦٢-١١٦٣-١١٦٤-١١٦٦-١١٦٧) الترمذي (٥٥٦) النسائي (١٥٠٤-١٥٠٦-١٥٠٨-١٥٠٩-١٥١٠-١٥١١-١٥١٨-١٥١٩) ابن ماجه (١٢٦٧)

حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ گئے اور بارش کی دعا مانگی اور قبلہ کی طرف منہ کرکے چادر پلٹ دی۔

٢٠٦٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ. سابقه(٢٠٦٧)

عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ گئے بارش کی دعا کی، قبلہ کی طرف منہ کیا، چادر پلٹی اور دو رکعت نماز پڑھی۔

٢٠٦٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ. سابقه(٢٠٦٧)

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ گئے بارش کی دعا کی، آپ جب بھی دعا کا ارادہ کرتے تو قبلہ کی طرف منہ کرکے چادر پلٹ دیتے۔

٢٠٧٠- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ الْمَازِنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَجَعَلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَيَدْعُو اللّٰهَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. سابقه(٢٠٦٧)

عباد بن تمیم اپنے چچا سے جو صحابی ہیں، روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر آئے، بارش کی دعا کی، لوگوں کی طرف پیٹھ کرکے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور چادر پلٹ دی پھر دو رکعت نماز پڑھی۔

۱- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بِالدُّعَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

بارش کی دعا کے لیے ہاتھوں کو بلند کرنا

۲۰۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ
النسائی(۱۷۴۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا میں اس قدر ہاتھ بلند کرتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی (کی جگہ) دکھائی دیتی تھی۔

۲۰۷۲- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ. ابوداؤد(۱۱۷۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بارش کی دعا کی اور ہاتھوں کی پشت سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

۲۰۷۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ الْأَعْلَى قَالَ يُرَى بَيَاضُ إِبْطِهِ أَوْ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. سابقہ(۲۰۷۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سوائے استسقاء کے کسی اور موقع پر دعا میں اس قدر ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی (کی جگہ) دکھائی دیتی۔

۲۰۷۴- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. البخاری(۱۰۳۱-۳۵۶۵) ابوداؤد(۱۱۷۰) النسائی(۱۵۱۲) ابن ماجہ(۱۱۸۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مثل سابق روایت ہے۔

۲- بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

بارش کے لیے دعا مانگنا

۲۰۷۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيثُنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک شخص مسجد میں دارالقضاء کے دروازے سے داخل ہوا درآں حالیکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف منہ کر کے کہنے لگا: یارسول اللہ! اموال ہلاک ہوگئے اور راستے منقطع ہوگئے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ بارش نازل فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا: اے اللہ! بارش نازل فرما! اے اللہ! بارش نازل فرما! اے اللہ! بارش نازل فرما! حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بخدا! ہم نے آسمان میں کوئی بادل دیکھا تھا نہ بادل کا ٹکڑا اور ہمارے اور سلع (پہاڑی) درمیان کوئی گھر تھا نہ

بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ قَالَ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكٌ فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا أَدْرِي.

البخاری (١٠١٣-١٠١٤-١٠١٦-١٠١٧-١٠١٩) ابوداود (١١٧٥) النسائی (١٥٠٣-١٥١٤-١٥١٧)

کوئی مکان پھر سلع کے پیچھے سے ڈھال کے برابر ایک بادل اٹھا اور آسمان کے درمیان پہنچ کر پھیل گیا اور بارش ہونے لگی' حضرت انس کہتے ہیں کہ بخدا! پھر ہم نے ایک ہفتہ تک سورج نہیں دیکھا' پھر آئندہ جمعہ کو ایک شخص اسی دروازے سے داخل ہوا درآں حالیکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے' وہ آپ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اموال ہلاک ہو گئے' راستے منقطع ہو گئے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش کو ہم سے روک لے' رسول اللہ ﷺ نے پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور فرمایا: اے اللہ ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا اے اللہ! ٹیلوں پر' بلندیوں پر' ندیوں پر اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر بارش نازل فرما! حضرت انس کہتے ہیں کہ بارش فوراً بند ہو گئی اور ہم باہر دھوپ میں چلنے لگے' راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ کیا یہ وہی پہلے والا شخص تھا؟ حضرت انس نے فرمایا مجھے نہیں پتا۔

٢٠٧٦- وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَبَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْأَمْوَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ وَفِيهِ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَدِينَةَ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ وَسَالَ وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا أَخْبَرَ بِجَوْدٍ.

البخاری (٩٣٣-١٠٣٣-١٠١٨) النسائی (١٥٢٧)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک قحط واقع ہوا' جس وقت رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے' ایک دیہاتی کھڑے ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ! اموال ہلاک ہو گئے اور بال بچے بھوکے مر گئے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا' ہم پر نہ برسا آپ جس طرف بھی اشارہ کرتے بادل چھٹ جاتے حتیٰ کہ میں نے دیکھا مدینہ گڑھے کی طرح ہو گیا اور قناۃ نامی ندی ایک ماہ تک بہتی رہی اور جو شخص بھی باہر سے آتا تھا وہ بارش کی خبر سناتا تھا۔

٢٠٧٧- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا نَا مُعْتَمِرٌ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا وَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے لوگ آپ کے سامنے کھڑے ہو کر بلند آواز سے کہنے لگے: یا نبی اللہ! بارش نہیں ہو رہی' درختوں کے پتے سوکھ گئے اور جانور مر گئے اس کے بعد حدیث حسب سابق ہے اور اس میں ہے کہ مدینہ

وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الْأَعْلَى فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَتْ تَمْطُرُ حَوَالَيْهَا وَمَا تَمْطُرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ.

البخاری(١٠٢١) النسائی(١٥١٦)

کے چاروں طرف بارش ہوتی رہی اور مدینہ میں بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں گرا میں نے مدینہ کی طرف دیکھا تو وہ دائرہ کی طرح کھلا ہوا لگتا تھا۔

٢٠٧٨- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بِنَحْوِهِ وَزَادَ فَأَلَّفَ اللَّهُ بَيْنَ السَّحَابِ وَمَكَثْنَا حَتَّى رَأَيْتُ الرَّجُلَ الشَّدِيدَ تَهُمُّهُ نَفْسُهُ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف(٤١٥)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت بھی حسب سابق ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بادلوں کو جمع کر دیا اور میں نے دیکھا کہ دلیر آدمی بھی گھر جاتے ہوئے ڈرتا تھا۔

٢٠٧٩- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَزَادَ فَرَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَمَزَّقُ كَأَنَّهُ الْمُلَاءُ حِينَ تُطْوَى. مسلم تحفۃ الاشراف(٥٤٧)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا دراں حالیکہ آپ منبر پر تھے اس کے بعد حدیث حسب سابق ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے بادلوں کو اس طرح پھٹتے ہوئے دیکھا جیسے بکھرے ہوئے کپڑوں کو لپیٹ دیا جائے۔

٢٠٨٠- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَوْبَهُ حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ابوداود(٥١٠٠)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت بارش ہوئی ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ نے اپنا کپڑا اتار دیا حتیٰ کہ آپ پر بارش کرنے لگی' ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا: اس لیے کہ یہ بارش اپنے رب عزوجل کے پاس سے (اس موسم میں) ابھی آئی ہے۔

٣- بَابُ التَّعَوُّذِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ وَالْفَرَحِ بِالْمَطَرِ

ہوا اور بادل کو دیکھنے کے وقت اللہ کی پناہ چاہنا اور بارش کے وقت خوش ہونا

٢٠٨١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرَّ بِهِ وَذَهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَذَابًا سُلِّطَ عَلَى أُمَّتِي وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ رَحْمَةٌ.

مسلم تحفۃ الاشراف(١٧٣٢٦)

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس دن آندھی آتی یا آسمان پر بادل ہوتے تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ خوف سے متغیر ہو جاتا۔ آپ (اضطراب سے) کبھی اندر جاتے کبھی باہر آتے پھر اگر بارش ہو جاتی تو آپ کا خوف دور ہو جاتا اور آپ خوش ہو جاتے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ سے اس کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا میں اس لیے خوف زدہ ہوتا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے میری امت پر عذاب بھیجا ہو! اور بارش کو دیکھ کر

فرماتے یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

٢٠٨٢- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ قَالَتْ وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا أَمْطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا الخ. الترمذی (٣٤٤٩) ابن ماجه (٣٨٩١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب زور کی آندھی آتی تو رسول اللہ ﷺ فرماتے: اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر کا اور جو اس میں ہے اس کی خیر کا اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں! اور اس کے شر سے اور جو شر اس میں ہے اس سے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب آسمان پر بادل گرجتے تو (خوف سے) آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا آپ (اضطراب سے) کبھی اندر آتے اور کبھی باہر جاتے اور جب بارش ہو جاتی تو آپ کا خوف دور ہو جاتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب اس کا پتا چلا تو انہوں نے آپ سے پوچھا' آپ نے فرمایا: اے عائشہ! (مجھے یہ خوف ہے) کہ جس طرح بادل کو دیکھ کر قوم عاد نے کہا تھا کہ ہم پر بارش آنے والی ہے اور (ان پر عذاب آ گیا) کہیں ایسا ہو جائے۔

٢٠٨٣- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَى النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عَرَفْتُ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهَةَ قَالَتْ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا.

البخاری (٤٨٢٨-٤٨٢٩-٦٠٩٢) ابوداؤد (٥٠٩٨)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی اس طرح قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا جس سے حلق کا کوا نظر آ جائے۔ آپ صرف مسکرایا کرتے تھے اور آپ جب بادل یا آندھی کو آتا دیکھتے تو آپ خوفزدہ دکھائی دیتے۔ حضرت عائشہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ لوگ بادلوں کو دیکھ کر بارش کی امید پر خوش ہوتے ہیں اور آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ بادلوں کو دیکھ کر ناخوش ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! میں اس وجہ سے خوف زدہ ہوتا ہوں کہ کہیں اس میں عذاب ہو کیونکہ ایک قوم آندھیوں سے ہلاک ہو چکی ہے اور ایک قوم نے عذاب کو آتا دیکھ کر کہا تھا یہ ہم پر برسنے والا بادل ہے۔

٤- بَابُ فِي رِيحِ الصَّبَا وَالدَّبُورِ

خوش بختی اور بدبختی کی ہوائیں

٢٠٨٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی

شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ. البخاری(۱۰۳۵-۳۲۰۵-۳۳۴۳-۴۱۰۵)

ﷺ نے فرمایا: میری صبا (مشرقی ہوا) سے مدد کی گئی ہے اور قوم عاد دبور (مغربی ہوا) سے ہلاک کی گئی تھی۔

۲۰۸۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ قَالَ نَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف(۵۶۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۱۰- كِتَابُ الْكُسُوفِ

سورج گرہن کا بیان

۱- بَابُ صَلٰوةِ الْكُسُوفِ

سورج گرہن کی نماز کا بیان

۲۰۸۶- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ فَأَطَالَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَكَبِّرُوا وَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنْ مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج کو گہن لگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور بہت لمبا قیام کیا' پھر رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا' پھر رکوع سے سر اٹھا کر کافی دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے سے کچھ کم' پھر رکوع کیا اور بہت طویل رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم' پھر سجدہ کیا اس کے بعد کھڑے ہوئے اور بہت طویل قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم' اس کے بعد بہت طویل رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پھر رکوع سے سر اٹھایا اور بہت لمبا قیام کیا مگر پہلے سے کم پھر طویل رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پھر آپ نے سجدہ کیا پھر رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے دراں حالیکہ سورج روشن ہو چکا تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ انہیں کسی کی موت اور حیات سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم سورج اور چاند کو گہن میں دیکھو تو تکبیر کہو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔ اور اے امت محمد! اللہ عزوجل سے زیادہ کسی کو اس بات پر غصہ نہیں آتا کہ اس کا کوئی بندہ یا بندی

عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ وَفِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ. البخاري (١٠٤٤) النسائي (١٤٧٣)

زنا کرے! بخدا! اگر تم ان چیزوں کو جان لیتے جنہیں میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور کم ہنستے' سنو! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ اور مالک کی روایت میں ہے سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔

٢٠٨٧- وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَزَادَ اَيْضًا ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ. مسلم تحفة الاشراف (١٧٢٢٠)

ایک اور سند سے روایت میں ہے۔ اما بعد! سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں' پھر آپ نے ہاتھ بلند کیے اور فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے۔

٢٠٨٨- وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ح وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهٗ فَاقْتَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُو الطَّاهِرِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ حَتَّى اسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَالَ اَيْضًا فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفَرِّجَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاَيْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُّعِدْتُّمْ حَتّٰى لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اُرِيْدُ اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا مِّنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ جَعَلْتُ اُقَدِّمُ وَقَالَ الْمُرَادِيُّ اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج کو گہن لگا رسول اللہ ﷺ مسجد میں گئے' کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھ لی' رسول اللہ ﷺ نے طویل قرأت کے بعد رکوع کیا اور کافی لمبا رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھا کر فرمایا: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پھر کھڑے ہو کر طویل قرأت کی اور وہ پہلی قرأت سے کم تھی' پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیا اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر آپ نے کہا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پھر سجدہ کیا۔ ابو الطاہر نے اپنی روایت میں سجدے کا ذکر نہیں کیا پھر آپ نے دوسری رکعت میں بھی ایسا کیا حتیٰ کہ چار رکوع اور چار سجدے مکمل کر لیے اور آپ کے فارغ ہونے سے پہلے سورج روشن ہو گیا' پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی ثناء کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر آپ نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں انہیں نہ کسی کی موت کی وجہ سے گہن لگتا ہے نہ کسی کی حیات کی وجہ سے۔ جب تم انہیں گہن میں دیکھو تو نماز کی پناہ میں آؤ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ نماز پڑھو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کشادگی کر دے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنی اس نماز کے قیام میں ہر وہ چیز دیکھ لی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے حتیٰ کہ بالیقین میں نے دیکھا کہ میں جنت کے خوشوں کو توڑ رہا ہوں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب تم نے مجھے آگے

حین رأیتمونی تأخرت ورأیت فیها عمرو بن لحی وهو الذی سیب السوائب وانتهی حدیث ابی الطاهر عند قوله فافزعوا الی الصلوة ولم یذکر ما بعده.

البخاری ([illegible]) ابوداؤد (١١٨٠) النسائی (١٤٧١) ابن ماجہ (١٢٦٣)

بڑھتے ہوئے دیکھا اور بالیقین میں نے جہنم کو دیکھا جس وقت تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا اور بالیقین میں نے دیکھا کہ جہنم کا بعض حصہ بعض کو پاش پاش کر رہا ہے میں نے دوزخ میں عمرو بن لحی کو دیکھا جس نے سب سے پہلے بتوں کے ساتھ نامزد اونٹوں کے کھانے کو حرام قرار دیا تھا۔ ابوطاہر کی روایت وہاں ختم ہو گئی تھی جہاں آپ نے نماز کی طرف سبقت کرنے کا حکم دیا تھا۔

٢٠٨٩- وحدثنا محمد بن مهران الرازی قال نا الولید بن مسلم قال قال الاوزاعی ابو عمرو وغیره سمعت ابن شهاب الزهری یخبر عن عروة عن عائشة رضی الله عنها قالت ان الشمس خسفت علی عهد رسول الله ﷺ فبعث منادیا الصلوة جامعة فاجتمعوا وتقدم فکبر وصلی اربع رکعات فی رکعتین واربع سجدات.

البخاری (١٠٦٦) النسائی (١٤٦٤-١٤٧٢)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ دور رسالت میں سورج کو گہن لگ گیا، رسول اللہ ﷺ نے ایک منادی کو بھیجا کہ "نماز تیار ہے" سب مسلمان جمع ہو گئے آپ نے آگے بڑھ کر تکبیر کہی اور دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ نماز پڑھائی۔

٢٠٩٠- وحدثنا محمد بن مهران الرازی قال نا الولید بن مسلم قال انا عبد الرحمن بن نمر انه سمع ابن شهاب یخبر عن عروة عن عائشة قالت ان النبی ﷺ جهر فی صلوة الخسوف بقراءته فصلی اربع رکعات فی رکعتین واربع سجدات.

البخاری (١٠٦٥) ابوداؤد (١١٩٠) النسائی (١٤٩٣-١٤٩٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے صلوٰۃ کسوف (سورج گہن کی نماز) میں با آواز بلند قرأت کی اور دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ نماز پڑھائی۔

٢٠٩١- قال الزهری واخبرنی کثیر بن عباس عن ابن عباس عن النبی ﷺ انه صلی اربع رکعات فی رکعتین واربع سجدات. البخاری (١٠٤٦) ابوداؤد (١١٨١) النسائی (١٤٦٨)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ نماز پڑھائی۔

٢٠٩٢- وحدثنا حاجب بن الولید قال نا محمد بن حرب قال نا محمد بن الولید الزبیدی عن الزهری قال کان کثیر بن عباس یحدث ان ابن عباس کان یحدث عن صلوة رسول الله ﷺ یوم کسفت الشمس بمثل ما حدث عروة عن عائشة. سابقہ (٢٠٩١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما صلوٰۃ کسوف اسی طرح بیان کرتے جس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

٢٠٩٣- وحدثنا اسحق بن ابراهیم قال انا محمد بن بکر قال انا ابن جریج قال سمعت عطاء یقول سمعت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج کو گہن لگ گیا، آپ نے نماز میں

عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْ أُصَدِّقُ حَسِبْتُهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ قَائِمًا ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفًا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ حَتّٰى يَنْجَلِيَا.

ابوداود (١١٧٧) النسائی (١٤٦٩)

بہت طویل قیام کیا' پھر رکوع کیا' پھر قیام کیا' پھر رکوع کیا' پھر قیام کیا پھر رکوع کیا آپ نے دو رکعت نماز (ہر رکعت میں) تین رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ ادا کی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو گیا' جب آپ رکوع میں جاتے تو اللہ اکبر کہتے پھر رکوع کرتے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثناء کی پھر فرمایا سورج اور چاند میں کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے گہن نہیں لگتا' لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے خوف پیدا کرتا ہے' لہٰذا جب تم سورج یا چاند گرہن دیکھو تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو حتیٰ کہ وہ صاف ہو جائیں۔

٢٠٩٤- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

النسائی (١٤٧٠)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ نماز پڑھی (یعنی ہر رکعت میں تین رکوع اور دو سجدے)۔

٢- بَابُ ذِكْرِ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي صَلٰوةِ الْخُسُوفِ

نماز خسوف میں عذاب قبر کا ذکر کرنا

٢٠٩٥- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْ عَائِشَةَ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يُعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَائِذًا بِاللّٰهِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَخَرَجْتُ فِي نِسْوَةٍ بَيْنَ ظَهْرَيِ الْحُجَرِ فِي الْمَسْجِدِ فَأَتٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَرْكَبِهِ حَتَّى انْتَهٰى إِلٰى مُصَلَّاهُ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَقَامَ وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ

عمرہ کہتی ہیں کہ ایک یہودی عورت نے آ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کچھ سوال کیا اور پھر کہا اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو قبر میں عذاب ہوگا؟ عمرہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے پھر دوسرے روز رسول اللہ ﷺ کسی سواری پر سوار ہو کر گئے اور (اس روز) سورج کو گہن لگ گیا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں بھی عورتوں کے ساتھ حجروں کے عقب سے مسجد میں آئی درآں حالیکہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری سے اترے اور اپنی نماز پڑھنے کی جگہ تشریف لے گئے۔ آپ نے نماز شروع کی اور مسلمانوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز شروع کر دی۔

الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَسَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

البخاری (۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۵) النسائی (۱۴۷۴-۱۴۹۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت طویل قیام کیا' پھر آپ نے بہت طویل رکوع کیا' پھر رکوع سے سر اٹھا کر آپ نے بہت طویل قیام کیا مگر وہ پہلے قیام سے کم تھا' آپ نے پھر طویل رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر رکوع سے سر اٹھایا در آں حالیکہ سورج روشن ہو چکا تھا' پھر آپ نے فرمایا میں نے دیکھا ہے کہ تم لوگ قبروں میں دجال کے فتنہ کی طرح فتنوں میں مبتلا ہو گے۔ عمرہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہہ رہی تھیں کہ میں نے دیکھا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے تھے۔

۲۰۹۶- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

سابقہ (۲۰۹۵)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۳- بَابُ مَا عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوفِ مِنْ أَمْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

نمازِ کسوف کے دوران حضور ﷺ پر جنت و دوزخ کے معاملات کا پیش ہونا

۲۰۹۷- وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوا يَخِرُّونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُولَجُونَهُ فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا أَخَذْتُهُ أَوْ قَالَ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ يَدِي عَنْهُ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ وَرَأَيْتُ أَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَإِنَّهُمْ كَانُوا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سخت گرمی کے ایام میں سورج کو گہن لگا' رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو نماز (کسوف) پڑھائی جس میں اس قدر طویل قیام کیا کہ لوگ گرنے لگے پھر بہت طویل رکوع کیا' پھر بہت طویل قومہ کیا' پھر بہت طویل رکوع کیا' پھر رکوع سے سر اٹھا کر بہت دیر تک کھڑے رہے' پھر دو سجدے کئے پھر کھڑے ہوئے پھر اسی طرح ایک اور رکعت پڑھی' یہ چار رکوع اور چار سجدے ہو گئے' پھر فرمایا مجھ پر وہ تمام چیزیں پیش کی گئیں جن میں تم داخل ہو گے' مجھ پر جنت پیش کی گئی تھی کہ اگر میں اس سے کوئی خوشہ لینا چاہتا تو لے لیتا لیکن میں نے اپنا ہاتھ اس سے روک لیا' مجھ پر جہنم پیش کی گئی میں نے جہنم میں بنی اسرائیل کی ایک عورت کو دیکھا جس کو بلی کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا' اس عورت نے بلی کو باندھ کے رکھا تھا' اسے خود کچھ کھانے کو دیا نہ اسے چھوڑا تاکہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑوں

يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ وَإِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيكُمُوهُمَا فَإِذَا خَسَفَا فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ. ابوداؤد(۱۱۷۹) النسائی(۱۴۷۷)

سے کچھ چیز کھا لیتی! اور میں نے جہنم میں ابوثمامہ عمرو بن مالک کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹ رہا ہے' (معاذ اللہ) لوگ کہتے ہیں کہ کسی بڑے آدمی کی موت کی وجہ سے سورج یا چاند کو گرہن لگ جاتا ہے حالانکہ سورج اور چاند کا گرہن لگنا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانی ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں دکھاتا ہے' جب سورج یا چاند کو گرہن لگے تو تم نماز پڑھا کرو حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائیں۔

۲۰۹۸- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَرَأَيْتُ فِي النَّارِ امْرَأَةً حِمْيَرِيَّةً سَوْدَاءَ طَوِيلَةً وَلَمْ يَقُلْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ. سابقہ(۲۰۹۷)

ایک اور سند سے یہی روایت منقول ہے' جس میں ہے: میں نے جہنم میں ایک لمبی کالی عورت کو دیکھا اور یہ نہیں کہا کہ وہ عورت بنی اسرائیل سے تھی۔

۲۰۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ بَدَأَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ أَيْضًا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ فِيهَا رَكْعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا وَرُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ ثُمَّ تَأَخَّرَ وَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوفُ خَلْفَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النِّسَاءِ ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى قَامَ فِي مَقَامِهِ فَانْصَرَفَ حِينَ انْصَرَفَ وَقَدْ آضَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں جس دن رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا' سورج کو گہن لگا تو لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم کی موت کی وجہ سے سورج کو گہن لگا ہے' نبی ﷺ نے مسلمانوں کو (دو رکعت) نماز پڑھائی جس میں چھ رکوع اور چار سجدے تھے' تکبیر سے نماز کو شروع کیا اور لمبی قرأت کی پھر قیام کے برابر رکوع کیا اور پہلی بار سے کچھ کم قرأت کی پھر قیام کے برابر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھا کر کھڑے ہوئے اور پہلی بار سے کچھ کم قرأت کی پھر قیام کے برابر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دوسری بار پہلی قرأت سے کچھ کم قرأت کی پھر قیام کے برابر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھا کر سجدے میں چلے گئے پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت پڑھی' اس رکعت میں بھی تین رکوع کیے اور اس رکعت میں ہر پہلا قیام بعد والے قیام سے لمبا تھا' رکوع اور سجود برابر تھے پھر آپ صف سے پیچھے ہٹ گئے اور مسلمان بھی پیچھے ہٹ گئے۔ راوی ابوبکر نے کہا' آپ عورتوں تک گئے پھر آگے بڑھ گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ آگے بڑھ گئے' حتیٰ کہ آپ اپنی جگہ کھڑے ہو گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا' پھر آپ نے فرمایا: اے لوگو! سورج اور چاند

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا حَتّٰى تَنْجَلِيَ مَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هٰذِهِ لَقَدْ جِيءَ بِالنَّارِ وَذٰلِكُمْ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْ لَفْحِهَا حَتّٰى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِي رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا ثُمَّ جِيءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوا إِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ لَا أَفْعَلَ فَمَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هٰذِهِ. اطراف (۱۱۷۸)

اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور انہیں لوگوں میں سے کسی شخص کی موت کی وجہ سے گہن نہیں لگتا (راوی) ابوبکر نے کہا ''کسی بشر کی موت کی وجہ سے'' جب تم ان میں سے کسی چیز کو دیکھو تو اس وقت تک نماز پڑھو جب تک وہ روشن ہو جائے اور جس چیز کا بھی تم سے وعدہ کیا گیا ہے میں نے اس کو اس نماز کے دوران دیکھ لیا' میرے سامنے جہنم لایا گیا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب تم نے مجھے اس خوف سے پیچھے ہٹتے دیکھا کہ اس کی لپٹ مجھ تک نہ آ جائے یہاں تک کہ میں نے اس جہنم میں صاحب عصا کو دیکھا جو جہنم میں اپنی انتڑیوں کو کھینچ رہا تھا' وہ شخص اس لاٹھی سے حاجیوں کی چوری کرتا تھا' اگر حاجی کو پتا چل جاتا تو کہتا یہ کپڑا میری لاٹھی میں اٹک گیا تھا' اگر اس کو پتا نہ چلتا تو (کپڑے) لے جاتا' اور یہاں تک کہ میں نے جہنم میں بلی والی عورت کو دیکھا جس نے بلی کو باندھے رکھا تھا نہ اس کو خود کھلایا نہ چھوڑا تا کہ وہ حشرات الارض میں سے کچھ کھا لیتی حتیٰ کہ وہ بلی بھوک سے مر گئی پھر میرے پاس جنت لائی گئی یہ اس وقت کی بات ہے جب تم نے مجھے (نماز میں) آگے بڑھتے دیکھا' میں نے اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے ہاتھ بڑھایا تا کہ جنت کے پھلوں میں سے کچھ لے لوں تا کہ تم انہیں دیکھ لو پھر مجھے خیال آیا کہ میں ایسا نہ کروں بہر حال جس چیز کا بھی تم سے وعدہ کیا گیا ہے میں نے اس کو اپنی اس نماز میں دیکھ لیا۔

۲۱۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ يُصَلُّونَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةٌ قَالَتْ نَعَمْ فَأَطَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْقِيَامَ جِدًّا حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ أَوِ الْغَشْيُ فَأَخَذْتُ قِرْبَةً مِنْ مَاءٍ إِلٰى جَنْبِي فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلٰى رَأْسِي أَوْ عَلٰى وَجْهِي مِنَ الْمَاءِ قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ وَ

حضرت اسماء بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج گہن لگ گیا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گئیں درآں حالیکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھ رہی تھیں۔ حضرت اسماء کہتی ہیں میں نے پوچھا لوگ نماز کیوں پڑھ رہے ہیں؟ حضرت عائشہ نے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے پوچھا کیا یہ کوئی علامت ہے؟ حضرت عائشہ نے کہا ہاں! پھر رسول اللہ ﷺ نے بہت طویل قیام کیا حتیٰ کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی میں نے مشک سے پانی لے کر اپنے منہ یا اپنے سر پر ڈالنا شروع کیا' حضرت اسماء کہتی

خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَإِنَّهُ قَدْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَرِيْبًا أَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوْقِنُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَا وَأَطَعْنَا ثَلَاثَ مِرَارٍ فَيُقَالُ لَهُ نَمْ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنَّكَ لَتُؤْمِنُ بِهِ فَنَمْ صَالِحًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُ.

البخاري (٨٦، ١٨٤، ٩٢٢، ١٢٣٥، ٧٢٨٧، ١٠٥٣)

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے درآں حالیکہ سورج روشن ہو چکا تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: ہر وہ چیز جس کو میں نے پہلے نہیں دیکھا تھا اس کو میں نے اس جگہ دیکھ لیا ہے حتیٰ کہ جنت اور جہنم کو بھی دیکھ لیا ہے اور مجھ پر یہ وحی کی گئی ہے کہ عنقریب تمہاری قبروں میں ایسی آزمائش کی جائے گی جیسی مسیح دجال کے وقت آزمائش ہوگی تم میں سے ہر شخص کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟ رہا مومن تو وہ یہ کہے گا کہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں یہ ہمارے پاس دلائل اور ہدایت لے کر آئے ہم نے ان کے پیغام کو قبول کیا اور ان کی اطاعت کی تین بار سوال کیا جائے گا اس کے بعد کہا جائے گا "جاؤ ہمیں معلوم تھا کہ تم ان پر ایمان رکھتے ہو۔ رہا منافق تو وہ کہے گا میں نہیں جانتا میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا وہی کہہ دیا۔

٢١٠١- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ وَإِذَا هِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ. سابقه (٢١٠٠)

حضرت اسماء بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ کے پاس آئی درآں حالیکہ لوگ نماز میں کھڑے ہوئے تھے اور حضرت عائشہ نماز پڑھ رہی تھیں میں نے کہا لوگوں کو کیا ہوا؟

٢١٠٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَا تَقُلْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَلٰكِنْ قُلْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ.

مسلم تحفة الاشراف (١٩٠١٧)

عروہ کہتے ہیں کہ سورج کے لیے کسوف نہ کہو خسوف کہو۔

٢١٠٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ فَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَالَتْ تَعْنِي يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَأَخَذَ دِرْعًا حَتَّى أُدْرِكَ بِرِدَائِهِ فَقَامَ لِلنَّاسِ قِيَامًا طَوِيْلًا لَوْ أَنَّ إِنْسَانًا أَتَى لَمْ يَشْعُرْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكَعَ مَا حَدَّثَ أَنَّهُ رَكَعَ مِنْ طُوْلِ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں جس روز سورج کو گہن لگا رسول اللہ ﷺ گھبرائے ہوئے آئے آپ نے (گھبراہٹ میں کسی عورت کی) قمیص لے لی پھر آپ کو چادر لا کر دی گئی پھر آپ نے اس قدر طویل قیام کیا کہ اگر کوئی شخص آتا تو اس کو بالکل پتا نہ چلتا کہ آپ نے رکوع کیا ہے اسی لیے طول قیام کے سبب آپ سے رکوع کی روایت کی گئی ہے۔

الْقِيَامِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۷٤۱)

٢١٠٤- وَحَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَ قَالَ قِيَامًا طَوِيْلًا يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَزَادَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ أَسَنَّ مِنِّيْ وَ إِلَى الْأُخْرٰى وَهِيَ أَسْقَمُ مِنِّيْ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۷٤۱)

ایک راوی نے کہا کہ آپ نے طویل قیام کیا اور مزید زیادہ کیا کہ حضرت اسماء کہتی ہیں کہ میں ایک عورت کو دیکھتی تھی جو مجھ سے زیادہ بوڑھی تھی اور ایک عورت کو دیکھتی تھی جو مجھ سے زیادہ بیمار تھی۔

٢١٠٥- وَحَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا حَبَّانُ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مَنْصُوْرٌ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَفَزِعَ فَأَخْطَأَ بِدِرْعٍ حَتّٰى أُدْرِكَ بِرِدَائِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَتْ فَقَضَيْتُ حَاجَتِيْ ثُمَّ جِئْتُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَائِمًا فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى رَأَيْتُنِيْ أُرِيْدُ أَنْ أَجْلِسَ ثُمَّ أَلْتَفِتُ إِلَى الْمَرْأَةِ الضَّعِيْفَةِ فَأَقُوْلُ هٰذِهِ أَضْعَفُ مِنِّيْ فَأَقُوْمُ فَرَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى لَوْ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَمْ يَرْكَعْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۷٤۱)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گہن ہوا تو آپ خوفزدہ ہوئے اور (گھبراہٹ میں کسی عورت کی) قمیص لے لی اس کے بعد آپ کو چادر لا کر دی گئی۔ میں اپنا کام پورا کرنے کے بعد مسجد میں آئی تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں کھڑے ہیں۔ میں بھی نماز میں شریک ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں بہت طویل قیام کیا حتیٰ کہ میں نے سوچا کہ میں بیٹھ جاؤں پھر میری نظر ایک ضعیف عورت پر پڑی تو میں نے سوچا کہ یہ تو مجھ سے بھی زیادہ کمزور ہے پھر میں کھڑی رہی پھر حضور نے رکوع کیا اور بہت طویل رکوع کیا پھر حضور نے رکوع سے سر اٹھایا اور بہت طویل قیام کیا حتیٰ کہ اگر کوئی شخص دیکھتا تو خیال کرتا کہ آپ نے رکوع نہیں کیا ہے۔

٢١٠٦- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا قَدْرَ نَحْوِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ کے عہد میں سورج کو گہن لگا' رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے' آپ نے سورۂ بقرہ کی قرأت کے برابر بہت طویل قیام کیا' پھر آپ نے بہت طویل رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھا کر بہت طویل قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے نسبتاً کم تھا' پھر آپ نے بہت طویل رکوع کیا لیکن یہ رکوع پہلے رکوع سے نسبتاً کم تھا پھر سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا' پھر رکوع سے سر اٹھا کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے نسبتاً کم تھا' پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے نسبتاً کم تھا' پھر سجدہ کر کے نماز سے فارغ ہو گئے درآں حالیکہ سورج روشن ہو چکا تھا' آپ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَفَفْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا بِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.

البخاری (١٠٥٢-١٩٧-٥١٩٧-٢٩-٤٣١-٧٤٨-٣٢٠٢)

ابوداؤد (١١٨٩) النسائی (١٤٩٢)

انہیں کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم گہن کو دیکھو تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے (نماز میں) آپ کو دیکھا کہ آپ اپنی جگہ سے کسی چیز کو لے رہے تھے پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ گئے آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا میں اس سے ایک خوشہ توڑنے لگا اگر میں اس خوشہ کو توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس کو کھاتے رہتے اور میں نے جہنم کو دیکھا اور میں نے آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا میں نے جہنم میں اکثر عورتوں کو دیکھا' صحابہ نے پوچھا کس وجہ سے؟ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ان کی ناشکری کی وجہ سے' کہا گیا کیا اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتی ہیں؟ فرمایا نہیں خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور نیکی کا انکار کرتی ہیں۔ اگر تم ساری عمر ان کے ساتھ نیکی کرتے رہو اور پھر تم سے یہ کوئی ذرا سی (ناگوار) چیز دیکھ لیں تو کہیں گی میں نے تمہارے پاس کبھی اچھائی نہیں دیکھی۔

٢١٠٧- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ عِيسٰى قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ. سابقہ (٢١٠٦)

ایک اور سند سے یہ روایت ہے اس میں ہے پھر ہم نے آپ کو پیچھے ہٹتے دیکھا۔

٤- بَابُ ذِكْرِ مَنْ قَالَ أَنَّهُ رَكَعَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ

نمازِ کسوف میں آٹھ رکوع اور چار سجدوں کا بیان

٢١٠٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ.

ابوداؤد (١١٨٣) الترمذی (٥٦٠) النسائی (١٤٦٦-١٤٦٧)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سورج کو گہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے آٹھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ نماز پڑھی اور حضرت علی سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

٢١٠٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ نَا حَبِيبٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلّٰى فِي كُسُوفٍ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج گرہن لگنے پر نماز پڑھائی آپ نے قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔

قَالَ وَالْأُخْرٰى مِثْلَهَا. سابقہ (٢١٠٨)

٥- بَابُ ذِكْرِ النِّدَاءِ بِصَلٰوةِ الْكُسُوْفِ "اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ"

نمازِ کسوف کے لیے جماعت کا اعلان کرنا

٢١١٠ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا اَبُو النَّضْرِ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ شَيْبَانُ النَّحْوِيُّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ لَمَّا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نُوْدِيَ الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهُ. البخاری (١٠٥١-١٠٤٥) النسائی (١٤٧٨)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو جماعت کا اعلان کیا گیا "الصلوٰۃ جامعۃ" پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے پھر دوسری رکعت میں دو رکوع کیے پھر سورج صاف ہو گیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے نماز کسوف سے زیادہ کبھی طویل رکوع اور سجدہ کی نماز نہیں پڑھی۔

٢١١١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللّٰهَ حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ. البخاری (١٠٤١-١٠٥٧-٣٢٠٤) النسائی (١٤٦١) ابن ماجہ (١٢٦١)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور ان کو کسی کی موت کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم گہن کو دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو حتیٰ کہ گہن دور کر دیا جائے۔

٢١١٢- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ نَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيْسَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا. سابقہ (٢١١١)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند میں کسی شخص کی موت کی وجہ سے گہن نہیں لگتا' لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم گہن دیکھو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

٢١١٣- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ وَاَبُوْ اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

ایک اور سند سے روایت ہے جس دن حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تو لوگوں نے کہا حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی

أَنَا جَرِيرٌ وَ وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ وَ
مَرْوَانُ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ
سُفْيَانَ وَ وَكِيعٍ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ
فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

وفات کی وجہ سے سورج کو گرہن لگ گیا۔

ماجہ(۲۱۱۱)

۲۱۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الأَشْعَرِيُّ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ
وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالُوا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي
بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَسَفَتِ
الشَّمْسُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ
السَّاعَةُ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَ
رُكُوعٍ وَ سُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ إِنَّ
هَذِهِ الآيَاتِ الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا
لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ
مِنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَ دُعَائِهِ وَ اسْتِغْفَارِهِ وَفِي
رِوَايَةِ ابْنِ الْعَلَاءِ كَسَفَتْ وَقَالَ يُخَوِّفُ عِبَادَهُ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گہن لگا آپ گھبرا کر اس طرح اُٹھ کھڑے ہوئے کہ جیسے قیامت آ گئی ہو آپ مسجد میں آئے اور نماز میں سب سے لمبا طویل قیام کیا' طویل رکوع اور طویل سجدہ کیا میں نے اس سے پہلے کبھی آپ کو اس طرح نماز پڑھتے نہیں دیکھا پھر آپ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرانے کے لیے ان نشانیوں کو بھیجتا ہے جب تم اس قسم کی کوئی چیز دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اس سے دعا اور استغفار کی پناہ میں آ ؤ۔

البخاری(۱۰۵۹) النسائی(۱۵۰۲)

۲۱۱۵- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ نَا
بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ حَيَّانَ
بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَرْتَمِي
بِأَسْهُمِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا انْكَسَفَتِ
الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهُنَّ وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ مَا يُحْدِثُ لِرَسُولِ اللّٰهِ
ﷺ فِي انْكِسَافِ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ
يَدَيْهِ يَدْعُو وَ يُكَبِّرُ وَ يَحْمَدُ وَ يُهَلِّلُ حَتَّى جُلِّيَ عَنِ
الشَّمْسِ فَقَرَأَ سُورَتَيْنِ وَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں تیر اندازی کر رہا تھا اچانک سورج کو گرہن لگ گیا میں نے تیروں کو پھینکا اور سوچا کہ میں دیکھتا ہوں کہ آج رسول اللہ ﷺ سورج گہن کے موقع پر کیا کرتے ہیں؟ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا وہاں حالیکہ رسول اللہ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ رہے تھے۔ آپ نے تکبیر کہی حمد کی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھا حتیٰ کہ سورج روشن ہو گیا۔ آپ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعت نماز پڑھی۔

ابوداؤد(۱۱۹۵) النسائی(۱۴۵۹)

۲۱۱۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ
الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ كَانَ مِنْ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ أَرْتَمِي بِأَسْهُمٍ لِي
بِالْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ

رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں مدینہ میں تیر اندازی کر رہا تھا' اچانک سورج کو گہن لگ گیا میں نے تیر پھینک دیے اور سوچا کہ بخدا! میں دیکھوں گا کہ رسول اللہ ﷺ سورج گہن لگنے کے موقع پر کیا کرتے ہیں؟

فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى مَا حَدَثَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُو حَتَّى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُورَتَيْنِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ. سابقہ(۲۱۱۵)

میں آپ کے پاس آیا اور آں حالیکہ آپ نماز میں رفع یدین کر رہے تھے آپ نے تسبیح کی' حمد کی' لا الہ الا اللہ پڑھا' تکبیر کہی اور دعا کی حتیٰ کہ سورج صاف ہو گیا' حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ جب سورج صاف ہو گیا تو آپ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعت نماز پڑھی۔

۲۱۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ قَالَ أَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَتَرَمَّى بِأَسْهُمٍ لِي فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا. سابقہ(۲۱۱۵)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں جس وقت میں اپنے تیروں سے تیر اندازی کر رہا تھا اچانک سورج کو گہن لگ گیا۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۲۱۱۸- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا.

البخاری(۱۰۴۲-۳۲۰۱)النسائی(۱۴۶۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی شخص کی موت کی وجہ سے گہن لگتا ہے نہ کسی کی حیات کی وجہ سے لیکن یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم یہ نشانیاں دیکھو تو نماز پڑھو۔

۲۱۱۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا نَا مُصْعَبٌ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ نَا زَائِدَةُ قَالَ نَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوا حَتَّى يَنْكَشِفَ. البخاری(۱۰۴۳-۱۰۶۰-۶۱۹۹)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں جس دن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اس دن سورج کو گہن لگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں انہیں کسی کی موت کی وجہ سے گہن لگتا ہے نہ حیات کی وجہ سے۔ جب تم یہ نشانیاں دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۱۱- كِتَابُ الْجَنَائِزِ

میت کا بیان

۱- بَابُ تَلْقِينِ الْمَوْتٰى لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

قریب المرگ کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا

۲۱۲۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَفُضَيْلُ بْنُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

حُسَيْنٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ بِشْرٍ قَالَ أَبُو كَامِلٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ.

ابوداؤد (۳۱۱۷) الترمذی (۹۷۶) النسائی (۱۸۲۵) ابن ماجہ (۱۴۴۵)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو لا الٰہ الا اللہ کہنے کی تلقین کرو۔

۲۱۲۱- وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ جَمِيعًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

سابقہ (۲۱۲۰)

ایک اور سند سے بھی یہی روایت ہے۔

۲۱۲۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا جَمِيعًا نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ.

ابن ماجہ (۱۴۴۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو لا الٰہ الا اللہ کہنے کی تلقین کرو۔

۲- بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

مصیبت کے وقت کیا کہا جائے؟

۲۱۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنِ ابْنِ سَفِينَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَاطِبَ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ يَخْطُبُنِي لَهُ فَقُلْتُ إِنَّ لِي بِنْتًا وَأَنَا غَيُورٌ فَقَالَ أَمَّا ابْنَتُهَا فَنَدْعُو اللَّهَ أَنْ يُغْنِيَهَا عَنْهَا وَأَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَذْهَبَ بِالْغَيْرَةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۲۶۸)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کو بھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور وہ اس میں اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ" اور اے اللہ مجھے اس مصیبت میں اجر دے اور اس کے بعد میرے لیے خیر مقدر کر دے" کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بعد خیر مقرر کر دیتا ہے۔ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں جب ابوسلمہ فوت ہو گئے تو میں نے سوچا کہ مسلمانوں میں حضرت ابوسلمہ سے بہتر کون ہوگا؟ جس گھر نے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی پھر بہرحال میں نے یہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد میرے لیے رسول اللہ ﷺ کو مقرر کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حاطب بن ابی بلتعہ کو میرے پاس نکاح کا پیغام دے کر بھیجا۔ میں نے کہا میری ایک بیٹی ہے اور میں غیرت والی ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کی بیٹی کے لیے ہم دعا کریں گے کہ وہ اس کو بیٹی سے بے فکر کر دے اور یہ

بھی دعا کروں گا کہ غیرت اس سے دور ہو جائے۔

٢١٢٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَفِينَةَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَجَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي مُصِيبَتِهِ وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ كَمَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي خَيْرًا مِنْهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٢٤٨)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو بھی کوئی مصیبت پہنچے اور وہ کہے "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا" اللہ تعالیٰ اس کو اس مصیبت میں اجر دیتا ہے اور اس کے بعد بہتر آنے والے کو مقرر کر دیتا ہے۔ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں جب ابو سلمہ فوت ہو گئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے امر کے مطابق یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد ان سے بہتر یعنی رسول اللہ ﷺ کو میرے لیے مقرر کر دیا۔

٢١٢٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ سَفِينَةَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَزَادَ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ مَنْ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ عَزَمَ اللَّهُ لِي فَقُلْتُهَا قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٢٤٨)

رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد حسب سابق دعا کا ذکر ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ فوت ہو گئے تو میں نے سوچا کہ ابو سلمہ سے بہتر کون ہو گا جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈال دیا تو میں نے اس دعا کو پڑھا اس کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کے عقد میں آئی۔

٣- بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَرِيضِ وَالْمَيِّتِ

مریض یا میت کے پاس حاضر ہوتے وقت کیا کہا جائے؟

٢١٢٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَأَعْقَبَنِي اللَّهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ مُحَمَّدًا ﷺ.

ابوداؤد (٣١١٥) الترمذی (٩٧٧) النسائی (١٨٢٤) ابن ماجہ (١٤٤٧)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی مریض یا میت کے پاس جاؤ تو کلمہ خیر کہو کیونکہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نبی ﷺ کے پاس آئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابو سلمہ فوت ہو گئے آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھو: اے اللہ! میری مغفرت کر اور ابو سلمہ کی مغفرت کر اور ان کے بعد میرے لیے ان سے اچھا شخص مقرر کر دے پھر اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ان کے بعد ان سے بہتر یعنی محمد ﷺ کو مقرر کر دیا۔

٤- بَابُ فِي إِغْمَاضِ الْمَيِّتِ وَالدُّعَاءِ لَهُ

میت کی آنکھوں کو بند کرنا

إذا حضر

٢١٢٧- حدثني زهير بن حرب قال نا معاوية بن عمرو قال نا أبو إسحاق الفزاري عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن قبيصة بن ذؤيب عن أم سلمة رضي الله عنها قالت دخل رسول الله ﷺ على أبي سلمة وقد شق بصره فأغمضه ثم قال إن الروح إذا قبض تبعه البصر فضج ناس من أهله فقال لا تدعوا على أنفسكم إلا بخير فإن الملائكة يؤمنون على ما تقولون ثم قال اللهم اغفر لأبي سلمة وارفع درجته في المهديين واخلفه في عقبه في الغابرين واغفر لنا وله يا رب العالمين وافسح له في قبره ونور له فيه.

ابوداؤد (٣١١٨) ابن ماجه (١٤٥٤)

٢١٢٨- وحدثنا محمد بن موسى القطان الواسطي قال نا المثنى بن معاذ قال نا أبي قال نا عبيد الله بن الحسن قال نا خالد الحذاء بهذا الإسناد نحوه غير أنه قال واخلفه في تركته وقال اللهم أوسع له في قبره ولم يقل افسح له وزاد قال خالد الحذاء ودعوة أخرى سابعة نسيتها. سابقہ (٢١٢٧)

اور اس کے لیے دعا کرنا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابو سلمہ کے پاس آئے درآں حالیکہ ان کی آنکھیں چڑھ گئی تھیں۔ آپ نے ان کی آنکھیں بند کر دیں پھر آپ نے فرمایا: جب روح قبض کی جاتی ہے تو آنکھیں اس کو دیکھتی رہتی ہیں۔ ان کے گھر والوں نے رونا شروع کر دیا آپ نے فرمایا اپنے لیے بھلائی کی دعا کرو کیونکہ ملائکہ تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں، پھر آپ نے دعا کی اے اللہ ابو سلمہ کی مغفرت کر اور مہدیین میں اس کا درجہ بلند کر اور اس کے بعد باقی رہنے والوں کی نگہبانی فرما اور ہماری اور اس کی مغفرت فرما اے رب العالمین! اور اس کی قبر میں وسعت فرما اور اس کی قبر کو روشن کر۔

ایک اور سند سے یہ روایت ہے اور اس کی دعا میں یہ کلمات ہیں: اے اللہ اس کے پسماندگان کی نگہبانی فرما، اے اللہ اس کی قبر میں وسعت کر۔ خالد حذاء نے ایک ساتویں دعا بھی ذکر کی ہے جس کو راوی بھول گیا۔

٥- باب في شخوص بصر الميت يتبع نفسه

٢١٢٩- وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال أنا ابن جريج عن العلاء بن يعقوب قال أخبرني أبي أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله ﷺ ألم تروا الإنسان إذا مات شخص بصره قالوا بلى قال فذلك حين يتبع بصره نفسه. مسلم تحفة الاشراف (١٤٠٨٤)

٢١٣٠- وحدثناه قتيبة بن سعيد قال نا عبد العزيز يعني الدراوردي عن العلاء بهذا الإسناد.

مسلم تحفة الاشراف (١٤٠٦٠)

میت کی آنکھیں روح کا تعاقب کرتی ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کی آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں؟ صحابہ نے کہا کیوں نہیں! آپ نے فرمایا یہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ اس کی آنکھیں روح کو دیکھتی رہتی ہیں۔

ایک اور سند سے بھی یہی روایت ہے۔

٦- باب البكاء على الميت

٢١٣١- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وابن نمير

میت پر رونا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب

وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الصَّعِيدِ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا قَدْ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۱۹۵)

حضرت ابو سلمہ فوت ہو گئے تو میں نے کہا کہ پردیس میں ایک مسافر فوت ہو گیا میں اس کے لیے اتنا روؤں گی کہ لوگوں میں اس کا چرچا ہوگا میں نے اس پر رونے کی تیاری کی اور مدینہ کے بالائی علاقہ سے میرا ساتھ دینے کے لیے ایک عورت آ گئی اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے آپ نے فرمایا: کیا تم چاہتی ہو کہ اس گھر میں پھر شیطان داخل ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کو دو بار یہاں سے نکال چکا ہے بس میں رک گئی اور نہیں روئی۔

۲۱۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ إِحْدٰى بَنَاتِهِ تَدْعُوهُ وَتُخْبِرُهُ أَنَّ صَبِيًّا لَهَا أَوِ ابْنًا لَهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُولِ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَعَادَ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمْ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنَّةٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ.

البخاری (۱۲۸٤- ٥٦٥٥- ٦٦٠٢- ٦٦٥٥- ۷۳۷۷- ۷٤٤۸) ابوداؤد (۳۱۲۵) النسائی (۱۸٦۷) ابن ماجہ (۱٥۸۸)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی ایک صاحبزادی نے آپ کو بلوایا اور خبر دی کہ ان کا بچہ فوت ہونے کے قریب ہے یا کہا کہ مرض الموت میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے قاصد سے فرمایا کہ واپس جا کر ان سے کہو کہ جو اللہ نے لے لیا اسی کا تھا اور جو اس نے دیا وہ (بھی) اسی کا ہے۔ ہر چیز کی اس کے ہاں ایک مدت مقرر ہے ان سے کہو کہ وہ صبر کریں اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھیں، وہ قاصد پھر آیا اور عرض کرنے لگا کہ وہ آپ کو قسم دیتی ہیں کہ آپ ضرور آئیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر نبی ﷺ اٹھے اور آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما بھی اٹھے اور میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ آپ کے سامنے بچے کو لایا گیا تو اس کا سانس اکھڑ رہا تھا جیسے پرانی مشک سے پانی کی آواز نکلتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ حضرت سعد نے کہا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ رحمت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے۔

۲۱۳۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ حَمَّادٍ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ. سابقہ (۲۱۳۲)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۱۳٤- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ وَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ قَالَا أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهُ فَأَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِيْ غَشِيَّةٍ فَقَالَ أَقَدْ قَضٰى قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَكَوْا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُوْنَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ إِلٰى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ
بخاری (۱۳۰۴)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے جب وہاں پہنچے تو ان کو بے ہوش پایا آپ نے پوچھا کیا یہ فوت ہو گئے؟ حاضرین نے کہا نہیں اے رسول اللہ! پھر رسول اللہ ﷺ رونے لگے۔ جب حاضرین نے رسول اللہ ﷺ کو روتے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے آپ نے فرمایا تم نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ آنکھ سے بہنے والے آنسو اور دل کے رنج پر عذاب نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے یا رحم فرماتا ہے پھر آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔

۷- بَابٌ فِيْ عِيَادَةِ الْمَرْضٰى

مریض کی عیادت کرنا

۲۱۳۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ يَعْنِي ابْنَ غَزِيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْبَرَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَخَا الْأَنْصَارِ كَيْفَ أَخِيْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ صَالِحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَّعُوْدُهُ مِنْكُمْ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ وَنَحْنُ بِضْعَةَ عَشَرَ مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ وَلَا خِفَافٌ وَلَا قَلَانِسُ وَلَا قُمُصٌ نَمْشِيْ فِيْ تِلْكَ السِّبَاخِ حَتّٰى جِئْنَاهُ فَاسْتَأْخَرَ قَوْمُهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتّٰى دَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ مَعَهُ
مسلم تحفۃ الاشراف (۷۰۷۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اس وقت انصار میں سے ایک شخص نے آ کر آپ کو سلام کیا پھر واپس جانے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے انصار کے بھائی! میرے بھائی سعد بن عبادہ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا اچھا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون ان کی عیادت کرتا ہے؟ (یہ کہہ کر) آپ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے ہم دس سے کچھ زیادہ تھے ہمارے پاس جوتے تھے نہ موزے ٹوپیاں تھیں نہ قمیصیں! ہم (اسی حال میں) اس پتھریلی زمین پر چل رہے تھے حتیٰ کہ ہم حضرت سعد کے پاس پہنچ گئے۔ ان کے قریب جو لوگ تھے وہ ایک طرف ہو گئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ جانے والے صحابہ قریب آ گئے۔

۸- بَابٌ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمُصِيْبَةِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى

صدمہ کے ابتداء پر صبر کرنا

۲۱۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبر وہی ہے جو ابتدائے صدمہ کے وقت کیا جائے۔

الْأُوْلَـــى. البخاری(۱۲۵۲-۱۲۸۳-۱۳۰۲-۷۱۵٤)ابوداؤد (۳۱۲٤)الترمذی(۹۸۸)النسائی(۱۸٦۸)

۲۱۳۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِي مُصِيْبَتِي فَلَمَّا ذَهَبَ قِيْلَ لَهَا إِنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَخَذَهَا مِثْلُ الْمَوْتِ فَأَتَتْ بَابَهُ فَلَمْ تَجِدْ عَلَى بَابِهِ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ أَوْ قَالَ عِنْدَ أَوَّلِ الصَّدْمَةِ. سابقہ(۲۱۳٦)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس آئے جو اپنے بچے پر رو رہی تھی آپ نے اس سے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور صبر کرو! وہ کہنے لگی آپ کو میری مصیبت کا کیا اندازہ ہے؟ جب آپ تشریف لے گئے تو اسے بتایا گیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ تھے (یہ سن کر) وہ ایسی ڈری جیسے موت آ گئی ہو اور رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی تو دیکھا آپ کے دروازے پر کوئی دربان نہیں تو وہ کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا آپ نے فرمایا: صبر وہی ہے جو ابتدائی صدمہ کے وقت کیا جائے۔

۲۱۳۸- وَحَدَّثَنِيْهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالُوْا جَمِيْعًا نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ بِقِصَّتِهِ وَفِي حَدِيْثِ عَبْدِ الصَّمَدِ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ.
سابقہ(۲۱۳٦)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔

۹- بَابُ الْمَيِّتِ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ

اہل وعیال کے رونے سے میت کو عذاب کا ہونا

۲۱۳۹- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ بِشْرٍ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَكَتْ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَهْلًا يَا بُنَيَّةُ أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ. النسائی(۱۸٤۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے رونے لگیں تو حضرت عمر نے فرمایا: اے بیٹی خاموش ہو جاؤ! کیا تم نہیں جانتیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میت پر اس کے بعض گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

۲۱٤۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ.

البخاری(۱۲۹۲)النسائی(۱۸۵۳)ابن ماجہ(۱۵۹۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میت پر قبر میں نوحہ کیے جانے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

٢١٤١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ. مسلم (٢١٤٠)

امام مسلم ایک اور سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢١٤٢- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ.
مسلم تحفۃ الاشراف (١٠٥١٧)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا اور ان پر بے ہوشی طاری ہو گئی تو لوگ چیخ کر ان پر رونے لگے جب انہیں ہوش آیا تو انہوں نے فرمایا کیا تمہیں نہیں معلوم کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میت پر زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

٢١٤٣- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا أَخَاهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ. بخاری (١٢٩٠)

ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ چیخ کر کہنے لگے ہائے افسوس! میرے بھائی! حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ اے صہیب! کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔

٢١٤٤- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ أَبُو يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ أَقْبَلَ صُهَيْبٌ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَامَ بِحِيَالِهِ يَبْكِي فَقَالَ عُمَرُ عَلَامَ تَبْكِي أَعَلَيَّ تَبْكِي قَالَ إِي وَاللَّهِ لَعَلَيْكَ أَبْكِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ يُبْكَى عَلَيْهِ يُعَذَّبُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُوسَى بْنِ طَلْحَةَ فَقَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ إِنَّمَا كَانَ أُولَئِكَ الْيَهُودَ. مسلم (٢١٤٣)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر رونے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کس چیز پر رو رہے ہو! کیا مجھ پر رو رہے ہو؟ وہ کہنے لگے ہاں! خدا کی قسم! اے امیر المومنین! میں آپ ہی کی وجہ سے رو رہا ہوں، حضرت عمر نے فرمایا خدا کی قسم! تم جان چکے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس پر رویا جاتا ہے اسے عذاب دیا جاتا ہے راوی کہتے ہیں میں نے اس بات کا حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں رسول اللہ ﷺ نے جن لوگوں کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا تھا وہ یہودی تھے۔

٢١٤٥- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا طُعِنَ عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ يَا حَفْصَةُ أَمَا سَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الْمُعَوَّلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ وَ عَوَّلَ عَلَيْهِ صُهَيْبٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٠٤١٤)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جب زخمی کر دیے گئے تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ان پر باآواز بلند رونے لگیں، حضرت عمر نے کہا اے حفصہ! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ جس پر رویا جاتا ہے اسے عذاب دیا جاتا ہے، پھر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ باآواز بلند رونے لگے تو حضرت عمر نے ان سے بھی فرمایا: اے صہیب! کیا تم نہیں جانتے کہ جس پر باآواز بلند رویا جائے اس پر عذاب ہوتا ہے۔

٢١٤٦- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَ نَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةَ أُمِّ أَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَ عِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُودُهُ قَائِدٌ فَأُرَاهُ أَخْبَرَهُ بِمَكَانِ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَكُنْتُ بَيْنَهُمَا فَإِذَا صَوْتٌ مِنَ الدَّارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَأَنَّهُ يَعْرِضُ عَلَى عَمْرٍو أَنْ يَقُومَ فَيَنْهَاهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ قَالَ فَأَرْسَلَهَا عَبْدُ اللّٰهِ مُرْسَلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كُنَّا مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَازِلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ لِي اذْهَبْ فَاعْلَمْ لِي مَنْ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ أَمَرْتَنِي أَنْ أَعْلَمَ لَكَ مَنْ ذٰلِكَ الرَّجُلُ وَإِنَّهُ صُهَيْبٌ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَقُلْتُ إِنَّ مَعَهُ أَهْلَهُ قَالَ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ أَهْلُهُ وَرُبَّمَا قَالَ أَيُّوبُ مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا لَمْ يَلْبَثْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ أُصِيبَ فَجَاءَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَعْلَمْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ لَمْ تَعْلَمْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ قَالَ فَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ فَأَرْسَلَهَا مُرْسَلَةً وَأَمَّا عُمَرُ فَقَالَ بِبَعْضِ فَقُمْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَحَدَّثْتُهَا بِمَا

عبداللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام ابان کے جنازہ کے منتظر تھے اور حضرت ابن عمر کے پاس عمرو بن عثمان بھی بیٹھے تھے۔ اتنے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھی ایک شخص لے کر آ گیا (وہ نابینا ہو چکے تھے) میرا خیال ہے کہ انہیں حضرت ابن عمر کی جگہ بتا دی گئی تھی کیونکہ وہ آ کر میرے پہلو میں بیٹھ گئے اور میں ان دونوں کے درمیان تھا۔ اچانک گھر سے رونے کی آواز آئی، حضرت ابن عمر نے عمرو بن عثمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ کھڑے ہو کر ان کو منع کریں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے سنا ہے کہ گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اس حکم کو عام رکھا اور اس میں کوئی قید نہیں لگائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک بار ہم امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب مقام بیداء میں پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا ہے۔ حضرت عمر نے مجھ سے فرمایا جاؤ جا کر معلوم کرو یہ کون شخص ہے؟ میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے واپس آ کر کہا آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں جا کر اس شخص کے بارے میں معلوم کروں وہ شخص صہیب ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا ان کو ہمارے پاس بلا کر لاؤ! میں نے کہا ان کے ساتھ ان کی اہلیہ بھی ہیں حضرت عمر نے فرمایا اگرچہ ان کے ساتھ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَطُّ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَحَدٍ وَلٰكِنَّهُ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَزِيدُهُ اللّٰهُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَذَابًا وَإِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى قَالَ أَيُّوبُ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ إِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُونِّي عَنْ غَيْرِ كَاذِبَيْنِ وَلَا مُكَذَّبَيْنِ وَلٰكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ. البخاري(۱۲۸٦) النسائي(۱۸۵۷)

ایسے بھی ہوں ان کو بلا کر لاؤ۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو کچھ دنوں کے بعد حضرت عمر زخمی کر دیے گئے پھر حضرت صہیب آئے اور کہنے لگے ہائے افسوس! میرے بھائی! ہائے افسوس میرے ساتھی! حضرت عمر نے فرمایا کیا تمہیں نہیں معلوم یا تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میت کو اس کے بعض گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے' حضرت عبداللہ بن عمر نے مطلق کہا تھا اور حضرت عمر نے کہا تھا بعض گھر والوں کے رونے سے راوی کہتے ہیں میں کھڑا ہوا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور حضرت ابن عمر نے جو کچھ کہا تھا انہیں بتایا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا بخدا رسول اللہ ﷺ نے بالکل نہیں کہا کہ میت کو کسی کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے لیکن آپ نے یہ فرمایا تھا کہ گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب زیادہ کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے اور کوئی شخص کسی کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ معلوم ہوا کہ یہ بات حضرت عمر اور ابن عمر نے کہی ہے تو انہوں نے فرمایا تم نے جن شخصیتوں سے یہ حدیث روایت کی ہے وہ جھوٹے ہیں نہ ان کو کوئی جھوٹا کہتا ہے لیکن سننے میں غلطی ہو جاتی ہے۔

۲۱٤۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ قَالَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا قَالَ فَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا أَوْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ

عبداللہ بن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا مکہ میں انتقال ہو گیا۔ ہم ان کے جنازہ میں شریک ہونے کے لیے گئے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم بھی آ گئے اور میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا حضرت عبداللہ بن عمر نے عمرو بن عثمان سے کہا اور آں حالیکہ وہ ان کے سامنے تھے" تم ان لوگوں کو رونے سے کیوں نہیں روکتے؟ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: گھر والوں کے رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس قسم کی کچھ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی فرماتے تھے۔ پھر حدیث بیان کی کہ میں حضرت عمر کے ساتھ مکہ سے لوٹ کر آ رہا تھا حتیٰ کہ جب ہم

حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ وَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ فَذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ادْعُهُ لِي قَالَ فَرَجَعْتُ إِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا أَنْ أُصِيبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ بَعْضِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَحَدٍ وَلٰكِنْ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ أَضْحَكَ وَأَبْكٰى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَوَاللّٰهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَيْءٍ. سابقہ(۲۱۴۶)

بیداء میں پہنچے تو ایک درخت کے سائے کے نیچے کچھ سوار نظر آئے حضرت عمر نے فرمایا جاؤ دیکھو یہ کون سوار ہیں؟ میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے جا کر حضرت عمر کو بتایا حضرت عمر نے فرمایا ان کو بلا کر لاؤ" میں نے جا کر حضرت صہیب سے کہا: امیر المومنین کے پاس چلو۔ اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تو حضرت صہیب آ کر رونے لگے اور کہنے لگے ہائے افسوس میرے بھائی! ہائے افسوس میرے ساتھی! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے صہیب! کیا تم مجھ پر رو رہے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بعض گھر والوں کے رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بات کا ذکر کیا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عمر پر رحم کرے بخدا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی کے رونے سے مسلمان کو عذاب دیتا ہے۔ لیکن آپ نے یہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ گھر والوں کے رونے کی وجہ سے کافر کے عذاب میں زیادتی کرتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا تمہارے لیے یہ آیت کافی ہے (ترجمہ:) کوئی شخص کسی کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اس موقع پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا یہ سن کر حضرت ابن عمر نے کچھ نہیں فرمایا۔

۲۱۴۸- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كُنَّا فِي جِنَازَةِ أُمِّ أَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَنُصَّ رَفْعَ الْحَدِيثِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا نَصَّهُ أَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدِيثُهُمَا أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرٍو. سابقہ(۲۱۴۶)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۲۱۴۹- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ. مسلم تحفۃ الاشراف(۶۷۸۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زندہ کے رونے سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

۲۱۵۰- وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ رَحِمَ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَحْفَظْهُ إِنَّمَا مَرَّتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ وَهُمْ يَبْكُونَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنْتُمْ تَبْكُونَ وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ.

البخاري (۳۹۷۸) ابوداؤد (۳۱۲۹) النسائي (۱۸۵٤)

عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت ابن عمر کا یہ قول ذکر کیا گیا کہ میت کے گھر والوں کے رونے سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے تو حضرت عائشہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے اس نے سنا اور یاد نہیں رکھا۔ بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک یہودی کا جنازہ گزرا جس پر وہ رو رہے تھے آپ نے فرمایا: تم اس پر رو رہے ہو اور اس کو عذاب ہو رہا ہے۔

۲۱۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ وَهِلَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ أَوْ بِذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ وَذَلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ وَقَدْ وَهِلَ إِنَّمَا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ يَقُولُ حِينَ تَبَوَّءُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ.

البخاري (۳۹۷۹-۳۹۸۰-۳۹۸۱) النسائي (۲۰۷۵)

عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر کیا گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا انہیں یاد نہیں رہا رسول اللہ ﷺ نے تو صرف یہ فرمایا تھا کہ میت کو اس کی خطا یا گناہوں کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہوتا ہے اور گھر والے اس پر رو رہے ہوتے ہیں اور ابن عمر کا یہ قول ان کے اس قول کی طرح ہے جس میں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جنگ بدر کے دن اس کنوئیں پر کھڑے ہوئے جس میں مشرکین کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے کچھ کہا اور یہ نہیں کہا تھا کہ یہ میری بات سن رہے ہیں ابن عمر بھول گئے۔ حالانکہ آپ نے یہ فرمایا تھا میں جو کچھ کہہ رہا ہوں یہ جانتے ہیں کہ یہ حق ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) آپ مردوں کو نہیں سناتے اور آپ قبر والوں کو سنانے والے نہیں ہیں (وہ اس وقت کی خبر دے رہے ہیں) جب وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا چکے ہیں۔

۲۱۵۲- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَحَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ أَتَمُّ. تحفة الأشراف (۱۷۲۸۱)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۱۵۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ زندہ کے رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

وذكر لها أن عبد الله بن عمر يقول إن الميت ليعذب ببكاء الحي فقالت عائشة يغفر الله لأبي عبد الرحمن أما إنه لم يكذب ولكنه نسي أو أخطأ إنما مر رسول الله ﷺ على يهودية يبكى عليها فقال إنهم ليبكون عليها وإنها لتعذب في قبرها.

البخاری(١٢٨٩) الترمذی(١٠٠٦) النسائی(١٨٥٥)

ابو عبدالرحمٰن کی مغفرت فرمائے انہوں نے جھوٹ نہیں بولا یا وہ بھول گئے یا سمجھ نہیں سکے۔ بات صرف اتنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک یہودیہ پر ہوا جس پر رویا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ اس پر رو رہے ہیں اور اس کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

٢١٥٤- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا وكيع عن سعيد بن عبيد الطائي ومحمد بن قيس عن علي بن أبي ربيعة قال أول من نيح عليه بالكوفة قرظة بن كعب فقال المغيرة بن شعبة سمعت رسول الله ﷺ يقول من نيح عليه فإنه يعذب بما نيح عليه يوم القيامة. ماجه(٥)

علی بن ابی ربیعہ کہتے ہیں کہ کوفہ میں جس شخص پر سب سے پہلے نوحہ کیا گیا وہ قرظہ بن کعب تھا۔ مغیرہ بن شعبہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے قیامت کے دن اس کو اس نوحہ کی وجہ سے عذاب ہوگا۔

٢١٥٥- وحدثني علي بن حجر السعدي قال نا علي بن مسهر قال أنا محمد بن قيس الأسدي عن علي بن ربيعة الأسدي عن المغيرة بن شعبة عن النبي ﷺ مثله.

سابقہ(٢١٥٤)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مروی ہے۔

٢١٥٦- وحدثناه ابن أبي عمر قال نا مروان بن معاوية الفزاري قال نا سعيد بن عبيد الطائي عن علي بن ربيعة عن المغيرة بن شعبة عن النبي ﷺ مثله.

سابقہ(٢١٥٤)

ایک دیگر سند کے ساتھ حضرت مغیرہ بن شعبہ سے اسی کی مثل روایت ہے۔

١٠- باب التشديد في النياحة

نوحہ میں شدت اختیار کرنا

٢١٥٧- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا عفان قال نا أبان بن يزيد ح وحدثني إسحاق بن منصور واللفظ له قال أنا حبان بن هلال قال نا أبان قال نا يحيى أن زيدا حدثه أن أبا سلام حدثه أن أبا مالك الأشعري حدثه أن النبي ﷺ قال أربع في أمتي من أمر الجاهلية لا يتركونهن الفخر في الأحساب والطعن في الأنساب والاستسقاء بالنجوم والنياحة وقال النائحة إذا لم تتب قبل موتها تقام يوم القيامة وعليها سربال من قطران ودرع من جرب. مسلم تحفۃ الاشراف(١٢١٦٨)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں زمانہ جاہلیت کی چار چیزیں ہیں جن کو لوگ نہیں چھوڑیں گے حسب ونسب پر فخر کرنا، دوسرے شخص کو نسب کا طعنہ دینا، ستاروں کو بارش کا سبب جاننا اور نوحہ کرنا۔ نوحہ کرنے والے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کریں تو انہیں قیامت کے دن گندھک اور خارش کی قمیص پہنائی جائے گی۔

٢١٥٨- وحدثنا ابن المثنى وابن أبي عمر قال قال

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول

ابْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ فَأَتَاهُ فَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اذْهَبْ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ وَاللَّهِ مَا تَفْعَلُ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ. بخاری(۴۲۶۳-۱۲۹۹-۱۳۰۵)ابوداؤد(۳۱۲۲)
نسائی(۱۸۴۶)

اللہ ﷺ کے پاس زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ پر غم کے آثار ظاہر ہوئے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں دروازے کی جھری سے دیکھ رہی تھی ایک شخص نے آ کر کہا یا رسول اللہ! حضرت جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ جا کر انہیں منع کرو، وہ جا کر واپس آیا اور کہا کہ وہ اس کا کہا نہیں مانتیں۔ آپ نے دوبارہ فرمایا کہ جا کر انہیں منع کرو وہ پھر واپس آیا اور کہا: یا رسول اللہ! خدا کی قسم وہ ہم پر غالب ہیں، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میرے خیال میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جا کر ان کے منہ میں مٹی ڈال دو، حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے دل میں کہا تیری ناک خاک آلود ہو تو وہ کام کیوں نہیں کرتا جس کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کو تکلیف سے نجات دیتا ہے۔

۲۱۵۹- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعِيِّ.
تقدم(۲۱۵۸)

ایک اور سند کے ساتھ آخری جملہ یوں ہے نہ ہی رسول اللہ ﷺ کو تھکاوٹ سے نجات دیتا ہے۔

۲۱۶۰- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ إِلَّا خَمْسٌ أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ. بخاری(۱۳۰۶)نسائی(۴۱۹۱)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیعت کے وقت ہم سے یہ عہد لیا تھا کہ ہم کسی (میت) پر نوحہ نہیں کریں گی سوائے پانچ عورتوں کے اور کسی نے اس عہد کو پورا نہیں کیا ام سلیم، ام علاء، ابو سبرہ کی بیٹی اور زوجہ معاذ رضی اللہ عنہن۔

۲۱۶۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا أَسْبَاطٌ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْبَيْعَةِ أَلَّا تَنُحْنَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا غَيْرُ خَمْسٍ مِنْهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ. مسلم تحفۃ الاشراف(۱۸۱۴۰)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیعت کے وقت ہم سے یہ عہد بھی لیا تھا کہ ہم کسی پر نوحہ نہ کریں۔ حضرت ام سلیم سمیت پانچ عورتوں کے سوا اس عہد کو کسی نے پورا نہیں کیا۔

۲۱۶۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ نَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا (إلى) وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَتْ كَانَ مِنْهُ النِّيَاحَةُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا آلَ فُلَانٍ فَإِنَّهُمْ كَانُوا أَسْعَدُونِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا بُدَّ لِي مِنْ أَنْ أُسْعِدَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا آلَ فُلَانٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۱۲۹)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (ترجمہ) "عورتیں آپ سے اس بات پر بیعت کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گی (الی قولہ) اور نہ کسی نیک کام میں نافرمانی کریں گی ان باتوں میں نوحہ (کی ممانعت بھی تھی) حضرت ام عطیہ نے کہا میں سوائے فلاں قبیلہ کے نوحہ نہیں کروں گی کیونکہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں میرے ساتھ نوحہ کرنے میں تعاون کیا تھا پس میرے لیے ضروری ہے کہ میں بھی ان کے ساتھ تعاون کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوا اس قبیلے کے (باقی میں اجازت نہیں)۔

۱۱- بَابُ نَهْيِ النِّسَاءِ عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

عورت جنازے کے ساتھ نہ جائے

۲۱۶۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۰۹۸)

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہمیں جنازہ کے ساتھ جانے سے منع کیا جاتا تھا لیکن سختی کے ساتھ نہیں۔

۲۱۶۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

البخاری (۳۱۳) ابن ماجہ (۱۵۷۷)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے منع کیا جاتا تھا لیکن ہم پر سختی نہیں کی جاتی تھی۔

۱۲- بَابٌ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ

میت کے غسل کا بیان

۲۱۶۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ.

البخاری (۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۸-۱۲۶۰) ابوداؤد (۳۱۴۲-۳۱۴۶) النسائی (۱۸۸۰-۱۸۸۵-۱۸۸۶-۱۸۸۹-۱۸۹۲) ابن ماجہ (۱۴۵۸-۱۴۵۹)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ تشریف لائے درآں حالیکہ ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اس کو تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ بار بیری کے پتوں اور پانی سے غسل دو اور آخر میں کچھ کافور رکھ دینا اور جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر دینا۔ ہم نے فارغ ہونے کے بعد آپ کو اطلاع دی آپ نے ہماری طرف اپنی چادر پھینکی اور فرمایا اس کو سب کپڑوں کے نیچے پہنانا۔

٢١٦٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

ابوداؤد (٣١٤٣) النسائی (١٨٩٠)

حضرت ام عطیہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے ان (آپ کی صاحبزادی) کی تین چوٹیاں کردی تھیں۔

٢١٦٧- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ ابْنِ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ. سابقہ (٢١٦٥)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی فوت ہو گئی اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے درآں حالیکہ ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ جس وقت آپ کی صاحبزادی فوت ہوگئیں تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٢١٦٨- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

البخاری (١٢٥٤-١٢٥٨) النسائی (١٨٨٧) ابن ماجہ (١٤٥٩)

ایک اور سند سے حضرت ام عطیہ سے روایت ہے جس میں مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا تین بار یا پانچ بار یا سات بار یا اس سے زیادہ دفعہ اور ام عطیہ نے کہا ہم نے ان کے سر کی تین چوٹیاں کردی تھیں۔

٢١٦٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَأَنَا أَيُّوبُ قَالَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا قَالَ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

البخاری (١٢٥٤-١٢٥٩-١٢٦٠) النسائی (١٨٨٢-١٨٩١)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو طاق مرتبہ غسل دو تین بار یا پانچ بار یا سات بار اور حضرت ام عطیہ نے کہا ہم نے ان کے سر کی تین چوٹیاں کیں۔

٢١٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ عَمْرٌو نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَاجْعَلْنَ فِي الْخَامِسَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا غَسَلْتُنَّهَا فَأَعْلِمْنَنِي قَالَتْ فَأَعْلَمْنَاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو طاق مرتبہ غسل دو تین بار یا پانچ بار اور پانچویں بار کافور رکھ دینا' اور جب تم غسل دے چکو تو مجھے خبر دینا ہم نے آپ کو خبر دی تو حضور نے اپنی چادر ہمیں دی اور فرمایا: اسے سب کپڑوں کے نیچے پہنانا۔

... مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۱۳۰)

۲۱۷۱- وحدثنا عمرو الناقد قال نا يزيد بن هارون قال انا هشام بن حسان عن حفصة بنت سيرين عن ام عطية قالت اتانا رسول الله ﷺ ونحن نغسل احدى بناته فقال اغسلنها وترا خمسا او اكثر من ذلك بنحو حديث ايوب وعاصم وقال في الحديث قالت فضفرنا شعرها ثلاثة اثلاث قرنيها وناصيتها.

البخاری (۱۲٦۳) الترمذی (۹۹۰) النسائی (۱۸۸٤)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے درآں حالیکہ ہم آپ کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اسے طاق بار غسل دو پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ۔ باقی حدیث حسب سابق ہے اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت ام عطیہ نے کہا ہم نے ان کے بالوں کی تین مینڈھیاں کر دیں دو کنپٹیوں کی طرف اور ایک پیشانی کے سامنے۔

۲۱۷۲- وحدثنا يحيى بن يحيى قال انا هشيم عن خالد عن حفصة بنت سيرين عن ام عطية ان رسول الله ﷺ حيث امرها ان تغسل ابنته قال لها ابدان بميامنها ومواضع الوضوء منها. البخاری (۱٦۷-۱۲۵۵-۱۲۵٦) ابوداود (۳۱٤۵) الترمذی (۹۹۰) النسائی (۱۸۸۳)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ہمیں اپنی صاحبزادی کو غسل دینے کا حکم دیا تو فرمایا: دائیں جانب اور اعضاء وضو سے غسل دینا شروع کریں۔

۲۱۷۳- حدثنا يحيى بن ايوب وابو بكر بن ابي شيبة وعمرو الناقد كلهم عن ابن علية قال ابو بكر نا اسمعيل بن علية عن خالد عن حفصة عن ام عطية ان رسول الله ﷺ قال لهن في غسل ابنته ابدان بميامنها ومواضع الوضوء منها. سابقہ (۲۱۷۲)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کے غسل کے بارے میں ہدایت دی کہ دائیں طرف اور اعضاء وضو کی طرف سے غسل دینا شروع کریں۔

۱۳- باب في كفن الميت

میت کے کفن کا بیان

۲۱۷٤- وحدثنا يحيى بن يحيى التميمي وابو بكر بن ابي شيبة ومحمد بن عبد الله بن نمير وابو كريب واللفظ ليحيى قال يحيى انا وقال الآخرون نا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق عن خباب بن الارت قال هاجرنا مع رسول الله ﷺ في سبيل الله نبتغي وجه الله فوجب اجرنا على الله فمنا من مضى لم ياكل من اجره شيئا منهم مصعب بن عمير قتل يوم احد فلم يوجد له شيء يكفن فيه الا نمرة فكنا اذا وضعناها على راسه خرجت رجلاه واذا وضعناها على رجليه خرج راسه فقال رسول الله ﷺ ضعوها مما يلي راسه واجعلوا على

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں محض اللہ کی رضاجوئی کے لیے ہجرت کی، جس کا اجر اللہ کے پاس ثابت ہو گیا۔ ہم میں سے بعض وہ ہیں جو فوت ہو گئے اور انہیں دنیا میں کوئی اجر نہیں ملا ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور انہیں کفن دینے کے لیے ایک چادر کے سوا اور کچھ نہ تھا اس چادر کو جب ہم سر پر رکھتے تو پیر کھل جاتے اور پیروں پر رکھتے تو سر کھل جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس چادر کو ان کے سر کے قریب رکھ دو اور پیروں پر اذخر (گھاس) ڈال دو اور ہم

رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

البخاری (١٢٧٦- ٣٨٩٧- ٣٩١٤- ٤٠٤٧- ٤٠٨٢- ٦٤٣٢- ٦٤٤٨)ابوداود(٢٨٧٦)ترمذی(٣٨٥٣)النسائی(١٩٠٢)

میں سے بعض وہ ہیں جن کی محنت کا پھل پک چکا ہے اور وہ اس کو چن چن کر کھا رہے ہیں۔

٢١٧٥- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

سابقہ(٢١٧٤)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٢١٧٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ أَمَّا الْحُلَّةُ فَإِنَّمَا شُبِّهَ عَلَى النَّاسِ فِيهَا أَنَّهَا اشْتُرِيَتْ لَهُ لِيُكَفَّنَ فِيهَا فَتُرِكَتِ الْحُلَّةُ وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ فَأَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَأَحْبِسَنَّهَا حَتَّى أُكَفِّنَ فِيهَا نَفْسِي ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَهَا اللّٰهُ لِنَبِيِّهِ لَكَفَّنَهُ فِيهَا فَبَاعَهَا وَتَصَدَّقَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٧٢١٠)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو (علاقہ) سحول کی بنی ہوئی تین سفید سوتی چادروں میں کفن دیا گیا ان میں قمیص تھی نہ عمامہ اور حلہ (ایک قسم کی دو چادریں) کے بارے میں لوگوں کو اشتباہ ہے کہ حلہ اس کو صرف اس لیے خریدا تھا کہ آپ کو اس میں کفن دیا جائے پھر حلہ چھوڑ دیا گیا اور آپ کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا پھر اس حلہ کو عبداللہ بن ابی بکر نے لے لیا اور کہا میں اس کو سنبھال کر رکھوں گا تاکہ مجھے اس میں کفن دیا جائے پھر کہا اگر اللہ تعالیٰ کو (یہ کپڑا) پسند آتا تو اس کے نبی کے کفن میں کام آتا پھر انہوں نے اس حلہ کو بیچ کر اس کی قیمت کو صدقہ کر دیا۔

٢١٧٧- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أُدْرِجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حُلَّةٍ يَمَنِيَّةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ثُمَّ نُزِعَتْ عَنْهُ وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيهَا عِمَامَةٌ وَلَا قَمِيصٌ فَرَفَعَ عَبْدُ اللّٰهِ الْحُلَّةَ فَقَالَ أُكَفَّنُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ لَمْ يُكَفَّنْ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأُكَفَّنُ فِيهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٧٢١٠)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یمنی حلہ میں لپیٹا گیا یہ حلہ حضرت عبداللہ بن ابی بکر کا تھا پھر اس کو نکال لیا گیا پھر آپ کو تین سحولی یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں عمامہ تھا نہ قمیص حضرت عبداللہ نے وہ حلہ اٹھا لیا اور کہا کہ میں اس کو اپنے کفن کے لیے رکھوں گا پھر کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو اس میں کفن نہیں دیا گیا تو میں اس کو کیسے رکھوں؟ پھر اس کو صدقہ کر دیا۔

٢١٧٨- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدَةُ وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے مگر اس میں حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا واقعہ نہیں ہے۔

كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ قِصَّةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ. ابوداؤد(٣١٥٢) الترمذی (٩٩٦) النسائی(١٨٩٨) ابن ماجہ(١٤٦٩)

٢١٧٩- وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ لَهَا فِي كَمْ كُفِّنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولِيَّةٍ. مسلم تحفة الاشراف (١٧٧٤٥)

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا؟ حضرت عائشہ نے فرمایا تین سحولی کپڑوں میں۔

١٤- بَابُ تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ

میت کو ڈھانپنا

٢١٨٠- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ نَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ سُجِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ مَاتَ بِثَوْبِ حِبَرَةٍ. البخاری(٥٨١٤) ابوداؤد(٣١٢٠)

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ رفیق اعلیٰ سے واصل ہوئے تو آپ پر ایک یمنی چادر ڈال دی گئی۔

٢١٨١- وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً. سابقہ(٢١٨٠)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

١٥- بَابٌ فِي تَحْسِينِ كَفَنِ الْمَيِّتِ

میت کو اچھا کفن دینا

٢١٨٢- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَ قُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذٰلِكَ وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ. ابوداؤد(٣١٤٨) النسائی(١٨٩٤-٢٠١٣)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اور اپنے ایک صحابی کا ذکر کیا جس کو انتقال کے بعد چھوٹے سے کپڑے میں کفن دیا گیا' اسے رات کو دفن کر دیا گیا۔ نبی ﷺ نے اس کو رات میں دفن کرنے پر ناراضگی کا اظہار فرمایا کیونکہ آپ کو اس کی نماز پڑھنے کا موقع نہیں مل سکا اور فرمایا مجبوری ہو تو علیحدہ بات ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے۔

١٦- بَابُ الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

جنازہ کو جلدی لے کر چلنا

٢١٨٣- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وزهير بن حرب جميعا عن ابن عيينة قال أبو بكر نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سعيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال أسرعوا بالجنازة فإن تك صالحة لعله قال قربتموها إلى الخير وإن تك غير ذلك كان شرا تضعونه عن رقابكم. البخاری(١٣١٥) ابوداؤد(٣١٨١) الترمذی(١٠١٥) النسائی(١٩٠٩) ابن ماجہ(١٤٧٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنازہ کو جلدی لے جاؤ اگر وہ نیک ہے تو تم اس کو اچھائی کی طرف لے جا رہے ہو اور اگر وہ بد ہے تو تم اپنی گردنوں سے برائی کو جلد اتار پھینکو گے۔

٢١٨٤- وحدثني محمد بن رافع وعبد بن حميد جميعا عن عبد الرزاق قال نا معمر ح وحدثنا يحيى بن حبيب قال نا روح بن عبادة قال نا محمد بن أبي حفصة كلاهما عن الزهري عن سعيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ غير أن في حديث معمر قال لا أعلمه إلا رفع الحديث. مسلم تحفۃ الاشراف(١٣٢٤٤-١٣٢٩٣)

ایک اور سند کے ساتھ بھی معمولی تغیر سے یہ روایت منقول ہے۔

٢١٨٥- وحدثني أبو الطاهر وحرملة بن يحيى وهارون بن سعيد الأيلي قال هارون نا وقال الآخران أنا ابن وهب قال أخبرني يونس بن يزيد عن ابن شهاب قال حدثني أبو أمامة بن سهل بن حنيف عن أبي هريرة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول أسرعوا بالجنازة فإن كانت صالحة قربتموها إلى الخير وإن كانت غير ذلك كان شرا تضعونه عن رقابكم. النسائی(١٩١٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنازہ کو تیزی سے لے جاؤ اگر وہ نیک ہے تو اسے بھلائی کے قریب لے جا رہے ہو اور اگر برا ہے تو تم برائی کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔

١٧- باب فضل الصلوة على الجنازة واتباعها

نماز جنازہ پڑھنے اور اس کے ساتھ چلنے کی فضیلت

٢١٨٦- وحدثني أبو الطاهر وحرملة بن يحيى وهارون بن سعيد الأيلي واللفظ لهارون وحرملة قال هارون نا وقال الآخران أنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب قال حدثني عبد الرحمن بن هرمز الأعرج أن أبا هريرة قال قال رسول الله ﷺ من شهد الجنازة حتى يصلى عليها فله قيراط ومن شهدها حتى تدفن فله قيراطان قيل وما القيراطان قال مثل الجبلين العظيمين انتهى حديث أبي الطاهر وزاد الآخران قال ابن

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز پڑھے جانے تک جنازہ کے ساتھ رہا اسے ایک قیراط اجر ملے گا اور جو شخص دفن تک رہا اس کو دو قیراط اجر ملے گا۔ پوچھا گیا قیراط سے کیا مراد ہے؟ فرمایا دو بڑے بڑے پہاڑوں کے برابر۔ سالم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر صرف نماز جنازہ پڑھ کر چلے جاتے تھے جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی تو کہنے لگے ہم نے بہت سے قیراطوں کو ضائع کر دیا۔

شهاب قال سالم بن عبد الله بن عمر وكان ابن عمر يصلي عليها ثم ينصرف فلما بلغه حديث أبي هريرة قال لقد ضيعنا قراريط كثيرة.

البخاري (١٣٢٥) النسائي (١٩٩٤)

٢١٨٧- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا عبد الأعلى ح وحدثنا ابن رافع وعبد بن حميد عن عبد الرزاق كلاهما عن معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة عن النبي ﷺ إلى قوله الجبلين العظيمين ولم يذكرا ما بعده وفي حديث عبد الأعلى حتى يفرغ منها وفي حديث عبد الرزاق حتى توضع في اللحد.

البخاري (١٣٢٥) النسائي (١٩٩٣) ابن ماجه (١٥٣٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے "بڑے پہاڑوں تک" روایت کرتے ہیں اور اس سند میں اس کے بعد کا ذکر نہیں ہے۔

٢١٨٨- وحدثني عبد الملك بن شعيب بن الليث قال حدثني أبي عن جدي قال حدثني عقيل بن خالد عن ابن شهاب أنه قال حدثني رجال عن أبي هريرة عن النبي ﷺ بمثل حديث معمر وقال ومن اتبعها حتى تدفن. سابقہ (٢١٨٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حسب سابق روایت کرتے ہیں اور اس میں ہے جو شخص جنازہ کے ساتھ دفن ہونے تک رہا۔

٢١٨٩- وحدثني محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا وهيب قال نا سهيل عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال من صلى على جنازة ولم يتبعها فله قيراط فإن تبعها فله قيراطان قيل وما القيراطان قال أصغرهما مثل أحد. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٧٦١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز جنازہ پڑھی اور جنازہ کے ساتھ نہیں گیا اس کے لیے ایک قیراط (اجر) ہے اور جو شخص جنازہ کے ساتھ گیا اس کے لیے دو قیراط اجر ہے آپ نے فرمایا چھوٹا قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

• • • - باب منه

٢١٩٠- وحدثني محمد بن حاتم نا يحيى بن سعيد عن يزيد بن كيسان قال حدثني أبو حازم عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال من صلى على جنازة فله قيراط ومن اتبعها حتى توضع في القبر فقيراطان قال قلت يا أبا هريرة وما القيراط قال مثل أحد.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٤٥٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے ایک قیراط ہے اور جو جنازہ کے ساتھ گیا حتیٰ کہ جنازہ کو قبر میں اتار دیا گیا اس کے لیے دو قیراط ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ سے پوچھا قیراط کتنا ہے؟ انہوں نے بتایا احد پہاڑ کے برابر۔

٢١٩١- حدثنا شيبان بن فروخ قال نا جرير يعني ابن

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

حازم عن أبيه قال قيل لابن عمر رضي الله عنهما إن أبا هريرة يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول من تبع جنازة فله قيراط من الأجر فقال ابن عمر أكثر علينا أبو هريرة فبعث إلى عائشة فسألها فصدقت أبا هريرة فقال ابن عمر لقد فرطنا في قراريط كثيرة.

البخاري (١٣٢٣-١٣٢٤)

اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنازہ کے ساتھ گیا اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ایسی احادیث بکثرت بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت عائشہ کے پاس بھیج کر پچھوایا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو ہریرہ کی تصدیق کر دی تب حضرت ابن عمر نے کہا ہم نے بہت سے قیراطوں میں کمی کر دی۔

٢١٩٢- حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال نا عبد الله بن يزيد قال حدثني حيوة قال حدثني أبو صخر عن يزيد بن عبد الله بن قسيط أنه حدثه أن داود بن عامر بن سعد بن أبي وقاص حدثه عن أبيه أنه كان قاعدا عند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما إذ طلع خباب صاحب المقصورة فقال يا عبد الله بن عمر ألا تسمع ما يقول أبو هريرة رضي الله عنه أنه سمع رسول الله ﷺ يقول من خرج مع جنازة من بيتها وصلى عليها ثم تبعها حتى تدفن كان له قيراطان من الأجر كل قيراط مثل أحد ومن صلى عليها ثم رجع كان له من الأجر مثل أحد فأرسل ابن عمر خبابا إلى عائشة رضي الله عنها يسألها عن قول أبي هريرة ثم يرجع إليه فيخبره ما قالت وأخذ ابن عمر قبضة من حصباء المسجد يقلبها في يده حتى رجع إليه الرسول فقال قالت عائشة صدق أبو هريرة فضرب ابن عمر رضي الله عنهما بالحصى الذي كان في يده الأرض ثم قال لقد فرطنا في قراريط كثيرة. ابوداؤد (٣١٦٩)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت خباب صاحب مقصورہ آئے اور کہنے لگے: اے عبداللہ بن عمر! کیا آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے جنازہ کے ساتھ گیا اور نماز جنازہ پڑھی پھر دفن تک جنازہ کے ساتھ رہا تو اس کو دو قیراط اجر ملے گا ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو شخص نماز جنازہ پڑھ کر لوٹ آیا تو اس کو احد پہاڑ کے برابر اجر ملے گا۔ حضرت ابن عمر نے حضرت خباب کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس حدیث کی تصدیق کے لیے بھیجا' حضرت ابن عمر (ان کے انتظار میں) مسجد کی کنکریوں میں سے ایک مٹھی کنکریاں لے کر انہیں الٹ پلٹ کرنے لگے حتیٰ کہ قاصد لوٹ آئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو ہریرہ کی تصدیق کر دی۔ حضرت ابن عمر نے اپنے ہاتھ سے کنکریاں پھینک دیں اور فرمانے لگے ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کر دیا۔

٢١٩٣- وحدثنا محمد بن بشار قال نا يحيى بن سعيد قال نا شعبة قال حدثني قتادة عن سالم بن أبي الجعد عن معدان بن أبي طلحة اليعمري عن ثوبان رضي الله عنه مولى رسول الله ﷺ أن رسول الله ﷺ قال من صلى على جنازة فله قيراط فإن شهد دفنها فله قيراطان القيراط مثل أحد. ابن ماجه (١٥٤٠)

رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے جنازہ کی نماز پڑھی اس کے لیے ایک قیراط (اجر) ہے اور اگر دفن تک جنازہ پر حاضر رہا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں ایک قیراط احد کے برابر ہے۔

٢١٩٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا أَبَانُ كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَهِشَامٍ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْقِيرَاطِ فَقَالَ مِثْلُ أُحُدٍ. سابقہ(٢١٩٣)

سعید اور ہشام کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے قیراط کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا: وہ احد پہاڑ کے برابر ہے۔

١٨- بَابُ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِائَةٌ شُفِّعُوْا فِيْهِ

سو مسلمان نمازیوں کی شفاعت قبول ہونے کا بیان

٢١٩٥- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسٰى قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ نَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيعِ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبَ بْنَ الْحَبْحَابِ فَقَالَ حَدَّثَنِي بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. الترمذی(١٠٢٩) النسائی(١٩٩٠-١٩٩١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس میت پر سو مسلمانوں کا گروہ نماز پڑھے اور وہ سب اس کی شفاعت کریں تو ان کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث شعیب بن حجاب سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی تھی۔

١٩- بَابُ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ أَرْبَعُوْنَ شُفِّعُوْا فِيْهِ

میت پر چالیس مسلمان نمازیوں کی شفاعت کے قبول ہونے کا بیان

٢١٩٦- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ قَالَ الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ مَاتَ ابْنٌ لَهُ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْرِجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلٰى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

ابوداؤد(٣١٧٠) ابن ماجہ(١٤٨٩)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کا فرزند قدید یا عسفان میں انتقال کر گیا آپ نے کریب سے کہا: دیکھو (جنازہ میں) کتنے لوگ ہیں؟ کریب کہتے ہیں میں نکلا تو دیکھا لوگ جمع تھے حضرت ابن عباس نے فرمایا: کیا تمہارے اندازے میں وہ چالیس ہیں؟ میں نے کہا: ہاں! حضرت ابن عباس نے کہا جنازہ نکالو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: جو مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے جنازہ میں چالیس ایسے لوگ ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے شرک نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ میت کے حق میں ان کی شفاعت قبول فرما لیتا ہے۔

٢٠- بَابُ فِيمَنْ يُثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا

بھلائی یا برائی کے ساتھ

أَوْ شَرًّا مِنَ الْمَوْتَى

٢١٩٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَأَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِدًى لَكَ أَبِي وَأُمِّي مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ. النسائي (١٩٣١)

میت کو یاد کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی تعریف کی' نبی ﷺ نے فرمایا: واجب ہو گئی! واجب ہو گئی! واجب ہو گئی! اور دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی مذمت کی' نبی ﷺ نے فرمایا واجب ہو گئی! واجب ہو گئی! واجب ہو گئی! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! ایک جنازہ گزرا اس کی اچھائی بیان کی گئی تو آپ نے فرمایا: واجب ہو گئی! واجب ہو گئی! واجب ہو گئی! اور ایک دوسرا جنازہ گزرا اس کی برائی کی گئی آپ نے پھر فرمایا واجب ہو گئی! واجب ہو گئی! واجب ہو گئی! آپ نے فرمایا: جس جنازے کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی' اور جس جنازے کی تم نے مذمت کی اس کے لیے جہنم واجب ہو گیا! تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو' تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

٢١٩٨- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَتَمُّ.

البخاري (٢٦٤٢) ابن ماجه (١٤٩١)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

٢١- بَابُ مَا جَاءَ فِي مُسْتَرِيحٍ وَمُسْتَرَاحٍ مِنْهُ

مردے کے احوال کا بیان

٢١٩٩- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ أَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ.

حضرت ابو قتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا' آپ نے فرمایا: یہ آرام پانے والا ہے یا لوگوں کو اس سے آرام ہو گا' صحابہ کرام نے پوچھا آرام پانے والا ہے یا لوگوں کو اس سے آرام ہو گا اس سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا مومن دنیا کی تکلیفوں سے آرام پاتا ہے اور کافر (کے مرنے) سے انسانوں' شہروں' درختوں اور جانوروں کو آرام ملتا ہے۔

البخاری(٦٥١٢-٦٥١٣)النسائی(١٩٢٩-١٩٣٠)

٢٢٠٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ يَسْتَرِيحُ مِنْ أَذَى الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا إِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ. سابقہ(٢١٩٩)

ایک اور سند سے بھی روایت منقول ہے اس میں ہے کہ مومن دنیا کی تکلیفوں اور مصیبتوں سے نجات پا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کر لیتا ہے۔

٢٢- بَابٌ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

نماز جنازہ میں تکبیرات کی تعداد

٢٢٠١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ. البخاری(١٢٤٥-١٣٣٣)ابوداؤد(٣٢٠٤) النسائی(١٩٧٠-١٩٧٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن نجاشی کا انتقال ہوا رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نجاشی کے انتقال کی خبر دی پھر آپ عیدگاہ گئے اور چار تکبیروں کے ساتھ نماز (جنازہ) پڑھی۔

٢٢٠٢- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ نَا عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ نَعَى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلَّى فَصَلَّى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ. البخاری(١٣٢٧-١٣٢٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی وفات کی اسی دن خبر دی جس دن اس کا انتقال ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو! ایک اور سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عیدگاہ میں صفیں بنائیں اور چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی۔

٢٢٠٣- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا نَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ كَرِوَايَةِ عُقَيْلٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا. البخاری(٣٨٨٠)النسائی(١٨٧٨-٢٠٤١)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٢٢٠٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اصحمہ نجاشی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔

صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

بخاری (۱۳۳۴-۳۸۷۹)

۲۲۰۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ لِلَّهِ صَالِحٌ أَصْحَمَةُ فَقَامَ فَأَمَّنَا وَصَلَّى عَلَيْهِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج اللہ کے ایک نیک بندے اصحمہ کا انتقال ہو گیا پھر آپ نے کھڑے ہو کر اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

بخاری (۱۳۲۰-۳۸۷۷) مسلم (۱۹۶۶)

۲۲۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ فَقُمْنَا فَصَفَّنَا صَفَّيْنِ. مسلم (۱۹۷۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے ایک بھائی کا انتقال ہو گیا کھڑے ہو کر نماز پڑھو پھر ہم نے کھڑے ہو کر دو صفیں باندھ لیں۔

۲۲۰۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَخًا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ يَعْنِي النَّجَاشِيَّ وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ إِنَّ أَخَاكُمْ. مسلم (۱۹۴۵)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے کھڑے ہو کر اس کی نماز جنازہ پڑھو۔ راوی کہتے ہیں اس سے مراد نجاشی تھا۔

۲۳- بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ

قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۲۲۰۸- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا قَالَ الشَّيْبَانِيُّ فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ بِهَذَا قَالَ الثِّقَةُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ حَسَنٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ انْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى قَبْرٍ رَطْبٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَفُّوا خَلْفَهُ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا قُلْتُ لِعَامِرٍ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثِّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. بخاری (۸۵۷-۱۲۴۷-۱۳۱۹-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۶-۱۳۳۶-۱۳۴۰) مسلم (۲۱۹۶)

شعبی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قبر پر دفن کے بعد نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں شیبانی نے کہا تمہیں یہ حدیث کس نے بیان کی؟ انہوں نے کہا ایک معتبر شخص یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک تازہ قبر پر پہنچے اور اس پر نماز پڑھی صحابہ کرام نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں راوی کہتے ہیں میں نے عامر سے پوچھا تمہیں یہ حدیث کس نے بیان کی؟ انہوں نے کہا ایک ایسے معتبر آدمی نے جس کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آئے تھے۔

الترمذی (۱۰۳۷) النسائی (۲۰۲۲-۲۰۲۳-۲۰۲۴) ابن ماجہ (۱۵۳۰)

۲۲۰۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الرَّبِيعُ وَاَبُوْ كَامِلٍ قَالَا نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِيْ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا نَا شُعْبَةُ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا. سابقہ (۲۲۰۸)

ایک اور سند سے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ روایت ہے لیکن اس میں چار تکبیروں کا ذکر نہیں ہے۔

۲۲۱۰- وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ قَالَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ صَلٰوتِهِ عَلَى الْقَبْرِ نَحْوَ حَدِيْثِ الشَّيْبَانِيِّ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا. سابقہ (۲۲۰۸)

ایک اور سند سے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قبر پر نماز پڑھی لیکن اس میں چار تکبیروں کا ذکر نہیں ہے۔

۲۲۱۱- وَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ قَالَ نَا غُنْدَرٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى عَلٰى قَبْرٍ.

ابن ماجہ (۱۵۳۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قبر پر نماز پڑھی۔

۲۲۱۲- وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ وَاَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ قَالَ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهُ فَقَالَ دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهِ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِيْ عَلَيْهِمْ. البخاری (۴۵۸-۴۶۰-۱۳۳۷) ابوداؤد (۳۲۰۳) ابن ماجہ (۱۵۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی عورت یا حبشی جوان مسجد کی صفائی کرتا تھا' رسول اللہ ﷺ نے اس کو نہیں دیکھا تو اس کے متعلق پوچھا' صحابہ نے عرض کیا وہ فوت ہو گیا' آپ نے فرمایا: تم نے مجھے کیوں نہیں خبر دی؟ راوی کہتے ہیں کہ صحابہ نے اس معاملے کو معمولی سمجھا تھا' آپ نے فرمایا مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔ آپ نے اس پر نماز پڑھی' پھر آپ نے فرمایا یہ قبریں اندھیروں سے بھری ہوئی ہیں اور میری نماز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان قبروں کو روشن کر دیتا ہے۔

۰۰۰- بَابٌ فِي التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَائِزِ

جنازوں پر کتنی تکبیریں ہوں گی؟

٢٢١٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا. ابوداود(٣١٩٧) الترمذی(١٠٢٣) النسائی(١٩٨١) ابن ماجه(١٥٠٥)

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ زید رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہتے تھے انہوں نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں۔ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

٢٤- بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونا

٢٢١٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ. البخاری(١٣٠٧-١٣٠٨) ابوداود(٣١٧٢) الترمذی(١٠٤٢) النسائی(١٩١٤-١٩١٥) ابن ماجه(١٥٤٢)

حضرت عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازے کو دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ وہ آگے چلا جائے یا اس کو زمین پر رکھ دیا جائے۔

٢٢١٥- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ. وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ. سابقه(٢٢١٤)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جنازہ دیکھے اگر وہ (کسی وجہ سے) اس کے ساتھ نہ جا سکے تو اس وقت تک کھڑا رہے جب تک وہ آگے نہ نکل جائے یا آگے جانے سے پہلے اسے (زمین پر) رکھ دیا جائے۔

٢٢١٦- وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلْيَقُمْ

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جنازہ دیکھے اور وہ اس کے ساتھ نہ جا سکے تو اس وقت تک کھڑا رہے جب تک وہ آگے نہ نکل جائے۔

حِيْنَ يَرَاهَا حَتّٰى تُخَلِّفَهُ إِنْ كَانَ غَيْرَ مُتَّبِعِهَا.

سابقہ (٢٢١٤)

٢٢١٧- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اتَّبَعْتُمْ جَنَازَةً فَلَا تَجْلِسُوا حَتّٰى تُوضَعَ. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٠٢٥)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ کے ساتھ جاؤ تو اس وقت تک نہ بیٹھنا جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے۔

٢٢١٨- وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا مُعَاذُ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى تُوضَعَ. البخاری (١٣١٠) الترمذی (١٠٤٣) النسائی (١٩١٣-١٩١٦-١٩٩٧)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو جنازے کے ساتھ جائے وہ جنازہ رکھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔

٢٢١٩- وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا.

البخاری (١٣١١) ابوداؤد (٣١٧٤) النسائی (١٩٢١)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا، رسول اللہ ﷺ اس کے لیے کھڑے ہو گئے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ یہودیہ تھی، آپ نے فرمایا: موت گھبراہٹ کا سبب ہے، جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

٢٢٢٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ لِجَنَازَةٍ مَرَّتْ بِهِ حَتّٰى تَوَارَتْ.

النسائی (١٩٢٧)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ ﷺ اس وقت تک کھڑے رہے جب تک وہ نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوا۔

٢٢٢١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَيْضًا أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ حَتّٰى تَوَارَتْ. سابقہ (٢٢٢٠)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کھڑے رہے حتیٰ کہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

٢٢٢٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنْ

قیس بن سعد اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما قادسیہ میں

شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَسَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَا بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا.

(البخاری (۱۳۱۲-۱۳۱۳) النسائی (۱۹۲۰))

تھے ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو وہ دونوں کھڑے ہو گئے ان سے کہا گیا کہ یہ تو کافر تھا انہوں نے کہا کہ آخر یہ ذی روح تو ہے۔

۲۲۲۳- وَحَدَّثَنِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِيهِ فَقَالَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَّتْ عَلَيْنَا جَنَازَةٌ. سابقہ (۲۲۲۲)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ اس میں یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہمارے سامنے ایک جنازہ گزرا۔

۲۵- بَابُ نَسْخِ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا منسوخ ہونا

۲۲۲۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ رَآنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ وَنَحْنُ فِي جَنَازَةٍ قَائِمًا وَقَدْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ فَقَالَ لِي مَا يُقِيمُكَ فَقُلْتُ أَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ لِمَا يُحَدِّثُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ نَافِعٌ فَإِنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَعَدَ. ابوداود (۳۱۷۵) الترمذی (۱۰۴۴) النسائی (۱۹۹۸-۱۹۹۹) ابن ماجہ (۱۵۴۴)

حضرت سعد بن معاذ کہتے ہیں کہ نافع بن جبیر نے مجھے دیکھا اور اس حال میں ہم جنازہ میں کھڑے تھے اور وہ بیٹھے ہوئے جنازہ کے رکھے جانے کا انتظار کر رہے تھے انہوں نے مجھ سے کہا تم کو کس چیز نے کھڑا کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا میں جنازہ رکھے جانے کا انتظار کر رہا ہوں' کیونکہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں' نافع نے کہا کہ مسعود بن حکم' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پہلے کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھ گئے۔

۲۲۲۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ فِي شَأْنِ الْجَنَائِزِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَإِنَّمَا حَدَّثَ بِذَلِكَ لِأَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ رَأَى وَاقِدَ بْنَ عَمْرٍو قَامَ حَتَّى وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ.

سابقہ (۲۲۲۴)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جنازہ کے بارے میں کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ پہلے کھڑے ہوتے پھر بیٹھ گئے اور یہ حدیث اس لیے بیان کی کہ نافع بن جبیر نے واقد بن عمرو کو دیکھا کہ وہ جنازہ کے رکھے جانے تک کھڑے رہے۔

۲۲۲٦- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ (۲۲۲٤)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۲۲۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِي فِي الْجَنَازَةِ. سابقہ (۲۲۲٤)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تو ہم کھڑے ہو گئے اور آپ بیٹھے تو ہم بیٹھ گئے یعنی جنازہ میں۔

۲۲۲۸- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ (۲۲۲٤)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲٦- بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ فِي الصَّلٰوةِ

نمازِ جنازہ میں دعا کا بیان

۲۲۲۹- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هٰذَا الْحَدِيثِ

أيضًا. الترمذی (۱۰۲۵) النسائی (٦۲-۱۹۸۲-۱۹۸۳)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازے کی نماز پڑھی میں نے اس جنازے میں آپ کی دعا کے الفاظ یاد رکھے وہ یہ ہیں (ترجمہ) اے اللہ اس کی مغفرت فرما! اس پر رحم فرما! اس کو عافیت میں رکھ! اور اس کو معاف فرما! اس کی عزت کے ساتھ مہمانی کر! اس کے دخل کو وسیع کر! اس کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال! اس کو گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے! اس کے (دنیاوی) گھر کے بدلہ میں اس سے بہتر گھر عطا فرما! اس کے (دنیاوی) گھر والوں کے بدلہ میں بہتر گھر والے عطا فرما! اس کی (دنیاوی) بیوی کے بدلہ میں اس کو بہتر بیوی عطا فرما! اس کو جنت میں داخل فرما! اس کو عذاب قبر اور عذاب نار سے محفوظ رکھ۔ حضرت عوف کہتے ہیں کہ اس وقت میں نے یہ تمنا کی کہ کاش وہ مرنے والا میں ہوتا (تا کہ یہ دعا مجھے مل جاتی)۔

۲۲۳۰- وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ. سابقہ (۲۲۲۹)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۲۲۳۱- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازے کی نماز پڑھی اور اس

الْحِمْصِيُّ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَصَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ أَنَا الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَيِّتِ.

الترمذی (١٠٢٥) النسائی (٦٢-١٩٨٢-١٩٨٣)

تب یہ دعا مانگی (ترجمہ) اے اللہ! اس کو بخش دے اس پر رحم فرما اس کو معاف فرما اس کو عافیت میں رکھ اس کی اچھی مہمانی فرما اس کے مدخل کو وسیع کر اس کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے اس کو گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اس کو (دنیاوی) گھر کے بدلہ میں اچھا گھر عطا فرما اور (دنیاوی) گھر والوں کے بدلہ میں اچھے گھر والے عطا فرما اور (دنیا کی) بیوی کے بدلہ میں اچھی بیوی عطا فرما اس کو عذاب قبر اور عذاب نار سے محفوظ رکھ۔ حضرت عوف کہتے ہیں کہ اس میت کے لیے یہ دعا سن کر (اس وقت) میں نے یہ تمنا کی کہ کاش یہ مرنے والا میں ہوتا۔

٢٧- بَابُ أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهِ

نماز جنازہ پڑھانے کے لیے امام کہاں کھڑا ہو؟

٢٢٣٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَصَلّٰى عَلٰى أُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ وَهِيَ نُفَسَاءُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهَا وَسَطَهَا.

البخاری (٣٣٢-١٣٣١-١٣٣٢) ابوداؤد (٣١٩٥) الترمذی (١٠٣٥) النسائی (٣٩١-١٩٧٥-١٩٧٨) ابن ماجہ (١٤٩٣)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی اقتداء میں حضرت کعب کی والدہ کی نماز جنازہ پڑھی جو کہ حالت نفاس میں فوت ہو گئی تھیں۔ ان کی نماز پڑھانے کے لیے رسول اللہ ﷺ ان کے جنازہ کے وسط میں کھڑے ہوئے۔

٢٢٣٣- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرُوا أُمَّ كَعْبٍ.

سابقہ (٢٢٣٢)

ایک اور سند سے بھی یہی روایت ہے لیکن اس میں ام کعب کا ذکر نہیں ہے۔

٢٢٣٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لڑکا تھا میں اس وقت آپ کی احادیث یاد کیا کرتا تھا۔ میں وہاں اس لیے نہیں بولتا تھا کہ

كُنْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غُلَامًا فَكُنْتُ أَحْفَظُ عَنْهُ فَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنَّ هٰهُنَا رِجَالًا هُمْ أَسَنُّ مِنِّي وَقَدْ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ وَسَطَهَا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ وَسَطَهَا. ماجه(٢٢٣٢)

مجھ سے زیادہ عمر کے لوگ وہاں موجود تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں ایک عورت کی نماز پڑھی جو کہ نفاس کی حالت میں فوت ہو گئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ اس کی نماز پڑھاتے وقت جنازہ کے درمیان میں کھڑے ہوئے ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس پر نماز پڑھانے کے لیے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

٢٨- بَابُ رُكُوبِ الْمُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ إِذَا انْصَرَفَ

نماز جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد نمازی کا سوار ہونا

٢٢٣٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا وَقَالَ يَحْيَى أَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرًى فَرَكِبَهُ حِينَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِي حَوْلَهُ. النسائي(٢٠٢٥)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ننگی پیٹھ کا ایک گھوڑا لایا گیا جب آپ ابن دحداح کے جنازے سے فارغ ہوئے تو آپ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور ہم آپ کے چاروں طرف پیدل چل رہے تھے۔

٢٢٣٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ ثُمَّ أُتِيَ بِفَرَسٍ عُرْيٍ فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَتَّبِعُهُ وَنَسْعَى خَلْفَهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ أَوْ مُدَلًّى فِي الْجَنَّةِ لِابْنِ الدَّحْدَاحِ وَقَالَ شُعْبَةُ لِأَبِي الدَّحْدَاحِ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن دحداح کی نماز پڑھی پھر آپ کے لیے ننگی پشت والا گھوڑا لایا گیا' ایک شخص نے اس کو پکڑا اور آپ اس پر سوار ہوئے' وہ گھوڑا اکڑ کی چال چلنے لگا ہم آپ کے پیچھے بھاگتے ہوئے چل رہے تھے' جماعت میں سے ایک شخص نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ابن دحداح کے لیے جنت میں کتنے خوشے لٹک رہے ہیں؟ شعبہ کہتے ہیں کہ ابوالدحداح کے لیے۔

٢٩- بَابٌ فِي اللَّحْدِ وَنَصْبِ اللَّبِنِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت کے لیے لحد بنانا اور اینٹیں لگانا

٢٢٣٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمِسْوَرِيُّ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ الْحَدُوا لِي لَحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

النسائي(٢٠٠٧) ابن ماجه(١٥٥٦)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں کہا میرے لیے لحد بنانا اور اس پر کچی اینٹیں لگانا' جس طرح رسول اللہ ﷺ کی قبر بنائی گئی تھی۔

۳۰- باب جعل القطيفة في القبر

۲۲۳۸- حدثنا يحيى بن يحيى قال انا وكيع ح وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا غندر ووكيع جميعا عن شعبة ح وحدثنا محمد بن المثنى واللفظ له قال نا يحيى بن سعيد قال نا شعبة قال نا ابو جمرة عن ابن عباس قال جعل في قبر رسول الله ﷺ قطيفة حمراء. قال مسلم ابو جمرة اسمه نصر بن عمران وابو التياح اسمه يزيد بن حميد ماتا بسرخس.

الترمذی (۱۰۴۸) النسائی (۲۰۱۱)

قبر میں چادر رکھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر میں سرخ چادر رکھی گئی تھی۔

۳۱- باب الامر بتسوية القبر

۲۲۳۹- وحدثني ابو الطاهر احمد بن عمرو قال نا ابن وهب قال اخبرني عمرو بن الحارث ح وحدثني هارون بن سعيد الايلي قال نا ابن وهب قال حدثني عمرو بن الحارث في رواية ابي الطاهر ان ابا علي الهمداني حدثه وفي رواية هارون ان ثمامة بن شفي حدثه قال كنا مع فضالة بن عبيد بارض الروم برودس فتوفي صاحب لنا فامر فضالة رضي الله عنه بقبره فسوي ثم قال سمعت رسول الله ﷺ يامر بتسويتها.

ابوداؤد (۳۲۱۹) النسائی (۲۰۲۹)

قبر کو برابر رکھنے کا بیان

ثمامہ بن شفی بیان کرتے ہیں کہ ہم فضالہ بن ابی عبید کے ساتھ روم کے شہر رودس میں تھے ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا تو حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ان کی قبر (زمین کے) برابر کر دی جائے اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ قبریں زمین کے برابر کر دی جائیں۔

۲۲۴۰- حدثنا يحيى بن يحيى وابو بكر بن ابي شيبة وزهير بن حرب قال يحيى انا وقال الآخران نا وكيع عن سفيان عن حبيب بن ابي ثابت عن ابي وائل عن ابي الهياج الاسدي قال قال لي علي رضي الله عنه الا ابعثك على ما بعثني عليه رسول الله ﷺ ان لا تدع تمثالا الا طمسته ولا قبرا مشرفا الا سويته.

ابوداؤد (۳۲۱۸) الترمذی (۱۰۴۹) النسائی (۲۰۳۰)

ابو الہیاج اسدی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کیا میں تمہیں اس کام کے لیے نہ بھیجوں جس کام کے لیے مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا کہ میں ہر تصویر کو مٹا دوں اور ہر اونچی قبر کو (زمین کے) برابر کر دوں۔

۲۲۴۱- وحدثنيه ابو بكر بن خلاد الباهلي قال نا يحيى وهو القطان قال نا سفيان قال نا حبيب بهذا الاسناد وقال ولا صورة الا طمستها. سابقہ (۲۲۴۰)

ایک اور سند سے ایسی ہی روایت ہے۔ اور اس میں صورت کا لفظ ہے۔

۳۲- باب النهي عن تجصيص القبر

قبر کو پختہ بنانے اور اس پر عمارت

وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ
وغیرہ تعمیر کرنے کی ممانعت

٢٢٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ. ابوداؤد(٣٢٢٥-٣٢٢٦) الترمذی (١٠٥٢) النسائی(٢٠٢٦-٢٠٢٧)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر کو پختہ بنانے، اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٢٢٤٣- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ(٢٢٤٢)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٢٢٤٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى عَنْ تَقْصِيصِ الْقُبُوْرِ. النسائی(٢٠٢٨) ابن ماجہ(١٥٦٢)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کے پختہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

٣٣- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ
قبر پر بیٹھنے اور ان کی طرف نماز پڑھنے کی ممانعت

٢٢٤٥- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ. مسلم تحفۃ الاشراف(١٢٦٠٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص انگاروں پر بیٹھ جائے جس سے اس کے کپڑے جل جائیں اور آگ اس کی کھال تک پہنچ جائے تو یہ قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

٢٢٤٦- وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. النسائی(٢٠٤٣)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٢٢٤٧- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ وَاثِلَةَ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا. ابوداؤد(٣٢٢٩) الترمذی(١٠٥٠-١٠٥١) النسائی(٧٥٩)

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبروں پر بیٹھو نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔

۲۲۴۸- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْبَجَلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا.

سابقہ (۲۲۴۷)

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبروں کی طرف نماز پڑھو نہ ان پر بیٹھو۔

۳۴- بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں نماز جنازہ کا بیان

۲۲۴۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ قَالَ عَلِيٌّ نَا وَقَالَ إِسْحٰقُ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ أَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْمَسْجِدِ فَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ مَا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى سُهَيْلِ ابْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ. الترمذی (۱۰۳۳) النسائی (۱۹۶۶-۱۹۶۷)

عباد بن عبد اللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کا جنازہ مسجد میں لایا جائے تا کہ وہ بھی اس پر نماز جنازہ پڑھیں صحابہ کرام نے اس پر اعتراض کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لوگ کس قدر جلد بھول گئے کہ رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد ہی میں پڑھی تھی۔

۲۲۵۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَمُرُّوا بِجَنَازَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّينَ عَلَيْهِ فَفَعَلُوا فَوُقِفَ بِهِ عَلٰى حُجَرِهِنَّ يُصَلِّينَ عَلَيْهِ ثُمَّ أُخْرِجَ بِهِ مِنْ بَابِ الْجَنَائِزِ الَّذِي كَانَ إِلَى الْمَقَاعِدِ فَبَلَغَهُنَّ أَنَّ النَّاسَ عَابُوا ذٰلِكَ وَقَالُوا مَا كَانَتِ الْجَنَائِزُ يُدْخَلُ بِهَا الْمَسْجِدَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ النَّاسَ إِلٰى أَنْ يَعِيبُوا مَا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهِ عَابُوا عَلَيْنَا أَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ قَالَ مُسْلِمٌ سُهَيْلُ بْنُ دَعْدٍ وَهُوَ ابْنُ الْبَيْضَاءِ أُمُّهُ بَيْضَاءُ.

سابقہ (۲۲۴۹)

عباد بن عبد اللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو ازواج مطہرات نے فرمایا کہ ان کا جنازہ مسجد میں لے آؤ تا کہ ہم بھی ان کی نماز جنازہ پڑھ لیں لہذا ایسا ہی کیا گیا اور جنازہ ان کے حجروں کے سامنے رکھ دیا گیا تا کہ وہ بھی نماز جنازہ پڑھ لیں پھر جنازہ کو مقاعد کی طرف باب الجنائز سے باہر لے جایا گیا جب صحابہ کو اس کا پتا چلا تو انہوں نے اس پر اعتراض کیا اور کہا جنازہ کو مساجد میں نہیں لے جایا جاتا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا لوگ کس قدر جلد اس بات پر اعتراض کرنے لگے ہیں جس کو وہ نہیں جانتے وہ جنازہ کو مسجد میں لائے جانے پر اعتراض کر رہے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد ہی میں پڑھی تھی۔

۲۲۵۱- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن

رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ أَدْخِلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيهِ. ابوداؤد (٣١٩٠)

ابی وقاص فوت ہو گئے تو حضرت عائشہ نے فرمایا: اس (کے جنازے) کو مسجد میں داخل کرو تاکہ میں اس پر نماز جنازہ پڑھوں صحابہ کی طرف سے اس پر اعتراض کیا گیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا بخدا! رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دو بیٹوں سہیل اور اس کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی تھی۔

٣٥- بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْقُبُورِ وَالدُّعَاءِ لِأَهْلِهَا

قبرستان میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھا جائے؟ اور اہل قبور کے لیے دعا مانگنا

٢٢٥٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ وَلَمْ يُقِمْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ وَأَتَاكُمْ. النسائی (٢٠٣٨)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی میرے ہاں باری ہوتی تو رسول اللہ ﷺ رات کے آخری حصہ میں بقیع (قبرستان) تشریف لے جاتے اور فرماتے اے جماعت مومنین! السلام علیکم! تمہارے پاس وہ چیز آ چکی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ان شاء اللہ ہم بھی تمہارے ساتھ لاحق ہونے والے ہیں اے اللہ! بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما۔

٢٢٥٣- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ فَقَالَتْ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنِّي قُلْنَا بَلٰى ح وَحَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ حَجَّاجًا الْأَعْوَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا بَلٰى قَالَ قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِيَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا عِنْدِي انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلٰى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَ مَا ظَنَّ أَنْ قَدْ رَقَدْتُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا

ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھ سے قریش کے ایک شخص نے کہا کہ محمد بن قیس بن مخرمہ بن مطلب ایک دن کہنے لگے کیا میں تم کو اپنی اور اپنی ماں کی طرف سے حدیث نہ بیان کروں؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے سمجھا کہ شاید وہ اپنی نسبی ماں کا ذکر کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا میں تم کو اپنی طرف سے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حدیث نہ بیان کروں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں! حضرت عائشہ نے فرمایا: اس رات کی بات ہے جب رسول اللہ ﷺ میرے گھر تھے آپ نے کروٹ لے کر چادر اوڑھی اور جوتے نکال کر اپنے قدموں کے سامنے رکھے اور چادر کی ایک طرف اپنے بستر پر بچھا کر لیٹ گئے تھوڑی دیر میری نیند کے خیال سے ٹھہرے رہے، پھر آہستہ سے چادر اوڑھی، جوتا پہنا چپکے سے دروازہ کھولا آرام سے باہر نکلے اور آہستہ سے

وَفَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَافَهُ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلَى إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ قَالَ لَتُخْبِرِينِي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ وَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَتْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ. (المسلم ٣٦ ٢٠٢ - ٢٩٧٣-٢٩٧٤)

دروازہ بند کر دیا۔ میں نے بھی ایک چادر سر پر اوڑھی ایک چادر اپنے گرد لپیٹی اور آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔ آپ بقیع (قبرستان) پہنچے اور دیر تک کھڑے رہے پھر آپ نے تین بار اپنے ہاتھ اٹھائے اور واپس لوٹنے لگے۔ میں بھی واپس چل پڑی آپ تیز چلے میں بھی تیز چلی آپ اور تیز چلے میں بھی اور تیز چلی آپ دوڑ کر آئے میں آپ سے پہلے گھر پہنچ گئی اور آتے ہی لیٹ گئی آپ نے داخل ہو کر فرمایا: اے عائشہ کیا ہوا؟ تمہارا سانس کیوں چڑھ رہا ہے؟ میں نے کہا کوئی خاص بات نہیں! آپ نے فرمایا: تم خود بتلا دو ورنہ لطیف و خبیر (اللہ تعالیٰ) مجھے بتلا دے گا! میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں پھر میں نے ساری بات بتلا دی۔ آپ نے فرمایا: مجھے اپنے آگے ایک ہیولیٰ سا جو نظر آ رہا تھا وہ تم تھیں؟ میں نے کہا ہاں! آپ نے (شفقت آمیز انداز سے) میرے سینہ پر ایک ہاتھ مارا جس سے مجھے درد ہوا پھر فرمایا: کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارا حق مار رہا ہے؟ میں نے سوچا کہ جب لوگ حضور سے کچھ چھپاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو بتلا دیتا ہے! آپ نے فرمایا جب تم نے مجھے دیکھا تھا اس وقت جبرائیل میرے پاس آیا تھا اس نے مجھے بلایا اور تم سے مخفی رکھا میں اس کے بلانے پر گیا اور میں نے بھی تم سے مخفی رکھا۔ وہ تمہارے پاس نہیں آتے تھے کیونکہ تم (زائد) کپڑے اتار چکی تھیں اور میں نے یہ خیال کیا تھا کہ تم سو چکی ہو! میں نے تمہیں جگانا نامناسب خیال کیا اور یہ بھی خیال آیا کہ تم گھبراؤ گی۔ آپ نے فرمایا: تمہارا رب تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم جا کر اہل بقیع کے لیے بخشش کی دعا کرو! حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کس طرح دعا کروں؟ آپ نے فرمایا جا کر کہنا: اے مومنوں اور مسلمانوں کے گھر والو! جو ہم سے پہلے جا چکے ہیں اور جو بعد میں جانے والے ہیں سب پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے ساتھ لاحق ہوں گے۔

٢٢٥٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ وَفِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ. النسائی (٢٠٣٩) ابن ماجہ (١٥٤٧)

ﷺ انہیں تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو کہیں اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ اور ایک روایت میں ہے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ" (اے سلطانوں کے گھر والو! السلام علیکم ان شاء اللہ ہم تمہارے ساتھ لاحق ہوں گے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں)۔

٣٦- بَابُ اِسْتِئْذَانِ النَّبِيِّ ﷺ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ

حضور ﷺ کا اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کے لیے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کرنا

٢٢٥٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَا نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيْدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّيْ فَلَمْ يَاْذَنْ لِيْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِيْ.

ابوداؤد (٣٢٣٤) النسائی (٢٠٣٣) ابن ماجہ (١٥٧٢-١٥٦٩)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی ماں کے لیے استغفار کی اجازت طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی پھر اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی۔

٢٢٥٦- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَكٰى وَاَبْكٰى مَنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ ﷺ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِيْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاُذِنَ لِيْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ. سابقہ (٢٢٥٥)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو روئے اور آپ کے گرد کھڑے لوگ بھی روئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لیے استغفار کی اجازت مانگی تھی تو مجھے اجازت نہیں دی گئی، پھر ان کی قبر کی زیارت کے لیے اجازت مانگی تو مجھے اجازت دے دی گئی، پس قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ موت کو یاد دلاتی ہیں۔

٢٢٥٧- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوْا نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ وَهُوَ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا تم ان کی زیارت کیا کرو، اور میں نے تمہیں تین دن کے بعد قربانی کے گوشت کو رکھنے سے منع کیا تھا۔ اب تم انہیں رکھ سکتے ہو، میں نے تمہیں مشکیزوں کے علاوہ اور چیزوں میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا اب تم سب (قسم کے) برتنوں میں نبیذ پی لیا کرو اور نشہ آور چیز کو نہ استعمال کرنا۔

رِ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ

ابوداؤد(٣٦٩٨)النسائی(٢٠٣١-٤٤٤١-٥٦٦٨-٥٦٦٩)

٢٢٥٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أُرَاهُ عَنْ أَبِيهِ الشَّكُّ مِنْ أَبِي خَيْثَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَانٍ. الترمذی(١٠٥٤-١٥١٠-١٨٦٩)النسائی(٥٦٩٤)ابن ماجہ(٣٤٠٥)

کئی دیگر اسانید سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

٣٧- بَابُ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَاتِلِ نَفْسَهُ

خودکشی کرنے والے پر نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت

٢٢٥٩- حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوفِيُّ قَالَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

النسائی(١٩٦٣)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص لایا گیا جس نے اپنے آپ کو ایک تیر سے ہلاک کر لیا تھا آپ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

١٢- كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کا بیان

٠٠٠- بَابُ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

پانچ اوسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں

٢٢٦٠- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ.

البخاری(١٤٠٥-١٤٤٧)ابوداؤد(١٥٥٨)الترمذی(٦٢٦-٦٢٧)النسائی(٢٤٤٥-٢٤٧٢-٢٤٧٤-٢٤٧٥-٢٤٨٢-٢٤٨٣-

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پانچ وسق (بتیس ٣٢ من) سے کم (زرعی پیداوار) میں زکوٰۃ (واجب) نہیں ہے نہ ہی پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ ہی پانچ اوقیے (دوسو درہم) یا ساڑھے باون (٦١٢.٣٦ گرام) تولہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ (واجب) نہیں ہے۔

٢٤٨٤، ٢٤٨٦) ابن ماجہ (١٧٩٣)

٢٢٦١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ (٢٢٦٠)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٢٢٦٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ابْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَأَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفِّهِ بِخَمْسِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. سابقہ (٢٢٦٠)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ کی پانچ انگلیوں سے اشارہ کرکے فرما رہے تھے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٢٢٦٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ قَالَ نَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ. سابقہ (٢٢٦٠)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ وسق (بتیس من) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے' پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ (واجب) نہیں ہے اور نہ پانچ اوقیہ (ساڑھے باون تولہ چاندی ۶۱۲۰۳۶ گرام) سے کم میں زکوٰۃ ہے۔

٢٢٦٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ. سابقہ (٢٢٦٠)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ وسق (بتیس من) کھجوروں سے کم میں زکوٰۃ (واجب) نہیں ہے اور نہ اس سے کم (مقدار) غلہ میں زکوٰۃ (واجب) ہے۔

٢٢٦٥- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِي حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ.

سابقہ (٢٢٦٠)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غلہ اور کھجور جب تک پانچ وسق (بتیس من) نہ ہوں ان میں زکوٰۃ واجب نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں اور نہ پانچ اوقیہ (ساڑھے باون تولہ ۶۱۲۰۳۶ گرام) چاندی سے کم میں زکوٰۃ واجب ہے۔

٢٢٦٦- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

قَالَ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ. سابقہ (۲۲۶۰)

۲۲۶۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَيَحْيَى ابْنِ آدَمَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَدَلَ التَّمْرِ ثَمَرٍ. سابقہ (۲۲۶۰)

ایک اور سند سے بھی حسب سابق روایت ہے مگر اس میں کھجوروں کی بجائے پھلوں کا لفظ ہے۔

۲۲۶۸- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸۹۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ اوقیہ (ساڑھے باون تولہ ۶۱۲.۳۶ گرام) چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ وسق (بیس من) کھجوروں سے کم میں زکوٰۃ (واجب) ہے۔

۱- بَابُ مَا فِيهِ الْعُشْرُ أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ

عشر اور نصف عشر کا بیان

۲۲۶۹- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُورُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

ابوداؤد (۱۵۹۷) النسائی (۲۴۸۸)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن کھیتوں کو دریا اور بارش سیراب کریں ان میں عشر (دسواں حصہ واجب) ہے اور جو کھیتیں اونٹ کے ذریعہ سیراب کی جائیں ان میں نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے۔

۲- بَابُ لَا زَكٰوةَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَفَرَسِهِ

مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی طرف سے زکوٰۃ نہیں ہے

۲۲۷۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ.

البخاری (۱۴۶۳-۱۴۶۴) ابوداؤد (۱۵۹۴-۱۵۹۵) الترمذی (۶۲۸) النسائی (۲۴۶۶-۲۴۶۷-۲۴۶۸-۲۴۶۹-۲۴۷۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۲۴۷۱) ابن ماجہ (۱۸۱۲)

۲۲۷۱- وَحَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ نَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَمْرٌو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ زُهَيْرٌ يَبْلُغُ بِهٖ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فِيْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ. سابقہ (۲۲۷۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۲۲۷۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ كُلُّهُمْ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. سابقہ (۲۲۷۰)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

۲۲۷۳- وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَهٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالُوْا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ. سابقہ (۲۲۷۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غلام پر زکوٰۃ (ادا کرنا واجب) نہیں ہے مگر صدقۂ فطر (ادا کرنا واجب) ہے۔

۳- بَابٌ فِيْ تَقْدِيْمِ الزَّكٰوةِ وَمَنْعِهَا

زکوٰۃ کی ادائیگی کا بیان

۲۲۷۴- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ نَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتَادَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ. ابوداؤد (۱۶۲۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا پھر آپ کو بتایا گیا کہ ابن جمیل، حضرت خالد بن ولید اور عم رسول اللہ ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہم نے زکوٰۃ نہیں دی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن جمیل کو تو صرف یہ چیز ناگوار ہوئی کہ وہ محتاج تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو غنی کر دیا، رہے خالد بن ولید تو تم ان کے ساتھ زیادتی کرتے ہو کیونکہ انہوں نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار تک اللہ کی راہ میں وقف کیے ہوئے ہیں باقی رہے عباس تو جتنی زکوٰۃ ان پر واجب ہے اس سے دگنی میں ادا کر دوں گا۔ پھر فرمایا اے عمر! کیا تم نہیں جانتے کہ کسی شخص کا چچا اس کے باپ کی مثل ہوتا ہے۔

۴- بَابُ زَكٰوةِ الْفِطْرِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ

صدقۂ فطر

٢٢٧٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

البخاري(١٥٠٤) ابوداؤد(١٦١١) الترمذي(٦٧٦) النسائي(٢٥٠١-٢٥٠٢) ابن ماجه(١٨٢٦)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے سبب سے مسلمانوں پر ایک صاع (ساڑھے چار سیر) کھجور یا ایک صاع جو صدقۂ فطر مقرر کیا، خواہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت۔

٢٢٧٦- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ حُرٍّ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٧٨٥١-٧٩٦٤)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقۂ فطر مقرر کیا، خواہ آزاد ہو یا غلام، چھوٹا ہو یا بڑا۔

٢٢٧٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ. البخاري(١٥١١) ابوداؤد(١٦١٥) الترمذي(٦٧٥) النسائي(٢٤٩٩-٢٥٠٠)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر آزاد اور غلام اور ہر مرد اور عورت پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقۂ فطر مقرر فرمایا تھا اور لوگوں نے اس کے قائم مقام نصف صاع (سوا دو سیر) گندم کر لیا۔

٢٢٧٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ. البخاري(١٥٠٧) ابن ماجه(١٨٢٥)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقۂ فطر دیا جائے، لوگوں نے دو مد (سوا دو سیر) گندم کو اس کے قائم مقام کر لیا۔

٢٢٧٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ أَوْ رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقۂ فطر مقرر کیا ہے خواہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۴۲۷۰۰)

۰۰۰-بَابُ زَكٰوةِ الْفِطْرِ مِنَ الطَّعَامِ وَالْأَقِطِ وَالزَّبِيبِ

کھانے، پنیر اور کشمش وغیرہ کے صدقۂ فطر کا بیان

۲۲۸۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ.

البخاری (۱۵۰۶-۱۵۰۸-۱۵۱۰-۱۵۰۵) ابوداؤد (۱۶۱۶-۱۶۱۷-۱۶۱۸) الترمذی (۶۷۳) النسائی (۲۵۱۰-۲۵۱۱-۲۵۱۲-۲۵۱۳-۲۵۱۶-۲۵۱۷) ابن ماجہ (۱۸۲۹)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک صاع طعام یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش صدقۂ فطر ادا کیا کرتے تھے۔

۲۲۸۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ إِذَا كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ إِنِّي أَرٰى أَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ أَبَدًا مَا عِشْتُ. سابقہ (۲۲۸۰)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود تھے اس وقت ہم ہر چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع طعام یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع کشمش صدقۂ فطر ادا کیا کرتے تھے۔ ہم یہ صدقۂ فطر اسی طرح ادا کیا کرتے تھے حتیٰ کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان حج یا عمرہ کے لیے آئے انہوں نے منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کے سامنے تقریر کی اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ شام کی گندم کا نصف صاع ایک صاع کھجوروں کے برابر ہوگا پھر لوگوں نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ حضرت ابوسعید خدری نے کہا میں اپنی پوری زندگی اسی طرح صدقۂ فطر ادا کرتا رہوں گا جس طرح پہلے ادا کیا کرتا تھا۔

۲۲۸۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِينَا عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ مُعَاوِيَةُ فَرَأٰى أَنَّ مُدَّيْنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود تھے اس وقت ہم ہر چھوٹے بڑے اور آزاد اور غلام کی طرف سے تین طرح صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع جو ہم یونہی صدقۂ فطر ادا کیا کرتے تھے حتیٰ کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دو مد (سوا دو سیر) گندم ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری نے کہا رہا

مِنْ بُرٍّ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ أَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَذٰلِكَ. سابقہ(٢٢٨٠)

میں تو میں اسی طرح صدقۂ فطر دیا کروں گا جیسے پہلے دیتا رہا تھا۔

٢٢٨٣- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ الْأَقِطِ وَالتَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ. سابقہ(٢٢٨٠)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تین قسم سے صدقۂ فطر دیا کرتے تھے پنیر کھجور اور جو۔

٢٢٨٤- وَحَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ مُعَاوِيَةَ لَمَّا جَعَلَ نِصْفَ الصَّاعِ مِنَ الْحِنْطَةِ عِدْلَ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَنْكَرَ ذٰلِكَ أَبُوْ سَعِيْدٍ وَقَالَ لَا أُخْرِجُ فِيْهَا إِلَّا الَّذِيْ كُنْتُ أُخْرِجُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ. سابقہ(٢٢٨٠)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ نے نصف صاع گندم کو ایک صاع کھجور کے برابر قرار دیا تھا تو میں نے اس کا انکار کیا اور کہا میں اسی طرح صدقۂ فطر ادا کرتا رہوں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کیا کرتا تھا یعنی ایک صاع کھجور یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع جو یا ایک صاع پنیر۔

٥- بَابُ الْأَمْرِ بِإِخْرَاجِ زَكٰوةِ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ

نمازِ عید سے قبل صدقۂ فطر کا ادا کرنا

٢٢٨٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ. بخاری(١٥٠٩) ابوداؤد(١٦١٠) ترمذی(٦٧٧) نسائی(٢٥٢٠)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ صدقۂ فطر نمازِ عید کیلئے جانے سے پہلے ادا کیا جائے۔

٢٢٨٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ أَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكٰوةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ. مسلم تحفۃ الاشراف(٧٦٩٩)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ صدقۂ فطر نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے ادا کیا جائے۔

٦- بَابُ إِثْمِ مَانِعِ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ

٢٢٨٧- وَحَدَّثَنِيْ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ الصَّنْعَانِيَّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سونا چاندی رکھتا ہو اور اس کا حق (زکوٰۃ) نہ ادا کرے قیامت کے دن اس کیلئے آگ کی چٹانوں کے پرت بنائے جائیں گے اور جہنم کی آگ سے اس کو تپایا جائے گا اور اس کے پہلو پیشانی اور پیٹھ کو اس کے ساتھ

فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا
بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ
حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا
إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالإِبِلُ قَالَ وَلاَ صَاحِبُ إِبِلٍ
لاَ يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلاَّ إِذَا
كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لاَ
يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلاً وَاحِدًا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا
كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولاَهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ
خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا
إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَالْبَقَرُ
وَالْغَنَمُ قَالَ وَلاَ صَاحِبُ بَقَرٍ وَلاَ غَنَمٍ لاَ يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا
إِلاَّ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لاَ يَفْقِدُ مِنْهَا
شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلاَ جَلْحَاءُ وَلاَ عَضْبَاءُ تَنْطِحُهُ
بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلاَفِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولاَهَا رُدَّ عَلَيْهِ
أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى
يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى
النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْخَيْلُ قَالَ الْخَيْلُ ثَلاَثَةٌ هِيَ
لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِي
هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلَى أَهْلِ
الإِسْلاَمِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي ظُهُورِهَا وَلاَ رِقَابِهَا
فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ لأَهْلِ الإِسْلاَمِ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ
ذَلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلاَّ كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا
أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا
حَسَنَاتٌ وَلاَ تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلاَّ
كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلاَ مَرَّ بِهَا
صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلاَ يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلاَّ
كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَالْحُمُرُ قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلاَّ هَذِهِ الآيَةُ

داغا جائے گا ایک بار یہ عمل کرنے کے بعد دوبارہ لوٹایا جائے گا جو دن پچاس ہزار سال کے برابر ہے اس دن یہ عمل مسلسل ہوتا رہے گا بالآخر جب تمام لوگوں کے فیصلے ہو جائیں گے تو اسے جنت یا جہنم کا راستہ دکھا دیا جائے گا' عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اونٹ والوں کا کیا ہوگا؟ فرمایا جو اونٹ والا اونٹوں کا حق ادا نہیں کرے گا اور اونٹوں کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کے بعد اونٹنیوں کا دودھ دوہ کر غریبوں کو پلایا جائے (ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کو) قیامت کے دن ایک چٹیل زمین پر اوندھا لٹا دیا جائے گا اس وقت وہ اونٹ آئیں گے دراں حالیکہ وہ بہت فربہ ہوں گے اور ان میں سے کوئی بچہ تک گم نہیں ہوگا وہ اس شخص کو اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے منہ سے کاٹیں گے ان کا ایک ریوڑ گزر جائے گا تو دوسرا آجائے گا پچاس ہزار سال کے برابر دن میں یہ سلسلہ جاری رہے گا حتیٰ کہ جب لوگوں کے فیصلے ہو جائیں گے تو اسے جنت یا جہنم کا راستہ دکھا دیا جائے گا' عرض کیا گیا یا رسول اللہ! گائے اور بکریوں والوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا جو گائے اور بکریوں والا ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرے گا قیامت کے دن چٹیل میدان میں اسے منہ کے بل گرایا جائے گا۔ تمام گائے اور بکریاں اس کو اپنے کھروں سے روندیں گی اور اس کو سینگوں سے ماریں گی اس روز ان میں کوئی الٹے سینگوں والی ہوگی نہ بغیر سینگوں والی نہ ٹوٹے ہوئے سینگوں والی ایک ریوڑ گزرنے کے بعد فوراً دوسرا ریوڑ آجائے گا اور پچاس ہزار سال کے برابر دن میں یونہی ہوتا رہے گا' حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا پھر اسے جنت یا دوزخ کا راستہ دکھا دیا جائے گا' عرض کیا گیا یا رسول اللہ! گھوڑوں والوں کا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: گھوڑوں کی تین قسمیں ہیں' گھوڑے مالک کے لیے بوجھ ہوتے ہیں' مالک کے لیے ستر ہوتے ہیں اور مالک کے لیے اجر ہوتے ہیں۔ بوجھ وہ گھوڑے ہوتے ہیں جس کو مالک نے دکھلاوے' فخر اور مسلمانوں کو ایذا پہنچانے کے لیے رکھا ہو' یہ گھوڑے مالک کے لیے بوجھ کا باعث ہیں اور

الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ. البخاری (٢٣٧١-٢٨٦٠-٣٦٤٦-٤٩٦٢-٤٩٦٣-٧٣٥٦) النسائی (٣٥٦٥)

مالک کے لیے ستر وہ گھوڑے ہیں جنہیں مالک نے راہ خدا میں باندھا ہو پھر وہ ان حقوق کو نہ بھولا ہو جو گھوڑوں کی پشتوں اور گردنوں سے وابستہ ہیں اور جو گھوڑے مالک کے لیے ستر کا باعث ہیں اور جو گھوڑے مالک کے لیے اجر ہیں یہ وہ ہیں جن کو مالک نے راہ خدا میں مسلمانوں کے لیے باندھا ہو' کسی چراگاہ یا باغ میں' یہ گھوڑے چراگاہ یا باغ سے جو کچھ کھائیں گے یا پیشاب اور لید کریں گے اس کے برابر مالک کی نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اگر گھوڑے رسی تڑا کر ایک یا دو ٹیلوں کا چکر لگائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے قدموں کے نشانات اور لید کے برابر مالک کے لیے نیکیاں لکھ دے گا' اور اگر مالک گھوڑوں کو لے کر نہر پر سے گزرے اور بغیر ارادہ کے بھی گھوڑے پانی پی لیں تو اس پانی کے برابر اللہ تعالیٰ مالک کی نیکیاں لکھ دے گا عرض کیا گیا یا رسول اللہ! گدھوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا گدھوں کے بارے میں مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوا البتہ یہ جامع آیت ہے (ترجمہ) جس نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اس کی جزا دیکھے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی اس کی سزا پالے گا۔

٢٢٨٨- وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ إِلَى آخِرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا حَقَّهَا وَذَكَرَ فِيهِ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا وَقَالَ يُكْوَى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهُ وَظَهْرُهُ. سابقہ (٢٢٨٧)

روایت سابقہ کی طرح زید بن اسلم سے روایت ہے لیکن الفاظ حدیث میں فرق ہے اس روایت میں مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا ہے مِنْهَا حَقَّهَا نہیں ہے اور اس میں ہے لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا اور يُكْوَى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهُ وَظَهْرُهُ ہے۔

٢٢٨٩- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ نَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهُ إِلَّا أُحْمِيَ عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُجْعَلُ صَفَائِحَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبِينُهُ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صاحب خزانہ اپنے خزانہ کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا اس کے خزانہ کو نار جہنم میں گرم کر کے صاحب خزانہ کے پہلوؤں اور پیشانی کو داغا جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس دن اپنے بندوں کا فیصلہ فرمائے جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا' پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھ لے گا جو یا جنت کی طرف ہوگا یا جہنم کی طرف' اور جو اونٹ والا اونٹوں کی زکوٰۃ ادا'

النار وما من صاحب إبل لا يؤدي زكوتها إلا بطح لها بقاع قرقر كأوفر ما كانت تستن عليه كلما مضت عليه أخراها ردت عليه أولاها حتى يحكم الله بين عباده في يوم كان مقداره خمسين ألف سنة ثم يرى سبيله إما إلى الجنة وإما إلى النار وما من صاحب غنم لا يؤدي زكوتها إلا بطح لها بقاع قرقر كأوفر ما كانت فتطؤه بأظلافها وتنطحه بقرونها ليس فيها عقصاء ولا جلحاء كلما مضى عليه أخراها ردت عليه أولاها حتى يحكم الله بين عباده في يوم كان مقداره خمسين ألف سنة مما تعدون ثم يرى سبيله إما إلى الجنة وإما إلى النار قال سهيل فلا أدري أذكر البقر أم لا قالوا فالخيل يا رسول الله قال الخيل في نواصيها الخير أو قال الخيل معقود في نواصيها قال سهيل أنا أشك الخير إلى يوم القيامة الخيل ثلاثة فهي لرجل أجر ولرجل ستر ولرجل وزر فأما التي هي له أجر فالرجل يتخذها في سبيل الله ويعدها له فلا تغيب شيئا في بطونها إلا كتب الله له أجرا ولو رعاها في مرج ما أكلت من شيء إلا كتب الله له بها أجرا ولو سقاها من نهر كان له بكل قطرة تغيبها في بطونها أجر حتى ذكر الأجر في أبوالها وأرواثها ولو استنت شرفا أو شرفين كتب له بكل خطوة تخطوها أجر وأما الذي هي له ستر فالرجل يتخذها تكرما وتجملا ولا ينسى حق ظهورها وبطونها في عسرها ويسرها وأما الذي هي عليه وزر فالذي يتخذها أشرا وبطرا وبذخا ورياء الناس فذاك الذي هي عليه وزر قالوا فالحمر يا رسول الله قال ما أنزل الله علي فيها شيئا إلا هذه الآية الجامعة الفاذة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره. ابن ماجہ (٢٧٨٨)

نہیں کرے گا اس کو چٹیل میدان میں گرا دیا جائے گا اور انتہائی فربہ جسم میں اس کے اونٹ ظاہر ہو کر اس کو روندتے ہوئے گزر جائیں گے۔ ایک ریوڑ کے بعد دوسرا ریوڑ روندتا ہوا گزر جائے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس دن اپنے بندوں کا فیصلہ فرما لے جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا پھر وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا جو یا جنت کی طرف ہوگا یا جہنم کی طرف، اور جو بکریوں والا بکریوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا اس کو چٹیل میدان میں گرا دیا جائے گا اور انتہائی فربہ جسم میں اس کی بکریاں ظاہر ہو کر اس کو اپنے کھروں سے روندتی ہوئی چلی جائیں گی اور سینگوں سے اس کو ماریں گی جب بکریوں کا ایک ریوڑ اس کو روندتے ہوئے گزر جائے گا تو دوسرا ریوڑ آ جائے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس دن اپنے بندوں کا فیصلہ کر لے جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھ لے گا یا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔ سہیل (راوی) کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ گائیوں کا ذکر کیا یا نہیں؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور گھوڑوں کے بارے میں؟ آپ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک خیر وابستہ رہے گی اور فرمایا: گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں وہ کسی شخص کے لیے اجر ہوتے ہیں کسی شخص کے لیے ستر ہوتے ہیں اور کسی شخص کے لیے بوجھ ہوتے ہیں، جو گھوڑے اجر ہوتے ہیں یہ وہ ہیں جن کو آدمی راہ خدا کے لیے تیار رکھتا ہے ان گھوڑوں کے پیٹ میں جو کچھ بھی جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اجر لکھ دیتا ہے وہ اس کو جس چراگاہ میں چراتا ہے اور وہ اس میں جو کچھ چرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا اجر لکھ دیتا ہے اگر وہ اس کو کسی دریا سے پانی پلائے تو اس کے پیٹ میں پانی کا جو قطرہ بھی جاتا ہے اس کا اجر ملتا ہے حتیٰ کہ فرمایا اس کے پیشاب اور لید کی وجہ سے بھی اجر ملتا ہے اگر یہ گھوڑے ایک یا دو ٹیلوں کا چکر لگائیں تو ان کے ہر قدم سے اجر ملتا ہے، رہے وہ گھوڑے جو ستر ہیں وہ یہ ہیں جنہیں کوئی شخص اپنے ٹھاٹھ باٹھ اور رعب داب کے لیے رکھتا ہے مگر وہ شخص تنگی اور فراخی میں ان حقوق کو نہیں بھولتا جو گھوڑوں کی پیٹھوں اور پیٹوں کے ساتھ وابستہ ہیں،

رہے وہ گھوڑے جو بوجھ ہیں وہ یہ ہیں جن کو مالک نے غرور' تکبر دکھلاوے اور اتراہٹ کے لیے رکھا ہو' یہ وہ گھوڑے ہیں جو مالک کے لیے سبب وبال ہوتے ہیں' صحابہ نے پوچھا: یارسول اللہ! گدھوں کے بارے میں؟ آپ نے فرمایا ان کے بارے میں مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوا مگر یہ آیت جو سب کو شامل ہے (ترجمہ:) جس شخص نے ایک ذرہ کے برابر نیکی کی وہ اس کی جزا پائے گا اور جس شخص نے ایک ذرہ کے برابر برائی کی وہ اس کی سزا پائے گا۔ [1]

٢٢٩٠- وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ. مسلم تحفة الاشراف (١٢٧١٢)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٢٢٩١- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ نَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَدَلَ عَقْصَاءَ عَضْبَاءَ وَقَالَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَظَهْرُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ جَبِينَهُ.

مسلم تحفة الاشراف (١٢٦٤٢)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے لیکن اس میں خمیدہ سینگوں کے بجائے شکستہ سینگوں والی بکری کا ذکر ہے اور پیشانی کا ذکر نہیں ہے۔ اور پہلو اور پشت کے داغے جانے کا ذکر ہے۔

٢٢٩٢- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا لَمْ يُؤَدِّ الْمَرْءُ حَقَّ اللَّهِ أَوِ الصَّدَقَةَ فِي إِبِلِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ. البخاری (١٤٦٠)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر آدمی اللہ تعالیٰ کے اس حق کو ادا نہ کرے جو اونٹوں میں واجب ہے یا اونٹوں کا صدقہ نہ دے' باقی روایت حسب سابق ہے۔

٢٢٩٣- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ قَطُّ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اونٹوں والا اونٹوں کا حق ادا نہیں کرے گا قیامت کے دن اس کے اونٹ اصل تعداد سے بڑھ کر آئیں گے اور ان کے سامنے چٹیل میدان میں مالک کو بٹھا دیا جائے گا اور اونٹ اس کو اپنی ٹانگوں اور کھروں سے روندتے ہوئے گزریں گے۔ اور جو گائے والا گائے کا حق ادا نہیں کرے گا قیامت کے دن وہ گائیں اصل تعداد سے بڑھ کر آئیں گی چٹیل میدان میں ان کے سامنے مالک کو بٹھایا جائے گا اور وہ اس کو سینگوں سے مارتی ہوئی اور پیروں سے کچلتی ہوئی گزر

لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَإِذَا رَأَى أَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ هَذَا الْقَوْلَ ثُمَّ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدٍ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ قَالَ حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِيحَتُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸۴۷)

جائیں گی۔ اور جو بکریوں والا بکریوں کا حق ادا نہیں کرے گا وہ بکریاں قیامت کے دن اصل تعداد سے بڑھ کر آئیں گی چٹیل میدان میں مالک کو بٹھایا جائے گا اور وہ اس کو سینگوں سے مارتی ہوئی اور کھروں سے روندتی ہوئی چلی جائیں گی' اس روز ان میں نہ کوئی بغیر سینگ کے ہوگی نہ سینگ ٹوٹی ہوئی اور جو صاحب خزانہ خزانے میں سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اس کا خزانہ گنجے سانپ کی شکل میں منہ کھولے اس کے پیچھے دوڑے گا مالک خزانہ بھاگے گا تو ایک منادی آواز دے کر کہے گا اپنا خزانہ لے لو! ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے جب مالک خزانہ کو کوئی چارۂ کار نظر نہیں آئے گا تو وہ سانپ نما خزانے کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا اور سانپ اونٹ کی طرح اس کو چبائے گا' ابوزبیر (راوی) کہتے ہیں کہ ہم نے عبید بن عمیر سے سنا وہ اسی طرح بیان کرتے تھے پھر ہم نے حضرت جابر سے پوچھا تو انہوں نے عبید بن عمیر کی طرح بیان کیا' ابوزبیر کہتے ہیں کہ میں نے عبید بن عمیر سے سنا ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اونٹ کا کیا حق ہے؟ فرمایا پانی (پلانے کے موقع) پر اس کا دودھ دوہ لینا (تاکہ لوگ پئیں) اور ڈول (کے ذریعہ پانی نکالنے کے واسطے اونٹ) کو دینا اور نر اونٹ کو جفتی کے لئے عاریۃً دینا اور اونٹنی کو دودھ پینے کے لیے دینا اور راہ خدا میں اس پر لوگوں کا مال لادنا۔

۲۲۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُقْعِدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَمَنِيحَتُهَا وَحَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهُ إِلَّا تَحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ حَيْثُمَا ذَهَبَ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو اونٹوں یا گائیوں یا بکریوں والا ان کا حق ادا نہیں کرے گا' قیامت کے دن اسے ہموار چٹیل میدان میں بٹھایا جائے گا' کھروں والے جانور اسے اپنے کھروں سے پامال کریں گے اور سینگوں والے جانور اسے سینگوں سے ماریں گے' اس دن ان جانوروں میں کوئی بے سینگ ہوگا نہ شکستہ سینگ۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کا حق کیا ہے؟ فرمایا: نروں کو عاریۃً دینا' اور ڈول (سے پانی نکالنے کے لیے ان کو) دینا اور پانی پلاتے وقت ان کا دودھ دوہنا (تاکہ کچھ دودھ غرباء کو مل جائے) اور راہ خدا میں ان پر کسی کو سوار کرنا اور

فَقَالَ هٰذَا مَالُكَ الَّذِي كُنْتَ تَبْخَلُ بِهِ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ.

النسائی (۲۴۵۳)

جو مالدار مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی صورت میں آ کر اپنے مالک کا تعاقب کرے گا، مالک بھاگے گا مگر وہ جہاں جائے گا سانپ اس کے پیچھے جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ تیرا وہی مال ہے جس پر تو بخل کیا کرتا تھا۔ آخر جب صاحب مال کوئی چارۂ کار نہ دیکھے گا تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال دے گا۔ اور وہ سانپ اس کے ہاتھ کو اس طرح چبائے گا جیسے نر اونٹ چباتا ہے۔

۷- بَابُ إِرْضَاءِ السُّعَاةِ

عاملین زکوٰۃ کو راضی رکھنا

۲۲۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا إِنَّ أُنَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَنَا فَيَظْلِمُونَنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالَ جَرِيرٌ مَا صَدَرَ عَنِّي مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ عَنِّي رَاضٍ.

ابوداؤد (۱۵۸۹) النسائی (۲۴۵۹)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دیہات کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! زکوٰۃ وصول کرنے والے آ کر ہم پر ظلم (زیادتی) کرتے ہیں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو راضی کیا کرو! حضرت جریر کہتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے مجھ سے کوئی زکوٰۃ وصول کرنے والا ناراض ہو کر نہیں گیا۔

۲۲۹۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ساجہ (۲۲۹۵)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۸- بَابُ تَغْلِيظِ عُقُوبَةِ مَنْ لَا يُؤَدِّي الزَّكٰوةَ

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں پر عذاب شدید

۲۲۹۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ فَجِئْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آں حالیکہ آپ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے والے ہیں! میں آ کر بیٹھ گیا پھر بے چینی سے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ

هَكَذَا وَهَكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَوتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ.

البخاری (۱۴۶۰-۶۶۳۸) الترمذی (۶۱۷) النسائی (۲۴۳۹-۲۴۵۵) ابن ماجہ (۱۷۸۵)

لوگ بڑے بڑے سرمایہ دار ہیں ماسوا ان کے جو ادھر ادھر آگے پیچھے دائیں بائیں خرچ کرتے ہیں اور ایسے سرمایہ دار بہت کم ہیں اور جو شخص اونٹ یا گائے یا بکریاں رکھتا ہو اور ان کی زکوۃ نہ دیتا ہو قیامت کے دن وہ جانور پچھلے تمام دنوں سے زیادہ فربہ اور موٹے ہو کر آئیں گے اور اپنے سینگوں سے اس کو ماریں گے اور کھروں سے روندیں گے جب آخری روند کر گزر جائے گا تو پھر پہلا روندنے کے لیے آ جائے گا اور لوگوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک یونہی عذاب ہوتا رہے گا۔

۲۲۹۸- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ رَجُلٌ يَمُوتُ فَيَدَعُ إِبِلًا أَوْ بَقَرًا أَوْ غَنَمًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَوتَهَا. سابقہ (۲۲۹۷)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا در آں حالیکہ آپ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے باقی روایت حسب سابق ہے البتہ یہ زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص اونٹ، گائے یا بکریاں چھوڑ کر مر جائے حالانکہ اس نے ان کی زکوۃ نہ دی ہو تو اس کو۔۔۔

۲۲۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ نَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي أُحُدًا ذَهَبًا تَأْتِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا دِينَارًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ عَلَيَّ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۳۷۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے یہ بات خوشی کا باعث نہیں کہ یہ احد پہاڑ میرے لیے سونے کا بن جائے اور تین دن سے زائد میرے پاس ایک دینار بھی باقی رہے سوا اس دینار کے جس کو میں ادائیگی قرض کے لیے باقی رکھ لوں۔

۲۳۰۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۳۹۹)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٩- بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الصَّدَقَةِ وَإِخْرَاجِ الْمَالِ

صدقہ کی رغبت دلانا اور زکوۃ ادا کرنا

۲۳۰۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً وَنَحْنُ نَنْظُرُ إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ کی پتھریلی زمین میں پیدل چل رہا تھا در آں حالیکہ ہم احد پہاڑ کو دیکھ رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ابوذر! میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اگر یہ احد پہاڑ میرے لیے سونے کا بن جائے

أَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا ذَاكَ عِنْدِي ذَهَبٌ أَمْسَى ثَالِثَةً عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا دِينَارًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا حَثَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَهَكَذَا عَنْ شِمَالِهِ قَالَ ثُمَّ مَشَيْنَا فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الْمَثَلِ الْأَوَّلِ قَالَ ثُمَّ مَشَيْنَا قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ كَمَا أَنْتَ حَتَّى آتِيَكَ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي قَالَ سَمِعْتُ لَغَطًا وَسَمِعْتُ صَوْتًا قَالَ فَقُلْتُ لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عُرِضَ لَهُ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَّبِعَهُ قَالَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ قَالَ فَانْتَظَرْتُهُ فَلَمَّا جَاءَ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي سَمِعْتُ فَقَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ. بخاري(٢٣٨٨-٣٢٢٢-٦٢٦٨-٦٤٤٣-٦٤٤٤) الترمذي(٢٦٤٤)

جب بھی میں یہ نہیں چاہتا کہ تیسری رات اس میں سے ایک دینار بھی باقی رہے سوا اس دینار کے جس کو میں قرض کی ادائیگی کے لیے باقی رکھوں مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اس کو بھر بھر کے اللہ کے بندوں میں وہ مال تقسیم کردوں دائیں بائیں اور آگے کو بتا رہا ہوں۔ حضرت ابوذر کہتے ہیں ہم پھر چلتے رہے۔ آپ نے پھر فرمایا: اے ابوذر! میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا مالدار لوگ قیامت کے دن مفلس ہوں گے سوا ان لوگوں کے جو مال (خدا کی راہ میں) بکھیرتے رہتے ہیں۔ پھر کچھ چلنے کے بعد آپ نے فرمایا ابوذر! میرے آنے تک تم یہیں ٹھہرنا پھر آپ چلے گئے حتیٰ کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے پھر میں نے کچھ آوازیں سنیں اور مجھے خدشہ ہوا کہیں آپ کو کوئی حادثہ پیش نہ آ گیا ہو یہ سوچ کر میں نے آپ کے پیچھے جانے کا ارادہ کیا پھر فوراً ہی آپ کا یہ فرمانا یاد آیا "جب تک میں نہ آؤں یہاں سے نہ جانا"۔ پھر میں وہیں ٹھہر کر انتظار کرتا رہا حتیٰ کہ آپ تشریف لے آئے میں نے ان آوازوں کا ذکر کیا آپ نے فرمایا: وہ جبرائیل تھے انہوں نے مجھ سے آ کر کہا آپ کی امت میں سے جو شخص بھی اس حال میں فوت ہوا کہ اس نے شرک نہ کیا ہو وہ جنت میں چلا جائے گا میں نے کہا خواہ اس نے چوری کی ہو یا زنا کیا ہو آپ نے فرمایا خواہ چوری کی ہو یا زنا کیا ہو۔

٢٣٠٢- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي وَحْدَهُ لَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَآنِي فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَهْ قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ اجْلِسْ هَا هُنَا قَالَ فَأَجْلَسَنِي فِي

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات نکلا کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ تنہا تشریف لے جا رہے ہیں اور آپ کے ساتھ کوئی نہیں ہے۔ میں نے سوچا کہ شاید کسی کا ساتھ جانا آپ کو ناگوار گزرے اس وجہ سے میں چاند کے سایہ میں چلنے لگا (تاکہ مجھ پر آپ کی نظر نہ پڑے) آپ نے مجھے دیکھ لیا اور فرمایا: کون ہے؟ میں نے کہا ابوذر! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے۔ آپ نے فرمایا اے ابوذر! آؤ میں کچھ دیر آپ کے ساتھ چلا آپ نے فرمایا مالدار لوگ قیامت کے دن نادار ہوں گے سوا ان لوگوں کے جنہیں اللہ تعالیٰ خیر عطا کرے اور وہ اپنے مال کو دائیں بائیں اور

قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِي اجْلِسْ هٰهُنَا حَتّٰى أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ فَقَالَ بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ.

سابقہ (۲۳۰۱)

آگے پیچھے دیں اور اس میں نیکی کے کام کریں میں کچھ دیر آپ کے ساتھ چلا آپ نے فرمایا میرے واپس آنے تک یہاں بیٹھے رہو! آپ نے مجھے ایک صاف زمین پر بٹھا دیا جس کے اردگرد سیاہ پتھر تھے اور آپ ان پتھروں میں چلے گئے حتیٰ کہ آپ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے میں کافی دیر بیٹھا رہا پھر میں نے ایک آہٹ سنی آپ میری طرف آ رہے تھے درآں حالیکہ آپ فرما رہے تھے خواہ چوری کرے یا زنا کرے۔ جب آپ آ گئے تو میں صبر نہ کر سکا اور میں نے کہا اے اللہ کے نبی! اللہ مجھے آپ پر فدا کر دے آپ ان پتھروں میں کس سے باتیں کر رہے تھے؟ میں نے تو کسی کو آپ کے ساتھ باتیں کرتے نہیں دیکھا؟ آپ نے فرمایا وہ جبرائیل تھے جو ان پتھروں میں میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ اپنی امت کو بشارت دو کہ جو شخص فوت ہو جائے درآں حالیکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا میں نے کہا: اے جبرائیل! خواہ وہ چوری یا زنا کرے؟ انہوں نے کہا خواہ چوری کرے یا زنا کرے۔ میں نے پھر کہا اگرچہ وہ چوری یا زنا کرے؟ انہوں نے کہا خواہ وہ شراب بھی پیئے۔

۱۰- بَابٌ فِي الْكَنَّازِيْنَ لِلْأَمْوَالِ وَالتَّغْلِيْظِ عَلَيْهِمْ

اموال کو خزانوں میں جمع کرنے والوں پر سختی کا بیان

۲۳۰۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَبَيْنَا أَنَا فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مَلَأٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ أَخْشَنُ الثِّيَابِ أَخْشَنُ الْجَسَدِ أَخْشَنُ الْوَجْهِ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفَيْهِ وَيُوضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ قَالَ فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُءُوسَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ رَجَعَ إِلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَأَدْبَرَ وَاتَّبَعْتُهُ حَتّٰى جَلَسَ إِلٰى سَارِيَةٍ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ إِلَّا كَرِهُوا مَا قُلْتَ لَهُمْ فَقَالَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا إِنَّ خَلِيلِي أَبَا

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ میں آیا، میں ایک ایسے حلقہ میں جا بیٹھا جس میں قریش کے سردار بھی تھے ناگاہ ایک شخص آیا جس نے موٹے کپڑے پہنے ہوئے تھے اس کا جسم باوقار اور چہرہ بارعب تھا اس نے ان لوگوں کے پاس کھڑے ہو کر کہا' مال جمع کر کے خزانہ اکٹھے کرنے والوں کو اس پتھر کی بشارت ہو جس کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور وہ پھر ان کی چھاتی کی نوک پر رکھا جائے گا حتیٰ کہ وہ شانہ کی ہڈی سے پھوٹ نکلے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھا جائے گا تو چھاتیوں کی نوک سے پھوٹ نکلے گا اور وہ پتھر یونہی آر پار ہوتا رہے گا۔ راوی کہتے ہیں ان لوگوں نے اپنے سر جھکا لیے اور میں نے ان سے کسی کو انہیں جواب

الْقَاسِمِ ﷺ دَعَانِي فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَتَرَى أُحُدًا فَنَظَرْتُ مَا عَلَيَّ مِنَ الشَّمْسِ وَأَنَا أَظُنُّ أَنَّهُ يَبْعَثُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ فَقُلْتُ أَرَاهُ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي مِثْلَهُ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ ثُمَّ هَؤُلَاءِ يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلِإِخْوَتِكَ مِنْ قُرَيْشٍ لَا تَعْتَرِيهِمْ وَتُصِيبُ مِنْهُمْ قَالَ لَا وَرَبِّكَ لَا أَسْأَلُهُمْ عَنْ دُنْيَا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتَّى أَلْحَقَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ.

(۱۴۰۷)الاول

رہے ہوئے نہیں دیکھا پھر وہ لوگ لوٹ گئے اور میں اس شخص کے پیچھے گیا حتی کہ وہ ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے اور کہا میرا خیال ہے ان لوگوں نے آپ کی بات ناپسند کی ہے۔ اس شخص نے کہا یہ لوگ کچھ عقل نہیں رکھتے' میرے محبوب ابو القاسم ﷺ نے مجھے بلایا میں ان کے پاس گیا۔ انہوں نے فرمایا کیا تم احد کو دیکھتے ہو؟ میں نے دھوپ کو دیکھا اور یہ سمجھا کہ شاید آپ کسی کام کے لیے مجھے وہاں بھیجنا چاہتے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں! میں دیکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا مجھے اس بات سے خوشی نہیں ہوگی کہ میرے پاس اس پہاڑ جتنا سونا ہو اور اگر ہو تو میں قرض ادا کرنے کے لیے تین دینار کے سوا باقی سب خیرات کر دوں گا' پھر یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہیں اور کچھ نہیں سمجھتے۔ میں نے ان سے کہا آپ کا ان قریشی بھائیوں کے ساتھ کیا معاملہ ہے کیونکہ آپ کسی ضرورت کی بناء پر ان کے پاس جاتے ہیں نہ ان سے کوئی سوال کرتے ہیں انہوں نے کہا قسم ہے تمہارے پروردگار کی میں ان سے دنیا کا کوئی سوال کروں گا نہ دین کا کوئی مسئلہ دریافت کروں گا حتیٰ کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے جا ملوں۔

۲۳۰۴- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا أَبُو الْأَشْهَبِ قَالَ نَا خُلَيْدٌ الْعَصَرِيُّ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ أَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِكَيٍّ فِي ظُهُورِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ أَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَنَحَّى فَقَعَدَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُولُ قُبَيْلُ قَالَ مَا قُلْتُ إِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ ﷺ قَالَ قُلْتُ مَا تَقُولُ فِي هَذَا الْعَطَاءِ قَالَ خُذْهُ فَإِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَعُونَةً فَإِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِينِكَ فَدَعْهُ.

سابقہ(۲۳۰۳)

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں قریش کے چند لوگوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا اچانک حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور کہنے لگے خزانے جمع کرنے والوں کو ان داغوں کی بشارت دو جو ان کی پیٹھوں پر لگائے جائیں گے اور ان کے پہلوؤں سے نکل جائیں گے اور ان کی گدیوں میں لگائے جائیں گے تو ان کی پیشانیوں سے نکل جائیں گے۔ پھر وہ ایک جانب رخ کر کے بیٹھ گئے میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ حاضرین نے جواب دیا ابوذر ہیں۔ میں نے ان کے سامنے جا کر کہا آپ جو کچھ بیان کر رہے تھے وہ سب کیا تھا؟ انہوں نے کہا میں نے وہی کچھ کہا ہے جو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے' میں نے کہا حکومت سے وظائف لینے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہا لے لیا کرو' کیونکہ اس سے تم کو آج کل مدد حاصل ہوگی' ہاں! جب یہ مال

تمہارے دین کا معارضہ ہو جائے تو چھوڑ دینا۔

١١- بَابُ الْحَثِّ عَلَى النَّفَقَةِ وَتَبْشِيرِ الْمُنْفِقِ بِالْخَلَفِ

خرچ کرنے والے کی فضیلت اور بشارت

٢٣٠٥- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ قَالَ اللَّهُ يَا ابْنَ آدَمَ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَمِينُ اللَّهِ مَلْأَى وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْآنُ سَحَّاءُ لَا يَغِيضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٦٩٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! خرچ کر' میں تجھ پر خرچ کروں گا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے' رات دن کے خرچ سے اس میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

٢٣٠٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ نَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِي أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمِينُ اللَّهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُذْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِينِهِ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ. البخاری (٧٤١٩)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: تم خرچ کرو' میں تم پر خرچ کروں گا' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے رات دن کے خرچ سے اس میں کوئی کمی نہیں ہوتی' بھلا بتاؤ تو سہی جب سے اس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے کس قدر خرچ کر چکا ہے؟ (اس کے باوجود) اس کے ہاتھ میں کوئی کمی نہیں ہوئی' اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں صفت قبض ہے' وہ جسے چاہتا ہے بلند کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے پست کر دیتا ہے۔

١٢- بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوكِ وَإِثْمِ مَنْ ضَيَّعَهُمْ أَوْ حَبَسَ نَفَقَتَهُمْ عَنْهُمْ

اہل و عیال پر خرچ کی فضیلت اور ان کے حقوق ضائع کرنے کا گناہ

٢٣٠٧- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَبَدَأَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ صِغَارٍ يُعِفُّهُمْ أَوْ يَنْفَعُهُمُ اللَّهُ بِهِ وَيُغْنِيهِمْ. الترمذی (١٩٦٦) ابن ماجہ (٢٧٦٠)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین دینار وہ ہے جسے کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے' بہترین دینار وہ ہے جسے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے' اور بہترین دینار وہ ہے جسے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے' ابو قلابہ نے کہا آپ نے گھر والوں پر خرچ سے شروع کیا تھا۔ ابو قلابہ نے کہا اس شخص سے زیادہ اور کس کا اجر ہوگا جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کے سبب سے بچوں کو نفع دیتا ہے اور غنی کرتا ہے۔

٢٣٠٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ. مسلم تحفة الاشراف (١٤٣٤٧)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دینار وہ ہے جسے تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو' ایک دینار وہ ہے جس کو تم غلام پر خرچ کرتے ہو' ایک دینار وہ ہے جس کو تم مسکین پر صدقہ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جس کو تم اپنے اہل پر خرچ کرتے ہو ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار پر ملے گا جس کو تم اپنے اہل پر خرچ کرتے ہو۔

٢٣٠٩- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ الْكِنَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو إِذْ جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ أَعْطَيْتَ الرَّقِيقَ قُوتَهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَأَعْطِهِمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوتَهُ. مسلم تحفة الاشراف (٨٦٢٢)

خیثمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ان کا منشی آیا حضرت ابن عمرو نے پوچھا کیا تم نے خادموں کو ان کا خرچ دے دیا؟ اس نے کہا نہیں! حضرت ابن عمرو نے کہا جاؤ دے دو اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے گناہ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جس کے خرچ کا وہ ذمہ دار ہے اس کا خرچ روک لے۔

١٣- بَابُ الْإِبْتِدَاءِ فِي النَّفَقَةِ بِالنَّفْسِ ثُمَّ أَهْلِهِ ثُمَّ الْقَرَابَةِ

خرچ میں پہلے اپنی ذات سے ابتداء کرنا پھر اہل اور قرابت سے

٢٣١٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ لَا فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا يَقُولُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ. النسائي (٢٥٤٥-٤٦٦٦)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عذرہ کے ایک شخص نے ایک غلام کو مدبر کیا (یعنی یہ کہا کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے) رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی آپ نے اس سے پوچھا کیا تیرے پاس اس کے علاوہ بھی مال ہے؟ اس نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟ حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو آٹھ سو درہم میں خرید لیا اور وہ درہم لا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیے۔ آپ نے وہ درہم اس غلام کے مالک کو دیے اور فرمایا: پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو' پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو پھر اگر اپنے اہل و عیال سے کچھ بچے تو قرابت داروں پر اور اگر قرابت سے کچھ بچ جائے تو ادھر اُدھر اپنے سامنے' دائیں اور بائیں۔

٢٣١١- وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک انصاری نے جس کا نام ابو مذکور تھا ایک غلام کو مدبر کر دیا اس کے بعد

رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكُورٍ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ. ابوداؤد(۳۹۵۷)النسائی(٤٦٦٢)

حسب سابق حدیث ہے۔

١٤- بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ وَالصَّدَقَةِ عَلَى الْأَقْرَبِينَ وَالزَّوْجِ وَالْأَوْلَادِ وَالْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانُوا مُشْرِكِينَ

اقربا' خاوند' اولاد اور والدین پر خرچ کی فضیلت خواہ وہ مشرک ہوں

۲۳۱۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرَحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرَحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

البخاری(١٤٦١-٢٣١٨-٢٧٥٢-٢٧٦٩-٤٥٥٤-٥٦١١)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انصار میں مدینہ منورہ میں زیادہ مالدار شخص تھے اور ان کا سب سے زیادہ پسندیدہ مال بیرحاء کا باغ تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا رسول اللہ ﷺ اس باغ میں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا میٹھا پانی پیتے تھے حضرت انس کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ:) "تم نیکی کو حاصل نہیں کر سکو گے حتی کہ اپنی پسندیدہ چیز راہ خدا میں دیدو"۔ تو حضرت ابوطلحہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے "تم نیکی کو حاصل نہیں کر سکو گے حتی کہ اپنی پسندیدہ چیز راہ خدا میں دیدو"۔ اور میرا سب سے پسندیدہ مال بیرحاء ہے وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے میں اس کے ثواب اور آخرت میں ذخیرہ ہونے کا طالب ہوں' یا رسول اللہ! آپ اس کو جہاں چاہیں لگا دیں آپ نے فرمایا: خوب! یہ نفع آور مال ہے یہ نفع آور مال ہے تم نے جو کچھ اس کے متعلق کہا وہ میں نے سن لیا ہے میرا مشورہ ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو! پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ اپنے رشتہ داروں اور عم زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

۲۳۱۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَرٰى رَبَّنَا يَسْأَلُنَا مِنْ أَمْوَالِنَا فَأُشْهِدُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي بَيْرَحَاءَ لِلّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ قَالَ فَجَعَلَهَا فِي حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ:) تم نیکی حاصل نہیں کر سکو گے حتی کہ اپنی پسندیدہ چیز اللہ کی راہ میں دے دو' تو حضرت ابوطلحہ کہنے لگے میرا خیال ہے کہ ہمارا رب ہم سے ہمارا مال طلب کر رہا ہے۔ یا رسول اللہ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی بیرحاء کی زمین اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیدی۔ حضرت انس

أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ. ابو داود (١٦٨٩) النسائي (٣٦٠٤)

٢٣١٤- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ. البخاري (٢٥٩٢)

٢٣١٥- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يَجْزِي عَنِّي وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بَلِ ائْتِيهِ أَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَاجَتِي حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ أَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلَى أَزْوَاجِهِمَا وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ هُمَا فَقَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ.

البخاري (١٤٦٦) الترمذي (٦٣٥-٦٣٦) ابن ماجه (١٨٣٤-١٨٣٥)

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔ حضرت ابو طلحہ نے وہ باغ حضرت حسان بن ثابت اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو دے دیا۔

حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک باندی آزاد کی اور اس کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا' آپ نے فرمایا: اگر تم وہ باندی اپنے ماموں کو دے دیتیں تو زیادہ اجر ملتا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو خواہ زیورات سے کیا کرو' حضرت زینب کہتی ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس آئی اور ان سے کہا کہ تم خالی ہاتھ اور مفلس ہو اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا ہے تم جا کر رسول اللہ ﷺ سے معلوم کرو اگر (تمہیں دینا) ادائیگی صدقہ سے کافی ہو تو فبہا ورنہ میں تمہارے سوا کسی اور کو دے دیتی ہوں۔ حضرت زینب کہتی ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا تم خود جاؤ! حضرت زینب کہتی ہیں کہ میں گئی تو دیکھا کہ انصار کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر کھڑی ہے اور اسے بھی یہی مسئلہ درپیش تھا اور ہم رسول اللہ ﷺ سے بہت مرعوب رہتے تھے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر آئے تو ہم نے کہا تم جا کر رسول اللہ ﷺ سے کہو کہ دو عورتیں دروازے پر یہ معلوم کرنے کے لیے کھڑی ہیں کہ اگر وہ اپنے شوہروں اور جو ان کی گود میں یتیم بچے ہیں ان کو صدقہ دیں تو ادا ہو جائے گا اور یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں' حضرت بلال رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور آپ سے یہ مسئلہ معلوم کیا' رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال سے پوچھا وہ عورتیں کون ہیں؟ انہوں نے بتایا ایک انصار کی عورت ہے دوسری زینب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون سی زینب؟ انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود کی بیوی! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انہیں دو اجر ملیں گے ایک اجر قرابت کا اور ایک اجر صدقہ کا۔

ف: صدقہ نفل اپنے شوہر اور اپنے بچوں کو دینا جائز ہے صدقہ واجبہ مثلاً زکوٰۃ انہیں دینا جائز نہیں ہے۔ (ہدایہ و شامی)

۲۳۱۶- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَذَكَرْتُ لِإِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَآنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ. سابقہ (۲۳۱۵)

عمرو بن حارث، حضرت زینب سے مثل سابق روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں مسجد میں تھی، مجھے دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ کیا کرو خواہ زیورات سے۔

۲۳۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي أَجْرٌ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أُنْفِقُ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ نَعَمْ لَكِ فِيهِمْ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ. البخاری (۱۴۶۷-۵۳۶۹)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ابو سلمہ کی اولاد پر صرف کرنے سے مجھے اجر ملے گا جبکہ میں انہیں چھوڑنے والی نہیں کیونکہ وہ ادھر ادھر بکھر جائیں گے اور آخر وہ میری اولاد ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں! تم جو ان پر خرچ کرو گی تم کو اس کا اجر ملے گا۔

۲۳۱۸- وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ. سابقہ (۲۳۱۷)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۳۱۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً.

البخاری (۵۵-۴۰۰۶-۵۳۵۱) الترمذی (۱۹۶۵) النسائی (۲۵۴۴)

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان جب اپنے اہل و عیال پر ثواب کی امید سے خرچ کرتا ہے تو یہ بھی اس کا صدقہ ہے۔

۲۳۲۰- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ (۲۳۱۹)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۲۳۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ

حضرت اسماء بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں آئی ہے اور وہ دین سے بیزار ہے کیا میں اس

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَوْ رَاهِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ.

البخاري (٢٦٢٠-٣١٨٣-٥٩٧٨-٥٩٧٩) ابو داؤد (١٦٦٨)

سے صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں!

٢٣٢٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدَهُمْ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ. ماجه (٢٢٢١)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں آئی ہے اور وہ مشرک ہے یہ اس دور کی بات ہے جب آپ نے قریش سے عہد کیا ہوا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اور کہا میری ماں آئی ہے اور وہ دین سے بیزار ہے کیا میں اس سے حسن سلوک کروں؟ فرمایا ہاں! اپنی ماں سے حسن سلوک کرو۔

١٥- بَابُ وُصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ إِلَيْهِ

میت کے لیے ایصال ثواب

٢٣٢٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٧١٩٠)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: یا رسول اللہ! میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہیں جس کی وجہ سے وصیت نہیں کر سکیں میرا گمان ہے کہ اگر وہ بولتیں تو صدقہ کرتیں! اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انہیں اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں!

٢٣٢٤- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَلَمْ تُوصِ كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ وَلَمْ يَقُلْ ذَلِكَ الْبَاقُونَ. ابن ماجه (٢٧١٧)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

١٦- بَابُ بَيَانِ أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلَى كُلِّ نَوْعٍ مِنَ الْمَعْرُوفِ

ہر نیکی صدقہ ہے

٢٣٢٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ ﷺ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ.

ابن ابی شیبہ نے کہا نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

ابوداؤد (٤٩٤٧)

٢٣٢٦- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَ نَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ نَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُونَ بِهِ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (١١٩٣٣)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے کچھ صحابہ نے آپ سے کہا: یا رسول اللہ! مال والے تو ثواب لوٹ کر لے گئے وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور اپنے زائد مال سے صدقہ دیتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے صدقہ کا سبب نہیں بنایا؟ ہر تسبیح صدقہ ہے' ہر تکبیر صدقہ اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے ہر بار لا الٰہ الا اللہ صدقہ ہے' ہر نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے' برائی سے روکنا صدقہ ہے' عمل تزویج کرنا صدقہ ہے' صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم سے کوئی شخص شہوت کی غرض سے عمل تزویج کرے پھر بھی صدقہ ہے؟ فرمایا کیوں نہیں؟ بھلا بتلاؤ اگر کوئی حرام طریقہ سے اپنی شہوت پوری کرتا تو کیا اسے گناہ نہ ہوتا؟ اسی طرح سے جب وہ حلال طریقہ سے اپنی شہوت پوری کرے گا تو اس کو اجر ملے گا۔

٢٣٢٧- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فَرُّوخَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِّنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِ مِائَةِ السُّلَامَى فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ قَالَ أَبُو تَوْبَةَ وَرُبَّمَا قَالَ يُمْسِي. مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٢٣٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر انسان تین سو ساٹھ جوڑوں کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے' جس شخص نے اللہ اکبر کہا' الحمد للہ کہا' لا الٰہ الا اللہ کہا' سبحان اللہ کہا' استغفر اللہ کہا' لوگوں کے راستہ سے کوئی پتھر ہٹایا' کوئی کانٹا یا کوئی ہڈی راستہ سے ہٹائی' نیکی کا حکم دیا یا برائی سے روکا تو یہ تین سو ساٹھ جوڑوں کی تعداد (کے برابر شکر) ہے اور اس دن وہ اس حال میں چل رہا ہوگا کہ جہنم سے آزاد ہوگا۔

٢٣٢٨- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي زَيْدٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَمِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ وَقَالَ فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٢٣٦)

ایک اور سند کے ساتھ کچھ لفظی فرق سے یہ روایت منقول ہے۔

۲۳۲۹ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالَ نَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ نَا يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَرُّوخَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدٍ وَقَالَ فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۲۲۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر انسان پیدا کیا گیا ...... اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۲۳۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالَ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالَ قِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوِ الْخَيْرِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ.
البخاری (۱۴۴۵-۶۰۲۲) النسائی (۲۵۳۷)

حضرت ابو بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ ہے' آپ سے پوچھا گیا یہ بتلائیں اگر وہ (صدقہ کو) نہ پا سکے؟ آپ نے فرمایا اپنے ہاتھوں سے کمائے اور اپنے آپ کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے عرض کیا گیا اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا کسی مجبور اور پریشان آدمی کی مدد کرے' پوچھا گیا اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا نیکی کا حکم دے' کہا گیا اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا برائی سے باز رہے یہ بھی صدقہ ہے۔

۲۳۳۱ - وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.
سابقہ (۲۳۳۰)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۲۳۳۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ قَالَ تَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ قَالَ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ. البخاری (۲۷۰۷-۲۸۹۱-۲۹۸۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر روز طلوع آفتاب کے بعد انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے' دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے' کسی کو سواری پر سوار ہونے میں مدد دینا بھی صدقہ ہے' سواری پر کسی کا مال لادنا بھی صدقہ ہے' اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے' نماز کو جانے کے لیے ہر قدم صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

۱۷ - بَابٌ فِي الْمُنْفِقِ وَالْمُمْسِكِ

خرچ کرنے والے اور بخیل کا بیان

۲۳۳۳ - وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر روز صبح کو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور مال عطا کر اور

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا. البخاري (۱۴۴۲)

دوسرا کہتا ہے الٰہی بخیل کا مال تباہ کر دے۔

۱۸- بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الصَّدَقَةِ قَبْلَ أَنْ لَا يُوْجَدَ مَنْ يَقْبَلُهَا

صدقہ دیں اس سے قبل کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ملے

۲۳۳۴- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَيُوْشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِيْ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ أُعْطِيَهَا لَوْ جِئْتَنِيْ بِهَا بِالْأَمْسِ قَبِلْتُهَا وَأَمَّا الْآنَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا. البخاري (۱۴۱۱-۱۴۲۴-۷۱۲۰) النسائي (۲۵۵۴)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ کیا کرو کیونکہ عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے جب آدمی اپنے صدقہ کا مال لیے لیے پھرے گا اور جس کو دے گا وہ کہے گا کل لے آتے تو میں لے لیتا آج مجھے ضرورت نہیں ہے غرضیکہ کوئی صدقہ لینے والا نہیں ملے گا۔

۲۳۳۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُوْنَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ بَرَّادٍ وَتَرَى الرَّجُلَ. البخاري (۱۴۱۴)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ انسان صدقہ کرنے کے لیے سونا لیے گھومتا پھرے گا اور کوئی لینے والا نہیں ملے گا اور مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت سے یہ حال ہوگا کہ ایک مرد کی پناہ میں چالیس عورتیں دکھائی دیں گی۔

۲۳۳۶- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتّٰى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكٰوةِ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُوْدَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَأَنْهَارًا. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۷۷۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مال بکثرت ہو کر بہہ نہ جائے حتیٰ کہ ایک آدمی اپنا زکوۃ کا مال نکالے گا اور اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا اور جب تک سرزمین عرب چراگاہوں اور نہروں والی نہ ہو جائے۔

۲۳۳۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيْ يُوْنُسَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ صَدَقَةً وَيُدْعَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ لَا أَرَبَ لِي فِيهِ.
مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٤٧٨)

کہ مال کثرت کے سبب بہہ جائے اور حتیٰ کہ مال والا سوچ میں پڑ جائے کہ اس کا مال کون قبول کرے گا؟ اور کسی شخص کو صدقہ قبول کرنے کے لیے بلایا جائے اور وہ کہے گا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

٢٣٣٨- وَحَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ وَاللَّفْظُ لِوَاصِلٍ قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قُطِعَتْ يَدِي ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا.
الترمذی (٢٢٠٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے چاندی کے ستونوں کی شکل زمین اپنے جگر پارے اگل دے گی' قاتل دیکھ کر کہے گا اسی (مال) کی وجہ سے تو میں نے قتل کیا تھا۔ قاطع رحم کہے گا اسی وجہ سے تو میں نے رشتہ داری توڑی تھی' چور دیکھ کر کہے گا اسی مال کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا پھر سب اس مال کو چھوڑ دیں گے اور کوئی کچھ نہیں لے گا۔

١٩- بَابُ قَبُولِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ وَتَرْبِيَتِهَا

پاکیزہ مال کے صدقہ کی قبولیت اور اس کا بڑھنا

٢٣٣٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ. البخاری (١٤١٠-٧٤٣٠) الترمذی (٦٦١) النسائی (٢٥٢٤) ابن ماجہ (١٨٤٢)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پاکیزہ مال سے صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ مال کے سوا قبول نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے خواہ وہ ایک کھجور ہو' پھر وہ صدقہ رحمن کے ہاتھ میں بڑھتا رہتا ہے حتیٰ کہ پہاڑ سے زیادہ ہو جاتا ہے' جس طرح تم میں سے کوئی شخص گھوڑے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے۔

٢٣٤٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَتَصَدَّقُ أَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ إِلَّا أَخَذَهَا اللَّهُ بِيَمِينِهِ فَيُرَبِّيهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ قَلُوصَهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ أَوْ أَعْظَمَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٧٧٩)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی کمائی سے ایک کھجور بھی صدقہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر اس کو بڑھاتا رہتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے گھوڑے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے حتیٰ کہ وہ پہاڑ سے بڑھ جاتا ہے۔

٢٣٤١- وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ قَالَ نَا يَزِيدُ يَعْنِي

دو اور سندوں سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

ابن زريع قال نا روح ح وحدثنيه أحمد بن عثمان الأودي قال نا خالد بن مخلد قال حدثني سليمان يعني ابن بلال كلاهما عن سهيل بهذا الإسناد في حديث روح من الكسب الطيب فيضعها في حقها وفي حديث سليمان فيضعها في موضعها. البخاري (١٤١٠-٧٤٣٠)

٢٣٤٢- وحدثنيه أبو الطاهر قال انا عبد الله بن وهب قال أخبرني هشام بن سعد عن زيد بن أسلم عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ نحو حديث يعقوب عن سهيل. البخاري (١٤١٠)

ایک اور سند سے حسب سابق روایت ہے۔

٢٣٤٣- وحدثني أبو كريب محمد بن العلاء قال نا أبو أسامة قال نا فضيل بن مرزوق قال حدثني عدي بن ثابت عن أبي حازم عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ أيها الناس إن الله طيب لا يقبل إلا طيبا وإن الله أمر المؤمنين بما أمر به المرسلين فقال يا أيها الرسل كلوا من الطيبات واعملوا صالحا إني بما تعملون عليم وقال يا أيها الذين آمنوا كلوا من طيبات ما رزقنكم ثم ذكر الرجل يطيل السفر أشعث أغبر يمد يديه إلى السماء يا رب يا رب ومطعمه حرام ومشربه حرام وملبسه حرام وغذي بالحرام فأنى يستجاب لذلك. الترمذي (٢٩٨٩)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاک چیز کے سوا اور کسی چیز کو قبول نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو حکم دیا تھا اور فرمایا: اے رسولو! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو میں تمہارے کاموں سے باخبر ہوں' اور فرمایا اے مسلمانو! ہماری دی ہوئی چیزوں سے پاک چیزیں کھاؤ پھر آپ نے ایسے شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے اس کے بال غبار آلود ہیں' وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے یارب! یارب! اور اس کا کھانا پینا حرام ہو' اس کا لباس حرام ہو' اس کی غذا حرام ہو تو اس کی دعا کہاں قبول ہوگی؟

٢٠- باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة أو كلمة طيبة وأنها حجاب من النار

صدقہ اور خیرات کی ترغیب

٢٣٤٤- حدثنا عون بن سلام الكوفي قال نا زهير بن معاوية الجعفي عن أبي إسحق عن عبد الله بن معقل عن عدي بن حاتم قال سمعت النبي ﷺ يقول من استطاع منكم أن يستتر من النار ولو بشق تمرة فليفعل.

البخاري (١٤١٧)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص کھجور کے ایک ٹکڑے کے سبب دوزخ سے بچ سکتا ہے تو وہ ایسا کرے۔

٢٣٤٥- حدثنا علي بن حجر السعدي وإسحق بن إبراهيم وعلي بن خشرم قال ابن حجر نا وقال الآخران

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص عنقریب اللہ تعالیٰ

نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَقَالَ إِسْحَقُ قَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ.

البخاري(٦٥٣٩-٧٤٤٣-٧٥١٢)الترمذي(٢٤١٥)ابن ماجه

سے اس طرح کلام کرے گا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا‘ جب انسان اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو اسے صرف اپنے بھیجے ہوئے اعمال نظر آئیں گے اور بائیں طرف دیکھے گا تب بھی اپنے فرستادہ اعمال نظر آئیں گے‘ سامنے دیکھے گا تو دوزخ نظر آئے گی‘ پس تم آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے‘ ایک اور سند میں ہے خواہ اچھی بات سے۔

(١٨٤٣-١٨٥)

٢٣٤٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّارَ فَأَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو كُرَيْبٍ كَأَنَّمَا وَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ. بخاری(٦٠٢٣-٦٥٤٠-٦٥٦٣)نسائی(٢٥٥٣)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دوزخ کا تذکرہ کیا اور ناپسندیدگی سے منہ پھیر لیا‘ پھر فرمایا دوزخ سے ڈرو اور پھر ناپسندیدگی سے منہ پھیر لیا جس سے ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ دوزخ کو دیکھ رہے ہیں‘ پھر فرمایا دوزخ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے اور جس کو کھجور کا ٹکڑا نہ مل سکے تو وہ اچھی بات کہہ دے۔

٢٣٤٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ. سابقہ(٢٣٤٦)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دوزخ کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور تین مرتبہ منہ پھیرا‘ پھر فرمایا: دوزخ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے اگر وہ بھی نہ مل سکے تو اچھی بات سے۔

٢٣٤٨- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قَالَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم دن کے ابتدائی حصہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ناگاہ آپ کے پاس لوگوں کی ایک جماعت آئی جن کے پیر ننگے بدن ننگے گلے میں چمڑے کی کھالیں یا عبائیں پہنے ہوئے اور تلواریں لٹکائے ہوئے تھے ان میں اکثر

عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَالْآيَةَ الَّتِي فِي الْحَشْرِ اتَّقُوا اللهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ. النسائی(۲۵۵۴) ابن ماجہ(۲۰۳)

بلکہ سب قبیلہ مضر سے متعلق تھے۔ ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ انور متغیر ہو گیا' آپ اندر گئے پھر باہر آئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم دیا۔ حضرت بلال نے اذان دی پھر اقامت کہی' آپ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا کیا' (یہ پوری آیت پڑھی) اور سورۂ حشر کی یہ آیت پڑھی (ترجمہ) انسان کو غور کرنا چاہیے کہ وہ کل آخرت کے لیے کیا بھیج رہا ہے' لوگ درہم' دینار' اپنے کپڑے' گیہوں اور جو بااندازہ صاع (ساڑھے چار سیر کا پیمانہ) صدقہ کریں خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔ راوی کہتے ہیں انصار میں سے ایک شخص تھیلی لے کر آئے جس کو اٹھانے سے ان کا ہاتھ تھکا جاتا تھا بلکہ تھک گیا تھا اس کے بعد لوگوں کا تانتا بندھ گیا یہاں تک کہ میں نے کھانے اور کپڑے کے دو ڈھیر دیکھے حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ (خوشی سے) رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تمتما رہا تھا یوں لگتا تھا جیسے آپ کا چہرہ سونے کا ہو' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسلام میں کسی نیک کام کی ابتداء کرے اس کو اپنے عمل کا بھی اجر ملے گا اور بعد میں عمل کرنے والوں کے عمل کا بھی اجر ملے گا اور ان عاملین کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہو گی اور جس نے اسلام میں کسی برے عمل کی ابتداء کی اسے اپنے عمل کا بھی گناہ ہو گا اور بعد میں عمل کرنے والوں کے عمل کا بھی گناہ ہو گا اور ان عاملین کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔

۲۳۴۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا نَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُنْذِرَ ابْنَ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَدْرَ النَّهَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ خَطَبَ. سابقہ(۲۳۴۸)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم دن کے ابتدائی حصہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔ اور معاذ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ظہر کی نماز پڑھی پھر خطبہ دیا۔

۲۳۵۰- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول

كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَاهُ قَوْمٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ مِنْبَرًا صَغِيرًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الْآيَةَ. سابقہ (۲۳۴۸)

اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ کے پاس کچھ لوگ آئے جنہوں نے چمڑے کی کھالیں پہنی ہوئی تھیں اس کے بعد حسب سابق روایت ہے اور اس میں ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر چھوٹے منبر پر رونق افروز ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ......

۲۳۵۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۲۲۰)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ دیہاتی لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جنہوں نے موٹے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے احتیاج کی بناء پر ان کا برا حال دیکھا۔۔۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۲۱- بَابُ الْحَمْلِ بِأُجْرَةٍ يُتَصَدَّقُ بِهَا وَالنَّهْيِ الشَّدِيدِ عَنْ تَنْقِيصِ الْمُتَصَدِّقِ بِقَلِيلٍ

کم صدقہ دینے والے کی مذمت کرنے سے ممانعت

۲۳۵۲- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ نَا غُنْدَرٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ قَالَ كُنَّا نُحَامِلُ قَالَ فَتَصَدَّقَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ قَالَ وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِشَيْءٍ أَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا وَمَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ إِلَّا رِيَاءً فَنَزَلَتِ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ وَلَمْ يَلْفِظْ بِشْرٌ بِالْمُطَّوِّعِينَ.

بخاری (۱۴۱۵-۱۴۱۶-۲۲۷۳-۴۶۶۸-۴۶۶۹) النسائی (۲۵۲۸-۲۵۲۹) ابن ماجہ (۴۱۵۵)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمیں صدقہ کا حکم دیا گیا ہم اس وقت بوجھ ڈھویا کرتے تھے۔ حضرت ابو عقیل نے آدھا صاع (سوا دو سیر) صدقہ دیا ایک اور شخص اس سے زیادہ لے کر آیا۔ منافقوں نے کہا اس صدقہ کی اللہ تعالیٰ کو ضرورت نہیں ہے اور دوسرے نے تو محض دکھلاوے کے لیے صدقہ دیا ہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ:) جو لوگ با خوشی صدقہ دینے والوں اور ان لوگوں پر طنز کرتے ہیں جو صرف اپنی محنت و مزدوری کے تناسب سے صدقہ دے پاتے ہیں۔

۲۳۵۳- حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ ح وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے اس میں ہے ہم اپنی پیٹھ پر بوجھ لادتے تھے۔

يَحْيٰى كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ كُنَّا نُحَامِلُ عَلَى ظُهُوْرِنَا. سابقہ (۲۳۵۲)

۲۲- بَابُ فَضْلِ الْمَنِيْحَةِ

دودھ دینے والے جانور کو عاریۃً دینے کی فضیلت

۲۳۵٤- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ أَلَا رَجُلٌ يَمْنَحُ أَهْلَ بَيْتٍ نَاقَةً تَغْدُوْ بِعُسٍّ وَتَرُوْحُ بِعُسٍّ إِنَّ أَجْرَهَا لَعَظِيْمٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۷۰۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی صاحب خانہ کو ایسی اونٹنی (عاریتاً) دیتا ہے جو صبح و شام ایک گھڑا بھر کر دودھ نکالتی ہے تو اس کا بہت زیادہ اجر ہے۔

۲۳۵۵- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَ نَا زَكَرِيَّا ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى فَذَكَرَ خِصَالًا وَقَالَ مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوْحِهَا وَغَبُوْقِهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳٤۱٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بہت سے کاموں سے منع فرمایا۔ آپ نے فرمایا: جس نے کسی شخص کو دودھ کا جانور دیا تو صبح دودھ کے وقت اسے ایک صدقہ کا ثواب ہوگا اور شام کو دودھ کے وقت اسے ایک صدقہ کا ثواب ہوگا۔

ف: منیحہ کا معنی ہے عطیہ، دودھ دینے والے جانور یا پھلدار درخت کو اس کے منافع کے ساتھ کسی کو عاریتاً دینا منیحہ کہلاتا ہے۔ کبھی یہ عطیہ عارضی ہوتا ہے اور کبھی مستقل ہبہ کرنے کو بھی منیحہ کہتے ہیں۔ صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام ایمن کو کھجور کا درخت عطا فرمایا تھا۔

۲۳- بَابُ مَثَلِ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيْلِ

سخی اور بخیل کی مثال

۲۳۵٦- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِ جُبَّتَانِ أَوْ جُنَّتَانِ مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا إِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ وَقَالَ الْآخَرُ فَإِذَا أَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ أَنْ يَتَصَدَّقَ سَبَغَتْ عَلَيْهِ أَوْ مَرَّتْ وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيْلُ أَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ عَلَيْهِ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتّٰى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرچ کرنے اور صدقہ دینے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے چھاتی سے گلے تک دو کرتے یا دو زرہیں پہنی ہوں جب خرچ کرنے والا یا صدقہ دینے والا صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ کشادہ ہو کر اس کے سارے بدن پر پھیل جاتی ہے اور جب بخیل خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زرہ تنگ ہو جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ جم جاتا ہے اس کے پوروں کو چھپا لیتا ہے اور اس کے نشانات کو مٹا دیتا ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بخیل اس زرہ کو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

البخاری (۵۷۹۷) النسائی (۲۵۴۶)

۲۳۵۷- حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ أَبُوْ أَيُّوْبَ الْغَيْلَانِيُّ قَالَ نَا أَبُوْ عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ قَالَ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَثَلَ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيْهِمَا إِلٰى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتّٰى تُغَشِّيَ أَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَجَعَلَ الْبَخِيْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ بِإِصْبَعِهِ فِيْ جَيْبِهِ فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَوَسَّعُ. سابقہ (۲۳۵۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح بیان کی جن پر لوہے کی دو زرہیں ہوں اور ان کے ہاتھ ان کے سینوں اور گردنوں سے جکڑے ہوئے ہوں، صدقہ دینے والا جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس قدر کشادہ ہو جاتی ہے کہ اس کے پورے بدن حتی کہ پوروں تک کھل جاتی ہے اور اس کے نشانات مٹا دیتی ہے اور جب بخیل صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ تنگ ہو جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی انگلیوں سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ فرما رہے تھے اگر تم دیکھتے تو کہتے کہ کشادہ کرنا چاہتے ہیں اور کشادہ نہیں ہوتی۔

۲۳۵۸- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ وُهَيْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ إِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ وَإِذَا هَمَّ الْبَخِيْلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلٰى تَرَاقِيْهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلٰى صَاحِبَتِهَا قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فَيَجْهَدُ أَنْ يُّوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيْعُ.

البخاری (۱۴۴۳-۲۹۱۷) النسائی (۲۵۴۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن پر لوہے کی دو زرہیں ہوں جب صدقہ دینے والا صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ کشادہ ہو جاتی ہے حتی کہ اس کے نشان مٹا دیتی ہے اور جب بخیل صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زرہ اس پر تنگ ہو جاتی ہے اس کے ہاتھ اس کے گلے میں پھنس جاتے ہیں اور ہر حلقہ دوسرے میں گھس جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: بخیل اسے کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

ف: اس مثال کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ دینے والا جب صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا دل کشادہ ہوتا ہے اور ہاتھ کھل جاتے ہیں اور اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں اور بخیل کا دل تنگ ہو جاتا ہے اور اس کے ہاتھ سکڑ جاتے ہیں۔

۲۴- بَابُ ثُبُوْتِ أَجْرِ الْمُتَصَدِّقِ وَإِنْ وَقَعَتِ الصَّدَقَةُ فِيْ يَدِ فَاسِقٍ وَّنَحْوِهٖ

فاسق کو صدقہ دینے سے بھی ثواب مل جاتا ہے

۲۳۵۹- وَحَدَّثَنِيْ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے کہا میں آج کی رات صدقہ کروں گا۔ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور صدقہ ایک زنا کار عورت کے ہاتھ

قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى غَنِيٍّ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى غَنِيٍّ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ وَعَلَى سَارِقٍ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٩١١)

میں رکھ دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک شخص نے ایک زانیہ کو صدقہ دے دیا۔ وہ کہنے لگا اے اللہ! تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں (یعنی اگر میرے صدقہ کرنے کی کوئی تعریف نہیں کرتا تو کوئی بات نہیں) میرا صدقہ زانیہ کو ملا میں ضرور صدقہ کروں گا پھر وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک غنی کے ہاتھ میں صدقہ رکھ دیا' صبح لوگ باتیں کرنے لگے کہ رات کو ایک غنی کو صدقہ دیا گیا اس نے کہا اے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے میرا صدقہ غنی کو ملا البتہ میں ضرور صدقہ کروں گا وہ پھر اپنے صدقہ کو لے کر نکلا اور چور کے ہاتھ پہ صدقہ رکھ دیا' صبح کو لوگ پھر باتیں کرنے لگے کہ ایک چور کو صدقہ دیا گیا۔ اس نے کہا اے اللہ! تیرے ہی لیے حمد وستائش ہے میرا صدقہ زانیہ' غنی اور چور کو ملا پھر اس کے پاس ایک آنے والا آیا اور اسے بتایا گیا کہ تیرا صدقہ قبول ہو گیا جو صدقہ تم نے زانیہ کو دیا تھا تو شاید وہ زنا کاری سے باز آ جائے! اور جو صدقہ تم نے غنی کو دیا تھا تو شاید وہ عبرت پکڑے اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے مال دیا اس سے صدقہ کرنے لگے اور جو صدقہ تم نے چور کو دیا تھا شاید اس کی وجہ سے وہ چوری سے باز آ جائے۔

٢٥-بَابُ الْأَجْرِ الْخَازِنِ الْأَمِينِ وَالْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ بِإِذْنِهِ الصَّرِيحِ أَوِ الْعُرْفِيِّ

مالک اور شوہر کے مال سے صدقہ دینا

٢٣٦٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ أَبُو عَامِرٍ نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْأَمِينَ الَّذِي يُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ. البخاری (١٤٣٨-٢٢٦٠-٢٣١٩) ابوداؤد (١٦٨٤) النسائی (٢٥٥٩)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: وہ خازن جو مسلمان اور امین ہو اور وہ حکم کے مطابق خوشی سے پورا پورا مال اس شخص کو دے جسے دینے کا حکم دیا گیا ہے تو اس کا شمار بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ہے۔

٢٣٦١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا جَرِيرٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت اپنے گھر کے طعام سے اس کو خراب

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا. بخاری(١٤٢٥-١٤٣٧-١٤٣٩-١٤٤٠-٢٠٦٥) ابوداؤد(١٦٨٥) ترمذی(٦٧٢) ابن ماجہ(٢٢٩٤)

کیے بغیر خرچ کرے تو اس کو خرچ کرنے کا اجر ملے گا اور اس کے شوہر کو کمانے کا اور خازن کو اتنا ہی اجر ملے گا اور کسی کو اجر ملنے سے دوسرے کا اجر کم نہیں ہوگا۔

٢٣٦٢- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا. سابقہ(٢٣٦١)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے اس میں ہے "خاوند کے طعام سے"۔

٢٣٦٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا. سابقہ(٢٣٦١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے خراب کیے بغیر (مال) خرچ کرے تو اس کو اجر ملے گا اس کے خاوند کو کمائی کا اجر ملے گا اور عورت کو خرچ کرنے کی وجہ سے اجر ملے گا اور خازن کو بھی اتنا اجر ملے گا اور کسی کے اجر میں کمی نہیں ہو گی۔

٢٣٦٤- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ(٢٣٦١)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٢٦- بَابُ مَا أَنْفَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَالِ مَوْلَاهُ

غلام کا اپنے آقا کے مال سے خرچ کرنا

٢٣٦٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَأَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ. النسائی(٢٥٣٦) ابن ماجہ(٢٢٩٧)

ابی اللحم کے غلام حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب میں غلام تھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا میں اپنے مالکوں کے اموال سے کچھ صدقہ و خیرات کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اور تم دونوں کو آدھا آدھا اجر ملے گا۔

٢٣٦٦- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَنِي مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذَلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ فَقَالَ يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ آمُرَهُ

ابی اللحم کے غلام حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے مالک نے حکم دیا کہ میں گوشت سکھاؤں اتنے میں میرے پاس مسکین آ گیا میں نے اس گوشت میں سے اس کو کھلا دیا میرے مالک کو جب اس چیز کا پتہ چلا تو اس نے مجھ کو پیٹا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر کیا آپ نے مالک کو بلا کر پوچھا تم

قَالَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا۔ ماجہ (٢٣٦٥)

نے اس کو کیوں مارا؟ اس نے کہا یہ میرے طعام میں سے میرے حکم کے بغیر لوگوں کو دیتا ہے آپ نے فرمایا: تم دونوں کو اجر ملے گا۔

٢٣٦٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَصُمِ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنْ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّ نِصْفَ أَجْرِهِ لَهُ۔

البخاری (٢٠٦٦-٥٣٦٠) ابوداؤد (١٦٨٧-٢٤٥٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خاوند کی موجودگی میں کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر (نفل) روزہ نہ رکھے اور اس کی موجودگی میں (اپنے کسی محرم کو) بغیر اس کی اجازت کے نہ آنے دے اور اس کی کمائی سے اس کی اجازت کے بغیر جو کچھ خرچ کرے گی اس میں سے آدھا اجر عورت کو ملے گا۔

٢٧- بَابُ مَنْ جَمَعَ الصَّدَقَةَ وَأَعْمَالَ الْبِرِّ

صدقہ کرنے والوں کی نیکیوں کا بیان

٢٣٦٨- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلٰى أَحَدٍ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

البخاری (١٨٩٧-٣٦٦٦) الترمذی (٣٦٧٤) النسائی (٢٢٣٧-٢٤٣٨-٣١٣٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے مال میں سے ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو جنت میں اس کے لیے ندا کی جائے گی اے اللہ کے بندے! یہ نیکی ہے۔ پس جو شخص نمازیوں میں سے ہوگا اس کو باب الصلوٰۃ سے پکارا جائے گا اور جو مجاہدوں میں سے ہوگا اس کو باب جہاد سے پکارا جائے گا اور جو صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا اس کو باب الصدقہ سے پکارا جائے گا اور جو روزہ داروں میں سے ہوگا اس کو باب الریان سے بلایا جائے گا' حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے پکارے جانے کی ضرورت تو نہیں ہے پھر بھی کیا کوئی ایسا شخص ہوگا جس کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہوگے۔

٢٣٦٩- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

يونس و يحيى نحو شيبه سابقه (۲۳۶۸)

۲۳۷۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ نَا كَثِيرٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ أَيْ فُلُ هَلُمَّ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ. البخاري (۲۸٤۱-۳۲۱٦)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ کے راستے میں ایک جوڑا خرچ کیا اسے جنت کے ہر دروازے کے پہرہ دار بلائیں گے "اے فلاں ادھر آؤ" حضرت ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ایسے شخص پر کوئی حرج تو نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے امید ہے تم ان میں سے ہو گے۔

۲۳۷۱- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳٤٤٥)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا آج تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ حضرت ابوبکر نے عرض کیا میں! آپ نے فرمایا: آج تم میں سے جنازے کے ساتھ کون گیا تھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں! آپ نے فرمایا آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے! آپ نے پوچھا آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے! آپ نے فرمایا جس شخص میں یہ تمام کام جمع ہوں گے وہ ضرور جنت میں جائے گا۔

۲۸- بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهَةِ الْإِحْصَاءِ

خرچ کرنے کی فضیلت اور جمع کرنے کی ناپسندیدگی

۲۳۷۲- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْفِقِي أَوِ انْفَحِي أَوِ انْضَحِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ.

البخاری (۱٤۳۳-۲۵۹۰) النسائی (۲۵٤۹)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرچ کرو اور گن گن کے نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر دے گا۔

۲۳۷۳- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرچ کرو اور گن گن کر مت رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر دے گا اور جمع مت کرو ورنہ

حَمْزَةَ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ انْفِحِي أَوِ انْضَحِي أَوْ أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ. مسلم تحفة الاشراف (١٥٧١٣)

اللہ تعالیٰ بھی تمہارے معاملے میں جمع کر کے رکھے گا۔

٢٣٧٤- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا هِشَامٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا نَحْوَ حَدِيثِهِمْ. مسلم تحفة الاشراف (١٥٧١٢)

ایک اور سند سے بھی حضرت اسماء سے ایسی روایت منقول ہے۔

٢٣٧٥- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ لَيْسَ لِي مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ فَقَالَ ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ. البخاري (١٤٣٤) النسائي (٢٥٥٠)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس تو سوا اس مال کے کچھ نہیں ہے جو زبیر مجھے دیتے ہیں اگر میں اس مال سے کچھ خرچ کروں تو کیا مجھے گناہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جس قدر دے سکو دو اور جمع نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہارے معاملے میں جمع کر کے رکھے گا۔

ف: شوہر کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرنا جائز نہیں ہے یہ حدیث اس پر محمول ہے کہ حضرت زبیر نے جو مال حضرت اسماء کو ذاتی خرچ کے لیے دیا تھا اس میں سے خرچ کریں یا حضرت زبیر کے مال میں سے اتنا خرچ کریں جو معمولی ہو جس پر وہ ناخوش نہ ہوں۔

٢٩- بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِالْقَلِيلِ وَلَا تَمْتَنِعُ مِنَ الْقَلِيلِ لِاحْتِقَارِهِ

تھوڑا صدقہ دینے کی ترغیب

٢٣٧٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ. البخاري (٢٥٦٦-٦٠١٧)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی عورت اپنی ہمسایہ کو حقیر نہ سمجھے خواہ وہ اسے بکری کا ایک کھر دے۔

ف: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ معمولی مقدار کا صدقہ بھی جائز ہے اور چیز کی کمی کے باعث صدقہ کرنے سے نہ رکے اور یہ کہ کسی کی دی ہوئی چیز خواہ کم ہو اس کو حقیر نہ جانے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تو ایک ذرہ کے برابر نیکی بھی مقبول ہو جاتی ہے۔ "فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره"۔

٣٠- بَابُ فَضْلِ إِخْفَاءِ الصَّدَقَةِ

پوشیدگی کے ساتھ صدقہ دینے کی فضیلت

٢٣٧٧- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی

جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ زُهَيْرٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ يَمِيْنُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ. اخرجه البخاری (۶۶۰-۱۴۲۳-۶۴۷۹-۶۸۰۶) الترمذی (۲۳۹۱-۲۳۹۱)

ﷺ نے فرمایا: سات لوگ اس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ تلے ہوں گے جس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہو گا امام عادل' وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو' وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے' وہ دو شخص جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں ملیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں جدا ہوں' وہ شخص جسے کوئی معتبر اور حسین عورت (گناہ کی) دعوت دے اور وہ شخص کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' وہ شخص جو چھپا کر صدقہ دے حتیٰ کہ بائیں ہاتھ کو نہ پتہ چلے کہ دائیں نے کیا خرچ کیا ہے اور وہ شخص جو تنہائی میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

۲۳۷۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَوْ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَالَ وَرَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ إِلَيْهِ. سابقہ (۲۳۷۷)

ایک اور سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت منقول ہے اور اس میں ہے جو شخص مسجد سے نکلے اور مسجد میں لوٹنے تک اس کا دل مسجد ہی میں لگا رہے۔

ف: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے سایہ سے مراد عرش الٰہی کا سایہ ہے۔ اور صدقہ نفل چھپا کر دینا افضل ہے اور صدقہ فرضیہ یعنی زکوٰۃ علی الاعلان دینی چاہیے' امام عادل سے مراد ہر وہ شخص ہے جس کے پاس مسلمانوں کے امور اور معاملات ہوں اور وہ ان کو اصول اور قانون کی روشنی میں انجام دے اور کسی کی رعایت نہ کرے۔

۳۱- بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ الصَّحِيْحِ الشَّحِيْحِ

تندرست اور حریص انسان کا صدقہ زیادہ افضل ہے

۲۳۷۹- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا أَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ. البخاری (۱۴۱۹-۲۷۴۸) ابوداؤد (۲۸۶۵) النسائی (۲۵۴۱-۳۶۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا' اور عرض کیا یا رسول اللہ! کون سے صدقہ کا اجر زیادہ ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اس حال میں صدقہ دو کہ تم تندرست ہو' حریص ہو' تم کو فقر کا خوف ہو' اور مالداری کی امید ہو اور صدقہ دینے کو اس وقت تک نہ مؤخر کرتے رہو حتیٰ کہ تمہاری جان حلق تک جا پہنچے اور پھر تم کہو اتنا فلاں کا ہے اور اتنا فلاں کا (اب تم کہو یا نہ کہو) وہ تو فلاں کا ہو چکا۔

۲۳۸۰- وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وابن نمير قالا نا ابن فضيل عن عمارة عن ابي زرعة عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال جاء رجل الى النبي ﷺ فقال يا رسول الله اي الصدقة اعظم اجرا قال اما وابيك لتنبأنه ان تصدق وانت صحيح شحيح تخشى الفقر وتأمل البقاء ولا تمهل حتى اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا وقد كان لفلان. سابقہ(۲۳۷۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کون سے صدقہ کا اجر زیادہ ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارے باپ کی قسم تم کو ضرور خبر دی جائے گی! تم اس حال میں صدقہ دو کہ تم تندرست ہو حریص ہو فقر کا خوف کرتے ہو اور تونگری کی امید رکھتے ہو اور صدقہ دینے میں اتنی تاخیر نہ کرنا کہ تمہاری جان حلقوم تک پہنچ جائے اور پھر تم کہو اتنا فلاں کا اور اتنا فلاں کا حالانکہ (اب تم کہو نہ کہو) فلاں کا اتنا ہو چکا۔

۲۳۸۱- وحدثنا ابو كامل الجحدري قال نا عبد الواحد قال نا عمارة بن القعقاع بهذا الاسناد نحو حديث جرير غير انه قال اي الصدقة افضل.

سابقہ(۲۳۷۹)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

ف: اس حدیث میں آپ نے فرمایا: تیرے باپ کی قسم! حالانکہ غیر اللہ کی قسم کھانا ممنوع ہے اس کا جواب یہ ہے کہ غیر اللہ کی قسم کھانا اس لحاظ سے ممنوع ہے کہ اگر قسم پوری نہ کی تو حانث ہو جائے گا یا قصداً ممنوع ہے بلا قصد زبان پر جاری ہو تو ممنوع نہیں ہے۔

۳۲- باب بيان ان اليد العليا خير من اليد السفلى وان اليد العليا هي المنفقة وان اليد السفلى هي الآخذة

اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے

۲۳۸۲- وحدثنا قتيبة بن سعيد عن مالك بن انس فيما قرئ عليه عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله ﷺ قال وهو على المنبر وهو يذكر الصدقة والتعفف عن المسألة اليد العليا خير من اليد السفلى واليد العليا المنفقة والسفلى السائلة.

البخاری(۱۴۲۹) ابوداؤد(۱۶۴۸) النسائی(۲۵۳۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ منبر پر صدقہ کا وعظ فرما رہے تھے اور سوال نہ کرنے کی نصیحت کر رہے تھے اس وقت آپ نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نچلا ہاتھ سوال کرنے والا ہے۔

۲۳۸۳- حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن حاتم واحمد بن عبدة جميعا عن يحيى القطان قال ابن بشار نا يحيى قال نا عمرو بن عثمان قال سمعت موسى بن طلحة يحدث ان حكيم بن حزام رضي الله تعالى عنه حدثه ان رسول الله ﷺ قال افضل الصدقة او خير الصدقة عن ظهر غنى واليد العليا خير من اليد السفلى

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افضل ترین صدقہ وہ ہے جس میں صدقہ کرنے کے بعد بھی آدمی غنی رہے اور اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے اور جو تمہارے زیر کفالت ہیں ان سے (صدقہ دینے کی) ابتداء کرو۔

وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ. النسائی (۲۵٤۲)

۲۳۸٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. البخاری (۱٤۷۲-۲۷۵۰-۳۱٤۳-٦٤٤۱) الترمذی (۲٤٦۳) النسائی (۲۵۳۰-۲٦۰۱-۲٦۰۲)

حضرت حکیم بن حزام بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین مرتبہ مانگا آپ نے مجھے تین مرتبہ عطا کیا پھر آپ نے فرمایا: یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جس نے اس کو نفس کی سربلندی (یعنی بن مانگے یا دینے والے کی خوشی) سے لیا اس کے مال میں برکت ہوگی اور جس نے نفس کو ذلیل کر کے (یعنی مانگ کر) لیا اس کے مال میں برکت نہیں ہوگی اور وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے۔

۲۳۸۵- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ نَا شَدَّادٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. الترمذی (۲۳٤۳)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن آدم! تیرے لیے ضرورت سے زائد چیز کا خرچ کرنا بہتر ہے اور اگر تو اس کو روکے رکھے تو برا ہے اور ضرورت کے مطابق خرچ رکھنے پر تجھے ملامت نہیں ہے اور جو تیری زیر پرورش ہیں ان سے ابتداء کر اور اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے۔

ف: آپ نے فرمایا کہ افضل ترین صدقہ وہ ہے جس میں صدقہ کے بعد بھی آدمی غنی رہے کیونکہ انسان اگر اپنا سارا مال صدقہ کر کے خود فقیر بن جائے اور اپنی ضروریات کے لیے دوسروں کا دست نگر ہو جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے اور مذموم ہے۔

۳۳- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ
سوال کرنے کی ممانعت

۲۳۸٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصُبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَأَحَادِيثَ إِلَّا حَدِيثًا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَإِنَّ عُمَرَ كَانَ يُخِيفُ النَّاسَ فِي اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ فَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ وَشَرَهٍ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ.

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ان احادیث کے سوا احادیث بیان کرنے سے بچو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں روایت کی گئی ہیں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس معاملہ میں لوگوں کو اللہ سے ڈرایا کرتے تھے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس شخص سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا میں صرف خازن ہوں جس کو میں نے خوشی سے دیا اس کو برکت ہوگی اور جس کو میں نے اس کے مانگنے یا اس کی حرص کی وجہ سے دیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۱۴۲۲)

۲۳۸۷- حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال نا سفيان عن عمرو عن وهب بن منبه عن أخيه همام عن معاوية رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ لا تلحفوا في المسألة فوالله لا يسألني أحد منكم شيئا فتخرج له مسألته مني شيئا وأنا له كاره فيبارك له فيما أعطيته. النسائي (۲۵۹۲)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم گڑگڑا کر سوال مت کیا کرو۔ بخدا جو شخص مجھ سے سوال کرے اور میں ناخوشی سے اس کو دوں تو میری دی ہوئی چیز میں کیسے برکت ہوگی؟

۲۳۸۸- حدثنا ابن أبي عمر المكي قال نا سفيان عن عمرو بن دينار قال حدثني وهب بن منبه ودخلت عليه في داره بصنعاء فأطعمني من جوزة في داره عن أخيه قال سمعت معاوية بن أبي سفيان رضي الله تعالى عنه يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول فذكر مثله.

سابقہ (۲۳۸۷)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ایسی روایت منقول ہے۔

۲۳۸۹- وحدثني حرملة بن يحيى قال أنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب قال حدثني حميد بن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت معاوية بن أبي سفيان وهو يخطب يقول إني سمعت رسول الله ﷺ يقول من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين وإنما أنا قاسم ويعطي الله. البخاري (۷۱-۷۳۱۲-۳۱۱۶)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ خیر کا ارادہ کر لیتا ہے اس کو دین کی فقہ (سمجھ) عطا فرما دیتا ہے اور میں صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور دیتا اللہ ہے۔

۳۴- باب المسكين الذي لا يجد غنى ولا يفطن له فيتصدق عليه

مسکین کی تعریف

۲۳۹۰- حدثنا قتيبة بن سعيد قال نا المغيرة يعني الحزامي عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله ﷺ قال ليس المسكين بهذا الطواف الذي يطوف على الناس فترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان قالوا فما المسكين يا رسول الله قال الذي لا يجد غنى يغنيه ولا يفطن له فيتصدق عليه ولا يسأل الناس شيئا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۰۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں میں گھومتا رہتا ہے اور ایک لقمہ یا دو لقمے اور ایک کھجور یا دو کھجوریں لے کر چلا جاتا ہے صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ! پھر مسکین کون ہے؟ آپ نے فرمایا جس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اس کی ضروریات سے اس کو مستغنی کر دے اور نہ اس کے آثار سے مسکینی اور فقر کا پتہ چلے تا کہ اس پر صدقہ کیا جائے اور نہ وہ لوگوں سے سوال کرتا ہو۔

۲۳۹۱- حدثنا يحيى بن أيوب وقتيبة بن سعيد قال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

ابْنُ اَيُّوْبَ نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ شَرِيْكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ الْمُتَعَفِّفُ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا. البخاری (٤٥٣٩) النسائی (٢٥٧٠)

اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص مسکین نہیں ہے جو ایک کھجور یا دو کھجوریں یا ایک لقمہ یا دو لقمے لے کر چلا جاتا ہے مسکین وہ ہے جو سوال سے رکتا ہو اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو (ترجمہ:) وہ جو لوگوں سے گڑگڑا کر نہیں مانگتے۔

٢٣٩٢- وَحَدَّثَنِيْهِ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ شَرِيْكٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ. ساجد (٢٣٩١)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مثل سابق روایت ہے۔

٣٥- بَابُ كَرَاهَةِ الْمَسْاَلَةِ لِلنَّاسِ

لوگوں سے سوال کرنے کی کراہت

٢٣٩٣- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَزَالُ الْمَسْاَلَةُ بِاَحَدِكُمْ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَلَيْسَ فِيْ وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ.
البخاری (١٤٧٤) النسائی (٢٥٨٤)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص سوال کرتا رہے گا حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے جسم پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔

٢٣٩٤- وَحَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَخِي الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مُزْعَةٌ. ساجد (٢٣٩٣)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے مگر اس میں گوشت کے ٹکڑے کا ذکر نہیں ہے۔

٢٣٩٥- وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ فِيْ وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ.
ساجد (٢٣٩٣)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان سوال کرتا رہے گا حتیٰ کہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔

٢٣٩٦- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے مانگتا رہے وہ انگاروں کا سوال کرتا ہے خواہ کم کرے یا زیادہ۔

فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيُكَثِّرْ۔ ابن ماجہ(۱۸۳۸)

۲۳۹۷- حَدَّثَنِي هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَتَصَدَّقَ بِهِ وَيَسْتَغْنِيَ بِهِ مِنَ النَّاسِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ذَلِكَ فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

الترمذی(۶۸۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص صبح جا کر اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لاد کر لائے اور ان سے صدقہ کرے اور اس کے سبب لوگوں سے مانگنے سے بچا رہے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی شخص سے سوال کرے وہ اس کو دے یا منع کرے، کیونکہ اوپر والا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے اور جو تمہارے زیر کفالت ہیں ان سے ابتداء کرو۔

۲۳۹۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَاللَّهِ لَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بَيَانٍ۔ سابقہ(۲۳۹۷)

حضرت قیس بن ابو حازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت ابو ہریرہ کے پاس آئے وہ کہنے لگے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص صبح کو اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لاد کر لائے اور ان کو بیچے اس کے بعد حدیث مثل سابق ہے۔

۲۳۹۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَنْ يَحْتَزِمَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَحْمِلَهَا عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا يُعْطِيهِ أَوْ يَمْنَعُهُ۔

البخاری(۲۰۷۴، ۲۰۷۴-۲۳۷۴)النسائی(۲۵۸۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اس کو فروخت کرلے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی شخص سے سوال کرے وہ اس کو دے یا منع کردے۔

۲۴۰۰- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ سَلَمَةُ نَا وَقَالَ الدَّارِمِيُّ أَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ نَا سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ أَمَّا هُوَ فَحَبِيبٌ إِلَيَّ وَأَمَّا هُوَ عِنْدِي فَأَمِينٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِسْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَكُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہم نو آٹھ یا سات آدمی تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول (ﷺ) سے بیعت نہیں کرتے؟ اور ہم نے انہی دنوں آپ سے بیعت کی تھی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں، آپ نے پھر فرمایا: تم اللہ کے رسول (ﷺ) سے بیعت نہیں کرتے! ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم اللہ کے رسول (ﷺ) سے بیعت نہیں کرتے؟ عوف کہتے ہیں، ہم نے ہاتھ بڑھا دیے اور عرض کیا! یا رسول اللہ! ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں اب کس چیز کی

رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ قَالَ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَتُطِيعُوا اللّٰهَ وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أُولَئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُنَاوِلُهُ إِيَّاهُ.

ابوداؤد (۱۶۴۲) النسائی (۴۵۹) ابن ماجہ (۲۸۶۷)

۳۶- بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ

۲۴۰۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتًا يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا.

ابوداؤد (۱۶۴۰) النسائی (۲۵۷۸-۲۵۷۹-۲۵۹۰)

۳۷- بَابُ إِبَاحَةِ الْأَخْذِ لِمَنْ أُعْطِيَ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ

۲۴۰۲- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ

بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا اس بات کی کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ گے اور پانچ نمازیں پڑھو گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو گے اور ایک بات آہستہ سے فرمائی کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرو گے میں نے اس جماعت کے بعض ساتھیوں کو دیکھا ان کا (سواری سے) چابک گر جاتا تھا اور وہ کسی سے اس کے اٹھا دینے کا سوال نہیں کرتے تھے۔

سوال کرنے کا جواز

حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک بڑی رقم کا مقروض ہو گیا تھا، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ سے اس کے متعلق سوال کروں، آپ نے فرمایا: اس وقت تک ہمارے پاس ٹھہرو جب تک صدقہ کا مال آ جائے، ہم اس میں سے تمہیں دینے کا حکم کریں گے پھر فرمایا اے قبیصہ! تین شخصوں کے علاوہ اور کسی کے لیے سوال کرنا جائز نہیں ہے، ایک وہ شخص جو مقروض ہو اس کے لیے اتنی مقدار کا سوال جائز ہے جس سے اس کا قرض ادا ہو جائے، اس کے بعد وہ سوال سے رک جائے، دوسرا وہ شخص جس کے مال کو کوئی آفت ناگہانی پہنچی ہو جس سے اس کا مال تباہ ہو گیا ہو، اس کے لیے اتنا سوال کرنا جائز ہے جس سے اس کا گزارہ ہو جائے، تیسرا وہ شخص جو فاقہ زدہ ہو اور اس کے قبیلے کے تین عقل مند آدمی اس بات پر گواہی دیں کہ واقعی یہ فاقہ زدہ ہے تو اس کے لیے بھی اتنی مقدار کا سوال کرنا جائز ہے جس سے اس کا گزارہ ہو جائے، اور اے قبیصہ! ان تین شخصوں کے علاوہ سوال کرنا حرام ہے اور جو (ان کے علاوہ کسی اور صورت میں) سوال کر کے کھاتا ہے وہ حرام کھاتا ہے۔ (العیاذ باللہ)

سوال اور طمع کے بغیر دیئے ہوئے مال کو لینے کا جواز

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے کچھ عطا کرتے تو میں کہہ دیا کرتا تھا کہ جو

أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتّٰى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خُذْهُ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ. البخاري(١٤٧٣-٧١٦٤)النسائي(٢٦٠٧)

مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو اسے دے دیں۔ حتیٰ کہ ایک بار آپ نے مجھے کچھ مال دیا' میں نے عرض کیا جو شخص مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو اسے دے دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ لے لو اور اس مال میں سے تمہارے پاس جو بغیر طمع اور سوال کے آیا کرے اس کو لے لیا کرو اور جو اس طرح نہ آئے اس کا خیال نہ کیا کرو۔

٢٤٠٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعْطِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْعَطَاءَ فَيَقُولُ لَهُ عُمَرُ أَعْطِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ قَالَ سَالِمٌ فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَهُ. مسلم تحفة الاشراف(٦٩٠٠)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عمر بن الخطاب کو کچھ مال دیا کرتے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کرتے یا رسول اللہ! کسی ایسے شخص کو عنایت فرمایئے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس مال کو رکھ کر اس سے فائدہ حاصل کرو یا کسی کو صدقہ کر دو اور تمہارے پاس جب یہ مال آئے اور تمہیں اس کی طمع ہو نہ تم نے اس کا سوال کیا ہو تو لے لیا کرو اور جو اس طرح نہ ہو اس کا خیال نہ کیا کرو' سالم کہتے ہیں اس وجہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی سے سوال نہیں کرتے تھے اور اگر کوئی چیز دیتا تو اس کو رد نہیں کرتے تھے۔

٢٤٠٤- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّعْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

البخاري(٧١٦٣)ابوداود(١٦٤٧-٢٩٤٤)النسائي(٢٦٠٣-٢٦٠٤-٢٦٠٥-٢٦٠٦)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٢٤٠٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَأَجْرِي عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَعَمَّلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا

ابن الساعدی مالکی بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صدقات وصول کرنے کا عامل بنا دیا' جب میں اس سے فارغ ہوا اور مال لا کر انہیں دیا تو حضرت عمر نے مجھے اجرت دینے کا حکم فرمایا۔ میں نے کہا کہ میں نے یہ کام اللہ کے لیے کیا ہے اور میرا اجر اللہ پر ہے۔ حضرت عمر نے کہا جو تمہیں دیا جائے وہ لے لو رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک بار میں عامل تھا حضور نے مجھے اجرت دی' میں نے تمہاری

أَعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ. سابقہ(۲٤۰٤)

طرح کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں کوئی چیز بغیر سوال کے دی جائے تو کھالیا کرو اور صدقہ بھی دیا کرو۔

۲٤۰٦- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ. سابقہ(۲٤۰٤)

ایک اور سند سے بھی منقول ہے ابن الساعدی بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر نے صدقات کا عامل بنایا اس کے بعد حسب سابق ہے۔

۳۸- بَابُ كَرَاهَةِ الْحِرْصِ عَلَى الدُّنْيَا

حرص دنیا کی مذمت

۲٤۰۷- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ حُبِّ الْعَيْشِ وَالْمَالِ. مسلم تحفۃ الاشراف(۱۳۷۰۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان ہوتا ہے زندگی کی محبت اور مال کی۔

۲٤۰۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُولِ الْحَيَاةِ وَحُبِّ الْمَالِ. البخاری(٦٤٢۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان ہوتا ہے لمبی زندگی اور مال کی محبت۔

۲٤۰۹- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ يَحْيَى أَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ.

الترمذی(۲۳۳۹) ابن ماجہ(٤۲۳٤)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم بوڑھا ہو جاتا اور اس کی دو خصلتیں جوان ہو جاتی ہیں مال کی حرص اور عمر کی حرص۔

۲٤۱۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ. البخاری(٦٤٢١)

ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت انس سے حسب سابق روایت ہے۔

۲٤۱۱- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. البخاری(٦٤٢١)

ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت انس سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۳۹- بَابُ لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ لَابْتَغَى ثَالِثًا

مال کی حرص کا بیان

۲۴۱۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۳۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ابن آدم کے لیے مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی تلاش کرے گا اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے سوا کسی چیز سے نہیں بھرتا اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

۲۴۱۳- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَلَا أَدْرِي أَشَيْءٌ أُنْزِلَ أَمْ شَيْءٌ كَانَ يَقُولُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۸۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور مجھے پتا نہیں کہ آپ پر وہ بات نازل ہوئی تھی یا آپ از خود فرما رہے تھے۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۲۴۱۴- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنَّ لَهُ وَادِيًا آخَرَ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَاللَّهُ يَتُوبُ عَلَى مَنْ تَابَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۶۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ابن آدم کے پاس ایک سونے کی وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ اسے ایک اور وادی بھی مل جائے اور مٹی کے سوا اور کوئی چیز اس کا منہ نہیں بھر سکتی اور جو توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

۲۴۱۵- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِلْءَ وَادٍ مَالًا لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِ مِثْلُهُ وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَاللَّهُ يَتُوبُ عَلَى مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَلَا أَدْرِي أَمِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا. قَالَ وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَمِنَ الْقُرْآنِ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا.

البخاری (۶۴۳۶-۶۴۳۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ابن آدم کے پاس مال سے بھری ہوئی ایک وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ اس جیسی ایک اور ہو اور ابن آدم کے نفس کو مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی' اور جو توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مجھے پتا نہیں کہ یہ قرآن سے ہے یا نہیں؟ زہیر کی روایت میں ہے کہ ابن عباس نے یہ الفاظ نہیں کہے "میں نہیں جانتا یہ قرآن سے ہے یا نہیں"۔

۲۴۱۶- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى قُرَّاءِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثُ مِائَةِ رَجُلٍ قَدْ قَرَءُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ أَنْتُمْ خِيَارُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَقُرَّاؤُهُمْ فَاتْلُوهُ وَلَا يَطُولَنَّ عَلَيْكُمُ الْأَمَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوبُكُمْ كَمَا قَسَتْ قُلُوبُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَإِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ سُورَةً كُنَّا نُشَبِّهُهَا فِي الطُّولِ وَالشِّدَّةِ بِبَرَاءَةَ فَأُنْسِيتُهَا غَيْرَ أَنِّي قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَكُنَّا نَقْرَأُ سُورَةً كُنَّا نُشَبِّهُهَا بِإِحْدَى الْمُسَبِّحَاتِ فَأُنْسِيتُهَا غَيْرَ أَنِّي قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ فَتُكْتَبُ شَهَادَةً فِي أَعْنَاقِكُمْ فَتُسْأَلُونَ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۰۱۲)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے قاریوں کو بلوایا تو ان کے پاس تین سو ایسے شخص آئے جو قرآن مجید پڑھ چکے تھے حضرت ابو موسیٰ نے کہا تم اہل بصرہ میں سب سے بہتر ہو اور اے قرآن پڑھنے والو! تم قرآن مجید پڑھتے رہو' کہیں زیادہ مدت گزر جانے سے تمہارے دل سخت نہ ہو جائیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کے دل سخت ہو گئے تھے' ہم ایک سورت پڑھتے تھے جو طول اور شدت میں سورۂ توبہ کے برابر تھی' مجھے وہ سورت بھلا دی گئی البتہ اس کی اتنی بات یاد رہی کہ ابن آدم کے لیے مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کی خواہش کرے گا اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھرتی' اور ہم ایک اور سورت بھی پڑھا کرتے تھے جو مسبحات (جو سورت تسبیح سے شروع ہو) میں سے کسی ایک سورت کے برابر تھی وہ بھی مجھے بھلا دی گئی البتہ اس میں سے مجھے اتنا یاد ہے (ترجمہ:) اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جس کو خود نہیں کرتے' تمہاری گردنوں میں شہادت لکھ دی جائے گی اور قیامت کے دن تم سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔

ف: اس باب کی احادیث میں دنیا کی محبت اور کثرت مال کی حرص کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

۴۰- بَابُ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ

زیادہ مال جمع کرنے سے غنا حاصل نہیں ہوتا

۲۴۱۷- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ.

ابن ماجہ (۴۱۳۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غنا مال سے نہیں' نفس کے استغناء سے حاصل ہوتا ہے۔

۴۱- بَابُ تَخَوُّفِ مَا يَخْرُجُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا

دنیا کی چمک پر لوگوں کے رسوا ہونے کا اندیشہ

۲۴۱۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: "اے لوگو! بخدا مجھے تمہارے متعلق اس زینت دنیا کے سوا اور کسی چیز کا خطرہ اور خدشہ نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے (امتحان کے) لیے پیدا کی ہے"۔ ایک شخص نے کہا "یا رسول

وَاللّٰهِ مَا أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ أَوَ خَيْرٌ هُوَ إِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتّٰى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثَلَطَتْ أَوْ بَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَأَكَلَتْ فَمَنْ يَأْخُذْ مَالًا بِحَقِّهِ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَمَنْ يَأْخُذْ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ. ابن ماجہ(۳۹۹۵)

اللہ! کیا خیر کے سبب سے شر آ جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا: تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کیا میں نے کہا تھا یا رسول اللہ! کیا خیر کے سبب سے شر آ سکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیر کے سبب سے خیر ہی ہوتی ہے۔ موسم بہار میں جب سبزہ اگتا ہے تو وہ سبزہ جانوروں کو مار دیتا ہے یا قریب المرگ کر دیتا ہے سوا ان جانوروں کے جو صرف سبزہ کھاتے ہیں وہ اس قدر کھا لیتے ہیں کہ ان کی کوکھیں پھول جاتی ہیں اور وہ دھوپ میں بیٹھ کر لید یا پیشاب کرتے ہیں پھر جگالی کرتے ہیں اور پھر چرنا شروع کر دیتے ہیں، جو شخص مال کو اپنے حق اور حصے کے مطابق لے گا اس کے مال میں برکت ہو گی اور جو شخص ناحق مال لے گا وہ اس جانور کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔

۲۴۱۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا قَالُوا وَمَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ فَإِنَّهَا تَأْكُلُ حَتّٰى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ.

البخاری(۱۴۶۵-۲۸۴۲-۹۲۱-۶۴۲۷)النسائی(۲۵۸۰)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تم لوگوں کے بارے میں سب سے زیادہ دنیا کی تر و تازگی کا خدشہ ہے صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دنیا کی تر و تازگی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا زمین کی برکتیں، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا خیر کے سبب سے شر ہوتا ہے؟ آپ نے تین بار فرمایا: خیر کے سبب سے خیر ہی ہوتی ہے۔ موسم بہار میں جو چیزیں اگتی ہیں تو وہ سبزہ جانوروں کو مار دیتا ہے یا قریب المرگ کر دیتا ہے سوا ان جانوروں کے جو صرف سبزہ کھاتے ہیں وہ اسقدر کھاتے ہیں کہ ان کی کوکھیں پھول جاتی ہیں پھر وہ دھوپ میں لوٹ لگاتے ہیں اور لید اور پیشاب کرتے ہیں، یہ مال دنیا میں سرسبز اور میٹھا ہے جو شخص اس مال کو اپنے حق کے مطابق لے گا اور اس کو اس کے صحیح مصرف میں خرچ کرے گا تو یہ اچھی مشقت ہے اور جو مال کو ناحق لے گا تو وہ اس جانور کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔

۲۴۲۰- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر رونق افروز تھے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھے تھے آپ نے فرمایا: مجھے اپنے بعد تم پر جس چیز کا خدشہ اور خطرہ ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر دنیا کی زینت اور

الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقِيلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَا يُكَلِّمُكَ قَالَ وَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَأَفَاقَ يَمْسَحُ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ إِنَّ هَذَا السَّائِلَ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ فَإِنَّهَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. سابقہ(۲٤١٩)

ترو تازگی کے دروازے کھول دے گا" ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا خیر کے سبب سے شر بھی آ سکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ اس کے جواب میں خاموش رہے' لوگوں نے اس شخص سے کہا: کیا سبب ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ سے سوال کر رہے ہو اور آپ جواب نہیں دے رہے؟ حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ پھر ہم نے دیکھا آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے' جب آپ معمول پر آ گئے تو آپ نے پسینہ پونچھا پھر فرمایا: وہ سائل کہاں ہے؟ گویا کہ آپ نے اس کی تحسین کی پھر فرمایا خیر کے سبب سے شر نہیں آتا' فصل بہار جو سبزہ اگاتی ہے تو وہ سبزہ جانوروں کو مار دیتا ہے یا قریب المرگ کر دیتا ہے۔ سوا ان جانوروں کے جو سبزہ کھاتے ہیں حتیٰ کہ ان کی کوکھیں بھر جاتی ہیں پھر وہ دھوپ میں لیٹ کر لید اور پیشاب کرتے ہیں اس کے بعد چرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ مال دنیا سرسبز اور میٹھا ہے اور مسلمان کا اچھا ساتھی ہے' اس مال کا جو حصہ مسکین' یتیم اور مسافر کو دیا اور جو اس مال کو ناحق لیتا ہے وہ اس جانور کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور یہ مال اس کے خلاف قیامت کے دن گواہی دے گا۔

٤٢- بَابُ فَضْلِ التَّعَفُّفِ وَالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَى كُلِّ ذَلِكَ

سوال نہ کرنے' صبر اور قناعت کی فضیلت

٢٤٢١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِنْ عَطَاءٍ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ. البخاري(١٤٦٩-٦٤٧٠)ابوداؤد(١٦٤٤)الترمذي(٢٠٢٤)النسائي(٢٥٨٧)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا' آپ نے ان کو عطا کیا' پھر سوال کیا' آپ نے پھر عطا کیا حتیٰ کہ آپ کے پاس مال ختم ہو گیا پھر آپ نے فرمایا: میرے پاس جو بھی مال ہو گا میں اس کو تم سے بچا کے ہرگز نہیں رکھوں گا اور جو شخص سوال سے رکا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کو مستغنی رکھے گا اور جو صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو صابر رکھے گا اور صبر سے بہتر اور وسیع تر چیز کسی کو نہیں دی گی۔

٢٤٢٢- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ(٢٤٢١)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٤٣- بَابٌ فِي الْكَفَافِ وَالْقَنَاعَةِ

گزارے لائق روزگار پر قناعت کرنے کا بیان

٢٤٢٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ وَهُوَ ابْنُ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ. الترمذی (٢٣٤٨) ابن ماجہ (٤١٣٨)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے اسلام قبول کیا اس نے فلاح پالی" اور جس کو ضرورت کے مطابق روزی دی گئی اور جسے اللہ نے ان چیزوں پر قانع بنا دیا جو اس کو دی گئی ہیں۔

٢٤٢٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالُوا نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا.

البخاری (٦٤٦٠) الترمذی (٢٣٦١) ابن ماجہ (٤١٣٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! آل محمد کو اتنی روزی دے جو اس کی ضرورت پوری کر سکے"۔

٢٤٢٥- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَسْمًا فَقُلْتُ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ قَالَ إِنَّهُمْ خَيَّرُونِي بَيْنَ أَنْ يَسْأَلُونِي بِالْفُحْشِ أَوْ يُبَخِّلُونِي فَلَسْتُ بِبَاخِلٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٠٤٥٧)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ صدقہ کا مال تقسیم کیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کے علاوہ دوسرے لوگ زیادہ مستحق تھے آپ نے فرمایا: ان لوگوں نے ایسی صورت پیدا کر دی کہ یا تو یہ مجھ سے بے حیائی سے سوال کرتے یا مجھے بخیل قرار دیتے (العیاذ باللہ) تو میں بخیل نہیں ہوں۔

٤٤- بَابُ إِعْطَاءِ مَنْ سَأَلَ بِفُحْشٍ وَغِلْظَةٍ

بدگوئی اور سختی سے مانگنے والے کو بھی عطا کرنے کا حکم

٢٤٢٦- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا ح وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا اور آں حالیکہ آپ ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے جس کے کنارے موٹے تھے۔ ناگاہ ایک بدو آیا اور اس نے آپ کی چادر زور سے کھینچی میں نے دیکھا اس کی وجہ سے آپ کی گردن پر نشان پڑ گیا پھر کہنے لگا: اے محمد! آپ کے پاس جو اللہ تعالیٰ کا مال ہے اس میں

فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عُنُقِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ.

سے مجھے دینے کا حکم دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے ہنسے اور اس کو دینے کا حکم دیا۔

البخاری (۳۱٤۹-۵۸۰۹-۶۰۸۸) ابن ماجہ (۳۵۵۳)

۲٤۲۷- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ نَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ نَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَفِي حَدِيثِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ جَبَذَهُ إِلَيْهِ جَبْذَةً رَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِي نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ فَجَاذَبَهُ حَتَّى انْشَقَّ الْبُرْدُ وَحَتَّى بَقِيَتْ حَاشِيَتُهُ فِي عُنُقِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

ایک اور سند سے یہ حدیث حضرت انس سے مروی ہے اور عکرمہ بن عمار سے مروی اس حدیث میں یہ ہے۔۔۔ کہ اس بدو نے آپ (کی چادر) کو اتنے زور سے کھینچا کہ آپ اس کے سینے سے جا لگے اور ہمام کی روایت میں ہے کہ اتنے زور سے چادر کھینچی کہ وہ پھٹ گئی اور اس کا کنارہ رسول اللہ ﷺ کی گردن میں رہ گیا۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۹-۱۸۸-۲۱۸)

۲٤۲۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ.

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہ کو کچھ نہیں دیا' حضرت مخرمہ نے کہا اے بیٹے! میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو میں ان کے ساتھ گیا۔ حضرت مخرمہ نے کہا جاؤ رسول اللہ ﷺ کو بلا کر لاؤ میں نے آپ کو بلایا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے اوپر ان میں سے ایک قباء تھی۔ آپ نے فرمایا: اے مخرمہ! میں نے یہ قباء تمہارے لیے چھپا کر رکھی تھی' حضرت مخرمہ نے اس قباء کو دیکھا اور راضی ہو گئے۔

البخاری (۲۵۹۹-۲۶۵۷-۳۱۲۷-۵۸۰۰-۵۸۶۲-۶۱۳۲) ابوداؤد (٤۰۲۸) الترمذی (۲۸۱۸) النسائی (۵۳۲۹)

۲٤۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ قَالَ نَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ أَبُو صَالِحٍ قَالَ نَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَقْبِيَةٌ فَقَالَ لِي

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قبائیں آئیں۔ مجھ سے میرے والد حضرت مخرمہ نے کہا' رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو شاید آپ ہمیں ان میں سے کچھ دیں' حضرت مسور کہتے ہیں کہ میرے

أَبِي مَخْرَمَةَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ عَسَى أَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا قَالَ فَقَامَ أَبِي عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَهُ فَخَرَجَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ يُرِيهِ مَحَاسِنَهُ وَهُوَ يَقُولُ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ. سابقہ(۲۴۲۸)

والد نے (آپ کے) دروازے پر کھڑے ہو کر کچھ باتیں کرنی شروع کر دیں' رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز پہچان لی آپ قباء کو لیے ہوئے تشریف لائے درآں حالیکہ آپ اس قباء کے محاسن دیکھا رہے تھے اور فرما رہے تھے: میں نے یہ تمہارے لیے چھپا کر رکھی ہے میں نے یہ تمہارے لیے چھپا کر رکھی تھی۔

۴۵- بَابُ إِعْطَاءِ مَنْ يَخَافُ عَلَى إِيْمَانِهِ

کمزور ایمان والے کو عطا کرنا

۲۴۳۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالاَ نَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهُمْ رَجُلاً لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ إِنِّي لأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلاً ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ فَوَاللهِ إِنِّي لأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلاً ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ فَوَاللهِ إِنِّي لأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ إِنِّي لأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ وَفِي حَدِيثِ الْحُلْوَانِيِّ تَكْرَارُ الْقَوْلِ مَرَّتَيْنِ. سابقہ(۳۷۶)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی ایک جماعت کو کچھ مال دیا میں بھی ان لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا' رسول اللہ ﷺ نے ان میں ایک شخص کو چھوڑ دیا' اسے کچھ نہیں دیا حالانکہ میرے نزدیک وہ بہت پسندیدہ تھا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر کھڑا ہوا اور چپکے سے کہا یا رسول اللہ! آپ نے فلاں شخص کو کیوں نہیں دیا' بخدا میں اس کو مومن گردانتا ہوں آپ نے فرمایا آیا مسلمان؟ میں کچھ دیر خاموش رہا پھر مجھ سے نہیں رہا گیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ فلاں کو کیوں نہیں دیتے۔ بخدا میں اس کو مومن سمجھتا ہوں' آپ نے فرمایا آیا مسلمان؟ میں کچھ دیر خاموش رہا' پھر مجھ سے نہیں رہا گیا اور میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ فلاں کو کیوں نہیں دیتے بخدا میں اس کو مومن گمان کرتا ہوں آپ نے فرمایا آیا مسلمان؟ پھر آپ نے فرمایا: میں کسی شخص کو اس خوف سے دے دیتا ہوں کہ کہیں وہ منہ کے بل جہنم میں نہ گرا دیا جائے حالانکہ اس کے علاوہ دوسرا شخص مجھے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ حلوانی کی روایت میں یہ قول دو مرتبہ ہے۔

۲۴۳۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالاَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بِهَذَا الإِسْنَادِ عَلَى مَعْنَى حَدِيثِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ. سابقہ حوالہ(۲۴۳۰)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۲۴۳۲- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا يَعْقُوبُ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُحَدِّثُ هَذَا يَعْنِي حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ الَّذِي ذَكَرْنَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ أَقِتَالًا أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ. سابقہ حوالہ (۳۷۹)

ایک دیگر سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میری گردن اور کندھوں کے درمیان ہاتھ مارا اور فرمایا: اے سعد! اگر میں کسی شخص کو دوں تو کیا تم لڑائی کرو گے؟

۴۶- بَابُ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَتَصَبُّرِ مَنْ قَوِيَ إِيمَانُهُ

تالیفِ قلب اور ایمان پر استقامت کے لیے مال دینا

۲۴۳۳- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ فَحُدِّثَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَقَالَ لَهُ فُقَهَاءُ الْأَنْصَارِ أَمَّا ذَوُو رَأْيِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ قَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ ﷺ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَاللَّهِ لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينَا قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَثَرَةً شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ قَالُوا سَنَصْبِرُ. البخاری (۳۱۴۷-۴۳۳۱-۵۸۶۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے دن جب اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی جنگ کے رسول اللہ ﷺ کو ہوازن کا مال عطا فرما دیا اور رسول اللہ ﷺ نے قریش کے کچھ لوگوں کو سو اونٹ عطا فرمائے تو کچھ انصاری کہنے لگے: اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی مغفرت فرمائے آپ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں' حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک کفار قریش کا خون ٹپک رہا ہے۔ حضرت انس کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو یہ بات اطلاع کی گئی' آپ نے ان انصاریوں کو بلوایا اور ان سب کو ایک چمڑے کے خیمہ میں جمع کیا' جب وہ جمع ہو گئے تو ان کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: یہ تمہاری کس قسم کی بات مجھ تک پہنچی ہے؟ انصار میں سے سمجھدار لوگوں نے کہا' یا رسول اللہ! جو لوگ ہم میں سے صاحب عقل ہیں انہوں نے کوئی بات نہیں کی' البتہ ہمارے کم عمر نوجوانوں نے یہ بات کہی ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی مغفرت فرمائے' وہ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک کفار قریش کا خون ٹپک رہا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ان لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی تازہ تازہ کفر سے اسلام میں آئے ہیں تاکہ ان کی تالیف قلوب ہو' کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مال لے کر اپنے گھر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر گھر جاؤ' اللہ کی قسم! جس چیز کے ساتھ تم لوٹ رہے ہو وہ اس سے بہتر ہے جس کے ساتھ وہ لوٹ رہے

ہیں۔ انصار نے کہا یا رسول اللہ کیوں نہیں؟ ہم راضی ہیں آپ نے فرمایا عنقریب تم دیکھو گے کہ بہت سے معاملات میں لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی تم اس پر صبر کرنا حتیٰ کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے جا ملو کیونکہ میں حوض پر ہوں گا۔ انصار نے کہا ہم عنقریب صبر کریں گے۔

۲۴۳۴- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ وَ قَالَ فَأَمَّا أُنَاسٌ حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ. البخاری (۲۴۴۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو بغیر جنگ کے ہوازن کا مال عطا فرمایا...... اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔ البتہ اس حدیث میں یہ ہے کہ حضرت انس نے کہا ہم نے صبر نہیں کیا۔ اور اور لوگوں نے یہ کہا۔

۲۴۳۵- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَنَسٌ قَالُوا نَصْبِرُ كَرِوَايَةِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۴۲)

ایک اور سند سے حسب سابق روایت ہے اس میں ہے کہ ہم صبر کرلیں گے۔

۲۴۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْأَنْصَارَ فَقَالَ أَفِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ ابْنَ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ فَقَالَ إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَ مُصِيبَةٍ وَ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَ أَتَأَلَّفَهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَ تَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَ سَلَكَ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ.

البخاری (۳۵۲۸- ۶۷۶۲- ۳۱۴۶- ۴۳۳۴- ۶۷۶۱)

الترمذی (۳۹۰۱) النسائی (۲۶۱۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کو جمع کر کے فرمایا: کیا تم میں کوئی تمہارا غیر بھی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں البتہ ہمارا بھانجا ہے۔ آپ نے فرمایا بھانجا بھی قوم میں داخل ہوتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا قریش ابھی ابھی تازہ تازہ جاہلیت اور مصائب سے نکلے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ ان کو پناہ میں رکھوں اور ان کی تالیف قلب کروں، کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں رسول اللہ ﷺ کو لے کر جاؤ۔ اگر لوگ ایک راستہ پر چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔

۲۴۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مکہ (مکرمہ) فتح ہوا تو قریش میں مال غنیمت تقسیم کیا گیا‘

مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَسَمَ الْغَنَائِمَ فِي قُرَيْشٍ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعَجَبُ إِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ وَإِنَّ غَنَائِمَنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ قَالُوا هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ وَكَانُوا لَا يَكْذِبُونَ قَالَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا إِلَى بُيُوتِهِمْ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَ الْأَنْصَارِ. بخاری (۳۷۷۸)

انصار نے کہا یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ہماری تلواروں سے ابھی کفار کا خون ٹپک رہا ہے اور ہمارا مال غنیمت انہی کو واپس دیا جا رہا ہے رسول اللہ ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے ان کو جمع کر کے فرمایا: یہ تمہاری کس قسم کی بات مجھ تک پہنچی ہے؟ انہوں نے کہا: ہم نے وہی بات کہی ہے جو آپ تک پہنچی ہے اور انصار جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ آپ نے فرمایا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ لوگ اپنے گھروں میں مال دنیا کو لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں رسول اللہ ﷺ کو لے کر جاؤ، اگر لوگ ایک وادی یا ایک گھاٹی میں جائیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں جائیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں جاؤں گا۔

۲۴۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ الْحَرْفَ بَعْدَ الْحَرْفِ قَالَا نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِذَرَارِيِّهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ آلَافٍ وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ فَأَدْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ قَالَ فَنَادَى يَوْمَئِذٍ نِدَاءَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ وَأَصَابَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا كَانَتِ الشِّدَّةُ فَنَحْنُ نُدْعَى وَتُعْطَى الْغَنَائِمُ غَيْرَنَا فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَسَكَتُوا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ بِمُحَمَّدٍ تَحُوزُونَهُ إِلَى بُيُوتِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس روز جنگ حنین ہوئی تو ہوازن اور غطفان وغیرہ اپنے بچوں اور چوپایوں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے آئے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس روز دس ہزار کا مجمع تھا اور طلقاء (فتح مکہ کے دن اسلام لانے والے) بھی تھے وہ سب پیٹھ کے بل بھاگ گئے اور آپ تنہا رہ گئے، آپ نے اس دن دو آوازیں دیں جن کے درمیان کچھ نہیں کہا۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ آپ نے دائیں طرف دیکھا اور کہا اے جماعت انصار! انہوں نے کہا: یا رسول اللہ لبیک، آپ کو خوشخبری ہو ہم حاضر ہیں۔ پھر آپ نے بائیں طرف دیکھا تو فرمایا اے جماعت انصار! انہوں نے کہا لبیک یا رسول اللہ! آپ کو خوشخبری ہو ہم حاضر ہیں۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے آپ اس سے اترے اور فرمایا میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، مشرکوں کو شکست ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کو بہت سے اموال غنیمت حاصل ہوئے، آپ نے وہ (مال غنیمت) مہاجرین اور طلقاء میں تقسیم فرما دیا اور انصار کو کچھ نہیں دیا، انصار نے کہا سختی کے وقت ہمیں بلایا جاتا ہے اور مال غنیمت کی تقسیم کے وقت دوسروں کو۔ رسول اللہ ﷺ کو جب اس بات کی اطلاع پہنچی تو آپ نے ان کو ایک خیمے میں جمع کیا اور

رَضِينَا قَالَ فَقَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ قَالَ هِشَامٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ أَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ قَالَ وَأَيْنَ أَغِيبُ عَنْهُ

البخاری (۴۳۳۷، ۴۳۳۳)

فرمایا اے جماعت انصار! تمہاری طرف سے یہ کس قسم کی بات پہنچی ہے؟ وہ خاموش رہے آپ نے فرمایا اے جماعت انصار! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا کو لے جائیں اور تم اپنے گھروں کی طرف محمد کو لے جاؤ؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر لوگ ایک راستے پر چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔ ہشام نے حضرت انس سے کہا اے ابوحمزہ! کیا آپ اس واقعہ کے وقت موجود تھے؟ تو حضرت انس نے کہا میں حضور سے کب غیب ہوتا تھا؟

۲۴۳۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي السُّمَيْطُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ افْتَتَحْنَا مَكَّةَ ثُمَّ إِنَّا غَزَوْنَا حُنَيْنًا قَالَ فَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ بِأَحْسَنِ صُفُوفٍ رَأَيْتُ قَالَ فَصُفَّتِ الْخَيْلُ ثُمَّ صُفَّتِ الْمُقَاتِلَةُ ثُمَّ صُفَّتِ النِّسَاءُ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ ثُمَّ صُفَّتِ الْغَنَمُ ثُمَّ صُفَّتِ النَّعَمُ قَالَ وَنَحْنُ بَشَرٌ كَثِيرٌ قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ آلَافٍ وَعَلَى مُجَنِّبَةِ خَيْلِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ فَجَعَلَتْ خَيْلُنَا تَلْوِي خَلْفَ ظُهُورِنَا فَلَمْ نَلْبَثْ أَنِ انْكَشَفَتْ خَيْلُنَا وَفَرَّتِ الْأَعْرَابُ وَمَنْ نَعْلَمُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَنَادَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ ثُمَّ قَالَ يَا لَلْأَنْصَارِ يَا لَلْأَنْصَارِ قَالَ قَالَ أَنَسٌ هَذَا حَدِيثُ عِمِّيَّةٍ قَالَ قُلْنَا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَايْمُ اللَّهِ مَا أَتَيْنَاهُمْ حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ فَقَبَضْنَا ذَلِكَ الْمَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرْنَاهُمْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَكَّةَ قَالَ فَنَزَلْنَا قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي الرَّجُلَ الْمِائَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ قَتَادَةَ وَأَبِي التَّيَّاحِ وَهِشَامِ بْنِ زَيْدٍ

مسلم تحفۃ الاشراف (۸۹۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے مکہ (مکرمہ) فتح کیا پھر ہم غزوۂ حنین میں گئے۔ مشرکین بہترین صفیں باندھ کر آئے تھے جو میں نے اس سے پہلے نہیں دیکھی تھیں پہلے گھوڑوں کی صف پھر لڑنے والوں کی پھر اس کے پیچھے عورتوں کی صف پھر بکریوں کی صف پھر دیگر چوپایوں کی صف باندھی گئی۔ ہماری تعداد بھی بہت زیادہ تھی جو چھ ہزار کو پہنچ گئی تھی ہمارے ایک جانب شہ سواروں پر حضرت خالد بن ولید امیر تھے اچانک ہمارے گھوڑے پیٹھ کے پیچھے مڑ گئے اور ہم نہ ٹھہر سکے یہاں تک کہ ہمارے گھوڑے ننگے ہو گئے اور بدو اور ہمارے جان پہچان کے لوگ بھاگ پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے ندا کی اے مہاجرو! اے مہاجرو! پھر فرمایا اے انصارو! اے انصارو! حضرت انس کہتے ہیں (یہ ایک جماعت کی روایت ہے) ہم نے کہا لبیک یا رسول اللہ! حضرت انس کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے حضرت انس کہتے ہیں خدا کی قسم! ہم وہاں تک پہنچے بھی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دیدی اور ہم نے ان کا سارا مال لے لیا پھر ہم طائف کی طرف بڑھے اور چالیس روز تک ہم نے ان کا محاصرہ کیے رکھا پھر ہم مکہ لوٹ آئے اور وہاں ٹھہرے اور رسول اللہ ﷺ ایک ایک کو سو اونٹ دینے لگے اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۲۴۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ نَا

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُونَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ ؎

أَتَجْعَلُ نَهْبِي وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ
بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعِ
فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَلَا حَابِسٌ
يَفُوقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ
وَمَا كُنْتُ دُونَ امْرِئٍ مِنْهُمَا
وَمَنْ تَخْفِضِ الْيَوْمَ لَا يُرْفَعِ

قَالَ فَأَتَمَّ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِائَةً.

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۵۶۳)

رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان بن حرب، صفوان بن امیہ، عیینہ بن حصین اور اقرع بن حابس ہر ایک کو سو سو اونٹ دیے اور عباس بن مرداس کو اس سے کچھ کم اونٹ دیے تو عباس بن مرداس نے یہ اشعار پڑھے:

آپ میری لوٹ مار اور (میرے گھوڑے)
عبید کی لوٹ مار کو عیینہ اور اقرع کے درمیان
مقرر کرتے ہیں حالانکہ وہ عباس بن مرداس
سے کسی معرکہ میں بڑھ نہیں سکتے۔ میں ان
دونوں سے کسی طرح کم نہیں ہوں اور آج
جس کی بات نیچی ہوگی پھر اوپر نہ ہوگی
رسول اللہ ﷺ نے ان کے بھی سو اونٹ پورے کر دیے۔

۲۴۴۱- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فَأَعْطَى أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَزَادَ وَأَعْطَى عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ مِائَةً. سابقہ حوالہ (۲۴۴۰)

ایک اور سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کیے اور ابوسفیان بن حرب کو سو اونٹ دیے۔

۲۴۴۲- وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ وَلَا صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الشِّعْرَ فِي حَدِيثِهِ. سابقہ حوالہ (۲۴۴۰)

ایک اور سند سے بھی حسب سابق روایت ہے لیکن اس میں صفوان بن امیہ اور اشعار کا تذکرہ نہیں ہے۔

۲۴۴۳- وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا فَتَحَ حُنَيْنًا قَسَمَ الْغَنَائِمَ فَأَعْطَى الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ فَبَلَغَهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ يُحِبُّونَ أَنْ يُصِيبُوا مَا أَصَابَ النَّاسُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِي

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کو فتح کرنے کے بعد مال غنیمت تقسیم کیا اور مؤلفۃ القلوب کو زیادہ دیا' اس وقت آپ کو یہ اطلاع ملی کہ انصار کی یہ خواہش ہے کہ انہیں بھی اور لوگوں کے برابر دیا جائے' پھر رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر کہا اے انصار کی جماعت! کیا میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو میرے ذریعے سے

وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ بِي وَمُتَفَرِّقِينَ فَجَمَعَكُمُ اللَّهُ بِي وَيَقُولُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ فَقَالَ أَلَا تُجِيبُونِي فَقَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ شِئْتُمْ أَنْ تَقُولُوا كَذَا وَكَذَا وَكَانَ مِنَ الْأَمْرِ كَذَا وَكَذَا الْأَشْيَاءَ عَدَّدَهَا زَعَمَ عَمْرٌو أَنْ لَا يَحْفَظَهَا فَقَالَ أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْإِبِلِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى رِحَالِكُمْ الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ. البخاري (۴۳۳۰-۷۲۴۵)

ہدایت دی' اور کیا تم فقراء نہ تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو میری وجہ سے غنی کر دیا' اور کیا تم باہم منتشر (مخالف اور متحارب) نہ تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو میری وجہ سے متحد کر دیا اور انصار ساتھ ساتھ کہہ رہے تھے اللہ اور اس کا رسول زیادہ احسان کرنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم مجھے جواب کیوں نہیں دیتے تو انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ احسان کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے تو کہتے اس طرح ہوا اس طرح ہوا اور واقعہ اس اس طرح ہوا' راوی نے کہا آپ نے کئی چیزوں کا ذکر فرمایا جو اس کو یاد نہیں رہیں' پھر آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریوں اور اونٹوں کو لے جائیں اور تم اپنے گھروں میں رسول اللہ کو لے جاؤ' انصار استر ہیں اور دوسرے لوگ ابرہ ہیں' اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا' اور اگر لوگ ایک وادی میں جائیں اور انصار دوسری وادی اور گھاٹی میں جائیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں جاؤں گا' عنقریب تم میرے بعد ترجیحات دیکھو گے تو اس وقت تک صبر کرنا جب تک حوض پر مجھ سے ملاقات نہ کر لو۔

۲۴۴۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى أُنَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ وَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِيهَا وَمَا أُرِيدَ فِيهَا وَجْهُ اللَّهِ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَأُخْبِرَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَ كَالصِّرْفِ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ قَالَ قُلْتُ لَا جَرَمَ لَا أَرْفَعُ إِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيثًا.

البخاري (۳۱۵۰-۴۳۳۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو تقسیم میں ترجیح دی' اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیے اور عیینہ کو بھی اتنے ہی دیے اور عرب کے بعض سرداروں کو بھی اتنا دیا اور اس دن انہیں تقسیم میں ترجیح دی' ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم اس تقسیم میں عدل نہیں کیا گیا ہے نہ اللہ کی رضامندی کا ارادہ کیا گیا ہے' حضرت ابن مسعود نے کہا' بخدا میں رسول اللہ ﷺ کو ضرور بتلاؤں گا۔ حضرت ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں آپ کے پاس گیا اور آپ کو اس کی باتیں بتلائیں۔ حضرت ابن مسعود کہتے ہیں کہ آپ کا چہرہ متغیر ہو کر خون کی مانند ہو گیا پھر آپ نے فرمایا: اگر اللہ اور اس کا رسول عدل نہ کریں تو پھر کون عدل کرے گا؟ پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے ان کو اس سے زیادہ ایذاء دی گئی تھی اور انہوں

نے صبر کیا' حضرت ابن مسعود کہتے ہیں کہ پھر میں نے اپنے دل میں کہا اس کے بعد میں آپ کو ایسی بات نہیں سناؤں گا۔

٢٤٤٥- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا حفص بن غياث عن الأعمش عن شقيق عن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال قسم رسول الله ﷺ قسما فقال رجل إنها لقسمة ما أريد بها وجه الله قال فأتيت النبي ﷺ فساررته فغضب من ذلك غضبا شديدا واحمر وجهه حتى تمنيت أني لم أذكره له قال ثم قال قد أوذي موسى بأكثر من هذا فصبر.

البخاری (٣٤٠٥-٤٣٣٦-٦٠٥٩-٦١٠٠-٦٢٩١-٦٣٣٦)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کیا ایک شخص نے کہا یہ وہ تقسیم ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا ارادہ نہیں کیا گیا' حضرت ابن مسعود کہتے ہیں کہ پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں گیا اور آپ کو چپکے سے یہ بات بتلائی' رسول اللہ ﷺ یہ بات سن کر بہت زیادہ ناراض ہوئے' آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا' حتیٰ کہ میں نے دل میں یہ تمنا کی کہ میں نے آپ سے اس کا ذکر ہی نہ کیا ہوتا' پھر آپ نے فرمایا: حضرت موسیٰ کو اس سے زیادہ ایذاء دی گئی اور انہوں نے صبر کیا۔

٤٧- باب ذكر الخوارج وصفاتهم

خوارج اور ان کی صفات کا بیان

٢٤٤٦- حدثنا محمد بن رمح بن المهاجر قال أنا الليث عن يحيى بن سعيد عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال أتى رجل رسول الله ﷺ بالجعرانة منصرفه من حنين وفي ثوب بلال فضة ورسول الله ﷺ يقبض منها يعطي الناس فقال يا محمد اعدل قال ويلك ومن يعدل إذا لم أكن أعدل لقد خبت وخسرت إن لم أكن أعدل فقال عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه دعني يا رسول الله فأقتل هذا المنافق فقال معاذ الله أن يتحدث الناس أني أقتل أصحابي إن هذا وأصحابه يقرءون القرآن لا يجاوز حناجرهم يمرقون منه كما يمرق السهم من الرمية.

مسلم تحفۃ الاشراف (٢٩٩٦)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حنین سے واپسی پر جعرانہ میں تھے۔ آپ کے پاس ایک شخص آیا' درآں حالیکہ حضرت بلال کے کپڑے میں چاندی تھی اور رسول اللہ ﷺ اس سے مٹھی بھر بھر کر لوگوں کو دے رہے تھے۔ ایک شخص نے کہا اے محمد! عدل کیجئے! آپ نے فرمایا: تمہیں عذاب ہو' اگر میں عدل نہیں کروں گا تو اور کون عدل کرے گا! اگر میں عدل نہ کرتا تو (اپنے مشن میں) ناکام اور نامراد ہو جاتا' حضرت عمر بن الخطاب نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے میں اس شخص کو قتل کر دوں۔ آپ نے فرمایا معاذ اللہ! کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ میں اپنے اصحاب کو قتل کرتا ہوں' یہ شخص اور اس کے اصحاب قرآن پڑھتے ہیں مگر قرآن ان کے گلوں کے نیچے سے نہیں اترتا اور یہ لوگ قرآن سے اس طرح صاف نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔

٢٤٤٧- حدثنا محمد بن المثنى قال نا عبد الوهاب الثقفي قال سمعت يحيى بن سعيد يقول أخبرني أبو الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله ح وحدثنا أبو بكر بن

ایک اور سند سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ مَغَانِمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٢٩٠١-٢٩٩٦)

٢٤٤٨- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَزَيْدِ الْخَيْرِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ فَقَالُوا أَتُعْطِي صَنَادِيدَ نَجْدٍ وَتَدَعُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ لِأَتَأَلَّفَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ إِنْ عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي قَالَ ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِي قَتْلِهِ يُرَوْنَ أَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.

بخاری(٣٣٤٤-٤٣٥١-٤٦٦٧-٧٤٣٢)ابوداؤد(٤٧٦٤)

النسائی(٢٥٧٧-٤١١٢)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یمن سے کچھ سونا بھیجا جس میں کچھ مٹی بھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سونے کو چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا' اقرع بن حابس حنظلی' عیینہ بن بدر الفزاری اور علقمہ بن علاثہ عامری' پھر بنو کلاب کے ایک شخص کو اور زید خیر طائی کو پھر بنو نبہان کے ایک شخص کو حضرت ابن مسعود کہتے ہیں کہ قریش ناراض ہو گئے کہ حضور نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ میں ان لوگوں کی تالیف قلب کروں پھر ایک شخص آیا جس کی داڑھی گھنی تھی' گال ابھرے ہوئے تھے اور آنکھیں دھنسی ہوئی تھی' پیشانی اونچی تھی اور سر منڈا ہوا تھا وہ کہنے لگا اے محمد! اللہ سے ڈرو' حضرت ابوسعید کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو پھر اس کی اطاعت کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین پر امین بنا کر بھیجا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے' پھر وہ شخص پشت پھیر کر چل دیا۔ قوم میں سے ایک شخص نے اس کے قتل کی اجازت چاہی لوگوں کا خیال ہے وہ حضرت خالد بن ولید تھے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی نسل سے ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھے گی اور قرآن اس کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا یہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور کافروں کو چھوڑ دیں گے اور یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے اگر میں ان لوگوں کو (یعنی ان کا زمانہ) پالیتا تو قوم عاد کی طرح ان کو قتل کر ڈالتا۔

٢٤٤٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ قَالَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی

سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ وَالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْإِزَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ وَيْلَكَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللّٰهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي قَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ. ساجد (۲۴۴۸)

خدمت میں یمن سے ایک رنگے ہوئے چمڑے میں سونا بھیجا جس سے ابھی تک مٹی الگ نہیں کی گئی تھی آپ نے اس سونے کو چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔ عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید خیل اور چوتھے شخص علقمہ بن علاثہ یا عامر بن طفیل میں سے ایک تھے۔ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا ان لوگوں کی بہ نسبت اس مال کے ہم زیادہ حقدار تھے نبی ﷺ تک یہ بات پہنچ گئی۔ آپ نے فرمایا تم مجھے امین نہیں قرار دیتے حالانکہ میں اس کا امین ہوں جو آسمانوں میں ہے میرے پاس صبح اور شام آسمانی خبریں آتی ہیں۔ ایک آدمی کھڑا ہوا جس کی دونوں آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں دونوں گال پھولے ہوئے تھے پیشانی ابھری ہوئی تھی داڑھی گھنی سر منڈا ہوا تھا اور تہبند پنڈلیوں سے اونچا تھا اس نے کہا اے اللہ کے رسول! اللہ سے ڈرو۔ آپ نے فرمایا تجھے عذاب ہو کیا روئے زمین پر میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا سب سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ پھر وہ شخص پشت پھیر کر چل دیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ نے فرمایا شاید وہ نمازی ہو! حضرت خالد نے کہا کتنے ہی نمازی ایسے ہیں جو ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں آپ نے فرمایا مجھے اس کا مکلف نہیں کیا گیا کہ میں لوگوں کے دل چیر کر دیکھوں یا ان کے پیٹ پھاڑ کر دیکھوں پھر آپ نے اس شخص کی طرف دیکھا درآں حالیکہ وہ پیٹھ پھیرے جا رہا تھا اور فرمایا اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو اچھی طرح پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گی اور دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے' راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا اگر میں ان کو پالیتا تو قوم ثمود کی طرح قتل کر دیتا۔

۲۴۵۰- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَامِرَ بْنَ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ وَلَمْ يَقُلْ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اس میں علقمہ بن علاثہ کہا ہے اور عامر بن طفیل کا ذکر نہیں ہے اور کہا ابھری ہوئی پیشانی والا اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

كَثِيرٌ وَزَادَ فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللّٰهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا وَقَالَ إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ لَيِّنًا رَطْبًا وَقَالَ قَالَ عُمَارَةُ حَسِبْتُهُ قَالَ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ. سابقه (٢٤٤٨)

کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اس منافق کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں اور وہ شخص چلا گیا پھر حضرت خالد سیف اللہ نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں اس منافق کی گردن نہ ماردوں؟ آپ نے فرمایا نہیں اور فرمایا اس کی نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی جو قرآن بہت اچھا پڑھے گی اور عمارہ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر میں ان کو پالیتا تو ثمود کی طرح ان کو قتل کر دیتا۔

٢٤٥١- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ زَيْدِ الْخَيْرِ وَالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ أَوْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَرِوَايَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَقَالَ إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ وَلَمْ يَذْكُرْ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ. سابقه (٢٤٤٨)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اس میں ہے کہ آپ نے وہ سونا چار آدمیوں میں تقسیم کردیا زید خیر، اقرع بن حابس، عیینہ بن حصن، علقمہ بن علاثہ یا عامر بن طفیل اور کہا ان لوگوں کی اصل سے ایسی قوم ظاہر ہوگی، اس میں یہ نہیں ہے کہ میں ان کو پالیتا تو قوم ثمود کی طرح قتل کردیتا۔

٢٤٥٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُورِيَّةِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُهَا فَقَالَ لَا أَدْرِي مَنِ الْحَرُورِيَّةُ وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَخْرُجُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ فَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَافِهِ فَيَتَمَارَى فِي الْفُوقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ.

البخاري (٣٦١٠، ٥٠٥٨، ٦١٦٣، ٦٩٣١، ٦٩٣٣) ابن ماجه (١٦٩)

ابو سلمہ اور عطاء بن یسار دونوں حضرت ابو سعید خدری کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے حروریہ کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا، مجھے حروریہ کے متعلق تو کچھ پتا نہیں مگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے آپ نے فرمایا: اس امت میں ایک جماعت نکلے گی، یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے ہوگی وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ ان کی نمازوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں کو ہیچ سمجھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے اور قرآن ان کے حلقوم یا گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، اور وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، شکاری اپنے تیر کی لکڑی کو دیکھتا ہے اور اس کے پھل کو اس کے پر کو اور اس کے آخر کنارے کو جو اس کی چٹکیوں میں تھا کہ کہیں اسے خون لگا ہے۔

٢٤٥٣- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْفِهْرِيُّ قَالَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے آپ کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالخویصرہ نامی بنو تمیم سے ایک شخص آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول عدل کرو! رسول اللہ ﷺ نے

اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالضَّحَّاكُ الْهَمْدَانِیُّ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَیْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَیْلَكَ وَمَنْ یَّعْدِلُ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّیْ فِیْهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا یَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِیَامَهٗ مَعَ صِیَامِهِمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ یُنْظَرُ اِلٰی نَصْلِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی رِصَافِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی نَضِیِّهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ وَهُوَ الْقِدْحُ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی قُذَذِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰیَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰی عَضُدَیْهِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ یَخْرُجُوْنَ عَلٰی حِیْنِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَاَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَوُجِدَ فَاُتِیَ بِهٖ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلَیْهِ عَلٰی نَعْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِیْ نَعَتَ.

ساجه (۲۴۵۲)

فرمایا تجھے عذاب ہو اگر میں عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا؟ اگر میں عدل نہ کروں تو تم ناکام اور نامراد ہو جاؤ گے۔ حضرت عمر بن الخطاب نے کہا: یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے اس کی گردن اڑا دوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو' کیونکہ اس کے ایسے ساتھی ہیں جن کی نمازوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر گردانو گے' یہ لوگ قرآن مجید پڑھیں گے اور وہ ان کے حلقوم سے نیچے نہیں اترے گا' اور یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے اس طرح نکل جاتا ہے کہ تیر انداز تیر کے پھل کو دیکھتا ہے اور اس میں خون کا اثر نہیں ہوتا' پھر پھل کی جڑ دیکھتا ہے تو اس میں بھی خون نہیں ہوتا' پھر اس کے پر کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کچھ نہیں ہوتا' حالانکہ تیر شکار کی بیٹ اور خون سے نکلتا ہے۔ ان لوگوں کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا آدمی ہوگا جس کا ایک شانہ عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا جیسے ہلتا ہوا گوشت کا لوتھڑا ہو' یہ گروہ اس وقت تک ظاہر ہوگا جب لوگوں میں تفرقہ ہوگا۔ حضرت ابو سعید کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کیا' اور میں اس وقت حضرت علی کے ساتھ تھا' حضرت علی نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا' وہ مل گیا اور اس کو حضرت علی کے پاس لایا گیا اور میں نے اس شخص کو انہی صفات کے ساتھ پایا جو رسول اللہ ﷺ نے بیان کی تھیں۔

۲۴۵۴- وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ ذَكَرَ قَوْمًا یَّكُوْنُوْنَ فِیْ اُمَّتِهٖ یَخْرُجُوْنَ فِیْ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ سِیْمَاهُمُ التَّحَالُقُ قَالَ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ اَوْ مِنْ اَشَرِّ الْخَلْقِ یَقْتُلُهُمْ اَدْنَی الطَّائِفَتَیْنِ اِلَی الْحَقِّ قَالَ فَضَرَبَ النَّبِیُّ ﷺ لَهُمْ مَثَلًا اَوْ قَالَ قَوْلًا الرَّجُلُ یَرْمِی الرَّمِیَّةَ اَوْ قَالَ الْغَرَضَ فَیَنْظُرُ فِی النَّصْلِ فَلَا یَرٰی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ کی امت میں پیدا ہوگی' اس کا ظہور اس وقت ہوگا جب لوگوں میں تفرقہ ہو جائے گا' ان کی علامت سر منڈانا ہوگی اور وہ مخلوق میں سب سے بدتر ہوں گے اور ان کو دو جماعتوں میں سے وہ جماعت قتل کرے گی جو حق کے زیادہ قریب ہوگی پھر آپ نے ان لوگوں کی ایک مثال بیان فرمائی کہ جب آدمی کسی شکار یا نشانہ کو

بَصِيرَةً وَيَنْظُرُ فِي النَّضِيِّ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً وَيَنْظُرُ فِي الْفُوقِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَأَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُمْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٢٥٣)

تیر مارتا ہے تو پر دیکھتا ہے اس میں کچھ اثر نہیں ہوتا اور تیر کی لکڑی کو دیکھتا ہے اور وہاں بھی اثر نہیں ہوتا' پھر اس حصہ کو دیکھتا ہے جو تیر انداز کی چٹکی میں ہوتا ہے تو وہاں بھی کچھ اثر نہیں ہوتا' پھر حضرت ابوسعید نے کہا اے عراق والو! تمہی نے تو انہیں قتل کیا ہے۔

٢٤٥٥- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ قَالَ نَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ. ابوداؤد (٤٦٦٧)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں تفریق کے وقت ایک فرقہ جدا ہو جائے گا اور مسلمانوں کی دو جماعتوں میں سے جو حق کے زیادہ قریب ہوگی وہ اس فرقہ کو قتل کرے گی۔

٢٤٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكُونُ فِي أُمَّتِي فِرْقَتَانِ فَتَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٣٧٤)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں دو جماعتیں ہو جائیں گی اور ان میں ایک فرقہ پیدا ہوگا اور جو جماعت اس فرقہ کو قتل کرے گی وہ حق کے زیادہ قریب ہوگی۔

٢٤٥٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ فَيَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٣١٧)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں تفرقہ کے وقت ایک فرقہ پیدا ہو جائے گا اور جو لوگ اس فرقہ کو قتل کریں گے وہ حق کے زیادہ قریب ہوں گے۔

٢٤٥٨- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ الضَّحَّاكِ الْمِشْرَقِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَ فِيهِ قَوْمًا يَخْرُجُونَ عَلَى فُرْقَةٍ مُخْتَلِفَةٍ يَقْتُلُهُمْ أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٠٨٣)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اختلاف کے وقت ایک قوم ظاہر ہوگی اور دو جماعتوں میں سے جو اس کو قتل کرے گی وہ حق کے زیادہ قریب ہوگی۔

٤٨- بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى قَتْلِ الْخَوَارِجِ

خوارج کو قتل کرنے پر ابھارنا

٢٤٥٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ الْأَشَجُّ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں تم میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کروں تو آسمان سے گر پڑنا میرے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ میں آپ کی طرف وہ

عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ سَيَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

بخاری(۳۶۱۱،۵۰۵۷،۶۹۳۰) ابوداؤد(۴۷۶۷) النسائی(۴۱۱۳)

بات منسوب کروں جو آپ نے نہیں فرمائی۔ اور جب میں اپنی اور تمہاری بات بیان کروں تو جنگ میں دھوکا دینا جائز ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اخیر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی جو کم عمر اور کم عقل ہوں گے رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کریں گے قرآن مجید کو پڑھیں گے اور وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکلتا ہے اور جب تم ان سے ملاقات کرو تو ان کو قتل کرنا کیونکہ جو ان سے جنگ کرے گا اور ان کو قتل کرے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کو اجر ملے گا۔

۲۴۶۰- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ(۲۴۵۹)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۲۴۶۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. سابقہ(۲۴۵۹)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اور اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکلتا ہے۔

۲۴۶۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ أَوْ مُودَنُ الْيَدِ أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ قُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

ابوداؤد(۴۷۶۳) ابن ماجہ(۱۶۷)

عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خوارج کا تذکرہ کیا اور فرمایا ان میں ایک شخص ہوگا جس کا ہاتھ ناقص ہوگا اور اگر تم فخر نہ کرو تو میں تم سے اس چیز کا بیان کروں جس کا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے ان کو قتل کرنے والے کے بارے میں وعدہ فرمایا ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا آپ نے خود محمد ﷺ سے سنا ہے؟ فرمایا ہاں رب کعبہ کی قسم! ہاں رب کعبہ کی قسم! ہاں رب کعبہ کی قسم!

۲٤٦٣- حدثنا محمد بن المثنى حدثنا ابن ابي عدي عن ابن عون عن محمد عن عبيدة قال لا احدثكم الا ما سمعت منه فذكر عن علي نحو حديث ايوب مرفوعا.

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

سابقہ (۲٤٦۲)

۲٤٦٤- حدثنا محمد بن حميد قال نا عبد الرزاق بن همام قال نا عبد الملك بن ابي سليمان قال نا سلمة بن كهيل قال حدثني زيد بن وهب الجهني انه كان في الجيش الذين كانوا مع علي رضي الله تعالى عنه الذين ساروا الى الخوارج فقال علي رضي الله تعالى عنه ايها الناس اني سمعت رسول الله ﷺ يقول يخرج قوم من امتي يقرءون القرآن ليس قراءتكم الى قراءتهم بشيء ولا صلاتكم الى صلاتهم بشيء ولا صيامكم الى صيامهم بشيء يقرءون القرآن يحسبون انه لهم وهو عليهم لا تجاوز صلاتهم تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية لو يعلم الجيش الذين يصيبونهم ما قضي لهم على لسان نبيهم لاتكلوا عن العمل واية ذلك ان فيهم رجلا له عضد ليس له ذراع على راس عضده مثل حلمة الثدي عليه شعرات بيض فتذهبون الى معاوية واهل الشام وتتركون هؤلاء يخلفونكم في ذراريكم واموالكم والله اني لارجو ان يكونوا هؤلاء القوم فانهم قد سفكوا الدم الحرام واغاروا في سرح الناس فسيروا على اسم الله قال سلمة بن كهيل فنزلني زيد بن وهب منزلا حتى قال مررنا على قنطرة فلما التقينا وعلى الخوارج يومئذ عبد الله بن وهب الراسبي فقال لهم القوا الرماح وسلوا سيوفكم من جفونها فاني اخاف ان يناشدوكم كما ناشدوكم يوم حروراء فرجعوا فوحشوا برماحهم وسلوا السيوف وشجرهم الناس برماحهم قال وقتل بعضهم على بعض وما اصيب من الناس يومئذ الا رجلان فقال علي رضي الله تعالى عنه التمسوا فيهم

زید بن وہب جہنی بیان کرتے ہیں کہ وہ اس لشکر میں تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج سے جنگ کے لیے گیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک قوم ظاہر ہوگی وہ ایسا قرآن پڑھیں گے کہ ان کے پڑھنے کے سامنے تمہارے قرآن پڑھنے کی کوئی حیثیت نہ ہوگی نہ ان کی نمازوں کے سامنے تمہاری نمازوں کی کچھ حیثیت ہوگی نہ ان کے روزوں کے سامنے تمہارے روزوں کی کچھ حیثیت ہوگی وہ یہ سمجھ کر قرآن پڑھیں گے کہ وہ ان کے لیے مفید ہے لیکن درحقیقت وہ ان کیلئے مضر ہوگا نماز ان کے گلے کے نیچے سے نہیں اتر سکے گی اور وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے' جو لشکر ان کی سرکوبی کے لیے جا رہا ہے اگر وہ اس ثواب کو جان لے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے نبی کی زبان پر کیا ہے تو وہ باقی اعمال کو چھوڑ کر اسی پر بھروسا کر بیٹھیں گے' ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک ایسا آدمی ہے جس کے شانہ میں ہڈی نہیں ہے اور اس کے شانہ کا سر عورت کے پستان کی طرح ہے' اس پر سفید رنگ کے بال ہیں' حضرت علی نے فرمایا: معاویہ اور اہل شام کی طرف جاتے ہو اور انہیں چھوڑ جاتے ہو تا کہ یہ تمہارے پیچھے تمہاری اولاد اور تمہارے اموال کو ایذا دیں بخدا مجھے امید ہے کہ یہ وہی قوم ہے جس نے ناحق خون بہایا اور لوگوں کی چراگاہوں کو لوٹ لیا' تم اللہ کا نام لے کر ان سے قتال کے لیے روانہ ہو۔ سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ پھر مجھ سے زید بن وہب نے ایک ایک منزل کا تذکرہ کیا اور بیان کیا کہ جب ہم جا کر ان سے ملے تو ہمارا ایک پل سے گذر ہوا' اس روز خوارج کا سپہ سالار عبداللہ بن وہب راسبی تھا' اس نے حکم دیا کہ اپنے نیزے پھینک دو اور

الْمُخْدَجَ فَالْتَمِسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَخِّرُوهُمْ فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَبَلَّغَ رَسُولُهُ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ لَهُ. ابوداؤد(٤٧٦٨)

تلواریں میان سے نکال لو کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ یہ تم پر اس طرح حملہ کریں گے جس طرح یوم حروراء میں کیا تھا' چنانچہ وہ پھرے انہوں نے اپنے نیزے پھینک دیے اور تلواریں سونت لیں' لوگوں نے ان پر اپنے نیزوں سے حملہ کیا اور بعض نے بعض کو قتل کرنا شروع کر دیا' اس روز حضرت علی کے لشکر سے صرف دو آدمی شہید ہوئے' حضرت علی نے فرمایا' ان میں ناقص آدمی کو تلاش کرو اسے ڈھونڈا گیا لیکن وہ نہیں ملا' حضرت علی رضی اللہ عنہ خود اٹھے اور وہاں گئے جہاں ان کی لاشیں ایک دوسرے پر پڑی ہوئی تھیں' حضرت علی نے فرمایا ان لاشوں کو اٹھاؤ تو اس کو زمین پر لگا ہوا پایا۔ حضرت علی نے فرمایا: اللہ اکبر' اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے ہم تک سچے احکام پہنچائے' عبیدہ سلمانی کھڑے ہوئے اور کہا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کیا آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے؟ حضرت علی نے فرمایا ہاں خدا کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس نے حضرت علی سے تین مرتبہ حلف لیا۔ حضرت علی نے تین مرتبہ قسم کھائی۔

٢٤٦٥- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْحَرُورِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالُوا لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَصَفَ نَاسًا إِنِّي لَأَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هَؤُلَاءِ يَقُولُونَ الْحَقَّ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَجُوزُ هَذَا مِنْهُمْ وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ مِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللَّهِ إِلَيْهِ مِنْهُمْ أَسْوَدُ إِحْدَى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ أَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ انْظُرُوا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا فَقَالَ ارْجِعُوا فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ

رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حروریہ کا جس وقت ظہور ہوا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے کہا اللہ کے سوا کوئی حاکم نہیں' حضرت علی نے فرمایا یہ حق بات ہے جس سے باطل کا ارادہ کیا گیا ہے رسول اللہ ﷺ نے کچھ نشانیاں بتلائی تھیں جنہیں میں بخوبی جانتا ہوں اور ان لوگوں میں ان کی نشانیاں پائی جاتی ہیں' وہ اپنی زبانوں سے حق کہتے ہیں اور حق اس سے (یعنی ان کے حلق سے) تجاوز نہیں ہوتا۔ عبید نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے دکھایا اور کہا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے مبغوض ترین ہیں' ان میں سے ایک شخص سیاہ رنگ کا ہے جس کا ہاتھ بکری کے تھن یا عورت کے پستان کے سر کی طرح ہے۔ جب حضرت علی ان سے قتال کر چکے تو فرمایا اس آدمی کو تلاش کرو اسے ڈھونڈا گیا مگر وہ نہیں ملا' فرمایا اس کو

فَاَتَوْا بِهٖ حَتّٰى وَضَعُوْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَاَنَا حَاضِرٌ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِهِمْ وَقَوْلِ عَلِيٍّ فِيْهِمْ زَادَ يُوْنُسُ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ بُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِيْ رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْاَسْوَدَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۰۲۳۰)

پھر جا کر تلاش کرو' بخدا نہ میں نے جھوٹ بولا ہے نہ مجھے جھوٹ بتایا گیا ہے' یہ بات انہوں نے دو یا تین بار کہی' حتیٰ کہ لوگوں نے اس کو ایک کھنڈر میں ڈھونڈ لیا اور اس کی لاش لا کر حضرت علی کے سامنے رکھ دی۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ اس موقع پر میں وہاں موجود تھا' یونس نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کہا ہے کہ مجھے ایک شخص نے بتایا کہ ابن حنین بیان کرتے ہیں میں نے اس شخص کو دیکھا۔

۴۹- بَابُ الْخَوَارِجِ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ

سب سے بدترین لوگوں کو نکالنے کا بیان

۲۴۶۶- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ نَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بَعْدِيْ مِنْ اُمَّتِيْ اَوْ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ مِنْ اُمَّتِيْ قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَلَاقِيْمَهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ فَلَقِيْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ اَخَا الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قُلْتُ مَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَذَا وَكَذَا فَذَكَرْتُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. ابن ماجہ (۱۷۰)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد میری امت میں ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جو قرآن پڑھے گی مگر قرآن اس کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے پھر وہ دین میں لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ یہ مخلوق خدا میں سب سے بدترین لوگ ہوں گے۔ ابن صامت بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میں رافع بن عمرو غفاری سے ملا جو حکم غفاری کے بھائی ہیں اور کہا وہ حدیث جو میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس اس طرح سے سنی ہے اور انہیں وہ حدیث بیان کی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود یہ حدیث سنی تھی۔

۲۴۶۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَاَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُوْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. البخاری (۶۹۳۴)

یسیر بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے سہل بن حنیف سے پوچھا تم نے نبی ﷺ سے خوارج کا ذکر سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہا وہ اپنی زبانوں سے قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔

۲۴۶۸- وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ يَخْرُجُ مِنْهُ اَقْوَامٌ. سابقہ (۲۴۶۷)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۴۶۹- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ جَمِيْعًا عَنْ يَزِيْدَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مشرق کی طرف سے ایک قوم نکلے گی ان کے

أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَتِيهُ قَوْمٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُءُوسُهُمْ.

سابقہ(۲٤٦٧)

سر منڈے ہوئے ہوں گے۔

۵۰- بَابُ تَحْرِيمِ الزَّكُوةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى آلِهِ وَهُمْ بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ دُونَ غَيْرِهِمْ

رسول اللہ ﷺ اور آپ کی آل پر زکوٰۃ کا حرام ہونا

۲٤۷۰- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كِخْ كِخْ ارْمِ بِهَا أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ.

البخاری(۱٤٩١-۳۰۷۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تھو! تھو! اسے پھینک دو۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

۲٤۷۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ. سابقہ(۲٤۷۰)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔ اس میں یہ ہے کہ ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

۲٤۷۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ. سابقہ(۲٤۷۰)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت مروی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

۲٤۷۳- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا. مسلم تحفۃ الاشراف(۱٥٤۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے گھر جاتا ہوں اور وہاں اپنے بستر پر ایک کھجور پڑی ہوئی دیکھتا ہوں۔ اسے کھانے کے لیے اٹھاتا ہوں پھر اس خدشہ سے اس کو پھینک دیتا ہوں کہ کہیں یہ کھجور صدقہ کی نہ ہو۔

۲٤۷٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخدا جب میں اپنے گھر لوٹتا ہوں اور وہاں اپنے گھر میں اپنے بستر پر ایک کھجور پڑی ہوئی دیکھتا ہوں اسے کھانے کے لیے اٹھاتا ہوں پھر اس خدشہ سے پھینک دیتا

اَلتَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ اَوْ فِيْ بَيْتِيْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا.

ہوں کہ کہیں صدقہ کی نہ ہو۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۷۵۸)

۲۴۷۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک کھجور پائی آپ نے فرمایا: اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو میں کھا لیتا۔

البخاری (۲۰۵۵-۲۴۳۱)

۲۴۷۶- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِتَمْرَةٍ بِالطَّرِيْقِ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ راستے میں ایک کھجور سے گذرے تو آپ نے فرمایا: اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو میں کھا لیتا۔

سابقہ (۲۴۷۵)

۲۴۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً لَاَكَلْتُهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۷۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کھجور پائی اور فرمایا: اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو میں کھا لیتا۔

۵۱- بَابُ تَرْكِ اسْتِعْمَالِ اٰلِ النَّبِيِّ عَلَى الصَّدَقَةِ

آلِ نبی کے لیے صدقہ کی ممانعت

۲۴۷۸- حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَ نَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ اجْتَمَعَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَا وَاللّٰهِ لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ قَالَ لِيْ وَلِلْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَاهُ فَاَمَّرَهُمَا عَلٰى هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَاَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَاَصَابَا مِمَّا يُصِيْبُ النَّاسُ قَالَ فَبَيْنَمَا هُمَا فِيْ ذٰلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِمَا فَذَكَرَا لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ لَا تَفْعَلَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ

عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما جمع ہوئے اور انہوں نے کہا کہ بخدا اگر ہم ان دو لڑکوں کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیں (یہ میرے اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق کہا) اور یہ دونوں رسول اللہ ﷺ سے عرض کریں کہ آپ ان دونوں کو زکوٰۃ وصول کرنے پر عامل بنا دیں اور یہ دونوں آپ کو اس طرح ادا کر دیں جس طرح اور لوگ ادا کر دیتے ہیں اور جو اور لوگوں کو ملتا ہے وہ ان لوگوں کو بھی مل جائے۔ اسی اثناء میں حضرت علی بن ابی طالب بھی آ کر کھڑے ہو گئے انہوں نے حضرت علی سے بھی اس بات کا تذکرہ کیا' حضرت علی نے فرمایا' ایسا مت کرو' آپ اس طرح

بِهَذَا الْعَمَلِ فَانْتَحَاهُ رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا تَصْنَعُ هَذَا إِلَّا نَفَاسَةً مِنْكَ عَلَيْنَا فَوَاللَّهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا نَفِسْنَاهُ عَلَيْكَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَرْسِلُوهُمَا فَانْطَلَقَا وَاضْطَجَعَ عَلِيٌّ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ إِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِآذَانِنَا ثُمَّ قَالَ أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَحَدُنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ فَجِئْنَا لِتُؤَمِّرَنَا عَلَى بَعْضِ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّيَ إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَنُصِيبَ كَمَا يُصِيبُونَ قَالَ فَسَكَتَ طَوِيلًا حَتَّى أَرَدْنَا أَنْ نُكَلِّمَهُ قَالَ وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تُلْمِعُ إِلَيْنَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ أَنْ لَا تُكَلِّمَاهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ ادْعُوَا لِي مَحْمِيَةَ وَكَانَ عَلَى الْخُمُسِ وَنَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَجَاءَاهُ فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَنْكِحْ هَذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَأَنْكَحَهُ وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ أَنْكِحْ هَذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ فَأَنْكَحَنِي وَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ يُسَمِّهِ لِي

ابوداؤد(۲۹۸۵) النسائی(۲٦٠٨)

کرنے والے نہیں ہیں۔ اس پر ربیعہ بن حارث حضرت علی کو برا بھلا کہنے لگے اور کہا کہ خدا کی قسم کہ تم صرف حسد کی بناء پر ایسا کہہ رہے ہو تمہیں رسول اللہ ﷺ کی دامادی کا شرف حاصل ہے۔ ہم تو اس بناء پر تم سے حسد نہیں کرتے' حضرت علی نے کہا اچھا ان دونوں کو روانہ کر دو' ہم دونوں چلے گئے اور حضرت علی لیٹ گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو ہم آپ سے پہلے حجرے میں جا پہنچے اور آپ کے تشریف لانے تک حجرے کے پاس کھڑے رہے' آپ تشریف لائے اور ہم دونوں کے کان پکڑے اور فرمایا جو تمہارے دل میں ہے اسے نکالو' پھر آپ اور ہم حجرے میں گئے۔ اس دن آپ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے۔ ہم نے ایک دوسرے سے بات کرنے کو کہا پھر ہم میں سے ایک نے گفتگو کی اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ سب سے زیادہ احسان اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں اور ہم نکاح کے قابل ہو گئے ہیں' ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ آپ ہمیں ان بعض صدقات پر عامل بنا دیں ہم بھی آپ کو مال وصول کر کے لا کر دیں جیسا کہ اور لوگ لا کر دیتے ہیں اور ہم کو بھی اس میں سے اس طرح حصہ مل جائے جیسا کہ لوگوں کو ملتا ہے۔ ربیعہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کافی دیر تک خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے ارادہ کیا کہ ہم آپ سے اس بارے میں بات کریں۔ اور حضرت زینب ہمیں پردہ کے پیچھے سے بات نہ کرنے کا اشارہ کر رہی تھیں' ربیعہ کہتے ہیں کہ پھر حضور نے فرمایا: آل محمد کو صدقہ استعمال نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ لوگوں کا میل ہوتا ہے' تم محمیہ کو بلاؤ (وہ خمس پر مامور تھے) اور نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو بلاؤ' وہ دونوں آ گئے آپ نے محمیہ سے فرمایا: تم اپنی لڑکی کا نکاح اس لڑکے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے کر دو' انہوں نے (اپنی لڑکی کا) اس سے نکاح کر دیا' اور نوفل بن حارث سے فرمایا اس لڑکے سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دو' انہوں نے (اپنی لڑکی کا) مجھ سے نکاح کر دیا' اور آپ نے محمیہ سے فرمایا ان کو اتنا اتنا مہر خمس سے دیدو۔ زہری کہتے ہیں کہ مجھ سے راوی نے مہر کا بیان نہیں کیا۔

۲۴۷۹- حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ الْهَاشِمِيِّ اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ائْتِيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَقَالَ فِيْهِ فَاَلْقٰى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رِدَآءَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَنَا اَبُوْ حَسَنٍ الْقَرْمُ وَاللّٰهِ لَا اَرِيْمُ مَكَانِيْ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْكُمَا ابْنَاكُمَا بِحَوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ قَالَ لَنَا اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَقَالَ اَيْضًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ادْعُوْا لِيْ مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْاَخْمَاسِ. سابقہ (۲۴۷۸)

عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد ربیعہ بن حارث اور حضرت عباس بن عبدالمطلب نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور حضرت فضل بن عباس سے کہا کہ تم دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی اور اس میں یہ زیادتی ہے کہ حضرت علی نے اپنی چادر بچھائی پھر اس پر لیٹ گئے اور فرمایا ابوالحسن ہوں اور خدا کی قسم میں اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں ہلوں گا جب تک کہ تمہارے بیٹے اس بات کا جواب لے کر نہ لوٹیں جو تم نے رسول اللہ ﷺ کو کہلا کر بھیجی ہے اور اس حدیث میں یہ بھی ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا یہ صدقات لوگوں کے میل ہیں اور یہ محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی آل کے لیے جائز نہیں ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا محمیہ بن جزء کو میرے پاس بلا کر لاؤ وہ بنو اسد میں سے ایک ایسے شخص تھے جنہیں رسول اللہ ﷺ نے خمس وصول کرنے کے لیے عامل مقرر کیا تھا۔

۵۲- بَابُ اِبَاحَةِ الْهَدِيَّةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَلِبَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاِنْ كَانَ الْمُهْدِيْ مَلَكَهَا بِطَرِيْقِ الصَّدَقَةِ وَبَيَانِ اَنَّ الصَّدَقَةَ اِذَا قَبَضَهَا الْمُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ زَالَ عَنْهَا وَصْفُ الصَّدَقَةِ وَحَلَّتْ لِكُلِّ اَحَدٍ مِّمَّنْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ مُحَرَّمَةً عَلَيْهِ

رسول اللہ ﷺ، بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کے لیے ہدیوں کا جواز

۲۴۸۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ السَّبَّاقِ قَالَ اِنَّ جُوَيْرِيَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ اِلَّا عَظْمٌ مِّنْ شَاةٍ اُعْطِيَتْهُ مَوْلَاتِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ قَرِّبِيْهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۷۹۰)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور پوچھا کچھ کھانا ہے؟ حضرت جویریہ نے کہا: یا رسول اللہ! اس بکری کی ایک ہڈی کے سوا ہمارے پاس اور کچھ نہیں ہے جو میری آزاد کردہ باندی نے اپنے صدقہ سے ہدیہ کی تھی' آپ نے فرمایا: اس کو لے آؤ کیونکہ صدقہ اپنی جگہ پہنچ چکا ہے۔

۲۴۸۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۷۹۰)

۲۴۸۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَهْدَتْ بَرِيْرَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلَيْهَا فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو کچھ گوشت صدقہ دیا گیا تھا انہوں نے وہ رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ کیا: آپ نے فرمایا: یہ گوشت بریرہ کے لیے صدقہ تھا اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

البخاری (۱۴۹۵-۲۵۷۷) ابوداؤد (۱۶۵۵) النسائی (۳۷۶۹)

۲۴۸۳- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقِيْلَ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بچھڑے کا گوشت آیا اور آپ کو بتایا گیا کہ یہ گوشت حضرت بریرہ پر صدقہ کیا گیا تھا آپ نے فرمایا: یہ ان کے لیے صدقہ تھا اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۹۳۳)

۲۴۸۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْهَا وَتُهْدِيْ لَنَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّلَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوْهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ بریرہ میں تین باتیں تھیں لوگ بریرہ پر صدقہ کرتے تھے اور ہمارے لیے وہ ہدیہ ہوتا تھا میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا: یہ اس پر صدقہ ہے اور تمہارے لیے ہدیہ ہے پس تم اس کو کھالیا کرو۔

النسائی (۳۴۴۸)

۲۴۸۵- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ

ایک اور سند سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے۔

ذٰلِکَ. البخاری (۲۵۷۸) النسائی (٤٦٥٧-٣٤٥٤-٣٤٥٣)

٢٤٨٦- وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِیْعَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِکَ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِیَّةٌ.

ایک اور سند سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے مگر اس میں یہ ہے کہ وہ ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

البخاری (٥٠٩٧-٥٢٧٩-٥٤٣٠) النسائی (٣٤٤٧)

٢٤٨٧- حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ بَعَثَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثْتُ اِلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا مِنْهَا بِشَیْءٍ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی عَائِشَةَ قَالَ هَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنَّ نُسَیْبَةَ بَعَثَتْ اِلَیْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِیْ بَعَثْتُمْ بِهَا اِلَیْهَا قَالَ اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا.

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس صدقہ کی ایک بکری بھیجی میں نے اس میں سے کچھ گوشت حضرت عائشہ کے پاس بھیج دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں البتہ نسیبہ (ام عطیہ) نے اس بکری سے کچھ گوشت بھیجا ہے جو آپ نے انہیں دی تھی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنی جگہ پہنچ چکی ہے۔

البخاری (١٤٤٦-١٤٩٤-٢٥٧٩)

٥٣- بَابُ قَبُوْلِ النَّبِیِّ الْهَدِیَّةَ وَرَدِّهِ الصَّدَقَةَ

رسول اللہ ﷺ کا ہدیہ کو قبول کرنا اور صدقہ کو رد کرنا

٢٤٨٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِیُّ قَالَ نَا الرَّبِیْعُ یَعْنِی ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ فَاِنْ قِیْلَ هَدِیَّةٌ اَکَلَ مِنْهَا وَاِنْ قِیْلَ صَدَقَةٌ لَمْ یَاْکُلْ مِنْهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٣٧٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کھانا لایا جاتا تو آپ اس کے بارے میں دریافت فرماتے اگر بتایا جاتا کہ یہ ہدیہ ہے تو آپ کھا لیتے اور اگر کہا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو پھر نہ کھاتے۔

٥٤- بَابُ الدُّعَاءِ لِمَنْ اَتٰی بِصَدَقَتِهٖ

صدقہ لانے والے کو دعا دینا

٢٤٨٩- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ یَحْیٰی اَنَا وَکِیْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی ح وَحَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِمْ فَاَتَاهُ اَبِیْ اَبُوْ اَوْفٰی بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی. البخاری (١٤٩٧-٤١٦٦-٦٣٣٢-

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی جماعت صدقہ لے کر آتی تو آپ فرماتے: اے اللہ! ان پر صلوٰۃ (رحمت) نازل فرما! جب میرے والد ابو اوفی صدقہ لے کر آئے تو آپ نے دعا کی اے اللہ ابو اوفی کی اولاد پر صلوٰۃ نازل فرما!

۶۳۵۹) ابوداود(۱۵۹۰) النسائی(۲۴۵۸) ابن ماجہ(۱۷۹۶)

۲۴۹۰- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ صَلِّ عَلَيْهِمْ. سابقہ(۲۴۸۹)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اور اس میں صل علیھم ہے۔

۵۵- بَابُ إِرْضَاءِ السَّاعِي مَا لَمْ يَطْلُبْ حَرَامًا

زکوٰۃ وصول کرنے والے کو راضی رکھنا

۲۴۹۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى كُلُّهُمْ عَنْ دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ. الترمذی(۶۴۷-۶۴۸) النسائی(۲۴۶۰) ابن ماجہ(۱۸۰۲)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو اسے تمہارے پاس سے راضی ہو کر جانا چاہیے۔

ف: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ عاملین کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہیے تاکہ مسلمانوں میں خلفشار نہ ہو لیکن اگر عاملین حد سے تجاوز کریں تو اس میں ان کی موافقت نہ کی جائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے حق کے مطابق سوال کیا اسے دیا جائے اور جس نے حق سے زیادہ مانگا اسے نہ دیا جائے۔ (بخاری)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۱۳- كِتَابُ الصِّيَامِ

روزوں کا بیان

۱- بَابُ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان کے مہینے کی فضیلت

۲۴۹۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ. البخاری(۱۸۹۸-۱۸۹۹-۳۲۷۷) النسائی(۲۰۹۶-۲۰۹۷-۲۰۹۸-۲۰۹۹-۲۱۰۰-۲۱۰۱-۲۱۰۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔

۲۴۹۳- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے

اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ. سابقہ (٢٤٩٢)

جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

٢٤٩٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْحُلْوَانِيُّ قَالَا نَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ بِمِثْلِهِ.

سابقہ (٢٤٩٢)

ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت ابو ہریرہ سے یہ حدیث مثل سابق مروی ہے۔

٢- بَابُ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَأَنَّهُ إِذَا غُمَّ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ أُكْمِلَتْ عِدَّةُ الشَّهْرِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا

چاند دیکھ کر روزہ رکھنا' چاند دیکھ کر عید کرنا' اور چاند نظر نہ آئے تو تیس روزے پورے کرنا

٢٤٩٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ. البخاری (١٩٠٦) النسائی (٢١٢٠)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کا تذکرہ کیا پھر فرمایا: چاند دیکھے بغیر روزہ مت رکھو نہ چاند دیکھے بغیر عید کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو (روزوں کی) مدت پوری کرو۔

٢٤٩٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ عَقَدَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ. مسلم تحفۃ الاشراف (٧٨٥٢)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا تذکرہ کیا پھر اپنے دونوں ہاتھوں (کو کھول کر) اشارہ کر کے فرمایا مہینہ ایسا ایسا ہے مہینہ ایسا ہے اور تیسری بار انگوٹھے کو بند کر لیا اور فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو چاند دیکھ کر عید کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس روزوں کی مدت پوری کرو۔

٢٤٩٧- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ الشَّهْرُ هٰكَذَا هٰكَذَا قَالَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا ثَلَاثِينَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٧٩٨٠)

ایک اور سند سے بھی حسب سابق روایت ہے۔

٢٤٩٨- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَمَضَانَ فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَقَالَ فَاقْدُرُوا لَهُ وَلَمْ يَقُلْ ثَلَاثِينَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کا تذکرہ کیا اور فرمایا: مہینہ انتیس دن کا (بھی) ہوتا ہے اور ہاتھ سے اشارہ کیا' ایسا' ایسا' ایسا' پھر فرمایا (اس صورت میں) روزوں کی مدت پوری کرو

مسلم تحفۃ الاشراف (۸۱۹۷)

اور تیس کا لفظ نہیں فرمایا۔

۲۴۹۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ. ابوداؤد (۲۳۲۰-۲۳۲۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اس لیے چاند دیکھے بغیر روزہ مت رکھو اور نہ چاند دیکھے بغیر عید کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو روزوں کی مدت پوری کرو۔

۲۵۰۰- وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۶۶۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے، جب تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھ لو تو عید کرو اور جب مطلع ابر آلود ہو تو مدت پوری کرو۔

۲۵۰۱- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ.

البخاری (۱۹۰۰) النسائی (۲۱۱۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھ لو تو عید کرو، اور جب مطلع ابر آلود ہو تو مدت پوری کرو۔

۲۵۰۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ إِلَّا أَنْ يُغَمَّ عَلَيْكُمْ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۱۳۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انتیس دن کا بھی مہینہ ہوتا ہے جب تک تم چاند دیکھ نہ لو روزہ رکھو نہ عید کرو سوا اس کے کہ مطلع ابر آلود ہو اگر مطلع ابر آلود ہو تو حساب سے روزے رکھو۔

۲۵۰۳- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَبَضَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۳۶۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہے اور تیسری بار آپ نے انگوٹھے کو بند کر لیا۔

٢٥٠٤- حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْأَشْيَبُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ.

النسائي (٢١٣٨)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

٢٥٠٥- وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا.

مسلم تحفۃ الاشراف (٧٤٦٦)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مہینہ اس طرح' اس طرح اور اس طرح ہے دس دس اور نو روز کا۔

٢٥٠٦- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهْرُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِكُلِّ أَصَابِعِهِمَا وَنَقَصَ فِي الصَّفْقَةِ الثَّالِثَةِ إِبْهَامَ الْيُمْنَى أَوِ الْيُسْرَى.

البخاري (١٩٠٨-٥٣٠٢) النسائي (٢١٤١)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ ایسا' ایسا' اور ایسا ہے۔ آپ نے دو مرتبہ دونوں ہاتھوں کو کھول کر اشارہ کیا اور تیسری بار بایاں یا دایاں انگوٹھا بند کر لیا۔

٢٥٠٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ وَطَبَّقَ شُعْبَةُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَكَسَرَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ عُقْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ الشَّهْرُ ثَلَاثُونَ وَطَبَّقَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

النسائي (٢١٤٢)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ راوی شعبہ نے تین بار ہاتھوں سے اشارہ کیا اور تیسری بار انگوٹھے کو بند کر لیا۔ عقبہ کی روایت میں ہے مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے اور انہوں نے تین بار ہاتھوں سے اشارہ کیا۔

٢٥٠٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي تَمَامَ ثَلَاثِينَ وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اُمی لوگ ہیں' حساب کتاب نہیں کرتے' مہینہ ایسا ہوتا ہے' ایسا ہوتا ہے' اور تیسری بار انگوٹھے کو بند کر لیا اور مہینہ ایسا' ایسا' ایسا ہوتا ہے یعنی پورے تیس دن کا۔ ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے مگر اس میں دوسری بار مہینہ کے ذکر کے بعد تیس دن کا ذکر نہیں ہے۔

سُلَيْمَانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّهْرَ الثَّانِيَ الثَّلَاثِيْنَ.

البخاری (۱۹۱۳) ابوداؤد (۲۳۱۹) النسائی (۲۱۳۹-۲۱٤۰)

۲۵۰۹- حَدَّثَنَا أَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يَقُوْلُ اللَّيْلَةَ النِّصْفُ فَقَالَ لَهُ مَا يُدْرِيْكَ أَنَّ اللَّيْلَةَ النِّصْفُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ الْعَشْرِ مَرَّتَيْنِ وَهٰكَذَا فِي الثَّالِثَةِ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ كُلِّهَا وَحَبَسَ أَوْ خَنَسَ إِبْهَامَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۰٤۸)

سعد بن عبیدہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ آج رات آدھا مہینہ ہو گیا ہے حضرت ابن عمر نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ آج رات آدھا مہینہ ہو گیا ہے؟ حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ مہینہ ایسا' ایسا' ایسا ہوتا ہے آپ نے اپنی انگلیوں سے دو بار دس کا اشارہ کیا اور تیسری بار بھی دس کا اشارہ کیا اور اپنی تمام انگلیوں سے اشارہ کیا اور انگوٹھے کو بند کر لیا۔

۲۵۱۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا. النسائی (۲۱۱۸) ابن ماجہ (۱٦۵۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو عید کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن کے روزے رکھو۔

۲۵۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعَدَدَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱٤۳۷۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو گنتی پوری کرو۔

۲۵۱۲- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ.

البخاری (۱۹۰۹) النسائی (۲۱۱٦-۲۱۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو اور اگر تم پر مہینہ مخفی رہے تو تیس کی تعداد پوری کرو۔

۲۵۱۳- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْهِلَالَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ. النسائی (۲۱۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے چاند کا تذکرہ کیا اور فرمایا: چاند دیکھ کر عید کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو۔

٣- بَابُ لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ

رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھیں

٢٥١٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ. الترمذی(٦٨٥)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو ہاں جس آدمی کی عادت اس دن روزہ رکھنے کی ہو وہ رکھ سکتا ہے۔

٢٥١٥- وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَحَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

البخاری(١٩١٤) ابوداؤد(٢٣٣٥)

ایک اور سند سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٤- بَابُ الشَّهْرِ يَكُونُ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ

مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے

٢٥١٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلٰى أَزْوَاجِهِ شَهْرًا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ لَيْلَةً أَعُدُّهُنَّ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ بَدَأَ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّعِشْرِينَ أَعُدُّهُنَّ فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ.

الترمذی(٣٣١٨) النسائی(٢١٣٠)

زہری بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے قسم کھائی کہ آپ اپنی ازواج کے پاس ایک ماہ تک نہیں جائیں گے زہری کہتے ہیں مجھے عروہ نے بتلایا وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں ایک ایک رات گن رہی تھی جب انتیس راتیں گزر گئیں تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ہمارے پاس ایک ماہ تک نہیں آئیں گے اور میں گن رہی تھی آپ انتیس روز بعد تشریف لائے ہیں' آپ نے فرمایا: مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

٢٥١٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اعْتَزَلَ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا فِي تِسْعٍ وَّعِشْرِينَ فَقُلْنَا إِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ فَقَالَ إِنَّمَا الشَّهْرُ وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَحَبَسَ إِصْبَعًا وَّاحِدَةً

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک ماہ تک رسول اللہ ﷺ ازواج سے علیحدہ رہے پھر انتیس دن کے بعد ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا آج انتیسواں دن ہے' آپ نے فرمایا: مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور دونوں ہاتھ تین بار ملائے اور آخری بار ایک انگلی بند کر لی۔

فِي الْأَجْوِبَةِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۹۲۶)

۲۵۱۸- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ اعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا صَبَاحَ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدَيْهِ ثَلَاثًا مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا وَالثَّالِثَةَ بِتِسْعٍ مِنْهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸۱۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج سے ایک ماہ تک علیحدہ رہے انتیس دن گزر گئے تو آپ صبح کے وقت ان کے پاس گئے بعض لوگوں نے آپ سے کہا کہ اے اللہ کے نبی! آپ انتیس دن کے بعد آ گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین بار ملایا' دو بار پوری انگلیوں کے ساتھ اور ایک بار نو انگلیوں کے ساتھ۔

۲۵۱۹- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ حَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْنَا شَهْرًا قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا. البخاری (۱۹۱۰-۵۲۰۲) ابن ماجہ (۲۰۶۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم کھائی کہ آپ بعض ازواج کے پاس ایک ماہ تک نہیں جائیں گے جب انتیس دن گزر گئے تو آپ صبح یا شام کو ان کے پاس گئے آپ سے کہا گیا کہ اے اللہ کے نبی! آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ایک ماہ تک ہمارے پاس نہیں آئیں گے' آپ نے جواب دیا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۲۵۲۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ (۲۵۱۹)

ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے۔

۲۵۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرَى فَقَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إِصْبَعًا.

نسائی (۲۱۳۴-۲۱۳۵-۲۱۳۶) ابن ماجہ (۱۶۵۶)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا مہینہ اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے اور تیسری بار ایک انگلی کم کر لی۔

۲۵۲۲- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا مَرَّةً. وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہینہ ایسا' ایسا اور ایسا ہوتا ہے دس' دس اور نو۔
ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

بن المهزاز حدثنا علي بن الحسن بن شقيق و سلمة بن سليمان قالا انا عبد الله يعني ابن المبارك اخبرنا اسمعيل بن ابي خالد في هذا الاسناد بمعنى حديثهما.

سابقہ (۲۵۲۱)

۵-باب بيان ان لكل بلد رؤيتهم وانهم اذا راوا الهلال ببلد لا يثبت حكمه لما بعد عنهم

ہر ایک شہر میں اسی جگہ کی رویت ہلال معتبر ہونے کا بیان

۲۵۲۳- حدثنا يحيى بن يحيى و يحيى بن ايوب و قتيبة و ابن حجر قال يحيى بن يحيى انا و قال الاخرون حدثنا اسمعيل وهو ابن جعفر عن محمد وهو ابن ابي حرملة عن كريب ان ام الفضل بنت الحارث رضي الله عنها بعثته الى معاوية بالشام قال فقدمت الشام فقضيت حاجتها واستهل علي رمضان وانا بالشام فرايت الهلال ليلة الجمعة ثم قدمت المدينة في اخر الشهر فسالني عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما ثم ذكر الهلال فقال متى رايتم الهلال فقلت رايناه ليلة الجمعة فقال انت رايته فقلت نعم وراه الناس وصاموا وصام معاوية رضي الله تعالى عنه فقال لكنا رايناه ليلة السبت فلا نزال نصوم حتى نكمل ثلثين او نراه فقلت الا تكتفي برؤية معاوية وصيامه فقال لا هكذا امرنا رسول الله ﷺ وشك يحيى بن يحيى في نكتفي او تكتفي.

ابوداود (۲۳۳۲) الترمذی (۶۹۳) النسائی (۲۱۱۰)

کریب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں حضرت امیر معاویہ کے پاس ملک شام میں بھیجا' کریب کہتے ہیں کہ میں ملک شام گیا اور ان کا کام انجام کو پہنچایا اور شام ہی میں ہلال رمضان نمودار ہو گیا اور میں نے جمعہ کی شب چاند دیکھا' پھر رمضان کے آخر میں میں مدینہ منورہ آیا' جب چاند کا تذکرہ چھڑا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت کیا تم نے چاند کب دیکھا ہے؟ میں نے کہا ہم نے جمعہ کی شب چاند دیکھا تھا' انہوں نے کہا تم نے خود چاند دیکھا تھا؟ میں نے کہا ہاں! اور لوگوں نے بھی چاند دیکھا اور انہوں نے بھی روزہ رکھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا' حضرت ابن عباس نے کہا لیکن ہم نے تو چاند ہفتہ کی شب دیکھا ہے اور ہم تو تیس روزے پورے کریں گے یا ہم چاند دیکھ لیں۔ میں نے کہا کیا آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے روزے رکھنے اور چاند دیکھنے کو کافی نہیں قرار دیتے حضرت ابن عباس نے کہا نہیں' رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی طرح حکم دیا ہے۔

٦-باب بيان انه لا اعتبار بكبر الهلال و صغره وان الله تعالى امده للرؤية فان غم فليكمل ثلثون

چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں ہے

۲۵۲٤- حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة حدثنا محمد بن فضيل عن حصين عن عمرو بن مرة عن ابي البختري قال خرجنا للعمرة فلما نزلنا ببطن نخلة تراءينا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلث وقال بعض القوم هو ابن

ابوالبختری بیان کرتے ہیں کہ ہم عمرہ کے لیے گئے جب ہم وادی بطن نخلہ میں پہنچے تو ہم نے چاند دیکھنا شروع کیا۔ بعض لوگوں نے کہا یہ تیسری رات کا چاند ہے بعض لوگوں نے کہا یہ دوسری کا چاند ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر ہماری حضرت

نَخْلَةَ قَالَ لَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قَالَ فَقُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللهَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٥٦٦١)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی اور ان سے ہم نے ذکر کیا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے بعض نے کہا یہ تیسری رات کا چاند ہے اور بعض نے کہا دوسری رات کا چاند ہے' انہوں نے کہا تم نے کس رات کو چاند دیکھا تھا؟ ہم نے کہا فلاں فلاں رات کو۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دیکھنے کے لیے اسے بڑھا دیا' وہ حقیقت میں اسی رات کا چاند ہے جس رات تم نے اسے دیکھا ہے۔

٢٥٢٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ قَالَ أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ. مسلم تحفۃ الاشراف (٥٦٦١)

ابو البختری بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ذات عرق میں رمضان کا چاند دیکھا' ہم نے حضرت ابن عباس کے پاس چاند کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے ایک آدمی بھیجا تو حضرت ابن عباس نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چاند کو دیکھنے کے لیے بڑھا دیا اگر مطلع ابر آلود ہو تو گنتی (تیس دن) پوری کرو۔

٧- بَابُ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ ﷺ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ

عید کے دو مہینے ناقص نہیں ہوتے

٢٥٢٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ. بخاری (١٩١٢-١٩١٣) ابو داؤد (٢٣٢٣) الترمذی (٦٩٢) ابن ماجہ (١٦٥٩)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عید کے دو مہینے ناقص نہیں ہوتے ایک رمضان کا دوسرا ذوالحجہ کا۔

٢٥٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ وَخَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ فِي حَدِيثِ خَالِدٍ شَهْرَا عِيدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ. سابقہ (٢٥٢٦)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عید کے دو مہینے ناقص نہیں ہوتے' خالد کی روایت میں ہے عید کے دو مہینے رمضان اور ذوالحجہ کے۔

ف: یعنی ان کا اجر اور ثواب کم نہیں ہوتا۔

٨- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدُّخُولَ فِي الصَّوْمِ يَحْصُلُ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ وَأَنَّ لَهُ الْأَكْلَ وَغَيْرَهُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَبَيَانِ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِي تَتَعَلَّقُ بِهِ الْأَحْكَامُ مِنَ الدُّخُولِ فِي الصَّوْمِ وَدُخُولِ وَقْتِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ الْفَجْرُ الثَّانِي وَيُسَمَّى الصَّادِقَ وَالْمُسْتَطِيرَ وَأَنَّهُ لَا أَثَرَ لِلْفَجْرِ الْأَوَّلِ فِي الْأَحْكَامِ وَهُوَ الْفَجْرُ الْكَاذِبُ الْمُسْتَطِيلُ بِاللَّامِ كَذَنَبِ السِّرْحَانِ وَهُوَ الذِّئْبُ

طلوع فجر سے روزے کا شروع اور طلوع فجر تک سحری کھانے کا جواز

٢٥٢٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لَهُ عَدِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِي عِقَالَيْنِ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ أَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيضٌ إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ.

البخاری (۱۹۱۶-۴۵۰۹) ابوداؤد (۲۳۴۹) الترمذی (۲۹۷۱)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز نہ ہو جائے یعنی فجر نہ ہو جائے تو عدی نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے تکیے کے نیچے سیاہ اور سفید رنگ کی دو رسیاں رکھ لی ہیں اور ان کی وجہ سے میں رات اور دن میں امتیاز کر لیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا تکیہ بہت چوڑا ہے (جس کے نیچے رات اور دن آ جاتے ہیں) کالے اور سفید دھاگے سے دن اور رات مراد ہیں۔

٢٥٢٩- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ خَيْطًا أَبْيَضَ وَخَيْطًا أَسْوَدَ فَيَأْكُلُ حَتَّى يَسْتَبِينَهُمَا حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْفَجْرِ فَبَيَّنَ ذٰلِكَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۴۷۴۱)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز نہ ہو جائے تو ایک صاحب سفید دھاگا اور کالا دھاگا لے لیتے اور اس وقت تک کھاتے رہتے جب تک ان میں فرق نہ ظاہر ہو جاتا' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے من الفجر کا لفظ نازل فرمایا اور بیان فرمایا (کہ سیاہ اور سفید دھاگے سے مراد دن اور رات ہیں)۔

٢٥٣٠- وحدثني محمد بن سهل التميمي وأبو بكر بن إسحاق قالا نا ابن أبي مريم أخبرنا أبو غسان حدثني أبو حازم عن سهل بن سعد قال لما نزلت هذه الآية وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الأبيض قال كان الرجل إذا أراد الصوم ربط أحدكم في رجليه الخيط الأسود والخيط الأبيض فلا يزال يأكل ويشرب حتى يتبين له رئيهما فأنزل الله بعد ذلك من الفجر فعلموا إنما يعني بذلك الليل والنهار. البخاري (١٩١٧-٤٥١١)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ:) اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز نہ ہو تو جب کوئی شخص روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو وہ اپنے پیروں میں دو دھاگے باندھ لیتا۔ ایک سفید اور دوسرا سیاہ اور اس وقت تک کھاتا رہتا جب تک اس پر ان کا فرق ظاہر نہ ہوتا، پھر اللہ تعالیٰ نے من الفجر کا لفظ نازل فرمایا پھر معلوم ہوا کہ دھاگے سے مراد رات اور دن ہے۔

٢٥٣١- حدثنا يحيى بن يحيى ومحمد بن رمح قالا أخبرنا الليث ح وحدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن عبد الله رضي الله تعالى عنه عن رسول الله ﷺ أنه قال إن بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى تسمعوا تأذين ابن أم مكتوم. الترمذي (٢٠٣) النسائي (٦٣٧)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں لہٰذا تم ابن ام مکتوم کی اذان تک کھاتے پیتے رہا کرو۔

٢٥٣٢- وحدثني حرملة بن يحيى أخبرنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله ﷺ يقول إن بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى تسمعوا أذان ابن أم مكتوم. مسلم تحفة الاشراف (٧٠١١)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلال رات کے وقت اذان دیتے ہیں تم عبداللہ ابن ام مکتوم کی اذان تک کھاتے پیتے رہا کرو۔

٢٥٣٣- حدثنا ابن نمير حدثنا أبي حدثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال كان لرسول الله ﷺ مؤذنان بلال وابن أم مكتوم الأعمى فقال رسول الله ﷺ إن بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن أم مكتوم قال ولم يكن بينهما إلا أن ينزل هذا ويرقى هذا. مسلم تحفة الاشراف (٨٠٠٦)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دو مؤذن تھے بلال اور ابن ام مکتوم جو نابینا تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رات کو اذان دیتے ہیں۔ تم ابن ام مکتوم کے اذان دینے تک کھاتے پیتے رہو۔ راوی کہتے ہیں اور ان کے اذان دینے میں یہ فرق تھا کہ وہ اترتے تھے اور یہ چڑھتے تھے۔

٢٥٣٤- وحدثنا ابن نمير حدثنا أبي حدثنا عبيد الله حدثنا القاسم عن عائشة عن النبي ﷺ بمثله.

ایک اور سند کے ساتھ ایسی ہی روایت حضرت عائشہ سے مروی ہے۔

سابقہ (٨٤٢)

٢٥٣٥- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا أبو أسامة ح وحدثنا إسحق أخبرنا عبدة ح وحدثنا ابن مثنى حدثنا حماد بن مسعدة كلهم عن عبيد الله بالإسنادين كليهما نحو حديث ابن نمير. ساجد(٨٤٢)

ایک دیگر سند سے بھی حسب سابق روایت منقول ہے۔

٢٥٣٦- حدثنا زهير بن حرب حدثنا إسماعيل بن إبراهيم عن سليمان التيمي عن أبي عثمان عن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لا يمنعن أحدا منكم أذان بلال أو قال نداء بلال من سحوره فإنه يؤذن أو قال ينادي بليل ليرجع قائمكم ويوقظ نائمكم وقال ليس أن يقول هكذا وهكذا وصوب يده ورفعها حتى يقول هكذا وفرج بين إصبعيه. البخاري(٦٢١-٥٢٩٨-٧٢٤٧) ابوداود(٢٣٤٧) النسائي(٦٤٠-٢١٦٩) ابن ماجه(١٦٩٦)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال کی اذان کے سبب تم میں سے کوئی شخص سحری کھانے سے نہ رکے کیوں کہ وہ اس لیے اذان دیتے ہیں تا کہ نماز میں مشغول شخص سحری کھانے کے لیے چلا جائے اور سویا ہوا شخص بیدار ہو جائے اور صبح وہ نہیں ہے جو اس اس طرح ہے آپ نے ہاتھوں کو سیدھا کر کے اوپر کی جانب اشارہ کیا تھا اور فرمایا: حتیٰ کہ اس طرح ہو جائے اور آپ نے انگلیوں کو کھول دیا۔

٢٥٣٧- وحدثناه ابن نمير حدثنا أبو خالد يعني الأحمر عن سليمان التيمي بهذا الإسناد غير أنه قال إن الفجر ليس الذي يقول هكذا وجمع أصابعه ثم نكسها إلى الأرض ولكن الذي يقول هكذا ووضع المسبحة على المسبحة ومد يديه. ساجد(٢٥٣٦)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: فجر وہ نہیں جو ایسی ہو اور آپ نے سب انگلیوں کو ملا کر زمین کی طرف جھکایا اور فرمایا (فجر وہ ہے) جو اس طرح ہو انگشت شہادت کو انگشت شہادت پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو پھیلایا۔

٢٥٣٨- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا معتمر بن سليمان ح وحدثنا إسحق بن إبراهيم أخبرنا جرير والمعتمر بن سليمان كلاهما عن سليمان التيمي بهذا الإسناد وانتهى حديث المعتمر عند قوله ينبه نائمكم ويرجع قائمكم وقال إسحق قال جرير في حديثه وليس أن يقول هكذا يعني الفجر هو المعترض وليس بالمستطيل. ساجد(٢٥٣٦)

ایک اور سند سے روایت ہے جس میں ہے بلال کی اذان اس لیے ہوتی ہے کہ نماز پڑھنے والا رک جائے اور سونے والا بیدار ہو جائے۔ جریر کی روایت میں ہے صبح ایسی نہیں ہے یعنی چوڑائی میں ہے لمبائی میں نہیں۔

٢٥٣٩- حدثنا شيبان بن فروخ حدثنا عبد الوارث عن عبد الله بن سوادة القشيري حدثني والدي أنه سمع سمرة بن جندب رضي الله تعالى عنه يقول سمعت محمدا ﷺ يقول لا يغرن أحدكم نداء بلال من السحور ولا هذا البياض حتى يستطير.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص سحری کے وقت بلال کی اذان سے دھوکا نہ کھائے اور نہ اس سفیدی سے جب تک وہ پھیل نہ جائے۔

ابوداود(٢٣٤٦) الترمذي(٧٠٦) النسائي(٢١٧٠)

۲۵٤۰- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ لِعَمُودِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَسْتَطِيرَ. سابقہ (۲۵۳۹)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں کوئی شخص بلال کی اذان سے دھوکا نہ کھائے نہ اس سفیدی سے جو صبح کے وقت ستون کی طرح ہوتی ہے جب تک وہ پھیل نہ جائے۔

۲۵٤۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الْمُسْتَطِيلُ هٰكَذَا حَتّٰى يَسْتَطِيرَ هٰكَذَا وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَالَ يَعْنِي مُعْتَرِضًا.

سابقہ (۲۵۳۹)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بلال کی اذان سے دھوکا کھائے نہ افق کی لمبی سفیدی سے جب تک وہ پھیل نہ جائے۔

۲۵٤۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَوَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ أَوْ قَالَ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ. سابقہ (۲۵۳۹)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بلال کی اذان سے دھوکا کھائے نہ اس سفیدی سے حتیٰ کہ فجر ظاہر ہو جائے۔

۲۵٤۳- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ هٰذَا. سابقہ (۲۵۳۹)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔۔۔۔۔پھر حسب سابق روایت ہے۔

۹- بَابُ فَضْلِ السَّحُورِ وَاسْتِحْبَابِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَتَعْجِيلِ الْفِطْرِ

سحری کی فضیلت اور استحباب

۲۵٤٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً.

الترمذي (۷۰۸) النسائي (۲۱٤٥)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

٢٥٤٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ. ابوداؤد(٢٣٤٣) الترمذي(٧٠٩) النسائي(٢١٦٥)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں صرف سحری کھانے کا فرق ہے۔

٢٥٤٦- وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ ح وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.
سابقہ(٢٥٤٥)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٢٥٤٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ خَمْسِينَ آيَةً.
البخاري(٥٧٥-١٩٢١) الترمذي(٧٠٣-٧٠٤) النسائي(٢١٥٤-٢١٥٥) ابن ماجه(١٦٩٤)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر ہم نماز کے لیے کھڑے ہو گئے (راوی کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے کہا پچاس آیات (کے پڑھنے کے برابر)۔

٢٥٤٨- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.
سابقہ(٢٥٤٧)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٢٥٤٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ. ابن ماجه(١٦٩٧)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ جب تک روزہ جلد افطار کرتے رہیں گے خیر پر رہیں گے۔

٢٥٥٠- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. الترمذي(٦٩٩)

ایک اور سند سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٢٥٥١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى

ابو عطیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے ہم نے عرض کیا: اے ام المؤمنین! محمد ﷺ کے دو اصحاب میں سے ایک جلد روزہ افطار

عائشة فقلنا يا أم المؤمنين رجلان من أصحاب محمد ﷺ أحدهما يعجل الإفطار ويعجل الصلوة والآخر يؤخر الإفطار ويؤخر الصلوة قالت أيهما الذي يعجل الإفطار ويعجل الصلوة قال قلنا عبد الله يعني ابن مسعود قالت كذلك كان يصنع رسول الله ﷺ زاد أبو كريب والآخر أبو موسى. ابوداؤد(٢٣٥٤)الترمذي(٧٠٢) النسائي(٢١٥٧-٢١٥٨-٢١٥٩-٢١٦٠)

کر کے جلد نماز پڑھتے ہیں دوسرے تاخیر سے روزہ افطار کر کے تاخیر سے نماز پڑھتے ہیں' ام المومنین نے پوچھا وہ کون ہے جو جلد افطار کرتا اور جلد نماز پڑھتا ہے؟ ہم نے عرض کیا وہ حضرت عبداللہ بن مسعود ہیں' حضرت عائشہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا بھی یہی معمول تھا۔ ابو کریب کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ دوسرے صاحب حضرت ابوموسیٰ ہیں۔

٢٥٥٢- وحدثنا أبو كريب أخبرنا ابن أبي زائدة عن الأعمش عن عمارة عن أبي عطية قال دخلت أنا ومسروق على عائشة رضي الله تعالى عنها فقال لها مسروق رجلان من أصحاب محمد ﷺ كلاهما لا يألو عن الخير أحدهما يعجل المغرب والإفطار والآخر يؤخر المغرب والإفطار فقالت من يعجل المغرب والإفطار قال عبد الله فقالت هكذا كان رسول الله ﷺ يصنع. ماجه(٢٥٥١)

ابو عطیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے مسروق نے عرض کیا محمد ﷺ کے دو اصحاب ہیں نیکی اور بھلائی میں دونوں کوشش کرتے۔ ان میں سے ایک مغرب کی نماز اور افطار میں جلدی کرتے ہیں' دوسرے مغرب اور افطار میں تاخیر کرتے ہیں انہوں نے پوچھا ان میں سے مغرب کی نماز اور افطار میں جلدی کون کرتا ہے؟ مسروق نے کہا عبداللہ بن مسعود! حضرت عائشہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

١٠- باب بيان وقت انقضاء الصوم وخروج النهار

روزہ پورے ہونے کا وقت

٢٥٥٣- حدثنا يحيى بن يحيى وأبو كريب وابن نمير واتفقوا في اللفظ قال يحيى أخبرنا أبو معاوية وقال ابن نمير حدثنا أبي وقال أبو كريب حدثنا أبو أسامة جميعا عن هشام بن عروة عن أبيه عن عاصم بن عمر عن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ إذا أقبل الليل وأدبر النهار وغابت الشمس فقد أفطر الصائم لم يذكر ابن نمير فقد.

البخاري(١٩٥٤)ابوداؤد(٢٣٥١)الترمذي(٦٩٨)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات آ جائے دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار کو روزہ افطار کر لینا چاہیے۔

٢٥٥٤- وحدثنا يحيى بن يحيى أخبرنا هشيم عن أبي إسحاق الشيباني عن عبد الله بن أبي أوفى رضي الله تعالى عنه قال كنا مع رسول الله ﷺ في سفر في شهر رمضان فلما غابت الشمس قال يا فلان انزل فاجدح لنا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کے ماہ میں سفر کر رہے تھے' جب سورج غروب ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو! اس

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَهُنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ. البخاری (۱۹٤۱-۱۹۵۵-۱۹۵٦-۱۹۵۸-۵۲۹۷) ابوداؤد (۲۳۵۲)

نے کہا یا رسول اللہ! ابھی تو دن ہے آپ نے فرمایا اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو! وہ اترے اور ستو گھول کر آپ کی خدمت میں لائے نبی کریم ﷺ نے ستو پئے پھر آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: جب سورج اس سمت میں ڈوب جائے اور رات اس سمت سے آجائے تو روزہ دار کو روزہ کھول دینا چاہیے۔

۲۵۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا نَهَارًا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ. سابقہ (۲۵۵٤)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب سورج غروب ہوگیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا: اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو! اس نے کہا یا رسول اللہ! اگر آپ شام ہونے دیں! آپ نے فرمایا اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو! اس نے کہا ابھی تو دن ہے (یہ کہہ کر) وہ اترے اور ستو گھولے آپ نے ستو پیے اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: جب تم دیکھو کہ رات اس طرف سے آگئی ہے تو روزہ دار کو روزہ افطار کر لینا چاہیے۔

۲۵۵٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادِ بْنِ عَوَّامٍ. سابقہ (۲۵۵٤)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ روزے سے تھے جب سورج غروب ہوگیا تو آپ نے فرمایا: اے فلاں اتر کر ہمارے لیے ستو گھولو! بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۲۵۵۷- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادٍ وَعَبْدِ الْوَاحِدِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَا قَوْلُهُ وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَهُنَا إِلَّا فِي رِوَايَةِ هُشَيْمٍ وَحْدَهُ.

سابقہ (۲۵۵٤)

ایک اور سند سے بھی بعض الفاظ کی کمی سے یہ روایت منقول ہے۔

۱۱- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ

صوم وصال کی ممانعت

٢٥٥٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى.

البخاری (١٩٦٢) ابوداؤد (٢٣٦٠)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وصال (بغیر افطار کے روزے پر روزہ رکھنا) منع فرمایا' صحابہ نے عرض کیا آپ تو وصال کرتے ہیں؟ (یعنی بغیر افطار کے روزے پر روزہ رکھتے ہیں) آپ نے فرمایا: میں تمہاری مثل نہیں ہوں' مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

٢٥٥٩- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاصَلَ فِي رَمَضَانَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَنَهَاهُمْ قِيلَ لَهُ أَنْتَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى.

مسلم تحفۃ الاشراف (٧٩٦٥)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں وصال کیا (بغیر افطار کے روزے رکھے) صحابہ نے بھی وصال شروع کر دیا' آپ نے انہیں منع فرمایا' انہوں نے عرض کیا آپ بھی تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہاری مثل نہیں ہوں' مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

٢٥٦٠- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ رَمَضَانَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٧٥٧٥)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے لیکن اس میں رمضان کا ذکر نہیں ہے۔

٢٥٦١- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا. البخاری (٦٨٥١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا۔ صحابہ میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ بھی تو مسلسل روزے رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں مجھ جیسا کون ہے؟ میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ جب اس کے باوجود صحابہ وصال سے نہیں رکے تو آپ نے ان کے ساتھ ایک دن بغیر افطار کے روزہ رکھا۔ پھر دوسرے دن بغیر افطار کے روزہ رکھا' پھر تیسرے دن اسی طرح روزہ رکھا' پھر انہوں نے چاند دیکھ لیا۔ آپ نے فرمایا اگر چاند ابھی نظر نہ آتا تو میں اور زیادہ وصال کرتا۔ گویا کہ آپ نے ان کے باز نہ آنے پر اظہار ناراضگی فرمایا۔

٢٥٦٢- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: وصال کے روزے نہ رکھو! صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم اس معاملہ میں مجھ جیسے نہیں ہو' میں اس حال

كُنْتُمْ فِي ذَلِكَ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَاكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۹۱۶)

میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے تم وہ کام کیا کرو جو آسانی سے کر سکو۔

۲۵۶۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاكْلَفُوا مَا لَكُمْ بِهِ طَاقَةٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۰۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسب سابق روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ ہے کہ جس کام کی تمہیں طاقت ہو وہی کیا کرو۔

۲۵۶۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۴۳۱)

ایک اور سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ سے مثل سابق روایت ہے۔

۲۵۶۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ أَيْضًا حَتَّى كُنَّا رَهْطًا فَلَمَّا حَسَّ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّا خَلْفَهُ جَعَلَ يَتَجَوَّزُ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَهُ فَصَلَّى صَلَاةً لَا يُصَلِّيهَا عِنْدَنَا قَالَ قُلْنَا لَهُ حِينَ أَصْبَحْنَا أَفَطِنْتَ لَنَا اللَّيْلَةَ فَقَالَ نَعَمْ ذَاكَ الَّذِي حَمَلَنِي عَلَى الَّذِي صَنَعْتُ قَالَ فَأَخَذَ يُوَاصِلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَذَاكَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَأَخَذَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يُوَاصِلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا بَالُ رِجَالٍ يُوَاصِلُونَ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي أَمَا وَاللَّهِ لَوْ تَمَادَّ لِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ.

البخاری (۷۲۴۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان میں رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے میں آ کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا' ایک اور شخص آیا اور وہ بھی آ کر کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ ہماری ایک جماعت ہو گئی جب نبی ﷺ نے یہ محسوس کیا کہ میں آپ کے پیچھے ہوں تو آپ نے نماز میں تخفیف کرنی شروع کر دی' پھر آپ گھر تشریف لے گئے اور ایسی نماز پڑھی جیسی آپ ہمارے ساتھ نہیں پڑھتے تھے' جب صبح ہوئی تو ہم نے آپ سے عرض کیا: کیا آپ کو رات ہمارا پتا چل گیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اسی وجہ سے میں نے وہ سب کیا جو کیا تھا' حضرت انس نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال رکھنے شروع کر دیے اور وہ مہینہ کا آخر تھا' بعض صحابہ نے بھی صوم وصال رکھنے شروع کر دیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ صوم وصال کیوں رکھ رہے ہیں؟ تم لوگ میری مثل نہیں ہو' سنو خدا کی قسم! اگر یہ مہینہ لمبا ہوتا تو میں اس قدر صوم وصال رکھتا کہ یہ ضدی لوگ اپنی ضد چھوڑ دیتے۔

۲۵۶۶- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ وَاصَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي آخِرِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَوْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ رمضان کے آخر میں صوم وصال رکھے' بعض صحابہ نے بھی صوم وصال رکھنے شروع کر دیے' جب نبی ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا: اگر یہ مہینہ لمبا ہوتا تو

مُدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصَلْنَا وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي أَوْ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي. البخاري (٧٢٤١)

میں اس قدر وصلی روزے رکھتا کہ ضد کرنے والے اپنی ضد چھوڑ دیتے آپ نے فرمایا لاریب تم میری مثل نہیں ہو یا فرمایا: لاریب میں تمہاری مثل نہیں ہوں' میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

٢٥٦٧- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ نَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي. البخاري (١٩٦٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے بطور شفقت صحابہ کو وصال کے روزوں سے منع فرمایا صحابہ نے عرض کیا: آپ بھی تو وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں' مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔

١٢- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلَى مَنْ لَمْ تُحَرِّكْ شَهْوَتَهُ

روزے میں (اپنی بیوی کا) بوسہ لینا حرام نہیں ہے بشرطیکہ جذبات پر قابو ہو

٢٥٦٨- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ إِحْدَى نِسَائِهِ ثُمَّ تَضْحَكُ. مسلم تحفة الاشراف (١٦٩٣٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج میں سے کسی کا بوسہ لیتے تھے' یہ فرما کر حضرت عائشہ ہنستی تھیں۔

ف: یہ واقعہ حضرت عائشہ نے اپنے بھانجے سے بیان کیا ہے' ہنسنے کا سبب اس بات پر تعجب تھا کہ مسئلہ بتلانے کے لیے انہیں یہ ذکر کرنا پڑا۔

٢٥٦٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ نَعَمْ. مسلم تحفة الاشراف (١٧٤٨٦)

سفیان کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمان بن قاسم سے پوچھا کیا تمہارے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ روزے میں ان کا بوسہ لیا کرتے تھے؟ عبدالرحمان کچھ دیر چپ رہے پھر کہا: ہاں!

ف: اس سے مقصود یہ تھا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ روزے میں اپنی بیوی کے ساتھ یہ عمل فی نفسہ جائز ہے۔

٢٥٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ. ابن ماجه (١٦٨٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے میں میرا بوسہ لیتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کو جس طرح اپنے جذبات پر قابو تھا تم میں سے کون شخص اس طرح اپنے جذبات کو کنٹرول کر سکتا ہے؟

۲۵۷۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلٰكِنَّهُ اَمْلَكُكُمْ لِاِرْبِهِ.

ابوداؤد (۲۳۸۲) الترمذی (۷۲۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے میں (اپنی ازواج کا) بوسہ لیتے اور روزے میں (کسی زوجہ کو) چمٹا لیتے' لیکن حضور ﷺ تم سب سے زیادہ اپنے جذبات پر قابو رکھنے والے تھے۔

ف: یعنی تم اگر ایسا کرو گے تو ہو سکتا ہے کہ جذبات سے بے قابو ہو کر عمل تزویج کر گذرو جو روزے میں حرام ہے۔

۲۵۷۲- وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهِ. سابقہ (۲۵۷۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے میں (اپنی کسی زوجہ کا) بوسہ لیا کرتے تھے اور اور حضور تم سب سے زیادہ اپنے جذبات پر قابو رکھنے والے تھے۔

۲۵۷۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ. سابقہ (۲۵۷۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے میں (اپنی کسی زوجہ کو) چمٹا لیتے تھے۔

۲۵۷۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَ مَسْرُوْقٌ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْنَا لَهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنَّهُ كَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهِ اَوْ مِنْ اَمْلَكِكُمْ لِاِرْبِهِ شَكَّ اَبُوْ عَاصِمٍ. ابن ماجہ (۱۶۷۸)

اسود کہتے ہیں: میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے استفسار کیا' کیا رسول اللہ ﷺ روزے میں (کسی زوجہ کو) چمٹا لیتے تھے؟ فرمایا ہاں! لیکن حضور تم سب سے زیادہ اپنے جذبات پر قابو رکھنے والے تھے یا فرمایا تم میں سے کون آپ کی طرح جذبات پر قابو رکھنے والا ہے؟

۲۵۷۵- وَحَدَّثَنِيْهِ يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَ مَسْرُوْقٍ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَسْاَلَانِهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

سابقہ (۲۵۷۴)

ایک اور سند سے حسب سابق روایت ہے۔

۲۵۷۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے میں ان کا بوسہ لیا کرتے تھے۔

أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ. مسلم تحفة الاشراف (١٦٣٧٩)

٢٥٧٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. مسلم تحفة الاشراف (١٦٣٧٩)

ایک اور سند کے ساتھ حسب سابق روایت ہے۔

٢٥٧٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ.

ابوداؤد (٢٣٨٣) الترمذی (٧٢٧) ابن ماجه (١٦٨٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے کے مہینہ میں بوسہ لیا کرتے تھے۔

٢٥٧٩- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ. سابقه (٢٥٧٨)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں روزے میں بوسہ لیا کرتے تھے۔

٢٥٨٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

مسلم تحفة الاشراف (١٧٤١٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے میں بوسہ لیا کرتے تھے۔

٢٥٨١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

ابن ماجه (١٦٨٥)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے میں بوسہ لیا کرتے تھے۔

٢٥٨٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقه (٢٥٨١)

ایک اور سند سے بھی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی حسب سابق روایت ہے۔

٢٥٨٣- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا روزہ دار بوسہ لے

سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَيُقَبِّلُ الصَّائِمُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَلْ هٰذِهٖ لِأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَخْشَاكُمْ لَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٠٦٨٣)

ف: حضرت عمر بن ابی سلمہ حضرت ام سلمہ کے بیٹے تھے۔

سکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ مسئلہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو! حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا کرتے ہیں' انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے ذنب کی مغفرت کر دی ہے' رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: سنو! خدا کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔

١٣- بَابُ صِحَّةِ صَوْمِ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ

حالتِ جنابت میں اگر فجر ہو جائے تو روزہ صحیح ہے

٢٥٨٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ فِي قَصَصِهٖ مَنْ أَدْرَكَهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فَلَا يَصُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ لِأَبِيهِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَسَأَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَكِلْتَاهُمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى مَرْوَانَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَرْوَانُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا ذَهَبْتَ إِلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ قَالَ فَجِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَأَبُو بَكْرٍ حَاضِرُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا أَعْلَمُ ثُمَّ رَدَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُولُ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَرَجَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

ابو بکر کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی روایات میں بیان کرتے ہیں کہ جو شخص جنبی حالت میں صبح اٹھے وہ روزہ نہ رکھے' میں نے اس کا اپنے والد عبدالرحمان بن حارث سے ذکر کیا۔ انہوں نے اس کا انکار کیا پھر میں اور عبدالرحمان' حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کے پاس گئے۔ عبدالرحمان نے ان سے یہ مسئلہ پوچھا' ان دونوں نے فرمایا: نبی ﷺ بغیر احتلام کے حالِ جنابت میں صبح اٹھتے اور روزے کی نیت کر لیتے تھے' ابو بکر کہتے ہیں پھر ہم مروان کے پاس گئے اور اس سے اس بات کا ذکر کیا' مروان نے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور حضرت ابو ہریرہ کے پاس جاؤ اور ان کے قول کی تردید کرو' ہم ابو ہریرہ کے پاس گئے اور اس موقع پر راوی ابو بکر بھی تھے' عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ سے ماجرا بیان کیا' حضرت ابو ہریرہ نے کہا: کیا ان دونوں نے یہ کہا ہے؟ عبدالرحمان نے کہا ہاں! حضرت ابو ہریرہ نے کہا وہ دونوں اس بات کو زیادہ جانتی ہیں' پھر حضرت ابو ہریرہ نے کہا میں نے یہ قول فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا تھا' نبی ﷺ سے نہیں سنا تھا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ نے اس قول سے رجوع کر لیا' ابن جریج کہتے ہیں میں نے عبدالملک سے پوچھا کیا ان دونوں نے رمضان کے روزے کے بارے میں یہ حدیث بیان کی تھی؟ انہوں نے کہا آپ بغیر احتلام کے حالِ جنابت میں صبح اٹھتے

تَعَالٰی عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ أَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ كَذٰلِكَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ.

(البخاری (۱۹۲۵-۱۹۲٦) ابوداؤد (۲۳۸۸) الترمذی (۷۷۹))

اور روزہ کی نیت کر لیتے۔

۲۵۸۵- وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَ يَصُوْمُ. (البخاری (۱۹۳۰))

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ بغیر احتلام کے حال جنابت میں رمضان میں صبح کو اٹھتے پھر غسل کر کے روزے کی نیت کر لیتے۔

۲۵۸٦- حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَرْوَانَ أَرْسَلَهُ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَسْأَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا أَ يَصُوْمُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ لَا حُلُمٍ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِيْ.

(سابقہ (۲۵۸٤))

ابوبکر کہتے ہیں کہ مروان نے انہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا جو شخص حالِ جنابت میں صبح کو اٹھے آیا وہ روزہ رکھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ صبح کو اٹھتے درآں حالیکہ آپ جماع سے جنبی ہوتے تھے نہ کہ احتلام سے پھر آپ کچھ کھاتے پیتے نہیں تھے اور نہ (اس) روزے کی قضا کرتے تھے۔

۲۵۸۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا قَالَتَا إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ فِيْ رَمَضَانَ ثُمَّ يَصُوْمُ. (سابقہ (۲۵۸٤))

حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں صبح اٹھتے درآں حالیکہ آپ جماع سے جنبی ہوتے تھے نہ کہ احتلام سے اور آپ روزے کی نیت کر لیتے تھے۔

۲۵۸۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوْبَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيُّ أَبُوْ طُوَالَةَ أَنَّ أَبَا يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَفْتِيْهِ وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُدْرِكُنِي الصَّلٰوةُ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَصُوْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلٰوةُ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَصُوْمُ فَقَالَ لَسْتَ مِثْلَنَا يَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص مسئلہ معلوم کرنے کے لیے آیا درآں حالیکہ وہ بھی دروازے کے پیچھے سے سن رہی تھیں اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں نماز کے وقت اٹھتا ہوں درآں حالیکہ میں جنبی ہوتا ہوں کیا میں (اس وقت) روزہ رکھ سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں بھی نماز کے وقت اٹھتا ہوں درآں حالیکہ میں جنبی ہوتا ہوں اور میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! ہم آپ کی مثل کب ہیں اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے

رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَخْشَاکُمْ لِلّٰهِ وَاَعْلَمَکُمْ بِمَا اَتَّقِیْ. ابوداود (۲۳۸۹)

اگلے پچھلے ذنب کی مغفرت کر دی ہے؟ آپ نے فرمایا: بخدا مجھے یہ امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور جن چیزوں سے بچنا چاہیے ان کا میں تم سب سے زیادہ عالم ہوں۔

۲۵۸۹- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنِ الرَّجُلِ یُصْبِحُ جُنُبًا اَیَصُوْمُ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَیْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ یَصُوْمُ. النسائی (۱۸۳)

سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا وہ شخص روزہ رکھ سکتا ہے جو حالت جنابت میں صبح اٹھے؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بغیر احتلام کے حالِ جنابت میں صبح اٹھے اور پھر روزہ رکھ لیتے تھے۔

۱۴- بَابُ تَغْلِیْظِ تَحْرِیْمِ الْجِمَاعِ فِیْ نَهَارِ رَمَضَانَ عَلَی الصَّائِمِ وَوُجُوْبِ الْکَفَّارَةِ الْکُبْرٰی فِیْهِ وَبَیَانِهَا وَاَنَّهَا تَجِبُ عَلَی الْمُوْسِرِ وَالْمُعْسِرِ وَتَثْبُتُ فِیْ ذِمَّةِ الْمُعْسِرِ حَتّٰی یَسْتَطِیْعَ

روزے میں عمل ازدواج کی حرمت اور کفارے کا وجوب

۲۵۹۰- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَاَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَیْرٍ کُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ قَالَ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ هَلَکْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَمَا اَهْلَکَکَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَی امْرَاَتِیْ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَاُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِیْهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا قَالَ اَفْقَرَ مِنَّا فَمَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا اَهْلُ بَیْتٍ اَحْوَجُ اِلَیْهِ مِنَّا فَضَحِکَ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰی بَدَتْ اَنْیَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَکَ.

البخاری (۱۹۳۶-۱۹۳۷-۲۶۰۰-۵۳۶۸-۶۰۸۷-۶۱۶۴-۶۷۰۹-۶۷۱۱-۶۸۲۱) ابوداود (۲۳۹۰-۲۳۹۱)-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا' آپ نے فرمایا: تجھے کس چیز نے ہلاک کیا؟ اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کے ساتھ رمضان میں عمل ازدواج کر لیا۔ آپ نے فرمایا: کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو متواتر دو ماہ روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں پھر وہ بیٹھ گیا۔ اسی اثناء میں نبی ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرہ آیا' آپ نے اس سے فرمایا اس کو صدقہ کر دو' اس نے کہا مجھ سے زیادہ کوئی ضرورت مند ہے؟ مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی گھر مجھ سے زیادہ محتاج نہیں ہے' نبی ﷺ کھلکھلا کر ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کی مبارک ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں' پھر آپ نے فرمایا: جاؤ جا کر

۲۳۹۲) الترمذی (۷۲٤) ابن ماجہ (۱٦٧١)

اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔

۲۵۹۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّبِيلُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ. سابقہ (۲۵۹۰)

ایک اور سند سے یہ روایت ہے اس میں کھجوروں کے ٹوکرے کا ذکر ہے اور یہ نہیں ہے کہ آپ کھلکھلا کر ہنسے اور آپ کی مبارک ڈاڑھیں دکھائی دینے لگیں۔

۲۵۹۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا. سابقہ (۲۵۹۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رمضان میں (دن کے وقت) اپنی بیوی سے عمل ازدواج کر لیا' پھر رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلے میں مسئلہ دریافت کیا' آپ نے فرمایا: کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو؟ اس نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔

۲۵۹۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. سابقہ (۲۵۹۰)

ایک اور سند سے مروی ہے ایک شخص نے رمضان میں روزہ توڑ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے کفارے کا حکم دیا کہ ایک غلام آزاد کرے' باقی حسب سابق روایت ہے۔

۲۵۹٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ أَوْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا. سابقہ (۲۵۹۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رمضان میں روزہ توڑ لیا' نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

۲۵۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. سابقہ (۲۵۹۰)

ایک اور سند سے بھی حسب سابق روایت ہے۔

۲۵۹٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ احْتَرَقْتُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں تو جل گیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیوں؟ اس نے کہا میں نے رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی سے عمل ازدواج کر لیا' آپ نے فرمایا: صدقہ کرو' صدقہ کرو۔ اس نے کہا میرے پاس

ﷺ فَقَالَ وَطِئْتُ امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ نَهَارًا قَالَ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَجَاءَهُ عَرَقَانِ فِيهِمَا طَعَامٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ.

البخاری (۱۹۳۵-۶۸۲۲) ابوداؤد (۲۳۹٤-۲۳۹۵)

تو کچھ نہیں ہے۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ بیٹھ جائے اسی اثناء میں آپ کے پاس کھانے کے دو ٹوکرے آئے، آپ نے اس کو حکم دیا کہ (ان کو) صدقہ کر دے۔

۲۵۹۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَيْسَ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ وَلَا قَوْلُهُ نَهَارًا. سابقہ (۲۵۹۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا پھر وہی حدیث ہے لیکن اس میں دن کے وقت کا اور صدقہ دینے کے حکم کا ذکر نہیں ہے۔

۲۵۹۸- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْتَرَقْتُ احْتَرَقْتُ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا شَأْنُهُ فَقَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي قَالَ تَصَدَّقْ فَقَالَ وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا لِي شَيْءٌ وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَدَّقْ بِهَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَيْرَنَا فَوَاللَّهِ إِنَّا لَجِيَاعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ فَكُلُوهُ. سابقہ (۲۵۹۶)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس مسجد میں حاضر ہوا اور آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں جل گیا، میں جل گیا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے اپنی بیوی سے عمل ازدواج کر لیا، آپ نے فرمایا صدقہ کرو! اس نے کہا یا نبی اللہ! میرے پاس تو کچھ نہیں ہے اور نہ میں اس پر قادر ہوں، آپ نے فرمایا بیٹھ جا! وہ بیٹھ گیا، ابھی وہ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص دراز گوش ہانکتا ہوا لایا جس پر کھانا لدا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ جلنے والا کہاں گیا؟ وہ شخص کھڑا ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو صدقہ کر دو، اس نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے علاوہ؟ بخدا ہم بھوکے ہیں، ہمارے پاس کچھ نہیں، آپ نے فرمایا تو تم ہی کھالو۔

۱۵- بَابُ جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِلْمُسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ إِذَا كَانَ سَفَرُهُ مَرْحَلَتَيْنِ فَأَكْثَرَ

سفر شرعی میں روزہ رکھنے اور روزہ نہ رکھنے کی رخصت

۲۵۹۹- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال رمضان میں سفر پر گئے جب مقام کدید پر پہنچے تو آپ نے روزہ کھول لیا، اور صحابہ کرام آپ کے ہر نئے سے نئے حکم کی پیروی کرتے تھے۔

حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ ثُمَّ أَفْطَرَ قَالَ وَكَانَ صَحَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَتَّبِعُونَ الْأَحْدَثَ فَالْأَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ.

البخاري(١٩٤٤-٢٩٥٣-٤٢٧٥-٤٢٧٦)النسائي(٢٣١٢)

٢٦٠٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ يَحْيَى قَالَ سُفْيَانُ لَا أَدْرِي مِنْ قَوْلِ مَنْ هُوَ يَعْنِي وَكَانَ يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. سابقه(٢٥٩٩)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے سفیان کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قول کس کا ہے کہ نبی ﷺ کے آخری قول پر عمل کیا جاتا تھا۔

٢٦٠١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَصَبَّحَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ. سابقه(٢٥٩٩)

زہری کہتے ہیں کہ روزہ کھول لینا رسول اللہ ﷺ کا آخری عمل تھا اور رسول اللہ ﷺ کے آخری عمل پر ہی عمل کرنا چاہیے اور زہری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تیرہ رمضان المبارک کی صبح کو مکہ پہنچے تھے۔

٢٦٠٢- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانُوا يَتَّبِعُونَ الْأَحْدَثَ فَالْأَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ وَيَرَوْنَهُ النَّاسِخَ الْمُحْكَمَ. سابقه(٢٥٩٩)

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام آپ کے آخری عمل کی پیروی کرتے تھے اور آپ کے آخری عمل کو ناسخ قرار دیتے تھے۔

٢٦٠٣- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَشَرِبَهُ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَصَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

البخاري(١٩٤٨-٤٢٧٩)ابوداؤد(٢٤٠٤)النسائي(٢٢٩٠)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک میں سفر کیا اور روزہ رکھا' جب مقام عسفان پہنچے تو آپ نے ایک برتن منگایا جس میں پینے کی کوئی چیز تھی اور اس مشروب کو دن میں پیا تا کہ سب لوگ دیکھ لیں۔ پھر آپ نے روزے نہیں رکھے حتیٰ کہ مکہ پہنچ گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (سفر میں) روزے رکھے ہیں اور روزے چھوڑے بھی ہیں جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ چھوڑ دے۔

٢٦٠٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَا تَعِبْ عَلَى مَنْ صَامَ وَلَا عَلَى مَنْ أَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ.

مسلم تحفة الاشراف(٥٧٢٩)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم سفر میں روزہ رکھنے والے کو برا کہتے تھے نہ روزہ نہ رکھنے والے کو۔ رسول اللہ ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا اور نہیں بھی رکھا۔

٢٦٠٥- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ.

الترمذی(٧١٠) النسائی(٢٢٦٢)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ روانہ ہوئے تو آپ نے روزہ رکھا لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا' جب آپ کراع الغمیم پہنچے تو آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگایا' پھر اس کو بلند کیا تاکہ لوگ دیکھ لیں' پھر آپ نے وہ پانی پی لیا' بعد میں آپ کو بتایا گیا کہ کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے' آپ نے فرمایا: یہ لوگ نافرمان ہیں یہ لوگ نافرمان ہیں۔

٢٦٠٦- وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ. سابقہ(٢٦٠٥)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے' اس میں یہ زیادتی ہے کہ آپ سے کہا گیا کہ لوگوں پر روزہ دشوار ہو رہا ہے اور وہ آپ کے عمل کے منتظر ہیں' پھر آپ نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ منگایا۔

٢٦٠٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا لَهُ قَالُوا رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ. البخاری(١٩٤٦) ابوداود(٢٤٠٧) النسائی(٢٢٦١)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار سفر کر رہے تھے' آپ نے دیکھا کہ ایک شخص کے گرد لوگ جمع ہیں اور اس پر سایہ کیا گیا ہے۔ آپ نے پوچھا اسے کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ شخص روزہ دار ہے' اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

٢٦٠٨- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا بِمِثْلِهِ. سابقہ(٢٦٠٧)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت اسی طرح ہے جس میں ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا۔۔۔۔اس کے بعد حسب سابق ہے۔

٢٦٠٩- وَحَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ يَبْلُغُنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَزِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللَّهِ الَّذِي رَخَّصَ لَكُمْ قَالَ فَلَمَّا سَأَلْتُهُ لَمْ يَحْفَظْهُ.

ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو رخصت دی ہے اس پر عمل کرنا تم کو لازم ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ جب میں نے ان سے دوبارہ پوچھا تو ان کو یہ جملہ یاد نہیں تھا۔

سابقہ (۲۶۰۷)

۲۶۱۰- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۴۳۷۶)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سولہ رمضان کو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جہاد میں گئے۔ ہم میں سے کچھ لوگ روزے سے تھے اور کچھ کا روزہ نہیں تھا، روزہ دار نے روزہ چھوڑنے والے کی مذمت کی نہ روزہ چھوڑنے والے نے روزہ دار کی۔

۲۶۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ هَمَّامٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ وَعُمَرَ بْنِ عَامِرٍ وَهِشَامٍ لِثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَشُعْبَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ أَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۴۳۷۶)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اور تاریخ میں راویوں کا اختلاف ہے تیمی، عمرو بن عامر اور ہشام کی روایت میں اٹھارہ تاریخ ہے، سعید کی روایت میں بارہ تاریخ ہے اور شعبہ کی روایت میں سترہ یا انیس تاریخ مذکور ہے۔

ف: آپ مدینہ سے دس تاریخ کو روانہ ہوئے اور مکہ مکرمہ میں انیس تاریخ کو داخل ہوئے کسی نے درمیانی تاریخ ذکر کر دی اور کسی نے آخری۔

۲۶۱۲- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ إِفْطَارُهُ. الترمذی (۷۱۲) النسائی (۲۳۰۹)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک میں سفر کرتے تھے، روزہ دار کے روزہ پر کوئی تنقید کرتا تھا نہ روزہ چھوڑنے والے کے افطار پر۔

۲۶۱۳- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ وَيَرَوْنَ أَنَّ مَنْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک میں جہاد کرتے۔ ہم میں سے کسی کا روزہ ہوتا تھا اور کسی کا نہیں، روزہ دار روزہ چھوڑنے والے کو کچھ کہتا تھا نہ روزہ چھوڑنے والا روزہ دار کو، ان کا یہ خیال تھا کہ جو روزہ کی طاقت رکھتا ہے اور روزہ رکھ لیتا ہے تو یہ بہتر ہے اور جو شخص ضعیف ہے وہ روزہ چھوڑ دیتا ہے تو

وَجَدَ ضَعْفًا فَأَفْطَرَ فَإِنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ.

یہ اچھا ہے۔

الترمذی (۷۱۴) النسائی (۲۳۰۸)

٢٦١٤- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ كُلُّهُمْ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيَصُومُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ فَلَا يَعِيبُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ. النسائی (۲۳۱۰-۲۳۱۱)

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا' پس روزہ دار روزہ رکھتا تھا اور روزہ چھوڑنے والا روزہ چھوڑ دیتا تھا اور کوئی کسی کو برا نہیں کہتا تھا۔

٢٦١٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الصَّوْمِ فِي رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٦٦٩)

حمید کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سفر میں رمضان کے روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا ہے' روزہ دار روزہ چھوڑنے والے کی مذمت کرتا تھا نہ روزہ چھوڑنے والا روزہ دار کی۔

٢٦١٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْتُ فَصُمْتُ فَقَالُوا لِي أَعِدْ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانُوا يُسَافِرُونَ فَلَا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَقِيتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِمِثْلِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٦٨٤)

حمید کہتے ہیں کہ میں سفر پر روانہ ہوا اور روزہ رکھ لیا تو لوگوں نے مجھ سے کہا تم دوبارہ روزہ رکھو میں نے کہا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سفر کرتے تھے تو روزہ دار' روزہ چھوڑنے والے کی مذمت کرتا تھا' نہ روزہ چھوڑنے والا روزہ دار کی۔ پھر میں ابن ابی ملیکہ سے ملا تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی روایت بیان کی۔

١٦- بَابُ أَجْرِ الْمُفْطِرِ فِي السَّفَرِ إِذَا تَوَلَّى الْعَمَلَ

سفر میں روزہ چھوڑنے والے کے اجر کا بیان

٢٦١٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ وَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ قَالَ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے' ہم میں سے بعض روزہ دار تھے اور بعض روزہ چھوڑنے والے' ہم ایک جگہ سخت گرمی میں پہنچے اور ہم میں سب سے زیادہ سایہ حاصل کرنے والا وہ شخص تھا جس کے پاس چادر تھی' ہم میں سے بعض اپنے ہاتھوں سے دھوپ سے بچ رہے تھے' پھر روزہ دار تو گر گئے اور روزہ چھوڑنے والے قائم رہے انہوں نے خیمے نصب کیے اور

البخاری(۲۸۹۰) النسائی(۲۲۸۲)

اونٹوں کو پانی پلایا تو آپ نے فرمایا: آج روزہ چھوڑنے والے اجر لے گئے۔

۲٦۱۸- وحدثنا أبو كريب حدثنا حفص عن عاصم الأحول عن مورق عن أنس رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله ﷺ في سفر فصام بعض وأفطر بعض فتحزم المفطرون وعملوا وضعف الصوام عن بعض العمل قال فقال في ذلك ذهب المفطرون اليوم بالأجر.

سابقہ (۲٦۱۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے نہیں رکھا' روزہ چھوڑنے والے خدمت پر کمربستہ ہو گئے اور روزہ دار کام نہ کر سکے تو آپ نے فرمایا: روزہ چھوڑنے والے اجر لے گئے۔

۲٦۱۹- حدثني محمد بن حاتم حدثنا عبد الرحمن بن مهدي عن معاوية بن صالح عن ربيعة قال حدثني قزعة قال أتيت أبا سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه وهو مكثور عليه فلما تفرق الناس عنه قلت إني لا أسألك عما يسألك هؤلاء عنه سألته عن الصوم في السفر فقال سافرنا مع رسول الله ﷺ إلى مكة ونحن صيام قال فنزلنا منزلا فقال رسول الله ﷺ إنكم قد دنوتم من عدوكم والفطر أقوى لكم فكانت رخصة فمنا من صام ومنا من أفطر ثم نزلنا منزلا آخر فقال إنكم مصبحو عدوكم والفطر أقوى لكم فأفطروا وكانت عزمة فأفطرنا ثم لقد رأيتنا نصوم مع رسول الله ﷺ بعد ذلك في السفر. ابوداؤد(۲٤۰٦)

قزعہ بیان کرتے ہیں میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا درآں حالیکہ ان کے پاس مجمع لگا ہوا تھا' جب ان کے پاس سے لوگ چھٹ گئے تو میں نے کہا میں آپ سے وہ نہیں پوچھوں گا جو یہ لوگ پوچھ رہے تھے۔ میں نے ان سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ کا سفر کیا ہے درآں حالیکہ ہم روزہ دار تھے جب ہم ایک منزل پر پہنچے تو آپ نے فرمایا: اس وقت تم اپنے دشمن کے قریب آ گئے ہو اور اب روزہ نہ رکھنا تمہارے لیے زیادہ قوت بخش ہو گا' اور ہم کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت مل گئی پھر ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے روزہ نہیں رکھا۔ جب ہم دوسری منزل پر پہنچے تو آپ نے فرمایا: تم صبح کو اپنے دشمن کے پاس ہو گے اور روزہ نہ رکھنے سے تمہاری قوت زیادہ ہو گی اس لیے روزہ نہ رکھو آپ کا یہ حکم لازمی تھا لہٰذا ہم نے روزہ نہ رکھا' اس کے بعد ایک وقت آیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں روزے رکھتے تھے۔

۱۷- باب التخيير في الصوم والفطر في السفر

سفر میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار

۲٦۲۰- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت سأل حمزة بن عمرو الأسلمي رضي الله تعالى عنه رسول الله ﷺ عن الصيام في السفر فقال إن شئت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا: اگر چاہو تو روزہ رکھو اگر چاہو تو نہ رکھو۔

فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٧١٤٦)

٢٦٢١- وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ فَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ.

ابوداؤد (٢٤٠٢) النسائی (٢٣٨٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! میں مسلسل روزے رکھتا ہوں آیا سفر میں بھی روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

٢٦٢٢- وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٧٢٢١)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

٢٦٢٣- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ حَمْزَةَ قَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ. ابن ماجہ (١٦٦٢)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اس میں ہے کہ میں ایک روزے دار شخص ہوں کیا میں سفر میں بھی روزے رکھوں؟

٢٦٢٤- وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا وَقَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ هِيَ رُخْصَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنَ اللّٰهِ.

ابوداؤد (٢٤٠٣) النسائی (٢٢٩٣-٢٢٩٤-٢٢٩٥-٢٢٩٦-٢٢٩٧-٢٢٩٨-٢٢٩٩-٢٣٠٠-٢٣٠١-٢٣٠٢-٢٣٠٣-٢٣٠٤-٢٣٨٣)

حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! میں سفر میں روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں اگر میں سفر میں روزہ رکھ لوں تو کوئی حرج تو نہیں ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو اللہ کی جانب سے رخصت ہے جس نے اس رخصت پر عمل کر لیا تو بہتر ہے اور جس نے روزہ رکھنا پسند کیا اس پر بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ ہارون کی روایت میں صرف رخصت کا لفظ ہے "اللہ کی جانب سے" یہ الفاظ نہیں ہیں۔

٢٦٢٥- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سخت گرمی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے حتیٰ کہ گرمی کی شدت کی وجہ سے بعض لوگ اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیتے تھے اور رسول اللہ ﷺ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے سوا

لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا أَحَدٌ صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ.

البخاري (١٩٤٥) ابوداؤد (٢٤٠٩)

ہم میں سے کوئی شخص روزہ دار نہیں تھا۔

٢٦٢٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْحَرِّ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا أَحَدٌ صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ.

ابن ماجه (١٦٦٣)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بعض اوقات سفر میں رسول اللہ ﷺ کو روزہ دار دیکھا جب گرمی کی شدت سے لوگ اپنے سروں پر ہاتھ رکھ لیتے تھے اور سوا رسول اللہ ﷺ اور عبداللہ بن رواحہ کے ہم میں سے کوئی شخص بھی روزہ دار نہیں تھا۔

١٨- بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ لِلْحَاجِّ بِعَرَفَاتٍ يَوْمَ عَرَفَةَ

حاجی کے لیے عرفہ کے دن میدانِ عرفات میں روزہ نہ رکھنے کا استحباب

٢٦٢٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ.

البخاري (١٦٦١-١٦٥٨-١٩٨٨-١٩٨٨-٥٦٠٤-٥٦١٨-٥٦٣٦) ابوداؤد (٢٤٤١)

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس کچھ لوگوں نے بحث کی کہ عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھا ہے یا نہیں؟ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا اس وقت آپ میدانِ عرفات میں اونٹ پر کھڑے ہوئے تھے آپ نے وہ دودھ پی لیا۔

٢٦٢٨- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ.

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس میں اونٹ پر کھڑے ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

٢٦٢٩- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ.

سابقه (٢٦٢٨)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

٢٦٣٠- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ شَكَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے اس بات پر شک کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کا روزہ رکھا ہے یا نہیں؟ حضرت ام الفضل کہتی ہیں کہ ہم اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ام الفضل

صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَنَحْنُ بِهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَعْبٍ فِيهِ لَبَنٌ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ. سابقہ(٢٦٢٨)

کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا درآں حالیکہ آپ میدان عرفات میں تھے آپ نے وہ دودھ پی لیا۔

٢٦٣١- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ مَيْمُونَةُ بِحِلَابِ اللَّبَنِ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ.

البخاری(١٩٨٩)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگوں کو عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزہ رکھنے کے متعلق شک ہوا۔ حضرت میمونہ نے دودھ کا ایک لوٹا آپ کی خدمت میں بھیجا' درآں حالیکہ آپ میدان عرفات میں کھڑے ہوئے تھے آپ نے اس میں سے دودھ پیا اور اس واقعہ کو سب لوگ دیکھ رہے تھے۔

١٩- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

عاشورہ کے دن روزہ رکھنا

٢٦٣٢- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُهُ فَلَمَّا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ شَهْرُ رَمَضَانَ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف(١٦٧٧٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں قریش عاشورہ (دس محرم) کا روزہ رکھتے تھے' اور رسول اللہ ﷺ بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ نے مدینہ منورہ ہجرت کی تو آپ نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھا اور (لوگوں کو بھی) روزہ رکھنے کا حکم دیا' اور جب ماہِ رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپ نے فرمایا: جو چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

٢٦٣٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُهُ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ كَرِوَايَةِ جَرِيرٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف(١٦٩٩٨)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے جس کے شروع میں یہ نہیں ہے کہ آپ عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور آخر میں یہ ہے کہ آپ نے عاشورہ کا روزہ چھوڑ دیا اور فرمایا جو چاہے اس دن کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

٢٦٣٤- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَانَ يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ. البخاری(٤٥٠٢)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھا جاتا تھا' اب جبکہ اسلام آ گیا تو جو چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

٢٦٣٥- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رمضان کی فرضیت سے پہلے نبی ﷺ عاشورہ کے روزے کا حکم دیتے تھے

أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۷۳۵)

اور جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو جو چاہتا عاشورہ کا روزہ رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

۲۶۳۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عِرَاكًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ. بخاری (۱۸۹۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں قریش عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے بھی اس روزے کا حکم دیا' حتیٰ کہ رمضان (کے روزے) فرض ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

۲۶۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَهُ وَالْمُسْلِمُونَ قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۹۶۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اہل جاہلیت عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور فرضیت رمضان سے پہلے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے بھی عاشورہ کا روزہ رکھا پھر جب رمضان فرض ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عاشورہ اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

۲۶۳۸- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. بخاری (۴۵۰۱) ابوداؤد (۲۴۴۳)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۲۶۳۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعْهُ. ابن ماجہ (۱۷۳۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے عاشورہ کا تذکرہ کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے' جس کو اس دن روزہ رکھنا پسند ہو وہ رکھے اور جس کو ناپسند ہو وہ نہ رکھے۔

۲۶۴۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کے بارے میں فرمایا: اس دن اہل

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ كَانَ يَصُوْمُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَصُوْمَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَصُوْمُهُ اِلَّا اَنْ يُوَافِقَ صِيَامَهُ. البخاري (۱۸۹۲)

جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے جس شخص کو اس دن کا روزہ رکھنا پسند ہو وہ روزہ رکھے اور جس کو اس دن روزہ چھوڑنا پسند ہو وہ روزہ نہ رکھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہفتے کے جس دن کا روزہ رکھتے تھے اگر اس دن عاشورہ ہوتا تو اس دن کا روزہ رکھتے ورنہ نہ رکھتے۔

۲۶۴۱- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ سَوَآءً.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۷۹۰)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۲۶۴۲- وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ ذَاكَ يَوْمٌ كَانَ يَصُوْمُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ شَآءَ صَامَهُ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهُ. البخاري (۲۰۰۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے یوم عاشورہ کا تذکرہ کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے' جو شخص اس دن روزہ رکھنا چاہتا ہے تو رکھ لے اور نہیں رکھنا چاہتا تو نہ رکھے۔

۲۶۴۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ دَخَلَ الْاَشْعَثُ ابْنُ قَيْسٍ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اُدْنُ اِلَى الْغَدَآءِ فَقَالَ اَوَلَيْسَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ قَالَ وَهَلْ تَدْرِيْ مَا يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ اِنَّمَا هُوَ يَوْمٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُهُ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تَرَكَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ تَرَكَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۳۹۲)

عبدالرحمان بن یزید بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس حضرت عبداللہ کے پاس گئے درآں حالیکہ وہ صبح کا ناشتہ کر رہے تھے انہوں نے کہا: اے ابومحمد! آؤ ناشتہ کرلو۔ انہوں نے کہا کیا آج عاشورہ کا دن نہیں ہے؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا کیا تم یوم عاشورہ کی حقیقت جانتے ہو؟ اشعث نے کہا وہ کیا ہے؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا فرضیت ماہ رمضان سے پہلے رسول اللہ ﷺ اس دن کا روزہ رکھتے تھے اور جب ماہ رمضان فرض ہوا تو آپ نے عاشورہ کا روزہ ترک کر دیا۔

۲۶۴۴- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۹۳۹۲)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

۲۶۴۵- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَ

قیس بن سکن بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس عاشورہ

يحيى بن سعيد القطان عن سفيان ح وحدثني محمد بن حاتم واللفظ له حدثنا يحيى بن سعيد حدثنا سفيان حدثني زبيد اليامي عن عمارة بن عمير عن قيس بن سكن ان الاشعث بن قيس دخل على عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه يوم عاشوراء وهو ياكل فقال يا ابا محمد ادن فكل قال اني صائم قال نصومه ثم ترك. مسلم تحفۃ الاشراف (۹۳۹۲-۹۵٤۲)

کے دن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے درآں حالیکہ وہ کھانا کھا رہے تھے انہوں نے فرمایا اے ابومحمد! قریب آؤ اور کھانا کھاؤ' انہوں نے کہا میں روزے سے ہوں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا پہلے ہم اس دن روزہ رکھتے تھے پھر چھوڑ دیا گیا۔

٢٦٤٦- وحدثني محمد بن حاتم حدثنا اسحاق بن منصور حدثنا اسرائيل عن منصور عن ابراهيم عن علقمة قال دخل الاشعث بن قيس على ابن مسعود رضي الله تعالى عنه وهو ياكل يوم عاشوراء فقال يا ابا عبد الرحمن ان اليوم عاشوراء فقال قد كان يصام قبل ان ينزل رمضان فلما نزل رمضان ترك فان كنت مفطرا فاطعم. البخاری (٤٥٠٣)

علقمہ بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس عاشورہ کے دن گئے' درآں حالیکہ وہ کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے کہا اے ابوعبدالرحمان! آج تو عاشورہ کا دن ہے' حضرت ابن مسعود نے فرمایا فرضیت رمضان سے پہلے اس دن روزہ رکھا جاتا تھا اور جب رمضان فرض ہو گیا تو چھوڑ دیا گیا' اگر تمہارا روزہ نہیں ہے تو کھاؤ۔

٢٦٤٧- حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة حدثنا عبيد الله بن موسى اخبرنا شيبان عن اشعث بن ابي الشعثاء عن جعفر بن ابي ثور عن جابر بن سمرة رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله ﷺ يامر بصيام يوم عاشوراء ويحثنا عليه ويتعاهدنا عنده فلما فرض رمضان لم يامرنا ولم ينهنا عنه ولم يتعاهدنا عنده. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۱۳۲)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں عاشورہ کے روزہ کا حکم دیتے تھے اور ہمیں اس پر برانگیختہ کرتے اور اس کا اہتمام کرتے تھے' پھر جب رمضان فرض ہو گیا تو آپ نے ہمیں اس کا حکم دیا نہ اس سے روکا اور نہ اس کا اہتمام کیا۔

٠٠٠- باب فضل صيام يوم عاشوراء

یوم عاشورا کے روزے کی فضیلت

٢٦٤٨- حدثني حرملة بن يحيى اخبرنا ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب اخبرني حميد بن عبد الرحمن انه سمع معاوية بن ابي سفيان خطيبا بالمدينة يعني في قدمة قدمها خطبهم يوم عاشوراء فقال اين علماؤكم يا اهل المدينة سمعت رسول الله ﷺ يقول لهذا اليوم هذا يوم عاشوراء ولم يكتب الله عليكم صيامه وانا صائم فمن احب منكم ان يصوم فليصم ومن احب منكم ان يفطر فليفطر. البخاری (۲۰۰۳)

حمید بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ آئے تو انہوں نے یوم عاشورہ کو خطبہ دیا اور فرمایا اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے اس دن کے متعلق فرمایا" یہ عاشورہ کا دن ہے' اللہ تعالیٰ نے اس دن کا روزہ فرض نہیں کیا اور میں روزے سے ہوں' تم میں سے جو شخص اس دن روزہ رکھنا پسند کرے وہ روزہ رکھے اور جو نہ رکھنا پسند کرے وہ نہ رکھے۔

٢٦٤٩- حدثني ابو الطاهر حدثنا عبد الله بن وهب

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هَذَا الإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ. سابقہ(٢٦٤٨)

٢٦٥٠- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الإِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بَاقِي حَدِيثِ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ وَيُونُسَ.

سابقہ(٢٦٤٨)

زہری نے اسی سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن کے بارے میں فرمایا: میں روزے سے ہوں جو روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے اور حدیث کا باقی حصہ نہیں ہے۔

٢٦٥١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ فَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ ﷺ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ.

البخاری(٤٦٨٠-٤٧٣٧-٣٩٤٣)ابوداود(٢٤٤٤)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا۔۔۔کہ یہود یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں' جب لوگوں نے ان سے اس کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اور بنو اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا' اس لیے اس دن کی تعظیم کی وجہ سے ہم اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری بہ نسبت ہمارا موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ تعلق ہے' پھر آپ نے اس دن کے روزے کا حکم دیا۔

٢٦٥٢- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَقَالَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ ذَلِكَ. سابقہ(٢٦٥١)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

٢٦٥٣- وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ قَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ. البخاری(٢٠٠٤-٣٣٩٧)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اس دن روزہ رکھنے کا کیا سبب ہے؟ انہوں نے کہا یہ ایک عظیم دن ہے' اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کر دیا' حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے شکر ادا کرنے کے لیے اس دن کا روزہ رکھا' اور ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی وجہ سے شکر ادا کرنے کا تم سے زیادہ ہمارا حق ہے' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

٢٦٥٤- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ لَمْ يُسَمِّهِ. سابقہ(۲۶۵۳)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

٢٦٥٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَتَتَّخِذُهُ عِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صُومُوهُ أَنْتُمْ. بخاری(۲۰۰۵-۳۹۴۲)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہود عاشورہ کے دن کی تعظیم کرتے تھے اور اسے عید قرار دیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بھی اس دن کا روزہ رکھو۔

٢٦٥٦- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ قَالَ أَخْبَرَنِي قَيْسٌ فَذَكَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ فَحَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ أَهْلُ خَيْبَرَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَتَّخِذُونَهُ عِيدًا وَيُلْبِسُونَ نِسَاءَهُمْ فِيهِ حُلِيَّهُمْ وَشَارَتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصُومُوهُ أَنْتُمْ.
سابقہ(۲۶۵۵)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے یہودی عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے اور اس دن کو عید قرار دیتے تھے' اپنی عورتوں کو زیورات پہناتے اور ان کا بناؤ سنگار کرتے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بھی اس دن کا روزہ رکھو۔

٢٦٥٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَ يَوْمًا يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ وَلَا شَهْرًا إِلَّا هَذَا الشَّهْرَ يَعْنِي رَمَضَانَ.
البخاری(۲۰۰۶) النسائی(۲۳۶۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشورہ کے علاوہ کسی اور دن کی فضیلت کی بناء پر روزہ رکھا ہو۔ نہ آپ نے ماہ رمضان کے سوا کسی اور (پورے) مہینے کے روزے رکھے۔

٢٦٥٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ. سابقہ(۲۶۵۷)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٢٠- بَابُ أَيِّ يَوْمٍ يُصَامُ فِي عَاشُورَاءَ

یوم عاشوراء کے روزے کا بیان

٢٦٥٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ

حکم بن اعرج بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا در آں حالیکہ وہ زمزم کے کنارے اپنی چادر سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ

مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي زَمْزَمَ فَقُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ وَأَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا قُلْتُ هَكَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ يَصُومُهُ قَالَ نَعَمْ. ابوداؤد(٢٤٤٦-٢٤٤٦)الترمذی(٧٥٤)

مجھے عاشورہ کے روزے کے بارے میں بتلائیے۔ انہوں نے فرمایا محرم کا چاند دیکھنے کے بعد تم گنتے رہو اور نویں تاریخ کی صبح روزے کے ساتھ کرو۔ میں نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ اسی طرح روزہ رکھتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں!

٢٦٦٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ عِنْدَ زَمْزَمَ عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ. سابقہ(٢٦٥٩)

ایک اور سند سے بھی مروی ہے کہ حضرت ابن عباس زمزم کے پاس اپنی چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے عاشورہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

٢٦٦١- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غَطَفَانَ بْنَ طَرِيفٍ الْمُرِّيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ابوداؤد(٢٤٤٥)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس روزے کا حکم دیا تو صحابہ نے عرض کیا اس دن کی تو یہود اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اگلا سال آئے گا تو ہم ان شاء اللہ نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے راوی کہتے ہیں کہ ابھی سال آنے نہ پایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔

٢٦٦٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ. ابن ماجہ(١٧٣٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا۔ ابوبکر کی روایت میں ہے آپ نے عاشورہ کا روزہ فرمایا تھا۔

٢١- بَابُ مَنْ أَكَلَ فِي عَاشُورَاءَ فَلْيَكُفَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ

عاشوراء کے دن کھانے والا اپنے روزے کو کیسے مکمل کرے؟

٢٦٦٣- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ مَنْ كَانَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ اسلم کے ایک آدمی کو عاشورہ کے دن بھیجا اور اسے حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کرے کہ جس نے روزہ نہ رکھا ہو وہ روزہ رکھ لے اور جو کھا چکا ہو وہ اپنے روزے

لَمْ يَصُمْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ إِلَى اللَّيْلِ.
البخاري (۱۹۲٤-۲۰۰۷-۷۲۶۵) النسائي (۲۳۲۰)

٢٦٦٤- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ لَاحِقٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكُنَّا بَعْدَ ذَلِكَ نَصُومُهُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصِّغَارَ مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَنَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهَا إِيَّاهُ عِنْدَ الْإِفْطَارِ. البخاري (۱۹۶۰)

٢٦٦٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْعَطَّارُ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ سَأَلْتُ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُسُلَهُ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَنَصْنَعُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَنَذْهَبُ بِهِ مَعَنَا فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَاهُمُ اللُّعْبَةَ تُلْهِيهِمْ حَتَّى يُتِمُّوا صَوْمَهُمْ. سابقه (۲۶۶٤)

کو اسے شام تک پورا کرے۔

حضرت ربیع بن معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کی صبح انصار کے ان گاؤں میں جو مدینہ کے قرب و جوار میں تھے یہ کہلا بھیجا کہ جس نے روزہ رکھا ہو وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح کچھ کھا پی لیا ہو وہ بقیہ دن نہ کھائے' اس کے بعد ہم اس دن روزہ رکھتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے۔ ہم مسجد چلے جاتے اور بچوں کے لیے روئی کی گڑیاں بناتے' جب ان میں سے کوئی (کھانے کے لیے) روتا تو اسے ہم افطار تک وہ گڑیاں دے دیتے۔

خالد بن ذکوان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے عاشورہ کے روزے کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے قاصدوں کو انصار کے دیہات میں بھیجا۔ اس کے بعد حسب سابق ہے البتہ اتنی زیادتی ہے کہ ہم ان بچوں کے کھیلنے کے لیے روئی کی گڑیاں بنا دیتے' پھر جب وہ ہم سے کھانا مانگتے تو ہم انہیں وہ گڑیاں دے دیتے جن کی وجہ سے وہ روزہ بھول جاتے حتی کہ ان کا روزہ پورا ہو جاتا۔

٢٢- بَابُ تَحْرِيمِ صَوْمِ يَوْمَيِ الْعِيدَيْنِ

عید کے ایام میں روزہ رکھنے کی حرمت

٢٦٦٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَجَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْآخَرُ يَوْمٌ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ. البخاري (۱۹۹۰-۵۵۷۱) ابوداؤد (۲٤۱۶) الترمذی (۷۷۱) ابن ماجه (۱۷۲۲)

ابو عبید مولیٰ ابن ازہر بیان کرتے ہیں کہ میں عید کے دن حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ آئے نماز پڑھی' پھر فارغ ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور کہا ان دو دنوں میں رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے' ایک وہ دن جس میں تم روزوں کے بعد افطار کرتے ہو۔ ایک وہ دن جس میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

٢٦٦٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم اضحیٰ اور یوم فطر دو دن کے روزوں سے منع

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۶۷)

فرمایا ہے۔

۲۶۶۸- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِي يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ. البخاری (۱۱۹۷-۱۸۶٤-۱۹۹۵) الترمذی (۳۲٦) ابن ماجہ (۱٤۱۰-۱۷۲۱)

قزعہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت اچھی معلوم ہوئی میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے یہ حدیث خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا کیا میں رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کر سکتا ہوں جو آپ نے نہ فرمائی ہو؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: دو دنوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں یوم الضحیٰ میں اور رمضان کی عید الفطر میں۔

۲۶۶۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ.
البخاری (۱۹۹۱) ابو داؤد (۲٤۱۷) الترمذی (۷۷۲)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دن کے روزے رکھنے سے منع فرمایا عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔

۲۶۷۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ يَوْمًا فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَمَرَ اللهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ. البخاری (۱۹۹٤-٦۷۰٦)

حضرت زیاد بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا میں نے ایک دن روزہ رکھنے کی نذر مانی تھی اور وہ دن عید الاضحیٰ یا عید الفطر کو پڑ رہا ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۶۷۱- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۸۹٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ دو دن کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔

۲۳- بَابُ تَحْرِيمِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی حرمت

۲۶۷۲- وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.

حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق کھانے پینے کے ایام ہیں۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١١٥٨٧)

٢٦٧٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ خَالِدٌ فَلَقِيتُ أَبَا الْمَلِيحِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَزَادَ وَذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى. مسلم تحفۃ الاشراف (١١٥٨٧)

ایک اور سند سے بھی حسب سابق روایت ہے۔ اور اس میں "ذکر اللہ" کے الفاظ زیادہ ہیں۔

٢٦٧٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَهُ وَأَوْسَ بْنَ الْحَدَثَانِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَأَيَّامُ مِنًى أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.

حضرت کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مالک اور اوس بن حدثان کو ایام تشریق میں یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ جنت میں صرف مومن داخل ہوگا اور ایام منیٰ کھانے پینے کے ایام ہیں۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١١١٣٧)

٢٦٧٥- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَنَادَيَا. مسلم تحفۃ الاشراف (١١١٣٧)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: ہم دونوں جا کر اعلان کرتے۔

٢٤- بَابُ كَرَاهَةِ إِفْرَادِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ لَا يُوَافِقُ عَادَتَهُ

بالخصوص جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی کراہت

٢٦٧٦- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ.

محمد بن عباد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا درآں حالیکہ وہ طواف کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے (بالخصوص) جمعہ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! قسم ہے اس گھر کے رب کی۔

البخاري (١٩٨٤) ابن ماجه (١٧٢٤)

٢٦٧٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. سابقه (٢٦٧٦)

ایک اور سند سے بھی حضرت جابر سے ایسی روایت ہے۔

٢٦٧٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے سوا اس کے کہ اس سے پہلے ایک دن یا اس کے بعد

صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ. البخاری(۱۹۸۵) ابوداؤد(۲۴۲۰) الترمذی(۷۴۳) ابن ماجہ(۱۷۲۳)

ایک دن کا روزہ اس کے ساتھ رکھے۔

۲۶۷۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ. مسلم تحفۃ الاشراف(۱۴۵۳۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور راتوں میں سے صرف جمعہ کی رات کو قیام کے ساتھ مخصوص کرو نہ اور دنوں میں سے صرف جمعہ کے دن کو روزے کے ساتھ مخصوص کرو سوا اس کے کہ کوئی شخص (کسی تاریخ کو) ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اور (اس تاریخ میں) جمعہ کا دن آ جائے۔

۲۵- بَابُ بَيَانِ نَسْخِ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾

وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ' کے منسوخ ہونے کا بیان

۲۶۸۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا. البخاری(۴۵۰۷) ابوداؤد(۲۳۱۵) الترمذی(۷۹۸) النسائی(۲۳۱۵)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) "جو لوگ روزے کی طاقت رکھتے ہوں وہ ہر روزے کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں" تو جو شخص چاہتا روزہ چھوڑ کر روزے کا فدیہ دے دیتا حتیٰ کہ اس کے بعد ایک آیت نازل ہوئی جس نے اس آیت کے حکم کو منسوخ کر دیا۔

۲۶۸۱- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا فِي رَمَضَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ فَافْتَدَى بِطَعَامِ مِسْكِينٍ حَتَّى أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ. سابقہ(۲۶۸۰)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہم میں سے جو شخص چاہتا رمضان کا روزہ رکھتا اور جو شخص چاہتا چھوڑ دیتا حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) "تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے وہ ضرور روزہ رکھے"۔

۲۶- بَابُ قَضَاءِ رَمَضَانَ فِي شَعْبَانَ

رمضان کے روزوں کی شعبان میں قضاء کرنا

۲۶۸۲- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ

ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرما رہی تھیں "رمضان المبارک کے روزے مجھ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ الشُّغُلُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

البخاری (١٩٥٠) ابوداؤد (٢٣٩٩) النسائی (٢٣١٨) ابن ماجہ (١٦٦٩)

سے قضاء ہو جاتے تھے میں ان کو صرف شعبان میں قضا کرتی تھی کیونکہ میں تمام سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مشغول رہتی تھی۔

٢٦٨٣- وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَذَلِكَ لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. سابقہ (٢٦٨٢)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اور اس میں یہ ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے مشغول رہتی تھی۔

٢٦٨٤- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّ ذَلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ يَحْيَى يَقُولُهُ. سابقہ (٢٦٨٢)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اور اس میں راوی کا یہ کہنا ہے کہ حضرت عائشہ کی یہ تاخیر رسول اللہ ﷺ کے پاس خاطر کی وجہ سے ہوتی تھی۔

٢٦٨٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ الشُّغُلُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. سابقہ (٢٦٨٢)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اور اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ آپ کی وجہ سے قضاء میں تاخیر ہوتی تھی۔

٢٦٨٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَتْ إِحْدَانَا لَتُفْطِرُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا تَقْدِرُ أَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ. النسائی (٢١٧٧)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں روزہ چھوڑتی تھی لیکن رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے شعبان آنے تک قضاء نہیں کر سکتی تھی۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا علی الفور واجب نہیں ہوتی تاہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تاخیر سے قضا کرنا ایک عذر پر مبنی تھا اور وہ یہ کہ کسی بھی وقت انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کا شرف حاصل ہو سکتا ہے' شعبان میں چونکہ آپ بکثرت روزے رکھتے تھے اس لیے حضرت عائشہ بھی شعبان میں روزے قضا کرتی تھیں' علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب عورت کا شوہر موجود ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزے نہ رکھیں۔

٢٧- بَابُ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی طرف سے روزے رکھنے کا حکم

٢٦٨٧- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر کچھ روزے

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ. البخاری (۱۹۵۲) ابوداؤد (۲۴۰۰)

ہوں اور اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔

۲۶۸۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتِ تَقْضِينَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ. البخاری (۱۹۵۳) ابوداؤد (۳۳۱۰) الترمذی (۷۱۶-۷۱۷) ابن ماجہ (۱۷۵۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے واجب ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ بتلاؤ کہ اگر اس پر کچھ قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے یہ قرض ادا کرتیں؟ اس عورت نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کیے جانے کا زیادہ حقدار ہے"۔

۲۶۸۹- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى قَالَ سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ جَمِيعًا وَنَحْنُ جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا. سابقہ (۲۶۸۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے ہیں کیا میں یہ روزے اس کی طرف سے ادا کر دوں؟ آپ نے فرمایا: اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تم ماں کی طرف سے ادا کرتے؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کیے جانے کا زیادہ حقدار ہے۔

۲۶۹۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

سابقہ (۲۶۸۸)

ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث منقول ہے۔

۲۶۹۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ عَدِيٍّ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک عورت نے حاضر ہو کر کہا یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس پر نذر کا روزہ تھا کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھوں؟ آپ نے فرمایا: یہ

جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِيهِ أَكَانَ يُؤَدِّي ذَلِكِ عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى قَالَ فَصُومِي عَنْ أُمِّكِ. سابقہ (۲۶۸۸)

بتلاؤ کہ اگر تمہاری ماں پر کچھ قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے قرض ادا کرتیں؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کیے جانے کا زیادہ حقدار ہے۔ آپ نے فرمایا تم اپنی ماں کی طرف سے روزہ رکھو۔

۲۶۹۲- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَبُو الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَقَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ حُجِّي عَنْهَا. ابوداؤد (۱۶۵۶-۲۸۷۷) الترمذی (۶۶۷-۹۲۹) ابن ماجہ (۱۷۵۹-۲۳۹۴)

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک عورت آئی اور اس نے عرض کیا میں نے اپنی ماں کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی اور اب میری ماں فوت ہو گئی آپ نے فرمایا تمہارا اجر ثابت ہو گیا اور وراثت نے وہ باندی تمہیں واپس لوٹا دی۔ اس عورت نے کہا یا رسول اللہ! میری ماں پر ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ فرمایا ہاں اس کی طرف سے روزے رکھو! اس نے کہا میری ماں نے حج نہیں کیا تھا' کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں! اس کی طرف سے حج کرو۔

۲۶۹۳- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ. سابقہ (۲۶۹۲)

ایک اور سند سے بھی حضرت عبداللہ بن بریدہ کی اپنے والد سے حسب سابق روایت ہے۔ لیکن اس میں دو ماہ کے روزے مذکور ہیں۔

۲۶۹۴- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ. وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ. سابقہ (۲۶۹۲)

ایک اور سند سے بھی حضرت عبداللہ بن بریدہ کی اپنے والد سے حسب سابق روایت ہے اس میں ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس میں ایک ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔ اسی سند سے سفیان کی روایت میں دو ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

۲۶۹۵- وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ الْمَكِّيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتِ

ایک اور سند سے سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے حسب سابق روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اس کے بعد حسب سابق ہے اور ایک ماہ

أَمَرَ آنَا أَتَى النَّبِيُّ ﷺ يَبْلُغُ حَلَبُهُمْ وَ قَالَ صَوْمُ شَهْرٍ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۳۷)

کے روزوں کا ذکر ہے۔

۲۸- بَابُ الصَّائِمِ يُدْعَى لِطَعَامٍ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ

روزہ دار کو کھانے کے لیے کہا جائے تو وہ کہہ دے "میں روزے سے ہوں"

۲۶۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رِوَايَةً وَقَالَ عَمْرٌو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَ قَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ.

ابوداؤد (۲۴٦۱) الترمذی (۷۸۱) ابن ماجہ (۱۷۵۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی روزہ دار کو کھانے کے لیے بلایا جائے تو وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں۔

۲۹- بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا فحش گوئی سے بچنا

۲۶۹۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ رِوَايَةً إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَإِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ. البخاری (۱۸۹٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جب تم میں سے کوئی شخص روزے کی حالت میں صبح کو اٹھے تو وہ بیہودہ گوئی اور جہالت کے کاموں سے باز رہے' اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا بیہودہ گوئی کرے تو وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں' میں روزہ دار ہوں۔

ف: اگر نفلی روزہ ہو اور دعوت کرنے والے پر روزہ دار کا نہ کھانا دشوار اور شاق گزرے تو اس کے لیے روزہ کھول کر دعوت قبول کرنا مستحب ہے اور اگر فرض یا واجب روزہ ہو تو روزہ کھولنا حرام ہے' اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بوقت ضرورت نفل عبادات کا اظہار کرنا جائز ہے ورنہ ان میں اخفاء مستحب ہے اور فرض عبادات کا اظہار کرنا چاہیے تاکہ اس پر ترک فرائض کی تہمت نہ لگے۔ نیز بیہودہ گوئی اور جہالت کے کاموں سے بہر حال بچنا واجب ہے خواہ روزہ ہو یا نہ ہو لیکن روزے میں ان برے کاموں سے بچنا ضروری ہے کیونکہ روزہ رکھنے اور دن بھر بھوکا پیاسا رہنے سے یہی مقصد تھا کہ وہ برے کاموں سے بچ سکے ایک اور حدیث شریف میں ہے جس نے جھوٹ بولنا اور برے کام نہیں چھوڑے اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے (صحیح بخاری ج ا ص ۲۵۵ مطبوعہ نور محمد کراچی) اس لیے روزے کی حالت میں برے کاموں سے بچنے کی خاص تاکید کی گئی ہے۔

۳۰- بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ

روزے کی فضیلت

۲۶۹۸- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَ أَنَا أَجْزِي بِهِ فَوَ الَّذِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ ابن آدم نے روزے کے سوا ہر عمل اپنے لیے کیا اور روزہ بالخصوص میرے لیے رکھا اور اس کی خصوصی جزا میں دوں گا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے اللہ تعالیٰ کے

نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. النسائي (٢٢١٧)

نزدیک روزہ دار کے منہ کی بو مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

٢٦٩٩- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ وَهُوَ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصِّيَامُ جُنَّةٌ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۸۸۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ ڈھال ہے۔

٢٧٠٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَسْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ.

البخاري (١٩٠٤) النسائي (٢٢١٥-٢٢١٦)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: ابن آدم نے روزے کے سوا ہر عمل اپنے لیے کیا ہے اور روزہ بالخصوص میرے لیے رکھا ہے۔ اس کی جزا میں دوں گا' اور روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کسی شخص کا روزہ ہو تو وہ اس روز بیہودہ گوئی کرے نہ فحش گوئی کرے اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہوگی۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی جن سے وہ خوش ہوگا' جب وہ افطار کرتا ہے تو افطار سے خوش ہوتا ہے اور جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو روزے سے خوش ہوگا۔

٢٧٠١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفُ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. ابن ماجه (١٦٣٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابن آدم کے ہر عمل میں روزے کے علاوہ نیکی کو دس سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لا ریب روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا' روزہ دار میری وجہ سے اپنے کھانے اور اپنی شہوت سے دست بردار ہوتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں' ایک خوشی روزہ کھولنے کے وقت' اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت' اور اس کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے۔

۲۷۰۲- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرِحَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ وَهُوَ أَبُو سِنَانٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَقَالَ إِذَا لَقِيَ اللَّهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ. النسائی (۲۲۱۲)

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا' اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں' جب وہ روزہ کھولتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو خوش ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ ایک اور سند سے یہ روایت ہے کہ جب بندہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا اور اللہ تعالیٰ اسے اجر دے گا تو وہ خوش ہوگا۔

۲۷۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَدْخُلُونَ مِنْهُ فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ. البخاری (۱۸۹۶)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہا جاتا ہے' قیامت کے دن اس دروازے سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے ان کے سوا اس دروازے سے کوئی شخص داخل نہیں ہوگا' کہا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں؟ پھر روزہ دار داخل ہوں گے اور جب آخری روزہ دار داخل ہو جائے گا تو پھر وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا' پھر اس دروازے سے کوئی شخص داخل نہیں ہوگا۔

۳۱- بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِمَنْ يُطِيقُهُ بِلَا ضَرَرٍ وَلَا تَفْوِيتِ

جو شخص راہِ خدا میں بغیر کسی تکلیف کے روزہ رکھ سکتا ہو اس کے روزے کی فضیلت

۲۷۰۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا. البخاری (۲۸٤۰) الترمذی (۱٦۲۳) النسائی (۲۲٤۷-۲۲٤۸-۲۲٤۹-۲۲۵۰-۲۲۵۱-۲۲۵۲) ابن ماجہ (۱۷۱۷)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی ایک دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کو اس کے چہرے سے ستر سال کی مسافت تک دور رکھے گا۔

۲۷۰۵- وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ (۲۷۰٤)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۲۷۰٦- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَسُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

سابقہ (۲۷۰٤)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایک دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کو اس کے چہرے سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دے گا۔

ف: چہرے سے مراد ذات ہے۔ سنن نسائی میں عقبہ بن عامر سے طبرانی میں عمرو بن عنبسہ سے اور مسند ابویعلیٰ میں عمرو بن عنبسہ سے اتفاقاً روایت ہے کہ اس کے چہرے کو سو سال کی مسافت تک دور کر دیا جائے گا۔ جامع ترمذی میں ابوامامہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق پیدا کر دے گا جس کا فاصلہ زمین اور آسمان جتنا ہوگا اور صحیح روایت ستر سال کی ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فاصلوں کے یہ مراتب روزہ داروں کے روزوں کے مراتب کے اعتبار سے ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عدد کو صرف تکثیر ظاہر کرنے کے لیے ذکر کیا ہو۔

٣٢- بَابُ جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بِنِيَّةٍ مِنَ النَّهَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ وَ جَوَازِ فِطْرِ الصَّائِمِ نَفْلًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَالْأَوْلَى إِتْمَامُهُ

زوال سے قبل نفل روزے کی صحت اور بلا عذر اس کے توڑ دینے کا جواز

٢٧٠٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ وَقَدْ خَبَأْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ هَاتِيهِ فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ قَدْ كُنْتُ أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ طَلْحَةُ فَحَدَّثْتُ مُجَاهِدًا بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ ذَاكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَالِهِ فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا. ابوداؤد (٢٤٥٥) الترمذی (٧٣٣-٧٣٤) النسائی (٢٣٢٤-٢٣٢٥-٢٣٢٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر میں روزے سے ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے پھر ہمارے پاس کچھ ہدیہ آیا اور کچھ مہمان بھی آ گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ دوبارہ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس کچھ ہدیہ آیا اور مہمان بھی آ گئے اور میں نے اس میں سے کچھ آپ کے لیے چھپا رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے کہا وہ حیس ہے آپ نے فرمایا اس کو لے آؤ میں اس کو لے آئی آپ نے اسے کھایا پھر آپ نے فرمایا میں نے صبح روزے کے ساتھ کی تھی۔ طلحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ مجاہد سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنے مال سے صدقہ نکالے اب اس کی مرضی ہے دے یا رہنے دے۔

٢٧٠٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرِينِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ.

سابقہ (۲۷۰۷)

رسول اللہ ﷺ ایک دن میرے پاس تشریف لائے آپ نے پوچھا کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ ہم نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا پھر میں روزے سے ہوں پھر آپ دوسرے دن تشریف لائے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے پاس حیس کا ہدیہ آیا ہے آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ میں نے صبح روزے کے ساتھ کی تھی پھر آپ نے وہ کھالیا۔

ف: کھجور، گھی اور ستو سے تیار کیے ہوئے کھانے کو حیس کہتے ہیں۔

۳۳- بَابُ أَكْلِ النَّاسِي وَشُرْبِهِ وَجِمَاعِهِ لَا يُفْطِرُ

بھول کر کھانے پینے اور جماع سے روزے کا نہ ٹوٹنا

۲۷۰۹- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ الْقُرْدُوسِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱٤٥٠٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزے میں بھول سے کچھ کھا پی لے وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

۳٤- بَابُ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ وَاسْتِحْبَابِ أَنْ لَا يُخْلِيَ شَهْرٌ مِنْ صَوْمٍ

رمضان کے علاوہ دیگر مہینوں میں۔ نبی ﷺ کے روزوں کا بیان اور استحباب

۲۷۱۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللّٰهِ إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ حَتَّى مَضَى لِوَجْهِهِ وَلَا أَفْطَرَهُ حَتَّى يُصِيبَ مِنْهُ. النسائی (۲۱۸٤)

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی اور ماہ میں پورے روزے رکھے ہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے ماہِ رمضان کے سوا کسی ماہ کے پورے روزے نہیں رکھے اور نہ کوئی ماہ ایسا گزرا جس میں آپ نے بالکل روزے نہ رکھے ہوں حتیٰ کہ آپ رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے۔

۲۷۱۱- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ ﷺ. النسائی (۲۱۸۳)

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی ماہ کے مکمل روزے رکھے ہیں؟ حضرت عائشہ نے فرمایا میرے علم میں رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے سوا کسی ماہ کے مکمل روزے نہیں رکھے اور نہ کسی ماہ میں مکمل روزے چھوڑے۔

آپ ہر ماہ میں کچھ نہ کچھ روزے رکھتے رہے حتیٰ کہ رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔

۲۷۱۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ حَمَّادٌ وَأَظُنُّ أَيُّوبَ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُهُ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ. الترمذی(۷۶۸) النسائی(۲۳۴۸)

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے روزوں کے متعلق دریافت کیا' حضرت عائشہ نے فرمایا: آپ جب روزے رکھتے تو ہم یہ کہتے کہ آپ روزے ہی روزے رکھ رہے ہیں اور جب آپ روزے چھوڑتے تو ہم کہتے کہ آپ روزے نہیں رکھ رہے۔ حضرت عائشہ نے مزید فرمایا: جب سے آپ مدینہ آئے ہیں میرے علم میں آپ نے رمضان کے سوا کسی ماہ کے مکمل روزے نہیں رکھے۔

۲۷۱۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْإِسْنَادِ هِشَامًا وَلَا مُحَمَّدًا.

سابقہ(۲۷۱۲)

ایک اور سند سے بھی حضرت عائشہ سے ایسی ہی روایت ہے۔

۲۷۱۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ.

البخاری(۱۹۶۹) ابوداؤد(۲۴۳۴) النسائی(۲۳۵۰)

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ افطار نہیں کریں گے اور جب آپ افطار شروع کرتے تو ہم کہتے کہ اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو ماہ رمضان کے سوا مکمل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' اور نہ کسی ماہ میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے دیکھا۔

۲۷۱۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا.

النسائی(۲۱۷۸) ابن ماجہ(۱۷۱۰)

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب روزے رکھتے تو ہم کہتے کہ آپ روزے ہی رکھیں گے اور جب آپ افطار کرتے تو ہم کہتے کہ آپ افطار ہی کریں گے اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے شعبان سے زیادہ کسی ماہ میں روزے رکھے ہوں۔ آپ چند روزوں کے سوا شعبان کے پورے روزے رکھتے تھے۔

٢٧١٦- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي شَهْرٍ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَمَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوا وَكَانَ يَقُولُ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى اللّٰهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَإِنْ قَلَّ۔

البخاری (١٩٧٠) النسائی (٢١٧٩)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سال کے کسی ماہ میں شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے اور آپ فرماتے تھے اپنی طاقت کے مطابق عبادت کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ (تمہیں اجر و ثواب عطا کرنے سے) اس وقت تک نہیں اکتاتا جب تک کہ تم (عبادت کرنے سے) نہ اکتا جاؤ۔ اور آپ مزید فرماتے تھے اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر دوام کیا جائے خواہ وہ مقدار میں کم ہو۔

٢٧١٧- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ يَصُومُ إِذَا صَامَ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يَصُومُ۔

البخاری (١٩٧١) النسائی (٢٣٤٥) ابن ماجہ (١٧١١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی ماہ کے پورے روزے نہیں رکھے اور جب آپ روزے رکھتے تو کوئی کہنے والا کہتا: بخدا! اب آپ روزے نہیں چھوڑیں گے اور جب آپ روزے چھوڑتے تو کوئی کہنے والا کہتا بخدا! اب آپ روزے نہیں رکھیں گے۔

٢٧١٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ غُنْدَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ۔ ماجہ (٢٧١٧)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٢٧١٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ فِي رَجَبٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يَصُومُ۔ وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ۔ ابوداؤد (٢٤٣٠)

عثمان بن حکیم انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے رجب کے روزوں کے بارے میں پوچھا اور اس وقت رجب ہی کا مہینہ تھا انہوں نے کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتلایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب روزے رکھتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ روزے نہیں چھوڑیں گے اور جب آپ روزے چھوڑتے تو یہ کہتے کہ اب آپ روزے نہیں رکھیں گے۔ ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٢٧٢٠- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے حتیٰ کہ کہا جاتا کہ اب آپ روزے ہی رکھیں گے اور جب آپ افطار کرتے تو کہا جاتا کہ اب آپ افطار ہی کریں گے۔

يَصُومُ حَتَّى يُقَالَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يُقَالَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ۔ مسلم تحفۃ الاشراف (۳۴۸)

ف: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ہر ماہ میں روزے رکھنے مستحب ہیں اور عیدین اور ایام تشریق کے سوا سال کے ہر دن میں روزے رکھنے جائز ہیں رسول اللہ ﷺ جب روزے رکھتے تو بکثرت روزے رکھتے اور جب روزے چھوڑتے تو بکثرت روزے چھوڑتے آپ کے اعمال مسلسل اور دائمی ہوتے تھے نوافل میں دوام کے مسئلہ پر ہم نے شرح مسلم جلد ثانی (مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور) میں بہت تفصیل سے بحث کی ہے اور شاید قارئین کو اس موضوع پر اس قدر مواد کسی اور جگہ نہ مل سکے۔ شعبان میں آپ بکثرت روزے اس لیے رکھتے تھے کہ اس ماہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں بعض روایات میں محرم میں نفلی روزوں کی زیادہ فضیلت آئی ہے اس کے باوجود آپ شعبان میں زیادہ روزے رکھتے تھے ممکن ہے یہ چیز کسی عذر یا کسی حکمت پر مبنی ہو۔

۳۵- بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ أَوْ فَوَّتَ بِهِ حَقًّا أَوْ لَمْ يُفْطِرِ الْعِيدَيْنِ وَالتَّشْرِيقَ وَبَيَانِ تَفْضِيلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ

صوم دہر کی ممانعت اور صوم داؤدی کی فضیلت

۲۷۲۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يَقُولُ لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَأَنْ أَكُونَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي۔

البخاری (۱۹۷۶-۳۴۱۸) ابوداؤد (۲۴۲۷) نسائی (۲۳۹۱)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی خبر دی گئی کہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں ساری رات نماز پڑھوں گا اور تا حیات ہر روز روزہ رکھوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا واقعی تم نے یہ باتیں کی ہیں؟ میں نے عرض کیا جی! میں نے یہ کہا ہے یا رسول اللہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم یہ نہیں کر سکو گے روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور نیند بھی کرو اور رات کو نماز بھی پڑھو اور مہینہ میں تین روزے رکھ لیا کرو کیونکہ ایک نیکی کا دس گنا اجر ملتا ہے اور یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو۔ حضرت عبد اللہ نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ اور یہ صیام داؤد (علیہ السلام) ہیں۔ اور یہ بہترین روزے ہیں۔ حضرت عبد اللہ نے کہا میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس سے افضل کوئی چیز نہیں ہے۔ حضرت عبد اللہ نے کہا کاش کہ میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا "کہ مہینہ میں تین روزے رکھو"

قبول کر لیتا تو یہ چیز مجھے اپنے اہل و عیال اور مال سے بھی پیاری ہوتی۔

۲۷۲۲- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّومِيِّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَتّٰى نَأْتِيَ أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِ رَسُولًا فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَإِذَا عِنْدَ بَابِ دَارِهِ مَسْجِدٌ قَالَ فَكُنَّا فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنْ تَشَاءُوا أَنْ تَدْخُلُوا وَإِنْ تَشَاءُوا أَنْ تَقْعُدُوا هٰهُنَا فَقُلْنَا لَا بَلْ نَقْعُدُ هٰهُنَا فَحَدِّثْنَا قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أَصُومُ الدَّهْرَ وَأَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ فَإِمَّا ذُكِرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فَقُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَلَمْ أُرِدْ بِذٰلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْبَدَ النَّاسِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَاقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي عَشْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ فَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قَالَ وَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ إِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّكَ يَطُولُ بِكَ عُمْرٌ قَالَ فَصِرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ.

البخاري (١٩٧٤-١٩٧٥-٦١٣٤-٥١٩٩) النسائي (٢٣٩٠)

یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن یزید حضرت ابو سلمہ کے پاس گئے اور ان کی خدمت میں ایک قاصد روانہ کیا۔ ان کے دروازے کے پاس ایک مسجد تھی جب وہ باہر آئے تو ہم اس مسجد میں تھے انہوں نے کہا اگر چاہو تو گھر چلو اور اگر چاہو تو یہیں بیٹھے رہو ہم نے کہا ہم یہیں بیٹھیں گے۔ آپ ہمیں حدیثیں بیان کیجئے۔ انہوں نے کہا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے مجھ سے بیان کیا کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا تھا ہر رات قرآن مجید کی تلاوت کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میرا ذکر کیا گیا تو آپ نے مجھے بلوایا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ہر رات قرآن مجید پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں! یا نبی اللہ! لیکن میں نے اس عبادت سے صرف خیر کا ارادہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارے لیے یہ کافی ہے کہ تم مہینہ میں صرف تین روزے رکھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے تمہارے جسم کا تم پر حق ہے تم اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو کیونکہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گذار تھے۔ میں نے کہا اے اللہ کے نبی! حضرت داؤد (علیہ السلام) کے روزے کس طرح تھے؟ آپ نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور آپ نے فرمایا ہر ماہ میں ایک قرآن مجید ختم کیا کرو! میں نے کہا اے اللہ کے نبی! میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر بیس دن میں ایک قرآن مجید ختم کر لو۔ میں نے عرض کیا میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا پھر دس دن میں ایک قرآن مجید ختم کر لو! میں نے عرض کیا میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر سات دن میں قرآن

مجید ختم کرلو! اور اس سے زیادہ نہ پڑھو۔ آپ کو مشقت میں مت ڈالو کیونکہ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ حضرت ابن عمرو نے کہا میں نے اپنے اوپر سختی کی پھر مجھ پر سختی کی گئی۔ حضرت ابن عمرو نے کہا: نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم نہیں جانتے شاید تمہاری عمر لمبی ہو۔ حضرت ابن عمرو نے کہا پھر میں اس عمر تک پہنچ گیا جس کی رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نشاندہی کی تھی اور جب میں بوڑھا ہو گیا تو میں نے سوچا کہ کاش میں نے نبی ﷺ کی دی ہوئی رخصت قبول کر لی ہوتی۔

۲۷۲۳- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْئًا وَلَمْ يَقُلْ وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَكِنْ قَالَ وَإِنَّ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا. سابقہ (۲۷۲۲)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس روایت میں ہر ماہ تین روزے کے بعد ہے ہر نیکی کا دس گنا اجر ملتا ہے اور اس طرح صوم دہر کا ثواب مل جاتا ہے اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابن عمرو نے کہا اللہ کے نبی حضرت داؤد کے روزے کیسے تھے؟ آپ نے فرمایا نصف الدہر اور اس حدیث میں قرآن مجید پڑھنے کے بارے میں کچھ نہیں ہے اور اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ تمہارے بیٹے کا بھی تم پر حق ہے۔

۲۷۲٤- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ وَأَحْسِبُنِي قَدْ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي عِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ.

البخاری (۵۰۵۳-۵۰۵٤)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: قرآن مجید ایک ماہ میں ایک مرتبہ پڑھو میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا پھر اس کو بیس راتوں میں پڑھو میں نے عرض کیا میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا پھر سات روز میں پڑھو اور اس سے کم وقت میں مت پڑھو۔

۲۷۲۵- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قِرَاءَةً قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جو راتوں کو قیام کرتا تھا پھر اس نے راتوں کا قیام چھوڑ دیا۔

يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ.

البخاری(۱۱۵۲)النسائی(۱۷۶۲-۱۷۶۳)ابن ماجہ(۱۳۳۱)

۲۷۲۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَزْعُمُ أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ أَنِّي أَصُومُ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِأَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ قَالَ إِنِّي أَجِدُنِي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ دَاوُدُ يَصُومُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ مَنْ لِي بِهَذِهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ. البخاری(۱۹۷۷-۱۹۷۹-۳۴۱۹-۱۱۵۳)الترمذی(۷۶۸) النسائی(۲۳۹۶-۲۳۹۷-۲۳۹۸-۲۳۹۹-۲۴۰۰-۲۳۷۶-۲۳۷۷)ابن ماجہ(۱۷۰۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ میں (نفلی) روزے (مسلسل) رکھتا ہوں اور ساری رات نماز پڑھتا ہوں۔ آپ نے کسی کو میرے پاس بھیجا یا میں نے خود آپ سے ملاقات کی تو آپ نے فرمایا: کیا مجھے یہ خبر نہیں پہنچی کہ تم (مسلسل نفلی) روزے رکھتے ہو اور ساری رات قیام کرتے ہو تم ایسا نہ کیا کرو کیونکہ تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے' تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ روزہ بھی رکھو افطار بھی کرو۔ نماز بھی پڑھو اور نیند بھی کرو' ہر دس دن کے بعد ایک روزہ رکھو لو اور اس سے نو روزوں کا اجر مل جائے گا حضرت ابن عمرو نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' یا نبی اللہ! آپ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! حضرت داؤد علیہ السلام کس طرح روزے رکھتے تھے؟ آپ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور دشمن کے مقابلہ سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتے تھے۔ حضرت ابن عمرو نے کہا یا نبی اللہ! یہ میرے لیے کیسے ہو سکتا ہے؟ راوی عطا کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ صیام دہر کا ذکر کیسے آیا' نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے (مقبول) روزے نہیں رکھے' جس شخص نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے (مقبول) روزے نہیں رکھے۔

۲۷۲۷- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ قَالَ مُسْلِم أَبُو الْعَبَّاسِ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ثِقَةٌ عَدْلٌ. سابقہ(۲۷۲۶)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۲۷۲۸- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعَ أَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم ہمیشہ روزے رکھتے

عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَهِكَتْ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الشَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى. سابقہ (۲۷۲۶)

ہو اور (ہر) رات کو قیام کرتے ہو اور جب تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں خراب ہو جائیں گی اور کمزور ہو جائیں گے اور جس شخص نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے (مقبول) روزے نہیں رکھے' ہر ماہ تین روزے رکھنا پورے ایک ماہ روزے رکھنے کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم حضرت داؤد کے روزے رکھو' وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور دشمن کے مقابلے سے پیچھے نہیں ہٹتے تھے۔

۲۷۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَنَفِهَتِ النَّفْسُ. سابقہ (۲۷۲۶)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ لیکن اس میں یہ ہے کہ وہ خود کمزور ہو جائیں گے۔

۲۷۳۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ إِنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ قَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ لِعَيْنِكَ حَقٌّ وَلِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلِأَهْلِكَ حَقٌّ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ. سابقہ (۲۷۲۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی ہے کہ تم ساری رات قیام کرتے ہو اور دن میں (نفلی) روزے رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا جب تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں خراب ہو جائیں گی اور جسم کمزور ہو جائے گا۔ تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے' تمہارے نفس کا تم پر حق ہے' تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے' رات کو قیام کرو اور نیند کرو اور روزہ رکھو اور افطار کرو۔

۲۷۳۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا. البخاری (۱۱۳۱-۳۴۲۰) ابوداؤد (۲۴۴۸) النسائی (۱۶۲۹-۲۳۴۳) ابن ماجہ (۱۷۱۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزے حضرت داؤد کے روزے ہیں وہ نصف رات نیند کرتے تھے اور ایک تہائی رات قیام کرتے تھے اور رات کے پچھلے حصے میں پھر نیند کرتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

۲۷۳۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزے حضرت داؤد (علیہ السلام) کے

اللہ تعالی عنہما ان النبی ﷺ قال احب الصیام الی اللہ صیام داود وکان یصوم نصف الدھر و احب الصلوۃ الی اللہ صلوۃ داود وکان یرقد شطر اللیل ثم یقوم ثم یرقد آخرہ فیقوم ثلث اللیل بعد شطرہ قلت لعمرو ابن دینار عمرو بن اوس کان یقول یقوم ثلث اللیل بعد شطرہ قال نعم۔ سابقہ(۲۷۳۱)

روزے ہیں اور وہ نصف دہر روزے رکھتے تھے اور اللہ تعالی کے نزدیک بہترین نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے' وہ آدھی رات سوتے تھے پھر قیام کرتے اس کے بعد سو جاتے پھر آدھی رات کے بعد تہائی رات قیام کرتے' ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کہ کیا حضرت عمرو بن اوس یہ بیان کرتے ہیں کہ پھر جاگتے تھے اور آدھی رات کے بعد تہائی رات تک نماز پڑھتے تھے' انہوں نے کہا' ہاں!

۲۷۳۳- وحدثنا یحیی بن یحیی اخبرنا خالد بن عبد اللہ عن خالد عن ابی قلابۃ قال اخبرنی ابو الملیح قال دخلت مع ابیک علی عبد اللہ بن عمرو فحدثنا ان رسول اللہ ﷺ ذکر لہ صومی فدخل علی فالقیت لہ وسادۃ من ادم حشوھا لیف فجلس علی الارض وصارت الوسادۃ بینی و بینہ فقال لی اما یکفیک من کل شھر ثلاثۃ ایام قلت یا رسول اللہ قال خمسا قلت یا رسول اللہ قال سبعا قلت یا رسول اللہ قال تسعا قلت یا رسول اللہ قال احد عشر قلت یا رسول اللہ فقال النبی ﷺ لا صوم فوق صوم داود شطر الدھر صیام یوم و افطار یوم۔

البخاری(۱۹۸۰-۶۲۷۷)النسائی(۲۴۰۱)

ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابو الملیح نے کہا میں تمہارے والد کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میرے روزوں کا تذکرہ ہوا' آپ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے آپ کے لیے چمڑے کا گدا بچھایا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی آپ زمین پر بیٹھ گئے اور وہ گدا میرے اور آپ کے درمیان تھا' آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ تم ہر ماہ تین روزے رکھ لو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا پانچ' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا سات' میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا گیارہ' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں سے بڑھ کر کسی کے روزے نہیں ہیں وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

۲۷۳۴- حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا غندر عن شعبۃ ح وحدثنا محمد بن مثنی حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبۃ عن زیاد بن فیاض قال سمعت ابا عیاض عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ ﷺ قال لہ صم یوما ولک اجر ما بقی قال انی اطیق اکثر من ذلک قال صم یومین ولک اجر ما بقی قال انی اطیق اکثر من ذلک قال صم ثلاثۃ ایام ولک اجر ما بقی قال انی اطیق اکثر من ذلک قال صم اربعۃ ایام ولک اجر ما بقی قال انی اطیق اکثر من ذلک قال صم افضل

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ایک دن روزہ رکھو تمہیں باقی ایام کا بھی اجر مل جائے گا' انہوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' آپ نے فرمایا تم دو دن روزہ رکھو اور تمہیں باقی روزوں کا اجر مل جائے گا' انہوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تین دن روزے رکھو اور تمہیں باقی روزوں کا اجر مل جائے گا۔ انہوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا چار دن کے روزے رکھو اور تمہیں باقی روزوں کا اجر مل جائے گا۔

الصِّيَامِ عِنْدَ اللَّهِ صَوْمُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.
النسائی (٢٣٩٣-٢٤٠٢)

انہوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا وہ روزے رکھو جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزے ہیں وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں جو ایک دن روزہ رکھتے ہیں اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

٢٧٣٥- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَنِي أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا صُمْ وَأَفْطِرْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَكَانَ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي أَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ.
مسلم تحفۃ الاشراف (٨٦٤١)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم دن میں روزہ رکھتے ہو اور ساری رات قیام کرتے ہو' تم ایسا نہ کیا کرو' کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے' تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے' اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے' روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور ہر مہینہ میں تین روزے رکھا کرو اور یہ صوم دہر ہو جائیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اس سے زیادہ کی قوت ہے' آپ نے فرمایا پھر حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو' ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو' حضرت ابن عمرو کہتے تھے کاش کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی رخصت مان لی ہوتی۔

٣٦- بَابُ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَالِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

ہر مہینے میں تین روزے اور یوم عرفہ' عاشورہ' پیر اور جمعرات کے روزوں کا استحباب

٢٧٣٦- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ الْعَدَوِيَّةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ.
ابوداؤد (٢٤٥٣) الترمذی (٧٦٣) ابن ماجہ (١٧٠٩)

رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ ہر ماہ میں تین دن روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! (معاذہ کہتی ہیں) میں نے پوچھا کون سے دنوں میں؟ فرمایا دنوں کا اہتمام نہیں کرتے تھے مہینے کے جن دنوں میں چاہتے روزے رکھ لیتے۔

٢٧٣٧- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أَوْ قَالَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَسْمَعُ يَا فُلَانُ أَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ هَذَا الشَّهْرِ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے یا کسی اور شخص سے فرمایا: اور وہ سن رہے تھے اے فلاں! کیا تم نے اس ماہ کے درمیان میں روزے رکھے ہیں؟ اس نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا: جب تم افطار کر چکو تو دو روزے اور رکھنا۔

تَصُمْ يَوْمَيْنِ . البخاري (١٩٨٣)

٢٧٢٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَجُلٌ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ غَضَبَهُ قَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَصِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.

ابوداؤد (٢٤٢٥-٢٤٢٦) الترمذی (٧٤٩) النسائی (٢٣٨٢)
ابن ماجہ (١٧١٣-١٧٣٠-١٧٣٨)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا آپ کیسے روزے رکھتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ اس کی بات سے ناراض ہوئے۔ جب حضرت عمر نے آپ کی ناراضگی کو دیکھا تو کہا ہم اللہ تعالیٰ کو رب ماننے سے راضی ہیں' اسلام کو دین ماننے سے راضی ہیں اور محمد ﷺ کو نبی ماننے سے راضی ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ حضرت عمر اس کلام کو بار بار دہراتے رہے' حتیٰ کہ آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا' پھر حضرت عمر نے پوچھا: یا رسول اللہ! جو شخص پوری عمر روزے رکھے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا روزہ ہے نہ افطار۔ حضرت عمر نے پوچھا: جو شخص دو دن روزے رکھے اور ایک دن افطار کرے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ حضرت عمر نے پوچھا: جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے؟ آپ نے فرمایا: یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں' حضرت عمر نے کہا جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے؟ آپ نے فرمایا: میری خواہش ہے کہ مجھے اس کی قوت حاصل ہوتی! پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا اور ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے روزے رکھنا یہ تمام عمر (صوم دہر) کے روزے ہیں اور یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرما دے گا اور مجھے امید ہے کہ یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ ایک سال پہلے کے گناہ معاف کر دے گا۔

٢٧٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيَّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ کے روزوں کے بارے میں پوچھا گیا تو رسول اللہ ﷺ غضب ناک ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا: ہم اللہ تعالیٰ کو رب مان کر راضی ہیں اور اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو رسول مان کر' اور اپنی

رضي الله عنه رضينا بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد رسولا وببيعتنا بيعة قال فسئل عن صيام الدهر فقال لا صام ولا أفطر أو ما صام وما أفطر قال فسئل عن صوم يومين وإفطار يوم قال ومن يطيق ذلك قال وسئل عن صوم يوم وإفطار يومين قال ليت أن الله قوانا لذلك قال وسئل عن صوم يوم وإفطار يوم قال ذاك صوم أخي داود عليه السلام قال وسئل عن صوم الاثنين قال ذاك يوم ولدت فيه ويوم بعثت أو أنزل علي فيه قال فقال صوم ثلاثة من كل شهر ورمضان إلى رمضان صوم الدهر قال وسئل عن صوم يوم عرفة فقال يكفر السنة الماضية والباقية قال وسئل عن صوم يوم عاشوراء فقال يكفر السنة الماضية قال مسلم وفي هذا الحديث في رواية شعبة قال وسئل عن صوم يوم الاثنين والخميس فسكتنا عن ذكر الخميس لما نراه وهما. سابقہ(۲۷۳۸)

بیعت پر (راضی ہیں) پھر آپ سے صیام دہر کے بارے میں سوال کیا گیا' آپ نے فرمایا: اس شخص کا روزہ ہے نہ افطار' حضرت ابوقتادہ کہتے ہیں کہ پھر آپ سے دو دن روزہ اور ایک دن افطار کے بارے میں سوال کیا گیا' آپ نے فرمایا: اس کی کس کو طاقت ہے؟' حضرت ابوقتادہ کہتے ہیں کہ پھر آپ سے ایک دن روزہ اور دو دن افطار کے بارے میں سوال کیا گیا' آپ نے فرمایا کاش کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی طاقت دے۔ حضرت ابوقتادہ کہتے ہیں کہ پھر آپ سے ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کے بارے میں سوال کیا گیا' آپ نے فرمایا یہ میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ حضرت ابوقتادہ کہتے ہیں کہ پھر آپ سے پیر کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا' آپ نے فرمایا میں اس دن پیدا ہوا اس دن مجھے مبعوث کیا گیا یا اس دن مجھ پر قرآن نازل ہوا' حضرت ابوقتادہ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ہر ماہ کے تین روزے اور ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے روزے رکھنے سے صوم دہر کا ثواب مل جاتا ہے' حضرت ابوقتادہ کہتے ہیں کہ آپ سے یوم عرفہ کے روزے کا سوال کیا گیا' آپ نے فرمایا اس روزے سے گزرے ہوئے سال اور آنے والے سال کا کفارہ ہو جاتا ہے' حضرت ابوقتادہ کہتے ہیں کہ پھر آپ سے یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا' آپ نے فرمایا اس سے گزرے ہوئے سال کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ امام مسلم کہتے ہیں کہ آپ سے پیر اور جمعرات کے روزے کا سوال کیا گیا۔۔۔۔ ہم نے جمعرات کے ذکر کو چھوڑ دیا کیونکہ ہمارے خیال میں اس میں وہم ہے۔

۲۷٤۰- وحدثناه عبيد الله بن معاذ حدثنا أبي ح وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا شبابة ح وحدثنا إسحق بن إبراهيم أخبرنا النضر بن شميل كلهم عن شعبة في هذا الإسناد. سابقہ(۲۷۳۸)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۷٤۱- وحدثني أحمد بن سعيد الدارمي حدثنا حبان بن هلال حدثنا أبان العطار حدثنا غيلان بن جرير

ایک دیگر سند سے ایسی ہی روایت ہے البتہ اس میں پیر کا ذکر کیا ہے جمعرات کا نہیں۔

فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ شُعْبَةَ غَیْرَ اَنَّهٗ ذَکَرَ فِیْهِ الْاِثْنَیْنِ وَلَمْ یَذْکُرِ الْخَمِیْسَ. ماجه(۲۷۳۸)

۲۷۴۲- وَحَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ عَنْ غَیْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْهِ وُلِدْتُ وَفِیْهِ اُنْزِلَ عَلَیَّ. مسلم تحفۃ الاشراف(۱۲۱۱۸)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس دن میں پیدا ہوا' اور اسی روز مجھ پر وحی نازل کی گئی۔

۳۷- بَابُ صَوْمِ شَهْرِ شَعْبَانَ
شعبان کے روزوں کا بیان

۲۷۴۳- وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ وَلَمْ اَفْهَمْ مُطَرِّفًا مِنْ هَدَّابٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهٗ اَوْ لِاٰخَرَ اَصُمْتَ مِنْ سُرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ یَوْمَیْنِ. البخاری(۱۹۸۳) ابوداؤد(۲۳۲۸)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے یا کسی اور سے فرمایا: کیا تم نے شعبان کے وسط میں روزہ رکھا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا: عید کے بعد تم دو روزے رکھنا۔

۲۷۴۴- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ هَارُوْنَ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سُرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ شَیْئًا قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا اَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ یَوْمَیْنِ مَکَانَهٗ. ابوداؤد(۲۳۲۸)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: کیا تم نے اس ماہ کے وسط میں روزے رکھے؟ اس نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا عید الفطر کے بعد تم اس کی جگہ دو روزے رکھنا۔

۲۷۴۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّیْرِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا یُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سُرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ یَعْنِیْ شَعْبَانَ شَیْئًا قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا اَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ یَوْمًا اَوْ یَوْمَیْنِ شُعْبَةُ الَّذِیْ شَکَّ فِیْهِ قَالَ وَاَظُنُّهٗ قَالَ یَوْمَیْنِ. مسلم تحفۃ الاشراف(۱۰۸۴۷)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: کیا تم نے اس ماہ کے وسط میں (یعنی شعبان میں) روزہ رکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عید الفطر کے بعد ایک یا دو روزے رکھنا شعبہ جس کو اس روایت میں شک ہے وہ کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ راوی نے کہا دو دن۔

۲۷۴۶- وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ وَیَحْیَی اللُّؤْلُؤِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَانِیٍٔ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

بْنِ أَخِي مُطَرِّفٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

مسلم تحفة الاشراف (١٠٨٤٧)

ف: اس حدیث سے شعبان کے روزوں کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ اس کے ایک روزہ کی جگہ عید کے بعد دو روزے رکھنے کا حکم دیا۔ سرر سرہ کی جمع ہے جس کے معنی وسط ہیں۔ بعض شارحین نے اس کا معنی آخر کا بھی کیا ہے۔ اس پر سوال ہوگا کہ شعبان کے آخر میں روزے کی فضیلت کیسے ہوگی جبکہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے آپ نے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اس شخص کے لیے ہے جس کی عادت ہر ماہ کے آخر میں روزہ رکھنا ہو کیونکہ اس کے لیے رمضان سے ایک یا دو روز پہلے روزہ رکھنا منع نہیں ہے۔

٣٨- بَابُ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

محرم کے روزوں کی فضیلت

٢٧٤٧- حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ. ابوداؤد (٢٤٢٩) الترمذی (٤٣٨) النسائی (١٦١٢-١٦١٣) ابن ماجہ (١٧٤٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔

٢٧٤٨- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ سُئِلَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ وَأَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِيَامُ شَهْرِ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ. سابقہ (٢٧٤٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا فرض نماز کے بعد کون سی نماز سب سے افضل ہے؟ اور ماہ رمضان کے بعد کس ماہ کے روزے سب سے افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا: فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد ہے اور ماہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں۔

٢٧٤٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي ذِكْرِ الصِّيَامِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ (٢٧٤٧)

ایک اور سند سے بھی ایسی روایت ہے۔

ف: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ ماہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے ہیں حالانکہ اس سے پہلے ابواب میں گزر چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان کے بعد سب سے زیادہ روزے شعبان میں رکھتے تھے۔ اس کا ایک جواب یہ ہے کہ ممکن ہے آپ کو محرم کی فضیلت کا علم آخر عمر میں ہوا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ علم کے باوجود آپ نے کسی عارضہ کی بنا پر محرم کی بجائے شعبان میں روزے رکھے ہوں۔

٣٩- بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ اتِّبَاعًا لِرَمَضَانَ

رمضان شریف کے بعد شوال کے چھ روزوں کی فضیلت

۲۷۵۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ.

ابوداؤد(۲۴۳۳) الترمذی(۷۵۹) ابن ماجه(۱۷۱۶)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ ہمیشہ روزے رکھنے کی مثل ہے۔

۲۷۵۱- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ. سابقہ(۲۷۵۰)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد مثل سابق ہے۔

۲۷۵۲- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ(۲۷۵۰)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ـــ ـــــ اس کے بعد مثل سابق ہے۔

۴۰- بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَبَيَانِ مَحَلِّهَا

شب قدر کی فضیلت اور اس کے وقوع کا بیان

۲۷۵۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ. البخاری(۲۰۱۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے کچھ صحابہ کو (رمضان کے) آخری ہفتہ میں لیلۃ القدر خواب میں دکھائی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب آخری سات راتوں کے موافق ہے۔ پس جو شخص لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہے وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

۲۷۵۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ.

ابوداؤد(۱۳۸۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

۲۷۵۵- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى رَجُلٌ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَرَى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رمضان کی ستائیسویں شب میں لیلۃ القدر کو خواب میں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب آخری دس راتوں میں واقع ہوا ہے۔ پس لیلۃ القدر کو

فالتمسوها في الوتر منها. مسلم تحفة الاشراف (٦٨٢٤)

آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

٢٧٥٦- وحدثني حرملة بن يحيى أخبرنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب أخبرني سالم بن عبد الله بن عمر أن أباه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول لليلة القدر إن ناسا منكم قد أروا أنها في السبع الأول وأري ناس منكم أنها في السبع الغوابر فالتمسوها في العشر الغوابر. مسلم تحفة الاشراف (٦٩٩٩)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ القدر کے بارے میں فرمایا: تم میں سے کچھ لوگوں نے شب قدر کو ابتدائی سات دنوں میں دیکھا اور کچھ لوگوں نے آخری سات دنوں میں دیکھا تم اس کو (رمضان کے) آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

٢٧٥٧- وحدثنا محمد بن مثنى حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن عقبة وهو ابن حريث قال سمعت ابن عمر يقول قال رسول الله ﷺ التمسوها في العشر الأواخر يعني ليلة القدر فإن ضعف أحدكم أو عجز فلا يغلبن على السبع البواقي. مسلم تحفة الاشراف (٧٣٤٣)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری دس دنوں میں تلاش کرو اگر تم میں سے کسی شخص کو ضعف یا عجز لاحق ہو تو وہ آخری سات دنوں کے اندر تلاش کرنے میں سستی نہ کرے۔

٢٧٥٨- وحدثنا محمد بن مثنى حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن جبلة قال سمعت ابن عمر رضي الله تعالى عنهما يحدث عن النبي ﷺ أنه قال من كان ملتمسها فليلتمسها في العشر الأواخر.
مسلم تحفة الاشراف (٦٦٧٢)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص شب قدر کو ڈھونڈنا چاہتا ہے وہ اس کو (رمضان کے) آخری عشرے میں تلاش کرے۔

٢٧٥٩- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا علي بن مسهر عن الشيباني عن جبلة ومحارب عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله ﷺ تحينوا ليلة القدر في العشر الأواخر أو قال في التسع الأواخر.
مسلم تحفة الاشراف (٦٦٧٢)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو (رمضان کے) آخری عشرے یا آخری ہفتے میں تلاش کرو۔

٢٧٦٠- وحدثني أبو الطاهر وحرملة بن يحيى قالا أخبرنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله ﷺ قال أريت ليلة القدر ثم أيقظني بعض أهلي فنسيتها فالتمسوها في العشر الغوابر وقال حرملة فنسيتها. مسلم تحفة الاشراف (١٥٣٢٥)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے خواب میں شب قدر دکھائی گئی' پھر مجھے گھر کے کسی فرد نے جگا دیا اور میں شب قدر کو بھول گیا۔ اب اس کو آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

٢٧٦١- وحدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا بكر وهو ابن مضر عن ابن الهاد عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینہ کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کرتے

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُجَاوِرُ فِی الْعَشْرِ الَّتِیْ فِیْ وَسْطِ الشَّهْرِ فَاِذَا کَانَ مِنْ حِیْنٍ تَمْضِیْ عِشْرُوْنَ لَیْلَةً وَّیَسْتَقْبِلُ اِحْدٰی وَّعِشْرِیْنَ یَرْجِعُ اِلٰی مَسْکَنِهٖ وَرَجَعَ مَنْ کَانَ یُجَاوِرُ مَعَهٗ ثُمَّ اَنَّهٗ اَقَامَ فِیْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِیْهِ تِلْکَ اللَّیْلَةَ الَّتِیْ کَانَ یَرْجِعُ فِیْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَمَرَهُمْ بِمَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِیْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعِیَ فَلْیَبِتْ فِیْ مُعْتَکَفِهٖ وَقَدْ رَاَیْتُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ فَاُنْسِیْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْ کُلِّ وِتْرٍ وَّقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَآءٍ وَّطِیْنٍ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیُّ مُطِرْنَا لَیْلَةَ اِحْدٰی وَّعِشْرِیْنَ فَوَکَفَ الْمَسْجِدُ فِیْ مُصَلّٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَظَرْتُ اِلَیْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُبْتَلٌّ طِیْنًا وَّمَآءً۔

البخاری (۶۶۹-۸۱۳-۸۳۶-۲۰۱۶-۲۰۱۸-۲۰۲۷-۲۰۳۶-۲۰۴۰) ابوداؤد (۸۹۴-۸۹۵-۹۱۱-۱۳۸۲) النسائی (۱۰۹۴-۱۳۵۵) ابن ماجه (۱۷۶۶-۱۷۷۵)

تھے پھر جب بیس راتیں گزر جاتیں اور اکیسویں شب کی آمد ہوتی تو آپ گھر جاتے اور آپ کے ساتھ جو صحابہ معتکف ہوتے وہ بھی گھر جاتے' پھر ایک ماہ آپ نے اس شب میں اعتکاف کیا جس شب میں آپ پہلے گھر چلے جاتے تھے (یعنی اکیسویں شب میں اعتکاف کیا) آپ نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ نے جو چاہا وہ احکام آپ نے لوگوں کو بیان کیے پھر آپ نے فرمایا پہلے میں اس (درمیانی) عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا پھر مجھ پر ظاہر ہوا کہ میں اس آخری عشرے میں اعتکاف کروں جو شخص میرے ساتھ اعتکاف بیٹھا ہے وہ اپنی جائے اعتکاف میں رات بسر کرے' مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی' پھر بھلا دی گئی' تم اس کو (رمضان کے) آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو' میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ حضرت ابوسعید خدری نے کہا اکیسویں شب میں بارش ہوئی اور مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے مصلیٰ کی جگہ پانی ٹپکا' جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کے چہرۂ مبارک پر پانی اور مٹی لگی ہوئی تھی۔

۲۷۶۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ یَعْنِی الدَّرَاوَرْدِیَّ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُجَاوِرُ فِیْ رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِیْ فِیْ وَسْطِ الشَّهْرِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلْیَثْبُتْ فِیْ مُعْتَکَفِهٖ قَالَ وَجَبِیْنُهٗ مُمْتَلِئًا طِیْنًا وَّمَآءً۔ سابقہ (۲۷۶۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے اعتکاف کیا وہ اپنی جائے اعتکاف میں رہے۔ راوی کہتے ہیں درآں حالیکہ آپ کی پیشانی مبارک پانی اور مٹی سے آلودہ تھی۔

۲۷۶۳- وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنِیْ عُمَارَةُ بْنُ غَزِیَّةَ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِیْمَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اعْتَکَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَکَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِیْ قُبَّةٍ تُرْکِیَّةٍ عَلٰی سُدَّتِهَا حَصِیْرٌ قَالَ فَاَخَذَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا پھر ایک ترکی خیمہ میں رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا جس کے دروازے پر چٹائی لگی ہوئی تھی۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے وہ چٹائی ہٹائی اور خیمہ کے ایک کونے میں کر دی' پھر خیمہ سے سر باہر نکالا اور لوگوں سے مخاطب ہوئے

الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ فَدَنَوْا مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ ثُمَّ أُتِيتُ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ قَالَ وَإِنِّي أُرِيتُهَا لَيْلَةَ وِتْرٍ وَإِنِّي أَسْجُدُ صَبِيحَتَهَا فِي طِينٍ وَمَاءٍ فَأَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَقَدْ قَامَ إِلَى الصُّبْحِ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَأَبْصَرْتُ الطِّينَ وَالْمَاءَ فَخَرَجَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَجَبِينُهُ وَرَوْثَةُ أَنْفِهِ فِيهِمَا الطِّينُ وَالْمَاءُ وَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ. سابقہ(۲۷٦۱)

لوگ آپ کے قریب ہو گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا: میں اس رات کی تلاش میں پہلے عشرہ میں اعتکاف کرتا تھا پھر میں درمیانی عشرہ میں اعتکاف بیٹھا۔ پھر میرے پاس کوئی (فرشتہ) آیا میری طرف وحی کی گئی کہ یہ آخری عشرے میں ہے تم میں سے جس شخص کو پسند ہو وہ اعتکاف کرے لوگوں نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا' آپ نے فرمایا میں نے شب قدر کو طاق رات میں دیکھا اور میں شب قدر کی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا تھا۔ اکیسویں شب کو آپ نے رات بھر قیام کیا۔ صبح کے وقت بارش ہوئی اور مسجد سے پانی ٹپکا اور میں نے پانی اور مٹی دیکھی۔ جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر نکلے تو آپ کی پیشانی اور ناک کی چوٹی کا کنارہ پانی اور مٹی سے آلودہ تھے اور یہ آخری عشرہ کی اکیسویں صبح تھی۔

٢٧٦٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقُلْتُ أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعَشْرَ الْوُسْطَى مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نَسِيتُهَا أَوْ أُنْسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ كُلِّ وِتْرٍ وَإِنِّي أُرِيتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ قَالَ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ وَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرْنَا حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ قَالَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ. سابقہ(۲۷٦۱)

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ ہم نے آپس میں شب قدر کا ذکر کیا' پھر میں اپنے دوست حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا' اور ان سے کہا کیا آپ ہمارے ساتھ کھجوروں کے باغ تک نہیں چلتے؟ وہ میرے ساتھ گئے وہاں حالیکہ انہوں نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کا ذکر سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا۔ بیسویں صبح کو ہم اعتکاف سے نکلے' رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی تھی اور میں اس کو بھول گیا یا مجھے بھلا دی گئی۔ تم اس کو آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں پس جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ لوٹ جائے۔ حضرت ابو سعید نے کہا ہم لوٹ گئے اس وقت ہم نے آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا بھی نہیں دیکھا تھا۔ حضرت ابو سعید نے کہا' پھر بادل آئے اور ہم پر بارش ہوئی مسجد کی چھت جو کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی اس سے پانی ٹپکنے لگا پھر نماز قائم کی گئی اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پانی اور مٹی میں سجدہ

کر رہے ہیں حتی کہ میں نے آپ کی مبارک پیشانی پر مٹی کے نشان دیکھے۔

٢٧٦٥- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ انْصَرَفَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ وَأَرْنَبَتِهِ أَثَرُ الطِّينِ. سابقہ (٢٧٦١)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے جس میں ہے کہ جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی پیشانی مبارک اور ناک کی نوک پر مٹی کے نشان تھے۔

٢٧٦٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ تُبَانَ لَهُ فَلَمَّا انْقَضَيْنَ أَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَقُوِّضَ ثُمَّ أُبِينَتْ لَهُ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَأَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَأُعِيدَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا كَانَتْ أُبِينَتْ لِي لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَإِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِهَا فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَّانِ مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ فَنُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ الْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ أَجَلْ نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ إِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَإِذَا مَضَى ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ فَإِذَا مَضَى خَمْسٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا الْخَامِسَةُ وَقَالَ ابْنُ خَلَّادٍ مَكَانَ يَحْتَقَّانِ يَخْتَصِمَانِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٣٤٢)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان شریف کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا، جس میں آپ لیلۃ القدر کا علم دیے جانے سے پہلے اس کو تلاش کرتے تھے، جب درمیانی عشرہ مکمل ہو گیا تو آپ نے خیمہ کو کھولنے کا حکم دیا۔ پھر آپ کو علم دیا گیا کہ لیلۃ القدر آخری عشرہ میں ہے، آپ نے خیمہ لگانے کا حکم دیا۔ پھر آپ صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں تمہیں لیلۃ القدر کی خبر دینے آیا تھا۔ پھر دو شخص لڑتے ہوئے آئے جن کے ساتھ شیطان تھا پھر میں اس کو بھول گیا اب یہ رات رمضان کے آخر عشرے کی نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں ڈھونڈو۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: اے ابوسعید! ہم لوگوں کی بہ نسبت اس گنتی کو تم زیادہ جانتے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں اس گنتی کے تمہاری بہ نسبت ہم زیادہ حقدار ہیں، راوی کہتے ہیں میں نے کہا نویں، ساتویں اور پانچویں سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا جب اکیسویں گذر جائے اور اس کے بعد بائیسویں آئے تو وہ نویں سے مراد ہے اور جب تیئسویں گذر جائے اس کے بعد جو شب آئے گی وہ ساتویں سے مراد ہے اور جب پچیسویں گذر جائے اور اس کے بعد جو رات ہو وہ پانچویں سے مراد ہے۔

٢٧٦٧- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَهْلِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے شب قدر دکھائی گئی پھر بھلا دی گئی پھر میں نے خواب دیکھا کہ میں شب قدر کی صبح کو پانی

عُثْمَانَ قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَأَرَانِي صُبْحَهَا أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ قَالَ فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَانْصَرَفَ وَإِنَّ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ ثَلاَثٌ وَعِشْرِينَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۵۱٤٤)

اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ حضرت ابن انیس کہتے ہیں کہ تیئسویں شب بارش ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کے نشان تھا۔ حضرت عبداللہ بن انیس تئیسویں شب کو شب قدر کہتے تھے۔

۲۷٦۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ الْتَمِسُوا وَقَالَ وَكِيعٌ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۲۷۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔

۲۷٦۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلاَهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَعَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ لاَ يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لاَ يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلاَمَةِ أَوْ بِالآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لاَ شُعَاعَ لَهَا. سابقہ (۱۷۸۲-۱۷۸۳-۱۷۸٤)

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہارے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص تمام سال قیام کرے گا وہ لیلۃ القدر کو پائے گا حضرت کعب نے کہا: اللہ تعالیٰ ابن مسعود پر رحم فرمائے ان کا ارادہ یہ تھا کہ کہیں لوگ ایک رات پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ جائیں ورنہ وہ خوب جانتے تھے کہ لیلۃ القدر رمضان میں ہے اور رمضان کے آخری عشرے میں ہے اور وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے۔ پھر انہوں نے بغیر انشاء اللہ کہے قسم کھا کر کہا کہ لیلۃ القدر رمضان کی ستائیسویں شب میں ہے۔ میں نے کہا اے ابو المنذر! تم یہ بات اتنے یقین سے کس وجہ سے کہہ رہے ہو؟ انہوں نے کہا اس دلیل یا اس نشانی کی بناء پر جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتائی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس رات کے بعد جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس میں شعائیں نہیں ہوتیں۔

۲۷۷۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! میں لیلۃ القدر کو جانتا ہوں! اور شعبہ نے اس طرح روایت کیا ہے کہ حضرت ابی نے فرمایا۔ مجھے زیادہ

قَالَ قَالَ أُبَيٌّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْبَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِي عَنْهُ.

سابقہ (١٧٨٢-١٧٨٣-١٧٨٤)

یقین اس بات پر ہے کہ یہ وہی رات ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قیام کا حکم دیا تھا اور یہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے' شعبہ کو حضرت ابی کے ان الفاظ میں شک ہے "یہ وہی رات ہے جس میں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے قیام کا حکم دیا تھا"۔ اور کہا میرے ایک ساتھی نے شیخ سے یہ الفاظ اسی طرح نقل کیے ہیں۔

٢٧٧١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا مَرْوَانُ وَهُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِينَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٤٥١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے شب قدر کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: تم میں سے کس کو یاد ہے؟ شب قدر اس شب میں ہے جس میں چاند طشت کے ایک ٹکڑے کی طرح طلوع ہوتا ہے۔

